جہانگیری

سنن ابوداؤد شریف

جلد دوئم

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

سنن ابوداؤد

جلد دوئم

تصنیف

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی

ترجمہ و شرح

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

Marfat.com

هو القادر

جمیع حقوق الطبع محفوظ للناشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب _____ سنن ابوداؤد

مترجم _____ ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ _____ ورڈ زمیکر

باہتمام _____ ملک شبیر حسین

سن اشاعت _____ جنوری 2015ء

سرورق _____ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور
0322-7202212

طباعت _____ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ _____ روپے

اسٹاکسٹ

شاکر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

Marfat.com

عنوانات

عنوان	صفحہ
کتاب: مناسک (حج) کے بارے میں روایات	
باب: حج کا فرض ہونا	۲۲
باب: عورت کا محرم کے بغیر حج کرنا	۲۲
باب: اسلام میں صرورۃ نہیں ہے	۲۴
باب: حج کے دوران تجارت کرنا	۲۵
باب: کرائے پر جانور دینا	۲۶
باب: بچے کا حج کرنا	۲۷
باب: حج کے میقات	۲۷
باب: حیض والی عورت کا حج کا احرام باندھنا	۲۹
باب: احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا	۳۰
باب: بالوں کو جمانا	۳۱
باب: قربانی کا جانور	۳۱
باب: گائے کی قربانی کرنا	۳۲
باب: (قربانی کے جانور پر) نشان لگانا	۳۲
باب: قربانی کے جانور کو تبدیل کرنا	۳۳
باب: جو شخص قربانی کے جانور (مکہ) بھجوادے اور خود (اپنے شہر میں) مقیم رہے	۳۴
باب: قربانی کے جانور پر سوار ہونا	۳۵
باب: قربانی کا جانور جب اپنی منزل پر پہنچنے سے پہلے تھک جائے	۳۵
باب: اونٹوں کو کس طرح نحر کیا جائے گا	۳۷
باب: احرام باندھنے کا وقت	۳۸
باب: حج میں شرط عائد کرنا	۴۱
باب: حج افراد کرنا	۴۱
باب: حج قران	۵۰
باب: جو شخص حج کا تلبیہ پڑھے اور پھر اسے عمرے میں تبدیل کردے	۵۶
باب: آدمی کا دوسرے کی طرف سے حج کرنا	۵۶
باب: تلبیہ کیسے پڑھا جائے	۵۸
باب: تلبیہ پڑھنا کب ختم کیا جائے	۵۹
باب: عمرہ کرنے والا تلبیہ پڑھنا کب ختم کرے گا	۵۹
باب: محرم کا اپنے غلام کو ادب سکھانا (یا سزا دینا)	۵۹
باب: آدمی کا (عام سلے ہوئے) کپڑوں میں احرام باندھنا	۶۰
باب: احرام والا شخص کون سے لباس پہن سکتا ہے	۶۱
باب: احرام والے شخص کا ہتھیار اٹھانا	۶۵
باب: احرام والی عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا	۶۵
باب: احرام والے شخص کا سائے میں آنا	۶۵
باب: احرام والے شخص کا پچھنے لگانا	۶۶
باب: احرام والے شخص کا سرمہ لگانا	۶۶
باب: احرام والے شخص کا غسل کرنا	۶۷
باب: احرام والے شخص کا شادی کرنا	۶۸
باب: احرام والا شخص کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے	۶۹
باب: احرام والے شخص کے لیے شکار کے گوشت کا حکم	۷۰
باب: احرام والے شخص کے لیے ٹڈی کا شکار کرنا	۷۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: (شکار کا) فدیہ دینا	۷۲
باب: محصور ہو جانا	۷۴
باب: مکہ میں داخل ہونا	۷۵
باب: بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ بلند کرنا	۷۷
باب: حجر اسود کو بوسہ دینا	۷۸
باب: ارکان کا استلام کرنا	۷۸
باب: واجب طواف	۷۹
باب: طواف کے دوران ''اضطباع'' کے طور پر کپڑا لپیٹنا	۸۰
باب: رمل کرنا	۸۱
باب: طواف کے دوران دعا مانگنا	۸۴
باب: عصر کے بعد طواف کرنا	۸۴
باب: حج قران کرنے والے کا طواف	۸۵
باب: ملتزم کا بیان	۸۶
باب: صفا و مروہ کا معاملہ	۸۷
باب: نبی اکرم ﷺ کے حج کا تذکرہ	۸۹
باب: عرفہ میں وقوف کرنا	۹۸
باب: منیٰ کی طرف روانہ ہونا	۹۸
باب: عرفہ کی طرف روانہ ہونا	۹۹
باب: عرفہ کی طرف جانا	۱۰۰
باب: عرفہ میں منبر پر خطبہ دینا	۱۰۰
باب: عرفہ میں وقوف کا مقام	۱۰۱
باب: عرفہ سے واپس آنا	۱۰۱
باب: مزدلفہ میں نماز ادا کرنا	۱۰۴
باب: مزدلفہ سے جلدی روانہ ہو جانا	۱۰۸
باب: حج اکبر کا دن	۱۰۹
باب: حرمت والے مہینے	۱۱۰
باب: جو شخص عرفہ کو نہیں پاتا	۱۱۱
باب: منیٰ میں پڑاؤ کرنا	۱۱۲
باب: منیٰ میں کون سے دن خطبہ دیا جائے	۱۱۲
باب: جو اس بات کا قائل ہے کہ قربانی کے دن خطبہ دیا جائے	۱۱۳
باب: قربانی کے دن کون سے وقت میں خطبہ دیا جائے	۱۱۳
باب: منیٰ میں امام اپنے خطبے کے دوران کس چیز کا ذکر کرے	۱۱۴
باب: منیٰ کی مخصوص راتیں مکہ میں بسر کرنا	۱۱
باب: منیٰ میں نماز ادا کرنا	۱۱۵
باب: اہل مکہ کا نماز قصر کرنا	۱۱۶
باب: جمرات کو کنکریاں مارنا	۱۱۷
باب: سر منڈوانا اور بال چھوٹے کروانا	۱۲۰
باب: عمرہ کرنا	۱۲۲
باب: عمرہ کا احرام باندھنے والی عورت کو اگر حیض آ جائے اور حج کا وقت بھی آ جائے' تو وہ اپنے عمرے کو ختم کر دے گی اور حج کا احرام باندھ لے گی' تو کیا وہ عمرے کی قضاء کرے گی	۱۲۶
باب: عمرہ میں مقیم رہنے کا حکم	۷
باب: حج میں طواف افاضہ کرنا	۱۲۷
باب: طواف رخصت	۱۲۸
باب: حیض والی عورت طواف افاضہ کے بعد روانہ ہوگی	۱۲۹
باب: طواف رخصت	۱۳۰
باب: وادی محصب میں پڑاؤ کرنا	۱۳۱
باب: جو شخص حج میں کوئی عمل کسی دوسرے سے پہلے کر دے (اس کا حکم)	۱۳۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: مکہ میں (بعض مخصوص احکام)	۱۳۳
باب: مکہ کا حرم قرار دیا جانا	۱۳۴
باب: حاجیوں کو نبیذ پلانا	۱۳۶
باب: مکہ میں مقیم ہونا	۱۳۶
باب: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا	۱۳۷
باب: حطیم میں نماز ادا کرنا	۱۳۸
باب: خانہ کعبہ کے اندر جانا	۱۳۹
باب: خانہ کعبہ کے مال کا حکم	۱۴۰
باب: مدینہ منورہ آنا	۱۴۱
باب: مدینہ منورہ کا حرم ہونا	۱۴۱
باب: قبروں کی زیارت کرنا	۱۴۴
کتاب: نکاح کے بارے میں روایات	
باب: نکاح کی ترغیب	۱۴۷
باب: دیندار عورت سے شادی کرنے کا حکم ہونا	۱۴۸
باب: کنواری (لڑکی) سے شادی کرنا	۱۴۸
باب: جو عورت بچہ پیدا نہیں کر سکتی، اس کے ساتھ شادی کرنے کی ممانعت	۱۴۸
باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان ''زنا کرنے والا مرد، صرف زنا کرنے والی عورت سے شادی کرے''	۱۴۹
باب: آدمی کا اپنی کنیز کو آزاد کر کے، اس کے ساتھ شادی کر لینا	۱۵۱
باب: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے، جو حرمت نسب سے ثابت ہوتی ہے	۱۵۱
باب: وہ مرد جو (عورت کا) دودھ اترنے کا سبب بنتا ہے	۱۵۱
باب: بڑی عمر کے شخص کی رضاعت (کا حکم)	۱۵۲
باب: جس نے اس کو حرام قرار دیا ہے	۱۵۳
باب: کیا پانچ مرتبہ سے کم دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟	۱۵۴
باب: دودھ چھڑانے کے وقت (دودھ پلانے والی عورت کو) انعام دینا	۱۵۵
باب: کن خواتین کو (نکاح میں) جمع کرنا مکروہ ہے؟	۱۵۵
باب: نکاح متعہ (کا حکم)	۱۵۹
باب: نکاح شغار (کا حکم)	۱۶۰
باب: حلالہ کرنا	۱۶۱
باب: غلام کا اپنے آقا کی مرضی کے بغیر نکاح کرنا	۱۶۲
باب: آدمی کا اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر، نکاح کا پیغام بھیجنا، مکروہ ہونا	۱۶۲
باب: آدمی کا عورت کو دیکھنا، جبکہ وہ اس کے ساتھ شادی کا ارادہ رکھتا ہو	۱۶۳
باب: ولی کا بیان	۱۶۳
باب: (عورتوں کو دوسری شادی سے) منع کرنا	۱۶۵
باب: جب دو ولی (کسی عورت کا الگ، الگ شخص سے) نکاح کر دیں	۱۶۵
باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے ''تمہارے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ، اور تم انہیں نہ روکو''	۱۶۶
باب: (لڑکی سے اسے کی شادی کے بارے میں) مشورہ کرنا	۱۶۷
باب: جب کنواری لڑکی کا باپ، اس کی مرضی معلوم کیے بغیر، اس کی شادی کر دے	۱۶۸
باب: ثیبہ کا بیان	۱۶۹
باب: کفو (کے احکام)	۱۷۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: جب دو ولی (کسی عورت کا الگ، الگ) نکاح کروا دیں	۱۷۲
باب: مہر کا بیان	۱۷۲
باب: کم مہر مقرر کرنا	۱۷۴
باب: کوئی کام کرنے (کو مہر مقرر کر کے) شادی کرنا	۱۷۵
باب: جو شخص مہر مقرر کیے بغیر شادی کر لے، اور پھر (اسے مقرر کرنے سے پہلے) انتقال کر جائے	۱۷۶
باب: نکاح کے خطبہ کا بیان	۱۷۹
باب: کم سن بچوں کی شادی کر دینا	۱۸۱
باب: (جو بیوی شادی سے پہلے) کنواری ہو، اس کے ہاں ٹھہرنے (کی مدت)	۱۸۱
باب: آدمی کو بیوی کو (مہر یا تحفہ کے طور پر) کچھ دینے سے پہلے، رخصتی کروالینا	۱۸۲
باب: جس کی شادی ہوئی ہو، اسے کیا دعا دی جائے؟	۱۸۴
باب: جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرنے کے بعد اس کو حاملہ پائے	۱۸۴
باب: بیویوں کے درمیان (وقت کی) تقسیم	۱۸۵
باب: آدمی کا بیوی سے یہ طے کرنا کہ وہ اسے اس کے محلے میں ہی رکھے گا	۱۸۸
باب: شوہر کا بیوی پر حق	۱۸۹
باب: شوہر پر بیوی کے حق کا بیان	۱۸۹
باب: عورتوں (یعنی بیویوں) کو مارنے (کا حکم؟)	۱۹۱
باب: نگاہ نیچی رکھنے کا حکم ہونا	۱۹۲
باب: (جنگ میں) قید ہونے والی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنا	۱۹۴
باب: نکاح سے متعلق متفرق روایات	۱۹۷
باب: حیض والی عورت سے صحبت کرنا اور مباشرت کرنا	۱۹۹
باب: جو شخص حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کر لے، اس کا کفارہ	۲۰۰
باب: عزل کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۰۱
باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی تفصیل بیان کرنے کا حرام ہونا	۲۰۴
کتاب: طلاق کے بارے میں روایات	
طلاق سے متعلق فروعی ابواب	۲۰۶
باب: جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف ابھارے	۲۰۶
باب: عورت کا اپنے شوہر سے، اس کی (دوسری) بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرنا	۲۰۶
باب: طلاق کا ناپسندیدہ ہونا	۲۰۷
باب: طلاق کا سنت طریقہ	۲۰۷
باب: آدمی کا گواہ بنائے بغیر رجوع کر لینا	۲۱۰
باب: غلام کے طلاق دینے کا سنت طریقہ	۲۱۱
باب: نکاح سے پہلے طلاق دیدینا	۲۱۲
باب: غصے کے عالم میں طلاق دینا	۲۱۳
باب: مذاق میں طلاق دینا	۲۱۳
باب: تین طلاقوں کے بعد بیوی سے رجوع کرنے کا منسوخ ہونا	۲۱۴
باب: جن الفاظ کے ذریعے طلاق کا معنی مراد لیا جا سکتا ہو، (ان کے بارے میں) نیت کا حکم	۲۱۸
باب: (بیوی کو علیحدگی کا) اختیار دینے (کا حکم)	۲۲۰
باب: (بیوی کو یہ کہنے کا حکم) تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ہے	۲۲۰
باب: طلاق بتہ کا حکم	۲۲۱
باب: طلاق کے بارے میں وسوسہ کا حکم	۲۲۲
باب: آدمی کا اپنی بیوی کو یہ کہنا: ''اے میری بہن''	۲۲۲
باب: ظہار کا بیان	۲۲۴
باب: خلع کا بیان	۲۲۸
باب: جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے، اور وہ اس وقت کسی آزاد یا غلام کی بیوی ہو (تو اسے اختیار ہونے یا نہ ہونے کا حکم؟)	۲۳۰
باب: جو اس بات کے قائل ہیں: وہ (یعنی سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر) آزاد تھا	۲۳۲
باب: (آزاد ہونے والی کنیز کو) کب تک اختیار رہے گا؟	۲۳۲
باب: جب دو مملوک (میاں بیوی) کو ایک ساتھ آزاد کیا جائے تو کیا اس عورت کو اختیار ہوگا؟	۲۳۲
باب: جب میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے؟	۲۳۳
باب: جب مرد نے عورت کے بعد اسلام قبول کیا ہو، تو کتنے عرصہ تک میں اس کی بیوی واپس کی جا سکتی ہے؟	۲۳۴
باب: جو شخص اسلام قبول کرے اور اس کی چار سے زیادہ بیویاں ہوں، یا اس کی دو بیویاں سگی بہنیں ہوں	۲۳۴
باب: جب ماں باپ میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے، تو بچہ کسے ملے گا؟	۲۳۵
باب: لعان کا بیان	۲۳۵
باب: جب مرد، بچے کے بارے میں شک کرے (تو اس کا حکم؟)	۲۴۵
باب: (بچے کے اپنی اولاد ہونے کی) نفی کرنے کی شدید مذمت	۲۴۶
باب: ولد الزنا بچے (کے بارے میں، اپنی اولاد ہونے) کا دعویٰ کرنا	۲۴۶
باب: قیافہ شناسی (کا حکم)	۲۴۷
باب: جو اس بات کا قائل ہے: جب بچے کے بارے میں اختلاف ہو جائے، تو قرعہ اندازی کر لی جائے	۲۴۹
باب: زمانہ جاہلیت میں کیے جانے والے نکاح کی مختلف صورتوں کا تذکرہ	۲۵۰
باب: بچہ، فراش والے کا شمار ہوگا	۲۵۲
باب: (ماں باپ کی علیحدگی کی صورت میں) بچے کا حقدار کون ہوگا؟	۲۵۳
باب: طلاق یافتہ عورت کی عدت کا بیان	۲۵۶
باب: طلاق یافتہ عورت کی عدت میں جو استثناء کیا گیا، اس کا منسوخ ہونا	۲۵۶
باب: (عورت کو طلاق دینے کے بعد) رجوع کرنے کا بیان	۲۵۷
باب: ''طلاق بتہ'' یافتہ عورت کے خرچ کا حکم	۲۵۷
باب: جنہوں نے سیدہ فاطمہ بنت قیس ؓ (کی نقل کردہ روایت) کا انکار کیا ہے	۲۶۲
باب: ''طلاق بتہ'' یافتہ عورت کا دن کے وقت (گھر سے) باہر نکلنا	۲۶۴
باب: بیوہ عورت کو ایک سال تک خرچ فراہم کرنے کے حکم کا منسوخ ہونا،	۲۶۵
اس کے ذریعے، جو اس کا وارثت میں حصہ مقرر کیا گیا ہے	۲۶۵
باب: بیوہ عورت کا (شوہر کے انتقال پر) سوگ کرنا	۲۶۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: بیوہ عورت کا (شوہر کے گھر سے) منتقل ہونا	۲۶۷
باب: جن کے نزدیک (ایسی عورت کا اپنے گھر سے دوسری جگہ) منتقل ہونا (جائز ہے)	۲۶۸
باب: عدت والی عورت اپنی عدت کے دوران کن اُمور سے اجتناب کرے گی؟	۲۶۸
باب: حاملہ عورت کی عدت کا بیان	۲۷۰
باب: امّ ولد کی عدت (کا حکم)	۲۷۲
باب: طلاق بتہ یافتہ عورت سے، اس (کو طلاق دینے والا سابقہ) شوہر، اس وقت تک رجوع نہیں کرسکتا، جب تک وہ عورت دوسری شادی (کرکے بیوہ یا مطلقہ نہیں ہو جاتی)	۲۷۲
باب: زنا کی شدید (مذمت کا بیان)	۲۷۳
کتاب: روزوں کے بارے میں روایات	
باب: روزوں کی فرضیت کا آغاز	۲۷۵
باب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا منسوخ ہونا ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ان پر فدیہ لازم ہے''	۲۷۶
باب: جو لوگ اس بات کے قائل ہیں: یہ آیت بوڑھے شخص اور حاملہ عورت کے حق میں ثابت شدہ ہے	۲۷۷
باب: مہینہ کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے	۲۷۸
باب: جب لوگوں کو پہلی کا چاند دیکھنے میں غلطی ہو جائے	۲۸۰
باب: جب مہینہ ڈھانپا گیا ہو (یعنی پہلی کے چاند کے دن مطلع ابر آلود ہو)	۲۸۰
باب: جو لوگ اس بات کے قائل ہیں: اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں، تو تم 30 روزے رکھو	۲۸۱
باب: تقدم کا بیان	۲۸۲

عنوان	صفحہ
باب: جب کسی ایک شہر میں، دوسرے علاقوں سے ایک رات پہلے، پہلی کا چاند نظر آ جائے	۲۸۳
باب: شک والے دن میں روزہ رکھنے کا ناپسندیدہ ہونا	۲۸۴
باب: جو شخص شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دے (یعنی مسلسل روزے رکھے)	۲۸۵
باب: اس کا مکروہ ہونا	۲۸۵
باب: دو آدمیوں کا شوال کا چاند دیکھنے کی گواہی دینا	۲۸۶
باب: رمضان کے چاند کو دیکھنے کی ایک آدمی کی گواہی (کا، کافی ہونا)	۲۸۷
باب: سحری کرنے کی تاکید	۲۸۸
باب: جس نے سحری کو ''ناشتہ'' کا نام دیا	۲۸۹
باب: سحری کا وقت	۲۸۹
باب: آدمی کا (سحری کے وقت) اذان کی آواز سننا، جبکہ (کھانے کا) برتن اس کے ہاتھ میں ہو	۲۹۱
باب: روزہ دار کا افطاری کرنے کا وقت	۲۹۱
باب: جلدی افطاری کرنے کا مستحب ہونا	۲۹۲
باب: کس چیز کے ذریعے افطاری کی جائے؟	۲۹۳
باب: افطاری کے وقت پڑھی جانے والی دعا	۲۹۳
باب: سورج غروب ہونے سے پہلے افطاری کر لینا	۲۹۴
باب: صوم وصال (کا حکم؟)	۲۹۴
باب: روزہ دار کا غیبت کرنا	۲۹۵
باب: روزہ دار کا مسواک کرنا	۲۹۵
باب: روزہ دار کا پیاس کی وجہ سے اپنے اوپر پانی ڈالنا اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا	۲۹۵
باب: روزہ دار کا پچھنے لگوانا	۲۹۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان	۲۹۸
باب: روزہ دار کو رمضان میں، دن کے وقت احتلام ہو جانا	۲۹۹
باب: روزہ دار کا سوتے وقت سرمہ لگانا	۲۹۹
باب: روزہ دار کا جان بوجھ کر قے کرنا	۳۰۰
باب: روزہ دار شخص کا (بیوی کا) بوسہ لینا	۳۰۱
باب: روزہ دار کا لعاب نگل لینا	۳۰۲
باب: جوان آدمی کے لیے، اس (بوس وکنار) کا مکروہ ہونا	۳۰۲
باب: جو شخص، رمضان میں، صبح صادق کے وقت، جنابت کی حالت میں ہو	۳۰۲
باب: جو شخص رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی سے صحبت کر لے اس کا کفارہ	۳۰۳
باب: جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑے اس کی شدید مذمت	۳۰۳
باب: جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے	۳۰۷
باب: رمضان کی قضاء میں تاخیر کرنا	۳۰۷
باب: جو شخص انتقال کر جائے اور اس کے ذمہ روزے لازم ہوں	۳۰۸
باب: سفر کے دوران روزہ رکھنا	۳۰۸
باب: (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھنے کو اختیار کرنا	۳۱۰
باب: جس نے (سفر کے دوران) روزہ رکھنے کو اختیار کیا	۳۱۱
باب: مسافر جب (سفر پر) نکلے، تو وہ کب روزہ ختم کرے گا؟	۳۱۲
باب: اس مسافت کی مقدار، جس میں روزہ ترک کیا جا سکتا ہے	۳۱۳
باب: جو شخص یہ کہے: میں نے پورا رمضان روزے رکھے	۳۱۳
باب: عیدین (کے دن) روزہ رکھنا	۳۱۴
باب: ایام تشریق میں روزے رکھنا	۳۱۴

عنوان	صفحہ
باب: جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص کرنے کی ممانعت	۳۱۵
باب: اس بات کی ممانعت کہ ہفتے کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص کر لیا جائے	۳۱۵
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان	۳۱۶
باب: ہمیشہ نفلی روزے رکھنا	۳۱۷
باب: حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنا	۳۱۹
باب: محرم میں روزہ رکھنا	۳۲۰
باب: شعبان کے روزے رکھنا	۳۲۰
باب: شوال میں روزے رکھنا	۳۲۱
باب: شوال میں چھ روزے رکھنا	۳۲۱
باب: نبی اکرم ﷺ کس طرح روزے رکھتے تھے؟	۳۲۱
باب: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا	۳۲۲
باب: (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزے رکھنا	۳۲۲
باب: (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزے نہ رکھنا	۳۲۳
باب: عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنا	۳۲۴
باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنا	۳۲۴
باب: یہ جو روایت ہے: عاشورہ کے دن سے مراد (محرم کی) 9 تاریخ ہے	۳۲۵
باب: اس (عاشورہ کے) دن روزہ رکھنے کی فضیلت	۳۲۶
باب: ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا	۳۲۶
باب: ہر مہینے میں 3 روزے رکھنا	۳۲۷
باب: جو لوگ اس بات کے قائل ہیں: (ہر مہینے میں یہ تین روزے) پیر اور جمعرات کے دن رکھنے چاہییں	۳۲۸
باب: جو لوگ اس بات کے قائل ہیں: آدمی اس کی پرواہ نہ	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
کرے کہ مہینے کا کون سا حصہ ہے؟	۳۲۰
باب: روزہ کی نیت کرنا	۳۲۸
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان	۳۲۹
باب: جو اس بات کا قائل ہے (جس نے روزہ توڑ دیا) اس پر قضاء لازم ہوگی	۳۳۰
باب: عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا	۳۳۰
باب: جب (نفلی) روزہ دار کو ولیمہ کی دعوت دی جائے	۳۳۱
باب: (نفلی) روزہ دار کو جب کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کیا کہے؟	۳۳۲
باب: اعتکاف کا بیان	۳۳۲
باب: اعتکاف کہاں ہوگا؟	۳۳۳
باب: معتکف کا قضائے حاجت کیلئے اپنے گھر میں داخل ہونا	۳۳۳
باب: معتکف کا بیمار کی عیادت کرنا	۳۳۵
باب: مستحاضہ عورت کا اعتکاف کرنا	۳۳۷
کتاب: جہاد کے بارے میں روایات	
باب: ہجرت کرنے اور ویرانے میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں، جو کچھ منقول ہے	۳۳۸
باب: کیا ہجرت منقطع ہو چکی ہے؟	۳۳۹
باب: شام میں رہائش اختیار کرنا	۳۴۰
باب: جہاد کا ہمیشہ جاری رہنا	۳۴۱
باب: جہاد کا ثواب	۳۴۱
باب: سیاحت کی ممانعت	۳۴۱
باب: جنگ سے واپس آنے کی فضیلت	۳۴۲
باب: دیگر لوگوں کی بہ نسبت، رومیوں سے جنگ کرنے کی فضیلت	۳۴۲
باب: جنگ کے لیے سمندر میں سفر کرنا	۳۴۳
باب: سمندری جنگ کی فضیلت	۳۴۳
باب: کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت	۳۴۵
باب: مجاہدین کی خواتین کی، جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کے لیے حرمت	۳۴۶
باب: ایسی مہم جسے غنیمت حاصل نہ ہو	۳۴۶
باب: اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) ذکر کرنے کا دگنا (اجر و ثواب ہونا)	۳۴۷
باب: جو شخص جہاد کے لیے جاتے ہوئے فوت ہو جائے	۳۴۷
باب: سرحدوں پر پہرہ دینے کی فضیلت	۳۴۷
باب: اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) پہرہ دینے کے فضیلت	۳۴۸
باب: جہاد کو ترک کرنے کا ناپسندیدہ ہونا	۳۴۹
باب: صرف خاص لوگوں کے (جہاد کے لیے) نکلنے کے ذریعے، عام نکلنے کا منسوخ ہونا	۳۵۰
باب: عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہونے کی رخصت	۳۵۱
باب: کیا چیز، جہاد میں حصہ لینے کی جگہ، کفایت کر جاتی ہے	۳۵۲
باب: جرأت اور بزدلی	۳۵۳
باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''اور تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو''	۳۵۳
باب: تیر اندازی کرنا	۳۵۴
باب: جو شخص دنیا (کے فائدہ) کی تلاش میں، جنگ میں حصہ لے	۳۵۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: جوشخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے جنگ میں حصہ لے	۳۵۶
باب: شہادت کی فضیلت	۳۵۷
باب: شہید (قیامت کے دن) شفاعت کرے گا	۳۵۸
باب: اس نور کا بیان، جو شہید کی قبر پر دیکھا جاتا ہے	۳۵۸
باب: جنگ میں حصہ لینے کا معاوضہ مقرر کرنا	۳۵۹
باب: معاوضہ لینے کی رخصت	۳۶۰
باب: محض مزدور کے طور پر جنگ میں شریک ہونا	۳۶۰
باب: آدمی کا جنگ میں حصہ لینا، جبکہ اس کے والدین کو یہ ناپسند ہو	۳۶۱
باب: خواتین کا جہاد میں حصہ لینا	۳۶۲
باب: ظالم حکمرانوں کی قیادت میں جہاد کرنا	۳۶۲
باب: آدمی کا کسی دوسرے کی سواری پر بیٹھ کر، جنگ میں حصہ لینا	۳۶۳
باب: آدمی کا جنگ میں حصہ لینا، جبکہ وہ اجر اور غنیمت (دونوں) کا طلب گار ہو	۳۶۴
باب: آدمی کا اپنے آپ کو فروخت کر دینا	۳۶۴
باب: جوشخص اسلام قبول کرے اور اسی جگہ اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے	۳۶۵
باب: جوشخص اپنا ہی ہتھیار لگنے سے فوت ہو جائے	۳۶۵
باب: (دشمن کا) سامنا کرنے کے وقت دعا مانگنا	۳۶۷
باب: جوشخص اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرے (یعنی دعا مانگے)	۳۶۷
باب: گھوڑوں کی پیشانیوں اور دُموں کے بال کاٹنے کا پسندیدہ ہونا	۳۶۷
باب: گھوڑے کے کون سے رنگ پسندیدہ ہیں؟	۳۶۸
باب: کیا گھوڑی کے لیے لفظ ''فرس'' استعمال ہوسکتا ہے؟	۳۶۹
باب: کون سے گھوڑے ناپسندیدہ ہیں؟	۳۶۹
باب: جانوروں اور چوپایوں کی دیکھ بھال کرنے کا حکم ہونا	۳۷۰
باب: کسی جگہ پر پڑاؤ کرنے (کے آداب)	۳۷۱
باب: گھوڑے کے گلے میں تانت (کا ہار) ڈالنا	۳۷۲
باب: گھوڑے کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنا، اسے باندھنا، اور اس کی پشت پر ہاتھ پھیرنا	۳۷۲
باب: (جانور کے گلے میں) گھنٹی لٹکانا	۳۷۲
باب: گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونا	۳۷۳
باب: آدمی کا اپنے جانور کا (کوئی) نام رکھنا	۳۷۳
باب: (جہاد کے لئے) روانگی کے وقت یہ اعلان کرنا: اے اللہ کے شہسوارو! سوار ہو جاؤ!	۳۷۴
باب: جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت	۳۷۴
باب: جانوروں کو لڑانا	۳۷۴
باب: جانوروں کو نشان لگانا	۳۷۵
باب: (جانور کے) چہرے پر نشان لگانے یا چہرے پر مارنے کی ممانعت	۳۷۵
باب: گھوڑیوں کی گدھوں سے جفتی کرانے کی ممانعت	۳۷۵
باب: تین آدمیوں کا ایک سواری پر سوار ہونا	۳۷۶
باب: جانور پر (بیٹھے رہتے ہوئے) ٹھہرنا	۳۷۶
باب: بازو میں چلنے والی سواریاں	۳۷۷
باب: تیزی سے سفر کرنا، راستے میں، رات کے وقت پڑاؤ کرنے کی ممانعت	۳۷۷
باب: رات کے پہلے پہر سفر کرنا	۳۷۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: جانور کا مالک، آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے	۳۷۸
باب: جنگ کے دوران، جانور کی کونچیں کاٹ دینا	۳۷۹
باب: (جانوروں کی دوڑ کا) مقابلہ کرنا	۳۷۹
باب: (آدمیوں کی) پیدل دوڑ کا مقابلہ کرنا	۳۸۰
باب: ''محلل'' کا بیان	۳۸۰
باب: دوڑ میں گھوڑے کی جلب کا بیان	۳۸۱
باب: تلوار کو آراستہ کرنا	۳۸۱
باب: مسجد میں تیر لے کر آنا	۳۸۲
باب: ننگی تلوار لے کر (ہجوم سے گزرنے) کی ممانعت	۳۸۳
باب: چمڑے کو دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر کاٹنے کی ممانعت	۳۸۳
باب: زرہیں پہننا	۳۸۳
باب: بڑے اور چھوٹے جھنڈوں کا بیان	۳۸۳
باب: معمولی گھوڑوں کے ذریعے اور کمزور لوگوں کے وسیلے سے مدد حاصل کرنا	۳۸۴
باب: آدمی کا مخصوص نعرے (کوڈ ورڈ) کے ذریعے پکارنا	۳۸۵
باب: جب آدمی سفر پر جائے، تو کیا دعا پڑھے؟	۳۸۵
باب: (مسافر کو) الوداع کہتے وقت کی دعا	۳۸۷
باب: آدمی جب (سواری پر) سوار ہو، تو کیا پڑھے؟	۳۸۷
باب: آدمی جب کسی جگہ پڑاؤ کرے، تو کیا پڑھے؟	۳۸۸
باب: رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرنے کا ناپسندیدہ ہونا	۳۸۹
باب: کون سے دن سفر (پر روانہ ہونا) مستحب ہے	۳۸۹
باب: صبح کے وقت سفر پر روانہ ہونا	۳۸۹
باب: آدمی کا تنہا سفر کرنا	۳۹۰
باب: جب کچھ لوگ سفر کر رہے ہوں، تو ان کا اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنا لینا	۳۹۰
باب: قرآن مجید ساتھ لے کر، دشمن کے علاقے کی طرف سفر کرنا	۳۹۱
باب: کون سے لشکر، رفقاءِ سفر اور چھوٹی مہمات مستحب ہیں؟	۳۹۱
باب: (جنگ سے پہلے) مشرکین کو (اسلام کی) دعوت دینا	۳۹۲
باب: دشمن کے علاقے میں (چیزوں کو) آگ لگا دینا	۳۹۴
باب: جاسوس بھیجنا	۳۹۴
باب: مسافر، جب کھجور کے پاس سے گزرے، تو اسے کھا لے	۳۹۴
اور جب دودھ کے پاس سے گزرے، تو اسے پی لے	۳۹۵
باب: جو اس بات کا قائل ہے: وہ صرف گری ہوئی (کھجوریں) کھا سکتا ہے	۳۹۶
باب: جو اس بات کا قائل ہے: وہ (مسافر) دودھ نہیں دوہ سکتا	۳۹۶
باب: فرمانبرداری کرنا	۳۹۷
باب: اہل لشکر کے ایک دوسرے سے مل کر رہنے اور وسعت (اختیار کرنے) کے بارے میں جو حکم ہے	۳۹۸
باب: دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو کرنے کا، ناپسندیدہ ہونا	۳۹۹
باب: دشمن کا سامنا ہونے کے وقت کیا دعا کی جائے؟	۴۰۰
باب: (جنگ سے پہلے) مشرکین کو (اسلام کی) دعوت دینا	۴۰۰
باب: جنگ میں (دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے) کوئی چال چلنا	۴۰۱
باب: شب خون مارنا	۴۰۲
باب: ''ساقہ'' کے ساتھ رہنا	۴۰۲
باب: کس بنیاد پر، مشرکین کے ساتھ جنگ کی جائے؟	۴۰۲
باب: جو شخص سجدے میں جا کر، پناہ حاصل کرنے کی کوشش کرے، اس کو قتل کرنے کی ممانعت	۴۰۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: لڑائی کے وقت پیٹھ پھیر لینا	۴۰۵
باب: جس (مسلمان) قیدی کو کفر کہنے پر مجبور کر دیا جائے	۴۰۶
باب: جاسوس کا حکم، اگر وہ مسلمان ہو (اور مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرے)	۴۰۷
باب: ذمی جاسوس کا حکم	۴۰۹
باب: مستامن جاسوس کا حکم	۴۰۹
باب: کون سے وقت میں (دشمن کا) سامنا کرنا مستحب ہے؟	۴۱۱
باب: (دشمن کا) سامنا کرنے کے وقت، خاموش رہنے کا حکم ہونا	۴۱۱
باب: آدمی کا لڑائی کے وقت پیدل ہونا	۴۱۱
باب: جنگ کے دوران (دشمن کے سامنے) بڑائی کا اظہار کرنا	۴۱۲
باب: آدمی سے قید ہونے کا مطالبہ کیا جانا	۴۱۲
باب: کمین گاہ میں (بیٹھنے والے لوگ)	۴۱۴
باب: صف بندی کا بیان	۴۱۴
باب: لڑائی کے وقت تلواریں سونت لینا	۴۱۵
باب: (لڑائی کے وقت) مقابلے کے لیے للکارنا	۴۱۵
باب: مثلہ کرنے کی ممانعت	۴۱۶
باب: عورتوں کو قتل کرنا	۴۱۶
باب: دشمن کو آگ میں جلانے کا ناپسندیدہ ہونا	۴۱۸
باب: آدمی کا نصف یا پورے حصے کے عوض میں، اپنے جانور کو (جہاد کے لیے) کرائے پر دینا	۴۱۹
باب: قیدی کو باندھ دینا	۴۲۰
باب: قیدی کو دھمکانا، مارنا اور اس سے اقرار کروانا	۴۲۳
باب: قیدی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنا	۴۲۴
باب: قیدی کو اسلام کی دعوت دیے بغیر قتل کر دینا	۴۲۵
باب: قیدی کو باندھ کر قتل کرنا	۴۲۶
باب: قیدی کو تیر مار کر قتل کرنا	۴۲۷
باب: فدیہ لیے بغیر، قیدی پر احسان کر کے (اسے رہا کر دینا)	۴۲۸
باب: قیدی سے مال کا فدیہ لینا	۴۲۸
باب: دشمن پر غلبہ حاصل کر لینے کے بعد، امام کا اس علاقے میں مقیم ہونا	۴۳۲
باب: قیدیوں کو الگ، الگ کرنا	۴۳۲
باب: جوان قیدیوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی رخصت	۴۳۳
باب: جب دشمن کی مسلمان کا مال حاصل کر لے اور پھر وہ شخص اس مال کو مال غنیمت میں پائے	۴۳۴
باب: مشرکین کے غلام جب مسلمانوں سے آملیں اور مسلمان ہو جائیں	۴۳۵
باب: دشمن کی سرزمین پر ملنے والے کھانے کا مباح ہونا	۴۳۵
باب: جب دشمن کے علاقے میں کھانا کم ہو، تو لوٹ مار کرنے کی ممانعت	۴۳۶
باب: دشمن کے علاقے سے، کھانے کی چیزیں ساتھ لے آنا	۴۳۷
باب: دشمن کے علاقے میں، جب کھانا لوگوں کی ضرورت سے زائد ہو، تو اسے فروخت کرنا	۴۳۷
باب: آدمی کا غنیمت کی کسی چیز سے نفع حاصل کرنا	۴۳۸
باب: ایسا اسلحہ حاصل کرنے کی رخصت، جس کے ذریعے لڑائی میں حصہ لیا جا سکے	۴۳۸
باب: مالِ غنیمت میں خیانت کا شدید (گناہ ہونا)	۴۳۹
باب: مالِ غنیمت میں خیانت کا مال اگر تھوڑا ہو، تو امام (مجرم)	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
کو چھوڑ دے اور اس کے سامان کو نہ جلائے	۴۴۰
باب: مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا	۴۴۱
باب: جس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہو، اس کی پردہ پوشی کی ممانعت	۴۴۲
باب: (کافر مقتول کا) سامان، قاتل کو دیدینا	۴۴۲
باب: اگر امام مناسب سمجھے تو (کافر کے) قاتل کو، اس کا کچھ سامان نہ دے،	۴۴۴
نیز گھوڑا اور ہتھیار، سامان میں شامل ہوں گے	۴۴۶
باب: (کافر مقتول کے) سامان میں سے "خمس" وصول نہیں کیا جائے گا	۴۴۶
باب: جس نے شدید زخمی ہونے والے (کافر) کے سامان میں سے کوئی چیز (زخمی کرنے والے کو) انعام کے طور پر دینے کو جائز قرار دیا ہے	۴۴۶
باب: جو شخص غنیمت (کی تقسیم) کے بعد آئے گا، اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا	۴۴۶
باب: عورت اور غلام کو، مال غنیمت میں سے کچھ دینا	۴۴۸
باب: (کیا) مشرک کو (مال غنیمت میں سے) باقاعدہ حصہ ملے گا؟	۴۵۰
باب: گھوڑوں کے حصے	۴۵۱
باب: ان کا ایک باقاعدہ حصہ ہونا	۴۵۱
باب: اضافی ادائیگی (یعنی انعام کے طور پر کچھ دینا)	۴۵۲
باب: لشکر سے نکل جانے والے دستے کو انعام دینا	۴۵۴
باب: جو اس بات کا قائل ہے: خمس، انعام سے پہلے ہوگا	۴۵۷
باب: دستہ، لشکر والوں کو (مال غنیمت) ادا کرے گا	۴۵۸
باب: اضافی انعام، سونے چاندی کی شکل میں دینا، نیز	

عنوان	صفحہ
مال غنیمت (کی تقسیم کے) آغاز میں دینا	۴۶۰
باب: مال غنیمت میں سے، امام کا اپنے لیے کوئی چیز مخصوص کر لینا	۴۶۰
باب: عہد کو پورا کرنا	۴۶۰
باب: امام کے طے کردہ معاہدے کو پورا کرنا (لازم ہے)	۴۶۰
باب: جب امام اور دشمن کے درمیان معاہدہ باقی ہو، تو اسی دوران امام کا دشمن کی سمت (جنگ کے لیے روانہ ہونا)	۴۶۱
باب: "معاہد" سے کیے گئے معاہدے کو پورا کرنا، اور اس کے ذمہ کی حرمت	۴۶۳
باب: قاصدوں کا بیان	۴۶۳
باب: عورت کا امان دینا	۴۶۴
باب: دشمن سے صلح کر لینا	۴۶۴
باب: دشمن پر، اس کی غفلت میں، یکبارگی حملہ کرنا، اور ان کی مشابہت اختیار کرنے والوں (کا حکم)	۴۶۷
باب: سفر کے دوران، ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے "اللہ اکبر" کہنا	۴۶۹
باب: (پہلے کی) ممانعت کے بعد، اب واپسی کی اجازت	۴۶۹
باب: خوشخبری سنانے والے کو بھیجنا	۴۷۰
باب: خوشخبری سنانے والے کو (انعام) دینا	۴۷۰
باب: سجدہ شکر ادا کرنا	۴۷۱
باب: (طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت گھر آنا	۴۷۲
باب: (طویل سفر سے واپس آنے والوں کا) استقبال کرنا	۴۷۳
باب: (جہاد سے) واپسی پر زادِ سفر کو ختم کر دینے کا مستحب ہونا	۴۷۳
باب: سفر سے واپسی پر (مسجد میں آ کر نفل) نماز ادا کرنا	۴۷۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: تقسیم کرنے کا کرایہ وصول کرنا	۴۷۵
باب: جہاد کے دوران تجارت کرنا	۴۷۵
باب: دشمن کے علاقے کی طرف ہتھیار لے جانا	۴۷۶
باب: اہل شرک کی سرزمین پر رہائش اختیار کرنا	۴۷۶
کتاب: قربانی کے بارے میں روایات	
باب: قربانی کے واجب ہونے کے بارے میں جو منقول ہے	۴۷۷
باب: میت کی طرف سے قربانی کرنا	۴۷۸
باب: جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو، اس کا (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں بال کاٹنا	۴۷۸
باب: کون (سے جانوروں کی) قربانی مستحب ہے	۴۷۹
باب: کتنی عمر کے جانور کی قربانی جائز ہے	۴۸۲
باب: کون سے (جانوروں کی) قربانی مکروہ ہے	۴۸۲
باب: گائے اور اونٹ کی قربانی، کتنے لوگوں کی طرف سے ہو سکتی ہے؟	۴۸۵
باب: ایک بکری کو چند لوگوں کی طرف سے قربان کرنا	۴۸۶
باب: امام کا عیدگاہ میں قربانی کرنا	۴۸۶
باب: قربانی کا گوشت (سنبھال کر) رکھ لینا	۴۸۶
باب: مسافر کا قربانی کرنا	۴۸۷
باب: جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت اور ذبیحہ کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا	۴۸۸
باب: اہل کتاب کے ذبیحہ (کا حکم؟)	۴۸۸
باب: بدوی لوگ، ایک دوسرے کے مقابلے میں، فخر کے طور پر جو جانور قربان کرتے ہیں، اسے کھانے (کا حکم؟)	۴۸۹
باب: پتھر کے ذریعے ذبح کیا جانے والا جانور	۴۹۰
باب: (بلندی سے) گرنے والے جانور کو ذبح کیا جانا	۴۹۲
باب: ذبح کرنے میں مبالغہ کرنا	۴۹۲
باب: (جانور کے) پیٹ میں موجود بچے کو ذبح کرنے (کا حکم؟)	۴۹۳
باب: ایسے گوشت کو کھانے کا حکم کیا ہے؟ جس کے بارے میں یہ پتہ نہ کہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا تھا، یا نہیں؟	۴۹۳
باب: عتیرہ کا بیان	۴۹۴
باب: عقیقہ کا بیان	۴۹۵
کتاب: شکار کے بارے میں روایات	
باب: شکار وغیرہ کے لیے کتا رکھنا	۵۰۰
باب: شکار کرنے (کے احکام)	۵۰۱
باب: جب شکار کا کوئی ایک حصہ کاٹ لیا جائے؟	۵۰۵
باب: شکار کا پیچھا کرنا	۵۰۶
کتاب: وصیتوں کا بیان	
باب: وصیت کا حکم دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۵۰۷
باب: وصیت کرنے والے کیلئے اپنے مال کے حوالے سے کیا بات جائز نہیں ہے	۵۰۸
باب: صحت کے عالم میں صدقہ کرنے کی فضیلت	۵۰۹
باب: وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانے کا مکروہ ہونا	۵۰۹
باب: وصیت میں شامل ہونا (وصی بننا)	۵۱۰
باب: والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے وصیت کے حکم کا منسوخ ہونا	۵۱۰
باب: وارث کیلئے وصیت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۵۱۱
باب: یتیم کو کھانے میں ساتھ ملا لینا	۵۱۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: یتیم کے والی کو کس حد تک یتیم کا مال استعمال کرنا جائز ہے	۵۱۲
باب: یتیمی کب ختم ہوتی ہے	۵۱۲
باب: یتیم کا مال کھانے کی (شدید مذمت کا بیان)	۵۱۲
باب: اس بات کی دلیل کہ کفن بھی تمام مال کے ساتھ شامل ہوگا	۵۱۳
باب: کوئی شخص جب کوئی چیز ہبہ کرے اور پھر اسی چیز کی اس شخص کیلئے وصیت کردی جائے یا وہ اس کا وارث بن جائے	۵۱۴
باب: کسی شخص کا کسی چیز کو وقف کرنا	۵۱۴
باب: میت کی طرف سے صدقہ کرنا	۵۱۶
باب: جو شخص وصیت کئے بغیر مرجائے کیا اس کی طرف سے صدقہ کیا جاسکتا ہے	۵۱۶
باب: حربی کی وصیت، جبکہ اس کا ولی مسلمان ہو چکا ہو تو کیا	۵۱۷
اس ولی کیلئے لازم ہوگا کہ وہ اس وصیت کو نافذ کرے	۵۱۷
باب: جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ اس کے ذمے قرض ہو اور اس کے پاس اس کی ادائیگی کیلئے مال ہو تو اس کے قرض خواہ انتظار کرینگے اور وارثوں کے ساتھ نرمی سے بات کریں گے	۵۱۸
کتاب: وراثت کے بارے میں روایات	
باب: علم وراثت کی تعلیم دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۵۱۹
باب: کلالہ کا بیان	۵۱۹
باب: جس (میت کی) اولاد نہ ہو، اور (تین یا زیادہ) بہنیں ہوں	۵۲۰
باب: صلبی اولاد کی وراثت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۵۲۱
باب: دادی (یا نانی) کا حکم	۵۲۳
باب: دادا کی میراث کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۵۲۴
باب: عصبہ کی میراث کا حکم	۵۲۵
باب: ذوی الارحام کی میراث کا حکم	۵۲۵
باب: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کا حکم	۵۲۸
باب: کیا مسلمان، کافر کا وارث بنے گا؟	۵۲۹
باب: جو میراث (کی تقسیم ہو جانے کے بعد) مسلمان ہوا ہو	۵۳۰
باب: ولاء کا بیان	۵۳۱
باب: ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا	۵۳۲
باب: ولاء کو فروخت کرنا	۵۳۲
باب: جب نومولود بچہ چیخ کر رونے کے بعد انتقال کر جائے (تو اس کی میراث کا احکام)	۵۳۳
باب: رشتہ داروں کی میراث کے ذریعے، باہمی بھائی چارے کی میراث کا منسوخ ہونا	۵۳۳
باب: حلف (کسی کو اپنا حلیف قرار دینا) کا بیان	۵۳۵
باب: عورت کا اپنے شوہر کی دیت میں وارث ہونا	۵۳۶
کتاب: خراج، فے اور امارت سے متعلق روایات	
باب: رعایا کے کون سے حقوق حکمران پر لازم ہیں؟	۵۳۷
باب: حکومت (یا عہدے) کا طلبگار ہونا	۵۳۷
باب: نابینا کو اہلکار مقرر کرنا	۵۳۸
باب: (اپنا) وزیر بنانا	۵۳۹
باب: قوم کی نمائندگی	۵۳۹
باب: کاتب (سیکرٹری) [illegible]	[illegible]
باب: [illegible] وصول کرنے کا معاوضہ لینا	[illegible]

عنوان	صفحہ
باب: ایسا خلیفہ جسے نامزد کیا گیا ہو	۵۴۲
باب: بیعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۵۴۲
باب: سرکاری اہلکاروں کی تنخواہیں (مقرر کرنا)	۵۴۳
باب: سرکاری اہلکار کو دیئے جانے والے تحائف	۵۴۴
باب: (وصول ہونے والے) صدقہ میں خیانت کرنا	۵۴۵
باب: رعایا کے معاملے میں، حکمران پر کیا لازم ہے، نیز اُس کا اُن سے دور رہنا	۵۴۵
باب: مالِ فے کی تقسیم	۵۴۶
باب: (مسلمانوں کے) بچوں کے وظائف	۵۴۷
باب: آدمی کو لڑائی میں حصہ لینے کی اجازت کتنی (عمر میں) ہوگی؟	۵۴۸
باب: آخری زمانے میں (حکمرانوں سے معاوضہ لینے) کا ناپسندیدہ ہونا	۵۴۸
باب: ادائیگیوں کی تدوین	۵۴۹
باب: مال غنیمت میں سے نبی اکرم ﷺ کے اختیار کردہ مخصوص حصے کا بیان	۵۵۱
باب: خمس کی تقسیم کے مقامات اور ذوی القربیٰ کے حصے کا بیان	۵۶۱
باب: ''صفی'' حصے کے بارے میں جو منقول ہے	۵۷۱
باب: یہودیوں کو مدینہ منورہ سے کیسے نکالا گیا؟	۵۷۴
باب: (بنو) نضیر کا واقعہ	۵۷۶
باب: خیبر کی زمین کے حکم کے بارے میں جو منقول ہے	۵۷۹
باب: (فتح) مکہ کے واقعہ کے بارے میں جو منقول ہے	۵۸۱
باب: طائف (کی فتح) کے بارے میں جو منقول ہے	۵۸۷
باب: یمن کی سرزمین کے حکم کے بارے میں جو منقول ہے	۵۸۷
باب: یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے نکالا جانا	۵۸۹
باب: سواد (یعنی عراق) کی سرزمین اور غلبہ پا کے حاصل ہونے والے زمین کو وقف کر دینا	۵۹۱
باب: جزیہ وصول کرنا	۵۹۱
باب: مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنا	۵۹۳
باب: جزیہ کی وصولی کی شدید تاکید	۵۹۴
باب: ذمی جب سامان تجارت لے کر (غیر مسلم سلطنت سے، اسلامی سلطنت میں) آتے جاتے ہوں، تو ان سے ٹیکس وصول کرنا	۵۹۵
باب: جو ذمی، سال کے دوران اسلام قبول کر لے، کیا اس پر جزیہ لازم ہوگا؟	۵۹۷
باب: حکمران کا مشرکین کے تحائف قبول کرنا	۵۹۸
باب: زمین کے قطعات (انعام کے طور پر) عطا کرنا	۶۰۱
باب: بنجر (لاوارث) زمین کو آباد کرنا	۶۰۸
باب: خراج کی زمین میں داخل ہونا	۶۱۰
باب: وہ زمین، جسے حکمران، یا کسی شخص نے چراگاہ (کے طور پر مخصوص کر لیا ہو)	۶۱۱
باب: رکاز اور اس میں جو ہوتا ہے، اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۶۱۲
باب: ایسی پرانی قبریں کھودنا، جن میں مال موجود ہو	۶۱۳
کتاب: جنائز کے بارے میں روایات	
باب: بیماریوں کا، گناہوں کا کفارہ ہونا	۶۱۴
باب: جب کوئی آدمی (باقاعدگی سے) کوئی نیک عمل کرتا ہو اور پھر بیماری یا سفر کی وجہ سے اسے انجام نہ دے سکے	۶۱۶
باب: عورتوں کی عیادت کرنا	۶۱۷

عنوان	صفحہ
باب: عیادت کا بیان	۶۱۸
باب: ذمی کی عیادت کرنا	۶۱۸
باب: عیادت کے لیے پیدل جانا	۶۱۹
باب: باوضو ہو کر عیادت کرنے کی فضیلت	۶۲۱
باب: بار، بار عیادت کرنا	۶۲۱
باب: آنکھ کی تکلیف (والے مریض کی) عیادت کرنا	۶۲۱
باب: طاعون (والے علاقے) سے نکلنا	۶۲۱
باب: عیادت کے وقت بیمار کی شفاء کی دعا کرنا	۶۲۲
باب: عیادت کے وقت مریض کے لیے دعا کرنا	۶۲۳
باب: موت کی آرزو کرنے کا ناپسندیدہ ہونا	۶۲۳
باب: اچانک موت آجانا	۶۲۴
باب: اس کی فضیلت، جو طاعون کی وجہ سے مرجائے	۶۲۵
باب: مریض کے ناخن کاٹ لیے جائیں اور زیر ناف بال صاف کر لیے جائیں	۶۲۵
باب: مرنے کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنے کا مستحب ہونا	۶۲۶
باب: مرنے کے وقت قریب المرگ شخص کے کپڑوں کو صاف کر دینا مستحب ہے	۶۲۶
باب: میت کے قریب' کیا کلام کیا جانا مستحب ہے؟	۶۲۷
باب: تلقین کرنے کا بیان	۶۲۷
باب: میت کی آنکھیں بند کر دینا	۶۲۸
باب: انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا	۶۲۸
باب: میت کو ڈھانپ دینا	۶۲۹
باب: میت کے قریب (قرآن کی) تلاوت کرنا	۶۲۹
باب: مصیبت کے قریب (یعنی فوتگی کے وقت) بیٹھنا	۶۲۹
باب: تعزیت کا بیان	۶۳۰
باب: مصیبت کے وقت صبر کرنا	۶۳۱
باب: میت پر رونا	۶۳۱
باب: نوحہ کرنا	۶۳۲
باب: اہل میت کے لیے کھانا تیار کرنا	۶۳۴
باب: شہید کو غسل دیا جانا	۶۳۴
باب: میت کو غسل دینے کے وقت اس کا پردہ رکھنا	۶۳۶
باب: میت کا غسل کیسے ہوتا ہے؟	۶۳۷
باب: کفن کا بیان	۶۳۹
باب: مہنگے کفن کا ناپسندیدہ ہونا	۶۴۱
باب: عورت کے کفن (کے احکام)	۶۴۱
باب: میت کو کستوری لگانا	۶۴۲
باب: جنازے کو (دفن کے لیے) جلدی لے جانا اور اسے روکے رکھنے کا ناپسندیدہ ہونا	۶۴۲
باب: میت کو غسل دے کر، غسل کرنا	۶۴۳
باب: میت کو بوسہ دینا	۶۴۴
باب: رات کے وقت دفن کرنا	۶۴۴
باب: میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا، اس کا ناپسندیدہ ہونا	۶۴۴
باب: نماز جنازہ میں صفیں بنانا	۶۴۵
باب: خواتین کا جنازہ کے ساتھ جانا	۶۴۵
باب: نماز جنازہ ادا کرنے اور جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت	۶۴۵
باب: میت کے ساتھ آگ لے جانے (کا کیا حکم ہے؟)	۶۴۷
باب: جنازہ کے لیے کھڑے ہو جانا	۶۴۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: جنازے کے ساتھ، سوار ہو کر جانا	۶۴۹
باب: جنازے کے آگے چلنا	۶۴۹
باب: جنازے کو تیزی سے لے کر چلنا	۶۵۰
باب: امام کا، خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا	۶۵۱
باب: حد نافذ ہونے کی وجہ سے مرنے والے کی نمازِ جنازہ ادا کرنا	۶۵۲
باب: بچے کی نمازِ جنازہ ادا کرنا	۶۵۲
باب: مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا	۶۵۳
باب: سورج طلوع، یا غروب ہونے کے وقت دفن کرنا	۶۵۴
باب: اگر مردوں اور خواتین کے جنازے ایک ساتھ موجود ہوں، تو کسے آگے رکھا جائے؟	۶۵۴
باب: امام نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے، میت کے مقابل میں کہاں کھڑا ہو؟	۶۵۴
باب: نمازِ جنازہ میں تکبیرات کہنا	۶۵۷
باب: نمازِ جنازہ میں کیا تلاوت کیا جائے؟	۶۵۸
باب: (نمازِ جنازہ میں) میت کے لیے دعا کرنا	۶۵۸
باب: قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنا	۶۶۰
باب: مشرکین کے دیس میں، مرنے والے، مسلمان کی نمازِ جنازہ ادا کرنا	۶۶۰
باب: کئی مردوں کو ایک قبر میں اکٹھا (دفن) کرنا، قبر کا نشان مقرر کرنا	۶۶۱
باب: (قبر) کھودنے والے کو، اگر (کھدائی کے دوران) کوئی ہڈی ملے، تو کیا وہ اس جگہ کو کریدے؟	۶۶۲
باب: لحد کا بیان	۶۶۲
باب: کتنے لوگ قبر میں داخل ہوں؟	۶۶۲
باب: میت کو اس قبر میں کیسے داخل کیا جائے؟	۶۶۴
باب: (آدمی) قبر کے پاس (کیسے) بیٹھے	۶۶۴
باب: میت کو جب قبر میں اتارا جائے، تو میت کے لیے دعا کرنا	۶۶۴
باب: اگر کسی مسلمان کا مشرک رشتہ دار فوت ہو جائے (تو وہ مسلمان کیا کرے؟)	۶۶۴
باب: قبر کو گہرا رکھنا	۶۶۵
باب: قبر کو برابر کرنا	۶۶۵
باب: (دفن کے بعد) واپسی کے وقت، میت کے لیے دعائے مغفرت کرنا	۶۶۶
باب: قبر کے قریب، ذبح کرنے کا مکروہ ہونا	۶۶۷
باب: (میت کے انتقال کے) کچھ عرصہ بعد، قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنا	۶۶۷
باب: قبر پر عمارت تعمیر کرنا	۶۶۸
باب: قبر پر بیٹھنے کا مکروہ ہونا	۶۶۹
باب: قبروں کے درمیان جوتا پہن کر چلنا	۶۶۹
باب: کوئی ضرورت پیش آنے کی وجہ سے، میت کو اس کی جگہ سے (دوسری جگہ) منتقل کر دینا	۶۷۰
باب: میت کی تعریف کرنا	۶۷۰
باب: قبروں کی زیارت کرنا	۶۷۱
باب: خواتین کا قبروں کی زیارت کرنا	۲
باب: جب آدمی قبرستان جائے، یا قبروں کے پاس سے گزرے، تو کیا پڑھے؟	۶۷۲
باب: جب محرم کا انتقال ہو جائے، تو اس کے ساتھ کیا، کیا جائے؟	۶۷۲

عنوان	صفحہ
کتاب: قسموں اور نذروں کے بارے میں روایات	
باب: جھوٹی قسم اٹھانے کی شدید (مذمت) کا بیان	۶۷۴
باب: جو شخص جھوٹی (قسم) اٹھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی شخص کا مال ہڑپ کرلے	۶۷۴
باب: نبی اکرم ﷺ کے منبر کے پاس قسم اٹھانے کا اہم ہونا	۶۷۶
باب: بتوں کے نام کی قسم اٹھانا	۶۷۶
باب: باپ دادا کی قسم اٹھانے کا مکروہ ہونا	۶۷۷
باب: امانت سے متعلق قسم اٹھانے کا مکروہ ہونا	۶۷۸
باب: لغو قسم کا بیان	۶۷۸
باب: قسم میں ذو معنی جملہ استعمال کرنا	۶۷۹
باب: اسلام سے بری ہونے یا اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم اٹھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۶۸۰
باب: جو شخص یہ قسم اٹھائے کہ وہ سالن نہیں کھائے گا	۶۸۰
باب: قسم میں استثناء کرنا	۶۸۱
باب: نبی اکرم ﷺ کون سے الفاظ میں قسم اٹھایا کرتے تھے	۶۸۲
باب: کیا لفظ ''قسم'' کے ذریعے ''یمین'' منعقد ہو جاتی ہے	۶۸۳
باب: جو شخص کسی کھانے کے بارے میں قسم اٹھائے کہ وہ اسے نہیں کھائے گا	۶۸۳
باب: رشتے داری کے حقوق پامال کرنے کے بارے میں قسم اٹھانا	۶۸۵
باب: جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانا	۶۸۶
باب: آدمی کا حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرنا	۶۸۷
باب: کفارے سے متعلق صاع (کا پیمانہ) کتنا ہوگا	۶۸۸
باب: مومن غلام یا کنیز	۶۸۹
باب: قسم میں سکوت کے بعد استثناء کرنا	۶۹۰
باب: نذر ماننے کی ممانعت	۶۹۱
باب: گناہ کے کام کی نذر ماننا	۶۹۲
باب: جن کے نزدیک ایسے شخص پر کفارہ لازم ہوگا جبکہ نذر معصیت سے متعلق ہو	۶۹۲
باب: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ بیت المقدس میں نماز ادا کرے گا	۶۹۷
باب: میت کی طرف سے نذر پوری کرنا	۶۹۸
باب: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں، تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے گا	۶۹۹
باب: نذر کو پوری کرنے کے بارے میں جو حکم دیا گیا	۷۰۰
باب: جو چیز آدمی کی ملکیت میں نہ ہو اس کے بارے میں نذر ماننا	۷۰۲
باب: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ اپنے مال کو صدقہ کردے گا	۷۰۴
باب: جو شخص ایسی نذر مانے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو	۷۰۵
باب: جو شخص کوئی نذر مانے لیکن اسے متعین نہ کرے	۷۰۶
باب: جس شخص نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی اور پھر اس نے اسلام قبول کرلیا	۷۰۶
کتاب: خرید و فروخت کے بارے میں روایات	
باب: وہ تجارت جس میں قسم اور لغو (بات) مل جائے	۷۰۸
باب: معدنیات کو نکالنا	۷۰۹
باب: مشتبہ چیزوں سے اجتناب کرنا	۷۰۹
باب: سود کھانے اور کھلانے والے کا بیان	۷۱۱
باب: سود کو کالعدم قرار دینا	۷۱۲
باب: خرید و فروخت میں قسم اٹھانے کا ناپسندیدہ ہونا	۷۱۲

عنوان	صفحہ
باب: وزن کرتے ہوئے (دوسرے فریق کے پلڑے کو) بھاری رکھنا، اور معاوضہ لے کر وزن کرنا	۷۱۳
باب: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''ماپنے میں اہل مدینہ کے ماپ کا اعتبار ہوگا''	۷۱۴
باب: قرض کی اہمیت کا بیان	۷۱۴
باب: (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا	۷۱۶
باب: اچھے طریقے سے (قرض کی واپسی کا) تقاضا کرنا	۷۱۶
باب: بیع صرف کا بیان	۷۱۷
باب: تلوار پر لگے ہوئے زیور (سونے چاندی کو) درہم کے عوض میں فروخت کرنا	۷۱۸
باب: چاندی کی جگہ سونا وصول کرنا	۷۲۰
باب: جانور کے عوض میں جانور کا ادھار سودا کرنا	۷۲۰
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان	۷۲۱
باب: اس کا بیان، جبکہ دست بدست لین دین ہو	۷۲۱
باب: کھجور کے عوض میں (کھجور کے) پھل کو فروخت کرنا	۷۲۲
باب: مزابنہ (کے احکام)	۷۲۲
باب: ''عرایا'' کو فروخت کرنا	۷۲۳
باب: ''عریہ'' کی مقدار	۷۲۴
باب: ''عرایا'' کی وضاحت	۷۲۴
باب: پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کا سودا کرنا	۷۲۵
باب: کئی سال (بعد ادائیگی کی شرط پر) سودا کرنا	۷۲۷
باب: دھوکے کا سودا	۷۲۸
باب: مجبور شخص کا خرید و فروخت کرنا	۷۳۰
باب: شراکت (حصہ داری) کا بیان	۷۳۰
باب: مضارب کا (مالک کے) برخلاف کچھ کرنا	۷۳۱
باب: آدمی کا کسی دوسرے کے مال میں، اس کی اجازت کے بغیر، تجارت کرنا	۷۳۱
باب: مال (کی سرمایہ کاری) کے بغیر شراکت کرنا	۷۳۲
باب: مزارعت (زمین ٹھیکے پر دینا)	۷۳۳
باب: اس بارے میں شدید (تاکید)	۷۳۵
باب: زمین کے مالک کی اجازت کے بغیر، زمین میں کاشتکاری کرنا	۷۳۹
باب: مخابرہ کا بیان	۷۴۰
باب: مساقات کا بیان	۷۴۱
باب: خرص (درخت وغیرہ کی پیداوار کا پہلے ہی اندازہ لگانا)	۷۴۲

Marfat.com

11 - كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

کتاب: مناسک (حج) کے بارے میں روایات

بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ

باب: حج کا فرض ہونا

1721 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الْحَجُّ فِىْ كُلِّ سَنَةٍ اَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ: بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هُوَ اَبُوْ سِنَانٍ الدُّؤَلِىُّ، كَذَا قَالَ: عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، وقَالَ عُقَيْلٌ، عَنْ سِنَانٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ یارسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا لازمی ہے یا صرف ایک مرتبہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف ایک مرتبہ' البتہ اگر کوئی شخص مزید کرے تو یہ نفل (شمار) ہوگا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راوی ابوسنان دؤلی ہیں' جلیل بن حمید نے اسی طرح بیان کیا ہے' اور سلیمان بن کثیر نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے انہوں نے زہری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' اور راوی کا نام سنان نقل کیا ہے۔

1722 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنٍ لِاَبِىْ وَاقِدٍ اللَّيْثِىِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهِ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: هٰذِهِ ثُمَّ ظُهُوْرَ الْحُصُرِ

❁❁ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج کو یہ کہتے سنا۔

''یہ (حج تم نے کرلیا ہے) پھر تم پر گھروں میں رہنا لازم ہے''۔

بَابٌ فِى الْمَرْاَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ

باب: عورت کا محرم کے بغیر حج کرنا

1723 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِىُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا

Marfat.com

هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ، اِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی مسلمان عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ایک رات کا سفر کرے' البتہ سفر میں اس کے ساتھ اس کا محرم یا کوئی عزیز ہو (تو حکم مختلف ہے)''۔

1724 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَالنُّفَيْلِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ الْحَسَنُ: فِي حَدِيْثِهِ عَنْ اَبِيْهِ، ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ، تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً. فَذَكَرَ مَعْنَاهُ، قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَعْنَبِيُّ، وَالنُّفَيْلِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَالِكٍ، كَمَا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ،

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن یا رات کا سفر کسی (محرم) کے بغیر کرے''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔ نفیلی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں ایک حدیث بیان کی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نفیلی اور قعنبی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے کہ راوی نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہی روایت ابن وہب اور عثمان بن عمر نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کی ہے' جس طرح قعنبی نے نقل کی ہے۔

1723- اسناده صحيح . ابو سعيد: هو كيسان المقبرى . واخرجه احمد فى "مسنده" (**8489**) و (**10401**)، ومسلم (**1339**)، وابن حبان (**2728**) من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الاسناد .واخرجه البخارى (**1088**) عن آدم بن ابى اياس، واحمد فى "مسنده" (**7414**)، ومسلم (**1339**) من طريق يحيى بن سعيد القطان، واحمد (**9741**) عن وكيع بن الجراح، وابن حبان (**2726**) من طريق عثمان بن عمر العبدى، اربعتهم عن ابن ابى ذئب، عن سعيد المقبرى، به. لكن قال آدم فى روايته: "مسيرة يومٍ وليلةٍ" كلفظ مالك الآتى عند المصنف بعده . وقال يحيى بن سعيد: "مسيرة يومٍ"، وقال وكيع: "مسيرة يومٍ تامٍ"، وقال عثمان بن عمر: "يومًا واحداً." واخرجه ابن ماجه (**2899**) من طريق شَبَابة بن سوَّار، عن ابن ابى ذئب، عن سعيد المقبرى، عن ابى هريرة . دون ذكر ابى سعيد المقبرى ولفظه: "مسيرة يومٍ واحدٍ"، وسياتى كلام ابن عبد البر فى الحديث الآتى بعده فى شان ذكر ابى سعيد المقبرى فى هذا الاسناد . واخرجه احمد (**9448**) من طريق يحيى بن ابى كثير، عن سعيد المقبرى، عن ابيه، عن ابى هريرة، وقال فيه: "يومًا فما فوقه." واخرجه مسلم (**1339**) (**422**)، وابن حبان فى "صحيحه" (**2721**) من طريق بشر بن مفضل، واحمد فى "مسنده" (**8564**) من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن سهيل بن ابى صالح، عن ابيه، عن ابى هريرة، وقال فيه: "مسيرة ثلاثة ايام."

Marfat.com

1725 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: بَرِيْدًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک برید''۔

1726 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، وَهَنَّادٌ، اَنَّ اَبَا مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعًا، حَدَّثَاهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا، اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوهَا اَوْ اَخُوهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے' البتہ اس کے ساتھ اس کا باپ، اس کا بھائی، اس کا بیٹا، اس کا شوہر یا کوئی اور محرم ہو (تو جائز ہے)''۔

1727 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت تین دن کا سفر نہ کرے البتہ اس کے ساتھ محرم ہو (تو جائز ہے)''۔

1728 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يُرْدِفُ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا صَفِيَّةُ تُسَافِرُ مَعَهُ اِلٰى مَكَّةَ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پیچھے ایک کنیز کو بٹھا لیتے تھے' جس کا نام صفیہ تھا' اور وہ کنیز ان کے ساتھ مکہ تک سفر کرتی تھی۔

بَابُ لَا صَرُوْرَةَ فِى الْاِسْلَامِ

باب: اسلام میں صرورۃ نہیں ہے

1729 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِىْ سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْاَحْمَرَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَرُوْرَةَ فِى الْاِسْلَامِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''اسلام میں صرورت (یعنی کسی عذر کے بغیر حج کو ترک کرنے) کی گنجائش نہیں ہے۔

بَابُ التَّزَوُّدِ فِي الْحَجِّ

1730 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ يَعْنِيْ اَبَا مَسْعُودٍ الرَّازِيَّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ، وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانُوْا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ، قَالَ اَبُوْ مَسْعُودٍ: كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ اَوْ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ (وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى) (البقرة: 197) الْاٰيَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ حج پر جاتے تھے' لیکن زادسفر ساتھ لے کر نہیں جاتے تھے۔ابومسعود نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: اہل یمن (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حج پر جاتے تھے مگر زادسفر ساتھ نہ رکھتے تھے: وہ یہ کہتے تھے ہم توکل کرنے والے لوگ ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم زادسفر ساتھ رکھو' بے شک سب سے بہتر زادسفر پرہیزگاری ہے''۔

بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْحَجِّ

باب: حج کے دوران تجارت کرنا

1731 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) (البقرة: 198) اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ قَالَ: كَانُوْا لَا يَتَّجِرُوْنَ بِمِنًى فَاُمِرُوا بِالتِّجَارَةِ اِذَا اَفَاضُوا مِنْ عَرَفَاتٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو''۔

پھر انہوں نے فرمایا: پہلے لوگ منیٰ میں تجارت نہیں کرتے تھے' تو انہیں عرفات سے واپسی پر تجارت کرنے کا حکم دیا گیا ہے (یعنی اجازت دی گئی ہے)۔

1732 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِهْرَانَ اَبِيْ صَفْوَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حج کرنا چاہتا ہو' تو اسے جلدی کر لینا چاہئے (یعنی بلاضرورت اسے مؤخر نہیں کرنا چاہئے)''۔

Marfat.com

بَابُ الْكَرِيِّ

باب: کرائے پر جانور دینا

1733 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْعَلاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَامَةَ التَّيْمِيُّ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا اُكَرِّى فِيْ هٰذَا الْوَجْهِ وَكَانَ نَاسٌ يَقُوْلُوْنَ لِيْ اِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنِّيْ رَجُلٌ اُكَرِّى فِيْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ لِيْ: اِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَاِنَّ لَكَ حَجًّا، جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَاَلْتَنِيْ عَنْهُ، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198) فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَاَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَقَالَ: لَكَ حَجٌّ

❀❀ ابوامامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں کرائے پر سواریاں لے کر چلتا تھا۔ کچھ لوگوں نے مجھ سے کہا: تمہارا حج نہیں ہوا۔ میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں سواریاں کرائے پر لے کر جاتا ہوں لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تمہارا حج نہیں ہوا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے احرام نہیں باندھا، تلبیہ نہیں پڑھا، بیت اللہ کا طواف نہیں کیا، عرفات سے واپس نہیں آئے، جمرات کو کنکریاں نہیں ماریں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں (میں نے یہ سب کچھ کیا ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا حج ہو گیا۔ ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی سوال کیا جو تم نے مجھ سے کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہو گئی۔

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلوایا۔ اس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا حج ہو گیا''۔

1734 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّاسَ فِيْ اَوَّلِ الْحَجِّ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ بِمِنًى وَعَرَفَةَ وَسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ فَخَافُوا الْبَيْعَ وَهُمْ حُرُمٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) (البقرة: 198) اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ. قَالَ: فَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي الْمُصْحَفِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ حج سے پہلے منیٰ اور عرفات اور ذوالمجاز میں اور حج کے موقع پر خرید و فروخت کیا کرتے تھے، پھر انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ وہ احرام کی حالت میں خرید و فروخت کر رہے ہیں (کہیں یہ غلط نہ ہو)

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم حج کے موقع پر اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ اپنے مصحف میں یہ الفاظ پڑھتے ہیں ''حج کے موقع پر''۔

1735 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، كَلَامًا مَعْنَاهُ اَنَّهُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّاسَ فِیْ اَوَّلِ مَا كَانَ الْحَجُّ كَانُوْا يَبِيعُوْنَ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ اِلٰى قَوْلِهٖ مَوَاسِمِ الْحَجِّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''پہلے لوگ حج کے موقع پر خرید وفروخت کیا کرتے تھے''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' جو ''حج کے موقع'' پر کے الفاظ تک ہے۔

بَابٌ فِی الصَّبِیِّ يَحُجُّ

باب: بچے کا حج کرنا

1736 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّوْحَاءِ فَلَقِیَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟، فَقَالُوْا: الْمُسْلِمُوْنَ، فَقَالُوْا: فَمَنْ اَنْتُمْ؟، قَالُوْا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَتِ امْرَاَةٌ فَاَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِیٍّ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ مِحَفَّتِهَا، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِ اَجْرٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ سواروں سے ملاقات ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا اور دریافت کیا: آپ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ہم مسلمان ہیں۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: آپ لوگ کون ہیں' تو انہوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ہیں۔ تو ایک عورت نے تیزی سے اپنے بچے کا بازو پکڑا اور اسے اپنے ہودج میں سے باہر نکال کر دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا اس کا حج ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

بَابٌ فِی الْمَوَاقِيتِ

باب: حج کے میقات

1737 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، ح حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

1736– اسناده صحيح. واخرجه مسلم (**1336**)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (**3614**) من طرق عن سفيان ابن عيينة، بهذا الاسناد.واخرجه مسلم (**1336**)، والنسائی (**3613**) من طريق سفيان الثورى، والنسائی (**2649**) من طريق مالك بن انس، كلاهما عن ابراهيم بن عقبة، به. واخرجه مسلم (**1336**)، والنسائی (**3611**) و (**3612**) من طريق سفيان الثورى، عن محمد بن عقبة، عن كريب، به. وهو فی "مسند احمد" (**1898**)، و"صحيح ابن حبان" (**144**).

وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ وَبَلَغَنِيْ اَنَّهُ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ اہل نجد کے لئے قرن کو میقات مقرر کیا ہے اور مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات مقرر کیا ہے۔

1738 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَا: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ، وَقَالَ: اَحَدُهُمَا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا: اَلْمَلَمَ، قَالَ: فَهُنَّ لَهُمْ، وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: مِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ قَالَ: وَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ایک روایت کے مطابق طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے''۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات مقرر کیا ہے' جبکہ ایک راوی نے لفظ ''الملم'' نقل کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''یہ ان لوگوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہیں جو اس کے دوسری طرف سے آتے ہیں جو یہاں کے رہنے والے نہیں ہیں اور وہ حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن جو لوگ اس سے اندر کی طرف (یعنی خانہ کعبہ کی طرف) رہتے ہیں''۔

یہاں طاؤس کے صاحبزادے نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''وہ جہاں سے چلے گا وہیں سے احرام باندھے گا''۔

(راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہاں تک کہ مکہ میں رہنے والا مکہ سے احرام باندھے گا۔

1739 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعَافِيُّ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ اَفْلَحَ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے ذات عرق کو میقات مقرر کیا ہے۔

1740 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ

Marfat.com

الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق کے لئے ''عقیق'' کو میقات مقرر کیا ہے۔

1741 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُحَنَّسَ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ الْاَخْنَسِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ، اَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَا تَاَخَّرَ - اَوْ - وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. - شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ اَيَّتُهُمَا - قَالَ: قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ وَكِيعًا اَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَعْنِیْ اِلٰى مَكَّةَ

❁❁ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام کے لئے حج یا عمرہ کا احرام باندھتا ہے (یا تلبیہ پڑھتا ہے) تو اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے''۔

عبداللہ نامی راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: ''اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ وکیع پر رحم کرے انہوں نے بیت المقدس سے احرام باندھا تھا (یعنی مکہ تک آنے کے لئے وہاں سے احرام باندھا تھا)۔

1742 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِی الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِیُّ، حَدَّثَنِیْ زُرَارَةُ بْنُ كُرَيْمٍ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِیَّ، حَدَّثَهُ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ اَطَافَ بِهِ النَّاسُ قَالَ: فَتَجِیءُ الْاَعْرَابُ فَاِذَا رَاَوْا وَجْهَهُ قَالُوْا: هٰذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ قَالَ: وَوَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ

❁❁ حضرت حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منیٰ میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) عرفات میں موجود تھے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: دیہاتی آتے تھے۔ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھتے تھے' تو کہتے تھے: یہ ایک برکت والا چہرہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے ذات عرق کو میقات مقرر کیا۔

بَابُ الْحَائِضِ تُهِلُّ بِالْحَجِّ

باب: حیض والی عورت کا حج کا احرام باندھنا

1743 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ،

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ فَتُهِلَّ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: شجرہ کے مقام پر سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی (کہ وہ اس خاتون کو یہ حکم دیں) کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔

1744 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَمُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ اِذَا اَتَتَا عَلَى الْوَقْتِ تَغْتَسِلَانِ، وَتُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ. قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ، فِىْ حَدِيْثِهِ حَتّٰى تَطْهُرَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيْسٰى، عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدًا، قَالَ: عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عِيْسٰى، كُلَّهَا قَالَ: الْمَنَاسِكَ اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حیض اور نفاس والی عورتیں جب میقات کے مقام پر پہنچیں گی، تو غسل کر کے احرام باندھ لیں گی وہ حج کے تمام مناسک ادا کریں گی صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کریں گی''۔

ابو معمر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتیں اس وقت تک طواف نہیں کریں گی''۔

ابن عیسیٰ نامی راوی نے عکرامہ اور مجاہد کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ روایت عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

ابن عیسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ''وہ سب'' انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''مناسک ادا کریں گی البتہ بیت اللہ کا طواف نہیں کریں گی''۔

بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا

1745 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهِ، قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ، وَلِاِحْلَالِهِ قَبْلَ اَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ کا طواف کرتے وقت احرام کھولنے سے پہلے (خوشبو لگائی تھی)

Marfat.com

1746 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الْمِسْكِ، فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں کستوری کی چمک کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

بَابُ التَّلْبِيدِ

باب: بالوں کو جمانا

1747 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بالوں کی تلبید کیے ہوئے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

1748 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَهُ بِالْعَسَلِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عسل کے ذریعے اپنے بالوں کو چپکایا تھا۔

بَابٌ فِي الْهَدْيِ

باب: قربانی کا جانور

1749 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ الْمَعْنَى، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ نَجِيحٍ: حَدَّثَنِيْ مُجَاهِدٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ، فِيْ رَاْسِهِ بُرَةُ فِضَّةٍ. قَالَ ابْنُ مِنْهَالٍ، بُرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، زَادَ النُّفَيْلِيُّ يَغِيظُ بِذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جو جانور بھجوائے تھے

1748- اسناده ضعيف. محمد بن اسحاق لم يصرح بالسماع. ومع ذلك فقد جوّد اسناده الحافظ ابن كثير فى "البداية والنهاية" عبد الاعلى: هو ابن عبد الاعلى القرشى، ونافع: هو مولى ابن عمر. واخرجه الحاكم 1/ 450، والبيهقى 5/ 36 من طريق عبيد الله بن عمر، بهذا الاسناد ولم يذكر الحاكم العسل.

ان میں ابوجہل کا ایک اونٹ بھی تھا' جس کے سر پر چاندی کا چھلا موجود تھا۔

ابن منہال نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''سونے کا چھلا''، نفیلی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ایسا اس لئے کیا تھا) تا کہ اس کی وجہ سے مشرکین جل بھن جائیں۔

بَابٌ فِیْ هَدْیِ الْبَقَرِ

باب: گائے کی قربانی کرنا

1750 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے ذبح کی تھی۔

1751 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنْ یَحْیٰی، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً بَیْنَهُنَّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ان ازواج کی طرف سے گائے ذبح کی تھی جن ازواج نے عمرہ کیا تھا۔

بَابٌ فِی الْاِشْعَارِ

باب: (قربانی کے جانور پر) نشان لگانا

1752 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمَعْنٰی، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَاَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَیْمَنِ، ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ وَقَلَّدَهَا بِنَعْلَیْنِ، ثُمَّ اُتِیَ بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَیْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے قربانی کے اونٹ کو منگوایا اور اس کی کوہان کے دائیں طرف نشان لگا کر اس کا خون وہیں لگا دیا اور اس کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈال دیا پھر آپ ﷺ کی سواری لائی گئی جب آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور وہ آپ ﷺ کو لے کر میدان میں کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

Marfat.com

1753 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنٰى اَبِى الْوَلِيْدِ، قَالَ: ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ هَمَّامٌ، قَالَ: سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا بِاُصْبُعِهِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا مِنْ سُنَنِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ الَّذِى تَفَرَّدُوا بِهِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس کے خون کو (اس کی کوہان پر) لگایا''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ہمام نے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''آپ ﷺ نے اپنی انگلی کے ذریعے اس کے خون کو لگایا''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اہل بصرہ کی ان روایات میں سے ایک ہے' جسے نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔

1754 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْىَ وَاَشْعَرَهُ وَاَحْرَمَ

❁❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے سال نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے۔ جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے' تو آپ ﷺ نے اپنی قربانی کے جانور کو ہار پہنایا اس کا اشعار کیا اور احرام باندھا' پھر تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

1755 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى غَنَمًا مُقَلَّدَةً

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے لئے بکریاں بھیجیں جن کے گلے میں ہار تھے۔

بَابُ تَبْدِيلِ الْهَدْىِ

باب: قربانی کے جانور کو تبدیل کرنا

1756 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى عَبْدِ الرَّحِيمِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَبُوْ عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ اَبِى يَزِيْدَ، خَالُ مُحَمَّدٍ يَعْنِى ابْنَ سَلَمَةَ، رَوٰى عَنْهُ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَهْمِ بْنِ الْجَارُوْدِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَهْدٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَجِيبًا فَاَعْطٰى بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِيْنَارٍ، فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّى اَهْدَيْتُ نَجِيبًا فَاَعْطَيْتُ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِيْنَارٍ، اَفَاَبِيعُهَا وَاَشْتَرِىْ بِثَمَنِهَا بُدْنًا، قَالَ: لَا انْحَرْهَا اِيَّاهَا.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا لِاَنَّهُ كَانَ اَشْعَرَهَا

Marfat.com

۞۞ سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قربانی کے لئے بختی اونٹ بھیجا تھا۔ جس کے لئے انہیں تین سو دینار کی پیشکش کی گئی تھی۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک بختی اونٹ قربانی کے لئے بھیجا ہے، جس کے لئے مجھے تین سو دینار کی پیشکش کی گئی ہے۔ کیا میں اسے فروخت کر کے قربانی کے لئے مزید جانور خریدوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں تم اسے ہی ذبح کرو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس کا اشعار کر چکے تھے۔

بَابُ مَنْ بَعَثَ بِهَدْيِهِ وَاَقَامَ

باب: جو شخص قربانی کے جانور (مکہ) بھجوادے اور خود (اپنے شہر میں) مقیم رہے

1757 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي، ثُمَّ اَشْعَرَهَا، وَقَلَّدَهَا، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لئے ہار تیار کئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اشعار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہار پہنائے پھر انہیں بیت اللہ کی طرف روانہ کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مدینہ منورہ میں مقیم رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسی کوئی چیز حرام قرار نہیں دی گئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال تھی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت احرام کی پابندیاں عائد نہیں ہوئیں)

1758 - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمَدَانِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، اَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ، حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور بھجوائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے لئے ہار میں نے خود تیار کئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کیا، جس سے احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

1759 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ، زَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَلَمْ يَحْفَظْ حَدِيْثَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا، وَلَا حَدِيْثَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا، قَالَا: قَالَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَدْيِ فَاَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا بِيَدِي، مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا، ثُمَّ اَصْبَحَ فِينَا حَلَالًا يَاْتِي مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ

۞۞ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی

کے جانور بھجوائے۔ میں نے ان کے لئے ہار تیار کئے تھے' پھر آپ ﷺ ہمارے ہاں اسی طرح حالت احرام کے بغیر رہے' جس طرح پہلے تھے اور آپ ﷺ اس دوران اپنی اہلیہ کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرتے تھے' جس طرح کوئی شخص ادا کرتا ہے۔

بَابٌ فِيْ رُكُوبِ الْبُدْنِ

باب: قربانی کے جانور پر سوار ہونا

1760 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ - فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ -

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ دوسری یا تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو۔

1761 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ، اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا

❁❁ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے۔

''مجبوری کے عالم میں تم اس پر سوار ہو سکتے ہو یہاں تک کہ جب تمہیں سواری مل جائے (تو تم اس پر سوار نہ ہو)''

بَابٌ فِي الْهَدْيِ اِذَا عَطِبَ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ

باب: قربانی کا جانور جب اپنی منزل پر پہنچنے سے پہلے تھک جائے

1762 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيٍ فَقَالَ: اِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَانْحَرْهُ، ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهُ فِيْ دَمِهِ، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ

❁❁ حضرت ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہمراہ قربانی کا جانور بھجوایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ان میں سے کوئی تھک جائے (اور ہلاک ہونے کے قریب ہو) تو تم اسے قربان کر دینا پھر اس کے جوتے، اس کے خون میں لت پت کر کے اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دینا''۔

1763 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ،

وَهٰذَا حَدِيْثُ مُسَدَّدٍ، عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا الْاَسْلَمِيَّ، وَبَعَثَ مَعَهُ بِثَمَانِ عَشْرَةَ بَدَنَةً، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ اُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ: تَنْحَرُهَا، ثُمَّ تَصْبُغُ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا، ثُمَّ اضْرِبْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا، وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ - اَوْ قَالَ - مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الَّذِى تَفَرَّدَ بِهٖ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْلُهٗ وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ رُفْقَتِكَ وَقَالَ: فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا مَكَانَ اضْرِبْهَا.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا اَقَمْتَ الْاِسْنَادَ وَالْمَعْنٰى كَفَاكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں اسلمی کو بھجوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ قربانی کے اٹھارہ جانور بھجوائے۔ اس شخص نے عرض کی: اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ اگر ان میں سے کوئی آگے جانے کے قابل نہ رہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو تم اسے قربان کر دینا اور اس کے جوتوں کو اس کے خون میں لت پت کر کے اس کی کوہان پر نشان لگا دینا' البتہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے''۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے ان الفاظ کو نقل کرنے میں یہ راوی منفرد ہے۔ ''تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اسے نہ کھائے''۔

عبدالوارث کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم اسے (یعنی اس کے جوتے کو) اس کے پہلو پر لگانا''۔

ایک روایت الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسلمہ کہتے ہیں: جب سند اور مفہوم درست ہوں' تو تمہارے لئے یہ کافی ہے۔

1764 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَيَعْلٰى ابْنَا عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهٗ فَنَحَرَ ثَلَاثِيْنَ بِيَدِهٖ، وَاَمَرَنِىْ فَنَحَرْتُ سَائِرَهَا

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور قربان کئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس اونٹ اپنے دست مبارک کے ذریعے قربان کئے اور باقی کے بارے میں مجھے ہدایت کی تو میں نے انہیں قربان کر دیا۔

1765 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِىُّ، اَخْبَرَنَا عِيْسٰى، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، اَخْبَرَنَا عِيْسٰى، وَهٰذَا لَفْظُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ. قَالَ عِيْسٰى، قَالَ ثَوْرٌ: وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِىْ، وَقَالَ: وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ

Marfat.com

بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ، فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا، قَالَ: فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا، فَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ قَالَ: مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والا دن قربانی کا دن ہے اور اس سے اگلا دن ہے''۔

عیسیٰ نامی راوی کہتے ہیں: ثور نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس سے مراد (قربانی سے) اگلا دن ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قربانی کی پانچ یا چھ اونٹنیاں پیش کی گئیں' تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے آنے کی کوشش کرنے لگیں۔ جب وہ سب پہلو کے بل گر پڑیں (یعنی قربان ہو گئیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں کچھ ارشاد فرمایا: جو مجھے سمجھ نہیں آیا۔ میں نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہے ان کا گوشت کاٹ کر لے جائے۔

1766 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَزْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ غُرْفَةَ بْنَ الْحَارِثِ الْكِنْدِيَّ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُتِيَ بِالْبُدْنِ فَقَالَ: ادْعُوا لِيْ اَبَا حَسَنٍ فَدُعِيَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: خُذْ بِاَسْفَلِ الْحَرْبَةِ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَاهَا، ثُمَّ طَعَنَا بِهَا فِي الْبُدْنِ فَلَمَّا فَرَغَ رَكِبَ بَغْلَتَهُ وَاَرْدَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ حضرت غرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قربانی کے جانور لائے گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوالحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم نیزے کو نیچے کی طرف سے پکڑو۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اوپر کی طرف سے پکڑا پھر ان دونوں حضرات نے ان اونٹوں کو اس کے ذریعے نحر کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہوئے' تو اپنے خچر پر سوار ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

بَابُ كَيْفَ تُنْحَرُ الْبُدْنُ

باب: اونٹوں کو کس طرح نحر کیا جائے گا

1767 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ كَانُوْا يَنْحَرُوْنَ الْبَدَنَةَ مَعْقُوْلَةَ الْيُسْرَى قَائِمَةً عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ قَوَائِمِهَا

1767- صحيح لغيره، وهذا اسناد يرويه ابنُ جريج، عن ابى الزبير، عن جابر موصولاً، الا ان ابن جريج وابا الزبير موصوفان بالتدليس وقد عنعنا. ورواية ابن جريج عن عبد الرحمٰن بن سابط مرسلة. واخرجه البيهقى فى "سننه" /5 237 من طريق ابى داود، بهذا الاسناد.

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب اپنے قربانی کے اونٹوں کو یوں نحر کرتے تھے کہ ان کا بایاں پاؤں باندھا ہوا ہوتا تھا' اور وہ باقی پاؤں پر کھڑا ہوتا تھا۔

1768 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، اَخْبَرَنِىْ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمِنًى فَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِىَ بَارِكَةٌ، فَقَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں موجود تھا وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے قربانی کے اونٹ کو ایسی حالت میں نحر کرنے لگا تھا کہ وہ جانور بیٹھا ہوا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے کھڑا کر کے باندھ کر (قربان کرنا) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

1769 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِى ابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِىِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ وَاَقْسِمَ جُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا، وَاَمَرَنِىْ اَنْ لَّا اُعْطِىَ الْجَزَّارَ مِنْهَا شَيْئًا، وَقَالَ: نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کی قربانی کروں اور میں ان کے اوپر ڈالے جانے والے کپڑے اور ان کی کھالیں تقسیم کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان میں سے کوئی بھی چیز قصاب کو (معاوضے کے طور پر) نہ دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم یہ (معاوضہ) اپنی طرف سے ادا کریں گے۔

بَابٌ فِىْ وَقْتِ الْاِحْرَامِ

باب: احرام باندھنے کا وقت

1770 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِى ابْنَ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبِى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ خُصَيْفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَزَرِىُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: يَا اَبَا الْعَبَّاسِ، عَجِبْتُ لِاخْتِلَافِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَوْجَبَ، فَقَالَ: اِنِّىْ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِذٰلِكَ اِنَّهَا اِنَّمَا كَانَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةً وَاحِدَةً، فَمِنْ هُنَاكَ اخْتَلَفُوا، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَلَمَّا صَلّٰى فِىْ مَسْجِدِهِ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْهِ اَوْجَبَ فِىْ مَجْلِسِهِ، فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ اَقْوَامٌ فَحَفِظْتُهُ عَنْهُ، ثُمَّ رَكِبَ فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ اَهَلَّ، وَاَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْهُ اَقْوَامٌ، وَذٰلِكَ اَنَّ النَّاسَ اِنَّمَا كَانُوْا يَاْتُونَ اَرْسَالًا، فَسَمِعُوْهُ حِيْنَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُّ، فَقَالُوْا: اِنَّمَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ، ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا عَلَا عَلٰى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ، وَاَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْهُ اَقْوَامٌ، فَقَالُوْا:

اِنَّمَا اَهَلَّ حِيْنَ عَلَا عَلٰى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ، وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اَوْجَبَ فِيْ مُصَلَّاهُ، وَاَهَلَّ حِيْر اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ، وَاَهَلَّ حِيْنَ عَلَا عَلٰى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ . قَالَ سَعِيْدٌ: فَمَنْ اَخَذَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَهَلَّ ـ ْ مُصَلَّاهُ اِذَا فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ

❁❁ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے بارے میں اختلاف پر مجھے حیرت ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس وقت احرام باندھا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مرتبہ حج کیا تھا اسی وجہ سے ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی مسجد میں دو رکعت نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی محفل میں (حج کو) اپنے اوپر واجب کر لیا۔ (یعنی حج کرنے کی نیت کر لی یا اس کا تلبیہ پڑھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سے فارغ ہونے کے بعد حج کا تلبیہ پڑھا جب لوگوں نے اسے سنا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر اسے یاد کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر تلبیہ پڑھنا شروع کیا کچھ لوگوں نے اس صورتحال کو پایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ مختلف گروہوں کی شکل میں (وقفے وقفے سے) آرہے تھے۔ تو جن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھڑی ہوئی تھی انہوں نے یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھڑی ہوئی تھی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام بیداء کے بلندی پر پہنچے تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھا۔ کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی صورت حال میں پایا تو انہوں نے یہ بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ پڑھنا شروع کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدان بیداء کے بلند حصے پر چڑھے تھے۔

سعید نامی راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے اپنی جائے نماز پر ہی حج کی نیت کر لی تھی اور اس وقت تلبیہ پڑھا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھڑی ہوئی تھی اور اس وقت تلبیہ پڑھا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیداء کی بلندی پر پہنچے تھے۔

سعید نامی راوی کہتے ہیں: جو شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر فتویٰ دیتا ہے تو وہ اپنی جائے نماز پر ہی دو رکعت سے فارغ ہونے کے بعد تلبیہ پڑھنا شروع کر دے گا۔

1771 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیداء کا مقام وہ جگہ ہے جس کے بارے میں تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط بات منسوب کرتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے پاس ہی تلبیہ پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ ان کی مراد ذوالحلیفہ کی مسجد تھی۔

1772 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّهُ، قَالَ لِعَبْدِ

Marfat.com

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ، قَالَ: رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ، وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّي لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا، فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا، وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا، وَاَمَّا الْاِهْلَالُ فَاِنِّي لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

❀❀ عبید بن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے آپ کے ساتھیوں میں سے اور کسی کو یہ کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: اے ابن جریج وہ کون سے کام ہیں' تو انہوں نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صرف دو یمانی ارکان کا استلام کرتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ زرد رنگ استعمال کرتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں موجود ہوں' تو لوگ پہلی کا چاند دیکھنے کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں لیکن آپ ترویہ کے دن تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک (خانہ کعبہ کے) ارکان کا تعلق ہے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دو یمانی ارکان کا استلام کرتے دیکھا ہے جہاں تک سبتی جوتوں کا تعلق ہے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتے بھی پہنے دیکھا ہے جن میں بال نہیں ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پہن کر ہی وضو کر لیتے تھے اور میں ایسی بات پسند کرتا ہوں کہ میں ایسے جوتے پہنوں۔ جہاں تک زرد رنگ کا تعلق ہے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو مجھے پسند ہے کہ میں اس رنگ کو استعمال کروں۔ جہاں تک تلبیہ پڑھنے کا تعلق ہے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہوگئی تھی۔

1773 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى اَصْبَحَ، فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ اَهَلَّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز کی چار رکعت ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت ادا کیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں رات بسر کی یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہوئی

1772- اسناده صحيح. وهو عند مالك فى "الموطا" /1 333، ومن طريقه اخرجه البخارى (**166**) و (**5851**)، ومسلم (**1187**)، والنسائى فى "الكبرى" (**117**) و (**3726**) و (**3917**). ورواية بعضهم مختصرة. واخرجه مقطعاً ابن ماجه (**3626**)، والنسائى فى "الكبرى" (**117**) و (**3726**) و (**3917**) من طرق عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى، به.

اور بالکل تیار ہوگئی تو آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

1774 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا عَلَا عَلٰى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے جب وہ بیداء کے ریتلے ٹیلے کی بلندی پر پہنچے تو آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

1775 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ:، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَتْ: قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ طَرِيقَ الْفُرْعِ اَهَلَّ اِذَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَاِذَا اَخَذَ طَرِيقَ اُحُدٍ اَهَلَّ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب ''فرع'' والے راستے کو اختیار کیا' تو آپ ﷺ نے اس وقت تلبیہ پڑھنا شروع کیا جب آپ ﷺ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی' اور جب آپ ﷺ نے ''احد'' کے راستے کو اختیار کیا تو اس وقت تلبیہ پڑھنا شروع کیا' جب آپ ﷺ بیداء کے ٹیلے کی بلندی پر پہنچے۔

بَابُ اِلاشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

باب: حج میں شرط عائد کرنا

1776 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اُرِيدُ الْحَجَّ اَشْتَرِطُ، قَالَ: نَعَمْ ، قَالَتْ: فَكَيْفَ اَقُولُ؟، قَالَ: قُولِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، وَمَحِلِّي مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں' تو کیا میں شرط عائد کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ انہوں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں اور میں اس جگہ پر احرام کھول دوں گی جہاں' تو مجھے روک دے گا''۔

بَابٌ فِي اِفْرَادِ الْحَجِّ

باب: حج افراد کرنا

1777 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ

Marfat.com

عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا۔

1778 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ح وحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، ح وحَدَّثَنَا مُوْسٰى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَالَ: مَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ. قَالَ مُوْسٰى: فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ، فَاِنِّيْ لَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَقَالَ: فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَاَمَّا اَنَا فَاُهِلُّ بِالْحَجِّ فَاِنَّ مَعِي الْهَدْيَ، ثُمَّ اتَّفَقُوا فَكُنْتُ فِيمَنْ، اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ، حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟، قُلْتُ: وَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ، قَالَ: اُرْفِضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي. قَالَ مُوْسٰى: وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ حَجِّهِمْ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الصَّدَرِ اَمَرَ يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَذَهَبَ بِهَا اِلَى التَّنْعِيمِ زَادَ مُوْسٰى فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَضَى اللّٰهُ عُمْرَتَهَا وَحَجَّهَا، قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: زَادَ مُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَطْحَاءِ طَهُرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ذوالحج کا چاند نظر آنے والا تھا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کا تلبیہ پڑھنا چاہتا ہو وہ حج کا تلبیہ پڑھ لے اور جو صرف عمرہ کا تلبیہ پڑھنا چاہتا ہو وہ عمرہ کا تلبیہ پڑھ لے۔

موسیٰ نامی راوی نے وہیب کی نقل کردہ روایت کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''اگر میں نے قربانی کا جانور ساتھ نہ لیا ہوتا تو میں بھی عمرہ کا تلبیہ پڑھتا۔''

حماد بن سلمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جہاں تک میرا تعلق ہے، تو میں، تو حج کا تلبیہ پڑھ رہا ہوں کیونکہ میرے ساتھ قربانی کا جانور ہے''۔

اس کے بعد تمام راوی اس بات کو نقل کرنے میں متفق ہیں (سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا تھا۔ راستے میں کسی جگہ مجھے حیض آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو میں رو رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ تو میں نے عرض کی: مجھے اندیشہ ہے کہ میں اس سال حج نہیں کر سکوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عمرے کو رہنے دو۔ اپنے سر (کے بال) کھول دو اور ان میں کنگھی کر لو۔

Marfat.com

موسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''تم حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کردو''۔

سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: تم وہ کام کرو جو مسلمان حج میں کرتے ہیں۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) جب واپسی کی رات آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن (بن ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر تنعیم گئے۔

موسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: وہاں سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ کا احرام باندھا جو ان کے سابقہ عمرہ کی جگہ تھا۔ انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور یوں اللہ تعالیٰ نے ان کا عمرہ اور حج مکمل کروادیئے۔

ہشام نامی راوی کہتے ہیں: انہیں کسی قسم کی ہدی (قربانی) نہیں کرنا پڑی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) موسیٰ نامی راوی نے حماد بن سلمہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

''جب بطحاء کی رات آئی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پاک ہوگئیں''۔

1779 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ، فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَلَمْ يُحِلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ.

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم میں سے کچھ لوگوں نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔ کچھ نے حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھا اور کچھ نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا تھا۔ جس شخص نے حج کا تلبیہ پڑھا تھا یا جس نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کرلیا تھا۔ اس نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی کا دن نہیں آگیا۔

1780 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ زَادَ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَحَلَّ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص عمرہ کا تلبیہ پڑھ رہا تھا اس نے احرام کھول دیا''۔

1781 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ، وَدَعِي الْعُمْرَةَ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ، وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرُوا طَوَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَطَوَافَ الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے ہم نے عمرہ کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی تلبیہ پڑھے پھر وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا' جب تک وہ ان دونوں سے فارغ نہیں ہو جاتا۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں مکہ آئی تو مجھے حیض آ چکا تھا۔ میں نے بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کیا اور صفا و مروہ کی سعی بھی نہیں کی۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بال کھول کر کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم نے حج مکمل کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمٰن کے ہمراہ تنعیم بھیجا میں نے پھر وہاں سے عمرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہو گیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جن لوگوں نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا تھا ان لوگوں نے بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا پھر انہوں نے منیٰ سے واپس آنے پر اپنے حج کے لئے دوسری مرتبہ طواف کیا لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کر لیا تھا انہوں نے صرف ایک بار طواف کیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابراہیم بن سعد اور معمر نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے انہوں نے اس طواف کا ذکر نہیں کیا جو ان لوگوں نے کیا تھا جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا' اور اس طواف کا ذکر بھی نہیں کیا تھا جو ان لوگوں نے کیا تھا جنہوں نے حج اور عمرہ کو جمع کر لیا تھا۔

1782 - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ؟، فَقُلْتُ: حِضْتُ لَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ حَجَجْتُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّمَا ذَلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَقَالَ: انْسُكِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، قَالَتْ: وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَطْحَاءِ وَطَهُرَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتَرْجِعُ صَوَاحِبِي بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِالْحَجِّ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ، فَذَهَبَ بِهَا اِلَى التَّنْعِيمِ فَلَبَّتْ بِالْعُمْرَةِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا یہاں تک جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے' تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس پہنچے' تو میں رو رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: مجھے حیض آ گیا ہے۔ کاش میں نے حج (کی نیت یا سفر) نہ کیا ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ وہ چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کا مقدر کر دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تمام مناسک ادا کرو' البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب ہم مکہ میں داخل ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اسے عمرہ بنانا چاہے وہ اسے عمرہ بنا لے البتہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو (اسے اس کی اجازت نہیں ہے)''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔ جب بطحاء کی رات آئی اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک پاک ہو چکی تھیں' تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا دیگر خواتین حج اور عمرہ کر کے واپس جائیں گی اور میں صرف حج کر کے جاؤں گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر تنعیم گئے' تو وہاں سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا (یعنی وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کیا)

1783 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يُّحِلَّ، فَاَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہمارا مقصد صرف حج کرنا تھا۔ ہم لوگ آئے اور جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام کھول دے تو ہر اس شخص نے احرام کھول دیا جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا۔

1784 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ، لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ، قَالَ مُحَمَّدٌ: اَحْسَبُهُ قَالَ: وَلَحَلَلْتُ مَعَ الَّذِينَ اَحَلُّوا مِنَ الْعُمْرَةِ، قَالَ: اَرَادَ اَنْ يَّكُونَ اَمْرُ النَّاسِ وَاحِدًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا اگر اس کا خیال

1783- اسناده صحيح . جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، ومنصور: هو ابن المعتمر السلمي، وابراهيم: هو ابن يزيد النخعي، والاسود: هو ابن يزيد النخعي. واخرجه البخاري (**1561**) و (**1762**)، ومسلم (**1211**) وباثر (**1328**)، والنسائي في "الكبرى" (**3771**) و (**3684**) من طريق منصور بن المعتمر، بهذا الاسناد . واخرجه مسلم (**1211**) من طريق الاعمش، عن ابراهيم، به ولم يسُق لفظه. وهو في "مسند احمد" (**24906**).

Marfat.com

پہلے آجاتا' تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔

محمد نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: میں بھی ان لوگوں کی طرح احرام کھول دیتا' جنہوں نے عمرہ کے بعد احرام کھول دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ تھی: تمام لوگوں کی صورتحال ایک ہو جاتی۔

1785 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، وَاَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتّٰى اِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّحِلَّ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ: فَقُلْنَا: حِلُّ مَاذَا؟ فَقَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ، وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ، وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا، وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا اَرْبَعُ لَيَالٍ، ثُمَّ اَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِى فَقَالَ: مَا شَاْنُكِ؟ قَالَتْ: شَاْنِى اَنِّى قَدْ حِضْتُ، وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ اَحْلُلْ، وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ اِلَى الْحَجِّ الْاٰنَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِى، ثُمَّ اَهِلِّى بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ، وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتّٰى اِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّى اَجِدُ فِى نَفْسِى اَنِّى لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ حِيْنَ حَجَجْتُ قَالَ: فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذٰلِكَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ.

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حج کے موقع پر ہم لوگ حج افراد کی نیت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے' جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ جب وہ سرف کے مقام پر پہنچیں' تو انہیں حیض آگیا۔ جب ہم (مکہ) آئے' تو ہم نے خانہ کعبہ کا اور صفا و مروہ کا طواف کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام کھول دے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: کس حد تک؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مکمل طور پر (احرام کے احکام ختم کر دو) راوی کہتے ہیں: ہم نے اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کی، خوشبو لگائی، سلے ہوئے کپڑے پہنے حالانکہ اس وقت ہمارے اور عرفات کے درمیان صرف چار دن باقی رہ گئے تھے' پھر ہم نے ترویہ کے دن احرام باندھا۔ نبی اکرم ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، تو انہیں روتے ہوئے پایا آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا مسئلہ یہ ہے مجھے حیض آگیا ہے۔ لوگوں نے احرام کھول دیا ہے مگر میں نے احرام نہیں کھولا۔ میں بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی اور اب لوگ حج کی طرف روانہ ہونے لگے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (حیض) ایسی چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کا مقدر کر دی ہے۔ تم (اسے) دھو کر پھر حج کا احرام باندھ لو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ جب تمام مناسک سے وہ فارغ ہو گئیں' تو وہ پاک ہو گئیں۔ انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ صفا و مروہ کی سعی کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تم نے اپنے حج اور عمرہ کی پابندیوں کو ختم کر دیا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے

Marfat.com

عرض کی: یارسول اللہ! میرے ذہن میں الجھن ہے۔ جب میں نے حج کیا تھا تو اس وقت بیت اللہ کا طواف نہیں کرسکتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اسے ساتھ لے جاؤ اور اسے تنعیم سے عمرہ کروادو۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ حصبہ (میں قیام) کی رات کا واقعہ ہے۔

1786 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا، قَالَ: دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ بِبَعْضِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: عِنْدَ قَوْلِهٖ وَاَهِلِّىْ بِالْحَجِّ، ثُمَّ حُجِّى وَاصْنَعِى مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوفِىْ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّى

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ اس کے بعد راوی نے اس واقعے کا کچھ حصہ بیان کیا ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ''تم حج کا احرام باندھ لو اور حج کرو اور پھر وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتے ہیں، البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا اور نماز نہ پڑھنا''۔

1787 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ، اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنِى الْاَوْزَاعِىُّ، حَدَّثَنِىْ مَنْ، سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ، حَدَّثَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا، لَا يُخَالِطُهٗ شَىْءٌ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ فَطُفْنَا وَسَعَيْنَا ثُمَّ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُحِلَّ، وَقَالَ: لَوْلَا هَدْيِىْ لَحَلَلْتُ، ثُمَّ قَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ مُتْعَتَنَا هٰذِهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ هِىَ لِلْاَبَدِ. قَالَ الْاَوْزَاعِىُّ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ، يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَلَمْ اَحْفَظْهُ حَتّٰى لَقِيتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَاَثْبَتَهٗ لِى

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صرف حج کے احرام کی نیت کی۔ اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں ملائی۔ ذوالحج کے چار دن گزرنے کے بعد ہم مکہ پہنچے۔ ہم نے طواف کیا، سعی کی پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ پھر حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ کا کیا خیال ہے یہ سہولت ہمارے لئے صرف اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے مگر میں اسے یاد نہیں رکھ سکا۔ یہاں تک کہ میری ملاقات ابن جریج سے ہوئی تو انہوں نے مجھے یہ روایت یاد کروائی۔

1788 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ، فَلَمَّا طَافُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْىَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهَلُّوا بِالْحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوا فَطَافُوا بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

Marfat.com

۞۞ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ذوالحج کے چار دن گزرنے کے بعد (مکہ) آگئے جب ان حضرات نے بیت اللہ کا طواف کرلیا اور صفا و مروہ کی سعی کرلی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے عمرہ میں تبدیل کرلو البتہ جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو (اس کا حکم مختلف ہے) جب ترویہ کا دن آیا تو ان لوگوں نے حج کا احرام باندھ لیا جب قربانی کا دن آیا تو وہ لوگ آئے انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا لیکن انہوں نے صفا و مروہ کی سعی نہیں کی۔

1789 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ، عَنْ عَطَاءٍ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ هُوَ وَاَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ هَدْيٌ اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ: اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا، ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيُحِلُّوا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوْا: اَنَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَذُكُورُنَا تَقْطُرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا اَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ

۞۞ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اس دن ان میں سے کسی کے ساتھ بھی قربانی کا جانور نہ تھا صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے' تو ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے وہی نیت کی ہے' جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ اسے عمرہ بنالیں۔ وہ طواف کرنے کے بعد بال چھوٹے کروادیں اور احرام کھول دیں' البتہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو اس کا حکم مختلف ہے۔ اس پر کچھ لوگوں نے کہا۔ کیا ہم ایسی حالت میں منیٰ جائیں گے کہ ہمارے اعضائے تناسل سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے؟ اس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا اگر پہلے خیال آجاتا' تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا' اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام ختم کردیتا۔

1790 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيُحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ وَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا مُنْكَرٌ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ

۞۞ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ عمرہ ہے' جس کے ذریعے ہم نے نفع حاصل کیا ہے' تو جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو' تو وہ مکمل طور پر احرام کی پابندیاں ختم کردے اور عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں شامل ہوگیا ہے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ''منکر'' ہے یہ روایت اصل میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

1791 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَهَلَّ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ، ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ وَهِيَ عُمْرَةٌ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، دَخَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ خَالِصًا، فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص حج کا احرام باندھ کر مکہ آجائے اور پھر بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کھول دے تو یہ عمرہ (درست شمار) ہوگا''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صرف حج کا تلبیہ کرتے ہوئے (مکہ میں) داخل ہوئے تھے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عمرہ بنوا دیا۔

1792 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ: اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ، وَلَمْ يُقَصِّرْ، ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَمْ يُحِلَّ مِنْ اَجْلِ الْهَدْيِ، وَاَمَرَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يَّطُوفَ وَاَنْ يَّسْعَى وَيُقَصِّرَ، ثُمَّ يُحِلَّ زَادَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيْثِهِ اَوْ يَحْلِقَ ثُمَّ يُحِلَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کا طواف کیا۔ صفا و مروہ کی سعی کی۔ یہاں ابن شوکر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال چھوٹے نہیں کروائے' اس کے بعد دونوں راوی یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی وجہ سے احرام نہیں کھولا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا وہ طواف اور سعی کرنے کے بعد بال چھوٹے کروا کے احرام کھول دے۔

ابن منیع نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یا وہ سر منڈوا کر احرام کھول دے''۔

1793 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ عِيْسَى الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَشَهِدَ عِنْدَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

Marfat.com

مَرَضِهِ الَّذِی قُبِضَ فِیْهِ یَنْهَی عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بیماری کے دوران، جس بیماری میں آپ ﷺ کا وصال ہوا، حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

1794 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی اَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ شَیْخِ الْهُنَائِیِّ خَیْوَانَ بْنِ خَلْدَةَ، مِمَّنْ قَرَاَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، اَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ، قَالَ لِاَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ كَذَا وَكَذَا، وَعَنْ رُكُوْبِ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ؟، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُّقْرَنَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَقَالُوْا: اَمَّا هٰذَا فَلَا، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهَا مَعَهُنَّ وَلٰكِنَّكُمْ نَسِیْتُمْ

❀❀ خیوان بن خلدہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے کہا: کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس اس چیز سے اور درندوں کی کھال پر سوار ہونے (یعنی بیٹھنے) سے منع کیا ہے، تو ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ حج اور عمرے کو ملا دیا جائے۔ ان لوگوں نے کہا: جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے، تو ایسا نہیں ہے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بھی ان چیزوں کے ہمراہ (ممنوع) ہے، لیکن آپ لوگ بھول گئے ہیں۔

بَابٌ فِی الْاِقْرَانِ

باب: حج قران

1795 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ، وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ، وَحُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُمْ سَمِعُوْهُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِیْعًا، یَقُوْلُ: لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا، لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ یہ کہہ رہے تھے۔

''میں عمرہ اور حج ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں۔ میں عمرہ اور حج کرنے کے لیے حاضر ہوں''۔

1794- اسناده حسن من اجل ابی شیخ الهنائی حیوان بن خلدة فانه حسن الحدیث. حماد: هو ابن سلمة البصری، وقتادة: هو ابن دعامة السدوسی. واخرجه عبد الرزاق فی "مصنفه" (**217**) و (**19927**)، واحمد فی "مسنده" (**16833**) و (**16864**) و (**16909**)، وعبد بن حمید فی "المنتخب" (**419**)، والطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" (**3250**)، والطبرانی فی "المعجم الكبیر" **/19 824** و **827** و **828** من طرق عن قتادة، بهذا الاسناد. وبعضهم یختصره. ورواية عبد الرزاق الثانية، واحمد (**16864**)، والطبرانی **/19 824** بلفظ: "نهی عن متعة الحج." واخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبیر" **/19 829** من طریق بیهس بن فهدان، عن ابی شیخ، به. مختصراً

Marfat.com

1796 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِهَا يَعْنِىْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى اَصْبَحَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهَلُّوا بِالْحَجِّ، وَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الَّذِى تَفَرَّدَ بِهِ يَعْنِىْ اَنَسًا مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ بَدَاَ بِالْحَمْدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں رات بسر کی یعنی ذوالحلیفہ میں۔ یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میدان میں کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد بیان کی۔ اس کی پاکی بیان کی اس کی کبریائی بیان کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لوگوں نے بھی ان دونوں کا تلبیہ پڑھا۔ جب ہم لوگ (مکہ) آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ حکم دیا یہاں تک کہ انہوں نے احرام ختم کر دیا۔ یہاں تک کہ جب ترویہ کا دن آیا تو انہوں نے حج کا احرام باندھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے قربانی کے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر کیے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ منفرد ہیں یعنی یہ بات کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حمد پڑھی پھر تسبیح پڑھی پھر تکبیر پڑھی پھر حج کا تلبیہ پڑھا۔

1797 - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُعِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ: فَاَصَبْتُ مَعَهُ اَوَاقِىَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَجَدْتُ فَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَقَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ فَقَالَتْ: مَا لَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاَحَلُّوا قَالَ: قُلْتُ لَهَا: اِنِّىْ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِىْ: كَيْفَ صَنَعْتَ؟، فَقَالَ: قُلْتُ: اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاِنِّىْ قَدْ سُقْتُ الْهَدْىَ وَقَرَنْتُ قَالَ: فَقَالَ لِىْ: انْحَرْ مِنَ الْبُدْنِ سَبْعًا وَسِتِّيْنَ اَوْ سِتًّا وَسِتِّيْنَ، وَاَمْسِكْ لِنَفْسِكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، اَوْ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَاَمْسِكْ لِىْ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مِنْهَا بَضْعَةً

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امیر بنا کر یمن بھیجا تھا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے ان کے ہمراہ کچھ اوقیہ (چاندی) ملی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو وہ بیان کرتے ہیں: میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو (مکہ) میں پایا کہ انہوں نے رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھے اور پورے گھر میں خوشبو مہک رہی تھی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: آپ رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا ہے۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کس بات پر حیران ہو رہے ہیں) جبکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا ہے' تو انہوں نے احرام ختم کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ کے مطابق احرام کی نیت کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے کیا' کیا ہے (یعنی کیا نیت کی ہے؟) میں نے عرض کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کے احرام کے مطابق احرام باندھنے کی نیت کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے حج قران کرنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا (یعنی قربانی کے دن فرمایا:) تم **67** اونٹ نحر کر دو اور **33** (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) **34** اونٹ روکے رکھنا۔ تم میرے لئے ہر اونٹ میں سے کچھ حصہ رکھ لینا۔

1798 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ الصُّبَیُّ بْنُ مَعْبَدٍ: اَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا، فَقَالَ عُمَرُ: هُدِیتَ لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ صبی بن معبد بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری تمہارے نبی ﷺ کی سنت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

1799 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ اَعْیَنَ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ الصُّبَیُّ بْنُ مَعْبَدٍ: كُنْتُ رَجُلًا اَعْرَابِیًّا نَصْرَانِیًّا فَاَسْلَمْتُ، فَاَتَیْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِیرَتِی یُقَالُ لَهُ هُذَیْمُ بْنُ ثُرْمُلَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: یَا هَنَاهْ اِنِّیْ حَرِیصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَاِنِّیْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَیْنِ عَلَیَّ فَكَیْفَ لِیْ بِاَنْ اَجْمَعَهُمَا؟، قَالَ: اجْمَعْهُمَا وَاذْبَحْ مَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا، فَلَمَّا اَتَیْتُ الْعُذَیْبَ لَقِیَنِیْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِیعَةَ، وَزَیْدُ بْنُ صُوحَانَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا جَمِیعًا، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِیرِهِ، قَالَ: فَكَاَنَّمَا اُلْقِیَ عَلَیَّ جَبَلٌ حَتّٰى اَتَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ لَهُ: یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ، اِنِّیْ كُنْتُ رَجُلًا اَعْرَابِیًّا نَصْرَانِیًّا وَاِنِّیْ اَسْلَمْتُ، وَاَنَا حَرِیصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَاِنِّیْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَیْنِ عَلَیَّ فَاَتَیْتُ رَجُلًا مِنْ قَوْمِی فَقَالَ لِی: اجْمَعْهُمَا وَاذْبَحْ مَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ، وَاِنِّیْ اَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا، فَقَالَ لِی: عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هُدِیتَ لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ صبی بن معبد بیان کرتے ہیں: میں ایک عیسائی دیہاتی تھا میں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں اپنے خاندان کے ایک فرد کے پاس آیا جس کا نام ہذیم بن ثرملہ تھا۔ میں نے اس سے کہا: اے نوجوان میں جہاد کرنے کا شدید خواہشمند ہوں اور میں نے یہ صورتحال بھی پائی ہے کہ مجھ پر حج اور عمرہ لازم ہو چکے ہیں' تو میں اب ان دونوں کو کیسے جمع کر لوں۔ تو اس نے کہا: آپ ان دونوں کو ایک ساتھ کر لیں اور جو قربانی میسر ہو' تو سے کر لیجئے گا' تو میں نے ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لیا جب میں عذیب کے مقام پر پہنچا تو سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ میں اس وقت ان دونوں کا تلبیہ پڑھ رہا تھا۔ ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ دار نہیں ہے۔ صبی بن معبد کہتے ہیں: گویا مجھ پر پہاڑ ڈال دیا گیا۔

Marfat.com

میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! میں ایک ایسا شخص ہوں جو دیہاتی بھی ہے اور پہلے عیسائی تھا۔ میں نے اسلام قبول کرلیا مجھے جہاد کی شدید خواہش تھی' لیکن میں نے یہ پایا کہ مجھ پر حج اور عمرہ لازم ہو چکے ہیں' تو میں اپنے خاندان کے ایک فرد کے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا: تم ان دونوں کو ایک ساتھ کرلو اور جو قربانی میسر ہو اسے ذبح کرلینا تو میں نے ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تمہاری تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف رہنمائی کی گئی۔

1800 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَتَانِى اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّى عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ وَقَالَ: صَلِّ فِىْ هٰذَا الْوَادِى الْمُبَارَكِ، وَقَالَ: عُمْرَةٌ فِىْ حَجَّةٍ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَقُلْ عُمْرَةٌ، فِىْ حَجَّةٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَكَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ: وَقُلْ عُمْرَةٌ فِىْ حَجَّةٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا۔

''گزشتہ رات میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے ایک (فرشتہ) آیا''۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وادی عقیق میں موجود تھے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں)

''فرشتے نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مبارک وادی میں نماز ادا کیجئے اور اس فرشتے نے کہا: عمرہ حج میں شامل ہو چکا ہے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام اوزاعی کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کہ عمرہ حج میں شامل ہو چکا ہے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما دیجئے عمرہ حج میں شامل ہو چکا ہے''۔

1801 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنِى الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِعُسْفَانَ، قَالَ لَهُ: سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلَجِىُّ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَاَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَدْخَلَ عَلَيْكُمْ فِىْ حَجِّكُمْ هٰذَا عُمْرَةً، فَاِذَا قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَدْ حَلَّ اِلَّا

Marfat.com

مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ

❀❀ ربیع بن سبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب ہم عسفان میں تھے' تو حضرت سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آج آپ ﷺ ہمارے درمیان واضح فیصلہ بیان کر دیجئے۔ آپ ﷺ ہمیں یوں سمجھئے کہ گویا ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لیے عمرے کو اس حج میں شامل کر دیا ہے۔ جب تم (مکہ) آجاؤ اور جو شخص بیت اللہ کا طواف کر لے اور صفا و مروہ کی سعی کر لے وہ احرام کھول دے' البتہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو (اس کا حکم مختلف ہے)

1802 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ خَلَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَهُ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ. قَالَ: ابْنُ خَلَّادٍ، إِنَّ مُعَاوِيَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَخْبَرَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ میں نے مروہ (پہاڑی) پر قینچی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے بال چھوٹے کئے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ مروہ پہاڑی میں قینچی کے ذریعے آپ ﷺ کے بال چھوٹے کئے گئے۔

ابن خلاد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی۔

1803 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ لَهُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ أَعْرَابِيٍّ عَلَى الْمَرْوَةِ، زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ لِحَجَّتِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں نے مروہ پہاڑی پر ایک تیر کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے بال چھوٹے کئے تھے۔

حسن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''حج کے موقع پر''۔

1804 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ، أَخْبَرَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا تھا جبکہ آپ ﷺ کے اصحاب نے حج کا تلبیہ پڑھا تھا۔

1805 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

بِالْعُمْرَةِ، اِلَى الْحَجِّ فَاَهْدٰى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْىَ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْىَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ، ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ، وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ، وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ وَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَىْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ، ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يُحْلِلْ مِنْ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ، وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ النَّاسُ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْىَ مِنَ النَّاسِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فائدہ حاصل کرتے ہوئے عمرے کو حج کے ساتھ ملا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا تلبیہ پڑھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ پڑھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی نفع حاصل کرتے ہوئے عمرے کو حج کے ساتھ ملا دیا' تو کچھ لوگ قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے تھے' اور کچھ لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: تم میں سے جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے اس کے لیے وہ چیزیں حرام ہیں جو اس وقت تک حلال نہیں ہوں گی جب تک وہ اپنا حج مکمل نہیں کر لیتا اور تم میں سے جن کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد بال چھوٹے کروا کے احرام کھول دے۔ پھر وہ حج کے لیے احرام باندھے اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے' جسے قربانی کا جانور نہیں ملتا وہ حج کے موقع پر تین روزے رکھے اور جب اپنے گھر واپس چلا جائے' تو سات روزے رکھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات میں سے تین چکروں میں تیز رفتاری سے چلے (جو دوڑنے کے قریب تھا) اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف مکمل کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا کیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اٹھے اور صفا پہاڑی کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کے سات چکر لگائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام ختم نہیں کیا۔ یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حج مکمل کر لیا اور قربانی کے دن اپنے قربانی کے جانور کو قربان کر لیا' اور واپس تشریف لا کر بیت اللہ کا طواف کر لیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس چیز کے لیے حلال ہو گئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (احرام کی حالت میں) ممنوع تھیں۔ لوگوں میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور تھا' اور وہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا تھا اس

Marfat.com

نے بھی ویسا ہی کیا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا۔

1806 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا وَلَمْ تُحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ، فَقَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ الْهَدْيَ

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے احرام کھول دیا ہے اور آپ ﷺ نے عمرہ کے بعد احرام نہیں کھولا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے بالوں کو چپکایا ہوا ہے اپنی قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالے ہوئے ہیں اس لیے میں اس وقت تک احرام نہیں کھولوں گا' جب تک میں قربانی کے جانور کو قربان نہیں کر لیتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَجْعَلُهَا عُمْرَةً

باب: جو شخص حج کا تلبیہ پڑھے اور پھر اسے عمرے میں تبدیل کر دے۔

1807 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ، كَانَ يَقُوْلُ فِيمَنْ حَجَّ، ثُمَّ فَسَخَهَا بِعُمْرَةٍ: لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سلیم بن اسود بیان کرتے ہیں: جو شخص حج (کا تلبیہ پڑھے) اور پھر اسے عمرہ کے ذریعے فسخ کر دے اس کے بارے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اجازت صرف ان سواروں کے لیے تھی جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (حجۃ الوداع کے موقع پر) آئے تھے۔

1808 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا؟ قَالَ: بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً

❀❀ حارث بن بلال اپنے والد (حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حج کو فسخ کرنے کا حکم صرف ہمارے لیے ہے یا ہمارے بعد والوں کے لیے بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تمہارے لئے مخصوص ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنْ غَيْرِهِ

باب: آدمی کا دوسرے کی طرف سے حج کرنا

1809 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ ایک خاتون جو خثعم قبیلے سے تعلق رکھتی تھی وہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور اس خاتون نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج کے حوالے سے جو چیز فرض کی ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر بھی فرض ہوگئی ہے' جو سواری پر بیٹھنے کے بھی قابل نہیں ہیں' تو کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

1810 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، بِمَعْنَاهُ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، قَالَ: حَفْصٌ فِي حَدِيثِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ، قَالَ: اُحْجُجْ عَنْ اَبِيكَ وَاعْتَمِرْ

❀❀ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد ایک بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں جو حج اور عمرہ کرنے کی اور سواری پر بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلو اور عمرہ بھی کرلو۔

1811 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ - قَالَ اِسْحَاقُ: - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، قَالَ: مَنْ شُبْرُمَةُ؟ قَالَ: اَخٌ لِي - اَوْ قَرِيبٌ لِي - قَالَ: حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا' میں شبرمہ کی طرف سے حج کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس شخص نے عرض کی: وہ میرا بھائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرا قریبی عزیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے حج کرلیا ہے؟ تو اس نے عرض کی: یارسول

1810- اسناده صحيح. ابو رَزين: هو لَقِيط بن صَبرة. ويقال: لقيط بن عامر. واخرجه ابن ماجه (**2906**)، والترمذي (**947**)، والنسائي في "الكبرى" (**3603**) من طريق وكيع بن الجراح، والنسائي (**3587**) من طريق خالد بن الحارث، كلاهما عن شعبة، بهذا الاسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وهو في "مسند احمد" (**16184**)، و "صحيح ابن حبان" (**3991**).

Marfat.com

اللہ! جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے حج کرو بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

بَابُ كَيْفَ التَّلْبِيَةُ

باب: تلبیہ کیسے پڑھا جائے

1812 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ . قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ فِيْ تَلْبِيَتِهِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ کے یہ الفاظ تھے۔

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں' بے شک حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تلبیہ میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

''میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں سعادت مندی تجھ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے، رغبتیں (امیدیں) اور عمل تیری طرف جاتا ہے''۔

1813 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَالنَّاسُ يَزِيْدُوْنَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ فَلَا يَقُوْلُ لَهُمْ شَيْئًا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تلبیہ پڑھا اس کے بعد وہ تلبیہ کے وہی الفاظ نقل کرتے ہیں: جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں۔

''لوگ اس میں لفظ ذالمعارج یا ان جیسے دیگر کلمات کا اضافہ کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو سنا مگر آپ ﷺ نے ان سے کچھ نہیں فرمایا''۔

1814 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِيْ وَمَنْ مَعِيَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ - اَوْ قَالَ: - بِالتَّلْبِيَةِ يُرِيْدُ اَحَدَهُمَا

❀❀ خلاد بن سائب انصاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا: میں اپنے اصحاب اور اپنے ساتھ افراد کو یہ حکم دوں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تلبیہ پڑھیں (راوی کہتے ہیں:) ان دونوں میں سے کوئی ایک مراد ہے۔

بَابُ مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ

باب: تلبیہ پڑھنا کب ختم کیا جائے

1815 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک تلبیہ پڑھتے رہے۔

1816 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہوئے' تو ہم میں سے کچھ لوگ تلبیہ پڑھ رہے تھے اور کچھ تکبیر کہہ رہے تھے۔

بَابُ مَتٰى يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ

باب: عمرہ کرنے والا تلبیہ پڑھنا کب ختم کرے گا

1817 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَهَمَّامٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمرہ کرنے والا اس وقت تک تلبیہ پڑھے گا' جب تک وہ حجر اسود کا استلام نہیں کر لیتا''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت عبدالملک بن ابوسلیمان اور ہمام کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يُؤَدِّبُ غُلَامَهُ

باب: محرم کا اپنے غلام کو ادب سکھانا (یا سزا دینا)

1818 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ،

Marfat.com

قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حُجَّاجًا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَزَلْنَا فَجَلَسَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلم، وَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِىْ وَكَانَتْ زِمَالَةُ اَبِىْ بَكْرٍ وَزِمَالَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ لِاَبِىْ بَكْرٍ فَجَلَسَ اَبُوْ بَكْرٍ يَنْتَظِرُ اَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ فَطَلَعَ وَلَيْسَ مَعَهٗ بَعِيرُهٗ قَالَ: اَيْنَ بَعِيرُكَ؟ قَالَ: اَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: بَعِيرٌ وَاحِدٌ تُضِلُّهُ قَالَ: فَطَفِقَ يَضْرِبُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ وَيَقُوْلُ: اُنْظُرُوا اِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ قَالَ ابْنُ اَبِىْ رِزْمَةَ فَمَا يَزِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ: اُنْظُرُوا اِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ وَيَتَبَسَّمُ

❀❀ یحییٰ بن عباس اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب ہم عرج کے مقام پر پہنچے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا۔ ہم نے بھی پڑاؤ کیا۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گئیں میں اپنے والد کے پہلو میں بیٹھ گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے ساتھ ایک اونٹنی پر تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ آجائے۔ جب وہ آیا تو اس کے ساتھ اس کا اونٹ نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا اونٹ کہاں ہے' تو اس نے کہا: وہ گزشتہ رات مجھ سے گم ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: صرف ایک ہی اونٹ تھا اسے بھی تم نے گم کر دیا ہے؟ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے پیٹنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے یہ فرما رہے تھے: اس محرم کو دیکھو یہ کیا کر رہا ہے۔

ابن ابورزمہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

''اس محرم کو دیکھو کہ کیا کر رہا ہے'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ فِىْ ثِيَابِهِ

باب: آدمی کا (عام سلے ہوئے) کپڑوں میں احرام باندھنا

1819 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ اَثَرُ خَلُوقٍ - اَوْ قَالَ: - صُفْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَاْمُرُنِىْ اَنْ اَصْنَعَ فِىْ عُمْرَتِىْ؟، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْىَ، فَلَمَّا سُرِّىَ عَنْهُ، قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ؟، قَالَ: اغْسِلْ عَنْكَ اَثَرَ الْخَلُوقِ - اَوْ قَالَ: - اَثَرَ الصُّفْرَةِ، وَاخْلَعِ الْجُبَّةَ عَنْكَ وَاصْنَعْ فِىْ عُمْرَتِكَ مَا صَنَعْتَ فِىْ حَجَّتِكَ.

❀❀ صفوان بن یعلی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جعرانہ میں موجود تھے اس شخص (کے لباس پر) خلوق (مخصوص قسم کی خوشبو) یا زرد (رنگ کی خوشبو) کا نشان تھا۔ اس نے جبہ (یعنی سلے ہوئے کپڑے) پہنے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں

Marfat.com

کہ میں عمرہ کیسے کروں۔تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی نازل کی جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: عمرہ کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم خوشبو کے نشان کو اپنے اوپر سے دھودو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) زردی کے نشان کو (دھودو) اور جبہ اتار دو اور اپنے عمرے میں ویسا ہی کرو جو تم حج میں کرتے ہو (یعنی حج کی طرح کا احرام باندھو)

1820 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، وَهُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى، عَنْ اَبِيْهِ، بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَ فِيْهِ: فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْلَعْ جُبَّتَكَ فَخَلَعَهَا مِنْ رَاْسِهِ، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ،

❀❀ حضرت صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنا جبہ اتار دو''۔تو اس نے اپنے سر کی طرف سے اسے اتار دیا۔اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

1821 - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِىُّ الرَّمْلِىُّ، قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ يَعْلٰى ابْنِ مُنْيَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيْهِ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِعَهَا نَزْعًا، وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

❀❀ یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں، جس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے اسے جبہ اتارنے کا حکم دیا اور اسے دو مرتبہ یا تین مرتبہ (اس جبے کو) دھونے کا حکم دیا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

1822 - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرِمٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَاْسَهُ. وَسَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

❀❀ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص جعرانہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے احرام باندھا ہوا تھا' اور جبہ پہنا ہوا تھا اس نے اپنی داڑھی اور سر پر زرد رنگ (کی خوشبو) لگائی ہوئی تھی۔اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ

باب: احرام والا شخص کون سے لباس پہن سکتا ہے

1823 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ، فَقَالَ: لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ

Marfat.com

وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ، اِلَّا لِمَنْ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا احرام والا شخص کون سے کپڑے نہیں پہن سکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص نہیں پہنے گا، ٹوپی نہیں پہنے گا، شلوار نہیں پہنے گا، عمامہ نہیں پہنے گا، ایسا کوئی کپڑا نہیں پہنے گا' جس پر ورس یا زعفران لگا ہو۔ موزے نہیں پہنے گا' البتہ جس شخص کو جوتے نہیں ملتے اس کا حکم مختلف ہے' جس شخص کو جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے گا' اور ان کو اتنا کاٹ لے گا کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

1824 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ،

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1825 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَلٰى مَا قَالَ اللَّيْثُ. وَرَوَاهُ مُوْسَى بْنُ طَارِقٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، مَوْقُوْفًا عَلٰى ابْنِ عُمَرَ. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَمَالِكٌ، وَاَيُّوْبُ مَوْقُوْفًا. وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَدِيْنِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَدِيْنِيُّ: شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَيْسَ لَهُ كَبِيْرُ حَدِيْثٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں: تاہم اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''احرام والی عورت نقاب نہیں کرے گی اور دستانے نہیں پہنے گی''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت حاتم بن اسمٰعیل اور یحییٰ بن ایوب نے موسی بن عقبہ کے حوالے سے نافع کے حوالے سے نقل کی ہے جیسا کہ لیث نے روایت کی ہے' جبکہ موسیٰ بن طارق نے یہ روایت موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

عبیداللہ بن عمر، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ایوب نے بھی اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابراہیم بن سعید مدنی نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''احرام والی عورت نقاب بھی نہیں پہنے گی اور دستانے بھی نہیں پہنے گی''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابراہیم بن سعید مدنی نامی راوی اہل مدینہ کے بزرگوں میں سے ایک ہیں البتہ یہ علم حدیث میں زیادہ ماہر نہیں ہیں۔

1826 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''احرام والی عورت نقاب نہیں پہنے گی اور دستانے نہیں پہنے گی''۔

1827 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فَاِنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى النِّسَاءَ فِي اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ، وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ، وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذَلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا اَوْ خَزًّا اَوْ حُلِيًّا اَوْ سَرَاوِيلَ اَوْ قَمِيصًا اَوْ خُفًّا.

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، اِلَى قَوْلِهِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو (احرام کے دوران دستانے پہننے اور نقاب کرنے سے منع کر دیا اور ایسا لباس پہننے سے منع کیا) جس پر ورس یا زعفران لگا ہو' البتہ ان کے علاوہ وہ جس بھی رنگ کے چاہیں کپڑے پہن سکتی ہیں خواہ وہ زرد رنگ کے ہوں' یا ریشم کے ہوں' یا زیور ہوں' یا شلوار ہو یا قمیص ہو یا موزہ ہو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابن اسحٰق کے حوالے سے نافع سے عبدہ اور محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے نقل کی ہے' جو ان الفاظ تک ہے۔

''وہ کپڑا جس پر ورس یا زعفران لگا ہو'' راوی نے اس کے بعد کا حصہ نقل نہیں کیا۔

1828 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ وَجَدَ الْقُرَّ، فَقَالَ: اَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ، فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ: تُلْقِي عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک دفعہ انہیں سردی محسوس ہوئی تو انہوں نے فرمایا: اے نافع! میرے اوپر کوئی کپڑا ڈال دو۔ میں نے ان پر برنس ڈال دی تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ پر یہ ڈال رہے ہو جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام والے شخص کو اسے پہننے سے منع کیا ہے۔

1829 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَّا يَجِدُ الْإِزَارَ، وَالْخُفُّ لِمَنْ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا حَدِيْثُ اَهْلِ مَكَّةَ وَمَرْجِعُهُ اِلَى الْبَصْرَةِ اِلٰى جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالَّذِى تَفَرَّدَ بِهٖ مِنْهُ ذِكْرُ السَّرَاوِيلِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَطْعَ فِى الْخُفِّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

''شلوار پہننے کی اجازت اس شخص کو ہے' جسے تہبند نہیں ملتا اور موزے پہننے کی اجازت اس کو ہے' جسے جوتے نہیں ملتے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اہل مکہ کی نقل کردہ روایت ہے' لیکن اس کا محور اہل بصرہ ہیں اس کی سند جابر بن زید تک جاتی ہے اور ان سے اس روایت میں شلوار کا ذکر کرنے میں (اس سند کے راوی) منفرد ہیں۔ اس راوی نے موزے کو کاٹ دینے کا بھی ذکر نہیں کیا۔

1830 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ الدَّامِغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِىْ عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهَا، قَالَتْ: كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، فَاِذَا عَرِقَتْ اِحْدَانَا سَالَ عَلٰى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَاهَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ روانہ ہوئے' تو ہم نے احرام باندھنے کے وقت خوشبو ملی ہوئی ایک مرکب چیز کا اپنی پیشانی پر لیپ کرلیا۔ جب ہم میں سے کسی کو پسینہ آتا تو وہ (مرکب) اس کے چہرے پر بہہ جاتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ کیا مگر اس سے منع نہیں کیا۔

1831 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِابْنِ شِهَابٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ يَعْنِى ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ يَعْنِىْ يَقْطَعُ الْخُفَّيْنِ لِلْمَرْاَةِ الْمُحْرِمَةِ ثُمَّ حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِىْ عُبَيْدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِى الْخُفَّيْنِ فَتَرَكَ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یوں کیا کرتے تھے یعنی احرام والی عورت کے موزے کاٹ دیا کرتے تھے۔ پھر سیدہ صفیہ

1830- حديث صحيح، وهذا اسناد قوى. الحسين بن الجُنيد الدامغانى لا باس به. لكنه قد توبع ابو اسامة: هو حماد بن اسامة. واخرجه اسحاق بن راهويه فى "مسنده" (**1772** و (**1797**)، والبيهقى **5/ 48** من طريق ابى اسامة، بهذا الاسناد. واخرجه اسحاق (**1021**) و (**1022**)، واحمد فى "مسنده" (**24502**) و (**25062**)، وابو يعلى (**4886**) من طرق عن عمر بن سويد الثقفى، به. وزاد اسحاق فى الموضع الاول فقال: والصّماد: هو السّك. واخرجه بنحوه الطبرانى فى "الاوسط" (**1433**) من طريق محمد بن سُوقة، عن عائشة بنت طلحة، به.

بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بیان کیا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو موزے پہننے کی اجازت دی تھی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو (یعنی موزے کاٹنے کے عمل کو) ترک کر دیا۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْمِلُ السِّلَاحَ

باب: احرام والے شخص کا ہتھیار اٹھانا

1832 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ: لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ صَالَحَهُمْ عَلٰى اَنْ لَّا يَدْخُلُوهَا اِلَّا بِجُلُبَانِ السِّلَاحِ فَسَاَلْتُهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ: الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں کے ساتھ صلح کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ اس شرط پر صلح کی تھی کہ جب وہ لوگ مکہ میں داخل ہوں گے تو ان کے ہتھیار میان میں ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: جلبان السلاح کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ چمڑے کا بنا ہوا تھیلا جس میں ہتھیار رکھا جاتا ہے۔

بَابٌ فِی الْمُحْرِمَةِ تُغَطِّی وَجْهَهَا

باب: احرام والی عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا

1833 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ، فَاِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سوار ہمارے پاس سے گزرے تو اس وقت ہم (خواتین) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں۔ جب وہ سوار ہمارے قریب پہنچتے تو ہم اپنی چادر کو چہرے پر لٹکا لیتی تھیں جب وہ آگے گزر جاتے تو ہم چہرے سے کپڑا ہٹا دیتی تھیں۔

بَابٌ فِی الْمُحْرِمِ يُظَلَّلُ

باب: احرام والے شخص کا سائے میں آنا

1834 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ، حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: حَجَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ لِيَسْتُرَهُ مِنَ

Marfat.com

الْحَرِ حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

❀❀ سیّدہ اُمّ حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کیا۔ میں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان میں سے کسی ایک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار کو پکڑا ہوا تھا' اور دوسرے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گرمی سے بچانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کپڑا تانا ہوا تھا۔ ایسا اس وقت تک ہوتا رہا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی نہیں کر لی۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْتَجِمُ

باب: احرام والے شخص کا پچھنے لگانا

1835 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاؤُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

1836 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِيْ رَاْسِهِ مِنْ دَاءٍ كَانَ بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری لاحق ہونے پر احرام کے دوران اپنے سر پر پچھنے لگوائے تھے۔

1837 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ، قَالَ ابْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ: اَرْسَلَهُ يَعْنِيْ عَنْ قَتَادَةَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلیف لاحق ہونے پر پاؤں کے اوپر والے حصے پر احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام احمد کو یہ کہتے سنا ہے: ابن ابوعروبہ نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے یعنی یہ روایت قتادہ سے منقول ہے۔

بَابُ يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ

باب: احرام والے شخص کا سرمہ لگانا

1838 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: اشْتَكٰى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَيْنَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَوْسِمِ مَا يَصْنَعُ بِهِمَا؟

Marfat.com

قَالَ: اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبیداللہ کی آنکھوں میں تکلیف ہوگئی تو انہوں نے عبان بن عثمان کو پیغام بھیجا۔ سفیان نامی راوی نے یہ وضاحت کی ہے کہ وہ امیر الحج تھے۔ (پیغام یہ تھا) کہ انہیں کیا کرنا چاہئے۔ تو ابان نے کہا: تم ان پر ایلوا کا لیپ کرلو' کیونکہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

1839 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَغْتَسِلُ

باب: احرام والے شخص کا غسل کرنا

1840 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ فَاَرْسَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، اِلٰى اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، فَوَجَدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: مَنْ هٰذَا قُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ، اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهُ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَاْسُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ، قَالَ: فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ اَبُوْ اَيُّوْبَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُهُ يَفْعَلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ عبداللہ بن حنین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابواء کے مقام پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بحث ہوگئی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا تھا احرام والا شخص اپنے سر کو دھو سکتا ہے' جبکہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان تھا کہ احرام والا شخص اپنے سر کو دھو نہیں سکتا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں (یعنی راوی کو) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ راوی نے انہیں کنوئیں کی چرخی کی دو لکڑیوں کے پاس بیٹھ کر غسل کرتے ہوئے پایا۔ انہوں نے کپڑے کے ذریعے پردہ کیا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے دریافت کیا: کون ہے؟ تو میں نے کہا: میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا ہے' تاکہ میں آپ رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کروں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے دوران اپنے سر کو کیسے دھوتے تھے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اسے کچھ نیچے کیا' یہاں تک کہ ان کا سر نظر آنے لگا۔ پھر جو شخص ان پر پانی انڈیل رہا تھا انہوں نے اس سے کہا: تم پانی انڈیلو۔ اس نے ان کے سر پر پانی انڈیلا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو سر میں حرکت دی۔ انہیں آگے سے

Marfat.com

پیچھے لے کر گئے اور پیچھے سے آگے لے کر آئے اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ

باب: احرام والے شخص کا شادی کرنا

1841 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، اَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَسْاَلُهُ وَاَبَانُ يَوْمَئِذٍ اَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ اِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ، ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَاَرَدْتُ اَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَاَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ اَبَانُ، وَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ اَبِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ.

❀❀ عمر بن عبید اللہ نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا اور ان سے یہ دریافت کیا۔ ابان ان دنوں امیر الحج تھے۔ یہ دونوں احرام کی حالت میں تھے (انہوں نے یہ کہا) میں یہ چاہتا ہوں کہ طلحہ بن عمر کی شادی شیبہ بن جبیر کی صاحبزادی سے کرادوں' تو میری یہ خواہش ہے کہ آپ اس میں شریک ہوں' تو ابان نے اس پر انکار کرتے ہوئے کہا: میں نے اپنے والد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''محرم نکاح نہیں کرے گا (اور کسی دوسرے کا) نکاح نہیں کروائے گا''۔

1842 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مِثْلَهُ زَادَ وَلَا يَخْطُبُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''وہ شادی کا پیغام بھی نہیں دے گا''۔

1843 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ ابْنِ اَخِي مَيْمُونَةَ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بِسَرِفَ

❀❀ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سرف کے مقام پر مجھ سے شادی کی ہم لوگ اس وقت احرام کے بغیر تھے۔

1844 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

1841– اسناده صحيح. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة، ونافع: هو مولى ابن عمر. وهو عند مالك في "الموطا" **/1 348 - 349**، ومن طريقه اخرجه مسلم (**1409**)، وابن ماجه (**1966**)، والنسائي في "الكبرى" (**3811**) و (**3812**) و (**5390**)

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

1845 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: وَهِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فِي تَزْوِيجِ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالت احرام کے بارے میں ہونے کے بارے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا ہے۔

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

باب: احرام والا شخص کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے

1846 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ، فَقَالَ: خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحُرُمِ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَارَةُ، وَالْحِدَاَةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: محرم کون سے جانوروں کو قتل کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ کو قتل کرنے میں اس شخص کو کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو انہیں مار دیتا ہے۔ خواہ وہ حل میں ہو یا حرم میں ہو۔ بچھو، کوا، چوہا، چیل اور باؤلا کتا۔

1847 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ قَتْلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحُرُمِ: الْحَيَّةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْحِدَاَةُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ (جانور) ایسے ہیں کہ انہیں حرم میں قتل کرنا حلال ہے۔ سانپ، بچھو، چیل، چوہا اور باؤلا کتا''۔

1848 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ: الْحَيَّةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفُوَيْسِقَةُ، وَيَرْمِي الْغُرَابَ وَلَا يَقْتُلُهُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْحِدَاَةُ، وَالسَّبُعُ الْعَادِي

1848– اسناده ضعيف، لضعف يزيد بن ابى زياد - وهو القرش الهاشمى مولاهم الكوفى - وفيه لفظة منكرة وهى قوله: "ويرمى الغراب ولا يقتله" ولهذا قال الذهبى فى "السير" /1316: هذا خبر منكر. قلنا: وقد سلف حديث ابن عمر برقم (**1846**) باسناد صحيح. وفيه: ان المحرم يقتل الغراب. واخرجه الترمذى (**854**) من طريق احمد بن منيع، عن هشيم بن بشير، بهذا الاسناد. وشمل الغراب فيما يقتله المحرم ايضاً.

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: محرم کون سے (جانوروں کو) مار سکتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سانپ، بچھو، چوہا، البتہ کوے کو وہ پتھر مارے گا' اسے قتل نہیں کرے گا۔ باؤلا کتا، چیل اور حملہ آور درندہ۔

بَابُ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب: احرام والے شخص کے لیے شکار کے گوشت کا حکم

1849 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْهِ، وَكَانَ الْحَارِثُ، خَلِيفَةُ عُثْمَانَ عَلَى الطَّائِفِ فَصَنَعَ لِعُثْمَانَ طَعَامًا فِيْهِ مِنَ الْحَجَلِ وَالْيَعَاقِيبِ وَلَحْمِ الْوَحْشِ، قَالَ: فَبَعَثَ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَجَاءَهُ الرَّسُوْلُ وَهُوَ يَخْبِطُ لِاَبَاعِرَ لَهُ فَجَاءَهُ وَهُوَ يَنْفُضُ الْخَبَطَ عَنْ يَدِهِ، فَقَالُوْا لَهُ: كُلْ، فَقَالَ: اَطْعِمُوْهُ قَوْمًا حَلَالًا؛ فَاِنَّا حُرُمٌ فَقَالَ: عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُ اللّٰهَ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ اَشْجَعَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَاَبَى اَنْ يَّاْكُلَهُ؟ ، قَالُوْا: نَعَمْ

❀❀ اسحٰق بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے (اپنے دادا کے بارے میں) نقل کرتے ہیں: جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے گورنر تھے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا' جس میں چکور، جنگلی چڑیوں اور نیل گائے کا گوشت تیار کیا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلوایا جب قاصد ان کے پاس آیا تو وہ اپنے اونٹوں کے لیے پتے جھاڑ رہے تھے وہ اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لائے۔ میزبان نے ان سے کہا: کھایئے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کھانا ان لوگوں کو کھلاؤ جو حالت احرام میں نہیں ہیں ہم لوگ تو حالت احرام میں ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں پر اشجع قبیلے کا جو بھی فرد موجود ہے میں اسے اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے نیل گائے کا گوشت تحفے کے طور پر پیش کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔

1850 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: يَا زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ، هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَ اِلَيْهِ عَضُدُ صَيْدٍ فَلَمْ يَقْبَلْهُ، وَقَالَ: اِنَّا حُرُمٌ، قَالَ: نَعَمْ

❀❀ عطاء' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا: اے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو تحفے کے طور پر پیش کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم احرام (باندھے ہوئے) ہیں۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

1851 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْاِسْكَنْدَرَانِيَّ الْقَارِيَّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ

Marfat.com

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ، مَا لَمْ تَصِيدُوهُ اَوْ يُصَدْ لَكُمْ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْظَرُ بِمَا اَخَذَ بِهِ اَصْحَابُهُ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے لیے خشکی کا شکار حلال ہے' جب تم خود اسے شکار نہ کرو یا اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول دو روایات ایک دوسرے کی متضاد ہوں' تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کس کو اختیار کیا ہے۔

1852 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلٰى اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ، قَالَ: فَسَاَلَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهُ فَاَبَوْا فَاَخَذَهُ، ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا اَدْرَكُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

❁❁ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر کر رہے تھے) مکہ کے راستے میں کسی جگہ پر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ' کچھ پیچھے رہ گئے۔ ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا' اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔ انہوں نے ایک نیل گائے کو دیکھا تو ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے یہ کہا: وہ ان کو ان کا کوڑا پکڑا دیں' تو ان کے ساتھیوں نے یہ بات تسلیم نہیں کی۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے نیزہ مانگا' تو ان کے ساتھیوں نے یہ بات بھی تسلیم نہیں کی۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود ہی اسے پکڑ لیا اور نیل گائے پر حملہ کر کے اسے مار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس کا گوشت کھا لیا اور بعض نے اسے کھانے سے انکار کر دیا جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ خوراک ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلائی ہے۔

بَابٌ فِي الْجَرَادِ لِلْمُحْرِمِ

باب: احرام والے شخص کے لیے ٹڈی کا شکار کرنا

1851- صحيح لغيره، وهذا اسناد حسن ان صح سماع المطلب - وهو ابن عبد الله ابن حنطب المخزومي - من جابر بن عبد الله، وقد اختلف فيه على عمرو - وهو ابن ابي عمرو المدني - كما بيناه في "المسند." وعمرو بن ابي عمرو صدوق حسن الحديث. واخرجه الترمذي (862)، والنسائي في "الكبرى" (3796) من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (14804)، و"صحيح ابن حبان" (3971). وفي الباب عن ابي قتادة عند احمد (22526) واسناده صحيح. وآخر من حديث رجل من بهز عند احمد (15744)

Marfat.com

1853 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ جَابَانَ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ٹڈی سمندر کا شکار ہے''۔

1854 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ اَبِى الْمُهَزِّمِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَصَبْنَا صِرْمًا مِنْ جَرَادٍ فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَّا يَضْرِبُ بِسَوْطِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا لَا يَصْلُحُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ. سَمِعْت اَبَا دَاوٗد يَقُوْلُ: اَبُو الْمُهَزِّمِ ضَعِيْفٌ وَالْحَدِيْثَانِ جَمِيعًا وَهْمٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ایک ٹڈی دل ملا تو ہم میں سے ایک شخص جو کہ احرام کی حالت میں تھا وہ اپنے کوڑے کے ذریعے اسے مارنے لگا۔ اسے کہا گیا: درست نہیں ہے' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سمندر کا شکار ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومہزم نامی راوی ضعیف ہے اور ان دونوں روایات میں وہم پایا جاتا ہے۔

1855 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ جَابَانَ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ

❁❁ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ٹڈی سمندر کا شکار ہے۔

بَابٌ فِى الْفِدْيَةِ

باب: (شکار کا) فدیہ دینا

1856 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الطَّحَّانِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ: قَدْ آذَاكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْلِقْ، ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ

❁❁ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سر منڈوا دو اور ایک بکری قربان کر دو یا تین روزے رکھ لو یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دو۔

1857 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ دَاوٗدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ

لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: اِنْ شِئْتَ فَانْسُكْ نَسِيكَةً، وَاِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَاِنْ شِئْتَ فَاَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ

❁❁ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''اگر تم چاہو تو قربانی دے دو یا تین روزے رکھ لو یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دو''۔

1858 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فَقَالَ: اَمَعَكَ دَمٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ تَصَدَّقْ بِثَلَاثَةِ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ

❁❁ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اس کے بعد راوی نے سارا واقعہ بیان کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس قربانی کے جانور ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تین روزے رکھ لو' یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ ایک صاع دو مسکینوں کو دیا جائے (یعنی نصف صاع ایک مسکین کو دیا جائے)

1859 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْاَنْصَارِ اَخْبَرَهُ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، وَكَانَ قَدْ اَصَابَهُ فِي رَاْسِهِ اَذًى فَحَلَقَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّهْدِيَ هَدْيًا بَقَرَةً

❁❁ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے سر میں جوئیں پڑ گئیں' تو انہوں نے اپنا سر منڈوا لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ایک گائے قربان کریں۔

1860 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي اَبَانُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: اَصَابَنِي هَوَامُّ فِي رَاْسِي وَاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، حَتّٰى تَخَوَّفْتُ عَلٰى بَصَرِي فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى فِيَّ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ بِهِ اَذًى مِنْ رَاْسِهِ) (البقرة 196) الْآيَةَ. فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: احْلِقْ رَاْسَكَ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ فَرَقًا مِنْ زَبِيبٍ اَوْ انْسُكْ شَاةً، فَحَلَقْتُ رَاْسِي، ثُمَّ نَسَكْتُ.

1860- حديث صحيح، وهذا اسناد حسن من اجل محمد بن اسحاق - وهو ابن يسار المطلبي مولاهم - وقد صرح بسماعه فانتفت شبهة تدليسه. لكن ذكر الزبيب فيه وهم، والمحفوظ فيه ذكر التمر، كما في الروايات السالفة. واخرجه البخاري (**1815**) و (**1817**) و (**1818**)، و (**4159**) و (**4191**) و (**6708**)، ومسلم (**1201**)، والترمذي (**2973**) و (**3213**) من طرق عن مجاهد بن جبر، ومسلم (**1201**)، والترمذي (**3214**) من طريق عبد الله بن معقل، كلاهما عن عبد الرحمن بن ابي ليلى، به. واخرجه الترمذي (**3212**) من طريق مغيرة، عن مجاهد، عن كعب بن عجرة، به. فلم يذكر في اسناده عبد الرحمن بن ابي ليلى، والصواب ذكره كما في رواية الباقين. وهو في "مسند احمد" (**18108**) و (**18121**). (انظر ما سلف برقم (**1856**).

Marfat.com

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے سال میرے سر پر جوئیں پڑ گئیں میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مجھے اپنی بینائی رخصت ہونے کا اندیشہ ہو گیا' تو اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سر میں کوئی تکلیف ہو (یعنی سر میں جوئیں پڑ جائیں)''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا اور فرمایا: تم اپنا سر منڈوا کر تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کشمش کا ایک ''فرق'' کھلا دو یا ایک بکری قربان کر دو تو میں نے اپنا سر منڈوایا اور قربانی کر دی''۔

1861 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ زَادَ اَيُّ ذَلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''تم اس میں سے جو بھی کرو گے تو تمہارے لیے کفایت کر جائے گا''۔

بَابُ الْاِحْصَارِ

باب: محصور ہو جانا

1862 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيَّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ. قَالَ عِكْرِمَةُ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا: صَدَقَ.

❀❀ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص (کی ہڈی) ٹوٹ جائے اور وہ لنگڑا ہو جائے اور پھر احرام کھول دے تو اس کے لیے اگلے سال حج پر جانا لازم ہوگا''۔

عکرمہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں نے فرمایا: انہوں نے (حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ) نے صحیح بیان کیا ہے۔

1863 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَسَلَمَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ اَوْ مَرِضَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ، قَالَ: سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ

❀❀ حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''جس کی (ہڈی) ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے یا وہ بیمار ہو جائے''۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

سلمہ بن شبیب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: معمر نے ہمیں اطلاع دی۔

1864 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَاضِرٍ الْحِمْيَرِيَّ، يُحَدِّثُ اَبِيْ مَيْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ، قَالَ: خَرَجْتُ مُعْتَمِرًا عَامَ حَاصَرَ اَهْلُ الشَّامِ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَبَعَثَ مَعِي رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِي بِهَدْيٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰى اَهْلِ الشَّامِ مَنَعُوْنَا اَنْ نَدْخُلَ الْحَرَمَ فَنَحَرْتُ الْهَدْيَ مَكَانِيْ، ثُمَّ اَحْلَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ خَرَجْتُ لِاَقْضِيَ عُمْرَتِي فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اَبْدِلِ الْهَدْيَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُّبْدِلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

❁❁ عمرو بن میمون کہتے ہیں: میں نے ابوحاضر حمیری کو اپنے والد میمون بن مہران سے یہ کہتے سنا: جس سال اہل شام نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا محاصرہ کیا تھا اس سال میں عمرہ کرنے کے لیے گیا۔ میری قوم کے کچھ افراد نے میرے ساتھ قربانی کے جانور بھجوا دیئے جب ہم اہل شام تک پہنچے' تو انہوں نے ہمیں حرم میں داخل ہونے سے روک دیا۔ میں نے قربانی کے جانور کو اسی جگہ قربان کیا پھر میں نے احرام کھول دیا اور واپس آ گیا۔ اگلے سال میں اپنے عمرے کی قضا کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم قربانی کی جگہ دوسری قربانی بھی کرو کیونکہ حدیبیہ کے سال ان لوگوں نے جو قربانیاں کی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرۂ قضا کے موقع پر اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ ان قربانیوں کی جگہ دوسری قربانیاں کریں۔

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ

باب: مکہ میں داخل ہونا

1865 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ، ثُمَّ يَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَعَلَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ مکہ تشریف لاتے تھے' تو وہ وادی ذی طویٰ میں رات بسر کرتے تھے' جب صبح ہوتی' تو وہ غسل کرتے تھے اور دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات ذکر کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

1866 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَابْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ يَحْيٰى، ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، جَمِيْعًا، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا قَالَا: عَنْ يَحْيٰى، اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءَ مِنْ ثَنِيَّةِ الْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. زَادَ الْبَرْمَكِيُّ يَعْنِي ثَنِيَّتَيْ مَكَّةَ وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالائی گھاٹی کی طرف سے مکہ میں داخل ہوتے تھے' جب کہ ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کدیٰ کی طرف سے بطحاء کی گھاٹی کی طرف سے مکہ میں داخل ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیریں گھاٹی کی طرف سے باہر تشریف لے جاتے تھے۔

برمکی کہتے ہیں: یہ دونوں مکہ کی دو گھاٹیاں ہیں۔ مسدد نامی راوی کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

1867 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے (مدینہ منورہ سے باہر) تشریف لے جاتے اور معرس کے راستے سے (مدینہ منورہ میں) تشریف لاتے تھے۔

1868 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ، وَدَخَلَ فِي الْعُمْرَةِ مِنْ كُدًى. قَالَ: وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَكَانَ أَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی علاقے میں موجود کداء کی طرف سے (مکہ میں) داخل ہوئے' جبکہ عمرہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کدیٰ کی طرف سے (مکہ میں) داخل ہوئے۔

عروہ نامی راوی ان دونوں راستوں سے داخل ہو جایا کرتے تھے' تاہم وہ زیادہ تر کدیٰ کے راستے سے داخل ہوتے تھے کیونکہ یہ ان کی رہائش کے زیادہ قریب تھا۔

1869 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

❀❀ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوتے تھے' تو اس کے بالائی حصے سے داخل ہوتے تھے اور زیریں حصے سے تشریف لے جاتے تھے۔

1869– اسناده صحيح. ابن المثنى: هو محمد العنزى. واخرجه البخارى (**1577**)، ومسلم (**1258**)، والترمذى (**869**)، والنسائى فى "الكبرى" (**4227**) من طريق محمد بن المثنى، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (**24121**). وانظر ما سلف برقم (**1865**)

Marfat.com

بَابٌ فِیْ رَفْعِ الْیَدَیْنِ اِذَا رَاَی الْبَیْتَ

باب: بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ بلند کرنا

1870 - حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُعِیْنٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَزَعَةَ، یُحَدِّثُ، عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّیِّ، قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الرَّجُلِ یَرَی الْبَیْتَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ، فَقَالَ مَا كُنْتُ اَرَی اَحَدًا یَفْعَلُ هٰذَا اِلَّا الْیَهُوْدَ وَقَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَكُنْ یَفْعَلُهُ

❁❁ مہاجر مکی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ صرف یہودی ہی یہ حرکت کر سکتے ہیں۔ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔

1871 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِیْنٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَیْتِ وَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ - یَعْنِیْ یَوْمَ الْفَتْحِ -

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی (راوی کہتے ہیں:) یعنی فتح مکہ کے دن (ایسا ہوا)

1872 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، وَهَاشِمٌ یَعْنِی ابْنَ الْقَاسِمِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ - مَكَّةَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ اَتَی الصَّفَا فَعَلَاهُ حَیْثُ یَنْظُرُ اِلَی الْبَیْتِ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ اَنْ یَّذْكُرَهُ وَیَدْعُوْهُ. قَالَ: وَالْاَنْصَارُ تَحْتَهُ، قَالَ هَاشِمٌ: فَدَعَا وَحَمِدَ اللّٰهَ وَدَعَا بِمَا شَاءَ اَنْ یَّدْعُوَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی طرف آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھ گئے اور اس مقام پر پہنچے جہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ نظر آ رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہے اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اتنی دیر دعا کرتے رہے۔ انصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھے۔

ہاشم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

باب: حجر اسود کو بوسہ دینا

1873 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ حجرۂ اسود کے پاس تشریف لائے اسے بوسہ دیا اور بولے: میں یہ جانتا ہوں تم ایک پتھر ہو۔ تم کوئی نفع یا نقصان نہیں دے سکتے' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

بَابُ اسْتِلَامِ الْاَرْكَانِ

باب: ارکان کا استلام کرنا

1874 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے صرف دو یمانی ارکان کا مسح کرتے دیکھا ہے۔

1875 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ اُخْبِرَ بِقَوْلِ، عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اِنَّ الْحِجْرَ بَعْضُهُ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّ عَائِشَةَ اِنْ كَانَتْ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتْرُكِ اسْتِلَامَهُمَا اِلَّا اَنَّهُمَا لَيْسَا عَلَى قَوَاعِدِ الْبَيْتِ وَلَا طَافَ النَّاسُ وَرَاءَ الْحِجْرِ اِلَّا لِذٰلِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہیں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے بارے میں بتایا گیا کہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ کا حصہ ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی اور اگر ایسا ہے' تو میرا گمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے ان دو ارکان کا استلام ترک کیا ہوگا کیونکہ وہ بیت اللہ کی بنیادوں پر نہیں ہے اور لوگ اسی وجہ سے حطیم سے باہر رہ کر طواف کرتے ہیں۔

1874- اسناده صحيح . ابو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، والليث: هو ابن سعد، وابن شهاب: هو محمد بن مسلم الزهري، وسالم: هو ابن عبد الله بن عمر . واخرجه البخاري (**1609**)، ومسلم (**1267**)، والنسائي في "الكبرى" (**3915**) من طريق الليث بن سعد، بهذا الاسناد . واخرجه ابن ماجه (**2946**)، والنسائي (**3919**) من طريق يونس بن يزيد، عن ابن شهاب، به . وهو في "مسند احمد" (**6017**)، و"صحيح ابن حبان" (**3827**).

Marfat.com

1876 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ اَنْ يَّسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِىَ وَالْحَجَرَ فِىْ كُلِّ طَوْفَةٍ. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کے کسی چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کے استلام کو ترک نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ الطَّوَافِ الْوَاجِبِ

باب: واجب طواف

1877 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی کے ذریعے استلام کیا تھا۔

1878 - حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِىُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ يَعْنِى ابْنَ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ ثَوْرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: لَمَّا اطْمَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فِىْ يَدِهٖ، قَالَتْ: وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ

❁❁ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان کی کیفیت حاصل ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں موجود چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہی تھی۔

1879 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْمَعْنٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ مَعْرُوْفٍ يَعْنِى ابْنَ خَرَّبُوْذَ الْمَكِّىَّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ، ثُمَّ يُقَبِّلُهُ. زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَطَافَ سَبْعًا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

❁❁ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کرتے تھے اور پھر اس چھڑی کو بوسہ دے دیتے تھے۔

محمد بن رافع نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: آپ ﷺ صفا و مروہ کی طرف تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اپنی سواری پر ان کے سات چکر لگائے۔

1880 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: طَافَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْاَلُوْهُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کا طواف کیا تا کہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ لیں اور آپ ﷺ (لوگوں سے نمایاں رہیں) تا کہ لوگ آپ ﷺ سے مسائل دریافت کریں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت آپ ﷺ کے اردگرد لوگوں کا ہجوم تھا۔

1881 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ وَهُوَ يَشْتَكِى فَطَافَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهٖ اَنَاخَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے' تو آپ ﷺ کی طبیعت ناساز تھی آپ ﷺ نے سواری پر بیٹھ کر طواف کیا۔ جب بھی آپ ﷺ حجر اسود کے قریب آتے تو اپنی چھڑی کے ذریعے اس کا استلام کرتے تھے' جب آپ ﷺ نے طواف کرلیا' تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

1882 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَشْتَكِى فَقَالَ: طُوْفِىْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ، قَالَتْ: فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّىْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں سے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلو۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے طواف شروع کیا نبی اکرم ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کے ایک پہلو میں نماز پڑھا رہے تھے آپ ﷺ اس وقت سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

بَابُ الِاضْطِبَاعِ فِى الطَّوَافِ

باب: طواف کے دوران ''اضطباع'' کے طور پر کپڑا لپیٹنا

1883 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ يَعْلَى، عَنْ يَّعْلَى، قَالَ: طَافَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ

Marfat.com

❁❁ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز چادروں کو اضطباع کے طور پر لپیٹ کر (یعنی دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر) طواف کیا تھا۔

1884 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ قَدْ قَذَفُوهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے جعرانہ سے عمرہ (کا احرام باندھا) ان حضرات نے بیت اللہ (کا طواف کرتے ہوئے) رمل کیا۔ انہوں نے اپنی چادریں بغل کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھیں۔

بَابٌ فِي الرَّمَلِ

باب: رمل کرنا

1885 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الْغَنَوِيُّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَاَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قُلْتُ: وَمَا صَدَقُوا، وَمَا كَذَبُوا، قَالَ: صَدَقُوا، قَدْ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبُوا، لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهُ حَتّٰى يَمُوْتُوا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوهُ عَلٰى اَنْ يَجِيئُوا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَيُقِيْمُوا بِمَكَّةَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُوْنَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: ارْمُلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا، وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ، قُلْتُ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيرِهِ وَاَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ، فَقَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قُلْتُ: مَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا؟ قَالَ: صَدَقُوا قَدْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيرِهِ، وَكَذَبُوا لَيْسَ بِسُنَّةٍ، كَانَ النَّاسُ لَا يُدْفَعُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُصْرَفُوْنَ عَنْهُ، فَطَافَ عَلٰى بَعِيرٍ لِيَسْمَعُوا كَلَامَهُ وَلِيَرَوْا مَكَانَهُ وَلَا تَنَالُهُ اَيْدِيهِمْ

❁❁ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کی قوم کے لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے رمل کیا تھا' اور یہ سنت ہے' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے کچھ بات صحیح بیان کی ہے اور کچھ غلط بیان کی ہے۔ میں نے دریافت کیا: انہوں نے کون سی بات صحیح بیان کی ہے اور کون سی غلط بیان کی ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے یہ بات صحیح بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا تھا' اور انہوں نے یہ بات غلط بیان کی ہے کہ یہ سنت ہے۔ حدیبیہ کے زمانے میں قریش نے یہ کہا تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دو (یعنی انہیں آنے دو) یہ لوگ خود ہی مرجائیں گے جس طرح اونٹ (بیماری کا شکار ہوکر) مرجاتا ہے۔ جب ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ صحابۂ کرام اگلے سال (عمرہ کرنے کے لیے) آئیں گے' اور مکہ میں تین دن قیام کریں گے تو جب نبی اکرم ﷺ (اگلے سال) عمرہ کرنے تشریف لائے' تو مشرکین قعیقعان (نامی پہاڑ) کی طرف سے دیکھ رہے تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تین چکروں میں بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے رمل کرو (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) یہ سنت نہیں ہے۔

میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ کی قوم نے کہا ہے: نبی اکرم ﷺ نے صفا و مروہ کا طواف سواری پر بیٹھ کر کیا تھا' اور یہ سنت ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے کچھ بات صحیح بیان کی ہے اور کچھ غلط بیان کی ہے۔ میں نے دریافت کیا: انہوں نے کون سی بات صحیح بیان کی ہے اور کون سی غلط بیان کی ہے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے یہ بات صحیح بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سواری پر بیٹھ کر صفا و مروہ کا طواف کیا تھا' اور انہوں نے یہ بات غلط بیان کی ہے (کہ یہ سنت ہے) یہ سنت نہیں ہے۔ لوگ نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں ہٹ رہے تھے اور نہ ہی انہیں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے کیا جا رہا تھا اس لیے نبی اکرم ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تا کہ لوگ آپ ﷺ کی بات سنتے رہیں اور آپ ﷺ کو دیکھتے رہیں حالانکہ ان کے ہاتھ آپ ﷺ تک نہیں پہنچ پا رہے تھے۔

1886 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى وَلَقُوا مِنْهَا شَرًّا فَاطَّلَعَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا قَالُوهُ: فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فَلَمَّا رَآوْهُمْ رَمَلُوا قَالُوا: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنَّا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا إِبْقَاءً عَلَيْهِمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک بار نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے۔ صحابہ کرام یثرب کے بخار کی وجہ سے کمزور تھے۔ مشرکین نے کہا: تمہارے پاس ایسے لوگ آ رہے ہیں' جنہیں بخار نے کمزور کر دیا ہے اور انہیں بخار کی طرف سے بری صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مشرکین کی اس بات کی اطلاع دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو یہ حکم دیا کہ وہ تین چکروں میں رمل کریں اور (رمل کرتے ہوئے) دو رکنوں کے درمیان عام رفتار سے چلیں۔ جب وہ مشرکین کے سامنے آئیں' تو پھر رمل شروع کر دیں' تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں' جن کا تم نے ذکر کیا تھا کہ بخار نے انہیں کمزور کر دیا ہے؟ یہ تو ہم سے زیادہ طاقتور ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان پر شفقت کرتے ہوئے انہیں تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم نہیں دیا۔

1886- اسناده صحيح. مسدّد: هو ابن مسرهد الاسدى، وايوب: هو ابن ابى تميمة السختيانى. واخرجه البخارى (**1602**) و (**4256**)، ومسلم (**1266**)، والنسائى فى "الكبرى" (**3928**) من طرق عن حمّاد بن زيد، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (**2639**).

Marfat.com

1887 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُوْلُ: فِيمَ الرَّمَلانُ الْيَوْمَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ اَطَّاَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ، وَنَفَى الْكُفْرَ وَاَهْلَهُ مَعَ ذٰلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اب رمل کرنے کی اور کندھے سے کپڑا ہٹانے کی کیا ضرورت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مضبوط کر دیا ہے اور کفر اور اہل کفر کو یہاں سے جلاوطن کر دیا ہے' لیکن ہم ایسی کوئی چیز ترک نہیں کریں گے جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کرتے رہے ہیں۔

1888 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بیت اللہ کا طواف کرنا، صفا و مروہ کی سعی کرنا اور جمرات کو کنکریاں مارنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے مقرر کیے گئے ہیں''۔

1889 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَبَعَ فَاسْتَلَمَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَكَانُوا، اِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَتَغَيَّبُوا مِنْ قُرَيْشٍ مَشَوْا، ثُمَّ يَطْلُعُوْنَ عَلَيْهِمْ يَرْمُلُوْنَ، تَقُوْلُ قُرَيْشٌ: كَاَنَّهُمُ الْغِزْلَانُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكَانَتْ سُنَّةً

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کے طور پر کپڑا لپیٹ کر (یعنی دائیں بغل سے چادر نکال کر بائیں کندھے میں ڈال کر) طواف کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استلام کیا۔ تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکروں میں رمل کیا۔ جب صحابہ کرام رکن یمانی پہنچے اور قریش کی نظروں سے اوجھل ہو گئے' تو وہ عام رفتار سے چلنے لگے پھر جب وہ ان کے سامنے آئے' تو پھر رمل کرنے لگے تو قریش کہنے لگے: یہ تو ہرنوں کی طرح ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' تو یہ سنت ہے۔

1890 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا، وَمَشَوْا اَرْبَعًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ''جعرانہ'' سے عمرہ کیا تھا۔ ان حضرات نے تین چکروں میں رمل کیا تھا' اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے تھے۔

Marfat.com

1891 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ، وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کیا تھا' اور یہ بات ذکر کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الطَّوَافِ

باب: طواف کے دوران دعا مانگنا

1892 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (طواف کرتے ہوئے) دو رکنوں کے درمیان یہ (دعا کرتے ہوئے) سنا۔

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھنا''۔

1893 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَاِنَّهُ يَسْعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، وَيَمْشِي اَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ کے موقع پر (مکہ) تشریف لانے کے بعد سب سے پہلا جو طواف کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں تین چکروں میں تیز رفتاری سے چلتے تھے اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: عصر کے بعد طواف کرنا

1894 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

1891- اسناده صحيح. ابو كامل: هو فضيل بن حسين الجحدرى. واخرجه مسلم (**1262**) من طريق ابى كامل، بهذا الاسناد. واخرجه بنحوه مسلم (**1262**)، وابن ماجه (**2950**)، والنسائى فى "الكبرى" (**3924**) من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (**5760**).

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمْنَعُوا اَحَدًا يَطُوفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ. قَالَ الْفَضْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ، لَا تَمْنَعُوا اَحَدًا

❁❁ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

''تم لوگ کسی بھی شخص دن یا رات کے کسی حصے میں اس گھر کا طواف کرنے اور نماز ادا کرنے سے نہ روکنا''۔

فضل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے بنو عبد مناف! تم کسی کو نہ روکنا''۔

بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

باب: حج قران کرنے والے کا طواف

1895 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْاَوَّلَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صفا و مروہ کی سعی صرف ایک مرتبہ کی تھی جو پہلے طواف میں کی تھی۔

1896 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ لَمْ يَطُوفُوا حَتّٰى رَمَوُا الْجَمْرَةَ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس وقت تک طواف نہیں کیا جب تک انہوں نے جمرہ کو کنکریاں نہیں مار لیں۔

1897 - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، اَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكِ لِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا، قَالَ: عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَرُبَّمَا، قَالَ: عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کی سعی کرنا تمہارے حج اور عمرے (دونوں کے لیے) کافی ہے''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سفیان اس کی سند یوں بیان کرتے ہیں: یہ عطاء کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول

Marfat.com

ہے' جبکہ بعض اوقات یوں بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

بَابُ الْمُلْتَزَمِ

باب: ملتزم کا بیان

1898 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ، عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قُلْتُ: لَاَلْبَسَنَّ ثِیَابِیْ وَكَانَتْ دَارِیْ عَلَى الطَّرِیْقِ، فَلَاَنْظُرَنَّ كَیْفَ یَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ هُوَ وَاَصْحَابُهُ وَقَدْ اسْتَلَمُوا الْبَیْتَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الْحَطِیمِ وَقَدْ وَضَعُوا خُدُودَهُمْ عَلَى الْبَیْتِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَهُمْ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کرلیا تو میں نے سوچا میں (باہر جانے کے) کپڑے پہن کر اس بات کا ضرور جائزہ لوں گا کہ نبی اکرم ﷺ کیا کرتے ہیں۔ میں روانہ ہوا میرا گھر راستے میں تھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی خانہ کعبہ سے باہر نکلے۔ ان حضرات نے خانہ کعبہ کے دروازے سے لے کر حطیم تک کے حصے کا استلام کیا۔ ان حضرات نے اپنے رخسار خانہ کعبہ کے ساتھ لگائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ ان کے درمیان تھے۔

1899 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِیْسَى بْنُ یُوْنُسَ، حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا جِئْنَا دُبُرَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ: اَلَا تَتَعَوَّذُ؟ قَالَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ مَضَى حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَاَقَامَ بَیْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، فَوَضَعَ صَدْرَهُ وَوَجْهَهُ وَذِرَاعَیْهِ وَكَفَّیْهِ هٰكَذَا وَبَسَطَهُمَا بَسْطًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهُ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا جب ہم خانہ کعبہ کے پچھلے حصے کی طرف آئے' تو میں نے دریافت کیا: آپ پناہ نہیں مانگیں گے؟ تو انہوں نے کہا: ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' پھر آپ چلتے رہے اور حجر اسود کا استلام کیا وہ حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان رک گئے۔ انہوں نے اپنا سینہ، اپنا چہرہ، اپنی کلائیاں اور اپنے دونوں ہاتھ اس طرح پھیلا کر خانہ کعبہ کے ساتھ لگائے اور پھر یہ بیان کیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

1900 - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَیْسَرَةَ، حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ سَعِیْدٍ، حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عَمْرٍو الْمَخْزُوْمِیُّ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّهُ كَانَ یَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَیُقِیْمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ

1899– اسناده ضعیف، لضعف المثنى بن الصبَّاح. مسدَّدٌ: هو ابن مسرهد الاسدی، وعیسى بن یونس: هو السبیعی. واخرجه ابن ماجه (**2962**) من طریق عبد الرزاق، عن المثنى بن الصبَّاح، بهذا الاسناد.

الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ، فَيَقُولُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي هَا هُنَا؟، فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُومُ فَيُصَلِّي

❀❀ محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے (نابینا ہو جانے کے بعد) انہیں ساتھ لے کر چلتے تھے اور انہیں تیسرے کونے کے قریب کھڑا کر دیتے تھے جو اس رکن کے بعد ہے' جو حجر اسود کے ساتھ خانہ کعبہ کے دروازے کے قریب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نماز ادا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو وہ وہاں کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز ادا کی۔

بَابُ أَمْرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: صفا و مروہ کا معاملہ

1901 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) (البقرة: 158) فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: كَلَّا لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ: كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) (البقرة: 158)

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ ان دنوں میری عمر کم تھی (میں نے یہ کہا) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ان کا طواف نہیں کرتا تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر صورت حال وہی ہوتی جو تم کہہ رہے ہو' تو پھر آیت یہ ہونی چاہئے تھی کہ ''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو ان دونوں کا طواف نہیں کرتا'' (پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت کی) یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو منات (نامی بت) کے لیے احرام باندھتے تھے اور منات نامی یہ بت ''قدید'' کے مدمقابل تھا وہ لوگ اس میں گناہ محسوس کرتے تھے کہ صفا و مروہ کی سعی کریں۔ جب اسلام آیا اور ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''بے شک صفا و مروہ' اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

1902 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

Marfat.com

اَوْفَى، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ. فَقِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ: لَا،

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کیا' تو بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں سے بچا رہے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے کر گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

1903 - حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفَى بِهٰذَا الْحَدِيثِ زَادَ ثُمَّ اَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَسَعَى بَيْنَهُمَا سَبْعًا ثُمَّ حَلَقَ رَاْسَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا و مروہ کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سات مرتبہ سعی کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈوالیا''۔

1904 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّي اَرَاكَ تَمْشِي وَالنَّاسُ يَسْعَوْنَ قَالَ: اِنْ اَمْشِ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَاِنْ اَسْعَ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ

❀❀ کثیر بن جمہان بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے صفا و مروہ کے درمیان یہ کہا۔ اے ابوعبدالرحمٰن! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ عام رفتار سے چل رہے ہیں جبکہ لوگ یہاں سے دوڑتے ہوئے گزر رہے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں عام رفتار سے چلتا ہوں' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عام رفتار سے چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور اگر میں دوڑتا ہوں' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے ہوئے بھی دیکھا ہے' لیکن اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں (اس لیے اب نہیں دوڑ سکتا)

1904- حديث صحيح، وهذا اسناد حسن فى المتابعات . كثير بن جُمهان مقبول وقد توبع. واخرجه ابن ماجه (**2988**) من طريق الجراح بن مليح، والترمذى (**880**) من طريق محمد بن فضيل، والنسائى فى "الكبرى" (**3957**) من طريق سفيان الثورى، ثلاثتهم، عن عطاء بن السائب، بهذا الاسناد. قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح

بَابُ صِفَةِ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے حج کا تذکرہ

1905 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيَّانِ، وَرُبَّمَا زَادَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضِ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهِ، سَاَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ، فَقُلْتُ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَاَهْوٰى بِيَدِهِ اِلٰى رَاْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْاَعْلٰى، ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْاَسْفَلَ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ، وَاَهْلًا يَا ابْنَ اَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَاَلْتُهُ وَهُوَ اَعْمٰى وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا يَعْنِي ثَوْبًا مُلَفَّقًا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا اِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا، فَصَلّٰى بِنَا وَرِدَاؤُهُ اِلٰى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ اُذِّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ؟ فَقَالَ: اغْتَسِلِي وَاسْتَذْفِرِي بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِي، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، قَالَ: جَابِرٌ نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْلَمُ تَاْوِيلَهُ فَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ، عَمِلْنَا بِهِ فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْهُ، وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ، قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَنْوِي اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشٰى اَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ فَقَرَاَ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125) فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. قَالَ: فَكَانَ اَبِي يَقُوْلُ قَالَ: ابْنُ نُفَيْلٍ، وَعُثْمَانُ وَلَا اَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ سُلَيْمَانُ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

Marfat.com

شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة: 158)

نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَوَحَّدَهُ وَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي، حَتّٰى اِذَا صَعَدَ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ، فَصَنَعَ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا، حَتّٰى اِذَا كَانَ آخِرُ الطَّوَافِ عَلَى الْمَرْوَةِ، قَالَ: اِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهُ فِي الْاُخْرٰى، ثُمَّ قَالَ: دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هٰكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ، لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ قَالَ: وَقَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ، وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَاَنْكَرَ عَلِيٌّ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، وَقَالَ: مَنْ اَمَرَكِ بِهٰذَا، فَقَالَتْ: اَبِي، فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ: بِالْعِرَاقِ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ فِي الْاَمْرِ الَّذِي صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهُ، اَنِّي اَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: اِنَّ اَبِي اَمَرَنِي بِهٰذَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ، صَدَقَتْ مَاذَا، قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ: قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحْلِلْ قَالَ: وَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِائَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ، وَقَصَّرُوا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَوَجَّهُوا اِلٰى مِنًى اَهَلُّوا بِالْحَجِّ، فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ بِنَمِرَةٍ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ، فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا اِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ، وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُهُ دِمَاؤُنَا: دَمُ . قَالَ عُثْمَانُ: دَمُ ابْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ: دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَقَالَ: بَعْضُ هٰؤُلَاءِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي

سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُهُ رِبَانَا: رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ، فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ، وَاِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ، اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ، فَاِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَاِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ: كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ مَسْئُوْلُوْنَ عَنِّيْ، فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا: نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ، وَاَدَّيْتَ، وَنَصَحْتَ، ثُمَّ قَالَ: بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حِيْنَ غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهُ، فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِيْنَةَ اَيُّهَا النَّاسُ، السَّكِيْنَةَ اَيُّهَا النَّاسُ كُلَّمَا اَتٰى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ اَرْخَى لَهَا قَلِيْلًا حَتّٰى تَصْعَدَ، حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ، قَالَ عُثْمَانُ: وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، قَالَ سُلَيْمَانُ: بِنِدَاءٍ وَاِقَامَةٍ، ثُمَّ اتَّفَقُوا، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ، قَالَ عُثْمَانُ وَسُلَيْمَانُ: فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ، زَادَ عُثْمَانُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا، ثُمَّ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ اَبْيَضَ وَسِيمًا، فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظُّعُنُ يَجْرِيْنَ، فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ، وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، وَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتّٰى اَتٰى مُحَسِّرًا، فَحَرَّكَ قَلِيْلًا، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّذِي يُخْرِجُكَ اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى، حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ فَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ، وَاَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ يَقُوْلُ: مَا بَقِيَ، وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهِ، ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا، مِنْ مَرَقِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ: ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ، ثُمَّ اَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ: اَنْزِعُوا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ، فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

❀❀ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم ان کے پاس گئے' تو انہوں نے تمام حاضرین کا تعارف پوچھا جب میری باری آئی تو میں نے کہا: میں امام زین العابدین کا بیٹا محمد ہوں' تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر کی طرف بڑھایا (وہ نابینا ہو چکے تھے) انہوں نے میرا اوپر والا بٹن کھولا پھر نیچے والا بٹن کھولا پھر اپنی ہتھیلی میرے سینے پر رکھی۔ میں ان دنوں نوجوان شخص تھا (اور وہ عمر رسیدہ آدمی تھے) انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! خوش آمدید۔ تم جو چاہو پوچھو۔ میں نے ان سے سوالات کیے وہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے' جب نماز کا وقت ہو گیا' تو وہ اپنے چھوٹے سے کپڑے کو لپیٹ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ ایک ایسا کپڑا تھا' جسے دوہرا کر کے سیا گیا تھا۔ وہ جب بھی اپنے کندھے پر اسے رکھتے تو اس کا کنارہ نیچے گر جاتا کیونکہ وہ کپڑا چھوٹا تھا۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی حالانکہ اس وقت ان کی بڑی چادر پاس کھونٹی پر موجود تھی۔ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) میں نے کہا: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتائیے' تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے **9** کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک (مدینہ منورہ میں) مقیم رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران حج نہیں کیا۔ پھر دسویں سال لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے تشریف لے جانے والے ہیں' تو مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ آ گئے وہ سب اس بات کے خواہشمند تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی مانند عمل کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے ان کے ساتھ ہم بھی روانہ ہوئے جب ہم ذوالحلیفہ پہنچے' تو سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر کو جنم دیا۔ اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا کہ اب میں کیا کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غسل کر کے کپڑے کا لنگوٹ باندھ لو اور احرام باندھ لو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ میدان میں لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑی ہوئی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جہاں تک میری نظر جاتی تھی میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیدل اور سوار لوگ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بھی اتنے ہی لوگ تھے۔ بائیں طرف بھی اتنے ہی لوگ تھے۔ پیچھے بھی اتنے ہی لوگ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوتا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تفسیر کا علم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے جو عمل کیا ہم نے بھی وہی عمل کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحدانیت کا اعتراف کرتے ہوئے یہ تلبیہ پڑھا۔

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں۔ بے شک حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہیں اور بادشاہی بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

لوگوں نے بھی ان کلمات کے ذریعے تلبیہ پڑھنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کی تردید نہیں کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہ تلبیہ پڑھتے رہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم صرف حج کرنے کے لیے گئے تھے۔ عمرے کا ہمارے ذہن میں نہیں تھا جب ہم بیت اللہ تک آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کا استلام کیا (اور طواف شروع کیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کی طرف تشریف لائے اور یہ آیت پڑھی:

''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔

نبی اکرم ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور خانہ کعبہ کے درمیان کیا۔

یہاں راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور خانہ کعبہ کے درمیان کیا۔

یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان دو رکعت میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کی پھر آپ ﷺ بیت اللہ کی طرف واپس تشریف لائے آپ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر آپ ﷺ دروازے سے باہر آکر صفا تشریف لے گئے جب آپ ﷺ صفا کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

''بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

ہم اس سے آغاز کریں گے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے صفا سے آغاز کیا۔ آپ ﷺ اس پر چڑھے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ (اس مقام پر پہنچے) کہ آپ ﷺ کو بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ ﷺ نے اللہ کی وحدانیت اور اس کی کبریائی کا اعتراف کرتے ہوئے یہ پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لیے مخصوص ہے۔ وہ زندگی دیتا ہے وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے اس نے اپنے وعدے کو پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی اور (دشمن کے) لشکروں کو تنہا اس نے پسپا کر دیا''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے وہاں دعا مانگی اور یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے پھر آپ ﷺ اتر کر مروہ کی طرف تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے قدم نشیبی علاقے پر پہنچے تو آپ ﷺ دوڑنے لگے۔ جب آپ ﷺ اوپر کی طرف چڑھنے لگے تو عام رفتار سے چلنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ مروہ پر آگئے۔ آپ ﷺ نے مروہ پر بھی وہی عمل کیا جو آپ ﷺ نے صفا پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ مروہ کے آخری چکر پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا۔ اگر پہلے آجاتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لے کر آتا اور میں اسے عمرہ بنالیتا تم میں سے جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے تو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنالے''۔ تو سب لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بال چھوٹے کروالیے۔ نبی اکرم ﷺ اور جن لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور تھا ان لوگوں نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حکم ہمارے اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کر کے فرمایا: عمرہ حج میں تبدیل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ ایسا کیا اور پھر فرمایا: نہیں! بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانور ساتھ لے کر آئے۔ انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پایا کہ وہ احرام کھول چکی تھیں اور انہوں نے رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھے اور سرمہ لگایا ہوا تھا۔ حضرت

Marfat.com

علی رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کیا اور دریافت کیا: تمہیں اس کا حکم کس نے دیا ہے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے والد نے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں یہ بیان کرتے تھے: میں فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کروں جو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا ہے اور جس کا ذکر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حوالے سے بتایا کہ میں نے اس حوالے سے ان پر اعتراض کیا' تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے والد نے مجھے اس طرح کرنے کا حکم دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے اس نے ٹھیک کہا ہے۔ جب تم نے حج کی نیت کی تھی' تو تم نے کیا کہا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں نے وہی احرام باندھا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ تو قربانی کے جانور ہیں' تو تم احرام نہ کھولو۔

راوی بیان کرتے ہیں: قربانی کے جانوروں کا ایک گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے اور وہ جانور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے لے کر آئے تھے وہ مل کر ایک سو ہوتے تھے۔ تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بال چھوٹے کروا لیے صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے انہوں نے احرام نہیں کھولے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب تلبیہ کا دن آیا اور لوگ منیٰ کی طرف روانہ ہونے لگے تو انہوں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر جب سورج نکل آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بالوں سے بنا ہوا خیمہ نمرہ میں لگا دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے۔ قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں مشعر الحرام کے قریب ہی وقوف کریں گے جس طرح قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے آگے تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات آ گئے۔ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا کہ نمرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیمہ لگا دیا گیا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا۔ یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیبی حصے میں آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

> ”بے شک تمہاری جان اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح یہ دن اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے۔ خبردار زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والا ہر معاملہ میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہے۔ زمانہ جاہلیت کے تمام خون کالعدم قرار دیئے جاتے ہیں۔ میں سب سے پہلے اپنے خاندان (کے خون) کو معاف کرتا ہوں“۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو ربیعہ کے صاحبزادے کا خون ہے' جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔

بعض راویوں نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ صاحبزادے بنوسعد میں دودھ پیتے بچے تھے اور ہذیل کے لوگوں نے انہیں

Marfat.com

قتل کر دیا تھا' (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور زمانہ جاہلیت کا تمام سود کالعدم ہیں سب سے پہلے میں اپنے (خاندان کے) سود کو کالعدم قرار دیتا ہوں جو عباس بن عبدالمطلب نے وصول کرنا تھا وہ مکمل طور پر کالعدم ہے اور عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا کیونکہ تم نے اللہ کی امانت کے تحت انہیں حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمے کے ذریعے ان کی شرم گاہوں کو حلال کیا ہے۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بچھونے پر ایسے کسی شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کرتی ہیں' تو تم ان کی پٹائی کرو لیکن وہ زیادہ شدید نہ ہو اور عورتوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کو خوراک اور لباس مناسب طور پر فراہم کرو۔ میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب ہے۔ تم لوگوں سے میرے بارے میں دریافت کیا جائے گا' تو تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تبلیغ کر دی (رسالت کے پیغام) کو ادا کر دیا۔ خیر خواہی کر لی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر پھر اسے لوگوں کی طرف کر کے یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا، اے اللہ تو گواہ ہو جا، اے اللہ تو گواہ ہو جا۔

پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔ پھر آپ ﷺ قصواء پر سوار ہو کر وقوف کی جگہ پر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی طرف تھا جبکہ حبل مشاۃ آپ ﷺ کے سامنے کی طرف تھا۔ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر لیا اور سورج غروب ہونے تک وقوف کیے رہے۔ جب اس کی تھوڑی سی زردی رخصت ہو گئی اور اس کی ٹکیہ غائب ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے قصواء کی لگام کو کھینچا ہوا تھا یہاں تک کہ اس اونٹنی کا سر پالان کی لکڑی تک پہنچ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں دست مبارک کے ذریعے (اشارہ کرتے ہوئے) یہ فرما رہے تھے: اے لوگو! آرام سے چلو، اے لوگو! آرام سے چلو۔ جب بھی آپ ﷺ کسی پہاڑی کے پاس تشریف لاتے تھے' تو اس کی لگام کو ڈھیلا کر دیتے تھے تاکہ وہ اس پر چڑھ جائے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ وہاں آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ہمراہ ادا کیں۔

یہاں سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی۔ پھر تمام راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں۔

''پھر نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے' یہاں تک کہ جب صبح صادق ہو گئی تو آپ ﷺ نے فجر کی نماز صبح صادق ہونے کے فوراً بعد ادا کر لی''۔

یہاں سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ ادا کی۔ پھر تمام راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں' پھر آپ ﷺ قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام آئے اور اس پر چڑھ گئے۔

عثمان اور سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا۔ اس کی حمد بیان کی اور اس کی کبریائی کا اعتراف کیا۔ لا الہ الا اللہ پڑھا۔

Marfat.com

عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: اس کی وحدانیت کا اعتراف کیا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ مسلسل وقوف کئے رہے' یہاں تک کہ اچھی طرح روشنی ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ وہ ایک وجیہہ شخص تھے' جب نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' تو آپ ﷺ کا گزر کچھ خواتین کے پاس سے ہوا جو جارہی تھیں' تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے ان خواتین کی طرف دیکھنا شروع کردیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر رکھا' اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دوسری طرف موڑ دیا۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ بھی دوسری طرف دیکھنے لگے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ محسر پہنچے' تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو ذرا سی حرکت دی (یعنی ذرا تیز چلایا) پھر آپ ﷺ درمیانی راستے سے چلتے ہوئے آئے جو بڑے جمرہ تک لے کر جاتا ہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے آپ ﷺ نے اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے اتنی چھوٹی کنکری ماری جو چٹکی میں آسکتی تھی آپ ﷺ نے وادی کے نشیبی حصے سے کنکریاں ماریں' پھر نبی اکرم ﷺ وادی کے نشیبی حصے سے قربان گاہ کی طرف تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے تریسٹھ اونٹ نحر کئے پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے باقی رہ جانے والے اونٹوں کو نحر کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی قربانی میں انہیں اپنا حصہ دار بنایا تھا پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ہر قربانی کے جانور کے جسم کا ایک حصہ لے کر اسے ہنڈیا میں ڈال کر اسے پکایا گیا' تو ان دونوں حضرات نے اس کا گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔

سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف واپس تشریف لائے آپ ﷺ نے مکہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ بنوعبدالمطلب کے پاس تشریف لائے' جو لوگوں کو آب زم زم پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنوعبدالمطلب (زم زم کے کنویں) سے پانی نکالتے رہو۔ اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ نکالتا۔ انہوں نے ایک ڈول نکال کر نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا۔

1906 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، الْمَعْنٰى وَاحِدٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ بِعَرَفَةَ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَاِقَامَتَيْنِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ، وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ اَسْنَدَهُ حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ فِي الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ، وَوَافَقَ حَاتِمَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَلٰى اِسْنَادِهِ، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ

❀❀ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے

Marfat.com

عرفات میں ایک اذان کے ہمراہ ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں آپ ﷺ نے ان کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی اور دو اقامتوں کے ساتھ (یہ نمازیں ادا کی تھیں) جب کہ آپ ﷺ نے مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔ آپ ﷺ نے ان کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہ کی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حاتم بن اسماعیل نے اس روایت کو ایک طویل حدیث میں مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن علی جعفی نامی راوی نے حاتم بن اسماعیل کی موافقت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں''۔

1907 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنَا اَبِى، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ نَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ: قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ: قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.

❀❀ امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر صادق رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں یہاں قربانی کروں گا ویسے منیٰ سارے کا سارا قربانی کی جگہ ہے''۔

آپ ﷺ نے عرفات میں وقوف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے یہاں وقوف کیا ہے' لیکن پورا عرفات وقوف کی جگہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں جب وقوف کیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہاں وقوف کیا ہے ویسے پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔

1908 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، بِاِسْنَادِهِ زَادَ فَانْحَرُوا فِىْ رِحَالِكُمْ.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''تم لوگ اپنے پڑاؤ کی جگہ پر قربانی کرلو''۔

1909 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِى، عَنْ جَابِرٍ، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاَدْرَجَ فِى الْحَدِيْثِ عِنْدَ قَوْلِهِ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)، قَالَ: فَقَرَاَ فِيْهِمَا بِالتَّوْحِيدِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقَالَ فِيْهِ: قَالَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْكُوفَةِ، قَالَ اَبِى: هٰذَا الْحَرْفُ لَمْ يَذْكُرْهُ جَابِرٌ: فَذَهَبْتُ مُحَرِّشًا، وَذَكَرَ قِصَّةَ فَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

1907- اسناده صحيح. يحيى بن سعيد: هو القطان. واخرجه مفرقاً النسائى فى "الكبرىٰ" (**3994**) و (**4037**) و (**4119**) من طريق يعقوب بن ابراهيم، عن يحيى بن سعيد، بهذا الاسناد. واخرجه ابن ماجه (**3012**) من طريق محمد بن المنكدر، و (**3048**) من طريق عطاء بن ابى رباح، كلاهما عن جابر، به. وهو فى "مسند احمد" (**14440**).

Marfat.com

❀❀ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو نقل کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔ یہاں انہوں نے راوی کے یہ الفاظ نقل کردیئے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعت میں وحدانیت سے متعلق سورتوں کی اور سورہ کافرون کی تلاوت کی' اور اس روایت میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں یہ بات بیان کی۔

(اس روایت میں یہ بھی ہے) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ بات بیان کی کہ یہ الفاظ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل نہیں کئے ''میں غصے کے عالم میں گیا پھر راوی نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے متعلق پورا واقعہ ذکر کیا''۔

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفہ میں وقوف کرنا

1910 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ قَالَتْ: فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضُ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش اور ان کے پیروکار لوگ مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے وہ خود کو حمس (نمایاں مذہبی حیثیت کے مالک) قرار دیتے تھے اور باقی تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب اسلام آیا تو اللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات تشریف لائیں وہاں پر وقوف کریں اور وہاں سے روانہ ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''پھر تم وہیں سے واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں''۔

بَابُ الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى

باب: منیٰ کی طرف روانہ ہونا

1911- حديث صحيح، وهذا اسناد قوى. الاحوص بن جَوَّاب صدوق لا باس به، وقد توبع. سليمان الاعمش: هو سليمان بن مهران الاسدى مولاهم، والحكم: هو ابن عُتيبة الكندى مولاهم، ومِقسَم: هو ابن بُجرة الهاشمى مولاهم. واخرجه الترمذى (**895**) من طريق عبد الله بن الاجلَح، عن الاعمش، بهذا الاسناد. واخرجه ابن ماجه (**3004**)، والترمذى (**894**) من طريق عطاء بن ابى رباح، عن ابن عباس: ان رسول الله - صلَّى الله عليه وسلم - صلَّى بمنى يوم التروية الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم غدا الى عرفة. وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب.

Marfat.com

1911 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْفَجْرَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِمِنًى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن ظہر کی نماز اور عرفہ کے دن فجر کی نماز منیٰ میں ادا کی تھی۔

1912 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيعٍ، قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيْنَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ: بِمِنًى قُلْتُ: فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟، قَالَ: بِالْاَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ

❀❀ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ میں نے کہا: آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیے جو آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں۔ میں نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی، تو انہوں نے کہا: ابطح میں۔ پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ اسی طرح کرو جس طرح تمہارے حکمران کرتے ہیں۔

بَابُ الْخُرُوْجِ اِلٰى عَرَفَةَ

باب: عرفہ کی طرف روانہ ہونا

1913 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: غَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ صَبِيحَةَ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ، وَهِيَ مَنْزِلُ الْاِمَامِ الَّذِي يَنْزِلُ بِهِ بِعَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن کی صبح فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد منیٰ سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی نمرہ میں پڑاؤ کیا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں (ہمارے دور میں) حکمران پڑاؤ کرتا ہے، یہاں تک کہ جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت وہاں سے روانہ

1911- حديث صحيح، وهذا اسناد قوى. الاحوص بن جَوَّاب صدوق لا باس به، وقد توبع. سليمان الاعمش: هو سليمان بن مهران الاسدى مولاهم، والحكم: هو ابن عُتيبة الكندى مولاهم، ومِقسَم: هو ابن بُجرة الهاشمى مولاهم. واخرجه الترمذى (**895**) من طريق عبد الله بن الاجلَح، عن الاعمش، بهذا الاسناد. واخرجه ابن ماجه (**3004**)، والترمذى (**894**) من طريق عطاء بن ابى رباح، عن ابن عباس: ان رسول الله - صلَّى الله عليه وسلم - صلَّى بمنى يوم التروية الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم غدا الى عرفة. وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب.

Marfat.com

ہوئے۔ آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا پھر آپ ﷺ روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے عرفہ میں وقوف کی جگہ پر وقوف کیا۔

بَابُ الرَّوَاحِ اِلٰى عَرَفَةَ

باب: عرفہ کی طرف جانا

1914 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا اَنْ قَتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، اَرْسَلَ اِلٰى ابْنِ عُمَرَ اَيَّةُ سَاعَةٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوحُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ: اِذَا كَانَ ذٰلِكَ رُحْنَا فَلَمَّا اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَّرُوحَ، قَالُوْا: لَمْ تَزِغِ الشَّمْسُ، قَالَ: اَزَاغَتْ، قَالُوْا: لَمْ تَزِغْ اَوْ زَاغَتْ، قَالَ: فَلَمَّا قَالُوْا: قَدْ زَاغَتْ ارْتَحَلَ

❀❀ سعید بن حسان بیان کرتے ہیں: جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا' تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھجوایا کہ نبی اکرم ﷺ آج کے دن کس وقت روانہ ہوتے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب وہ وقت ہوگا' تو ہم روانہ ہو جائیں گے۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا' تو لوگوں نے کہا: ابھی تو سورج ڈھلا نہیں ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا وہ ڈھل گیا ہے' تو لوگوں نے کہا: جی نہیں! ابھی وہ نہیں ڈھلا ہے۔ جب لوگوں نے بتایا: وہ ڈھل گیا ہے' تو وہ روانہ ہو گئے۔

بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفہ میں منبر پر خطبہ دینا

1915 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِيْ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَوْ عَمِّهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ

❀❀ زید بن اسلم' بنوضمرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے ان کے والد یا ان کے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ وہ عرفہ میں منبر پر موجود تھے۔

1916 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْحَيِّ، عَنْ اَبِيْهِ نُبَيْطٍ، اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ اَحْمَرَ يَخْطُبُ

❀❀ حضرت نبیط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے سرخ اونٹ پر عرفہ میں وقوف کے دوران خطبہ

1916– صحيح لغيره، وهذا اسناد قد اضطرب فيه سلمة بن نُبيط فرواه مرة كما عند المصنف هنا، ورواه مرة اخرى عن ابيه مباشرة باسقاط الرجل المبهم، وانظر تمام الكلام على اسناده فيما علقناه على "مسند احمد" (**18721**). واخرجه ابن ماجه (**1286**)، والنسائي في "الكبرى" (**3985**) و (**3986**) من طرق عن سلمة بن نبيط، عن ابيه، به. باسقاط الرجل المبهم، ورواية ابن ماجه دون قوله: احمر. وهو في "مسند احمد" (**18721**).

Marfat.com

دیتے ہوئے دیکھا۔

1917 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنِى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ - قَالَ: هَنَّادٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ اَبِىْ عَمْرٍو - قَالَ: حَدَّثَنِىْ خَالِدُ بْنُ الْعَدَّاءِ بْنِ هَوْذَةَ - قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيرٍ قَائِمٌ فِى الرِّكَابَيْنِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ وَكِيعٍ كَمَا قَالَ: هَنَّادٌ.

❀❀ حضرت خالد بن عداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دو رکابوں میں پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1918 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ اَبُوْ عَمْرٍو، عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بِمَعْنَاهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَوْضِعِ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفہ میں وقوف کا مقام

1919 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو يَعْنِى ابْنَ دِيْنَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ، قَالَ: اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِىُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِىْ مَكَانٍ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو عَنِ الْاِمَامِ فَقَالَ: اَمَا اِنِّىْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ: قِفُوا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ، فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيمَ

❀❀ حضرت یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت عرفہ میں ایسی جگہ پر موجود تھے جو امام کے وقوف کی جگہ سے دور تھی۔ حضرت ابن مربع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم مخصوص مقامات پر وقوف کرو، تم اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر عمل پیرا ہو۔

بَابُ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ

باب: عرفہ سے واپس آنا

1920 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ الْمَعْنَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ، وَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا عَادِيَةً حَتّٰى أَتٰى جَمْعًا، زَادَ وَهْبٌ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ، وَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا حَتّٰى أَتٰى مِنًى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے روانہ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام سے چل رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! آرام سے چلو کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز چلانا نیکی نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کسی سواری کو نہیں دیکھا کہ وہ تیز رفتاری سے چل رہی ہو یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لے آئے یہاں وہب نامی راوی نے زائد الفاظ نقل کئے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز چلانا نیکی نہیں ہے تم لوگ آرام سے چلو۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کسی سواری کو نہیں دیکھا کہ وہ تیز چل رہی ہو۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لے آئے۔

1921 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ عَشِيَّةَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمُعَرَّسِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ، ثُمَّ بَالَ، وَمَا قَالَ: زُهَيْرٌ أَهْرَاقَ الْمَاءَ، ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جِدًّا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الصَّلَاةُ، قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ: فَرَكِبَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحِلُّوا، حَتّٰى أَقَامَ الْعِشَاءَ، وَصَلّٰى، ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ، زَادَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ؟ قَالَ: رَدِفَهُ الْفَضْلُ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلٰى رِجْلَيَّ.

❀❀ کریب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ یہ بتائیے کہ شام کے وقت جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے' تو آپ لوگوں نے کیا: کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اس گھاٹی میں آئے جہاں لوگ اپنی

1920- اسناده صحيح. سفيان: هو ابن سعيد بن مسروق الثورى، وعَبيدة: هو ابن حميد بن صهيب الكوفى، وسليمان الاعمش: هو ابن مهران، والحكم: هو ابن عُتيبة الكندى مولاهم، ومِقسَم: هو ابن بجرة الهاشمى. واخرجه بنحوه البخارى (**1671**) من طريق سعيد بن جبير، ومسلم (**1282**)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (**4050**) من طريق ابى معبد، والنسائى (**4000**) و (**4001**) من طريق عطاء بن ابى رباح، ثلاثتهم عن ابن عباس. ورواية مسلم عن ابن عباس عن اخيه الفضل بن عباس، والنسائى عن ابن عباس عن اسامة بن زيد. وهو فى "مسند احمد" (**2427**).

سواریاں بٹھاتے ہیں اس جگہ کو معرس کہا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور پھر آپ ﷺ نے پیشاب کیا۔ یہاں راوی نے یہ الفاظ استعمال نہیں کیے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانی بہایا پھر آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوایا آپ ﷺ نے وضو کیا' جس میں مبالغہ نہیں تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نماز ادا کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز آگے جا کر ہو گی۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم سوار ہوئے' یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آ گئے' تو آپ ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی۔ پھر لوگوں نے اپنی سواریوں کو پڑاؤ کی جگہ پر بٹھا دیا۔ ابھی انہوں نے پالان نہیں کھولے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر لوگوں نے پالان اتارے۔

محمد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: کریب بیان کرتے ہیں: پھر اگلے دن صبح آپ ﷺ نے کیا کیا۔ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور میں قریش کے ان افراد کے ساتھ پیدل روانہ ہو گیا جو پہلے چلے گئے تھے۔

1922 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ثُمَّ اَرْدَفَ اُسَامَةَ فَجَعَلَ يُعْنِقُ عَلٰى نَاقَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ الْاِبِلَ يَمِيْنًا، وَشِمَالًا، لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ وَيَقُوْلُ: السَّكِينَةَ اَيُّهَا النَّاسُ وَدَفَعَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور آپ ﷺ کی اونٹنی درمیانی رفتار سے چلتی رہی آپ ﷺ کے دائیں بائیں لوگ اونٹوں کو تیز چلانے کی کوشش کر رہے تھے آپ ﷺ نے ان کی طرف رخ کیے بغیر ارشاد فرمایا: اے لوگو! آرام سے چلو جب سورج غروب ہو گیا' تو آپ ﷺ روانہ ہوئے۔

1923 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَاَنَا جَالِسٌ، كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ؟، قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. قَالَ هِشَامٌ: النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ

❁❁ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا میں اس وقت وہاں بیٹھا ہوا تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' تو کس رفتار سے چلے تھے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ درمیانی رفتار سے چلے تھے آپ ﷺ رش کم پاتے تھے' تو رفتار ذرا تیز کر دیتے تھے۔

ہشام نامی راوی کہتے ہیں: لفظ ''نص'' اس رفتار کے لیے استعمال ہوتا ہے' جو لفظ ''عنق'' والی رفتار سے زیادہ ہو۔

1924 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ،

1923 – اسناده صحيح. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة. وهو عند مالك في "الموطا" /1 392، ومن طريقه اخرجه البخاري (1666)، والنسائي في "الكبرى" (4043). واخرجه البخاري (2999) و (4413)، ومسلم (1286)، وابن ماجه (3017)، والنسائي في "الكبرى" (4005) من طرق عن هشام بن عروة، به. وهو في "مسند احمد" (21760).

Marfat.com

عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر موجود تھا جب سورج غروب ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (عرفات سے) روانہ ہوگئے۔

1925 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ، نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّاَ، وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ، قُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِيْ مَنْزِلِهِ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی میں پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا لیکن اس میں مبالغہ نہیں کیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور مزدلفہ تشریف لے آئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے مبالغہ کے ساتھ وضو کیا۔ پھر نماز قائم کی گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر ہر شخص نے اپنے پڑاؤ کی جگہ پر اپنے اونٹ کو بٹھالیا۔ پھر عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہ نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان (کوئی نفل) نماز ادا نہیں کی۔

بَابُ الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ

باب: مزدلفہ میں نماز ادا کرنا

1926 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

1926- اسناده صحيح. ابن شهاب: هو محمد بن مسلم بن عُبيد الله القرشي الزهري. وهو عند مالك في "الموطا" **1/ 400**، ومن طريقه اخرجه مسلم باثر (**1217**)، والنسائي في "المجتبى" (**607**). واخرجه البخاري (**1092**) من طريق يونس بن يزيد، عن ابن شهاب، به. واخرجه ابن ماجة (**3021**) من طريق عُبيد الله، عن سالم، عن ابيه: ان النبي -صلَّى الله عليه وسلم- صلَّى المغرب بالمزدلفة فلمّا انخنا قال: "الصلاة باقامة." واخرجه البخاري (**1668**) من طريق نافع، ومسلم (**1288**) والنسائي (**4017**) من طريق عُبيد الله بن عَبد الله بن عمر، والنسائي في "الكبرى" (**1591**) من طريق عبد الرحمٰن بن يزيد، ثلاثتهم عن عبد الله بن عمر. وهو في "مسند احمد" (**5287**)، و"صحيح ابن حبان" (**3859**).

Marfat.com

1927 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ: بِاِقَامَةٍ اِقَامَةِ جَمْعٍ بَيْنَهُمَا، قَالَ اَحْمَدُ، قَالَ وَكِيعٌ صَلَّى كُلَّ صَلَاةٍ بِاِقَامَةٍ،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے الگ' الگ اقامت کے ذریعے ایک ساتھ دونوں نمازوں کو ادا کیا تھا۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر نماز الگ اقامت کے ہمراہ ادا کی تھی۔

1928 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، ح، وحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى، اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، بِاِسْنَادِ ابْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَعْنَاهُ قَالَ: بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلَمْ يُنَادِ فِی الْاُولَى، وَلَمْ يُسَبِّحْ عَلٰى اِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، قَالَ مَخْلَدٌ: لَمْ يُنَادِ فِیْ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ہر نماز کے لیے الگ اقامت کہی تھی۔

اور پہلی نماز میں اذان نہیں دی تھی اور ان میں کسی نماز کے بعد کوئی نفل نماز ادا نہیں کی تھی۔

مخلد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ ﷺ نے ان میں سے کسی بھی نماز کے لیے اذان نہیں دلوائی۔

1929 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ: مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ، بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

❁❁ عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں مغرب کی نماز میں تین اور عشاء کی نماز میں دو رکعت ادا کیں' تو مالک بن حارث نے ان سے کہا: یہ کون سی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اس جگہ پر ایک اقامت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں یہ دونوں نمازیں (اس طرح) ادا کی ہیں۔

1930 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ يَعْنِی ابْنَ يُوْسُفَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَا: صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ، بِالْمُزْدَلِفَةِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ، فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ كَثِيْرٍ

❁❁ سعید بن جبیر اور عبداللہ بن مالک بیان کرتے ہیں: ہم نے مزدلفہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں۔ اس کے بعد راوی نے ابن کثیر کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

1931 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: اَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا بَلَغْنَا جَمْعًا صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا، وَاثْنَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لَنَا ابْنُ عُمَرَ: هٰكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ

Marfat.com

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم مزدلفہ پہنچے تو انہوں نے ایک اقامت کے ساتھ ہمیں مغرب اور عشاء کی نمازوں میں پہلے تین رکعت اور پھر دو رکعت پڑھائیں جب انہوں نے نماز مکمل کرلی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہم سے فرمایا: اس جگہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

1932 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَقَامَ بِجَمْعٍ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا، وَقَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ

سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے مزدلفہ میں اقامت کہلوا کر مغرب کی نماز میں تین رکعت ادا کیں اور عشاء کی دو رکعت ادا کیں، پھر انہوں نے یہ بات بتائی میں اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا۔ انہوں نے اس جگہ پر اس طرح کیا تھا پھر یہ بات بیان کی تھی میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر اس طرح کیا تھا۔

1933 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ يَكُنْ يَفْتُرُ، مِنَ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ، حَتّٰى أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، أَوْ أَمَرَ إِنْسَانًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عِلَاجُ بْنُ عَمْرٍو بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا

اشعث بن سلیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ عرفات سے مزدلفہ آیا وہ اس دوران اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ پہنچ گئے، پھر اذان اور اقامت کہی گئی یا پھر کسی کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان یا اقامت کہے، پھر انہوں نے مغرب کی نماز میں ہمیں تین رکعت پڑھائیں، پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: ابھی ایک اور نماز ادا کرنی ہے انہوں نے عشاء کی نماز میں دو رکعت پڑھائیں، پھر انہوں نے رات کا کھانا منگوایا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: جب اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اس طرح نماز ادا کی ہے۔

1934 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ، وَأَبَا عَوَانَةَ، وَأَبَا مُعَاوِيَةَ، حَدَّثُوهُمْ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عِمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى

1932- اسناده صحيح. مسدّد: هو ابن مسرهد الاسدى، ويحيٰى: هو ابن سعيد القطان، وشعبة: هو ابن الحجاج الازدى. واخرجه مسلم (**1288**)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (**4012**) و (**4014**) من طريقين عن شعبة، بهذا الاسناد. وقرن بسلمة الحكم بن عتيبة. واخرجه مسلم (**1288**)، والنسائى (**4013**) من طريق سفيان الثورى، عن سلمة ابن كهيل، به. وهو فى "صحيح ابن حبان" (**3859**).

صَلَاةً اِلَّا لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ، فَاِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، وَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ مِنَ الْغَدِ قَبْلَ وَقْتِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کوئی نماز اس کے وقت کے علاوہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ مزدلفہ کا معاملہ مختلف ہے۔ مزدلفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں' اور اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز اس کے عام وقت سے پہلے ادا کی تھی۔

1935 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: فَلَمَّا اَصْبَحَ يَعْنِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ عَلٰى قُزَحَ فَقَالَ: هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ، وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَنَحَرْتُ هَا هُنَا، وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ، فَانْحَرُوا فِىْ رِحَالِكُمْ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قزح پہاڑ پر ٹھہرے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قزح (پہاڑ) ہے یہ وقوف کی جگہ ہے ویسے مزدلفہ سارا وقوف کی جگہ ہے۔ میں نے یہاں قربانی کرنی ہے اور منیٰ سارا قربان گاہ ہے' تو تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی قربانی کرلو۔

1936 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَفْتُ هَا هُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَوَقَفْتُ هَا هُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَنَحَرْتُ هَا هُنَا، وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِىْ رِحَالِكُمْ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے یہاں عرفہ میں وقوف کیا ہے عرفہ سارا کا سارا وقوف کی جگہ ہے میں نے یہاں مزدلفہ میں وقوف کیا ہے اور مزدلفہ سارا کا سارا وقوف کی جگہ ہے میں نے یہاں قربانی کی ہے منیٰ سارا قربانی کی جگہ ہے' تو تم لوگ اپنے پڑاؤ کی جگہ پر قربانی کرلو''۔

1937 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ، وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ، وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ، وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عرفہ سارا وقوف کی جگہ ہے منیٰ سارا قربان گاہ ہے اور مزدلفہ سارا وقوف کی جگہ ہے' مکہ کا ہر راستہ گزرگاہ اور قربانی کی جگہ ہے''۔

1935– صحيح لغيره، وهذا اسناد حسن. عبد الرحمٰن بن عياش - وهو عبد الرحمٰن ابن الحارث بن عبد الله بن عياش - مختلف فيه وهو حسن الحديث. سفيان: هو ابن سعيد بن مسروق الثورى. واخرجه ابن ماجه (**3010**) من طريق يحيى بن آدم، بهذا الاسناد. واخرجه مطولاً الترمذى (**900**) من طريق ابى احمد الزبيرى، عن سفيان الثورى، به. وهو فى "مسند احمد" (**1348**).

Marfat.com

1938 - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى يَرَوُا الشَّمْسَ عَلٰى ثَبِيرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت کے لوگ اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے' جب تک سورج کو ''ثبیر'' (پہاڑ) پر نہیں دیکھ لیتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے برخلاف کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہو گئے۔

بَابُ التَّعْجِيلِ مِنْ جَمْعٍ

باب: مزدلفہ سے جلدی روانہ ہو جانا

1939 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِىْ ضَعْفَةِ اَهْلِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے کمزور افراد تھے جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات پہلے روانہ کر دیا تھا۔

1940 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ اَفْخَاذَنَا، وَيَقُوْلُ: اُبَيْنِىَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اللَّطْخُ: الضَّرْبُ اللَّيِّنُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ہمیں یعنی عبدالمطلب کے بچوں کو گدھوں پر سوار کر کے پہلے بھجوا دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے زانوؤں پر آہستہ سے مار کر فرمایا: اے میرے بچو! تم جمرہ کو اس وقت تک کنکریاں نہ مارنا جب تک سورج نکل نہیں آتا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ ''بطخ'' والے سے مراد نرمی سے مارنا ہے۔

1941 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَدِّمُ ضُعَفَاءَ اَهْلِهِ بِغَلَسٍ، وَيَاْمُرُهُمْ يَعْنِىْ لَا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل خانہ کو اندھیرے میں پہلے روانہ کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی یعنی یہ کہ وہ اس وقت تک جمرہ کو کنکریاں نہ ماریں جب تک سورج نکل نہیں آتا۔

Marfat.com

1942 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِی ابْنَ عُثْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ، الَّذِی يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - تَعْنِیْ - عِنْدَهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھجوادیا انہوں نے فجر سے پہلے جمرہ کو کنکریاں مارلیں، پھر وہ چلی گئیں اور انہوں نے طواف افاضہ کرلیا اور یہ ان کی باری کا مخصوص دن تھا۔ یعنی وہ دن تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں رہنا تھا۔

1943 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَخْبَرَنِیْ مُخْبِرٌ، عَنْ اَسْمَاءَ، اَنَّهَا رَمَتِ الْجَمْرَةَ، قُلْتُ: اِنَّا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ بِلَيْلٍ، قَالَتْ: اِنَّا كُنَّا نَصْنَعُ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ مخبر، سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے بارے میں نقل کرتے ہیں: انہوں نے جمرہ کو کنکریاں ماریں، تو میں نے کہا: ہم نے جمرہ کو رات کے وقت کنکریاں مارلی ہیں (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے مارلی ہیں) تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم (خواتین) ایسا ہی کرتی تھیں۔

1944 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ، وَاَوْضَعَ فِیْ وَادِی مُحَسِّرٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے، تو آرام سے چل رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ چٹکی میں آجانے والی کنکریاں ماریں۔ وادی محسر سے گزرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رفتار کو تیز کرلیا۔

بَابُ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

باب: حج اکبر کا دن

1945 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِی ابْنَ الْغَازِ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِی الْحَجَّةِ الَّتِی حَجَّ، فَقَالَ: اَیُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: يَوْمُ النَّحْرِ، قَالَ: هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تھا۔ اس حج کے موقع پر قربانی کی رات

1944- حديث صحيح، وهذا اسناد ضعيف لابهام الراوی عن اسماء، لكن روى الحديث من طريق آخر صحيح ذكرناه عند الحديث السالف قبله. وهو فی "صحيح البخاری" (**1679**)، و"صحيح مسلم" (**1291**) من طريق عبد الله ابن كيسان عن اسماء بنحوه عند النسائی (**4027**) من طريق مولى لاسماء، عنها، وهو فی "المسند" (**26941**).

Marfat.com

آپ ﷺ جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ قربانی کا دن ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ حج اکبر کا دن ہے۔

1946 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَارِسٍ، اَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ، حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَيَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ، يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَكْبَرُ الْحَجُّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ان لوگوں میں بھجوایا جنہوں نے قربانی کے دن یہ اعلان کرنا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا' اور کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکے گا' اور حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے اور حج اکبر سے مراد حج ہے۔

بَابُ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

باب: حرمت والے مہینے

1947 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِىْ حَجَّتِهِ، فَقَالَ: اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقِعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ.

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بے شک زمانہ اس دن سے مسلسل ایک ہی طرح سے گزر رہا ہے' جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا۔ سال **12** مہینوں کا ہوتا ہے جن میں سے **4** حرمت کے مہینے ہیں۔ ان میں سے تین مہینے آگے پیچھے آتے ہیں ذیقعد، ذوالحج اور محرم اور (چوتھا مہینہ) مضر کے رجب کا مہینہ ہے' جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے''۔

1948 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَيَّاضٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ، قَالَ: اَبُوْ دَاوٗدَ سَمَّاهُ ابْنُ عَوْنٍ، فَقَالَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن عون نامی راوی نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام عبدالرحمٰن ذکر کیا ہے جس کے حوالے سے یہ روایت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ

باب: جو شخص عرفہ کو نہیں پاتا

1949 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَجَاءَ نَاسٌ اَوْ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَاَمَرُوا رَجُلًا فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الْحَجُّ؟، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادَى الْحَجُّ، الْحَجُّ، يَوْمُ عَرَفَةَ، مَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ لَّيْلَةِ جَمْعٍ فَتَمَّ حَجُّهُ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ اَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِي بِذٰلِكَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مِهْرَانُ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: الْحَجُّ، الْحَجُّ مَرَّتَيْنِ وَرَوَاهُ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: الْحَجُّ مَرَّةً

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عرفہ میں موجود تھے۔ کچھ لوگ جو نجد سے تعلق رکھتے تھے وہ آئے انہوں نے ایک شخص کو ہدایت کی تو اس نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا: حج کیسے ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے بلند آواز میں کہا حج عرفہ کے دن میں ہوتا ہے' جو شخص مزدلفہ کی رات سے صبح کی نماز سے پہلے یہاں آجائے اس کا حج مکمل ہو جاتا ہے اس میں منیٰ میں تین دن کا قیام ہوتا ہے' جو شخص دو دن کے بعد پہلے چلا جائے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو (تیسرے دن کے لیے) ٹھہرا رہے اس کو بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ یہ اعلان کرتا رہا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت اس طرح ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: حج یہ ہے حج یہ ہے۔ یعنی یہ لفظ دو بار استعمال ہوا ہے۔ یحییٰ بن سعید نے سفیان کے حوالے سے لفظ حج ایک مرتبہ روایت کیا ہے۔

1950 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ، اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْقِفِ يَعْنِي بِجَمْعٍ قُلْتُ: جِئْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ جَبَلِ طَيِّءٍ اَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَاَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْرَكَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَاَتٰى عَرَفَاتَ، قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا، فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَقَضٰى تَفَثَهُ

1949- اسناده صحيح. محمد بن كثير: هو العبدي، وسفيان: هو ابن سعيد الثوري. واخرجه ابن ماجه (**3015**) و (**3015** م)، والترمذي (**954**) و (**905**)، والنسائي في "الكبرى" (**3997**) و (**3998**) و (**4036**) من طرق عن سفيان الثوري، والنسائي (**4166**) من طريق شعبة، كلاهما عن بكير بن عطاء، به. وهو في "مسند احمد" (**18774**)، و"صحيح ابن حبان" (**3892**).

Marfat.com

❀❀ حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں طے کے دو پہاڑوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا ہے اور میں نے اپنے آپ کو بھی مشقت کا شکار کیا ہے اللہ کی قسم! میں نے ہر ٹیلے پر وقوف کیا۔ تو کیا میرا حج ہو گیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ اس نماز کو پالیا اور وہ اس سے پہلے رات یا دن میں عرفات آچکا ہو اس کا حج ہو گیا اور اس نے اپنے میل کچیل (کا وقت) پورا کرلیا۔

بَابُ النُّزُولِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں پڑاؤ کرنا

1951 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِمِنًى وَنَزَّلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ: لِيَنْزِلِ الْمُهَاجِرُوْنَ هَا هُنَا وَاَشَارَ اِلٰى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ وَالْاَنْصَارُ هَا هُنَا وَاَشَارَ اِلٰى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيَنْزِلِ النَّاسُ حَوْلَهُمْ

❀❀ عبدالرحمٰن بن معاذ ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں لوگوں کو خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پڑاؤ کی جگہیں مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مہاجرین یہاں پڑاؤ کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اور انصار یہاں پڑاؤ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی بائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اور باقی لوگ ان کے اردگرد پڑاؤ کریں۔

بَابُ اَيِّ يَوْمٍ يَخْطُبُ بِمِنًى

باب: منیٰ میں کون سے دن خطبہ دیا جائے

1952 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَجُلَيْنِ، مِنْ بَنِي بَكْرٍ، قَالَا: رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَيْنَ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ، وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهِ وَهِيَ خُطْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي خَطَبَ بِمِنًى

❀❀ ابن ابونجیح اپنے والد کے حوالے سے بنو بکر سے تعلق رکھنے والے دو افراد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایام تشریق کے درمیانے دن میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پاس ہم موجود تھے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خطبہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ارشاد فرمایا تھا۔

1953 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُصَيْنٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَرَّاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ، وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

Marfat.com

الرُّنُوسِ، فَقَالَ: اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا؟، قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اَلَیْسَ اَوْسَطَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ؟.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَكَذٰلِكَ قَالَ: عَمُّ اَبِیْ حُرَّةَ الرَّقَاشِیِّ، اِنَّهٗ خَطَبَ اَوْسَطَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

❁❁ سیّدہ سراء بنت نبہان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ خاتون زمانہ جاہلیت میں ایک گھر کی نگران تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں: رؤس والے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے دریافت کیا: یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ ایام تشریق کا درمیانی دن نہیں ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحرہ رقاشی کے چچا نے بھی اسی طرح روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے درمیانی دن میں خطبہ دیا تھا۔

بَابُ مَنْ قَالَ: خَطَبَ یَوْمَ النَّحْرِ

باب: جو اس بات کا قائل ہے کہ قربانی کے دن خطبہ دیا جائے

1954 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، حَدَّثَنِی الْهِرْمَاسُ بْنُ زِیَادٍ الْبَاهِلِیُّ، قَالَ: رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰی نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ یَوْمَ الْاَضْحٰی بِمِنًی

❁❁ حضرت ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عید الاضحیٰ کے دن منیٰ میں اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

1955 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ یَعْنِی ابْنَ الْفَضْلِ الْحَرَّانِیَّ، حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ الْكَلَاعِیُّ، سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ خُطْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی یَوْمَ النَّحْرِ

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن منیٰ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

بَابُ اَیِّ وَقْتٍ یَخْطُبُ یَوْمَ النَّحْرِ

باب: قربانی کے دن کون سے وقت میں خطبہ دیا جائے

1956 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ الدِّمَشْقِیُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ الْمُزْنِیِّ، حَدَّثَنِیْ رَافِعُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزْنِیُّ، قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ، وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَیْنَ قَاعِدٍ وَقَائِمٍ

❁❁ حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اس وقت جب دن چڑھ چکا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آگے پہنچا رہے تھے' اور کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے اور کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

Marfat.com

بَابُ مَا يَذْكُرُ الْإِمَامُ فِي خُطْبَتِهِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں امام اپنے خطبے کے دوران کس چیز کا ذکر کرے

1957 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ بِمِنًى فَفُتِحَتْ أَسْمَاعُنَا، حَتّٰى كُنَّا نَسْمَعُ مَا يَقُولُ: وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ الْجِمَارَ فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: بِحَصَى الْخَذْفِ ثُمَّ أَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَنَزَلُوا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، وَأَمَرَ الْأَنْصَارَ فَنَزَلُوا مِنْ وَرَاءِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ نَزَلَ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا ہم اس وقت منیٰ میں موجود تھے' تو ہماری سماعت کو کشادہ کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ ہم وہ سن رہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے' حالانکہ ہم اپنی پڑاؤ کی جگہ پر موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دینا شروع کی یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرات کے تذکرے تک پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلیاں (کانوں میں) رکھیں اور فرمایا: چٹکی میں آنے والی کنکریاں مارنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کو حکم دیا' تو انہوں نے مسجد کے آگے کی طرف پڑاؤ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا' تو انہوں نے مسجد کے پیچھے کی طرف پڑاؤ کیا۔ پھر اس کے بعد لوگوں نے (آس پاس کی جگہوں پر) پڑاؤ کیا۔

بَابُ يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

باب: منیٰ کی مخصوص راتیں مکہ میں بسر کرنا

1958 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي حَرِيزٌ أَوْ أَبُو حَرِيزٍ الشَّكُّ مِنْ يَحْيٰى، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ فَرُّوخٍ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّا نَتَبَايَعُ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَيَأْتِي أَحَدُنَا مَكَّةَ فَيَبِيتُ عَلَى الْمَالِ، فَقَالَ: أَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاتَ بِمِنًى وَظَلَّ

❀❀ حریز بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبدالرحمٰن بن فروخ کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ ہم لوگوں کے اموال کی خرید و فروخت کرتے ہیں' جب کوئی شخص مکہ آتا ہے' تو اپنے مال کے ساتھ رات وہاں بسر کر سکتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں رات بسر کی تھی' اور دن بھی۔

1959 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ

1958– اسناده ضعيف؛ لجهالة حريز او ابى حَريز. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وابن جريج: هو عبد الملك بن عبد العزيز. واخرجه البيهقى 5/ 153 من طريق ابى داود.

Marfat.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ منیٰ کی راتیں مکہ میں بسر کریں کیونکہ انہوں نے پانی پلانا ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔

بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں نماز ادا کرنا

1960 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، اَنَّ اَبَا مُعَاوِيَةَ، وَحَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ، حَدَّثَاهُ وَحَدِيثُ اَبِي مُعَاوِيَةَ اَتَمُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى اَرْبَعًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ، زَادَ، عَنْ حَفْصٍ، وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهِ، ثُمَّ اَتَمَّهَا زَادَ مِنْ هَا هُنَا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَلَوَدِدْتُ اَنَّ لِي مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ. قَالَ: الْاَعْمَشُ، فَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ اَشْيَاخِهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ صَلَّى اَرْبَعًا، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: عِبْتَ عَلٰى عُثْمَانَ ثُمَّ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا، قَالَ: الْخِلَافُ شَرٌّ.

❁❁ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) منیٰ میں چار رکعت نماز ادا کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (یہاں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں۔

یہاں حفص نامی راوی نے یہ زائد الفاظ نقل کیے ہیں: اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حکومت کے ابتدائی سالوں میں ان کی اقتداء میں (دو رکعت ادا کی ہیں) پھر وہ مکمل نماز ادا کرنے لگے' یہاں سے راوی نے ابومعاویہ کے حوالے سے یہ زائد الفاظ نقل کیے ہیں: پھر راستے مختلف ہو گئے' مجھے یہ بات پسند ہے کہ ان چار رکعت کی بجائے' میری دو ایسی رکعت ہوں جو قبول ہوں۔

اعمش کہتے ہیں: معاویہ بن قرہ نے اپنے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خود جب چار رکعت ادا کی تھیں' تو ان سے دریافت کیا گیا۔ آپ نے تو اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تھی۔ اب آپ نے بھی چار رکعت ادا کی ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: (حاکم وقت) سے اختلاف کرنا خرابی ہے۔

1961 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُثْمَانَ اِنَّمَا صَلَّى بِمِنًى اَرْبَعًا لِاَنَّهُ اَجْمَعَ عَلَى الْاِقَامَةِ بَعْدَ الْحَجِّ.

❁❁ زہری کہتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعت اس لیے ادا کی تھیں' کیونکہ انہوں نے حج کے بعد

1960- اسناده صحيح. مسدّد: هو ابن مسرهد الاسدى، وابو معاوية: هو محمد ابن خازم الضرير، والاعمش: هو سليمان بن مهران الاسدى، وابراهيم: هو ابن يزيد النخعى. واخرجه البخارى (**1084**) و (**1657**)، ومسلم (**695**)، والنسائى فى "الكبرى" (**1919**) و (**1920**) من طرق عن الاعمش، بهذا الاسناد. وبعضهم يختصره، وجميعهم دون حديث معاوية بن قرة. وهو فى "مسند احمد" (**3593**).

Marfat.com

(مکہ میں) مقیم رہنے کا پختہ ارادہ کیا تھا۔

1962 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ، صَلَّى اَرْبَعًا لِاَنَّهُ اتَّخَذَهَا وَطَنًا.

❀❀ ابراہیم بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چار رکعت اس لیے ادا کی تھیں، کیونکہ انہوں نے اسے (مکہ کو) وطن بنالیا تھا۔

1963 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا اتَّخَذَ عُثْمَانُ الْاَمْوَالَ بِالطَّائِفِ وَاَرَادَ اَنْ يُقِيمَ بِهَا صَلَّى اَرْبَعًا، قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ بِهِ الْاَئِمَّةُ بَعْدَهُ.

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے طائف میں جائیداد خرید لی اور انہوں نے یہاں مقیم رہنے کا پختہ ارادہ کرلیا تو وہ چار رکعت ادا کرنے لگے۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حکمرانوں نے اسی طرز عمل کو اختیار کرلیا۔

1964 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، اَتَمَّ الصَّلَاةَ بِمِنًى مِنْ اَجْلِ الْاَعْرَابِ لِاَنَّهُمْ كَثُرُوا عَامَئِذٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ اَرْبَعًا لِيُعَلِّمَهُمْ اَنَّ الصَّلَاةَ اَرْبَعٌ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مکمل نماز دیہاتیوں کی وجہ سے ادا کی تھی، کیونکہ وہ اس سال بہت زیادہ تعداد میں آئے تھے۔ تو انہوں نے لوگوں کو چار رکعت اس لیے پڑھائی تھیں، تاکہ انہیں یہ تعلیم دیں کہ نماز میں چار رکعت ہوتی ہیں۔

بَابُ الْقَصْرِ لِاَهْلِ مَكَّةَ

باب: اہل مکہ کا نماز قصر کرنا

1965 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ، وَكَانَتْ اُمُّهُ تَحْتَ عُمَرَ فَوَلَدَتْ لَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَالنَّاسُ اَكْثَرُ مَا كَانُوا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: حَارِثَةُ بْنُ خُزَاعَةَ: وَدَارُهُمْ بِمَكَّةَ

❀❀ حارثہ بن وہب خزاعی، جن کی والدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے عبیداللہ بن عمر کو جنم دیا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں منیٰ میں نماز ادا کی لوگوں کی تعداد بہت

1965- اسناده صحيح. النُّفيليُّ: هو عبد الله بن محمد بن علي بن نُفيل، وزهير: هو ابن معاوية الجُعفي، وابو اسحاق، هو عَمرو بن عبد الله السَّبيعي. واخرجه البخاريّ (**1083**) و (**1656**)، ومسلم (**696**)، والترمذي (**897**)، والنسائي في "الكبرى" (**1916**) و (**1917**) من طرق عن ابي اسحاق. قال الترمذي: حديث حسن صحيح.

Marfat.com

زیادہ تھی۔ آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کا تعلق خزاعہ قبیلے سے ہے اور ان کی رہائش گاہ مکہ میں تھی۔

بَابٌ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: جمرات کو کنکریاں مارنا

1966 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ، عَنْ اُمِّهِ، قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَهُوَ رَاكِبٌ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَرَجُلٌ مِّنْ خَلْفِهِ يَسْتُرُهُ، فَسَاَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ، فَقَالُوْا: الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَازْدَحَمَ النَّاسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَاِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

❀❀ سلیمان بن عمرو اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وادی کے نشیبی حصے سے جمرہ کو کنکریاں مارتے دیکھا۔ آپ ﷺ اس وقت سوار تھے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہہ رہے تھے۔ ایک شخص آپ ﷺ کے پیچھے موجود تھا' اور وہ آپ ﷺ کو آڑ میں لیے ہوئے تھا۔ میں نے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا' تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں کیونکہ لوگوں کا ہجوم زیادہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو' جب تم جمرہ کو کنکریاں مارو' تو اتنی کنکریاں مارنا جو چٹکی میں آتی ہوں۔

1967 - حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْرٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ، عَنْ اُمِّهِ، قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَاكِبًا وَرَاَيْتُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ حَجَرًا فَرَمَى، وَرَمَى النَّاسُ.

❀❀ سلیمان بن عمرو اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جمرہ عقبہ کے قریب پہاڑی پر دیکھا میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں میں کنکریاں دیکھیں آپ ﷺ نے وہ ماریں اور لوگوں نے بھی کنکریاں ماریں۔

1968 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ، بِاِسْنَادِهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ زَادَ، وَلَمْ يَقُمْ عِنْدَهَا

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''آپ ﷺ اس جمرہ کے پاس رکے نہیں''۔

1969 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَاْتِي الْجِمَارَ فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ مَاشِيًا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا، وَيُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

Marfat.com

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کے دن تینوں دنوں میں جاتے ہوئے بھی اور واپس آتے ہوئے بھی پیدل جمرات تک آتے تھے اور یہ بات بتاتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے تھے۔

1970 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِى عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ يَقُوْلُ: لِتَاْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ، فَاِنِّىْ لَا اَدْرِىْ لَعَلِّىْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِى هٰذِهِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن اپنی سواری پر سوار رہتے ہوئے کنکریاں مارتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم حج کے اعمال سیکھ لو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں اس حج کے بعد حج کر بھی سکوں گا یا نہیں۔

1971 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِى عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، فَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت اپنی سواری پر بیٹھ کر کنکریاں ماریں البتہ بعد کے دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھلنے کے بعد کنکریاں ماریں۔

1972 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِىُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ وَبَرَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، مَتٰى اَرْمِى الْجِمَارَ، قَالَ: اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِ، فَاَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ، فَقَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا

❁❁ وبرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: میں جمرات کو کنکریاں کب ماروں؟ انہوں نے فرمایا: جب تمہارا امام (حاکم وقت) کنکریاں مارے تو تم بھی کنکریاں مارو۔ میں نے ان سے دوبارہ یہی سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم اس کے لیے زوال کے وقت کا انتظار کیا کرتے تھے۔ جب سورج ڈھل جایا کرتا تھا تو ہم کنکریاں مارا کرتے تھے۔

1973 - حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ بَحْرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَعْنٰى قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى، فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِىَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِى الْجَمْرَةَ، اِذَا زَالَتِ

1973– اسناده حَسَن. ابو خالد الاحمر - وهو سليمان بن حيان الازدى - قوى الحديث، ثم هو متابع، ومحمد بن اسحاق حسن الحديث، وقد صرح بالسماع عند ابن حبان (**3868**) فانتفت شبهة تدليسه. على بن بَحْر: هو القطان، وعبد الله بن سعيد: هو الكندى الاشج. واخرجه احمد فى "مسنده" (**24592**)، وابن الجارود فى "المنتقى" (**492**)، وابو يعلى فى "مسنده" (**4744**)، وابن خزيمة فى "صحيحه" (**2956**) و (**2971**)، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" (**3514**)، وفى "شرح معانى الآثار" /2 220، والدارقطنى فى "سننه" (**2680**)، والبيهقى فى "دلائل النبوة" /5 443

Marfat.com

الشَّمْسُ كُلُّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى، وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ، وَيَتَضَرَّعُ، وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آخری دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کر لی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کی راتیں وہاں بسر کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کو اس وقت کنکریاں ماریں جب سورج ڈھل چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جمرہ کو سات کنکریاں ماریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اور دوسرے جمرہ کے قریب ٹھہرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا' اور گریہ وزاری کی' جبکہ تیسرے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس نہیں ٹھہرے۔

1974 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَّا انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى، جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ، وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ، وَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

❀❀ عبدالرحمٰن بن یزید' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ جمرہ کبریٰ کے پاس آئے' تو انہوں نے بیت اللہ کو اپنے بائیں طرف رکھا۔ منیٰ کو اپنے دائیں طرف رکھا اور جمرہ کو سات کنکریاں ماریں۔ انہوں نے فرمایا: اس طرح کنکریاں اس ہستی نے ماری تھیں جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

1975 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبُيُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ بِيَوْمَيْنِ وَيَرْمُونَ، يَوْمَ النَّفْرِ

❀❀ ابوبداح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات بسر کرنے کی اجازت دی تھی' یوں کہ وہ قربانی کے دن رمی کریں گے اگلے دن اور اس سے اگلے دن کی' دو دنوں کی رمی ایک ساتھ کر لیں گے' اور پھر روانگی کے دن رمی کریں گے۔

1976 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدُ ابْنَيْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا، وَيَدَعُوا يَوْمًا

❀❀ ابوبداح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ ایک دن رمی

1976– اسناده صحيح. مسدّد: هو ابن مسرهد الاسدى، وسفيان: هو ابن عيينة، وعبد الله ومحمد: هما ابن ابى بكر بن محمد الانصارى، وابو البدّاح بن عدى: هو ابو البداح بن عاصم بن عدى، نسب الى جدّه هنا. واخرجه ابن ماجه (**3036**)، والترمذى (**975**)، والنسائى فى "الكبرى" (**4060**) من طرق عن سفيان، عن عبد الله وحده، عن ابيه، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (**23774**)، و"صحيح ابن حبان" (**3888**).

Marfat.com

کریں اور ایک دن ترک کر دیں۔

1977 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ، يَقُوْلُ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: عَنْ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجِمَارِ، قَالَ: مَا اَدْرِىْ اَرَمَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ اَوْ بِسَبْعٍ

❀❀ ابومجلز نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جمرہ کی رمی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماری تھیں' یا سات کنکریاں ماری تھیں۔

1978 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَمَى اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ الْحَجَّاجُ لَمْ يَرَ الزُّهْرِيَّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارے تو وہ ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتا ہے' البتہ عورتوں (یعنی بیوی) کا معاملہ مختلف ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ضعیف ہے' کیونکہ حجاج نامی راوی نے نہ تو زہری کو دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے کسی حدیث کا سماع کیا ہے۔

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

باب: سر منڈوانا اور بال چھوٹے کروانا

1979 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ قَالَ: وَالْمُقَصِّرِيْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم کر۔ تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے (بھی دعا کیجئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم کر۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے (دعا کیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں پر بھی (رحم کر)۔

1979- اسناده صحيح. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة، ونافع: هو مولى ابن عمر . وهو عند مالك فى "الموطا" 1/ 395، ومن طريقه اخرجه البخارى (**1727**)، ومسلم (**1301**). واخرجه مسلم (**1301**)، وابن ماجه (**3044**)، والترمذى (**930**)، والنسائى فى "الكبرى" (**4099**) و (**4101**) من طريقين عن نافع، به. وهو فى "مسند احمد" (**4657**) و (**5507**)، و"صحيح ابن حبان" (**3880**).

Marfat.com

1980 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈوالیا تھا۔

1981 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِنًى فَدَعَا بِذِبْحٍ، فَذُبِحَ، ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ، فَأَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ فَجَعَلَ يَقْسِمُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ، ثُمَّ أَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنے پڑاؤ کی جگہ پر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو طلب کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ذبح کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام کو بلوایا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے دائیں حصے کو مونڈ دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس موجود افراد کو ایک' ایک دو' دو بال تقسیم کرنے شروع کیے۔ پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بائیں حصے کو مونڈ دیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں ابوطلحہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیئے۔

1982 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو نُعَيْمٍ الْحَلَبِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فِيهِ: قَالَ لِلْحَالِقِ: ابْدَأْ بِشِقِّي الْأَيْمَنِ فَاحْلِقْهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: دائیں طرف سے آغاز کرو اور اسے مونڈ دو۔

1983 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْأَلُ يَوْمَ مِنًى فَيَقُولُ: لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ: إِنِّي أَمْسَيْتُ وَلَمْ أَرْمِ، قَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے: کوئی حرج نہیں ہے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر مونڈ لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب سر مونڈ لو' کوئی حرج نہیں ہے ایک شخص نے کہا: شام ہوگئی لیکن میں نے رمی نہیں کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

1984 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ، إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سر منڈوانے کا حکم عورتوں کے لیے نہیں ہے ان کے لیے صرف بال (تھوڑے سے) کاٹنے کا حکم ہے''۔

1985 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيُّ، ثِقَةٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: اَخْبَرَتْنِي اُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ، اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورتوں کے لیے سر منڈوانے کا حکم نہیں ہے خواتین کے لیے بال کترنے کا حکم ہے''۔

بَابُ الْعُمْرَةِ

باب: عمرہ کرنا

1986 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَحُجَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا۔

1987 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَعْمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ اِلَّا لِيَقْطَعَ بِذَلِكَ اَمْرَ اَهْلِ الشِّرْكِ، فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ وَمَنْ دَانَ دِينَهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: اِذَا عَفَا الْوَبَرُ وَبَرَاَ الدَّبَرُ وَدَخَلَ صَفَرُ فَقَدْ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَكَانُوْا يُحَرِّمُوْنَ الْعُمْرَةَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ ذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ذی الحج کے مہینے میں صرف اس لیے عمرہ کروایا تھا۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کی اس رسم کو ختم کر دیں کیونکہ قریش اور ان کے دین پر عمل پیرا لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ جب اونٹوں کے بال بڑھ جائیں ان کے زخم ٹھیک ہو جائیں اور صفر کا مہینہ شروع ہو جائے' تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا حلال ہوتا ہے یہ لوگ ذی الحج اور محرم گزر جانے سے پہلے عمرہ کرنے کو حرام قرار دیتے تھے۔

1988 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

1986– اسناده صحيح. ابن جريج - وهو عبد الملك بن عبد العزيز - صرح بالاخبار عند البخاري. يحيى بن زكريا: هو ابن ابي زائدة الهمداني. واخرجه البخاري (**1774**) من طريق عبد الله بن المبارك، عن ابن جريج، به. وهو في "مسند احمد" (**5069**). واخرج احمد (**6475**

Marfat.com

اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ مَرْوَانَ، الَّذِی اُرْسِلَ اِلٰی اُمِّ مَعْقَلٍ، قَالَتْ: كَانَ اَبُوْ مَعْقَلٍ حَاجًّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَتْ اُمُّ مَعْقَلٍ: قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ عَلَيَّ حَجَّةً فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ حَتّٰى دَخَلَا عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عَلَيَّ حَجَّةً وَاِنَّ لِاَبِیْ مَعْقَلٍ بَكْرًا، قَالَ اَبُوْ مَعْقَلٍ: صَدَقَتْ، جَعَلْتُهُ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِهَا فَلْتَحُجَّ عَلَيْهِ، فَاِنَّهُ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَاَعْطَاهَا الْبَكْرَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ امْرَاَةٌ قَدْ كَبِرْتُ وَسَقِمْتُ فَهَلْ مِنْ عَمَلٍ يُجْزِءُ عَنِّیْ مِنْ حَجَّتِی، قَالَ: عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تُجْزِءُ حَجَّةً

❁❁ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: مجھے مروان کے اس قاصد نے بتایا جس نے اسے سیّدہ اُمّ معقل رضی اللہ عنہا کے ہاں بھیجا تھا۔ سیّدہ اُمّ معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے جب وہ آئے' تو سیّدہ اُمّ معقل رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ مجھ پر بھی حج لازم تھا پھر یہ دونوں روانہ ہوئے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر بھی حج لازم تھا' اور حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جوان اونٹ ہے' تو حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ٹھیک کہہ رہی ہے میں نے اسے اللہ کی کے لیے مخصوص کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تم اسے دے دو تا کہ یہ اس پر حج کرلے' کیونکہ یہ (حج بھی) اللہ کی راہ میں ہے' تو حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے وہ اونٹ اسے دے دیا۔ اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو بوڑھی اور بیمار ہو چکی ہے' تو کیا کوئی ایسا عمل ہے' جو میرے لیے حج کی جگہ کفایت کر جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج سے کفایت کر جاتا ہے۔

1989 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ مَعْقَلِ بْنِ اُمِّ مَعْقَلٍ الْاَسَدِیِّ اَسَدِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنِیْ يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ مَعْقَلٍ، قَالَتْ: لَمَّا حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ، فَجَعَلَهُ اَبُوْ مَعْقِلٍ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاَصَابَنَا مَرَضٌ وَهَلَكَ اَبُوْ مَعْقِلٍ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّهِ جِئْتُهُ، فَقَالَ: يَا اُمَّ مَعْقِلٍ مَا مَنَعَكِ اَنْ تَخْرُجِی مَعَنَا؟، قَالَتْ: لَقَدْ تَهَيَّاْنَا فَهَلَكَ اَبُوْ مَعْقِلٍ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ هُوَ الَّذِی نَحُجُّ عَلَيْهِ فَاَوْصَى بِهِ اَبُوْ مَعْقِلٍ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ، فَاِنَّ الْحَجَّ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَاَمَّا اِذْ فَاتَتْكِ هٰذِهِ الْحَجَّةُ مَعَنَا فَاعْتَمِرِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَاِنَّهَا كَحَجَّةٍ فَكَانَتْ تَقُوْلُ: الْحَجُّ حَجَّةٌ، وَالْعُمْرَةُ عُمْرَةٌ، وَقَدْ قَالَ: هٰذَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِیْ اِلَيَّ خَاصَّةً

❁❁ سیّدہ اُمّ معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کرنے کا ارادہ کیا' تو ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا' جسے حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے وقف کیا تھا۔ پھر انہیں بیماری لاحق ہوئی جس کے نتیجے میں حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے تشریف لے گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج کر کے تشریف لائے' تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ معقل تم ہمارے ساتھ (حج کے لیے) کیوں نہیں گئی تو اس خاتون نے عرض کی: ہم تیاری کر چکے تھے' لیکن حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔ ہمارے پاس صرف ایک ہی اونٹ تھا' جس پر

ہم نے حج کے لیے جانا تھا۔ حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے یہ وصیت کر دی یہ اللہ کی راہ کے لیے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس اونٹ پر سوار ہو کر کیوں روانہ نہیں ہوئی' کیونکہ حج بھی اللہ کی راہ میں ہوتا ہے' جب تمہارا ہمارے ساتھ یہ حج رہ گیا' تو اب تم رمضان میں عمرہ کر لینا' کیونکہ یہ حج کی مانند ہوتا ہے۔

وہ خاتون یہ کہا کرتی تھیں حج' حج ہوتا ہے۔ عمرہ' عمرہ ہوتا ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات ارشاد فرمائی کہ مجھے نہیں معلوم کہ کیا یہ بطور خاص میرے لیے ہے؟

1990 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ فَقَالَتْ: امْرَاَةٌ لِزَوْجِهَا اَحِجَّنِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَمَلِكَ، فَقَالَ: مَا عِنْدِى مَا اُحِجُّكِ عَلَيْهِ، قَالَتْ: اَحِجَّنِىْ عَلٰى جَمَلِكَ فُلَانٍ، قَالَ: ذَاكَ حَبِيسٌ فِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِى تَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ، وَاِنَّهَا سَاَلَتْنِى الْحَجَّ مَعَكَ، قَالَتْ: اَحِجَّنِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: مَا عِنْدِى مَا اُحِجُّكِ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ اَحِجَّنِىْ عَلٰى جَمَلِكَ فُلَانٍ، فَقُلْتُ: ذَاكَ حَبِيسٌ فِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَحْجَجْتَهَا عَلَيْهِ كَانَ فِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاِنَّهَا اَمَرَتْنِىْ اَنْ اَسْاَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقْرِئْهَا السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ، وَاَخْبِرْهَا اَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِى - يَعْنِىْ عُمْرَةً فِىْ رَمَضَانَ -

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے لیے جانے کا ارادہ کیا' تو ایک خاتون نے اپنے شوہر سے کہا: تم اپنے اونٹ پر مجھے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج پر لے جاؤ تو اس نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر سوار کروا کر میں تمہیں حج کرواؤں۔ تو اس عورت نے کہا: تم اپنے فلاں اونٹ پر مجھے حج کرا دو۔ تو اس شخص نے کہا: وہ تو اللہ کی راہ کے لیے وقف ہے۔ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری بیوی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجا ہے اور اس نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرواؤں اس نے مجھے یہ کہا ہے کہ تم مجھے اللہ کے رسول کے ساتھ حج کراؤ۔ میں نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں سوار کروا کر لے کر جاؤں' تو اس نے کہا: تم مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کے لیے لے جاؤ۔ میں نے کہا: وہ تو اللہ کی راہ کے لیے وقف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس عورت کو اس اونٹ پر حج کروا دیتے ہو' تو یہ بھی اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔

اس شخص نے عرض کی: اس عورت نے مجھے یہ کہا تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کروں کہ کون سی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کو میری طرف سے سلام کہنا اور اسے یہ بتانا: یہ چیز میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد رمضان میں عمرہ کرنا تھی۔

1991 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ عُمْرَتَيْنِ عُمْرَةً فِىْ ذِى الْقِعْدَةِ، وَعُمْرَةً فِىْ شَوَّالٍ

Marfat.com

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمرے کیے تھے۔ ایک عمرہ ذی القعدہ میں کیا تھا' اور ایک عمرہ شوال میں کیا تھا۔

1992 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ: مَرَّتَيْنِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوَى الَّتِي قَرَنَهَا بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ

❁❁ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ انہوں نے جواب دیا: دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات جانتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمرے کے علاوہ تین عمرے کیے تھے جو عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے ساتھ کیا تھا۔

1993 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، وَقُتَيْبَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ: عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالثَّانِيَةَ حِينَ تَوَاطَئُوا عَلَى عُمْرَةٍ مِنْ قَابِلٍ، وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، وَالرَّابِعَةَ الَّتِي قَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے تھے۔ عمرہ حدیبیہ، دوسرا وہ عمرہ جو اگلے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا، تیسرا وہ عمرہ جو جعرانہ سے کیا۔ چوتھا وہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔

1994 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ

1991- رجاله ثقات، وقد اختُلف فى وصله وارساله، فقد رواه مالك فى "موطئه" **/1 342** عن هشام بن عروة، عن ابيه مرسلاً، ورجح ابن عبد البر فى "التمهيد" **/22 289** المرسل، وكذلك ابن القيم فى "زاد المعاد" **/2 125**، فانه رجح المرسل، وقال: وهو غلط ايضاً، اما من هشام، واما من عروة، اصابه فيه ما اصاب ابن عمر، وقد رواه ابو داود مرفوعاً عن عائشة، وهو غلط ايضاً لا يصح رفعه. قال: ويدل على بطلانه عن عائشة: ان عائشة وابن عباس وانس بن مالك، قالوا: لم يعتمر رسول الله - صلّى الله عليه وسلم - الا فى ذى القعدة. وهذا هو الصواب. فان عمرة الحديبية وعمرة القضية كانتا فى ذى القعدة، وعمرة القران انما كانت فى ذى القعدة، وعمرة الجعرانة ايضاً كانت فى اول ذى القعدة، وانما وقع الاشتباه انه خرج من مكة فى شوال للقاء العدوّ، وفرغ من عدوّه، وقسم الغنائم، ودخل مكة معتمراً من الجِعرانة، ودخل مكة ليلاً معمراً من الجِعرانة، وخرج منها ليلاً، فخفيت عمرتُه هذه على كثير من الناس، وكذلك قال مُحرِّش الكعبى. والله اعلم. وقال الذهبى فى "مهذب السنن الكبرى" للبيهقى **/4 162**: هذا منكر

1993- اسناده صحيح. النُّفيليُّ: عبد الله بن محمد بن على بن نُفَيل، وقُتيبة: هو ابنُ سعيد، وعكرمة: هو مولى ابن عباس. واخرجه ابن ماجه (**3003**)، والترمذى (**828**) من طريق داود بن عبد الرحمٰن ابن داود العطار، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن غريب. واخرجه الترمذى (**829**) من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن عكرمة. مرسلاً. وهو فى "مسند احمد" (**2211**)، و"صحيح ابن حبان" (**3946**).

1994- اسناده صحيح. همام: هو ابن يحيى العَوذى، وقتادة: هو ابن دِعامة السَّدوسى، وابو الوليد الطيالسى: هو هشام بن عبد الملك. واخرجه البخارى (**1780**) و (**4148**) ومختصراً (**3066**)، ومسلم (**1253**) من طريق هُدبةُ بن خالد، بهذا الاسناد. واخرجه البخارى (**1778**) و (**1779**)، ومسلم (**1253**)، والترمذى (**827**) من طرق عن همام بن يحيى، به. وهو فى "مسند احمد" (**12372**)، و"صحيح ابن حبان" (**3764**).

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلَّهُنَّ فِىْ ذِى الْقِعْدَةِ اِلَّا الَّتِى مَعَ حَجَّتِهِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَتْقَنْتُ مِنْ هَا هُنَا مِنْ هُدْبَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ اَبِى الْوَلِيْدِ، وَلَمْ اَضْبِطْهُ عُمْرَةً زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ اَوْ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ فِىْ ذِى الْقِعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِىْ ذِى الْقِعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے تھے۔ وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی القعد کے مہینے میں کیے تھے۔ سوائے اس کے' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ کیا تھا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: میں نے ہدبہ سے سن کر یاد رکھے اور میں نے یہ ابوولید سے سنے تھے' لیکن مجھے یہ الفاظ پوری طرح سے یاد نہیں رہے کہ کیا الفاظ ہیں وہ عمرہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے زمانے میں کیا تھا یا یہ الفاظ ہیں: وہ عمرہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے کیا تھا' اور وہ عمرہ قضاء جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی القعد کے مہینے میں کیا تھا' اور ایک عمرہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے کیا تھا۔ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی القعدہ کے مہینے میں حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا' اور ایک عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔

بَابُ الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيْضُ فَيُدْرِكُهَا الْحَجُّ فَتَنْقُضُ عُمْرَتَهَا وَتُهِلُّ بِالْحَجِّ هَلْ تَقْضِى عُمْرَتَهَا؟

باب: عمرہ کا احرام باندھنے والی عورت کو اگر حیض آجائے اور حج کا وقت بھی آجائے' تو وہ اپنے عمرے کو ختم کر دے گی اور حج کا احرام باندھ لے گی' تو کیا وہ عمرے کی قضاء کرے گی

1995 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ يُّوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَرْدِفْ اُخْتَكَ عَائِشَةَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَاِذَا هَبَطَتْ بِهَا مِنَ الْاَكَمَةِ فَلْتُحْرِمْ فَاِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ

❀❀ سیّدہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھالو اور اسے تنعیم سے عمرہ کروادو۔ جب تم ٹیلے سے نیچے اترو تو عائشہ کو احرام باندھ لینا چاہئے اس طرح یہ عمرہ مقبول ہوگا۔

1996 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُزَاحِمِ بْنِ اَبِىْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَسِيْدٍ، عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِىِّ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِعْرَانَةَ فَجَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَرَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَحْرَمَ، ثُمَّ اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَاسْتَقْبَلَ بَطْنَ سَرِفَ حَتّٰى لَقِىَ طَرِيْقَ الْمَدِيْنَةِ

Marfat.com

فَاَصْبَحَ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ

❁❁ حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے۔ پھر جتنا اللہ کو منظور تھا اتنی نماز ادا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا اپنی سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرف کے نشیبی حصے کا رخ کیا' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے راستے پر آئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں یوں صبح کی جیسے رات یہیں گزاری تھی۔

بَابُ الْمَقَامِ فِي الْعُمْرَةِ

باب: عمرہ میں مقیم رہنے کا حکم

1997 - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ ثَلَاثًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عمرہ قضاء کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تین دن ٹھہرے تھے۔

بَابُ الْإِفَاضَةِ فِي الْحَجِّ

باب: حج میں طواف افاضہ کرنا

1998 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى يَعْنِي رَاجِعًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی یعنی واپس آ کر ادا کی۔

1999 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، يُحَدِّثَانِهِ جَمِيعًا ذَاكَ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي يَصِيرُ إِلَيَّ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَاءَ يَوْمِ النَّحْرِ فَصَارَ إِلَيَّ وَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي أُمَيَّةَ مُتَقَمِّصَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَهْبٍ: هَلْ أَفَضْتَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْزِعْ عَنْكَ الْقَمِيصَ قَالَ: فَنَزَعَهُ مِنْ رَأْسِهِ وَنَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيصَهُ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ هَذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوا - يَعْنِي مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا النِّسَاءَ -، فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفُوا هَذَا الْبَيْتَ صِرْتُمْ حُرُمًا كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطُوفُوا بِهِ

❁❁ سیّدہ زینت بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: جب میری باری کی رات تھی' تو نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ شام کے وقت میرے پاس تشریف لائے۔ یہ قربانی کے دن کی بات ہے آپ ﷺ میرے پاس موجود تھے کہ وہب بن زمعہ میرے ہاں آئے۔ ان کے ساتھ ابوامیہ کی آل سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بھی تھا۔ ان دونوں نے قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے وہب سے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا تم نے طواف افاضہ کرلیا ہے؟ تو اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم یہ قمیص اتار دو۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے سر کی طرف سے اسے اتار دیا۔ ان کے ساتھی نے بھی اپنے سر کی طرف سے قمیص کو اتار دیا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! یہ کیوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن کے بارے میں تمہیں یہ اجازت دی گئی ہے کہ جب تم جمرہ کی رمی کر چکے ہو تو تم احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتے ہو البتہ خواتین کا معاملہ مختلف ہے اور جب تم اس گھر کا طواف کرنے سے پہلے شام کر دیتے ہو تو تم پھر دوبارہ پہلے کی طرح احرام کی حالت میں آجاتے ہو جو جمرہ کو کنکریاں مارنے سے پہلے تھی یہ اس وقت تک رہے گا جب تک تم طواف نہیں کر لیتے۔

2000 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ يَوْمِ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن کے طواف کو رات تک مؤخر کیا تھا۔

2001 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي اَفَاضَ فِيهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے طواف افاضہ کے دوران رمل نہیں کیا تھا۔

بَابُ الْوَدَاعِ

باب: طواف رخصت

2002 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ کسی بھی طرف سے واپس چلے جاتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوئی شخص اس وقت تک ہرگز روانہ نہ ہو۔ جب تک وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

2002– اسناده صحيح. نصر بن علي: هو ابن صُهبان الازدي، وسفيان: هو ابن عيينة، وسليمان الاحول: هو ابن ابي مسلم المكي، وطاووس: هو ابن كيسان. واخرجه مسلم (**1327**)، وابن ماجه (**3070**)، والنسائي في "الكبرى" (**4170**) من طرق عن سفيان، بهذا الاسناد. واخرجه البخاري (**1755**)، ومسلم (**1328**)، والنسائي في "الكبرى" (**4185**)

Marfat.com

بَابُ الْحَائِضِ تَخْرُجُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

باب: حیض والی عورت طواف افاضہ کے بعد روانہ ہوگی

2003 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَقِيلَ: اِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ، فَقَالَ: فَلَا اِذًا

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا۔ تو عرض کی گئی: انہیں حیض آگیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شاید اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

2004 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَرْاَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ تَحِيضُ، قَالَ: لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ: كَذٰلِكَ اَفْتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: اَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ سَاَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَاَلْتَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِكَيْ مَا اُخَالِفَ

❀❀ حضرت حارث بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا: جو قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کر لیتی ہے اور پھر اسے حیض آجاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس عورت کو سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی طرح فتویٰ دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے ہاتھ برباد ہو جائیں تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' جس کے بارے میں تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر چکے ہو' تا کہ میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم) کے برخلاف فیصلہ دوں۔

2003- اسناده صحيح. القعنبى: هو عبد الله بن مسلمة، ومالك: هو ابن انس. وهو عند مالك فى "الموطا" **1/ 413** واخرجه البخارى (**4401**)، ومسلم باثر (**1328**)، وابن ماجه (**3072**) من طريق ابن شهاب الزهرى، عن ابى سلمة وعروة، عن عائشة، به. واخرجه البخارى (**328**)، ومسلم باثر (**1328**)، والنسائى فى "الكبرى" (**4181**) من طريق عمرة بنت عبد الرحمٰن، والبخارى (**1561**) و (**1762**) و (**1771**) و (**1772**) و (**5329**) و (**6157**)، ومسلم (**1211**) باثر (**1328**)، وابن ماجه (**3073**) من طريق الاسود بن يزيد، والبخارى (**1733**)، ومسلم باثر (**1328**) من طريق ابى سلمة بن عبد الرحمٰن، والبخارى (**1757**)، ومسلم باثر (**1328**)، والترمذى (**963**) من طريق القاسم بن محمد، اربعتهم عن عائشة، به. وهو فى "مسند احمد" (**24101**) و (**25662**)، و"صحيح ابن حبان" (**3902**) و (**3903**) و (**3904**).

Marfat.com

بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب: طواف رخصت

2005 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَفْلَحَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ، وَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ، قَالَتْ: وَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے تنعیم سے عمرے کا احرام باندھا میں (حرم میں) داخل ہوئی۔ میں نے اپنا عمرہ ادا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی ابطح میں میرا انتظار کر رہے تھے' جب میں فارغ ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کا حکم دیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طواف کیا اور روانہ ہوگئے۔

2006 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ، حَدَّثَنَا اَفْلَحُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْتُ مَعَهُ تَعْنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ فَنَزَلَ الْمُحَصَّبَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ قِصَّةَ بَعْثِهَا اِلَى التَّنْعِيمِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَتْ: ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَاَذَّنَ فِي اَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهِ حِينَ خَرَجَ، ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِينَةِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ' جو آخری روانگی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محصب میں پڑاؤ کیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن بشار نامی راوی نے اپنی روایت میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم بھجوانے کا ذکر نہیں کیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں صبح صادق کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو روانگی کا حکم دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس سے صبح کی نماز سے پہلے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلنے کے وقت اس کا طواف کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

2007 - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ،

2005– اسناده صحيح. خالد: هو ابن عبد الله المزنى مولاهم الطحّان. وافلح: هو ابن حميد الانصارى، والقاسم: هو ابن محمد التيمى. وقد ثبت احرام عائشة من التنعيم لقضاء العمرة بعد الحج من غير طريق افلح كما سلف عند المصنف بالارقام (**1778**) و (**1781**) و (**1782**). واما قصة طوافه - صلّى الله عليه وسلم - بعد ذلك طواف الوداع فسياتى بعده.

2007– اسناده ضعيف لجهالة حال عبد الرحمٰن بن طارق. وقد اضطرب فى اسناده هذا، فقد رواه مرة عن ابيه، وقال مرة: عن عمه. قال البخارى فى "التاريخ الكبير" **5/ 298**: ولا يصح، وقال مرة اخرى: عن امه، كما عند المصنف هنا، وهو الاشبه فيما ذكره الحافظ فى ترجمة طارق بن علقمة من "الاصابة." هشام بن يوسف: هو الصنعانى، وابن جريج: هو عبد الملك بن عبد العزيز. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (**3865**) من طريق ابى عاصم النبيل، عن ابن جريج، بهذا الاسناد.

Marfat.com

اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ طَارِقٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ اُمِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَازَ مَكَانًا مِنْ دَارِ يَعْلٰى نَسِيَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا

❀❀ عبدالرحمٰن بن طارق اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب دار یعلیٰ میں موجود جگہ کے آگے سے گزرے، یہاں عبیداللہ نامی راوی اس جگہ کو بھول گئے ہیں، تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دعا مانگی:

بَابُ التَّحْصِيبِ

باب: وادی محصب میں پڑاؤ کرنا

2008 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ، وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ فَمَنْ شَاءَ نَزَلَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَنْزِلْهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وادی محصب میں اس لیے پڑاؤ کیا تھا کیونکہ وہاں سے نکلنا آسان ہے۔ یہ سنت نہیں ہے، جو شخص چاہے وہ وہاں پڑاؤ کر لے اور جو شخص چاہے وہ وہاں پڑاؤ نہ کرے۔

2009 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ الْمَعْنٰى، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: لَمْ يَاْمُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنْزِلَهُ وَلٰكِنْ ضَرَبْتُ قُبَّتَهُ، فَنَزَلَهُ. قَالَ مُسَدَّدٌ: وَكَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ عُثْمَانُ: يَعْنِيْ فِي الْاَبْطَحِ

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ میں یہاں پڑاؤ کا انتظام کروں لیکن میں نے یہاں خیمہ لگا لیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے یہاں پڑاؤ کیا۔

مسدد کہتے ہیں: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے سامان کے نگران تھے۔ عثمان نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خیمہ وادی ابطح میں لگایا تھا۔

2010 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ فِيْ حَجَّتِهِ، قَالَ، هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ نَازِلُوْنَ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ - يَعْنِي الْمُحَصَّبَ -، وَذٰلِكَ اَنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ لَّا يُنَاكِحُوْهُمْ، وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ، وَلَا يُؤْوُوْهُمْ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْخَيْفُ: الْوَادِي.

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کل آپ ﷺ کہاں پڑاؤ کریں گے؟

Marfat.com

یہ آپ ﷺ کے حج کے موقع کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی رہنے کی جگہ چھوڑی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم خیف بنو کنانہ میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش نے کفر پر ثابت قدم رہنے کا معاہدہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد وادی محصب تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بنو کنانہ نے قریش کے ساتھ بنو ہاشم کے خلاف یہ معاہدہ کیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ شادی و بیاہ نہیں کریں گے۔ انہیں پناہ نہیں دیں گے' اور ان کے ساتھ خرید و فروخت نہیں کریں گے۔

زہری کہتے ہیں: لفظ خیف سے مراد وادی ہے۔

2011 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو يَعْنِى الْاَوْزَاعِيَّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يَّنْفِرَ مِنْ مِنًى نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَهُ وَلَا ذَكَرَ الْخَيْفَ الْوَادِى

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب منیٰ سے روانگی کا ارادہ کیا' تو ارشاد فرمایا: کل ہم پڑاؤ کریں گے۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' تاہم انہوں نے اس کا ابتدائی حصہ ذکر نہیں کیا اور یہ بات بھی ذکر نہیں کی ہے لفظ خیف سے مراد وادی ہے۔

2012 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى اَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَهْجَعُ هَجْعَةً بِالْبَطْحَاءِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ وَيَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ وادی ابطح میں تھوڑی سی دیر سوتے تھے' پھر مکہ میں داخل ہوتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

2013 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَاَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْبَطْحَاءِ، ثُمَّ هَجَعَ بِهَا هَجْعَةً، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں بطحاء میں ادا کیں اور تھوڑی دیر کے لیے سو گئے اور پھر آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی یہی کیا کرتے تھے۔

بَابٌ فِيمَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَىْءٍ فِىْ حَجِّهِ

باب: جو شخص حج میں کوئی عمل کسی دوسرے سے پہلے کر دے (اس کا حکم)

2014 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّهُ قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى يَسْاَلُوْنَهُ، فَجَاءَهُ

Marfat.com

رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ، قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ: فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ اَوْ اُخِّرَ اِلَّا، قَالَ: اصْنَعْ وَلَا حَرَجَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں ٹھہر گئے تا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں۔ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پتہ نہیں تھا۔ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب قربانی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص آیا اس نے کہا: یارسول اللہ! مجھے پتہ نہیں تھا میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی قربانی کرلی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن جس بھی کام کے پہلے یا بعد میں کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: تم اب کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

2015 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِیِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَاْتُوْنَهُ، فَمَنْ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوفَ اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ: لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ، اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ، فَذٰلِكَ الَّذِی حَرِجَ وَهَلَكَ

❀❀ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لیے روانہ ہوا لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے کوئی شخص یہ کہتا: یارسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کرلی ہے یا میں نے فلاں چیز کو پہلے کر لیا ہے یا مؤخر کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے: کوئی حرج نہیں ہے کوئی حرج نہیں ہے' البتہ کوئی شخص اگر کسی مسلمان کی عزت کو نقصان پہنچائے اور وہ ظلم کے طور پر ایسا کرے تو ایسا شخص گناہ کا مرتکب ہوگا' اور ہلاکت کا شکار ہوگا۔

بَابٌ فِیْ مَكَّةَ .

باب: مکہ میں (بعض مخصوص احکام)

2016 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِیْ كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ، عَنْ بَعْضِ اَهْلِهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِمَّا يَلِیْ بَابَ بَنِیْ سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ . قَالَ سُفْيَانُ: لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ سُتْرَةٌ . قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ

2016- اسناده ضعيف لابهام الواسطة بين كثير بن كثير وجدّه. واخرجه ابن ماجه (**2958**) من طريق ابى اسامة، والنسائى فى "الكبرى" (**836**) من طريق عيسى بن يونس، و (**3939**) من طريق يحيى بن سعيد القطان، ثلاثتهم عن ابن جريج، عن كثير بن كثير، عن ابيه، عن جده. فعُين الواسطة، والصحيح ان كثيراً لم يسمعه من ابيه، وانما سمعه من بعض اهله، كما نص هو على ذلك فى رواية المصنف وغيره، وهو الذى صوبه الدارقطنى فى "العلل" /5 ورقة .10 وهو فى "مسند احمد" (**27241**)، و"صحيح ابن حبان" (**2363**).

Marfat.com

اَخْبَرَنَا عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا كُثَيِّرٌ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: لَيْسَ مِنْ اَبِيْ سَمِعْتُهُ وَلٰكِنْ مِنْ بَعْضِ اَهْلِيْ عَنْ جَدِّي

❀❀ کثیر بن کثیر اپنے اہل خانہ کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بنو سہم کی طرف والے دروازے کے قریب نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا لوگ نبی اکرم ﷺ کے آگے سے گزر رہے تھے حالانکہ نبی اکرم ﷺ کے اور خانہ کعبہ کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

سفیان نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور خانہ کعبہ کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں کثیر نامی راوی کے یہ الفاظ ہیں: یہ روایت میں نے اپنے والد سے نہیں سنی ہے بلکہ اپنے خاندان کے ایک فرد کے حوالے سے اپنے دادا سے سنی ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ حَرَمِ مَكَّةَ

باب: مکہ کا حرم قرار دیا جانا

2017 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ، فَقَالَ عَبَّاسٌ: - اَوْ قَالَ: - قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَزَادَنَا فِيهِ ابْنُ الْمُصَفّٰى، عَنِ الْوَلِيدِ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُكْتُبُوا لِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُكْتُبُوا لِاَبِي شَاهٍ. قُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ: اُكْتُبُوا لِاَبِي شَاهٍ؟ قَالَ: هٰذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے مکہ کو فتح کر دیا، تو نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ میں ہاتھیوں کو داخل ہونے نہیں دیا، لیکن اس شہر پر اپنے رسول اور اہل ایمان کو تسلط عطا کیا اور اسے میرے لیے بھی دن کے ایک مخصوص حصے کے

2017- اسناده صحيح. الاوزاعي: هو عبد الرحمٰن بن عمرو، وابن المُصفّى: هو محمد بن المصفّى الحمصي. واخرجه البخاري (**2434**)، ومسلم (**1355**) (**447**) من طرق عن الوليد بن مسلم، والنسائي في "الكبرىٰ" (**5824**) من طريق اسماعيل بن سَمَاعة، كلاهما عن الاوزاعي، بهذا الاسناد. وزادوا فيها الزيادة التي اشار المصنف الى ان محمد بن المصفّى قد زادها. واخرجه البخاري (**112**) و (**6880**)، ومسلم (**1355**) من طريقين عن يحيى بن ابي كثير، به. وزاد الزيادة التي اشار اليها المصنف. وهو في "مسند احمد" (**7242**)، و "صحيح ابن حبان" (**3715**)

Marfat.com

لیے حلال قرار دیا گیا۔ پھر اس کی حرمت قیامت کے دن تک برقرار رہے گی یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کی گری ہوئی ملنے والی چیز کو اٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کے لیے اٹھایا جا سکتا ہے' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اذخر (نامی گھاس) کی اجازت دیجئے وہ ہمارے قبرستان اور گھروں میں استعمال ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذخر کا حکم مختلف ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک راوی نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والے حضرت ابوشاہ رضی اللہ عنہ نامی ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ احکام آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے تحریر کروا دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوشاہ کے لیے تحریر کر دو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟ ابوشاہ کے لیے تحریر کر دو! انہوں نے فرمایا: اس سے مراد وہ خطبہ ہے' جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا۔

2018 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَ: وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس واقعے میں یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: ''اس کی گھاس کو کاٹا نہیں جائے گا''۔

2019 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا نَبْنِیْ لَكَ بِمِنًى بَيْتًا اَوْ بِنَاءً يُظِلُّكَ مِنَ الشَّمْسِ؟، فَقَالَ: لَا، اِنَّمَا هُوَ مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ اِلَيْهِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منیٰ میں کوئی گھر یا عمارت نہ بنا دیں جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دھوپ سے بچتے رہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے' جو شخص پہلے یہاں پہنچ جائے گا (وہ اپنی سواری کو بٹھا کر ٹھہر جائے گا)

2020 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ ثَوْبَانَ، اَخْبَرَنِیْ عِمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِیْ مُوْسَى بْنُ بَاذَانَ، قَالَ: اَتَيْتُ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِی الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ

2018– اسناده صحيح. جرير: هو ابن عبد الحميد الضبی، ومنصور: هو ابن المعتمر السُّلمی، ومجاهد بن جبر المخزومی مولاهم، وطاووس: هو ابن كيسان اليمانی. واخرجه البخاری (**1834**) و (**3189**)، ومسلم (**1353**)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (**3843**) و (**3844**) من طريقين عن منصور، بهذا الاسناد. واخرجه البخاری (**1349**) و (**1833**) و (**2090**) و (**2433**)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (**3861**) من طريق عكرمة، عن ابن عباس، به. وهو فی "مسند احمد" (**2279**) و (**2353**)، و"صحيح ابن حبان" (**3720**).

Marfat.com

❀❀ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حرم میں غلے کا ذخیرہ کرنا بے دینی ہے''۔

بَابٌ فِیْ نَبِیْذِ السِّقَایَةِ

باب: حاجیوں کو نبیذ پلانا

2021 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا بَالُ اَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ يَسْقُونَ النَّبِيذَ، وَبَنُو عَمِّهِمْ يَسْقُونَ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ وَالسَّوِيْقَ اَبُخْلٌ بِهِمْ اَمْ حَاجَةٌ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا بِنَا مِنْ بُخْلٍ وَلَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ، وَلٰكِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ، فَاُتِيَ بِنَبِيذٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَدَفَعَ فَضْلَهُ اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ، كَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا فَنَحْنُ هٰكَذَا لَا نُرِيْدُ اَنْ نُغَيِّرَ مَا قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ بکر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اس گھر کے خادموں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ لوگوں کو نبیذ پلاتے ہیں' جبکہ ان کے چچازاد دودھ، شہد اور ستو پلاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ کنجوس ہیں' یا محتاج ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہ تو کنجوس ہیں نہ ہی محتاج ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے لیے کوئی چیز طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا اور باقی مشروب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ انہوں نے بھی اس میں سے پی لیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے عمدہ کیا ہے اچھا کیا ہے اس طرح کیا کرو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرما دیا ہے ہم اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے۔

بَابُ الْاِقَامَةِ بِمَكَّةَ

باب: مکہ میں مقیم ہونا

2022 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، يَسْاَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ، هَلْ سَمِعْتَ فِي الْاِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُهَاجِرِيْنَ: اِقَامَةٌ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا

❀❀ عبدالرحمٰن بن حمید بیان کرتے ہیں: انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید سے سوال کرتے سنا۔ کیا آپ نے مکہ میں اقامت اختیار کرنے کے بارے میں کوئی روایت سنی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن حضرمی رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو' مہاجرین سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

Marfat.com

''طواف صدر کرنے کے بعد تین دن تک (مکہ میں) ٹھہر سکتے ہیں''۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا

2023 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، وَبِلَالٌ، فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ فَمَكَثَ فِيْهَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَسَاَلْتُ بِلَالًا، حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلّٰى.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان حضرات نے دروازہ بند کر دیا۔ یہ حضرات کچھ دیر اس کے اندر رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بعد میں' میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جب وہ باہر آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون کو اپنے بائیں طرف کیا' اور دو ستونوں کو اپنے دائیں طرف کیا' اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کی طرف کیا (راوی کہتے ہیں:) ان دنوں خانہ کعبہ میں چھ ستون ہوتے تھے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔

2024 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَذْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لَمْ يَذْكُرِ السَّوَارِيَ قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةُ اَذْرُعٍ.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں ستونوں کا ذکر نہیں ہے' اور یہ الفاظ ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبلہ (کی دیوار) کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

2025 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الْقَعْنَبِيِّ، قَالَ: وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى؟

2023– اسناده صحيح. القعنبى: هو عبد الله بن مسلمة، ومالك: هو ابن انس، ونافع: هو مولى ابن عمر. وهو عند مالك فى "الموطا" 1/ 398، ومن طريقه اخرجه البخارى (**505**)، ومسلم (**1329**). واخرجه البخارى (**504**) و (**4400**)، وابن ماجه (**3063**)، والنسائى فى "الكبرى" (**3875**) و (**3877**) من طرق عن نافع، بهذا الاسناد. واخرجه البخارى (**397**) و (**1167**) من طريق مجاهد بن جبر، والبخارى (**1598**)، ومسلم (**1329**)، والنسائى فى "الكبرى" (**773**) من طريق سالم، والترمذى (**889**) من طريق عمرو بن دينار، والنسائى فى "الكبرى" (**3876**) من طريق ابن ابى مليكة، اربعتهم عن ابن عمر، به. وبعضهم يختصره. وجاء فى رواية مجاهد وابن ابى مليكة تعيين عدد الركعات التى صلاها رسول الله - صلَّى الله عليه وسلم - بانها ركعتان. وهو فى "مسند احمد" (**4464**)، و"صحيح ابن حبان" (**3204**).

2024– اسناده صحيح. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (**827**).واخرجه البخارى (**506**) و (**1599**) من طريق موسى بن عقبة، عن نافع، به. وهو فى "مسند احمد" (**5927**)، و"صحيح ابن حبان" (**3206**). وانظر ما قبله وما بعده.

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت ادا کی تھیں؟

2026 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: كَيْفَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

❀❀ عبدالرحمٰن بن صفوان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا کی تھیں۔

2027 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِى الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَبَى اَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْآلِهَةُ، فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ، قَالَ: فَاُخْرِجَ صُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَفِىْ اَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ، لَقَدْ عَلِمُوْا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِىْ نَوَاحِيْهِ وَفِىْ زَوَايَاهُ، ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے جانے سے انکار کر دیا' کیونکہ اس کے اندر بت رکھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں باہر نکال دیا گیا۔ ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصویریں بھی تھیں اور ان کے ہاتھ میں پانسے کے تیر تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے (جنہوں نے یہ تصویریں بنائی ہیں) اللہ کی قسم! وہ یہ بات جانتے تھے کہ ان حضرات نے کبھی پانسہ نہیں کھیلا ہے۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اطراف اور کناروں پر تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز ادا نہیں کی۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِى الْحِجْرِ

باب: حطیم میں نماز ادا کرنا

2028 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّىَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِىْ فَاَدْخَلَنِىْ فِى الْحِجْرِ فَقَالَ: صَلِّىْ فِى الْحِجْرِ اِذَا اَرَدْتِّ دُخُوْلَ الْبَيْتِ، فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَيْتِ، فَاِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْا حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میری یہ خواہش ہے کہ میں خانہ کعبہ کے اندر داخل ہو کر نماز ادا کروں' تو نبی

اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل کیا اور فرمایا: جب بھی تمہاری خانہ کعبہ کے اندر جانے کی خواہش ہو تو تم حطیم میں نماز ادا کرلو کیونکہ یہ خانہ کعبہ کا ایک حصہ ہے۔ تمہاری قوم کے لوگوں نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ تو اس حصے کو بیت اللہ سے باہر نکال دیا تھا (یعنی بیت اللہ میں شامل نہیں کیا تھا)

بَابٌ فِيْ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ کے اندر جانا

2029 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا وَهُوَ مَسْرُوْرٌ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ كَئِيْبٌ، فَقَالَ: اِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ، مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا دَخَلْتُهَا اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ قَدْ شَقَقْتُ عَلٰى اُمَّتِيْ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں سے تشریف لے گئے۔ تو آپ ﷺ بہت خوش تھے' جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے' تو بہت رنجیدہ تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں خانہ کعبہ کے اندر چلا گیا بعد میں مجھے جس بات کا خیال آیا اگر اس کا خیال پہلے آجاتا' تو میں اس کے اندر نہ جاتا۔ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ میں نے اس کے حوالے سے اپنی امت کو مشقت کا شکار کیا ہے۔

2030 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ الْحَجَبِيِّ، حَدَّثَنِيْ خَالِيْ، عَنْ اُمِّيْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ الْاَسْلَمِيَّةَ، تَقُوْلُ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ: مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَعَاكَ؟ قَالَ: قَالَ: اِنِّيْ نَسِيْتُ اَنْ آمُرَكَ اَنْ تُخَمِّرَ الْقَرْنَيْنِ فَاِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِيْ اَنْ

2028- حديث صحيح دون قوله: "صلى فى الحجر اذا اردت دخول البيت "فانما هو قطعة من البيت "فحسن لغيره، وهذا اسناد محتمل للتحسين، ام علقمة بن ابى علقمة - وهى مرجانة المدنية - تفرد بالرواية عنها ابنها، ولم يؤثر توثيقها عن غير ابن حبان، وقد ذكرها الذهبى فى المجهولات من "الميزان"، وقال الحافظ فى "التقريب": مقبولة. وبقية رجاله ثقات. القعنبىُّ: هو عبد الله بن مسلمة. واخرجه الترمذى (**891**)، والنسائى فى "الكبرى" (**3881**) من طريق عبد العزيز، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. واخرجه بنحوه البخارى (**1583**) و (**3368**) و (**4484**)، ومسلم (**1333**) من طريق عبد الله بن عمر، والبخارى (**1584**) و (**7243**)، وابن ماجه (**2955**) من طريق الاسود بن يزيد، والبخارى (**1585**) و (**1586**)، ومسلم (**1333**) من طريق عروة، والنسائى فى "الكبرى" (**3880**) و (**9190**) من طريق صفية بنت شيبة، اربعتهم عن عائشة. واقتصر جميعهم دون صفية على قطحة اخراج الحجر من البيت، واما صفية فاقتصرت فى روايتها على ان الحجر من البيت. وهو فى "مسند احمد" (**24616**)، و"صحيح ابن حبان" (**3815**) و (**3816**).

2029- اسناده ضعيف؛ لضعف اسماعيل بن عبد الملك. مسدَّدٌ: هو ابن مسرهد الاسدى، وابن ابى مليكة: هو عبد الله بن عُبيد الله. واخرجه ابن ماجه (**3064**)، والترمذى (**888**) من طريق وكيع بن الجراح، عن اسماعيل بن عبد الملك، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح! وهو فى "مسند احمد" (**25056**). واخرجه احمد (**25197**) من طريق جابر الجعفى،

Marfat.com

يَكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيَ. قَالَ ابْنُ السَّرْحِ: خَالِيْ مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ

❀❀ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: میں نے اسلمیہ نامی خاتون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتی ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کو بلایا تو کیا فرمایا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تھا) میں یہ بھول گیا تھا کہ میں تمہیں یہ حکم دوں تم دو سینگوں کو ڈھانپ دو' کیونکہ بیت اللہ کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازی کی توجہ کو منتشر کر دے۔

ابن سرح نامی راوی کہتے ہیں: راوی کے یہ الفاظ میرے ماموں سے مراد مسافع بن شیبہ ہیں۔

بَابٌ فِيْ مَالِ الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ کے مال کا حکم

2031 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ شَيْبَةَ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، قَالَ: قَعَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَقْعَدِكَ الَّذِي اَنْتَ فِيْهِ، فَقَالَ: لَا اَخْرُجُ حَتّٰى اَقْسِمَ مَالَ الْكَعْبَةِ قَالَ: قُلْتُ: مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ: بَلَى، لَاَفْعَلَنَّ قَالَ: قُلْتُ: مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ: لِمَ؟، قُلْتُ: لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاٰى مَكَانَهُ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُمَا اَحْوَجُ مِنْكَ اِلَى الْمَالِ فَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَقَامَ فَخَرَجَ

❀❀ شیبہ بن عثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس جگہ بیٹھے تھے جہاں تم اس وقت بیٹھے ہوئے ہو انہوں نے فرمایا: میں یہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھوں گا' جب تک خانہ کعبہ کے مال کو (لوگوں میں) تقسیم نہیں کر دیتا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ ایسا نہیں کر سکتے انہوں نے کہا: میں ایسا ضرور کروں گا۔ میں نے کہا: آپ ایسا نہیں کر سکتے' انہوں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ میں نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس چیز کو دیکھا تھا' اور وہ اس مال کے آپ سے زیادہ ضرورت مند تھے' لیکن ان دونوں حضرات نے اسے حرکت نہیں دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے اٹھے اور تشریف لے گئے۔

2032 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِنْسَانٍ الطَّائِفِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمَّا اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَيَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَرَفِ الْقَرْنِ الْاَسْوَدِ حَذْوَهَا، فَاسْتَقْبَلَ

2032– اسناده ضعيف، محمد بن عبد الله بن انسان سُئِلَ عنه ابو حاتم الرازى فقال: ليس بالقوى، وفى حديثه نظر، وذكره البخارى فى "تاريخه" /1 140 وذكر له هذا الحديث، وقال: لم يُتابع عليه، وذكر اباه /5 45 واشار الى هذا الحديث وقال: لم يَصِحَّ حديثه. واخرجه الحميدى فى "مسنده" (63)، واحمد فى "مسنده" (1416)، والعقيلى فى "الضعفاء" /4 93، والشاشى فى "مسنده" (48)، والدارقطنى فى "العلل" /4 239، والبيهقى فى "الكبرى" /5 200 من طريق عبد الله بن الحارث، بهذا الاسناد.

Marfat.com

نَخِبًا بِبَصَرِهِ، وقَالَ: مَرَّةً وَادِيَهُ، وَوَقَفَ حَتّٰى اتَّقَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ وَذٰلِكَ قَبْلَ نُزُولِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهِ لِثَقِيفٍ

❁❁ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لیہ سے واپس آئے اور سدرہ کے قریب پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ کنارے کے پاس ٹھہر گئے۔ یعنی وہ پہاڑ جو اس (بیری کے درخت) کے مدمقابل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی کی طرف رخ کیا۔ ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کی وادی کی طرف رخ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' یہاں تک کہ سب لوگ ٹھہر گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ''وج'' (نامی جگہ) کا شکار اور وہاں کے درخت حرام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نام پر قابل احترام قرار دیئے گئے ہیں۔

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف کے قریب پڑاؤ کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثقیف قبیلے کا محاصرہ کرنے سے پہلے کی بات ہے۔

بَابٌ فِيْ اِتْيَانِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ منورہ آنا

2033 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے' مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ''۔

بَابٌ فِيْ تَحْرِيْمِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ منورہ کا حرم ہونا

2034 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ، وَمَنْ وَّالٰى

2033- اسناده صحيح. مسدّد: هو ابن مسرهد الاسدى، وسفيان: هو ابن عيينة، والزهرى: هو محمد بن مسلم. واخرجه البخارى (**1189**)، ومسلم (**1397**)، وابن ماجه (**1409**)، والنسائى فى "الكبرى" (**781**) من طريقين عن الزهرى، بهذا الاسناد .واخرجه مسلم (**1397**) من طريق سلمان الاغر، عن ابى هريرة: ان رسول الله - صلّى الله عليه وسلم - قال: "انما يسافَر الى ثلاثة مساجد: مسجد الكعبة، ومسجدى، ومسجد ايلياء." وهو فى "مسند احمد" (**7249**) و "صحيح ابن حبان" (**1619**).

Marfat.com

قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ.

۞۞ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صرف قرآن کو تحریر کیا' یا اس صحیفے میں جو احکام ہیں وہ تحریر کیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مدینہ منورہ عائر سے لے کر ثور تک کے درمیان کا حصہ قابل احترام ہے' جو شخص یہاں بدعت پیدا کرتا ہے یا کسی بدعتی کو پناہ دیتا ہے' تو اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام مخلوق کی لعنت ہوگی ایسے شخص کا کوئی فرض یا نفل عمل قبول نہیں ہو گا' اور مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے' جسے پورا کرنے کی ان کا سب سے کم تر فرد کوشش کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کی دی گئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو گی۔ اس کا کوئی فرض یا نفل عمل قبول نہیں ہوگا' جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اپنی ولاء کی نسبت کسی اور کی طرف کرے اس پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہوگی۔ ایسے شخص کا کوئی فرض یا نفل عمل قبول نہیں ہوگا''۔

2035 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِي حَسَّانَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمَنْ اَشَادَ بِهَا، وَلَا يَصْلُحُ لِرَجُلٍ اَنْ يَحْمِلَ فِيهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ، وَلَا يَصْلُحُ اَنْ يُقْطَعَ مِنْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا اَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ

۞۞ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں:

''یہاں (یعنی مدینہ منورہ) کے گھاس کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' اور یہاں گری ہوئی ملنے والی چیز کو اٹھایا نہیں جائے گا' البتہ جو شخص اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو وہ (اس کو اٹھا سکتا ہے) کسی بھی شخص کے لیے اس شہر میں لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھانا منع ہے اور کسی بھی شخص کے لیے یہ روا نہیں ہے وہ یہاں کے درخت کو کاٹے' البتہ آدمی اپنے اونٹ کو چارہ کھلانا چاہتا ہو (تو وہ کھلا سکتا ہے)''

2036 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ، حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كِنَانَةَ، مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: حَمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ بَرِيدًا بَرِيدًا: لَا يُخْبَطُ شَجَرُهُ، وَلَا يُعْضَدُ، اِلَّا مَا يُسَاقُ بِهِ الْجَمَلُ

۞۞ حضرت عدی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی ہر طرف کے ایک' ایک برید کے

2035- صحيح لغيره، رجاله ثقات غير ابى حسان -وهو مسلم بن عبد الله الاعرج - صدوق . وروايته عن على مرسلة، ومع ذلك فقد حَسَّن سنده الحافظ فى "الفتح" /12/ 261 وهو فى "مسند احمد" (959) و (991). ويشهد له حديثُ عدى بن زيد الآتى بعده . وحديث سعد بن ابى وقاص عند مسلم (1363). وانظر ما سياتى برقم (2037) و (2038).

2036- صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف. سليمان بن كنانة مجهول الحال . واخرجه الطبرانى فى "الكبير" /17/ (272) من طريق زيد بن الحباب بهذا الاسناد.

Marfat.com

علاقے کو محفوظ علاقہ قرار دے دیا تھا کہ وہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا وہاں کے پتے کو توڑا نہیں جائے گا' البتہ اونٹ کو چارہ کھلایا جاسکتا ہے۔

2037 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِى ابْنَ حَازِمٍ، حَدَّثَنِى يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِى عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِى وَقَّاصٍ، اَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِى حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِى حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ، فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ، وَقَالَ: مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ ثِيَابَهُ فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ

❀❀ سلیمان بن ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کو پکڑا ہوا تھا' جو مدینہ منورہ کے حرم میں شکار کر رہا تھا۔ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے کپڑے اس سے چھین لیے اس کے مالک آئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں بات چیت کی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرم قرار دیا ہے' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہاں کسی کو شکار کرتا پائے' تو وہ اس کے کپڑے ضبط کر لے''۔

تو میں تم کو وہ چیز واپس نہیں کروں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مجھے ملی ہے' البتہ اگر تم چاہو تو میں تم کو اس کی قیمت دے دیتا ہوں۔

2038 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِى ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنْ مَوْلًى، لِسَعْدٍ، اَنَّ سَعْدًا، وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ، وَقَالَ: يَعْنِى لِمَوَالِيهِمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى اَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَىْءٌ، وَقَالَ: مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهُ سَلَبُهُ

❀❀ صالح حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں کسی کے غلام کو مدینہ منورہ کے درخت کو کاٹتے ہوئے پایا۔ آپ نے اس کا سامان چھین لیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے آقاؤں سے یہ کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کے درخت کو کاٹنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''جو شخص یہاں کی کسی چیز کو کاٹے تو جو شخص اسے پکڑے گا اس (کاٹنے والے) کا سامان کو ملے گا۔

2038- حديث صحيح، وهذا اسناد رجاله ثقات رجال الشيخين غير صالح مولى التوامة - وهو ابن نبهان - وقد وقع فى روايته هذه اضطرابٌ فى تسمية الراوى عن سعد فقال فى هذه الرواية: مولى لسعد، وفى رواية: عن بعض ولد سعد كما هو عند الطيالسى فى "مسنده" (**218**)، والشاشى (**139**)، والبيهقى 5/ **199**. والمحفوظ ان الذى رواه عن سعد بعض ولده، فقد رواه اسماعيل بن محمد بن سعد، عن عامر بن سعد كما سياتى عند احمد ومسلم. واخرجه بنحوه مسلم (**1364**) من طريق عامر بن سعد، عن سعد بن ابى وقاص، به. وهو فى "مسند احمد" (**1443**).

Marfat.com

2039 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، اَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْجُهَنِیُّ، اَخْبَرَنِیْ اَبِی، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یُخْبَطُ وَلَا یُعْضَدُ حِمَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰکِنْ یُهَشُّ هَشًّا رَفِیقًا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کے رسول کی مقرر کردہ چراگاہ کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا' اور پتوں کو توڑا نہیں جائے گا' البتہ معمولی سے پتے جھاڑے جاسکتے ہیں''۔

2040 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا یَحْیٰی، ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، عَنِ ابْنِ نُمَیْرٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِی قِبَاءَ مَاشِیًا وَرَاکِبًا. زَادَ ابْنُ نُمَیْرٍ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) پیدل (کبھی) سوار ہو کر قباء تشریف لاتے تھے۔

ابن نمیر نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں دو رکعت ادا کرتے تھے۔

بَابُ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب: قبروں کی زیارت کرنا

2041 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَیْوَةُ، عَنْ اَبِیْ صَخْرٍ حُمَیْدِ بْنِ زِیَادٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے' تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے' یہاں تک کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔

2040– اسناده صحيح. مسدَّدٌ: هو ابن مُسَرهد الاصدی، ویحیی: هو ابن سعید القطان، وابن نُمیر: هو عبد الله الخارفی، وعبید الله: هو ابن عمر، ونافع: هو مولی ابن عمر. واخرجه البخاری (**1191**) و (**1194**)، ومسلم (**1399**) من طرق عن نافع، به. وفی روایة البخاری (**1191**):

2041– اسناده حسن. ابو صخر حمید بن زیاد - وهو الخراط - حسن الحدیث. وقد صححه النووی فی "الاذکار"، وجوّد اسناده الحافظ العراقی فی "تخریج احادیث الاحیاء" (**965**). المقرء: هو عبد الله بن یزید المکی، وحَیوَة: هو ابن شُریح. واخرجه اسحاق بن راهویه فی "مسنده" (**526**)، واحمد فی "مسنده" (**10815**)، والبیهقی فی "السنن الکبری" 5/ 245، وفی "الدعوات الکبیر" (**158**)، وفی "شعب الایمان" (**1581**)، وفی "حیاة الانبیاء بعد وفاتهم" (**15**)، والقاضی عیاض فی "الشفا" 2/ 78 - 79 من طریق ابی عبد الرحمٰن عبد الله بن یزید المقرء، بهذا الاسناد.

Marfat.com

2042 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَرَاْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا، وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِىْ عِيْدًا، وَصَلُّوا عَلَىَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِىْ حَيْثُ كُنْتُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' اور تم میری قبر کو عید گاہ (یعنی میلہ کی جگہ) نہ بنا دینا اور تم مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے خواہ تم کہیں بھی ہو''۔

2043 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِىُّ، اَخْبَرَنِىْ دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَبِيْعَةَ يَعْنِى ابْنَ الْهُدَيْرِ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا قَطُّ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ، حَتّٰى اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰى حَرَّةِ وَاقِمٍ فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا، وَاِذَا قُبُوْرٌ بِمَحْنِيَّةٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُبُوْرُ اِخْوَانِنَا هٰذِهِ؟ قَالَ: قُبُوْرُ اَصْحَابِنَا فَلَمَّا جِئْنَا قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ، قَالَ: هٰذِهِ قُبُوْرُ اِخْوَانِنَا

❀❀ ربیعہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کبھی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا صرف ایک حدیث سنی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ کون سی ہے؟ تو انہوں نے بتایا: (حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے) ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم شہداء کی قبروں کی طرف جانا چاہتے تھے' یہاں تک کہ جب ہم حرہ کی پتھریلی سرزمین پر چڑھے پھر وہاں سے نیچے اترے وہاں ایک طرف قبریں تھیں۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمارے اصحاب کی قبریں ہیں جب ہم شہداء کی قبروں کے پاس آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔

2044 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِىْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا. فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

2042- صحيح لغيره، وهذا اسناد حسن. عبد الله بن نافع - وهو الصائغ المخزومى - صدوق حسن الحديث. وقد صحح اسناده الحافظ فى "الفتح" /6 488 ابن ابى ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن العامرى، وسعيد المقبرى: هو ابن ابى سعيد. واخرجه احمد فى "مسنده" (8804)، والطبرانى فى "الاوسط" (8030) من طريق عبد الله بن نافع، بهذا الاسناد. واخرج احمد فى "مسنده" (7358) من طريق ابى صالح، عن ابى هريرة، رفعه: "اللّٰهم لا تجعل قبرى وثنا، لعن الله قومًا اتخذوا قبور انبيائهم مساجد." واسناده قوى. واخرجه احمد ايضاً فى "مسنده" (7821)، ومسلم (780)، والترمذى (3093)، والنسائى فى "الكبرى" (7961) من حديث ابى صالح، عن ابى هريرة، رفعه: "لا تجعلوا بيوتكم مقابر" واسناده صحيح. وفى الباب عن على عند البزار (509)، وابى يعلى (469)، واسماعيل القاضى فى "فضل الصلاة على النبى" (20)، وسنده ضعيف.

2044- اسناده صحيح. القعنبىُّ: هو عبد الله بن مسلمة، ونافع: هو مولى ابن عمر. وهو عند مالك فى "الموطا" /1 405، ومن طريقه اخرجه البخارى (1532)، ومسلم باثر (1345)، والنسائى فى "الكبرى" (3627) و (4231).

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں موجود کھلے میدان میں اپنی سواری کو بٹھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2045 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: قَالَ مَالِكٌ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَ الْمُعَرَّسَ إِذَا قَفَلَ رَاجِعًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهَا مَا بَدَا لَهُ، لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِهِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ الْمَدَنِيَّ، قَالَ: الْمُعَرَّسُ: عَلَى سِتَّةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ

❀❀ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ کی طرف واپس آنے لگے تو معرس سے آگے گزر جائے۔ اسے پہلے وہاں نماز ادا کرنی چاہئے۔ جتنی نمازیں اسے مناسب لگیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں رات کے آخری حصے میں پڑاؤ کیا تھا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے محمد بن اسحاق مدنی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے معرس نامی جگہ مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے سے ہے۔

2045- اسناده صحيح . القعنبيُّ: هو عبد الله بن مسلمة، ونافع: هو مولى ابن عمر . وهو عند مالك فى "الموطا" /1 405، ومن طريقه اخرجه البخارى (1532)، ومسلم باثر (1345)، والنسائى فى "الكبرى" (3627) و (4231). واخرجه البخارى (484) مطولاً و (1533) و (1799) و (1767)، ومسلم باثر (1345) من طريق نافع، به. ولم يرد فى بعض المواضع ذكر الصلاة. وهو فى "مسند احمد" (4819).

کِتَابُ النِّکَاحِ

کتاب: نکاح کے بارے میں روایات

بَابُ التَّحْرِیْضِ عَلَی النِّکَاحِ

باب: نکاح کی ترغیب

2046 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: اِنِّیْ لَاَمْشِیْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ بِمِنًی اِذْ لَقِیَهُ عُثْمَانُ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا رَاَی عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْ لَیْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ لِیْ: تَعَالَ یَا عَلْقَمَةُ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ: عُثْمَانُ اَلَا نُزَوِّجُكَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِجَارِیَةٍ بِكْرٍ لَعَلَّهُ یَرْجِعُ اِلَیْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ، فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ مِنْكُمْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ، فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ"

❁❁ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں ''منیٰ'' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا ان کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی (جو اس وقت خلیفہ، وقت تھے) وہ انہیں لے کر ذرا الگ ہو گئے، جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان سے کوئی خاص کام نہیں ہے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے علقمہ! آگے آجاؤ، میں آگے ہوا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہیں یہ کہہ رہے تھے، اے ابوعبدالرحمان کیا ہم کسی لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی نہ کروادیں تا کہ وہ آپ کو گزرے زمانے (یعنی جوانی) کی یاد تازہ کروادے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے: آپ یہ کہتے ہیں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تم میں سے جو شخص نکاح کر سکتا ہو، اسے شادی کر لینی چاہیے، کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کر رکھتی ہے، اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے، اور تم میں سے جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا، اسے روزے رکھنے چاہیں، کیونکہ وہ اس کی شہوت کو ختم کر دیں گے۔

2046- اسناده صحیح . جریر : هو ابن عبد الحمید بن قرط الضبی، والاعمش: هو سلیمان بن مهران، وابراهیم: هو ابن یزید النخعی، وعلقمة: هو ابن قیس النخعی.واخرجه البخاری (1905) و (5065)، ومسلم (1400)، وابن ماجه (1845)، والنسائی فی "الکبری" (2560) و (2561) و (5297) و (5298) و (5299) من طرق عن الاعمش، بهذا الاسناد. وقرن فی روایة النسائی (5298) مع علقمة الاسود بن یزید .واخرجه النسائی (2563) و (5296) من طریق ابی معشر زیاد بن کلیب، عن ابراهیم النخعی، به .وهو فی "مسند احمد" (3592)، و"صحیح ابن حبان" (4026).واخرجه البخاری (5066)، ومسلم (1400)، والترمذی (1105) و (1106)، والنسائی فی "الکبری" (2559) و (2562) و (5300) و (5301) من طرق عن الاعمش،

Marfat.com

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ تَزْوِيجِ ذَاتِ الدِّينِ

باب: دیندار عورت سے شادی کرنے کا حکم ہونا

2047 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خواتین کے ساتھ چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، ان کے مال، ان کے حسب، ان کی خوبصورتی، یا پھر ان کا دین، تو تم دیندار کے ذریعے کامیابی حاصل کرو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

بَابٌ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

باب: کنواری (لڑکی) سے شادی کرنا

2048 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ: ثَيِّبًا قَالَ: أَفَلَا بِكْرٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کنواری کے ساتھ؟ یا ثیبہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی: ثیبہ کے ساتھ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری کے ساتھ کیوں نہیں کی، تم اس کے ساتھ خوش فعلیاں کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يَلِدْ مِنَ النِّسَاءِ

باب: جو عورت بچہ پیدا نہیں کر سکتی، اس کے ساتھ شادی کرنے کی ممانعت

2047–واخرجه البخاری (5090)، ومسلم (1466)، وابن ماجه (1858)، والنسائی فی "الکبریٰ" (5318) من طرق عن یحییٰ بن سعید القطان، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (9521)، و"صحیح ابن حبان" (4036).

2048–واخرجه مختصراً ومطولاً البخاری (2097)، ومسلم باثر (1466) من طریق وهب بن کیسان، والبخاری (2309)، ومسلم باثر (1466)، وابن ماجه (1860)، والنسائی فی "الکبریٰ" (5309) و (5317) من طریق عطاء بن ابی رباح، والبخاری (2967) و (5079) و (5245) و (5247)، ومسلم باثر (1466) من طریق الشعبی عامر بن شراحیل، والبخاری (4052) و (5367) و (6387)، ومسلم باثر (1466)، والترمذی (1125)، والنسائی فی "الکبریٰ" (5308) و (8888) من طریق عمرو بن دینار، والبخاری (5080)، ومسلم باثر (1466) من طریق محارب بن دثار السدوسی، ومسلم باثر (1466) من طریق ابی نضرة، ستتهم عن جابر بن عبد الله، به.

Marfat.com

2049 - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: كَتَبَ اِلَيَّ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِيْ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ: غَرِّبْهَا قَالَ: اَخَافُ اَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِيْ، قَالَ: فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میری بیوی کسی چھونے والے کے ہاتھ کو روکتی نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو، اس نے عرض کی: مجھے اندیشہ ہے کہ میرا دل اس کے پیچھے جائے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسی سے نفع حاصل کرو۔

2050 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ ابْنَ اُخْتِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، وَاِنَّهَا لَا تَلِدُ، اَفَاَتَزَوَّجُهَا، قَالَ: لَا ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ

❁❁ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: مجھے ایک عورت (کا رشتہ) مل رہا ہے، جو خاندانی بھی ہے اور خوبصورت بھی، لیکن وہ بچہ پیدا نہیں کر سکتی، کیا میں اس کے ساتھ شادی کر لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! پھر وہ دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منع کر دیا، پھر وہ تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسی عورتوں سے شادی کرو، جو صحبت کرنے والی ہوں اور اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوں، کیونکہ میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا''

بَابٌ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالَى الزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان ''زنا کرنے والا مرد، صرف زنا کرنے والی عورت سے شادی کرے''

2051 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ مَرْثَدَ بْنَ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْاَسَارٰى بِمَكَّةَ، وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا: عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيْقَتَهُ، قَالَ: جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنْكِحُ عَنَاقَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّيْ، فَنَزَلَتْ: (وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ) (النور: 3) فَدَعَانِيْ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ وَقَالَ: لَا تَنْكِحْهَا

2049-حديث صحيح، وهذا اسناد قوى من اجل الحسين بن واقد، فهو صدوق لا باس به، وهو متابع. واخرجه النسائى فى الكبرى" (5629) من طريق الحسين بن حريث، بهذا الاسناد. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (5320) و (5321) و (5630) من طريق عبد الله ابن عُبيد بن عُمير، عن ابن عباس، به.

2050-اسناده قوى. مستلم بن سعيد صدوق لا باس به. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (5323) من طريق يزيد بن هارون، بهذا الاسناد. وهو فى "صحيح ابن حبان" (4065) و (4057). وفى الباب عن انس بن مالك عند احمد فى "مسنده" (12613)، وابن حبان فى "صحيحه" (4028)

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مرثد بن ابومرثد غنوی مکہ مکرمہ سے قیدیوں کو سوار کروا کر (مدینہ منورہ) لایا کرتے تھے، مکہ میں ایک فاحشہ عورت تھی، جس کا نام ''عناق'' تھا، وہ ان (مرثد) کی سہیلی تھی، وہ (مرثد) بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ''عناق'' کے ساتھ شادی کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''زنا کرنے والی عورت کے ساتھ، صرف زنا کرنے والا یا مشرک شخص شادی کریں'' نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ شادی نہ کرنا۔

2052 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْكِحُ الزَّانِی الْمَجْلُوْدُ اِلَّا مِثْلَهٗ. وَقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنِیْ حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوڑوں کی سزا پانے والا زانی صرف اپنی جیسی (زانیہ عورت) کے ساتھ شادی کرے گا''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِی الرَّجُلِ يُعْتِقُ اَمَتَهٗ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب: آدمی کا اپنی کنیز کو آزاد کر کے، اس کے ساتھ شادی کر لینا

2053 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ جَارِيَتَهٗ وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے، اس کے ساتھ شادی کر لے، اسے دگنا اجر ملے گا''

2054 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

باب: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے، جو حرمت نسب سے ثابت ہوتی ہے

2055 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ،

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے، جو نسب سے ثابت ہوتی ہے''

2056 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لَكَ فِيْ اُخْتِي؟ قَالَ: فَاَفْعَلُ مَاذَا؟، قَالَتْ: فَتَنْكِحُهَا، قَالَ: اُخْتَكِ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: اَوَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ؟، قَالَتْ: لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ بِكَ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ اُخْتِي، قَالَ: فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ - اَوْ ذُرَّةَ - شَكَّ زُهَيْرٌ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي، مَا حَلَّتْ لِي اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ

❁❁ سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری بہن میں دلچسپی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کیا کروں، انہوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے شادی کرلیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری بہن کے ساتھ؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں یہ پسند ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکلوتی بیوی نہیں ہوں، اس لیے میں یہ چاہتی ہوں، اس بھلائی میں میری بہن بھی میرے ساتھ شریک ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ پتہ چلا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کی صاحبزادی درہ (راوی کو شک ہے یا) ذرہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کے ساتھ؟ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھی کی بیٹی ہے کیونکہ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، تاہم تم اپنے بیٹیوں یا بہنوں کے رشتے میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔

بَابٌ فِيْ لَبَنِ الْفَحْلِ

باب: وہ مرد جو (عورت کا) دودھ اترنے کا سبب بنتا ہے

2057 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ اَفْلَحُ بْنُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ، قَالَ: تَسْتَتِرِينَ مِنِّي وَاَنَا عَمُّكِ، قَالَتْ: قُلْتُ: مِنْ اَيْنَ؟ قَالَ: اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِي، قَالَتْ: اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: افلح بن ابوقعیس میرے ہاں آئے، تو میں نے پردہ کرلیا انہوں نے کہا: آپ

Marfat.com

مجھ سے پردہ کر رہی ہیں؟ جبکہ میں آپ کا چچا ہوں، میں نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: میرے بھائی کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے، وہ تمہارے ہاں آسکتا ہے۔

بَابٌ فِیْ رِضَاعَةِ الْکَبِیرِ

باب: بڑی عمر کے شخص کی رضاعت (کا حکم)

2058 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، الْمَعْنَی وَاحِدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، قَالَ حَفْصٌ: فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِ، وَتَغَیَّرَ وَجْهُهُ، ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ اَخِی مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَقَالَ: انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُکُنَّ، فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے، تو ان کے پاس ایک شخص موجود تھا، (حفص نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) آپ کو یہ گراں گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا، (اس کے بعد دونوں راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ میرا رضاعی بھائی ہے، نبی اکرم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے (رضاعی) بھائیوں کی تحقیق کر لیا کرو، کیونکہ رضاعت بھوک سے ثابت ہوتی ہے''

2059 - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ، اَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ الْمُغِیرَةِ، حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِی مُوْسٰی، عَنْ اَبِیهِ، عَنِ ابْنِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: لَا رِضَاعَ اِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَاَنْبَتَ اللَّحْمَ، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی: لَا تَسْاَلُونَا وَهٰذَا الْحَبْرُ فِیکُمْ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رضاعت صرف وہ (معتبر) ہوتی ہے، جو ہڈیاں مضبوط کرے اور گوشت کی نشوونما کا باعث ہو۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک یہ بڑے عالم (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تمہارے درمیان موجود ہیں، تم مجھ سے سوال نہ کرنا۔

2060 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْاَنْبَارِیُّ، حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ الْمُغِیرَةِ، عَنْ اَبِی مُوْسَی الْهِلَالِیِّ، عَنْ اَبِیهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ، وَقَالَ: اَنْشَزَ الْعَظْمَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

2059–حدیث صحیح بشواهده، وهذا اسناد ضعیف لجهالة ابی موسی الهلالی، وابیه. واخرجه الدارقطنی فی "السنن" /4 173، والبیهقی فی "السنن" /7 460 و 461 من طریق سلیمان بن المغیرة، بهذا الاسناد. وروایة الدارقطنی مرفوع

Marfat.com

ہے۔تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''جو ہڈیوں کی نشوونما کرے''

بَابٌ فِيمَنْ حَرَّمَ بِهِ

باب: جس نے اس کو حرام قرار دیا ہے

2061 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، كَانَ تَبَنَّى سَالِمًا وَاَنْكَحَهُ ابْنَةَ اَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ اِلَيْهِ وَوُرِّثَ مِيرَاثَهُ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى فِي ذٰلِكَ (ادْعُوهُمْ لِاٰبَائِهِمْ) (الأحزاب: 5) اِلٰى قَوْلِهِ (فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ) (الأحزاب: 5) فَرُدُّوا اِلٰى آبَائِهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ اَبٌ كَانَ مَوْلًى وَاَخًا فِي الدِّينِ، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ، ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِي حُذَيْفَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَكَانَ يَاْوِي مَعِي وَمَعَ اَبِي حُذَيْفَةَ، فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ، وَيَرَانِي فُضْلًا، وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَكَيْفَ تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْضِعِيهِ فَاَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَاْمُرُ بَنَاتِ اَخَوَاتِهَا وَبَنَاتِ اِخْوَتِهَا اَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ اَحَبَّتْ عَائِشَةُ اَنْ يَرَاهَا وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا، وَاِنْ كَانَ كَبِيرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَاَبَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ، حَتّٰى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ دُونَ النَّاسِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے ''سالم'' کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا، انہوں نے اس کی شادی اپنی بھتیجی ہند بنت ولید سے کروادی تھی، سالم ایک انصاری عورت کا آزاد کردہ غلام تھا، یہ اسی طرح تھا جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''زید'' کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا، زمانہ جاہلیت کا رواج یہ تھا، جو شخص کسی کو منہ بولا بیٹا بنا لیتا تھا تو لوگ اسے اسی شخص کے حوالے سے بلاتے تھے، اور اسے ہی وارث قرار دیا جاتا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ حکم نازل کیا:

''انہیں ان کے (حقیقی) باپوں کی نسبت سے بلاؤ''

یہ آیت یہاں تک ہے ''تمہارے دینی بھائی اور آزاد کردہ غلام ہیں''

تو ایسے لوگوں کو ان کے حقیقی باپوں کی نسبت سے بلایا جانے لگا، جس کے حقیقی باپ کا پتہ نہیں تھا اس کو دینی بھائی اور آزاد کردہ غلام کہا جانے لگا۔

Marfat.com

سہلہ بنت سہیل، جو ابوحذیفہ کی اہلیہ تھی، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بچہ ہی سمجھتے تھے، وہ میرے اور ابوحذیفہ کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا تھا، وہ مجھے گھریلو حلیے میں دیکھ لیتا تھا، اب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو حکم نازل کیا ہے اس سے آپ واقف ہیں، تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

(سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو، اس خاتون نے اسے پانچ مرتبہ دودھ پلایا، تو وہ ان کے لیے رضاعی بیٹے کی طرح ہو گیا

(عروہ بیان کرتے ہیں:) اسی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب کسی شخص کے بارے میں یہ چاہتی تھیں کہ وہ ان کی زیارت کر سکے اور ان کے ہاں آسکے۔ تو وہ اپنی کسی بھانجی یا بھتیجی کو یہ ہدایت کرتی تھیں کہ وہ اس کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دیں، خواہ وہ بڑا لڑکا ہوتا، پھر وہ ان کے ہاں آسکتا تھا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم ﷺ کی دیگر ازواج مطہرات اس بات کو تسلیم نہیں کرتی تھیں کہ اس طرح کی رضاعت کے نتیجے میں کوئی ان کے ہاں آئے، البتہ اگر اس نے جھولے (یعنی شیر خوارگی میں) دودھ پیا ہو، تو (حکم مختلف ہے)

وہ خواتین یہ کہتی تھیں۔ اللہ کی قسم! ہم یہ سمجھتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ رخصت "سالم" کے لیے دی تھی، دوسرے لوگوں کے لیے نہیں۔

بَابُ هَلْ يُحَرِّمُ مَا دُوْنَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ

باب: کیا پانچ مرتبہ سے کم دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟

2062 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِيمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دس مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہونے کا حکم نازل کیا تھا، پھر اسے منسوخ کر کے پانچ مرتبہ پینے سے حرمت ثابت ہونے کا حکم نازل ہوا، جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا، اس وقت یہ آیت قرآن کے اس حصے میں تھی، جسے تلاوت کیا جاتا ہے۔

2063 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا

2063- اخرجه مسلم (1450)، وابن ماجه (1941)، والترمذی (1183)، والنسائی فی "الکبری" (5428) من طرق عن ایوب، بهذا الاسناد

Marfat.com

الْمَصَّتَانِ ●

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک یا دو مرتبہ (دودھ) چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی''

بَابٌ فِی الرَّضْخِ عِنْدَ الْفِصَالِ

باب: دودھ چھڑانے کے وقت (دودھ پلانے والی عورت کو) انعام دینا

2064 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ. ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا يُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعَةِ؟، قَالَ: الْغُرَّةُ الْعَبْدُ اَوِ الْاَمَةُ. قَالَ النُّفَيْلِيُّ: حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِیُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ

❀❀ حجاج بن حجاج اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! رضاعت کا حق کیسے ادا کیا جاسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک غلام یا کنیز ادا کرکے۔

(نفیلی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) حجاج بن حجاج اسلمی، روایت کے یہ الفاظ اسی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

باب: کن خواتین کو (نکاح میں) جمع کرنا مکروہ ہے؟

2065 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِیُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَلَا الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا، وَلَا الْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا، وَلَا الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا، وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى، وَلَا الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(کسی) عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر، یا پھوپھی سے اس کی بھتیجی پر، یا عورت سے اس کی خالہ پر، یا خالہ سے اس کی بھانجی پر، بڑی (بہن) سے چھوٹی پر، یا چھوٹی سے بڑی پر، نکاح نہ کیا جائے''

2066 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِیْ قَبِيصَةُ بْنُ

2065-واخرجه مختصراً مسلم (1408) (35) من طريق قبيصة بن ذؤيب، و (1408)، والنسائی فی "الكبرى" (5396) و (5401) من طريق ابی سلمة، ومسلم (1408)، وابن ماجه (1929)، والترمذی (1154)، والنسائی فی "الكبرى" (5402) من طريق محمد بن سيرين، ومسلم (1408)، والنسائی فی "الكبرى" (5399) و (5400) من طريق عراك بن مالك، والبخاری (5109)، ومسلم (1408)، والنسائی (5397) و (5399) من طريق عبد الرحمن الاعرج، خمستهم عن ابی هريرة. وهو فی "مسند احمد" (9500)، و "صحيح ابن حبان" (4117) و (4118).

Marfat.com

ذُؤَيْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا، وَبَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت اور اس کی خالہ کو، یا عورت اور اس کی پھوپھی کو (نکاح میں) جمع کیا جائے۔

2067 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ، وَبَيْنَ الْخَالَتَيْنِ وَالْعَمَّتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ پھوپھی اور خالہ کو، یا دو پھوپھیوں یا دو خالاؤں کو (نکاح میں) جمع کیا جائے۔

2068 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، (وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 3)، قَالَتْ: يَا ابْنَ اُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِيْ حِجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِيْ مَالِهِ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوهُنَّ اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، وَاُمِرُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ، قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِيْ يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ، اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) (النساء: 127) قَالَتْ: وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ اَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ فِي الْكِتَابِ الْاٰيَةُ الْاُولَى الَّتِي قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فِيهَا (وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 3). قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْاٰيَةِ الْاٰخِرَةِ (وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) (النساء: 127) هِيَ رَغْبَةُ اَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِيْ حِجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِيْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ، مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ. قَالَ يُوْنُسُ: وَقَالَ رَبِيعَةُ: فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاِنْ

2066–واخرجه البخاری (5110)، ومسلم (1408) (36)، والنسائی فی "الکبری" (5398) من طرق عن یونس، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (9203)، و"صحیح ابن حبان" (4113) و (4115).

2068–اسناده صحیح. ابن وهب: هو عبد الله بن وهب المصری، ویونس: هو ابن یزید الایلی، وابن شهاب: هو محمد بن مسلم الزهری. واخرجه مختصراً وتاماً البخاری (2494) و (2763) و (4574) و (5064) و (5092) و (5140) و (6965)، ومسلم (3018)، والنسائی فی "الکبری" (5488) و (11024) من طرق عن ابن شهاب، بهذا الاسناد. وزاد البخاری (4574)، ومسلم (3018) (6)، والنسائی فی "الکبری" (11024

Marfat.com

خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِی الْیَتَامٰی) (النساء: 3) قَالَ: یَقُوْلُ: اتْرُکُوْهُنَّ اِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ اَحْلَلْتُ لَکُمْ اَرْبَعًا

❁❁ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے معاملے میں انصاف نہیں کرسکو گے، تو تم ان عورتوں سے نکاح کرلو، جو تمہیں پسند آئیں''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں ہے، جو اپنے کسی ولی کی زیر پرورش ہوتی ہے، اور اس ولی کے مال میں حصہ دار بھی ہوتی ہے، اس ولی کو اس لڑکی کا مال اور خوبصورتی پسند آتی ہے تو وہ انصاف کے مطابق اسے مہر دیے بغیر، اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے، یعنی اس لڑکی کو اتنا مہر نہیں دیتا، جتنا اس کی بجائے کوئی اور شخص دیتا، تو لوگوں کو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا، البتہ اگر وہ ان لڑکیوں کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے حوالے سے انہیں پوری ادائیگی کریں، جو رواج کے مطابق ہو، (تو جائز ہوگا) ورنہ انہیں یہ حکم دیا گیا کہ ان لڑکیوں کے علاوہ انہیں جو عورتیں پسند آتی ہیں، ان کے ساتھ نکاح کرلیں۔

عروہ نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس آیت کے نازل ہونے کے بعد لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی لڑکیوں کے بارے میں شرعی حکم دریافت کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

''لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں شرعی حکم دریافت کرتے ہیں، تم یہ فرمادو! اللہ تعالیٰ ان عورتوں کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے، اور اس چیز کے بارے میں (حکم دیتا ہے) جو کتاب میں تم پر تلاوت کی جاتی ہے، جو ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں ہے، جنہیں تم وہ ادائیگی نہیں کرتے، جو ان کے حق میں مقرر کی گئی ہے، (اور کبھی) تم ان سے نکاح کرنے سے اعراض کرتے ہو''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو یہ ذکر کیا ہے ''جو کتاب میں تم پر تلاوت کی جاتی ہیں'' اس سے مراد پہلی آیت ہے، (جس میں) اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے، تو تم ان عورتوں سے نکاح کرلو، جو تمہیں پسند آئیں''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''تم ان کے ساتھ نکاح کرنے سے اعراض کرتے ہو'' یہ کسی شخص کا اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی سے، اس وقت اعراض کرنا ہے، جب اس کا مال بھی کم ہو اور وہ کم خوبصورت ہو۔ تو لوگوں کو ان یتیم لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا گیا، جن کے مال اور خوبصورتی ہیں انہیں دلچسپی ہوتی ہے، البتہ اگر وہ انصاف (کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھیں، تو حکم مختلف ہوگا) اس کی وجہ ان لوگوں کی ان (کم مال والی اور کم خوبصورت یتیم لڑکیوں سے) بے رغبتی ہے۔

یونس نقل کرتے ہیں: ربیعہ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے''

(ربیعہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے:) اگر تمہیں اندیشہ ہو، تو تم انہیں چھوڑ دو، کیونکہ میں نے تمہارے لیے چار (شادیاں کرنا) حلال قرار دیا ہے۔

2069 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيُّ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ اَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ لَكَ اِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَاْمُرُنِي بِهَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَا، قَالَ: هَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى يُبْلَغَ اِلٰى نَفْسِي، اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ بِنْتَ اَبِي جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ، فَقَالَ: اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي، وَاَنَا اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفّٰى لِي وَاِنِّي لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا، وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا .

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا شہادت کے بعد، جب وہ لوگ یزید بن معاویہ کے پاس سے، مدینہ منورہ آئے، تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور بولے: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کوئی کام ہے تو مجھے حکم کریں، میں نے ان سے کہا: جی نہیں! (یعنی کوئی کام نہیں ہے) تو انہوں نے کہا: کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مجھے دیدیں گے؟ کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ اسے آپ سے چھین نہ لیں، اللہ کی قسم! اگر آپ نے وہ مجھے دیدی، تو کوئی شخص میری لاش پر سے گزرے بغیر اس تک نہیں پہنچ سکے گا،

(حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (سے شادی کے بعد) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو شادی کا پیغام بھیجا، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے، یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، میں اس وقت بالغ تھا، (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''فاطمہ مجھ سے ہے (یعنی میری جان کا ٹکڑا ہے) اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں اسے اس کے دین کے بارے میں آزمائش کا شکار نہ کر دیا جائے''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس سے تعلق رکھنے والے اپنے داماد کا ذکر کیا، اور ان کی دامادی کی تعریف کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

2069–اسناده صحيح. ابن شهاب: هو محمد بن مسلم الزهري. واخرجه بتمامه ومختصراً البخاري (3110)، ومسلم (2449)، والنسائي في "الكبرى" (8314) و (8469) من طريق يعقوب بن ابراهيم، بهذا الاسناد

Marfat.com

کی اچھائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اس نے میرے ساتھ جب بھی بات کی تو سچ بولا، جو بھی وعدہ کیا اسے پورا کیا، میں کسی حلال چیز کو حرام قرار نہیں دیتا، اور کسی حرام چیز کو حلال قرار نہیں دیتا، لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ (یعنی ایک ہی گھر میں سوکن کے طور پر) کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں''

2070 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ: فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذٰلِكَ النِّكَاحِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ شادی کرنے سے باز آ گئے۔

2071 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَعْنَى - قَالَ اَحْمَدُ - حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا آذَنُ، - ثُمَّ لَا آذَنُ -، ثُمَّ لَا آذَنُ اِلَّا اَنْ يُرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا. وَالْاِخْبَارُ فِيْ حَدِيْثِ اَحْمَدَ

❁❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بنو ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اس بات کی اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی علی بن ابوطالب سے کر دیں، میں انہیں اجازت نہیں دیتا، پھر انہیں اجازت نہیں دیتا، پھر انہیں اجازت نہیں دیتا، البتہ اگر ابن ابی طالب چاہے تو میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے شادی کر لے، میری بیٹی میری جان کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے پریشان کرتی ہے، وہ مجھے پریشان کرتی ہے، اور جو اسے اذیت دیتی ہے، وہ مجھے اذیت دیتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ احمد کے نقل کردہ ہیں۔

بَابٌ فِيْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

باب: نکاح متعہ (کا حکم)

2072 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا

2070–حديث صحيح، وهذا اسناد مرسل. ولمعمر فى هذا الحديث طريقان، الاول عن الزهرى، والثانى عن ايوب، عن ابن ابى مليكة

2071–اسناده صحيح. الليث: هو ابن سعد واخرجه بتمامه ومختصراً البخارى (3714) و (3767) و (5230) و (5278)، ومسلم (2449)، وابن ماجه (1998)، والترمذى (4205)، والنسائى فى "الكبرى" (8312) و (8313) و (8465 - 8467) من طريقين عن عبد الله ابن ابى مليكة، به. وقال الترمذى: حسن صحيح

Marfat.com

عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَتَذَاكَرْنَا مُتْعَةَ النِّسَاءِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يُقَالُ لَهُ رَبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ اَنَّهُ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

❀❀ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھے، ہم متعہ کے بارے میں بات کر رہے تھے، کہ ایک صاحب جن کا نام ربیع بن سبرہ تھا، انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: میں اپنے والد کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اس سے منع کر دیا تھا''

2073 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ

❀❀ ربیع بن سبرہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے متعہ کو حرام قرار دیا ہے''

بَابٌ فِى الشِّغَارِ

باب: نکاح شغار (کا حکم)

2074 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، كِلَاهُمَا، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ.

زَادَ مُسَدَّد، فِىْ حَدِيْثِهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ قَالَ: يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ، وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ، وَيَنْكِحُ اُخْتَ الرَّجُلِ، وَيُنْكِحُهُ اُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ''شغار'' سے منع کیا ہے

(مسدد نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:) میں نے نافع سے دریافت کیا: شغار سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آدمی مہر کے بغیر کسی کی بیٹی سے شادی کر لے اور اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کر دے، یا یہ کہ آدمی مہر کے بغیر کسی کی بہن سے

2072–اسناده صحيح. عبد الوارث: هو ابن سعيد، والزهرى: هو محمد بن مسلم ابن شهاب. واخرجه بنحوه مسلم (1406) من طرق عن الزهرى، بهذا الاسناد. وجاء فى روايتين عند مسلم ان النهى عن المتعة كان يوم الفتح. ولم يَرِد فى بقية الروايات زمنُ ذلك. واخرجه بنحوه ايضاً مسلم (1406)، وابن ماجه (1962)، والنسائى فى "الكبرى" (5516 - 5520) و (5525)

2073–اسناده صحيح. عبد الرزاق: هو الصنعانى، ومعمر: هو ابن راشد. واخرجه بنحوه مسلم (1406)، والنسائى فى "الكبرى" (5521) من طريقين عن معمر، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (15344).

2074–هو عند مالك فى "الموطا" /2 535، ومن طريقه اخرجه البخارى (5112)، ومسلم (1415)، وابن ماجه (1883)، والترمذى (1152)، والنسائى فى "الكبرى" (5473). وقال الترمذى: حسن صحيح. واخرجه البخارى (6960)، ومسلم (1415)، والنسائى فى "الكبرى" (5470) من طرق عن نافع، به. ولفظ احدى روايات مسلم: "لا شغار فى الاسلام." وهو فى "مسند احمد" (4526)، و"صحيح ابن حبان" (4152).

شادی کرلے اور اپنی بہن کی شادی اس کے ساتھ کردے

2075 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ، اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، اَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ، وَاَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنَتَهُ وَكَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ يَاْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ فِىْ كِتَابِهِ: هٰذَا الشِّغَارُ الَّذِى نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ عبدالرحمٰن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی بیٹی کی شادی عبدالرحمٰن بن حکم کے ساتھ کردی اور خود ان کی بیٹی سے شادی کرلی، ان دونوں نے اس شادی کو ہی ان خواتین کا مہر قرار دیا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو خط لکھ کر اسے یہ حکم دیا کہ وہ ان کے درمیان علیحدگی کروادے، انہوں نے اپنے خط میں یہ تحریر کیا: یہ شغار ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے

بَابٌ فِى التَّحْلِيلِ

باب: حلالہ کرنا

2076 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ اِسْمَاعِيلُ: وَاُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا، (ان دونوں) پر لعنت کی گئی ہے''

2077 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَرَاَيْنَا اَنَّهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ حارث اعور، ایک صحابی کے حوالے سے یہی نقل کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے وہ صحابی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

2075–مرفوعه صحيح لغيره، وهذا اسناد حسن . ابن اسحاق - وهو محمد بن اسحاق المطلبى مولاهم - قد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. واخرجه احمد فى "مسنده" (16856)، وابو يعلى فى "مسنده" (7370)، وابن حبان فى "صحيحه" (4153)، والطبرانى فى "الكبير" /19 (803)، والبيهقى فى "الكبرى" /7.

2076–واخرجه ابن ماجه (1935)، والترمذى (1147) من طريقين عن الشعبى، بهذا الاسناد . وقرن الترمذى مع على جابر بن عبد الله، وقال: حديث على وجابر حديثٌ معلول. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (9335) من طريق ابن عون، عن الشعبى، عن الحارث مرسلاً. واخرجه ايضاً النسائى فى "الكبرى" (9336) من طريق عطاء بن السائب، عن الشعبى قال: لعن ... مرسلاً. وهو فى "مسند احمد" (635) و (980).

Marfat.com

بَابٌ فِيْ نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِه

باب: غلام کا اپنے آقا کی مرضی کے بغیر نکاح کرنا

2078 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَهٰذَا لَفْظُ اِسْنَادِهِ، وَكِلَاهُمَا، عَنْ وَكِيْعٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ، فَهُوَ عَاهِرٌ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو غلام اپنے آقا کی مرضی کے بغیر نکاح کرتا ہے، وہ زانی (شمار) ہوگا''

2079 - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيفٌ وَهُوَ مَوْقُوفٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرتا ہے، تو اس کا نکاح باطل ہوگا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ حدیث ضعیف ہے، یہ روایت موقوف ہے، یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

باب: آدمی کا اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر، نکاح کا پیغام بھیجنا، مکروہ ہونا

2080 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر، پیغام نہ بھیجے''

2081 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

2078–اخرجه الترمذی (1137) و (1138) من طريقين عن عبد الله بن محمد، به. وقال فی الموضع الاول: حديث حسن، وفی الموضع الثانی: حديث حسن صحيح. وهو فی "مسند احمد" (14212).

2080–اسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة الهلالی، والزهری: هو محمد بن مسلم ابن شهاب. واخرجه البخاری (2140) و (2723)، ومسلم (1413)، وابن ماجه (1867)، والترمذی (1165)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (5336) و (5337) و (6049) من طرق عن الزهری، بهذا الاسناد. وقال الترمذی: حديث حسن صحيح. وزاد النسائی (5337): "حتى يَنكح او يَترُك." واخرجه البخاری (5144)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (5335) من طريق الاعرج عبد الرحمن بن هرمز، ومسلم (1408)، والنسائی (5339)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ، وَلَا يَبِعْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، اِلَّا بِاِذْنِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر، پیغام نہ بھیجے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے''

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلَى الْمَرْاَةِ وَهُوَ يُرِيْدُ تَزْوِيجَهَا

باب: آدمی کا عورت کو دیکھنا، جبکہ وہ اس کے ساتھ شادی کا ارادہ رکھتا ہو

2082 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ، فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى مَا يَدْعُوهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ، قَالَ: فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ اَتَخَبَّاُ لَهَا حَتّٰى رَاَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي اِلٰى نِكَاحِهَا وَتَزَوَّجْهَا فَتَزَوَّجْتُهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اگر اس کے لیے ممکن ہو، تو اسے اس چیز (یعنی شکل وصورت) کو دیکھ لینا چاہیے، جو اسے اس عورت کے ساتھ شادی کی ترغیب دے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے ایک عورت کو شادی کا پیغام دیا، تو میں نے چھپ کر اس کی وہ چیز (یعنی شکل وصورت) دیکھ لی، جو مجھے اس کے ساتھ شادی کرنے پر راغب کرے، پھر میں نے اس کے ساتھ شادی کر لی

بَابٌ فِي الْوَلِيِّ

باب: ولی کا بیان

2083 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، فَاِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ.

2081–اسناده صحيح . عبيد الله : هو ابن عمر العمرى، ونافع : هو مولى ابن عمر . واخرجه البخارى (2139) و (2165) و (5142)، ومسلم (1412)، وبائر (1514)، وابن ماجه (1868) و (2171)، والترمذى (1338)، والنسائى فى "الكبرى" (5334) و (5340) و (6050) و (6051) من طرق عن نافع، به. وزاد النسائى فى "الكبرى" (5340)

2083–واخرجه ابن ماجه (1879)، والترمذى (1127)، والنسائى فى "الكبرى" (5373) من طرق عن ابن جريج، بهذا الاسناد . وقال الترمذى : حديث حسن . واخرجه ابن ماجه (1880) من طريق حجاج بن ارطاة، عن الزهرى، به. وهو فى "مسند احمد" (24205)، و"صحيح ابن حبان" (4074).

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، تو اس کا نکاح باطل ہوگا''

یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی،

''اگر وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لے، تو اس عورت کو مہر ملے گا، کیونکہ اس مرد نے اس عورت سے لطف حاصل کیا ہے، اگر (عورت کے اولیاء) کے درمیان اختلاف ہو جائے، تو حاکم وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہ ہو''

2084 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: جَعْفَرٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَتَبَ إِلَيْهِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جعفر نے زہری سے اس کا سماع نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ روایت تحریر کر کے جعفر کو بھیجی تھی۔

2085 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ يُونُسَ، وَإِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ يُونُسُ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2086 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهُمْ

❁❁ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ پہلے ابن جحش کی اہلیہ تھی ان کا انتقال ہو گیا، (وہ دونوں میاں بیوی) حبشہ ہجرت کر گئے تھے (ان کے شوہر کے انتقال کے بعد) نجاشی نے ان کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کروا دی، جبکہ وہ ابھی ان لوگوں کے ہاں (حبشہ میں ہی) تھیں۔

2085–اخرجه ابن ماجه (1881)، والترمذی (1126) من طرق عن ابی اسحاق، به . واخرجه الترمذی (1128) من طريق سفيان الثوری، وشعبة، عن ابی اسحاق، به . مرسلاً. وهو فی "مسند احمد" (19518)، و"صحيح ابن حبان" (4077) و (4078) و (4083) و (4090).

Marfat.com

بَابٌ فِی الْعَضْلِ

باب: (عورتوں کو دوسری شادی سے) منع کرنا

2087 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِی اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِی مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ لِی اُخْتٌ تُخْطَبُ اِلَیَّ فَاَتَانِی ابْنُ عَمٍّ لِی فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ، ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰی انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَلَمَّا خُطِبَتْ اِلَیَّ اَتَانِی يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ: لَا، وَاللّٰهِ لَا اُنْكِحُهَا اَبَدًا، قَالَ: فَفِیَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ) (البقرة: 232) الْاٰيَةَ، قَالَ: فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِیْ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ

❁❁ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری بہن کے رشتے آئے میرا ایک چچازاد بھی (رشتہ لے کر) آیا تو میں نے اپنی بہن کی شادی اس کے ساتھ کر دی، پھر اس نے میری بہن کو ایسی طلاق دی جس میں اسے رجوع کرنے کا حق حاصل تھا، لیکن اس نے رجوع نہیں کیا، اور میری بہن کی عدت گزر گئی، پھر جب اس کے رشتے آنے لگے تو وہ چچازاد، پھر رشتہ لے کر آ گیا، میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم، میں (تمہارے ساتھ) اس کی شادی کبھی نہیں کروں گا۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی:

''جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور پھر ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم (یعنی عورت کے رشتے دار) ان عورتوں کو اس سے نہ روکو کہ وہ اپنے سابقہ شوہروں سے شادی کریں''۔

حضرت معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور اپنی بہن کی شادی اس شخص کے ساتھ کر دی۔

بَابٌ اِذَا اَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ

باب: جب دو ولی (کسی عورت کا الگ، الگ شخص سے) نکاح کر دیں

2088 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، ح وحَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ الْمَعْنٰی، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِیَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا، وَاَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس عورت کی شادی دو ولی (الگ، الگ افراد سے) کروا دیں، تو وہ ان میں سے (اس شخص کی بیوی شمار ہوگی) جس

2087- اخرجه البخاری (4529) و (5130) و (5330) مختصراً، و (5331)، والترمذی (3223)، والنسائی فی "الکبری" (10974) و (10975) من طرق عن الحسن البصری، به. وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح

2088- اخرجه ابن ماجه (2191) و (2344)، والترمذی (1136)، والنسائی فی "الکبری" (5376) و (5377) و (6234) و (1163) من طرق عن قتادة، بهذا الاسناد

Marfat.com

سے پہلے شادی کروائی گئی۔ اور جب کوئی شخص دو آدمیوں کے ساتھ (ایک ہی چیز کا) سودا کرلے، تو وہ (سودا) پہلے والے کے حق میں شمار ہوگا۔"

بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ کَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ) (النساء: 19)

باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے "تمہارے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ، اور تم انہیں نہ روکو"۔

2089 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الشَّیْبَانِیُّ، وَذَکَرَهُ عَطَاءٌ اَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِیُّ، وَلَا اَظُنُّهُ اِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ (لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ کَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ) (النساء: 19) قَالَ: کَانَ الرَّجُلُ اِذَا مَاتَ کَانَ اَوْلِیَاؤُهُ اَحَقَّ بِامْرَاَتِهٖ مِنْ وَلِیِّ نَفْسِهَا: اِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ زَوَّجَهَا اَوْ زَوَّجُوهَا، وَاِنْ شَاءُوا لَمْ یُزَوِّجُوهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ ذٰلِکَ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"تمہارے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور تم انہیں نہ روکو"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پہلے جب کوئی شخص فوت ہو جاتا، تو اس کے ولی، اس کی بیوی کے ولی سے زیادہ، اس کی بیوی کے حقدار بن جاتے، اگر ان میں سے کوئی چاہتا، تو اس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا اور اگر چاہتا تو اس عورت کی شادی کسی اور سے کروا دیتا، اگر چاہتا تو اس عورت کی شادی نہ کرواتا، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

2090 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِیُّ، حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ یَزِیدَ النَّحْوِیِّ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ کَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَیْتُمُوهُنَّ اِلَّا اَنْ یَاْتِینَ بِفَاحِشَةٍ مُبَیِّنَةٍ) (النساء: 19) وَذٰلِکَ اَنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَرِثُ امْرَاَةَ ذِی قَرَابَتِهٖ فَیَعْضُلُهَا حَتّٰی تَمُوتَ اَوْ تَرُدَّ اِلَیْهِ صَدَاقَهَا، فَاَحْکَمَ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِکَ وَنَهٰی عَنْ ذٰلِکَ،

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"تمہارے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور تم انہیں نہ روکو، تاکہ تم اس کا کچھ حصہ لے جاؤ، جو تم نے انہیں دیا ہے، البتہ اگر وہ واضح برائی کی مرتکب ہوں (تو حکم مختلف ہے)"

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وضاحت کی:) پہلے یہ رواج تھا کہ جب کوئی شخص اپنی کسی رشتہ دار کی بیوی کا وارث بنتا تھا، تو اسے (نکاح کرنے سے) روک دیتا تھا، یہاں تک کہ وہ عورت مر جاتی، یا اپنے مہر کی رقم اسے ادا کر دیتی، تو اللہ تعالیٰ نے اس سے روک دیا اور اس سے منع کر دیا۔

2089- اسناده صحيح. الشيباني: هو سليمان بن ابي سليمان، وعكرمة هو مولى ابن عباس. واخرجه البخاري (4579) و (6948)، والنسائي في "الكبرى" (11028) من طرق عن اسباط. بهذا الاسناد

Marfat.com

2091 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عِيسٰى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، مَوْلٰى عُمَرَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بِمَعْنَاهُ قَالَ: فَوَعَظَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں نصیحت کی۔

بَابٌ فِي الْاِسْتِئْمَارِ

باب: (لڑکی سے اسے کی شادی کے بارے میں) مشورہ کرنا

2092 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ، وَلَا الْبِكْرُ اِلَّا بِاِذْنِهَا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا اِذْنُهَا قَالَ: اَنْ تَسْكُتَ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ثیبہ کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے، جب تک اس سے مشورہ نہ کرلیا جائے اور کنواری کی شادی اس کے اذن سے کی جائے، لوگوں نے عرض کی: اس کے اذن سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ وہ خاموش رہے۔

2093 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، ح وحَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ الْمَعْنٰى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا، فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا، وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا . وَالْاِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، وَمُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یتیم (کنواری) لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت (شمار) ہوگا، اور اگر وہ انکار کردے تو اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا''۔

یزید کی نقل کردہ روایت میں ''اخبار'' مذکور ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوخالد سلیمان بن حیان اور معاذ بن معاذ نے محمد بن عمرو سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

2092–اسناده صحيح . ابان: هو ابن يزيد العَطّار، ويحيىٰ: هو ابن ابى كثير البصرى، وابو سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف الزهرى. واخرجه البخارى (5136) و (6968) و (6970)، ومسلم (1419)، وابن ماجه (1871)، والترمذى (1133)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (5357) و (5358) من طرق عن يحيىٰ بن ابى كثير، به. وهو فى "مسند احمد" (7404).

2093–اخرجه الترمذى (1135)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (5360) من طريقين عن محمد بن عمرو، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن. وهو فى "مسند احمد" (7527)، و"صحيح ابن حبان" (4079) و (4086).

2094 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِاِسْنَادِهٖ زَادَ فِيْهِ قَالَ: فَاِنْ بَكَتْ اَوْ سَكَتَتْ. زَادَ بَكَتْ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَلَيْسَ بَكَتْ بِمَحْفُوظٍ وَهُوَ وَهْمٌ فِى الْحَدِيْثِ الْوَهْمُ مِنْ ابْنِ اِدْرِيسَ اَوْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَرَوَاهُ اَبُوْ عَمْرٍو ذَكْوَانُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِى اَنْ تَتَكَلَّمَ؟ قَالَ: سُكَاتُهَا اِقْرَارُهَا

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اگر وہ رو پڑے یا خاموش رہے'' اس میں وہ رو پڑے کے الفاظ زائد ہیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''اگر وہ رو پڑے'' کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں، اس روایت میں یہ وہم ہے اور یہ وہم ابن ادریس یا محمد بن علاء نامی راوی کو ہوا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعمرو ذکوان نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کنواری لڑکی بات کرتے ہوئے شرما جاتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خاموشی، اس کا اقرار ہے۔

2095 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، حَدَّثَنِى الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ · قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمِرُوا النِّسَاءَ فِىْ بَنَاتِهِنَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورتوں سے، ان کی بیٹیوں (کی شادی) کے بارے میں مشورہ لو''

بَابٌ فِى الْبِكْرِ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَلَا يَسْتَاْمِرُهَا

باب: جب کنواری لڑکی کا باپ، اس کی مرضی معلوم کیے بغیر، اس کی شادی کر دے

2096 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِىَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک کنواری لڑکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے یہ

2096- اسناده صحيح. ايوب: هو ابن ابى تميمة السختيانى، وعكرمة: هو مولى ابن عباس. واخرجه ابن ماجه (1875)، والنسائى فى "الكبرى" (5366) من طريقين عن الحسين بن محمد، بهذا الاسناد. واخرجه ابن ماجه (1875 م)، والنسائى فى "الكبرى" (5368) من طريق زيد بن حبّان، عن ايوب، به. وهو فى "مسند احمد" (2469).

Marfat.com

بات ذکر کی، اس کے والد نے اس کی شادی کر دی ہے اور وہ (لڑکی) اس رشتے کو پسند نہیں کرتی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس لڑکی کو (شادی ختم کرنے کا) اختیار دیا۔

2097 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ النَّاسُ مُرْسَلًا مَعْرُوفٌ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ، عکرمہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس راوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔ لوگوں کا اس روایت کو اس طرح "مرسل" کے طور پر نقل کرنا معروف ہے۔

بَابٌ فِي الثَّيِّبِ

باب: ثیبہ کا بیان

2098 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَا: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا. وَهٰذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ،

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ثیبہ عورت، اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے، کنواری لڑکی سے، اس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی، اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہوگی"

روایت کے یہ الفاظ قعنبی کے نقل کردہ ہیں۔

2099 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ، قَالَ: اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ يَسْتَاْمِرُهَا اَبُوْهَا.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَبُوْهَا لَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

"ثیبہ اپنی ذات کے بارے میں، اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے، کنواری سے اس کا باپ مرضی معلوم کرے گا"۔

2098–اسناده صحيح. وهو عند مالك فى "الموطإ" /2 524 - 525، ومن طريقه اخرجه مسلم (1421)، وابن ماجه (1870)، والترمذى (1134)، والنسائى فى "الكبرى" (5351) و (5352). وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. وهو فى "مسند احمد" (1888)، و"صحيح ابن حبان" (4084) و (4087).

2099–اسناده صحيح. سفيان: هو ابن عُيينة. واخرجه مسلم (1421)، والنسائى فى "الكبرى" (5355) من طريق سفيان، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (1897)، و"صحيح ابن حبان" (4088).

Marfat.com

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں ''اس کا باپ'' کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں۔

2100 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ، وَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ثیبہ (کی شادی میں) ولی کا کوئی دخل نہیں ہے، اور کنواری سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی اور اس کی خاموشی، اس کا اقرار (شمار) ہوگی''۔

2101 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيَّيْنِ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْاَنْصَارِيَّةِ، اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَرَدَّ نِكَاحَهَا

❀❀ سیدہ خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان کے والد نے ان کی شادی کر دی، وہ ثیبہ تھیں، انہیں (یہ رشتہ) پسند نہیں آیا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اس حوالے سے) حاضر ہوئیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ (صورتِ حال) ذکر کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

بَابٌ فِي الْاَكْفَاءِ

باب: کفو (کے احکام)

2102 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ اَبَا هِنْدٍ، حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَافُوخِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي بَيَاضَةَ اَنْكِحُوا اَبَا هِنْدٍ وَاَنْكِحُوا اِلَيْهِ وَقَالَ: وَاِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہند رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یافوخ (نامی رگ) پر پچھنے لگائے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو بیاضہ! ابوہند کی شادی کروادو، اور (اپنے قبیلے کی کسی لڑکی کی) اس سے شادی کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جو بھی دوائیں استعمال کرتے ہو، ان میں سے پچھنے لگوانا سب سے بہتر (علاج) ہے۔

بَابٌ فِي تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يُولَدْ

باب: جب دو ولی (کسی عورت کا الگ، الگ) نکاح کروادیں

2101- هو عند عبد الرزاق في "مصنفه" (10299)، ومن طريقه اخرجه احمد في "مسنده" (3087)، والنسائي في "الكبرى" (5354) و (5370)، والدارقطني 3/ 239، والبيهقي 7/ 118.

2103 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيُّ، مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ، حَدَّثَتْنِي سَارَةُ بِنْتُ مِقْسَمٍ، اَنَّهَا سَمِعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ، قَالَتْ: خَرَجْتُ مَعَ اَبِي فِي حَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَا اِلَيْهِ اَبِي وَهُوَ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ فَوَقَفَ لَهُ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ وَمَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَّةِ الْكُتَّابِ ، فَسَمِعْتُ الْاَعْرَابَ وَالنَّاسَ وَهُمْ يَقُولُونَ: الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ، فَدَنَا اِلَيْهِ اَبِي، فَاَخَذَ بِقَدَمِهِ، فَاَقَرَّ لَهُ، وَوَقَفَ عَلَيْهِ، وَاسْتَمَعَ مِنْهُ، فَقَالَ: اِنِّي حَضَرْتُ جَيْشَ، عِثْرَانَ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: جَيْشَ غِثْرَانَ، فَقَالَ طَارِقُ بْنُ الْمُرَقَّعِ: مَنْ يُعْطِينِي رُمْحًا، بِشَوَابِهِ؟ قُلْتُ: وَمَا ثَوَابُهُ؟ قَالَ: اُزَوِّجُهُ اَوَّلَ بِنْتٍ تَكُونُ لِي، فَاَعْطَيْتُهُ رُمْحِي، ثُمَّ غِبْتُ عَنْهُ، حَتّٰى عَلِمْتُ اَنَّهُ قَدْ وُلِدَ لَهُ جَارِيَةٌ وَبَلَغَتْ، ثُمَّ جِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: اَهْلِي جَهِّزْهُنَّ اِلَيَّ، فَحَلَفَ اَنْ لَا يَفْعَلَ حَتّٰى اُصْدِقَهُ صَدَاقًا جَدِيدًا غَيْرَ الَّذِي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَحَلَفْتُ لَا اُصْدِقُ غَيْرَ الَّذِي اَعْطَيْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَبِقَرْنِ اَيِّ النِّسَاءِ هِيَ الْيَوْمَ قَالَ: قَدْ رَاَتِ الْقَتِيرَ، قَالَ: اَرَى اَنْ تَتْرُكَهَا قَالَ: فَرَاعَنِي ذٰلِكَ، وَنَظَرْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ مِنِّي قَالَ: لَا تَاْثَمْ، وَلَا يَاْثَمْ صَاحِبُكَ.

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: الْقَتِيرُ الشَّيْبُ.

❁❁ سیدہ میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقعہ پر، میں بھی اپنے والد کے ہمراہ (حج کرنے کے لیے) روانہ ہوئی۔ میں نے اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گئے، وہ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہاں ٹھہر گئے اور غور سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سننے لگے، ان کے پاس درہ تھا، جس طرح کا درہ مدرسہ کے استادوں کے پاس ہوتا ہے، میں نے دیہاتیوں اور دوسرے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: طب، طب، طب (یعنی ٹھپ ٹھپ یعنی درے سے بچ کے رہنا) میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی زین پر پاؤں پکڑ لیے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خاطر ٹھہر گئے، اور ان کی بات توجہ سے سننے لگے، میرے والد نے بتایا: میں ''عثر ان'' کے لشکر میں شریک ہوا ہوں، یہاں ابن مثنیٰ نامی راوی نے لفظ ''غثر ان'' روایت کیا ہے، اس موقعہ پر طارق بن مرقع نے کہا: کون مجھے بدلے کے عوض میں نیزہ دے گا؟ میں نے دریافت کیا: اس کا بدلہ کیا ہوگا؟ اس نے جواب دیا: میں اپنے ہاں پیدا ہونے والی پہلی بیٹی کے ساتھ اس کی شادی کر دوں گا۔ تو میں نے اسے نیزہ دیدیا، پھر میں (کافی عرصہ تک) اس سے نہیں ملا، یہاں تک کہ مجھے چلا کہ اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی تھی اور وہ بالغ ہو چکی ہے، تو میں اس کے پاس آیا، میں نے اس سے کہا: میری ہونے والی بیوی میرے حوالے کرنے کی تیاری کرو، تو اس نے حلف اٹھالیا، کہ وہ ایسا اس وقت تک نہیں کرے گا، جب تک میں اسے نئے سرے سے مہر ادا نہیں کرتا، جو اس مہر کے علاوہ ہوگا جو میرے اور اس کے درمیان طے ہوا تھا، میں نے بھی حلف اٹھالیا کہ میں جو کچھ ادا کر چکا ہوں، اس کے علاوہ کچھ اور ادا نہیں کروں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اب اس لڑکی کی عمر کیا ہوگی؟ میرے والد نے کہا: اس کے بالوں میں سفیدی آ گئی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے، تم اس عورت کو چھوڑ دو، راوی بیان کرتے ہیں: میں اس

Marfat.com

بات پر، پریشان ہوگیا، میں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نہ تم گناہ گار ہو اور نہ تمہارا ساتھی گناہگار ہو''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ ''قتیر'' کا مطلب ''سفید بال'' ہے۔

2104 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ خَالَتَهُ اَخْبَرَتْهُ عَنِ امْرَاَةٍ، قَالَتْ: هِیَ مُصَدَّقَةٌ امْرَاَةُ صِدْقٍ، قَالَتْ: بَيْنَا اَبِی فِی غَزَاةٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ رَمِضُوا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ يُعْطِينِی نَعْلَيْهِ وَاُنْكِحُهُ اَوَّلَ بِنْتٍ تُولَدُ لِی؟ فَخَلَعَ اَبِی نَعْلَيْهِ فَاَلْقَاهُمَا اِلَيْهِ، فَوُلِدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَبَلَغَتْ، وَذَكَرَ نَحْوَهُ، لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْقَتِيرِ

❀❀ ابراہیم بن میسرہ، اپنی خالہ کے حوالے سے، ایک خاتون کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے والد زمانہ جاہلیت میں، ایک جنگ میں شریک ہوئے، جب گرمی بڑھ گئی تو ایک شخص نے کہا: جو شخص مجھے اپنے جوتے دیدے گا، میں اپنے ہاں پیدا ہونے والی پہلی بیٹی کے ساتھ اس کی شادی کردوں گا، وہ خاتون بیان کرتی ہیں) میرے والد نے اپنے جوتے اتارے اور اس شخص کو دیدیے، پھر اس شخص کے ہاں لڑکی ہوئی، وہ بالغ بھی ہوگئی، (اس کے بعد حسب سابق روایت ہے، تاہم اس میں اس لڑکی کے بال سفید ہونے کا ذکر نہیں ہے۔)

بَابُ الصَّدَاقِ

باب: مہر کا بیان

2105 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ صَدَاقِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: ثِنْتَا عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنَشٌّ، فَقُلْتُ: وَمَا نَشٌّ؟ قَالَتْ: نِصْفُ اُوقِيَّةٍ

❀❀ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، نبی اکرم ﷺ کے (ادا کیے جانے والے) مہر کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا: بارہ اوقیہ اور ایک نش، میں نے دریافت کیا: ایک نش سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نصف اوقیہ۔

2104- اسنادہ ضعیف، لجهالة خالة. ابراهيم بن ميسرة. احمد بن صالح: هو المِصْرِیُّ، وعبد الرزاق: هو ابن همام الصنعانی، وابن جريج: هو عبد الملك بن عبد العزيز. وهو عند عبد الرزّاق فی "مصنفه" (10418)، ومن طريقه اخرجه اسحاق بن راهويه /5 (4)، والبيهقی فی "الكبرى" /7 145 - 146.

2105- اسناده صحيح. عبد العزيز بن محمد: هو الدَّراوردی، ويزيد بن الهاد: هو يزيد بن عبد الله بن اسامة الليثی، ومحمد بن ابراهيم: هو ابن الحارث التيمی. وابو سلمة: هو عبد الله بن عبد الرحمن الزهری. واخرجه مسلم (1426)، وابن ماجه (1886)، والنسائی فی "الكبرى" (5487) من طرق عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الاسناد

2106 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِى الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ: اَلَا لَا تُغَالُوا بِصُدُقِ النِّسَاءِ، فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِى الدُّنْيَا، اَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا اَصْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا اُصْدِقَتْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً

❁❁ ابوعجفاء سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار! عورتوں کے زیادہ مہر مقرر نہ کرو، کیونکہ اگر یہ چیز دنیا میں عزت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ (کی دلیل) ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سب سے زیادہ حقدار تھے، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج میں سے کسی کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہیں دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے کسی کو (بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر) نہیں دیا گیا۔

2107 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِىْ يَعْقُوبَ الثَّقَفِىُّ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِىُّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: حَسَنَةُ هِىَ اُمُّهُ

❁❁ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ پہلے عبیداللہ بن جحش کی اہلیہ تھیں، ان کا حبشہ کی سرزمین پر انتقال ہوگیا، نجاشی نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کروادی، اور اپنی طرف سے انہیں چار ہزار (درہم) مہر کے طور پر ادا کیے، اور پھر حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھجوایا دیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسنہ، (شرحبیل کی) والدہ ہیں۔

2108 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، اَنَّ النَّجَاشِىَّ، زَوَّجَ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِىْ سُفْيَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدَاقِ

2106–اخرجه الترمذى (1141)، والنسائى فى "الكبرى" (5485) من طريق ايوب، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. واخرجه ابن ماجه (1887)، والنسائى فى "الكبرى" (5485) من طرق عن محمد بن سيرين، به. وهو فى "مسند احمد" (285) و (340)، و"صحيح ابن حبان" (4620).

2107–اسناده صحيح، وقد اختلف فيه على الزهرى فى وصله وارساله كما هو مبين فى تعليقنا على "المسند" (27408). ابن المبارك: هو عبد الله المروزى، ومعمر: هو ابن راشد الازدى، والزهرى: هو محمد بن مسلم ابن شهاب، وعروة: هو ابن الزبير الاسدى. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (5486) من طريق ابن المبارك، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (27408).

2108–رجاله ثقات، لكنه مرسل. وقد صح وصله كما فى الطريق الذى قبله. واخرجه ابن سعد فى "طبقاته" /8 99، والحاكم فى "المستدرك" /4 22 من طريق عبد الرحمن بن عبد العزيز، والطبرانى فى "الكبير" /23 (403)، والحاكم فى "المستدرك" /4 20 من طريق عبيد الله بن ابى زياد، كلاهما عن الزهرى بنحوه مرسلاً.

Marfat.com

اَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: نجاشی نے سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کروادی، جو چار ہزار درہم حق مہر کے ساتھ ہوئی، نجاشی نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس نکاح کو) قبول کر لیا۔

بَابُ قِلَّةِ الْمَهْرِ

باب: کم مہر مقرر کرنا

2109 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، وَحُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَعَلَيْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً، قَالَ: مَا اَصْدَقْتَهَا؟ قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ پر زعفران کا نشان دیکھا، تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے شادی کرلی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: گٹھلی کے وزن جتنا سونا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری (ذبح کر کے دعوت کرو)۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) گٹھلی (کے وزن جتنا سونا) پانچ درہم کا ہوتا ہے، ''نش'' بیس درہم کا ہوتا ہے، ''اوقیہ'' چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

2110 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ جِبْرَائِيلَ الْبَغْدَادِيُّ، اَخْبَرَنَا يَزِيدُ، اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُومَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْطٰى فِي صَدَاقِ امْرَاَةٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدْ اسْتَحَلَّ.

2109–اسناده صحيح. حمّاد: هو ابن سلمة البصرى، وثابت: هو ابن اسلم البنانى، وحميد: هو ابن ابى حميد الطويل. واخرجه مطولاً ومختصراً البخارى (2049) من طريق زهير بن معاوية. و (5148) من طريق عبد العزيز بن صهيب، ومسلم (1427) من طريق قتادة, و (1427) من طريق ابى حمزة، والبخارى (3781) و (3937) و (5072) و (5153) و (5167) و (6082)، ومسلم (1427)، والترمذى (2046)، والنسائى فى "الكبرى" (5482) و (5533) و (5535) و (6560) و (10019) من طريق حُميد، والبخارى (5155) و (6386)، ومسلم (1427)، وابن ماجه (1907) و (1908)، والترمذى (1119)، والنسائى فى "الكبرى" (5533) و (5534) و (10018) من طريق ثابت، ستتهم عن انس بن مالك

2110–واخرجه الدارقطنى فى "سننه" (3595)، والبيهقى فى "الكبرى" /7 238، والخطيب البغدادى فى "تاريخه" /6 364 - 365 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الاسناد. واخرجه احمد فى "مسنده" (14824)، والدارقطنى فى "سننه" (3593)، والبيهقى /7 238

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، مَوْقُوفًا. وَرَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ، مِنَ الطَّعَامِ عَلٰى مَعْنَى الْمُتْعَةِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَلٰى مَعْنَى اَبِیْ عَاصِمٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی عورت کو مہر میں، دونوں ہاتھ بھر کر ستو یا کھجور دیدے، وہ (اس عورت کو اپنے لیے) حلال کر لیتا ہے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم مٹھی بھر اناج کے عوض میں متعہ کر لیتے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن جریج نے، اپنی سند کے ساتھ یہ روایت، ابو عاصم کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

بَابٌ فِی التَّزْوِيجِ عَلَى الْعَمَلِ يَعْمَلُ

باب: کوئی کام کرنے (کو مہر مقرر کر کے) شادی کرنا

2111 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِی لَكَ، فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، زَوِّجْنِيهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ تُصْدِقُهَا اِيَّاهُ؟، فَقَالَ: مَا عِنْدِی اِلَّا اِزَارِی هٰذَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا اِزَارَكَ جَلَسْتَ وَلَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا، قَالَ: لَا اَجِدُ شَيْئًا، قَالَ: فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَیْءٌ؟، قَالَ: نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

❁❁ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے

2111-اسناده صحيح. القعنبیُّ: هو عبد الله بن مسلمة، ومالك: هو ابن انس، وابو حازم بن دينار: هو سلمة. وهو عند مالك فی "الموطا" /2 526، ومن طريقه اخرجه البخاری (2310) و (5135) و (7417)، والترمذی (1140)، والنسائی فی "الكبرى" (5499). وهو عند بعضهم مختصر. واخرجه مطولاً ومختصراً البخاری (5029) و (5030) و (5087) و (5121) و (5126) و (5132) و (5141) و (5149) (فی النكاح: باب التزويج على القرآن وبغير صداق، وقد توسع الحافظ فی شرحه هنا) و (5150) و (5871)، ومسلم (1425)، وابن ماجه (1889)، والنسائی فی "الكبرى" (5289) و (5500) و (5501) و (8007) من طرق عن ابی حازم، به. وهو فی "مسند احمد" (22798) و (22850)، و"صحيح ابن حبان" (4093)

Marfat.com

عرض کی: یارسول اللہ! میں خود کو، آپ کو ہبہ کرتی ہوں (یعنی آپ چاہیں تو میرے ساتھ شادی کرلیں) وہ عورت خاصی دیر کھڑی رہی، ایک صاحب کھڑے ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ کو اس میں دلچسپی نہیں ہے، تو میری شادی اس کے ساتھ کردیں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کو مہر میں دینے کے لیے کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس صرف میرا یہ تہبند ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنا تہبند اسے دیدیتے ہو، تو پھر تمہیں تہبند کے بغیر رہنا پڑے گا، تم کوئی اور چیز تلاش کرو۔ اس نے عرض کی: مجھے کوئی اور چیز نہیں ملی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تلاش کرو، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے، اس نے تلاش کیا، لیکن اسے کچھ نہیں ملا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تمہیں قرآن کا کچھ حصہ (زبانی) آتا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! فلاں، فلاں سورتیں آتی ہیں، اس نے ان سورتوں کے نام بھی گنوائے، نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تمہیں جو قرآن آتا ہے، اس کے عوض، میں تمہاری شادی اس عورت سے کرتا ہوں''۔

2112 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَاهِلِیِّ، عَنْ عِسْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ یَذْکُرِ الْاِزَارَ وَالْخَاتَمَ، فَقَالَ: مَا تَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ اَوِ الَّتِیْ تَلِیْهَا، قَالَ: فَقُمْ فَعَلِّمْهَا عِشْرِیْنَ آیَةً، وَهِیَ امْرَاَتُكَ.

❁❁ یہی واقعہ ایک اور سند کے ساتھ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے، تاہم اس روایت میں راوی نے تہبند اور انگوٹھی کا ذکر نہیں کیا، (اس میں یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کتنا قرآن زبانی یاد ہے؟ اس نے جواب دیا: سورہ بقرہ یا اس کے بعد والی سورت، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اٹھو، اور اس عورت کو بیس آیات کی تعلیم دو، یہ تمہاری بیوی ہوئی۔

2113 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَیْدِ بْنِ اَبِی الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ مَکْحُوْلٍ، نَحْوَ خَبَرِ سَهْلٍ، قَالَ: وَکَانَ مَکْحُوْلٌ یَقُوْلُ: لَیْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ یہی روایت ایک سند کے ہمراہ مکحول سے منقول ہے، مکحول یہ کہا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ کے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔

بَابٌ فِیمَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ یُسَمِّ صَدَاقًا حَتّٰی مَاتَ

باب: جو شخص مہر مقرر کیے بغیر شادی کرلے، اور پھر (اسے مقرر کرنے سے پہلے) انتقال کرجائے

2114 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، فِیْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَمَاتَ عَنْهَا، وَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ یَفْرِضْ لَهَا الصَّدَاقَ، فَقَالَ:

2114–اسنادہ صحیح. سفیان: هو ابن سعید الثوری، وفراس: هو ابن یحیی الهمدانی، والشعبی: هو عامر بن شراحیل، ومسروق: هو ابن الاجدع. واخرجه ابن ماجه (1891)، والنسائی فی "الکبری" (5492) من طریق عبد الرحمن ابن مهدی، بهذا الاسناد. واخرجه النسائی فی "الکبری" (5495) من طریق عبد الله بن عون، عن معقل ابن سنان الاشجعی، عن ابن مسعود.

Marfat.com

لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهٖ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ.

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت سے شادی کرنے کے بعد انتقال کر جائے، اس نے اس عورت سے ملاپ بھی نہ کیا ہو اور اس عورت کا حق مہر بھی مقرر نہ کیا ہو، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا اور اس پر عدت گزارنا لازم ہوگا، اور اسے میراث بھی ملے گی۔

اس پر حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے۔

2115 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسَاقَ عُثْمَانُ، مِثْلَهُ.

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2116 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، وَاَبِيْ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، اُتِيَ فِيْ رَجُلٍ بِهٰذَا الْخَبَرِ، قَالَ: فَاخْتَلَفُوا اِلَيْهِ، شَهْرًا - اَوْ قَالَ: - مَرَّاتٍ، قَالَ: فَاِنِّيْ اَقُولُ فِيهَا اِنَّ لَهَا صَدَاقًا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ، وَلَا شَطَطَ، وَاِنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، فَاِنْ يَكُ صَوَابًا، فَمِنَ اللّٰهِ وَاِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ، وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ بَرِيئَانِ، فَقَامَ نَاسٌ مِنْ اَشْجَعَ فِيهِمُ الْجَرَّاحُ، وَاَبُو سِنَانٍ فَقَالُوا: يَا ابْنَ مَسْعُودٍ نَحْنُ نَشْهَدُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَاهَا فِينَا فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ وَاِنَّ زَوْجَهَا هِلَالُ بْنُ مُرَّةَ الْاَشْجَعِيُّ كَمَا قَضَيْتَ قَالَ: فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرَحًا شَدِيدًا حِينَ وَافَقَ قَضَاؤُهُ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک شخص کے اس طرح کی صورتحال کا شکار ہونے کے بارے میں بتایا گیا، وہ لوگ ایک ماہ تک (اس کا جواب حاصل کرنے کے لیے) ان کے ہاں آتے جاتے رہے، (راوی کو شک ہے) کئی مرتبہ آتے جاتے رہے، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں اپنی رائے دینے لگا ہوں، اس عورت کو اس جیسی دوسری عورتوں کی مانند مہر ملے گا، جس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوگی، اس عورت کو وراثت میں حصہ بھی ملے گا اور اس پر عدت بسر کرنا بھی لازم ہوگا، اگر یہ (جواب) درست ہے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے، تو میری اور شیطان کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے بری ذمہ ہوں گے۔

2116-اسناده صحيح. قتادة: هو ابن دعامة السدوسي، وخِلاَس: هو ابن عمرو الهَجَري، وابو حسَّان: هو مسلم بن عبد الله البصري. وهو في "مسند احمد" (4099) و (4100) و (4276).

Marfat.com

تو اشجع قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ، جن میں حضرت جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسنان رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: اے حضرت عبداللہ بن مسعود! ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے خاندان کی ایک خاتون بروع بنت واشق اور اس کے شوہر ہلال بن مرہ اشجعی کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا جو آپ نے دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات پر خوش ہوئے کہ ان کا فیصلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق تھا۔

2117 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَصْبَغِ الْجَزَرِيُّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيٰى، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ يَزِيدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: اَتَرْضٰى اَنْ اُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ؟، قَالَ: نَعَمْ، وَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: اَتَرْضَيْنَ اَنْ اُزَوِّجَكِ فُلَانًا؟، قَالَتْ: نَعَمْ، فَزَوَّجَ اَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَدَخَلَ بِهَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ لَهُ سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِيْ فُلَانَةَ، وَلَمْ اَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ اُعْطِهَا شَيْئًا، وَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ اَعْطَيْتُهَا مِنْ صَدَاقِهَا سَهْمِيْ بِخَيْبَرَ، فَاَخَذَتْ سَهْمًا فَبَاعَتْهُ بِمِائَةِ اَلْفٍ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَزَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَحَدِيْثُهُ اَتَمُّ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النِّكَاحِ اَيْسَرُهُ، وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: يُخَافُ اَنْ يَكُونَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُلْزَقًا لِاَنَّ الْاَمْرَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ میں فلاں عورت کے ساتھ تمہاری شادی کردوں؟ اس نے جواب دیا جی ہاں!

نبی اکرم نے عورت سے دریافت کیا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ میں فلاں مرد کے ساتھ تمہاری شادی کردوں؟ اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم نے ان دونوں کی شادی کروادی، اس مرد نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی، لیکن اس کا مہر مقرر نہیں کیا، اور اسے (مہر کے طور پر) کچھ نہیں دیا، وہ مرد صلح حدیبیہ میں شریک ہوا تھا، صلح حدیبیہ میں جو بھی لوگ شریک ہوئے تھے، ان کا خیبر میں بھی حصہ تھا، اس شخص کی موت کا وقت جب قریب آیا، تو اس نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں عورت کے ساتھ میری شادی کروائی، میں نے اس عورت کا مہر مقرر نہیں کیا، اور اسے کچھ دیا بھی نہیں، میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں، میں خیبر میں موجود اپنا حصہ اس عورت کو مہر کے طور پر دیتا ہوں، اس عورت نے اپنا حصہ لے کر اسے ایک لاکھ (درہم) کے عوض میں

2117–حديث صحيح، وهذا اسناد قوى. ابو الاصبغ الجزرى عبد العزيز بن يحى صدوق لا باس به. عمر بن الخطاب: هو السجستانى القُشيرى. واخرجه البيهقى /7 232 من طريق ابى داود، بهذا الاسناد. واخرجه ابن حبان فى "صحيحه" (4072) من طريق هاشم بن القاسم الحرانى، والحاكم فى "المستدرك" /2 181 - 182، والبيهقى /7 232 من طريق ابى الاصبغ

Marfat.com

فروخت کیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمر بن خطاب نامی راوی نے روایت کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں، اور اس کی نقل کردہ روایت مکمل ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بہتر نکاح وہ ہے، جو زیادہ آسان ہو (یعنی اس میں مہر کم ہو)''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا اندیشہ ہے کہ یہ حصہ اس حدیث میں شامل کرلیا گیا ہو، کیونکہ بعد کا واقعہ اس سے مختلف ہے۔

بَابٌ فِیْ خُطْبَةِ النِّکَاحِ

باب: نکاح کے خطبہ کا بیان

2118 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فِیْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ فِی النِّکَاحِ وَغَیْرِهٖ، ح، وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْاَنْبَارِیُّ، الْمَعْنٰی، حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ، عَنْ اِسْرَائِیلَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، وَاَبِیْ عُبَیْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ یَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا (اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِی تَسَائَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا) (النساء: 1) (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) (آل عمران: 102) (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا) (الأحزاب: 71)، لَمْ یَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ، اَنْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ حاجت (یعنی خطبہ نکاح کے یہ کلمات) تعلیم دیے:

''بے شک ہر طرح کی نعمت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اپنی ذات کے شر سے اس کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے، اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جسے وہ گمراہ رہنے دے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں،

2118- واخرجه ابن ماجه (1892)، والترمذی (1131)، والنسائی فی "الکبریٰ" (5502) و (10249) و (10250) و (10254) من طرق عن ابی اسحاق،

Marfat.com

''اے ایمان والو! اس اللہ سے ڈرو، جس کے وسیلے سے، تم ایک دوسرے سے (مدد) مانگتے ہو، اور رشتہ داری (کے حقوق کا خیال رکھو)، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے''۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو، جو اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تم مرتے وقت صرف مسلمان ہی ہونا''۔

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچی بات کہو، وہ تمہارے اعمال ٹھیک کر دے گا، اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا، جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، وہ عظیم کامیابی حاصل کرے گا''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) □ محمد بن سلیمان نے لفظ "اِنَّ" نقل نہیں کیا۔

2119 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ اَبِیْ عِیَاضٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَشَهَّدَ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ: بَعْدَ قَوْلِهِ: وَرَسُوْلُهُ: اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَاِنَّهُ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نکاح کے خطبہ میں) جب کلمہ شہادت پڑھ لیتے، (اس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے) جس میں ''اس کے رسول'' کے بعد یہ الفاظ ہیں:

''جنہیں اس نے قیامت سے پہلے حق کے ہمراہ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، وہ ہدایت پا گیا، اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی، وہ صرف اپنا ہی نقصان کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

2120 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ ابْنَ اَخِی شُعَيْبٍ الرَّازِیِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِیْ سُلَيْمٍ، قَالَ: خَطَبْتُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَامَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاَنْكَحَنِیْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَتَشَهَّدَ

❀❀ اسماعیل بن ابراہیم، بنو سلیم سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کا یہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امامہ بنت عبدالمطلب کا رشتہ مانگا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ نکاح کے بغیر میری شادی کروا دی۔

ابوعیسیٰ کہتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا: کیا یہ جائز ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث منقول ہیں۔

2119–صحيح دون قوله: "ارسله بالحق بشيراً ونذيرً ... " الى آخر الحديث، وهذا اسناد ضعيف لجهالة ابى عياض. لكن صح من غير طريقه كما سلف قبله. وهو مكرر الحديث السالف برقم (1097).

2120–اسناده ضعيف. العلاء بن اخى شعيب الرازى مجهول، تفرد شعبة بالرواية عنه، وقال الذهبى: لا يعرف، وشيخه اسماعيل بن ابراهيم مجهول ايضاً، ثم ان فيه اضطراباً كما بينه البخارى فى "تاريخه الكبير" /1 343 - 345.

Marfat.com

بَابٌ فِیْ تَزْوِیجِ الصِّغَارِ

باب: کم سن بچوں کی شادی کر دینا

2121 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَاَبُوْ كَامِلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سَبْعٍ . قَالَ سُلَيْمَانُ: اَوْ سِتٍّ وَدَخَلَ بِیْ وَاَنَا بِنْتُ تِسْعٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شادی کی، اس وقت میں سات سال کی تھی (سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: یا شاید) چھ سال کی تھی۔ اور جب میری رخصتی ہوئی، تو میں نو سال کی تھی۔

بَابٌ فِی الْمُقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ

باب: (جو بیوی شادی سے پہلے) کنواری ہو، اس کے ہاں ٹھہرنے (کی مدت)

2122 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ، اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِیْ

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی، تو ان کے ہاں تین دن قیام کیا، پھر فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک کم تر حیثیت کی مالک نہیں ہو، اگر تم چاہو تو میں تمہارے ساتھ سات دن رہتا ہوں، لیکن اگر میں تمہارے ہاں سات دن رہا، تو اپنی دوسری ازواج کے ساتھ بھی سات، سات دن رہوں گا۔

2123 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا . زَادَ عُثْمَانُ: وَكَانَتْ ثَيِّبًا وَقَالَ: حَدَّثَنِیْ هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، اَخْبَرَنَا اَنَسٌ

2121–اسناده صحيح. ابو كامل: هو فضيل بن حسين الجحدری. واخرجه تاماً ومطولاً البخاری (3894) و (3896) و (5133) و (5134) و (5158)، ومسلم (1422)، وابن ماجه (1876)، والنسائی فی "الكبرٰی" (5346) و (5347) و (5543) و (5544) من طرق عن هشام بن عروة، به. وفيه انه تزوجها وهی بنت ست سنين، وفی رواية النسائی فی "الكبرٰی" (5347) انه تزوجها وهی بعت سبع سنين، وفی رواية النسائی ايضاً (5544) على الشك كرواية المصنف. واخرجه مسلم (1422)، والنسائی فی "الكبرٰی" (5544)

2122–اسناده صحيح. يحيٰی: هو ابن سعيد القطان، وسفيان: هو ابن سعيد الثوری، وعبد الملك بن ابی بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم. واخرجه مسلم (1460)، وابن ماجه (1917)، والنسائی فی "الكبرٰی" (8876) من طريق يحيٰی بن سعيد القطان، بهذا الاسناد. قال الدارقطنی فی "العلل" 5/ ورقة :170 حديث الثوری عن محمد بن ابی بكر صحيح. واخرجه مالك فی "موطئه" 2/ 529، ومن طريقه مسلم (1460)

Marfat.com

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر لی، تو ان کے ہاں تین دن قیام کیا۔

عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: وہ ثیبہ تھیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2124 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، وَاِسْمَاعِیْلُ ابْنُ عُلَیَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِی قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّیِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، وَلَوْ قُلْتُ اِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی ثیبہ پر، کنواری کے ساتھ شادی کرے، تو اس کے ساتھ سات دن رہے، اور جب ثیبہ کے ساتھ شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن رہے۔

(ابو قلابہ نامی راوی کہتے ہیں) اگر میں یہ کہوں کہ انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر بات نقل کی ہے۔ تو میں سچ کہوں گا، لیکن انہوں نے یہ کہا تھا: سنت یہی ہے۔

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَدْخُلُ بِامْرَاَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَنْقُدَهَا شَیْئًا

باب: آدمی کو بیوی کو (مہر یا تحفہ کے طور پر) کچھ دینے سے پہلے، رخصتی کروالینا

2125 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الطَّالَقَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِیٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِهَا شَیْئًا، قَالَ: مَا عِنْدِی شَیْءٌ، قَالَ: اَیْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِیَّةُ؟

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اسے (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر کے طور پر) کچھ دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے پاس کچھ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟

2126 - حَدَّثَنَا كَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ الْحِمْصِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَیْوَةَ، عَنْ شُعَیْبٍ یَعْنِی ابْنَ اَبِی حَمْزَةَ، حَدَّثَنِی غَیْلَانُ بْنُ اَنَسٍ، حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ عَلِیًّا لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَرَادَ اَنْ یَدْخُلَ بِهَا، فَمَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى یُعْطِیَهَا شَیْئًا، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ لِی شَیْءٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِهَا دِرْعَكَ، فَاَعْطَاهَا دِرْعَهُ، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا.

2124- واخرجه البخاری (5213) و (5214)، ومسلم (1461)، والترمذی (1171) من طرق عن خالد الحذاء، والبخاری (5214)، ومسلم (1461) من طریق سفیان الثوری، عن ایوب السختیانی، کلاهما عن ابی قلابة، به.

❁❁ عبدالرحمان بن ثوبان ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی، اوران کی رخصتی کا ارادہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کیا: کہ جب تک وہ انہیں (مہر کے طور پر) کوئی چیز نہیں دیتے (رخصتی نہیں ہوگی) انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی زرہ دے دو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ انہیں دے دی، اور پھران کی رخصتی کروائی۔

2127 - حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2128 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُدْخِلَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَخَيْثَمَةُ، لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں مرد کے عورت کو مہر ادا کرنے سے پہلے، کسی عورت کی رخصتی نہ کرواؤں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) خثیمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

2129 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ، قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ، فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ، فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ، وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جس عورت کی شادی سے پہلے مہر، عطیہ یا (ادائیگی کے) وعدہ پر اس سے نکاح کیا جائے، تو وہ (ادائیگی یا مہر) اس عورت کو ملے گا، اور جو (وعدہ یا عطیہ) نکاح ہو جانے کے بعد دیا جائے وہ اس کا ہوگا، جسے دیا گیا، (خواہ وہ عورت ہو یا اس کا ولی ہو) آدمی کی جن چیزوں کی وجہ سے عزت افزائی کی جاتی ہے، ان میں سب سے زیادہ حقدار آدمی کی بیٹی یا اس کی بہن ہے۔

2128–اسناده ضعيف لانقطاعه. خيثمة - وهو ابن عبد الرحمن بن ابى سَبرة - لم يسمع من عائشة فيما قاله المصنف، وشريك - هو ابن عبد الله النخعى - ضعيف سيء الحفظ . منصور : هو ابن المعتمر السلمى، وطلحة : هو ابن مُصَرِّف اليامى . واخرجه ابن ماجه (1992) من طريق الهيثم بن جميل، عن شريك، بهذا الاسناد

2129–اسناده حسن . ابن جريج - وهو عبد الملك بن عبد العزيز - قد صرّح بالتحديث عند النسائى فى "الكبرى" (5483) فانتفت شبهة تدليسه. واخرجه ابن ماجه (1955)، والنسائى فى "الكبرى" (5483) و (5507) من طريقين عن ابن جريج، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (6709)

Marfat.com

بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب: جس کی شادی ہوئی ہو، اسے کیا دعا دی جائے؟

2130 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ، قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو شادی کی مبارک دیتے تو یہ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، تم پر برکت نازل کرے اور تم دونوں (میاں بیوی) کو بھلائی کے ہمراہ (یا اچھی صورتحال میں) اکٹھا رکھے''۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَجِدُهَا حُبْلَى

باب: جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرنے کے بعد اس کو حاملہ پائے

2131 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْمَعْنَى، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ يَقُلْ: مِنَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقُوا، يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً بِكْرًا فِيْ سِتْرِهَا، فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَاِذَا هِيَ حُبْلٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ، فَاِذَا وَلَدَتْ قَالَ الْحَسَنُ: فَاجْلِدْهَا وَقَالَ ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ: فَاجْلِدُوهَا - اَوْ قَالَ -: فَحُدُّوهَا

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَرْسَلُوْهُ كُلُّهُمْ وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، اَنَّ بَصْرَةَ بْنَ اَكْثَمَ نَكَحَ امْرَاَةً وَكُلُّهُمْ، قَالَ: فِيْ حَدِيْثِهِ جَعَلَ الْوَلَدَ عَبْدًا لَهُ.

❀❀ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بصرہ انصاری رضی اللہ عنہ نامی ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ، اس کو دیکھے بغیر شادی کر لی، (جب اس کی رخصتی ہوئی) اور میں اس کے پاس آیا تو وہ حاملہ تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

2130–اسناده قوی، عبد العزیز بن محمد - وهو الدراوردی - صدوق قوی الحدیث. سهیل: هو ابن ابی صالح السمان. واخرجه ابن ماجه (1905)، والترمذی (1116)، والنسائی فی "الکبری" (10017) من طرق عن عبد العزیز، بهذا الاسناد. وقال الترمذی: حسن صحیح. وهو فی "مسند احمد" (8956) و (8957)، و"صحیح ابن حبان" (4052).

2131–وهو عند عبد الرزاق فی "مصنفه" (10705)، ومن طریقه اخرجه ابن ابی عاصم فی "الآحاد والمثانی" (2212)، والطبرانی فی "الکبیر" (1243)، والدارقطنی فی "سننه" (3616)، والحاکم فی "المستدرك" 2/ 183, و 3/ 593

Marfat.com

ارشاد فرمایا:

''تم نے اس کے ساتھ جو وظیفہ زوجیت ادا کیا ہے، اس کی وجہ سے اسے مہر ملے گا اور اس کا بچہ تمہارا غلام ہوگا، جب یہ بچے کو جنم دیدے، تو اسے کوڑے مارنا، (راوی کو شک ہے، یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تم لوگ اسے کوڑے مارنا، (یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم لوگ اس پر حد جاری کرنا۔

بعض دیگر حضرات نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہی روایت ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

یحییٰ نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت بصرہ بن اکثم نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ تاہم تمام راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بچے کو اس شخص کا غلام قرار دیا۔

2132 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ بْنُ أَكْثَمَ، نَكَحَ امْرَأَةً، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَتَمُّ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک صاحب جن کا نام بصرہ بن اکثم تھا، انہوں نے ایک خاتون سے شادی کر لی، (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں)

نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروادی۔

ابن جریج کی نقل کردہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

بَابٌ فِي الْقَسْمِ بَيْنَ النِّسَاءِ

باب: بیویوں کے درمیان (وقت کی) تقسیم

2133 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کی طرف مائل ہو، تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا، تو اس کا ایک پہلو لٹکا ہوا ہوگا۔''

2134 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ

2133–اسناده صحيح . همام : هو ابن يحيى الازدى، وقتادة : هو ابن دعامة السدوسى. واخرجه ابن ماجه (1969)، والترمذى (1173)، والنسائى فى "الكبرى" (8839) من طريق همام، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (7936)، و"صحيح ابن حبان" (4207).

Marfat.com

الْخَطْمِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ، وَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي، فِيمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي، فِيمَا تَمْلِكُ، وَلَا اَمْلِكُ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: يَعْنِي الْقَلْبَ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی ازواج کے درمیان وقت کی) تقسیم کرتے ہوئے انصاف سے کام لیتے اور یہ کہتے:

''اے اللہ! میری یہ تقسیم اس چیز کے بارے میں ہے جس کا میں مالک ہوں، تو مجھے اس چیز کے حوالے سے ملامت نہ کرنا، جس کا تو مالک ہے، میں مالک نہیں ہوں''۔

2135 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ اُخْتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ، مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا، وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ اِلَّا وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْنَا جَمِيعًا، فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَاَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ، حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيتَ عِنْدَهَا وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ: حِيْنَ اَسَنَّتْ وَفَرِقَتْ اَنْ يُفَارِقَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَوْمِي لِعَائِشَةَ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا، قَالَتْ: نَقُوْلُ فِي ذٰلِكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِي اَشْبَاهِهَا اُرَاهُ قَالَ: (وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا) (النساء: 128)

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ان سے) کہا: اے میرے بھانجے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم (ازواج مطہرات) میں تقسیم میں، کسی کے ہاں ٹھہرنے کے حوالے سے، کسی ایک کو دوسری پر فضیلت نہیں دیتے تھے، اکثر آپ دن کے وقت اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ ہر زوجہ محترمہ کے قریب ہوتے تھے، لیکن ان کے ساتھ صحبت نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ اس زوجہ محترمہ کے پاس آجاتے، جن کی باری کا دن ہوتا تھا، تو آپ رات ان کے ہاں بسر کرتے تھے۔

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی عمر جب زیادہ ہوگئی اور انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے علیحدگی اختیار کرلیں گے، تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری باری کا مخصوص دن عائشہ کے نام ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کو قبول کرلیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم یہ کہا کرتی تھیں: اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں اور اس جیسی دوسری صورتوں کے بارے میں یہ آیت نازل کی:

2134–اخرجه ابن ماجه (1971)، والترمذی (1172)، والنسائی فی "الکبریٰ" (8840) من طریق حمّاد، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (25111)، و "صحیح ابن حبان" (4205).

2135–اسناده حسن. عبد الرحمن بن ابی الزناد حسن الحدیث، وباقی رجاله ثقات. واخرجه احمد (24765)، والطبرانی فی "الکبیر" /24 (81)، وابو بکر الجصاص فی "احکام القرآن" /3 368، والحاکم فی "المستدرك" /2 186، والبیهقی /7 74 - 75 و300

Marfat.com

''اگرعورت کواپنے شوہر کے،اکتاہٹ کاشکارہونے،کااندیشہ ہو''۔

2136 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُنَا اِذَا كَانَ فِيْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَمَا نَزَلَتْ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ) (الأحزاب: 51) قَالَتْ مَعَاذَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ اَقُوْلُ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَيَّ لَمْ اُوثِرْ اَحَدًا عَلٰى نَفْسِي

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم (ازواج مطہرات) میں سے،اس زوجہ سے اجازت لیتے تھے،جس کی باری کامخصوص دن ہوتا تھا۔(وہ آیت یہ ہے)

''تم ان میں سے جسے چاہو،دور کردواور جسے چاہوقریب کرلو''۔

رحمۃ اللہ علیہ معاذہ (نامی راوی خاتون) بیان کرتی ہیں:میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا:(ایسی صورتحال میں) آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوکیا کہتی تھیں؟توسیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:میں یہ کہتی تھی اگر یہ معاملہ میرے اختیار میں ہوتا،تومیں اپنے پر کسی کوترجیح نہ دیتی۔

2137 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَى النِّسَاءِ، - تَعْنِيْ فِيْ مَرَضِهِ - فَاجْتَمَعْنَ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَدُورَ بَيْنَكُنَّ، فَاِنْ رَاَيْتُنَّ اَنْ تَاْذَنَّ لِيْ فَاَكُونَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَعَلْتُنَّ فَاَذِنَّ لَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے مرض الوفات کے دوران) اپنی ازواج کوبلوایا۔وہ اکٹھی ہوگئیں توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اب میں تم سب کی طرف آجانہیں سکتا،اگرتم مناسب سمجھو،تومجھے یہ اجازت دیدوکہ میں عائشہ کے ہا ں رہوں،توان خواتین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کواجازت دیدی۔

2138 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا، وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے،تواپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی

2136-اسناده صحيح. عبّاد بن عبّاد: هو العتكى الازدى، وعاصم: هو ابن سليمان الاحول، ومعاذة: هى العدوية. واخرجه مسلم (1476)، والنسائى فى "الكبرى" (8887) من طريق عبّاد بن عبّاد، بهذا الاسناد. واخرجه البخارى (4789)، ومسلم (1476)

2137-حديث صحيح، وهذا اسناد حسن يزيد بن بَابَنُوس حسن الحديث، وقد توبع. مسدّد: هو ابن مُسَرهَد الاسدى. واخرجه باطول مما هنا البخارى (198) و (665) و (2588) و (3099) و (4442) و (5714)، ومسلم (418)، وابن ماجه (1618)، والنسائى فى "الكبرى" (7046) و (7051) و (8886) من طريق عُبيد الله بن عبد الله بن عتبة، والبخارى (4450) و (5217) من طريق عروة بن الزبير، كلاهما عن عائشة.

کرتے، ان میں سے جس کے نام کا قرعہ نکل آتا، آپ اسے اپنے ساتھ لے جاتے،

آپ اپنی ہر زوجہ محترمہ کو (وقت کی) تقسیم میں، ایک دن اور ایک رات دیتے، صرف سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ مختلف تھا، کیونکہ انہوں نے اپنی باری کا مخصوص دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ لَهَا دَارَهَا

باب: آدمی کا بیوی سے یہ طے کرنا کہ وہ اسے اس کے محلے میں ہی رکھے گا

2139 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوری کیے جانے کی سب سے زیادہ حق دار وہ شرط ہے، جس کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو''

بَابٌ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

باب: شوہر کا بیوی پر حق

2140 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ

2138–اسناده صحيح. ابن وهب: هو عبد الله المصرى، ويونس: هو ابن يزيد الايلى، وابن شهاب: هو محمد بن مسلم الزهرى. واخرجه مطولاً ومختصراً البخارى (2593) و (2661) و (2688) و (2879) و (4141) و (4750)، ومسلم (2770)، وابن ماجه (1970) و (2347)، والنسائى فى "الكبرى" (8874) و (8880) (8882) و (11296) من طرق عن الزهرى، بهذا الاسناد. وقرن البخارى (2661) و (2879) و (4141) و (4750)، ومسلم (2770) والنسائى (8882) و (11296) بعروة بن الزبير: سعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص الليثى وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة. واخرجه البخارى (5212)، ومسلم (1463)، وابن ماجه (1972)، والنسائى (8885) من طريق هشام، عن عروة، عن عائشة: ان سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة، وكان النبى - صلَّى الله عليه وسلم - يقسم لعائشة بيومها ويوم سودة. هذا لفظ البخارى. واخرجه البخارى (5211)، ومسلم (2445)، والنسائى فى "الكبرى" (8883) من طريق القاسم بن محمد، والنسائى فى "الكبرى" (8881) من طريق محمد بن على ابن شافع، عن ابن شهاب، عن عبيد الله، كلاهما عن عائشة. وهو فى "مسند احمد" (24395) و (24834) و (24859)، و"صحيح ابن حبان" (4211) و (4212) و (7099).

2139–اسناده صحيح. الليث: هو ابن سعد، وابو الخير: هو مرثد بن عبد الله اليزنى. واخرجه البخارى (2721) و (5151)، ومسلم (1418)، وابن ماجه (1954)، والترمذى (1156) و (1157)، والنسائى فى "الكبرى" (5506) و (5508) من طرق عن يزيد بن ابى حبيب، به. وهو فى "مسند احمد" (17302)، و"صحيح ابن حبان" (4092).

2140–واخرجه الدارمى فى "سننه" (1463)، وابن ابى عاصم فى "الآحاد والمثانى" (2023)، والطبرانى فى "الكبير" /18 (895)، والحاكم فى "المستدرك" /2 187 من طريق شريك، بهذا الاسناد. وصححه الحاكم، وسكت عنه الذهبى. واخرجه البيهقى فى "الكبرى" /7 291 من طريق ابى بكر النخعى، عن حصين، به. ولقوله: "لو كنت آمراً احداً ان يسجد لاحد ..." شاهد من حديث ابى هريرة عند الترمذى (1193) واسناده حسن، وصححه ابن حبان (4162).

Marfat.com

قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: اَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ: رَسُوْلُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُسْجَدَ لَهُ، قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ، قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ

❁❁ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ''حیرہ'' آیا، تو میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے سوچا: اللہ تعالیٰ کے رسول تو اس بات کے زیادہ حقدار ہیں، کہ ان کو سجدہ کیا جائے، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: میں ''حیرہ'' گیا، تو میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، یارسول اللہ! آپ تو اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم لوگ آپ کو سجدہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو گے، تو کیا تم اس کو بھی سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو، اگر میں نے کسی کو، کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کی ہدایت دینا ہوتی، تو میں عورتوں کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر، شوہروں کا (بڑا) حق رکھا ہے۔

2141 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهِ فَاَبَتْ، فَلَمْ تَاْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ عورت اس کے پاس نہ آئے، پھر وہ شخص اس عورت سے ناراض رہتے ہوئے رات بسر کرے، تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں''۔

بَابٌ فِيْ حَقِّ الْمَرْاَةِ عَلٰى زَوْجِهَا

ب: شوہر پر بیوی کے حق کا بیان

2142 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ؟، قَالَ: اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ، اَوِ اكْتَسَبْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ،

2141-اسنادہ صحیح. جریر: ھر ابن عبد الحمید الضبّی، والاعمش: ھو سلیمان ابن مھران، وابو حازم: ھو سلمان الاشجعی. واخرجہ البخاری (3237) و (5193)، ومسلم (1436) من طرق عن الاعمش، بھذا الاسناد. واخرجہ مسلم (1436) (121) من طریق یزید بن کیسان، عن ابی حازم، بہ. واخرجہ البخاری (5194)، ومسلم (1436) (120)، والنسائی فی "الکبریٰ" (8921)

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَلَا تُقَبِّحْ اَنْ تَقُوْلَ: قَبَّحَكِ اللّٰهُ

❁❁ حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ اور جب تم (نیا لباس) پہنو، تو اسے بھی پہناؤ (یعنی خرید کردو)۔

(راوی کو شک ہے، یا شاید یہ الفاظ ہیں) جب تم کماؤ (تو اسے بھی خرید کردو) اور تم اس کے چہرے پر نہ مارو، اور اسے قبیح قرار نہ دو، اور اس سے صرف گھر کے اندر ہی لاتعلقی اختیار کرو"۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسے قبیح قرار دینے سے مراد یہ ہے: یہ نہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہیں قبیح کردے۔

2143 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نِسَاؤُنَا مَا نَاْتِي مِنْهُنَّ وَمَا نَذَرُ، قَالَ: ائْتِ حَرْثَكَ اَنَّى شِئْتَ، وَاَطْعِمْهَا اِذَا طَعِمْتَ، وَاكْسُهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تُقَبِّحِ الْوَجْهَ، وَلَا تَضْرِبْ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَى شُعْبَةُ تُطْعِمُهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ

❁❁ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنی بیویوں سے کیا سلوک کریں اور کیا نہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ، جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ، تم اس کے چہرے کو قبیح قرار نہ دو، اور (اسے) مارو نہیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شعبہ نے کچھ الفاظ مختلف نقل کیے ہیں (البتہ مفہوم ایک ہی ہے)

2144 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ الْمُهَلَّبِيُّ النَّيْسَابُوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَزِيْنٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ دَاوٗدَ الْوَرَّاقِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا تَقُوْلُ: فِيْ نِسَائِنَا قَالَ: اَطْعِمُوْهُنَّ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُوْنَ، وَلَا تَضْرِبُوْهُنَّ، وَلَا تُقَبِّحُوْهُنَّ

❁❁ حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: ہماری بیویوں کے بارے میں آپ کیا ہدایت کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جو کھاتے ہو، اس میں سے انہیں کھلاؤ، تم جو پہنتے ہو، اس میں سے انہیں پہناؤ، تم ان کے ساتھ مار پیٹ نہ کرو اور انہیں قبیح قرار نہ دو۔

2143-اسناده حسن كسابقه. ابن بشار: هو محمد بن بشار العبدى، ويحيى: هو ابن سعيد القطان. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (9115)

2144-اسناده حسن، وداود الوراق متابع. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (9106) من طريق سفيان بن حسين، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (20011) من طريق آخر عن حكيم بن معاوية، عن ابيه.

Marfat.com

بَابٌ فِیْ ضَرْبِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں (یعنی بیویوں) کو مارنے (کا حکم؟)

2145 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ، عَنْ اَبِیْ حُرَّةَ الرَّقَاشِیِّ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاِنْ خِفْتُمْ نُشُوزَهُنَّ فَاهْجُرُوهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ، قَالَ حَمَّادٌ: یَعْنِی النِّکَاحَ

❀❀ ابوحرہ رقاشی اپنے چچا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تمہیں ان کی نافرمانی کا اندیشہ ہو، تو انہیں بستر سے الگ کردو''۔

حماد نامی راوی کہتے ہیں: یعنی ان کے ساتھ صحبت نہ کرو۔

2146 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ خَلَفٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَضْرِبُوا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ، فَرَخَّصَ فِیْ ضَرْبِهِنَّ، فَاَطَافَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ کَثِیْرٌ یَشْکُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ کَثِیْرٌ یَشْکُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَیْسَ اُولٰئِکَ بِخِیَارِکُمْ

❀❀ حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی کنیزوں کی پٹائی نہ کرو'' (کچھ عرصہ بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: عورتیں اپنے شوہروں کے سامنے شیر ہوگئی ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی پٹائی کرنے کی اجازت دے دی، تو بہت سی خواتین اپنے شوہروں کی شکایات لے کر نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوئیں، نبی اکرم ﷺ نے (لوگوں سے) فرمایا:

''بہت سی خواتین اپنے شوہروں کی شکایات لے کر محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس آئیں، ایسے لوگ بہتر لوگ نہیں ہیں''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ہم سے کہا: (راوی کا صحیح نام) عبداللہ بن عبداللہ ہے۔

2147 - حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُسْلِیِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

2145–صحیح لغیرہ، وھذا اسناد ضعیف لضعف علی بن زید - وھو ابن جدعان التیمی .- حماد: ھو ابن سلمة البصری. واخرجه البیھقی فی "الکبری" /7 303 من طریق ابی داود، بھذا الاسناد. واخرجه مطولاً احمد فی "مسنده" (20695) من طریق حماد بن سلمة، به.

2146–واخرجه ابن ماجه (1985)، والنسائی فی "الکبری" (9122) من طریق سفیان، بھذا الاسناد. وھو فی "صحیح ابن حبان" (4189).

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اپنی بیوی کو جو مارتا ہے، اس پر اس کا مواخذہ نہیں کیا جائیگا''

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ

باب: نگاہ نیچی رکھنے کا حکم ہونا

2148 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجْأَةِ؟ فَقَالَ: اصْرِفْ بَصَرَكَ

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اجنبی عورت پر) اچانک نظر پڑنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نظر پھیر لو۔

2149 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ

❀❀ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے علی! (اجنبی عورت پر) ایک نظر کے بعد (دوسری) نظر نہ ڈالو، کیونکہ تمہیں پہلی کی معافی ہے، دوسری کی معافی نہیں ہے۔''

2150 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

2147–اسناده ضعيف لجهالة عبد الرحمن المُسلى . ابو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكرى. واخرجه ابن ماجه (1986) و (1987)، والنسائى فى "الكبرى" (9123) من طريق ابى عوانة، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (122).

2148–اسناده صحيح . محمد بن كثير : هو العبدى، وسفيان : هو ابن سعيد الثورى، وابو زرعة : هو ابن عمرو بن جرير البجلى . واخرجه مسلم (2159)، والترمذى (2981)، والنسائى فى "الكبرى" (9189) من طرق عن يونس بن عُبيد، بهذا الاسناد . وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. وهو فى "مسند احمد" (19160)، و"صحيح ابن حبان" (5571).

2149–حسن لغيره، وهذا اسناد ضعيف، ابو ربيعة - واسمه عمر بن ربيعة الايادى - قال ابو حاتم : منكر الحديث، وذكره الذهبى فى "المغنى فى الضعفاء ." وشريك - وهو ابن عبد الله النخعى - سيء الحفظ . ابن بريدة : هو عبد الله الاسلمى . واخرجه الترمذى (2982) من طريق شريك، بهذا الاسناد. وقال: هذا حديث غريب.

2150–اسناده صحيح. مسدَّدٌ: هو ابن مُسَرهَد الاسدى، وابو عوانَة: هو الوضاح ابن عبد الله اليشكرى، والاعمش: هو سليمان بن مهران، وابو وائل: هو شقيق بن سلمة الاسدى . واخرجه البخارى (5241)، والترمذى (3000)، والنسائى فى "الكبرى" (9187) من طريق الاعمش، والبخارى (5240)، والنسائى فى "الكبرى" (9186) و (9187) من طريق منصور بن المعتمر السُّلمى، كلاهما عن ابى وائل، به. زاد النسائى (9186): "فى الثوب الواحد."

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ، لِتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی عورت، کسی دوسری عورت کے ساتھ بغل گیر ہوکر، اس (کے جسمانی خدوخال) کی بابت اپنے شوہر کو نہ بتائے، (کہ یوں لگے) کہ وہ شخص اسے دیکھ رہا ہے''۔

2151 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ لَهُمْ: اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِىْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَاْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّهُ يُضْمِرُ مَا فِىْ نَفْسِهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے، اور ان سے فرمایا:

''عورت، شیطان کی صورت میں آتی ہے، تو جو شخص اس سے کوئی چیز (یعنی مزاج میں شوخی) پائے، اسے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلینی چاہیے، کیونکہ یہ چیز اس کی اس کیفیت کو ختم کردے گی۔''

2152 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِى، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ''لمم'' کی وضاحت میں اس سے عمدہ اور کوئی چیز نہیں دیکھی، جو روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ''بے شک اللہ تعالیٰ نے آدمی کا زنا میں سے حصہ طے کردیا ہے، جسے وہ لازمی طور پر پاکر رہے گا۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، نفس آرزو اور خواہش کرتا ہے، اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

2151–واخرجه مسلم (1403)، والترمذى (1192)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (9072) من طريق هشام الدستوائى، ومسلم (1403) من طريق حَرب بن ابى العالية، ومسلم (1403) من طريق مَعْقِل بن عبيد الله الجزرى، ثلاثتهم عن ابى الزبير، به . وقال الترمذى: حديث حسن صحيح غريب . واخرجه النسائى (9073) من طريق حرب بن ابى العالية، عن ابى الزبير، مرسلاً . وهو فى "مسند احمد" (14537)، و"صحيح ابن حبان" (5572) و (5573).

2152–اسناده صحيح . محمد بن عُبيد : هو ابن حساب الغُبَرى، وابن ثور : هو محمد الصنعانى، ومعمر : هو ابن راشد الازدى، وابن طاووس : هو عبد الله اليمانى. واخرجه البخارى (6243) من طريق سفيان بن عيينة، والبخارى (6612)، ومسلم (2657)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (11480) من طريق معمر، كلاهما عن ابن طاووس، به . وهو فى "مسند احمد" (7719)، و"صحيح ابن حبان" (4420) و (4421).

Marfat.com

2153 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْمَشْىُ، وَالْفَمُ يَزْنِىْ فَزِنَاهُ الْقُبَلُ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر آدمی کا زنا میں سے حصہ'' اس کے بعد راوی نے یہ پورا واقعہ روایت کیا ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں، ان کا زنا پکڑنا ہے، دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں، ان کا زنا چل کر جانا ہے، منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا، بوسہ لینا ہے''۔

2154 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: وَالْاُذُنُ زِنَاهَا الِاسْتِمَاعُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں: جس میں یہ الفاظ ہیں:

''کانوں کا زنا، سننا ہے''

بَابٌ فِىْ وَطْىِءِ السَّبَايَا

باب: (جنگ میں) قید ہونے والی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنا

2155 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ اَبِى الْخَلِيْلِ، عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعْثًا اِلٰى اَوْطَاسَ فَلَقُوا عَدُوَّهُمْ فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ اُنَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ ذٰلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) (النساء: 24) اَىْ: فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ

2153–اسناده صحيح. حمّاد: هو ابن سلمة البصرى، وابو صالح: هو ذكوان السمان. واخرجه مسلم (2657) من طريق وهيب بن خالد، عن سهيل بن ابى صالح، به. وقال: "واللسانُ زناه الكلام" بدلاً من: "والفم يزنى، فزناه القُبَل." وهو فى "مسند احمد" (8526) و (10920).

2154–حديث صحيح، وهذا اسناد قوى من اجل ابن عجلان - وهو محمد القرشى. - الليث: هو ابن سعد. واخرجه مسلم (2657) من طريق سهيل بن ابى صالح، عن ابيه، به. وهو فى "مسند احمد" (8932)، و"صحيح ابن حبان" (4423).

2155–اسناده صحيح. سعيد: هو ابن ابى عَروبة، وقتادة: هو ابن دِعامة السَّدوسى، وصالح ابى الخليل: هو صالح بن ابى مَريم الضُّبَعى. واخرجه مسلم (1456)، والترمذى (1163) و (3264)، والنسائى فى "الكبرى" (5468) و (11030) من طرق عن قتادة، بهذا الاسناد. واخرجه مسلم (1456) من طريق قتادة، والترمذى (1162) و (3265)، والنسائى فى "الكبرى" (5467) و (11031) من طريق عثمان البَتّىّ

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی طرف ایک مہم روانہ کی، ان کا دشمن سے سامنا ہوا، لڑائی ہوئی، اور وہ دشمن پر غالب آ گئے، انہیں قیدی عورتیں بھی ملیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات نے ان کے ساتھ صحبت کرنے میں حرج محسوس کیا، کیونکہ ان کے مشرک شوہر، (ابھی زندہ تھے) تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''شادی شدہ عوتیں (بھی تمہارے لیے حرام ہیں) البتہ جن کے تم مالک بن جاؤ (ان کا حکم مختلف ہے)''

2156 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةٍ فَرَاَى امْرَاَةً مُجِحًّا فَقَالَ: لَعَلَّ صَاحِبَهَا اَلَمَّ بِهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ، كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟ وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کی (اس کے بعد) آپ نے ایک عورت کو دیکھا، جس کے حمل کی مدت تقریباً پوری ہو چکی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید اس کے مالک نے (اس کے ساتھ صحبت کر کے) اسے تکلیف پہنچائی ہے، لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ اس شخص پر ایسی لعنت کروں، جو اس کی قبر میں اس کے ساتھ داخل ہو، یہ اس (حمل والے بچے) کو کیسے اپنا وارث بنائے گا، جبکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہے اور اس سے کیسے خدمت لے گا، جبکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہے''۔

2157 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَرَفَعَهُ، اَنَّهُ قَالَ فِي سَبَايَا اَوْطَاسَ: لَا تُوطَاُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ، وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اوطاس کی قیدی عورتوں کے بارے میں فرمایا:

''حاملہ عورتوں کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہ کی جائے، جب تک وہ حمل کو جنم نہیں دیدیتی اور غیر حاملہ کے ساتھ (اس وقت تک صحبت نہ کی جائے) جب تک اسے ایک مرتبہ حیض نہیں آ جاتا''

2158 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي مَرْزُوقٍ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَامَ فِينَا خَطِيبًا، قَالَ: اَمَا اِنِّي لَا

2156–حديث صحيح، وهذا اسناد جيد. مسكين - وهو ابن بكير الحذّاء - صدوق، وقد توبع. النفيلي: هو عبد الله بن محمد القضاعي، وشعبة: هو ابن الحجاج. واخرجه مسلم (1441) من طرق عن شعبة، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (21703).

2157–واخرجه الدارمي في "سننه" (2295)، والحاكم في "المستدرك" /2 195، والبيهقي في "السنن الكبرى" /7 449، وفي "معرفة السنن والآثار" (15397)، والبغوي في "شرح السنة" (2394)

Marfat.com

اَقُوْلُ لَكُمْ اِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَوْمَ حُنَيْنٍ، قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْقِيَ مَائَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ - يَعْنِي: اِتْيَانَ الْحَبَالٰى - وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلٰى امْرَاَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ.

❀❀ حنش صنعانی، حضرت رویفع بن ثابت انصاری ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، انہوں نے فرمایا: میں تمہیں وہی بات کہوں گا، جو میں نے غزوہ حنین کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (آپ ﷺ نے فرمایا:)

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے، کسی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی اور کے کھیت کو، اپنے پانی سے سیراب کرے''

یعنی (قیدی عورتوں میں سے) حاملہ عورت کے ساتھ صحبت کرے۔

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ قیدی عورتوں میں سے، کسی عورت کے ساتھ، اس کا استبراء کرنے سے پہلے، صحبت کرے، اور اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے، کہ مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے اس میں سے کوئی چیز فروخت کر دے''۔

2159 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا بِحَيْضَةٍ زَادَ فِيْهِ بِحَيْضَةٍ. وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ. زَادَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ، حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْحَيْضَةُ لَيْسَتْ بِمَحْفُوْظَةٍ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ ایک حیض کے ذریعے اس کا استبراء کرے''۔

تو اس میں ''ایک حیض'' کے الفاظ زائد ہیں۔ یہ ابومعاویہ نامی راوی کا وہم ہے اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ''صحیح'' ہے، اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا کوئی شخص (یہ نہ کرے) کہ وہ مال فے میں سے کسی جانور پر سوار ہو جائے اور پھر جب اسے کمزور کر دے تو اسے (مال غنیمت میں) واپس کر دے، اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا کوئی بھی شخص (یہ نہ کرے) کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا پہن لے، اور جب وہ پرانا

2158- اخرجه مختصراً الترمذی (1161) من طريق بُسر بن عبيد الله، عن رُويفع. وقال: حديث حسن. وهو فی "مسند احمد" (16997) و"صحيح ابن حبان" (4850).

Marfat.com

ہو جائے تو اسے واپس کر دے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''ایک حیض'' کا لفظ محفوظ نہیں ہے، یہ ابومعاویہ نامی راوی کا وہم ہے۔

بَابٌ فِیْ جَامِعِ النِّکَاحِ

باب: نکاح سے متعلق متفرق روایات

2160 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ یَعْنِیْ سُلَیْمَانَ بْنَ حَیَّانَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُکُمُ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرَی خَادِمًا، فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ، وَاِذَا اشْتَرَی بَعِیْرًا فَلْیَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: زَادَ اَبُوْ سَعِیْدٍ، ثُمَّ لِیَاْخُذْ بِنَاصِیَتِهَا وَلْیَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فِی الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے، یا کوئی خدمت گار (غلام یا کنیز) خریدے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''اے اللہ! میں تجھ سے، اس کی بھلائی، اور جس بھلائی پر تو نے اسے پیدا کیا ہے، اس کا سوال کرتا ہوں، اور اس کے شر سے، اور جس شر پر تو نے اسے پیدا کیا ہے، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

جب آدمی کوئی اونٹ خریدے، تو اس کی کوہان کی چوٹی پکڑ کر بھی اسے یہی کلمات پڑھنے چاہیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسعید نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''پھر وہ اس کی پیشانی پکڑ کر برکت کی دعا کرے'' یہ الفاظ بیوی اور خادم کے بارے میں ہیں۔

2161 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسٰی، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ كُرَیْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَاْتِیَ اَهْلَهٗ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ اَنْ یَكُوْنَ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بیوی کے پاس آئے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرنے لگے) تو اسے یہ دعا پڑھ لینی چاہیے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا

2161- اسناده صحيح. جرير : هو ابن عبد الحميد الضبي، ومنصور : هو ابن المُعتمر السُّلَمي، وكُريب : هو مولى ابن عباس. واخرجه البخاری (141)، ومسلم (1434)، وابن ماجه (1919)، والترمذی (1117)، والنسائی فی "الكبرى" (8981) و (10024) و (10028) من طرق عن منصور، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (1867)، و"صحيح ابن حبان" (983).

کرے گا، اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھنا"۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اگر (اس صحبت کے نتیجے میں) ان کے نصیب میں اولا ہوئی، تو شیطان اسے کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

2162 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَلْعُونٌ مَنْ اَتٰى امْرَاَتَهُ فِیْ دُبُرِهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"وہ شخص ملعون ہے، جو اپنی بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں، صحبت کرتا ہے"۔

2163 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ: اِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ: اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ فِیْ فَرْجِهَا مِنْ وَرَائِهَا كَانَ وَلَدُهُ اَحْوَلَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) (البقرة: 223)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودی یہ کہا کرتے تھے، جب کوئی شخص اپنی بیوی کی فرج (یعنی اگلی شرمگاہ میں) پیچھے کی طرف سے صحبت کرے، تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، (تو اس بارے میں) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں، تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو، آؤ!"

2164 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيَى اَبُو الْاَصْبَغِ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ يَعْنِی ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ اَوْهَمَ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْحَیُّ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ اَهْلُ وَثَنٍ مَعَ هٰذَا الْحَیِّ مِنْ يَهُوْدَ وَهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ وَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِی الْعِلْمِ فَكَانُوا يَقْتَدُوْنَ بِكَثِيْرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ اَمْرِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَنْ لَا يَاْتُوا النِّسَاءَ اِلَّا عَلٰى حَرْفٍ وَذٰلِكَ اَسْتَرُ مَا تَكُوْنُ الْمَرْاَةُ فَكَانَ هٰذَا الْحَیُّ مِنَ الْاَنْصَارِ قَدْ اَخَذُوْا بِذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هٰذَا الْحَیُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُوْنَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا، وَيَتَلَذَّذُوْنَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذٰلِكَ فَاَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ، وَقَالَتْ: اِنَّمَا كُنَّا نُؤْتٰى عَلٰى حَرْفٍ فَاصْنَعْ ذٰلِكَ وَاِلَّا فَاجْتَنِبْنِی، حَتّٰى شَرِیَ اَمْرُهُمَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) (البقرة: 223) اَیْ: مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِیْ بِذٰلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے، ان کو یہ غلط

2163–اسناده صحيح. ابن بشار: هو محمد العبدی، وعبد الرحمن: هو ابن مهدی، وسفيان: هو الثوری. واخرجه البخاری (4528)، ومسلم (1435)، وابن ماجه (1925)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (8924 - 8927) و (10971) و (10972) من طرق عن محمد بن المنكدر، به. وهو فی "صحيح ابن حبان" (4166) و (4197).

Marfat.com

فہمی ہوئی، انصار کے ایک قبیلے کے لوگ بت پرستی کرتے تھے، ان کے ساتھ یہودیوں کا ایک قبیلہ بھی رہتا تھا، وہ لوگ اہل کتاب تھے، وہ یہ سمجھتے تھے کہ انہیں ان پر علمی اعتبار سے فضیلت حاصل ہے، تو وہ انصار ان یہودیوں کے بہت سے افعال میں ان کی پیروی کیا کرتے تھے، اہل کتاب کا معاملہ یہ تھا کہ وہ صرف ایک سمت سے (یعنی عورت کے سامنے کی طرف سے) اس کے ساتھ صحبت کرتے تھے، یہ عورت کے پردے کے لیے زیادہ مناسب تھا، جبکہ اہلِ قریش کا یہ طریقہ تھا کہ وہ منکر طور پر کھلا کر کے (یعنی اسے برہنہ کر کے) اس سے، آگے کی طرف سے، پیچھے کی طرف سے، چت لٹا کر، (ہر طرح سے اگلی شرمگاہ میں صحبت کرتے تھے)۔

جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے، ان میں سے ایک صاحب نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کی، اس شخص نے اس خاتون کا ساتھ بھی وہی طرز عمل اختیار کرنا چاہا، (جو ان لوگوں کا معمول تھا)، تو اس عورت نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا: ہم عورتوں کے ساتھ صرف ایک سمت سے صحبت کی جا سکتی ہے، تم اسی طرح کرو، ورنہ مجھ سے دور رہو، ان دونوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا، اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہاری بیویاں، تمہارے کھیت ہیں، تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ''۔

یعنی آگے کی طرف سے، پیچھے کی طرف سے، چت لٹا کر، جبکہ بچے کی جگہ (یعنی اگلی شرمگاہ میں صحبت کی جائے)۔

بَابٌ فِیْ اِتْیَانِ الْحَائِضِ وَمُبَاشَرَتِهَا

باب: حیض والی عورت سے صحبت کرنا اور مباشرت کرنا

2165 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ الْیَهُوْدَ كَانَتْ اِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ امْرَاَةٌ اَخْرَجُوْهَا مِنَ الْبَیْتِ، وَلَمْ یُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ یُشَارِبُوْهَا، وَلَمْ یُجَامِعُوْهَا فِی الْبَیْتِ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی (وَیَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ، قُلْ: هُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِی الْمَحِیْضِ) (البقرة: 222) اِلٰی آخِرِ الْاٰیَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: جَامِعُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ، وَاصْنَعُوْا كُلَّ شَیْءٍ غَیْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْیَهُوْدُ: مَا یُرِیْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ یَدَعَ شَیْئًا مِنْ اَمْرِنَا اِلَّا خَالَفَنَا فِیْهِ، فَجَاءَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْیَهُوْدَ تَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا، اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِی الْمَحِیْضِ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَیْهِمَا، فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِیَّةٌ مِنْ لَبَنٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِیْ آثَارِهِمَا، فَظَنَنَّا اَنَّهٗ لَمْ یَجِدْ عَلَیْهِمَا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا یہ معمول تھا، کہ جب ان میں سے کسی عورت کو حیض آ جاتا، تو وہ اس کو گھر سے نکال دیتے، وہ ایسی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے یا پیتے نہیں تھے، گھر میں اس کے ساتھ اکٹھے نہیں رہتے تھے، نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

Marfat.com

''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں؟ تم فرمادو، یہ گندگی ہے، حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے ساتھ گھر میں ساتھ رہو، اور صحبت کرنے کے علاوہ ان کے ساتھ سب کچھ کر سکتے ہو، اس پر یہودیوں نے کہا: یہ صاحب (یعنی نبی اکرم ﷺ) ہر معاملے میں ہماری مخالفت کرنا چاہتے ہیں، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہودیوں نے اس، اس طرح کی بات کہی ہے۔ کیا ہم (ایسی خواتین کے ساتھ) حیض کے دوران صحبت بھی نہ کرلیا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کی رنگت تبدیل ہوگئی، یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا: آپ ان دونوں پر ناراضگی کا اظہار کریں گے، وہ دونوں حضرات وہاں سے چلے گئے، ان کے جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلوایا، جس سے ہمیں یہ اندازہ ہوگیا، کہ آپ ﷺ ان دونوں پر (زیادہ) ناراض نہیں ہوئے۔

2166 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُوْلُ: كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ، فَاِنْ اَصَابَهُ مِنِّيْ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ، وَلَمْ يَعْدُهُ، وَاِنْ اَصَابَ ثَعْنِيْ ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلّٰى فِيْهِ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم ﷺ ایک چادر میں رات بسر کرتے تھے، حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی، اگر آپ ﷺ پر، مجھ سے کوئی چیز (یعنی خون) لگ جاتا تو آپ صرف اس جگہ کو دھو لیتے (جہاں خون لگا تھا) اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے، اور اگر آپ ﷺ کے کپڑے پر (خون) لگ جاتا تو آپ اس جگہ کو دھو لیتے تھے، اور کچھ نہیں کرتے تھے اور پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

2167 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُبَاشِرَ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ اَمَرَهَا اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا

❁❁ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ، اس کے حیض کے دوران، مباشرت کرنا ہوتی، تو آپ ﷺ اسے تہبند باندھنے کی ہدایت کرتے اور پھر اس کے ساتھ مباشرت کر لیتے۔

بَابٌ فِيْ كَفَّارَةِ مَنْ اَتٰى حَائِضًا

باب: جو شخص حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرلے، اس کا کفارہ

2168 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، غَيْرُهُ، عَنْ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ

Marfat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ، اَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے اور وہ عورت اس وقت حائضہ ہو، اس شخص کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: اس کو ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔

2169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِذَا اَصَابَهَا فِي الدَّمِ فَدِينَارٌ، وَاِذَا اَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مرد، عورت کے (حیض دوران) خون کے نکلنے کی مدت میں اس کے ساتھ صحبت کر لے، تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون کی آمد منقطع ہو جانے کے بعد صحبت کرے، تو نصف دینار (صدقہ کرے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

باب: عزل کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2170 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْعَزْلَ قَالَ: فَلِمَ يَفْعَلُ اَحَدُكُمْ؟، وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ اَحَدُكُمْ، فَاِنَّهُ لَيْسَتْ مِنْ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا.

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قَزَعَةُ: مَوْلٰى زِيَادٍ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (عزل کرنے) کا ذکر کیا گیا، تو آپ نے فرمایا:

''آدمی یہ کیوں کرتا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: آدمی یہ نہ کرے، (آپ نے فرمایا)

''جس بھی جان نے پیدا ہونا ہے، اللہ تعالیٰ اسے پیدا کر ہی دے گا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) قزعہ (نامی راوی) زیاد کا غلام ہے۔

2171 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، حَدَّثَهُ، اَنَّ رِفَاعَةَ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ لِي جَارِيَةً وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا

2170- اسناده صحيح . سفيان : هو ابن عيينة , وابن ابى نجيح : هو عبد الله بن ابى نَجيح، مجاهد: هو ابن جَبْر، وقزَعة: هو ابن يحيٰى البصرى. واخرجه مسلم (1438)، والترمذى (1170)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (9042) من طرق عن سفيان بن عُيينة، بهذا الاسناد. وعَلَّقه البخارى بصيغة الجزم عن قزعة باثر (7409)

وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ، وَاَنَا اُرِيْدُ مَا يُرِيْدُ الرِّجَالُ، وَاِنَّ الْيَهُوْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ الْعَزْلَ مَوْءُوْدَةُ الصُّغْرَى قَالَ: كَذَبَتْ يَهُوْدُ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعْتَ اَنْ تَصْرِفَهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک کنیز ہے، میں اس سے عزل کرتا ہوں، میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ حاملہ ہو جائے، اور میں صرف وہی چیز چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں، یہودی یہ کہتے ہیں: عزل کرنا، چھوٹی قسم کا زندہ درگور کرنا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی غلط کہتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو تم اسے روکنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہو۔

2172 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ؟، فَقَالَ: اَبُوْ سَعِيْدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ، ثُمَّ قُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ

❀❀ ابن محیریز بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا، تو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا، میں ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا، میں نے ان سے عزل کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا:

غزوہ بنو مصطلق کے موقعہ پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، (اس غزوہ میں) ہم نے عرب عورتوں کو قیدی بنا لیا، ہمیں عورتوں کی شدید طلب محسوس ہوئی، اور ہمارے لیے ان کے بغیر رہنا مشکل ہو گیا، ہم فدیہ بھی حاصل کرنا چاہتے تھے، ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا، پھر ہم نے سوچا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں، کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنے سے پہلے عزل کر لیں؟ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا:

''اگر تم یہ نہ کرو، تو بھی تم پر کوئی حرج نہیں ہے، قیامت کے دن تک جس بھی جان نے پیدا ہونا ہے، وہ پیدا ہو کر رہے گی''۔

2173 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

2172–اسناده صحيح. القعنبيُّ: هو عبد الله بن مسلمة، وابن مُحيريز: هو عبد الله الجُمَحي. وهو عند مالك في "الموطا" /2 594، ومن طريقه اخرجه البخاري (2542). واخرجه البخاري (4138)، ومسلم (1438)، والنسائي في "الكبرى" (5026) و (5027) من طريق ربيعة بن ابي عبد الرحمن، والبخاري (7409) من طريق موسى ابن عقبة، والنسائي (9041) من طريق الضحاك بن عثمان، ثلاثتهم عن محمد بن يحي بن حبّان، به. واخرجه البخاري (2229) و (5210) و (6603)، ومسلم (1438) والنسائي في "الكبرى" (5024) و (5025) و (5028) و (9039) و (9040) من طريق ابن شهاب الزهري، عن عبد الله بن محيريز، به. واخرجه مسلم (1438)، والنسائي في "الكبرى" (5029) من طريق معبد بن سيرين، ومسلم (1438)، والنسائي في "الكبرى" (5030) و (5462) و (9046) من طريق عبد الرحمٰن بن بشر بن مسعود، ومسلم (1438) من طريق ابي الوَدَّاك، وابن ماجه (1926)، والنسائي في "الكبرى" (9037) من طريق عُبيد الله بن عَبد الله، والنسائي في "الكبرى" (9038

Marfat.com

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ لِى جَارِيَةً اَطُوفُ عَلَيْهَا وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ، فَقَالَ: اعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ، فَاِنَّهُ سَيَاْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا قَالَ: فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ، فَقَالَ: اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ، قَالَ: قَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّهُ سَيَاْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: میری ایک کنیز ہے، میں اس کے ساتھ صحبت کرتا ہوں، لیکن اس کا حاملہ ہونا مجھے پسند نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُس سے عزل کرلو لیکن اس کے پاس وہ چیز آجائے گی جو اس کے نصیب میں طے کردی گئی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ عرصہ بعد وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بتایا، اس کی کنیز حاملہ ہوگئی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے تو تمہیں بتادیا تھا کہ اس کے پاس عنقریب وہ آجائے گا، جو اس کے نصیب میں ہے''۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذِكْرِ الرَّجُلِ مَا يَكُونُ مِنْ اِصَابَتِهِ اَهْلَهُ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی تفصیل بیان کرنے کا حرام ہونا

2174 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وحَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، ح وحَدَّثَنَا مُوسٰى، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِى نَضْرَةَ، حَدَّثَنِى شَيْخٌ مِنْ طُفَاوَةَ قَالَ: تَثَوَّيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَلَمْ اَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَشْمِيرًا، وَلَا اَقْوَمَ عَلٰى ضَيْفٍ مِنْهُ، فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَهُ يَوْمًا، وَهُوَ عَلٰى سَرِيرٍ لَهُ، وَمَعَهُ كِيسٌ فِيهِ حَصًى اَوْ نَوًى، وَاَسْفَلَ مِنْهُ جَارِيَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ وَهُوَ يُسَبِّحُ بِهَا، حَتّٰى اِذَا اَنْفَدَ مَا فِى الْكِيسِ اَلْقَاهُ اِلَيْهَا، فَجَمَعَتْهُ فَاَعَادَتْهُ فِى الْكِيسِ، فَدَفَعَتْهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنِّى وَعَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: بَيْنَا اَنَا اُوعَكُ فِى الْمَسْجِدِ اِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: مَنْ اَحَسَّ الْفَتَى الدَّوْسِىَّ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هُوَ ذَا يُوعَكُ فِى جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَاَقْبَلَ يَمْشِى حَتّٰى انْتَهٰى اِلَىَّ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَىَّ، فَقَالَ لِى مَعْرُوفًا: فَنَهَضْتُ، فَانْطَلَقَ يَمْشِى حَتّٰى اَتٰى مَقَامَهُ الَّذِى يُصَلِّى فِيهِ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ وَمَعَهُ صَفَّانِ مِنْ رِجَالٍ، وَصَفٌّ مِنْ نِسَاءٍ، اَوْ صَفَّانِ مِنْ نِسَاءٍ وَصَفٌّ مِنْ رِجَالٍ، فَقَالَ: اِنَّ اَنْسَانِى الشَّيْطَانُ شَيْئًا، مِنْ صَلَاتِى فَلْيُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ قَالَ: فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا، فَقَالَ مَجَالِسَكُمْ، مَجَالِسَكُمْ. زَادَ مُوسٰى هَا هُنَا ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ ثُمَّ اتَّفَقُوا: ثُمَّ اَقْبَلَ

2173- واخرجه مسلم (1439) من طريق زهير بن معاوية، به. واخرجه مسلم (1439) والنسائى فى "الكبرى" (9048) من طريق عُروة بن عياض، وابن ماجه (89) من طريق سالم بن ابى الجَعد. كلاهما عن جابر. وهو فى "مسند احمد" (14318) و (15174)، و"صحيح ابن حبان" (4194).

Marfat.com

عَلَى الرِّجَالِ فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمُ الرَّجُلُ اِذَا اَتٰى اَهْلَهُ فَاَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ سِتْرَهُ وَاسْتَتَرَ بِسِتْرِ اللّٰهِ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا فَعَلْتُ كَذَا قَالَ: فَسَكَتُوا، قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: هَلْ مِنْكُنَّ مَنْ تُحَدِّثُ؟ فَسَكَتْنَ فَجَثَتْ فَتَاةٌ قَالَ مُؤَمَّلٌ، فِيْ حَدِيْثِهِ فَتَاةٌ كَعَابٌ عَلٰى اِحْدٰى رُكْبَتَيْهَا وَتَطَاوَلَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَاهَا وَيَسْمَعَ كَلَامَهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُمْ لَيَتَحَدَّثُونَ، وَاِنَّهُنَّ لَيَتَحَدَّثْنَهُ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا مَثَلُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ شَيْطَانَةٍ، لَقِيَتْ شَيْطَانًا فِي السِّكَّةِ فَقَضٰى مِنْهَا حَاجَتَهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، اَلَا وَاِنَّ طِيبَ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ، وَلَمْ يَظْهَرْ لَوْنُهُ اَلَا اِنَّ طِيبَ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ رِيحُهُ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَمِنْ هَا هُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُؤَمَّلٍ، وَمُوْسٰى اَلَا لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ اِلٰى رَجُلٍ وَلَا امْرَاَةٌ اِلٰى امْرَاَةٍ اِلَّا اِلٰى وَلَدٍ اَوْ وَالِدٍ. وَذَكَرَ ثَالِثَةً فَاُنْسِيتُهَا وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ مُسَدَّدٍ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اُتْقِنْهُ كَمَا اُحِبُّ. وقَالَ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ

ابونضرہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا، جو ان سے زیادہ عبادت گزار اور ان سے بڑھ کر مہمان نواز ہو، ایک مرتبہ میں ان کے پاس موجود تھا، وہ اپنے پلنگ پر بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس ایک تھیلی تھی، جس میں چھوٹی کنکریاں یا شاید گٹھلیاں تھیں، ان کی سیاہ فام کنیز نیچے بیٹھی ہوئی تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان پر تسبیح پڑھ رہے تھے، جب اس تھیلی کی گٹھلیاں ختم ہو جاتیں تو وہ تھیلی کنیز کو دے دیتے، وہ گٹھلیاں اکٹھی کر کے پھر تھیلی میں ڈال دیتی، اور ان کی طرف بڑھا دیتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک واقعہ سناؤں؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا:

ایک مرتبہ مجھے بخار تھا، میں مسجد میں موجود تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مسجد داخل ہوئے، آپ نے تین مرتبہ فرمایا: دوس قبیلے سے تعلق رکھنے والے نوجوان کی کسی کو خبر ہے؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ یہاں مسجد کے ایک کونے میں بخار میں مبتلا پڑا ہوا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے میرے پاس تشریف لائے، آپ نے اپنا دست مبارک مجھ پر رکھا اور میرے متعلق اچھے کلمات ارشاد فرمائے۔ میں اٹھ کر بیٹھ گیا، آپ چلتے ہوئے اس جگہ تک تشریف لے گئے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رخ کیا، آپ کے ساتھ مردوں کی دو صفیں تھیں اور عورتوں کی ایک صف تھی، (راوی کو شک ہے یا شاید) عورتوں کی دو صفیں تھیں اور مردوں کی ایک صف تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر شیطان میری نماز میں سے کوئی چیز مجھے بھلوا دے، تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی ماریں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی، آپ نماز میں کوئی چیز نہیں بھولے، آپ نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو، اپنی جگہ پر رہو، یہاں موسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، پھر آپ نے فرمایا: "اما بعد" پھر تمام راوی یہ

الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں۔

پھر آپ مردوں کی طرف متوجہ ہوئے، آپ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے، جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے لیے دروازہ بند کر لیتا ہے، اس پر پردہ ڈال دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے پردے میں آ جاتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے بعد وہ (مردوں میں) بیٹھ کر یہ کہتا ہے، میں نے اِس طرح کیا اور میں نے اُس طرح کیا، راوی کہتے ہیں، تو لوگ خاموش رہے، نبی اکرم ﷺ پھر خواتین کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسی باتیں کرتی ہے؟

تو خواتین بھی خاموش رہیں، تو ایک نوجوان عورت ایک گھٹنے کے بل اٹھی، ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنے آپ کو (دوسروں) سے کچھ بلند کیا، تا کہ آپ اسے دیکھ اور اس کی بات سن لیں۔

اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مرد ایسی باتیں کرتے ہیں اور عورتیں بھی ایسی باتیں کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو، اس کی مثال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس کی مثال یوں ہے، جیسے مؤنث شیطان، مذکر شیطان سے گلی میں ملتی ہے، تو وہ اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے، اور لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ خبردار! مردوں کی خوشبو وہ ہے، جس کی بو ظاہر ہو لیکن رنگت ظاہر نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کی رنگت ظاہر ہو لیکن بو ظاہر نہ ہو۔''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں سے میں نے مؤمل اور موسیٰ سے یہ الفاظ یاد رکھے ہیں۔

''کوئی مرد کسے دوسرے مرد کے ساتھ اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ نہ لیٹیں۔ البتہ باپ بیٹا ایسا کر سکتے ہیں۔''

راوی نے تیسری چیز بھی بیان کی ہے۔ جسے میں بھول گیا ہوں۔ اور وہ بات مسدد کی نقل کردہ روایت میں ہے۔ تاہم یہ مجھے اس طرح سے یاد نہیں ہے، جیسے مجھے پسند ہو۔

موسیٰ نے یہ روایت، حماد، جریری، ابونضرہ کے حوالے سے، طفاوی سے نقل کی ہے۔

Marfat.com

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب: طلاق کے بارے میں روایات

اَبْوَابُ تَفْرِيعِ اَبْوَابِ الطَّلَاقِ

طلاق سے متعلق فروعی ابواب

بَابٌ فِيمَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا

باب: جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف ابھارے

2175 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا، اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف، یا غلام کو اس کے آقا کے خلاف ابھارے، وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

بَابٌ فِي الْمَرْاَةِ تَسْاَلُ زَوْجَهَا طَلَاقَ امْرَاَةٍ لَهُ

باب: عورت کا اپنے شوہر سے، اس کی (دوسری) بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرنا

2176 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ، فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے، تاکہ اس کے حصے کی نعمتیں خود حاصل کر لے، اسے (مرد کی پہلی بیوی کو) طلاق دینے کا مطالبہ کیے بغیر ہی اس سے شادی کر لینی چاہیے، کیونکہ جو اس کے نصیب میں ہوگا، وہ اسے مل جائے گا''۔

2175- اسناده صحيح. الحسن بن على: هو ابن محمد الخلال. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (9170) من طريق عمار بن رزيق بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (9157)، و"صحيح ابن حبان" (568) و (5560).

Marfat.com

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ الطَّلَاقِ

باب: طلاق کا ناپسندیدہ ہونا

2177 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ، عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَحَلَّ اللّٰهُ شَيْئًا اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ

❀❀ محارب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی چیز حلال قرار نہیں دی، جو اس کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ ہو''

2178 - حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں، سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے''۔

بَابٌ فِيْ طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب: طلاق کا سنت طریقہ

2179 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ، قَبْلَ اَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ،

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں انہوں نے اپنی بیوی کو، اس کے حیض کے دوران طلاق دیدی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو کہ وہ اس عورت سے رجوع کرلے، اور پھر اسے اپنے ساتھ رکھے، جب وہ عورت پاک ہوجائے، پھر اسے (اگلی مرتبہ) حیض آئے، پھر جب وہ پاک ہو، پھر اگر وہ چاہے تو اسے اپنے ساتھ رکھے اور اگر چاہے، تو اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے، یہ وہ عدت ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے، کہ اس عدت کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔

2179–اسناده صحيح . القعنبيُّ : هو عبد الله بن مسلمة، ونافع : هو مولى ابن عمر . وهو عند مالك فى "الموطا" /2 576، ومن طريقه اخرجه البخارى (5251)، ومسلم (1471)، والنسائى فى "الكبرى" (5553). واخرجه مسلم (1471)، وابن ماجه (2019)، والنسائى فى "الكبرى" (5552) و (5559) و (5719) و (5720) من طرق عن نافع، به

Marfat.com

2180 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، طَلَّقَ امْرَاَةً لَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً، بِمَعْنَى حَدِيْثِ مَالِكٍ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو، اس کے حیض کے دوران ایک طلاق دے دی، (اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے)

2181 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا اِذَا طَهُرَتْ، اَوْ وَهِيَ حَامِلٌ

❀❀ سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی اہلیہ کو اس کے حیض کے دوران طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو وہ اس عورت سے رجوع کرلے، جب وہ پاک ہوجائے، یا حاملہ ہوجائے، اس وقت اسے طلاق دے۔

2182 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَغَيَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ، ثُمَّ اِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّ، فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ، لِلْعِدَّةِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی اہلیہ کو اس کے حیض کے دوران طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اس سے کہو، وہ اس عورت سے رجوع کرے اور اس وقت تک اسے اپنے ساتھ رکھے جب تک اس کے پاک ہوجانے کے بعد اسے پھر حیض نہیں آجاتا اور پھر وہ پاک نہیں ہوجاتی۔ پھر اگر وہ چاہے تو اس کے پاک ہونے کے دوران، اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے، اسے طلاق دیدے۔ یہ طلاق اس عدت کے مطابق ہوگی، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے''۔

2183 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: كَمْ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ؟ فَقَالَ: وَاحِدَةً

❀❀ یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: آپ نے اپنی اہلیہ کو کتنی طلاقیں دی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا: ایک طلاق۔

2183–اسناده صحيح، عبد الرزاق: هو الصنعاني، ومعمر: هو ابن راشد، وايوب: هو السختياني، وابن سيرين: هو محمد الانصاري. وهو عند عبد الرزاق في "مصنفه" (10959). واخرجه بنحوه البخاري (5253) ومسلم (1471)، والترمذي (1209)، والنسائي في "الكبرى" (5562) من طرق عن ايوب، بهذا الاسناد.

2184 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا، قَالَ: قُلْتُ: فَيُعْتَدُّ بِهَا؟، قَالَ: فَمَهْ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

❁❁ یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا، ایک شخص اپنی بیوی کو اس کے حیض کے دوران طلاق دیدیتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو اس کے حیض کے دوران طلاق دے دی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے کہو، وہ اس عورت سے رجوع کرے اور پھر اس کی عدت کے آغاز میں اسے طلاق دے۔

میں نے دریافت کیا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی تھی؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں؟ تمہارا کیا خیال ہے، اگر وہ عاجز ہوتا یا احمق ہوتا۔ (تو بھی طلاق شمار ہونا ہی تھی)

2185 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ، مَوْلَى عُرْوَةَ، يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ، قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ قَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَرَدَّهَا عَلَيَّ، وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا، وَقَالَ: إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ) (الطلاق: 1) فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَأَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، وَمَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، مَعْنَاهُمْ كُلُّهُمْ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَأَمَّا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ، وَرُوِيَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ رِوَايَةِ نَافِعٍ، وَالزُّهْرِيِّ، وَالْأَحَادِيثُ كُلُّهَا عَلَى خِلَافِ مَا قَالَ: أَبُو الزُّبَيْرِ

❁❁ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبدالرحمٰن بن ایمن کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا، ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو اپنی بیوی کو اس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے، تو حضرت عبداللہ بن

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں عبداللہ بن عمر نے اپنی اہلیہ کو، حیض کے دوران، طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا، اور عرض کی: عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو اس کے حیض کے دوران طلاق دیدی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عورت مجھے واپس کروادی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ نہ سمجھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ عورت پاک ہوجائے گی، اس وقت وہ اسے طلاق دے یا ساتھ رکھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو، تو ان کی عدت کے آغاز میں دو''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت، یونس بن جبیر، انس بن سیرین، سعید بن جبیر، زید بن اسلم، ابوزبیر اور منصور نے ابووائل کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان سب کا مفہوم یہی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ وہ اس خاتون سے رجوع کرلیں، پھر جب وہ پاک ہوجائے، تو اگر وہ چاہیں تو اسے طلاق دیدیں، اور اگر چاہیں تو اسے اپنے ساتھ رکھیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسی طرح کی روایت محمد بن عبدالرحمان نے سالم کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے، (وہ یہ ہے:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا، وہ اس عورت سے رجوع کرلیں، جب وہ پاک ہوجائے، پھر جب (اگلی مرتبہ) اسے حیض آئے، پھر جب وہ پاک ہو، پھر اگر وہ چاہیں تو اسے طلاق دیدیں اور اگر چاہیں تو اسے اپنے ساتھ رکھیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطاء خراسانی نے حسن کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، نافع اور زہری کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے، اور یہ تمام روایات ابوزبیر کی نقل کردہ روایت کے برخلاف ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُرَاجِعُ، وَلَا يُشْهِدُ

باب: آدمی کا گواہ بنائے بغیر رجوع کرلینا

2186 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يَقَعُ بِهَا، وَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا، وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا، فَقَالَ: طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ، وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ، أَشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا، وَعَلَى رَجْعَتِهَا، وَلَا تَعُدْ

❁❁ مطرف بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو اپنی بیوی کو (ایک) طلاق دینے کے بعد اس کے ساتھ صحبت کرکے (رجوع) کرلیتا ہے، اور اس طلاق اور رجوع پر کسی کو گواہ نہیں بناتا۔ تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سنت کے خلاف (طریقے سے) طلاق دی اور سنت کے خلاف طریقے سے رجوع کیا۔ تم (عورت کو) طلاق دینے پر بھی گواہ بناؤ اور رجوع کرنے پر بھی گواہ بناؤ۔ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ سُنَّةِ طَلَاقِ الْعَبْدِ

باب: غلام کے طلاق دینے کا سنت طریقہ

2187 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا حَسَنٍ مَوْلٰى بَنِيْ نَوْفَلٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، اسْتَفْتٰى ابْنَ عَبَّاسٍ، فِيْ مَمْلُوكٍ كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ عُتِقَا بَعْدَ ذٰلِكَ، هَلْ يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَخْطُبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

❁❁ ابوحسن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا، جس کی بیوی کنیز ہو، وہ غلام اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیدے، پھر اس کے بعد ان دونوں کو آزاد کر دیا جائے، تو کیا اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے۔

2188 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا عَلِيٌّ بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ بِلَا اِخْبَارٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَقِيَتْ لَكَ وَاحِدَةٌ قَضٰى بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، لِمَعْمَرٍ: مَنْ اَبُو الْحَسَنِ هٰذَا؟ لَقَدْ تَحَمَّلَ صَخْرَةً عَظِيْمَةً،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَبُو الْحَسَنِ هٰذَا رَوٰى، عَنْهُ الزُّهْرِيُّ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ رَوَى الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ اَحَادِيْثَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَبُو الْحَسَنِ مَعْرُوْفٌ، وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''تمہارے لیے ایک طلاق باقی رہ گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے۔''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام احمد، امام عبدالرزاق کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابن مبارک نے معمر سے دریافت کیا: یہ ابوحسن نامی راوی کون ہے؟ اس نے بڑا بھاری پتھر اٹھایا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحسن نامی اس راوی سے زہری نے روایات نقل کی ہیں: زہری کہتے ہیں: یہ فقہاء میں سے ایک تھا، خود زہری نے اس سے احادیث نقل کی ہیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحسن نامی راوی معروف ہے، لیکن اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔

2187-اسناده ضعيف، لضعف عمر بن مُعتِّب. يحيىٰ بن سعيد: هو القطان . واخرجه النسائي في "الكبرىٰ" (5591) من طريق يحيىٰ بن سعيد، بهذا الاسناد. واخرجه ابن ماجه (2082)، والنسائي في "الكبرىٰ" (5592) من طريق معمر بن راشد، عن يحيىٰ بن ابي كثير، به. وهو في "مسند احمد" (2031) و (3088).

Marfat.com

2189 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُظَاهِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ، وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ، قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنِيْ مُظَاهِرٌ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهُوَ حَدِيْثٌ مَجْهُولٌ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''کنیز کو دو طلاقیں دی جاسکتی ہیں، اور اس کی عدت دو حیض ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اور اس کی عدت دو حیض ہے''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث مجہول ہے۔

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب: نکاح سے پہلے طلاق دیدینا

2190 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا طَلَاقَ اِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ اِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ، وَلَا بَيْعَ اِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ، زَادَ ابْنُ الصَّبَّاحِ، وَلَا وَفَاءَ نَذْرٍ اِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ،

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طلاق صرف اس کے بارے میں ہوتی ہے جس کے تم مالک ہو، آزاد صرف اسی کو کیا جاسکتا ہے، جس کے تم مالک ہو، اور فروخت اسی چیز کو کیا جاسکتا ہے، جس کے تم مالک ہو''۔

ابن صباح نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''نذر صرف اس چیز کے بارے میں پوری کی جائے گی، جس کے تم مالک ہو''۔

2191 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَعْصِيَةٍ، فَلَا يَمِيْنَ لَهُ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى قَطِيعَةِ رَحِمٍ، فَلَا يَمِيْنَ لَهُ،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص کسی معصیت (کے ارتکاب) کا حلف اٹھائے، اس کی قسم (کی کوئی حیثیت) نہیں ہوتی اور جو قطع رحمی (کرنے) کا

Marfat.com

حلف اٹھائے، اس کی قسم (کی کوئی حیثیت) نہیں ہوتی۔"

2192 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ زَادَ: وَلَا نَذْرَ اِلَّا فِيمَا ابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"نذر صرف اس چیز کے بارے میں ہوتی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ارادہ کیا جائے"

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ عَلٰى غَضَبٍ

باب: غصے کے عالم میں طلاق دینا

2193 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، اَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ الْحِمْصِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ اِيلِيَا، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ، حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَبَعَثَنِيْ اِلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، وَكَانَتْ قَدْ حَفِظَتْ مِنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا طَلَاقَ، وَلَا عَتَاقَ فِيْ غِلَاقٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْغِلَاقُ: اَظُنُّهٗ فِي الْغَضَبِ

❁❁ محمد بن عبید بیان کرتے ہیں: میں عدی بن عدی کندی کے ہمراہ روانہ ہوا، ہم مکہ آ گئے، انہوں نے مجھے صفیہ بنت شیبہ کے پاس بھیجا، اس خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث سن کر یاد کی ہوئی تھیں۔ اس خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اغلاق کی صورت میں دی گئی طلاق اور غلام کو آزاد کرنا (واقع) نہیں ہوتے"

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میرا خیال ہے۔ "غلاق" سے مراد غصے کا عالم ہے۔

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ عَلَى الْهَزْلِ

باب: مذاق میں طلاق دینا

2194 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ

2192–حديث حسن. عبد الرحمن بن الحارث - وهو ابن عبد الله بن عياش المخزومي - متابع. ابو اسامة: هو حمّاد بن اسامة بن زيد. واخرجه ابن ماجه (2047) من طريق عبد الرحمن بن الحارث، بهذا الاسناد. واخرجه النسائي في "الكبرى" (4715) من طريق عبيد الله بن الاخنس، عن عمرو بن شعيب، به. وسياتي من طريق عبيد الله بن الاخنس بتمامه برقم (3274). وهو في "مسند احمد" (6714) و (6732).

Marfat.com

اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ مَاهَكَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین چیزیں سنجیدگی میں بھی سنجیدہ اور مذاق میں بھی سنجیدہ شمار ہوں گی، نکاح، طلاق اور رجوع''

بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

باب: تین طلاقوں کے بعد بیوی سے رجوع کرنے کا منسوخ ہونا

2195 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِیْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْ اَرْحَامِهِنَّ) (البقرة: **228**) الْاٰيَةَ، وَذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، فَهُوَ اَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا، وَاِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَنُسِخَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ) (البقرة: **229**)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک خود کو روکے رکھیں گی، اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں جو کچھ پیدا کیا ہے، اس کو چھپانا ان کے لیے حلال نہیں ہے''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) پہلے یہ ہوتا تھا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدیتا تو وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا، خواہ وہ اسے تین طلاقیں دے چکا ہوتا۔ تو (اللہ تعالیٰ نے) اس کو منسوخ کر دیا اور یہ ارشاد فرمایا:

''طلاق دو مرتبہ ہے''

2196 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ بَعْضُ بَنِیْ اَبِیْ رَافِعٍ، مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ اَبُوْ رُكَانَةَ، وَاِخْوَتِهِ اُمَّ رُكَانَةَ، وَنَكَحَ امْرَاَةً مِنْ مُزَيْنَةَ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا يُغْنِیْ عَنِّیْ اِلَّا كَمَا تُغْنِیْ هٰذِهِ الشَّعْرَةُ، لِشَعْرَةٍ اَخَذَتْهَا مِنْ رَاْسِهَا، فَفَرِّقْ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُ، فَاَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2194–واخرجه ابن ماجه (2039)، والترمذی (1220) من طريق حاتم بن اسماعيل، عن عبد الرحمن بن حبيب، بهذا الاسناد. وقال الترمذی: حسن غريب. وهو فی "شرح السنة" للبغوی (2356).

2195–اسناده حسن. علی بن حسين. - وهو ابن واقد المروزی - حسن الحديث. يزيد النحوی: هو ابن ابی سعيد، وعكرمة: هو مولی ابن عباس. واخرجه النسائی فی "الكبرىٰ" (5717) من طريق علی بن حسين، بهذا الاسناد.

2196–اسناده ضعيف. لعلتين: اولاهما: ابهام شيخ ابن جريج. وقد جاء مصرحاً باسمه فی رواية محمد بن ثور الصنعانی، انه محمد بن عبيد الله بن رافع. قال الذهبی فی "تلخيص المستدرك" /2 491 محمد واهٍ. قال: والخبر خطا، عبد يزيد لم يدرك الاسلام. قلنا: فهذه علة ثانية. واخرجه عبد الرزاق فی "مصنفه" (113340) عن ابن جريج، ومن طريقه اخرجه البيهقی فی "الكبرىٰ" /7 339.

حَمِيَّةٌ، فَدَعَا بِرُكَانَةَ، وَاِخْوَتِهِ، ثُمَّ قَالَ لِجُلَسَائِهِ: اَتَرَوْنَ فُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا؟، مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ، وَفُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ يَزِيدَ: طَلِّقْهَا فَفَعَلَ، ثُمَّ قَالَ: رَاجِعِ امْرَاَتَكَ اُمَّ رُكَانَةَ وَاِخْوَتِهِ؟ قَالَ: اِنِّيْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا وَتَلَا: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) (الطلاق: 1)،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَحَدِيْثُ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رُكَانَةَ، طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ، فَرَدَّهَا اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ، لِاَنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ، وَاَهْلَهُ اَعْلَمُ بِهِ، اِنَّ رُكَانَةَ اِنَّمَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ، فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبد یزید، جو رکانہ اور ان کے بھائیوں کے والد تھے، انہوں نے رکانہ کی والدہ کو طلاق دیدی، اور مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی۔ وہ خاتون (یعنی امّ رکانہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اس نے میری اتنی ضرورت پوری کی، جتنی یہ بال، اس بال کی ضرورت پوری کرتا ہے (یعنی یہ میرے ساتھ صحبت کرنے کے قابل نہیں ہے) اس عورت نے اپنے سر کے بال پکڑ کر یہ بات کہی تھی، (پھر وہ بولی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اور میرے درمیان علیحدگی کروادیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غصہ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ اور اس کے بھائیوں کو بلوایا، پھر آپ نے حاضرین سے فرمایا: کیا تم دیکھ رہے کہ بچہ اس سے، یعنی عبد یزید سے، کتنی مشابہت رکھتا ہے، لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یزید سے فرمایا: اس کو طلاق دیدو! انہوں نے ایسا ہی کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بیوی، جو رکانہ اور اس کے بھائیوں کی ماں ہے، اس سے رجوع کرلو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اسے تین طلاقیں دے چکا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے علم ہے، تم اس سے رجوع کرلو، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت میں دو''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے: رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دیدی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو ان کی طرف واپس بھجوادیا۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے، کیونکہ آدمی کی اولاد، اس کے اہل خانہ اس کے بارے میں علم رکھتے ہیں۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک طلاق قرار دیا تھا۔

2197 - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَائَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ رَادُّهَا اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ، فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ: (وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا) (الطلاق: 2)، وَاِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَلَمْ اَجِدْ لَكَ مَخْرَجًا، عَصَيْتَ رَبَّكَ، وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَاَتُكَ، وَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ) (الطلاق: 1) فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، وَغَيْرُهُ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَيُّوْبُ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، جَمِيعًا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَرَوَاهُ الْاَعْمَشُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كُلُّهُمْ قَالُوْا: فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ اَنَّهُ اَجَازَهَا، قَالَ: وَبَانَتْ مِنْكَ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اِذَا قَالَ: اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا بِفَمٍ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَرَوَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، هٰذَا قَوْلُهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَجَعَلَهُ قَوْلَ عِكْرِمَةَ

❀❀ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خاموش رہے، یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اس عورت کو اس شخص کی طرف واپس کروادیں گے، پھر انہوں نے فرمایا: کوئی شخص جا کر حماقت کا مرتکب ہوتا ہے اور پھر ''اے ابن عباس! اے ابن عباس!'' کہنا شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے (مشکل سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے''۔

لیکن تم اللہ تعالیٰ سے ڈرے نہیں، اس لیے تمہارے لیے مجھے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملتا۔ تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو: تو انہیں عدت کے آغاز میں طلاق دو''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حمید اعرج اور دیگر حضرات نے یہ روایت مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

ایوب اور ابن جریج دونوں نے، عکرمہ بن خالد، سعید بن جبیر کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

ابن جریج نے عبدالحمید بن رافع، عطاء کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

یہ روایت اعمش نے، مالک بن حارث کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

ابن جریج نے عمرو بن دینار کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

ان سب نے تین طلاقوں کے بارے میں یہی بات نقل کی ہے، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تین طلاقوں کو واقع قرار دیا تھا۔ اور یہ کہا تھا: وہ عورت تم سے بائنہ ہوگئی، جس طرح اسماعیل نے ایوب کے حوالے سے، عبداللہ بن کثیر سے نقل کیا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حماد بن زید نے ایوب، عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

جب مرد ایک ہی مرتبہ میں یہ کہے ''تمہیں تین طلاقیں ہیں'' تو یہ ایک شمار ہوگی۔

یہ روایت اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب کے حوالے سے، عکرمہ سے، ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی ہے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا، اور اسے عکرمہ کا قول قرار دیا ہے۔

2198 - وَصَارَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهٰذَا حَدِيْثُ اَحْمَدَ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا؟ فَكُلُّهُمْ قَالُوْا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَى مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، اَنَّهُ شَهِدَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ حِيْنَ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهُمَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَا: اذْهَبْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ فَاِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، ثُمَّ سَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ هُوَ: اَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ تَبِينُ مِنْ زَوْجِهَا مَدْخُولًا بِهَا، وَغَيْرَ مَدْخُولٍ بِهَا، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، هٰذَا مِثْلُ خَبَرِ الصَّرْفِ، قَالَ فِيْهِ: ثُمَّ اِنَّهُ رَجَعَ عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ

❀❀ (امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ تبدیل ہوگیا تھا، جیسا کہ احمد بن صالح اور محمد بن یحییٰ، اپنی سند کے ساتھ، محمد بن ایاس کا بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ایسی کنواری لڑکی کے بارے میں دریافت کیا گیا، (جس کی رخصتی سے پہلے) اس کا شوہر اسے تین طلاقیں دیدیتا ہے، تو ان سب حضرات نے یہ جواب دیا: وہ لڑکی اس شخص کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ نہیں ہو جاتی)۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک نے اپنی سند کے ساتھ، معاویہ بن ابوعیاش کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ اس وقت وہاں موجود تھے، جب محمد بن ایاس، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور عاصم بن عمر کے پاس آئے اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو ان دونوں حضرات نے یہ کہا: تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ (اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کرو) میں ان دونوں کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑ کر آیا تھا۔ (اس کے بعد راوی نے یہ روایت بیان کی ہے)

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ تین طلاقوں کی صورت میں عورت اپنے شوہر سے بائنہ ہو جائے گی، خواہ وہ مدخول بہا ہو یا نہ ہو، اور وہ عورت اس مرد کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی، جب تک دوسری شادی کرنے (کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)

یہ ''بیع صرف'' کے بارے میں دوسری روایت کی مانند ہے۔ جس کے بارے میں انہوں نے پہلے ایک فتویٰ دیا اور پھر اس سے رجوع کرلیا۔ یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (ایسا کیا)

Marfat.com

2199 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّ رَجُلًا، يُقَالُ لَهُ: اَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيْرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، جَعَلُوْهَا وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِىْ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ؟، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلٰى، كَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، جَعَلُوْهَا وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِىْ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ، فَلَمَّا رَاَى النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوْا فِيْهَا، قَالَ: اَجِيْزُوْهُنَّ عَلَيْهِمْ

❁❁ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوصہباء نامی ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بکثرت سوالات کیا کرتا تھا، اس نے کہا: کیا آپ یہ نہیں جانتے، جب کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے پہلے، اسے تین طلاقیں دیدے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں، لوگ انہیں ایک طلاق شمار کرتے تھے، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں! جب کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے پہلے، اس کو تین طلاقیں دیدیتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں لوگ انہیں ایک طلاق شمار کرتے تھے، جب انہوں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے دیکھا، کہ لوگ بکثرت طلاقیں دینے لگ گئے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: انہیں ان پر نافذ کردو۔

2200 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِى ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَتَعْلَمُ اَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِىْ بَكْرٍ، وَثَلَاثًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ

❁❁ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے زمانہ اقدس)، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے عہد خلافت) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی تین سالوں میں، تین (طلاقوں) کو ایک شمار کیا جاتا تھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابٌ فِيمَا عُنِىَ بِهِ الطَّلَاقُ وَالنِّيَّاتُ

باب: جن الفاظ کے ذریعے طلاق کا معنی مراد لیا جاسکتا ہو، (ان کے بارے میں) نیت کا حکم

2201 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ،

2200–رجال ثقات رجال الشيخين. ابن جريج - وهو عبد الملك بن عبد العزيز - صرح فى هذه الرواية بالاخبار فانتفت شبهة تدليسه. عبد الرزاق: هو ابن همام الصنعانى، وابن طاووس: هو عبد الله بن طاووس بن كيسان اليمانى. وهو عند عبد الرزاق فى "مصنفه" (11337)، ومن طريقه اخرجه مسلم (1472). واخرجه مسلم (1472)، والنسائى فى "الكبرى" (5569) من طريقين عن ابن جريج، به. واخرجه مسلم (1472) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن ابن طاووس، عن ابيه، عن ابن عباس. وهو فى "مسند احمد" (2875).

Marfat.com

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، آدمی کو وہی (اجر) ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی، تو جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت کسی دنیاوی فائدے کے حصول یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہوگی، اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی، جس طرف (نیت کر کے) اس نے ہجرت کی''

2202 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ، - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِيْنَ عَمِيَ - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فَسَاقَ قِصَّتَهُ فِيْ تَبُوكَ، قَالَ: حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِينَ، اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ؟، قَالَ: لَا، بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا، فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي: الْحَقِي بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ

❁❁ عبداللہ بن کعب، جو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نابینا ہو جانے کے بعد انہیں ساتھ لے کر چلا کرتے تھے، وہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے غزوہ تبوک سے متعلق پورا واقعہ نقل کرتے ہیں، جس میں یہ الفاظ ہیں:

جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس آیا اور بولا: اللہ کے رسول نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو، میں نے کہا: میں اسے طلاق دیدوں؟ یا پھر میں کیا کروں؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ تم صرف اس سے الگ رہو، اس سے قریب ہرگز نہ ہونا، تو میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ، اور اس وقت تک وہیں رہنا، جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر دیتا۔

2201–اسناده صحيح. سفيان : هو ابن سعيد الثوري، ويحيىٰ بن سعيد : هو الانصاري . واخرجه البخاري و (54) و (2529) و (3898) و (5070) و (6689) و (6953)، ومسلم (1907)، وابن ماجه (4227)، والترمذي (1742)، والنسائي في "الكبرىٰ" (78) و (4717) و (5601) من طرق عن يحيىٰ بن سعيد، بهذا الاسناد . وهو في "مسند احمد" (168)، - و"صحيح ابن حبان" (388) و (389) و (4868).

2202–اسناده صحيح . ابن وهب : هو عبد الله المصري، يونس : هو ابن يزيد الايلي، وابن شهاب : هو محمد بن مسلم الزهري. واخرجه مطولاً ومختصراً البخاري (4418)، ومسلم (2769)، والنسائي في "الكبرىٰ" (5586) و (5587) و (5588) من طرق عن الزهري، بهذا الاسناد . واخرجه مسلم (2769) من طريق محمد بن عبد الله بن مسلم، و (2769)، والنسائي في "الكبرىٰ" (5589)

Marfat.com

بَابٌ فِي الْخِيَارِ

باب: (بیوی کو علیحدگی کا) اختیار دینے (کا حکم)

2203 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا، تو اسے کچھ (یعنی طلاق) شمار نہیں کیا گیا۔

بَابٌ فِي اَمْرُكِ بِيَدِكِ

باب: (بیوی کو یہ کہنے کا حکم) تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے

2204 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِاَيُّوْبَ: هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ بِقَوْلِ الْحَسَنِ فِي اَمْرُكِ بِيَدِكِ، قَالَ: لَا، اِلَّا شَيْئًا حَدَّثَنَاهُ قَتَادَةُ، عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ، قَالَ اَيُّوْبُ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا كَثِيْرٌ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: مَا حَدَّثْتُ بِهٰذَا قَطُّ، فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ،

❀❀ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے کہا: کیا آپ کو کسی ایسے شخص کا علم ہے، جو ''تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے'' کے الفاظ کے بارے میں، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کے مطابق رائے رکھتا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ ایک روایت ہے، جو قتادہ نے اپنی سند کے ساتھ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اس کی مانند نقل کی ہے۔

ایوب بیان کرتے ہیں: جب کثیر ہمارے پاس آئے، تو میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: وہ بولے: میں نے یہ روایت کبھی بیان نہیں کی، میں نے اس بات کا تذکرہ قتادہ سے کیا، تو وہ بولے: جی ہاں (انہوں نے یہ روایت نقل کی ہے، لیکن اب شاید) وہ بھول گئے ہیں۔

2205 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي: اَمْرُكِ بِيَدِكِ، قَالَ: ثَلَاثٌ

❀❀ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ''تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے'' کے بارے میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں:

2203-اسناده صحيح. مسدَّدٌ: هو ابن مُسَرْهَد الاسدى، وابو عوانة: هو الوضّاح ابن عبد الله اليشكُرى، والاعمش: هو سليمان بن مهران، وابو الضُّحى: هو مُسلم بن صُبيح العطار، ومَسروق: هو ابن الاجدع الهَمدانى. واخرجه البخارى (5262)، ومسلم (1477)، وابن ماجه (2052)، والترمذى (1214)، والنسائى فى "الكبرى" (5609) من طرق عن الاعمش بهذا الاسناد. واخرجه البخارى (5263)، ومسلم (1477)، والترمذى (1213)، والنسائى (5292) و (5293) و (5605 - 5608) من طريق مسروق، به. واخرجه مسلم (1477) (28) من طريق اسماعيل بن زكريا، عن الاعمش، عن ابراهيم، عن الاسود، عن عائشة، به. وهو فى "مسند احمد" (24181)، و"صحيح ابن حبان" (4267).

یہ تین (طلاقیں شمار ہوں گی۔)

بَابٌ فِي الْبَتَّةِ

باب: طلاق بتہ کا حکم

2206 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ، فِي آخَرِينَ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً؟، فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ، وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَوَّلُهُ لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ، وَآخِرُهُ لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ،

❀❀ نافع بن عجیر بیان کرتے ہیں: (ان کے پردادا) حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سہیمہ کو طلاق بتہ دیدی، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا اور عرض کی: اللہ کی قسم! میں نے اس کے ذریعے صرف ایک (طلاق) مراد لی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! تم نے صرف ایک مراد لی تھی؟ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک مراد لی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو انہیں واپس کروادیا۔

پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس خاتون کو دوسری اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اسے تیسری طلاق دی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے ابتدائی الفاظ ابراہیم کے اور آخری الفاظ ابن سرح کے نقل کردہ ہیں۔

2207 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ، عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2208 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا أَرَدْتَ، قَالَ: وَاحِدَةً، قَالَ: آللَّهِ؟، قَالَ: آللَّهِ، قَالَ: هُوَ عَلَى مَا أَرَدْتَ،

2208–واخرجه ابن ماجه (2051)، والترمذی (1211) من طريق جرير بن حازم، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (/24009 91)، و"صحيح ابن حبان" (4274).

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، لِاَنَّهُمْ اَهْلُ بَيْتِهِ، وَهُمْ اَعْلَمُ بِهِ، وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ بَنِيْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ عبداللہ بن علی اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دیدی، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا مراد لیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ایک (طلاق)، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (طلاق) تمہارے ارادے کے مطابق (واقع شمار) ہوگی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابن جریج کی نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے، کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں، کیونکہ (اس روایت کے راوی) ان کے خاندان کے افراد ہیں اور وہ لوگ ان کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہوں گے۔

ابن جریج کی روایت کو ابورافع کے کسی بیٹے نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ بِالطَّلَاقِ

باب: طلاق کے بارے میں وسوسہ کا حکم

2209 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ، اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ، وَبِمَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان چیزوں سے درگزر کیا ہے، جن کے بارے میں انہوں نے کلام نہ کیا ہو، یا ان پر عمل نہ کیا ہو، صرف ذہن میں اس کے متعلق سوچا ہو۔“

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ: يَا اُخْتِيْ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کو یہ کہنا: ”اے میری بہن“

2210 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، وَخَالِدٌ الطَّحَّانُ، الْمَعْنٰى كُلُّهُمْ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَاَتِهِ: يَا اُخَيَّةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُخْتُكَ هِيَ؟، فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْهُ

2209–اسناده صحيح. هشام: هو ابن ابى عبد الله الدستوائى، وقتادة: هو ابن دعامة السدوسى. واخرجه الخارى (2528) و (5269) و (6664)، ومسلم (127)، وابن ماجه (2040) و (2044)، والترمذى (1219)، والنسائى فى "الكبرى" (5598) و (5599) من طرق عن قتادة، بهذا الاسناد. وزاد ابن ماجه فى روايته الثانية: "وما استكرهوا عليه." واخرجه النسائى فى "الكبرى" (5597) من طريق عطاء، عن ابى هريرة، به. وهو فى "مسند احمد" (7470)، و"صحيح ابن حبان" (4334) و (4335).

Marfat.com

❁❁ حضرت ابوتمیمہ ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: اے چھوٹی بہن! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ تمہاری بہن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کیا، اور اس سے منع کیا۔

2211 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِى ابْنَ حَرْبٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِىْ تَمِيْمَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قَوْمِهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ: يَا اُخَيَّةُ، فَنَهَاهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِىْ تَمِيْمَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ تَمِيْمَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ ابوتمیمہ، اپنی قوم کے ایک فرد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنی بیوی کو، ''اے چھوٹی بہن'' کہتے ہوئے سنا، تو اسے (ایسا کہنے سے) منع کر دیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت دو دیگر اسناد کے ساتھ، ابوتمیمہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2212 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ قَطُّ، اِلَّا ثَلَاثًا: ثِنْتَانِ فِىْ ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى: قَوْلُهُ: (اِنِّىْ سَقِيمٌ) (الصافات: 89)، وَقَوْلُهُ: (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا) (الأنبياء: 63)، وَبَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ فِىْ اَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ اِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا، فَاُتِىَ الْجَبَّارُ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهُ نَزَلَ هَاهُنَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَاَةٌ هِىَ اَحْسَنُ النَّاسِ، قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهُ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنَّهَا اُخْتِى، فَلَمَّا رَجَعَ اِلَيْهَا، قَالَ: اِنَّ هٰذَا سَاَلَنِىْ عَنْكِ فَاَنْبَاْتُهُ اَنَّكِ اُخْتِى، وَاِنَّهُ لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْلِمٌ غَيْرِى وَغَيْرُكِ، وَاِنَّكِ اُخْتِى فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَلَا تُكَذِّبِينِىْ عِنْدَهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی ذو معنی بات نہیں کی، صرف تین مرتبہ ایسا کیا، دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں، ایک ان کا یہ کہنا (جس کا ذکر قرآن میں ہے) ''میں بیمار ہوں'' دوسرا اُن کا یہ کہنا (جس کا ذکر قرآن میں ہے) ''بلکہ ان کے بڑے (بت) نے یہ (کام) کیا ہے'' (اور تیسرا واقعہ یہ ہے)

ایک مرتبہ وہ ایک ظالم حکمران کے علاقے میں سفر کر رہے تھے، انہوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، تو اس ظالم حکمران کو اطلاع ملی، یہاں ایک شخص ٹھہرا ہے، جس کے ساتھ ایک عورت ہے، جو انتہائی خوبصورت ہے، اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیغام بھیج کر سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں دریافت کیا (کہ یہ تمہاری کیا لگتی ہے؟) تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: یہ میری (دینی) بہن ہے، جب وہ اپنی اہلیہ کے پاس واپس آئے تو اسے بتایا: اس (حکمران) نے مجھ سے تمہارے بارے میں دریافت کیا، تو میں نے اسے بتایا: تم

Marfat.com

میری بہن ہو، آج میرے اور تمہارے علاوہ اور کوئی مسلمان نہیں ہے، تو تم میری دینی بہن ہو، تو تم حکمران کے سامنے میری بات کو غلط قرار نہ دینا (اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابٌ فِی الظِّهَارِ

باب: ظہار کا بیان

2213 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، الْمَعْنَی، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، - قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: ابْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ عَیَّاشٍ - عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ: ابْنُ الْعَلَاءِ الْبَیَاضِیُّ قَالَ: كُنْتُ امْرَأً اُصِیبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا یُصِیبُ غَیْرِی، فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ اَنْ اُصِیبَ مِنَ امْرَاَتِی شَیْئًا یُتَابَعُ بِی حَتّٰی اُصْبِحَ، فَظَاهَرْتُ مِنْهَا حَتّٰی یَنْسَلِخَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَبَیْنَا هِیَ تَخْدُمُنِی ذَاتَ لَیْلَةٍ، اِذْ تَكَشَّفَ لِی مِنْهَا شَیْءٌ، فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ نَزَوْتُ عَلَیْهَا، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ خَرَجْتُ اِلٰی قَوْمِی فَاَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ، وَقُلْتُ امْشُوا مَعِی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ، فَانْطَلَقْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَنْتَ بِذَاكَ یَا سَلَمَةُ؟، قُلْتُ: اَنَا بِذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَیْنِ وَاَنَا صَابِرٌ لِاَمْرِ اللّٰهِ، فَاحْكُمْ فِیَّ مَا اَرَاكَ اللّٰهُ، قَالَ: حَرِّرْ رَقَبَةً، قُلْتُ: وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَمْلِكُ رَقَبَةً غَیْرَهَا، وَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِی، قَالَ: فَصُمْ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ، قَالَ: وَهَلْ اَصَبْتُ الَّذِی اَصَبْتُ اِلَّا مِنَ الصِّیَامِ، قَالَ: فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَیْنَ سِتِّینَ مِسْكِینًا، قُلْتُ: وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا وَحْشَیْنِ مَا لَنَا طَعَامٌ، قَالَ: فَانْطَلِقْ اِلٰی صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِی زُرَیْقٍ فَلْیَدْفَعْهَا اِلَیْكَ، فَاَطْعِمْ سِتِّینَ مِسْكِینًا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ اَنْتَ وَعِیَالُكَ بَقِیَّتَهَا، فَرَجَعْتُ اِلٰی قَوْمِی، فَقُلْتُ: وَجَدْتُّ عِنْدَكُمُ الضِّیقَ، وَسُوءَ الرَّاْیِ، وَوَجَدْتُّ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ، وَحُسْنَ الرَّاْیِ، وَقَدْ اَمَرَنِی اَوْ اَمَرَ لِی بِصَدَقَتِكُمْ، زَادَ ابْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ ابْنُ اِدْرِیسَ: بَیَاضَةُ بَطْنٌ مِنْ بَنِی زُرَیْقٍ

❁❁ حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی بیوی کے ساتھ اتنی صحبت کرتا تھا کہ کوئی دوسرا نہیں کرتا ہوگا، جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھے یہ اندیشہ ہوا، کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت شروع کروں گا، تو صبح صادق (کے بعد تک بھی) کرتا رہوں گا، (اور میرا روزہ نہیں ہوگا) تو میں نے رمضان گزر جانے تک، اس سے ظہار کر لیا۔ ایک مرتبہ رات کے وقت وہ میری خدمت کر رہی تھی، کہ اس کے جسم کا کچھ حصہ میرے سامنے بے پردہ ہوا، مجھ سے ضبط نہیں ہوا، اور میں نے اس کے ساتھ صحبت شروع کر دی، اگلے دن میں اپنی قوم کے افراد کے پاس گیا اور انہیں اس واقعہ کے بارے میں بتایا، میں نے کہا: تم لوگ میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو، تو انہوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! (ہم نہیں جائیں گے) تو میں (اکیلا ہی) نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمہ! یہ تم نے کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میں نے ہی کیا ہے، یہ مکالمہ دو مرتبہ ہوا، اب میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر سے کام لوں گا، آپ ﷺ میرے بارے میں وہ فیصلہ دیدیں، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سمجھایا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

تم ایک گردن آزاد کرو، میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ معبوث کیا، میں اس کے علاوہ اور کسی گردن کا مالک نہیں ہوں، میں نے اپنی گردن کے ایک طرف ہاتھ مار کر یہ بات کہی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو، میں نے عرض کی: مجھ سے یہ غلطی روزوں کی وجہ سے ہی تو سرزد ہوئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کھجوروں کا اک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ، تو انہوں نے (یعنی میں نے) کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، ہم نے گزشتہ رات بھوکے رہ کر گزاری ہے، ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بنوزریق سے زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کے پاس جاؤ، وہ تمہیں (کھجوریں دیدے گا) ان میں سے ایک وسق کھجوریں تم ساٹھ مسکینوں کو کھلا دینا اور باقی تم اور تمہارے اہل خانہ کھالیں، (راوی کہتے ہیں) میں اپنی قوم کی طرف واپس آیا، میں نے کہا: میں نے تمہارے پاس تنگی اور خراب رائے پائی اور نبی اکرم ﷺ کے پاس وسعت اور اچھی رائے پائی، نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) مجھے تمہاری زکوٰۃ (وصول کرنے) کا حکم دیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: بیاضہ، بنوزریق کی ایک شاخ ہے۔

2214 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ: ظَاهَرَ مِنِّي زَوْجِي أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْكُو إِلَيْهِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَادِلُنِي فِيهِ، وَيَقُولُ: اتَّقِي اللّٰهَ فَإِنَّهُ ابْنُ عَمِّكِ، فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: (قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا) (المجادلة: 1)، إِلَى الْفَرْضِ، فَقَالَ: يُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَتْ: لَا يَجِدُ، قَالَ: فَيَصُومُ شَهْرَيْنِ أُمْتَتَابِعَيْنِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ، قَالَ: فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَتْ: مَا عِنْدَهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ، قَالَتْ: فَأُتِيَ سَاعَتَئِذٍ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَإِنِّي أُعِينُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ، قَالَ: قَدْ أَحْسَنْتِ، اذْهَبِي فَأَطْعِمِي بِهَا عَنْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا، وَارْجِعِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ، قَالَ: وَالْعَرَقُ: سِتُّونَ صَاعًا،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فِي هٰذَا إِنَّهَا كَفَّرَتْ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْتَأْمِرَهُ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذَا أَخُو عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ،

❀❀ سیدہ خویلہ بنت مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ ظہار کرلیا، میں شکایت کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ بحث کرنے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے ڈرو، وہ تمہارا چچازاد ہے''، میں ابھی وہیں تھی، کہ قرآن (کی یہ آیات) نازل ہوئیں۔

''اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی، جو اپنے شوہر کے بارے میں تمہارے ساتھ بحث کر رہی ہے''۔ یہ کفارہ کے بیان تک ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ غلام آزاد کرے، اس عورت نے عرض کی: ان کے پاس نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے، اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں، وہ روزے نہیں رکھ پائیں گے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، اس عورت نے عرض کی: ان کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے، جسے وہ صدقہ کر سکیں، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: اسی وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ٹوکرا لایا گیا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک اور ٹوکرے کے ذریعے ان کی مدد کر دوں گی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تم نے اچھا کیا، تم جاؤ اور اس کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، اور اپنے چچازاد کی طرف واپس چلی جاؤ''۔

راوی کہتے ہیں: ایک عرق (ٹوکرا) ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں ہے، اس خاتون نے، اپنے شوہر سے مشورہ کیے بغیر، اس کی طرف سے کفارہ ادا کر دیا تھا، (اس کے شوہر) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔

2215 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرَقُ مِكْتَلٌ يَسَعُ ثَلَاثِينَ صَاعًا،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

عرق ماپنے کا ایک برتن ہے، جس میں تیس صاع آ جاتے ہیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ قول، یحییٰ بن آدم کے قول سے زیادہ درست ہے۔

2216 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: يَعْنِي بِالْعَرَقِ: زِنْبِيلًا يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا

❁❁ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: عرق، ایک زنبیل ہے، جس میں پندرہ صاع کھجوریں آتی ہیں۔

2217 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، بِهٰذَا الْخَبَرِ، قَالَ: فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٰذَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَمِنْ أَهْلِي؟، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُكَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں، وہ آپ ﷺ نے اسے دیدیں، وہ تقریباً پندرہ صاع تھیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں صدقہ کر دو، ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنے اور اپنے اہل خانہ سے زیادہ محتاج کو صدقہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں تم اور تمہارے

Marfat.com

اہل خانہ کھالیں۔

2218 - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَرَاْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ وَزِيْرٍ الْمِصْرِيِّ، قُلْتُ لَهٗ: حَدَّثَكُمْ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ اَوْسٍ، اَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ اَوْسًا، وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَدِيْمُ الْمَوْتِ، وَالْحَدِيْثُ مُرْسَلٌ، وَاِنَّمَا رَوَوْهُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ اَوْسًا

❁❁ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''جو'' کے پندرہ صاع، ساٹھ مسکینوں کو کھلانے کے لیے دیے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطاء نے حضرت اوس رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا، کیونکہ حضرت اوس رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں شرکت کی ہے اور ان کا انتقال بہت پہلے ہو گیا تھا۔ اس لیے یہ روایت ''مرسل'' ہے، محدثین نے یہ روایت امام اوزاعی، سے عطاء کے حوالے سے، حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2219 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ جَمِيْلَةَ كَانَتْ تَحْتَ اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ، وَكَانَ رَجُلًا بِهٖ لَمَمٌ، فَكَانَ اِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهٗ ظَاهَرَ مِنَ امْرَاَتِهٖ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ.

❁❁ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: جمیلہ نامی خاتون، حضرت اوس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، وہ ایک ایسے شخص تھے، جن میں جنسی قوت بہت زیادہ تھی، جب ان کی جنسی خواہش زیادہ ہو گئی تو انہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں، ظہار کے کفارے سے متعلق آیات نازل کیں۔

2220 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ

❁❁ یہی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

2221 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنَ امْرَاَتِهٖ، ثُمَّ وَاقَعَهَا قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟، قَالَ: رَاَيْتُ بَيَاضَ سَاقِهَا فِي الْقَمَرِ، قَالَ: فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تُكَفِّرَ عَنْكَ

❁❁ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا، پھر اس نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ صحبت کر لی، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس چیز نے تمہیں اس پر ابھارا؟ اس نے عرض کی: میں نے چاندنی میں اس کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھی، (تو خود پر قابو نہیں رکھ سکا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم کفارہ ادا نہیں کر دیتے اس وقت تک اس عورت سے الگ رہو۔

Marfat.com

2222 - حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنَ امْرَاَتِهِ، فَرَاَى بَرِيْقَ سَاقِهَا فِي الْقَمَرِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُكَفِّرَ.

❀❀ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کرلیا، پھر اس نے چاندنی میں، اپنی بیوی کی پنڈلی کی سفیدی دیکھی، تو اس کے ساتھ صحبت کرلی، پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

2223 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرِ السَّاقَ.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، تاہم اس میں پنڈلی کا ذکر نہیں ہے۔

2224 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، اَنَّ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

2225 - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عِيسٰى يُحَدِّثُ بِهٖ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: عَنْ عِكْرِمَةَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: كَتَبَ اِلَيَّ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حکم بن ابان سے منقول ہے، اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسین بن حریث نے، اپنی سند کے ساتھ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، یہ روایت مجھے تحریر کرکے بھیجی تھی۔

بَابٌ فِي الْخُلْعِ

باب: خلع کا بیان

2226 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَاْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2226- واخرجه ابن ماجه (2055) من طريق محمد بن الفضل، عن حمّاد بن زيد، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (22440)، و"صحيح ابن حبان" (4184). واخرجه الترمذي (1224)

Marfat.com

''جوعورت کسی (معقول) وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے''۔

2227 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ، أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذِهِ؟، فَقَالَتْ: أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ، قَالَ: مَا شَأْنُكِ؟، قَالَتْ: لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا، فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ، وَذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَذْكُرَ، وَقَالَتْ حَبِيبَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ: خُذْ مِنْهَا، فَأَخَذَ مِنْهَا، وَجَلَسَتْ هِيَ فِي أَهْلِهَا

❁❁ عمرہ بنت عبدالرحمان، سیدہ حبیبہ بنت سہل انصاریہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نقل کرتی ہیں، وہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں سیدہ حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا کو اپنے دروازے پر موجود پایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون عورت ہے؟ اس نے عرض کی: میں حبیبہ بنت سہل ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کی: میں اور ثابت بن قیس (یعنی اس کے شوہر) اکٹھے نہیں رہ سکتے، جب حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل، اس نے جو اللہ کو منظور تھا وہ کچھ ذکر کیا ہے، سیدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! انہوں نے مجھے جو بھی دیا وہ سب میرے پاس ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (وہ مال) تم اس سے لے لو، حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے (وہ مال) لے لیا، اور وہ عورت اپنے میکہ چلی گئی۔

2228 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ الْمَدِينِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ، كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَضَرَبَهَا فَكَسَرَ بَعْضَهَا، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الصُّبْحِ، فَاشْتَكَتْهُ إِلَيْهِ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتًا، فَقَالَ: خُذْ بَعْضَ مَالِهَا، وَفَارِقْهَا، فَقَالَ: وَيَصْلُحُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أَصْدَقْتُهَا حَدِيقَتَيْنِ، وَهُمَا بِيَدِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُمَا وَفَارِقْهَا، فَفَعَلَ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حبیبہ بنت سہل، حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ایک مرتبہ ثابت نے انہیں مارا اور ان کا کوئی (عضو) توڑ دیا، وہ عورت صبح کی نماز کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے شوہر کی

2227–اسناده صحيح. القعنبيُّ: هو عبدُ الله بن مسلمة، ومالك: هو ابن انس، ويحيىٰ بن سعيد: هو الانصاري. وهو عند مالك في "الموطا" /2 564 ومن طريقه اخرجه النسائي في "الكبرىٰ" (5627). وهو في "مسند احمد" (27444)، و"صحيح ابن حبان" (4280).

Marfat.com

شکایت آپ ﷺ سے کی، نبی اکرم ﷺ نے ثابت رضی اللہ عنہ کو بلوایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے کچھ مال لے کر اسے علیحدہ کردو، انہیں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ٹھیک ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے عرض کی: میں نے اسے دو باغ دیے تھے، وہ ابھی بھی اس کے پاس ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وہ دونوں لے کر اسے علیحدہ کردو، تو ثابت نے ایسا ہی کیا۔

2229 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے خلع لے لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کی عدت ایک حیض مقرر کی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت امام عبدالرزاق نے، اپنی سند کے ساتھ، عکرمہ سے نقل کی ہے۔

2230 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خلع لینے والی عورت کی عدت ایک حیض ہوگی۔

بَابٌ فِي الْمَمْلُوكَةِ تُعْتَقُ وَهِيَ تَحْتَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ

باب: جب کسی کنیز کو آزاد کردیا جائے، اور وہ اس وقت کسی آزاد یا غلام کی بیوی ہو (تو اسے اختیار ہونے یا نہ ہونے کا حکم؟)

2231 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ

2228–صحيح لغيره، وهذا اسناد حسن من اجل ابر عمرو السَّدُوسى المدينى - وهو سعيد بن سلمة بن ابى الحُسام - ابو عامر عبد الملك: هو العَقَدى، وعمرة: هى بنت عبد الرحمن. واخرجه الطبرى فى "تفسيره" (4808) من طريق ابى عامر العقدى، بهذا الاسناد. واخرجه البيهقى فى "الكبرى" /7 315 من طريق عبد الله بن رجاء، عن سعيد بن سلمة بن ابى الحسام، به

2229–صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف. عمرو بن مسلم - وهو الجَنَدى - ضعيف يُعتبر به. هشام بن يوسف: هو الصنعانى، ومعمر: هو ابن راشد الازدى. واخرجه الترمذى (1222) من طريق على بن بحر، بهذا الاسناد، وقال: هذا حديث حسن غريب. وله شاهد من حديث الرُّبَيِّع بنت معوذ بن عفراء عند ابن ماجه (2058)، والترمذى (1221)، والنسائى فى "الكبرى" (5662). واسناده صحيح.

2231–اسناده صحيح. حمّاد: هو ابن سلمة البصرى، وعكرمة: هو مولى ابن عباس. واخرجه البخارى (5283)، وابن ماجه (2075)، والنسائى فى "الكبرى" (5937) من طريق خالد الحذاء، بهذا الاسناد. واخرجه مختصراً البخارى (5281) من طريق ايوب السختيانى، عن عكرمة، به. وهو فى "مسند احمد" (1844)، و"صحيح ابن حبان" (4270) و (4273)

Marfat.com

مُغِيثًا كَانَ عَبْدًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْفَعْ لِي اِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَرِيْرَةُ اتَّقِي اللّٰهَ، فَاِنَّهُ زَوْجُكِ وَاَبُو وَلَدِكِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْمُرُنِي بِذٰلِكَ، قَالَ: لَا، اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ فَكَانَ دُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلٰى خَدِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ: اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيْرَةَ، وَبُغْضِهَا اِيَّاهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مغیث ایک غلام تھے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ (میری بیوی) سے میری سفارش کریں (کہ وہ مجھ سے علیحدگی اختیار نہ کرے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بریرہ! تم اللہ سے ڈرو، وہ تمہارا شوہر ہے اور تمہارے بچوں کا باپ ہے۔

بریرہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، میں صرف سفارش کر رہا ہوں، مغیث کے آنسوان کے رخساروں پر بہہ رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ حیران نہیں ہوئے، کہ مغیث، بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور وہ اس سے کتنی نفرت کرتی ہے۔

2232 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُسَمّٰى مُغِيثًا فَخَيَّرَهَا - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کے شوہر، سیاہ فام غلام تھے، ان کا نام ''مغیث'' تھا، (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے بریرہ کو اختیار دیا، (اس نے علیحدگی کو اختیار کیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عدت گزارنے کا حکم دیا۔

2233 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، فِي قِصَّةِ بَرِيْرَةَ، قَالَتْ: كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ کے واقعہ میں یہ بات نقل کرتی ہیں: اس کا شوہر غلام تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا، تو اس نے اپنی ذات کو اختیار (کر کے علیحدگی اختیار) کر لی، اگر (اس کا شوہر) آزاد شخص ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

2232-اسناده صحيح. عفان: هو ابن مسلم الصَّفَّار، وهمّام: هو ابن يحيىٰ العَوذى، وقتادة: هو ابن دعامة السدوسى، وعكرمة: هو مولى ابن عباس. واخرجه البخارى (5280) و (5282)، والترمذى (1190) من طريقين عن عكرمة، به. دون ذكر العدة. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح، ولم يذكر البخارى فى روايته التخيير. وهو فى "مسند احمد" (2542) و (3405) بذكر العدة والتخيير.

2233-اسناده صحيح. جرير: هو ابن عبد الحميد الضبى. واخرجه مسلم (1504) (9)، والترمذى (1188)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (4996) و (5615) من طرق عن جرير، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. واخرجه مسلم (1504) (13)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (4998) و (5616) من طريق يزيد بن رومان، عن عروة، به. دون ذكر التخيير. وهو فى "مسند احمد" (25367)، و "صحيح ابن حبان" (4272).

Marfat.com

2234 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ، وَالْوَلِیْدُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ بَرِیْرَةَ خَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے: بریرہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تھا، اس کا شوہر غلام تھا۔

بَابُ مَنْ قَالَ: كَانَ حُرًّا

باب: جو اس بات کے قائل ہیں: وہ (یعنی سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر) آزاد تھا

2235 - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِیْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ زَوْجَ بَرِیْرَةَ كَانَ حُرًّا حِیْنَ اُعْتِقَتْ، وَاَنَّهَا خُیِّرَتْ، فَقَالَتْ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَكُونَ مَعَهُ، وَاَنَّ لِی كَذَا وَكَذَا

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کو جب آزاد کیا گیا، اس وقت اس کا شوہر آزاد تھا، بریرہ کو اختیار دیا گیا، تو اس نے کہا: مجھے اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں ہے، خواہ اس کے عوض میں مجھے اتنا، اتنا (مال) مل جائے۔

بَابُ حَتّٰی مَتٰی یَكُونُ لَهَا الْخِیَارُ؟

باب: (آزاد ہونے والی کنیز کو) کب تک اختیار رہے گا؟

2236 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ یَحْیَی الْحَرَّانِیُّ، حَدَّثَنِی مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ، وَعَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ بَرِیْرَةَ اُعْتِقَتْ وَهِیَ عِنْدَ مُغِیثٍ عَبْدٍ لِاٰلِ اَبِی اَحْمَدَ فَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لَهَا: اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِیَارَ لَكِ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب بریرہ کو آزاد کیا گیا، اس وقت وہ مغیث کی بیوی تھی، جو آل ابواحمد کا غلام تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا: اگر اس نے تم سے قربت کر لی، تو تمہیں اختیار نہیں رہے گا۔

بَابٌ فِی الْمَمْلُوكَیْنِ یُعْتَقَانِ مَعًا هَلْ تُخَیَّرُ امْرَاَتُهُ؟

باب: جب دو مملوک (میاں بیوی) کو ایک ساتھ آزاد کیا جائے تو کیا اس عورت کو اختیار ہوگا؟

2237 - حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ، قَالَ زُهَیْرٌ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیْدِ، حَدَّثَنَا

2234–واخرجه مسلم (1504)، والنسائی (5618) من طریق حسین بن علی وحده، بهذا الاسناد. واخرجه البخاری (2578) و (5097) و (5279)، ومسلم (1504) (10 - 12) و (14)، وابن ماجه (2076)، والنسائی فی "الکبری" (5611) و (5612) و (5619) و (6194) من طرق عن القاسم، به. لم یذکر احد منهم انه کان عبداً سوی ابن ماجه فانه قال: وکان زوجها مملوکاً. وروایة النسائی (5619)

Marfat.com

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ، قَالَ: فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ، قَبْلَ الْمَرْاَةِ، قَالَ نَصْرٌ: اَخْبَرَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے اپنے غلام اور کنیز کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا، جو میاں بیوی تھے، انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی: تم عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرنا۔

نصر کہتے ہیں: ابوعلی حنفی نے عبیداللہ کے حوالے سے مجھے یہ روایت سنائی ہے۔

بَابٌ اِذَا اَسْلَمَ اَحَدُ الزَّوْجَيْنِ

باب: جب میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے؟

2238 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَتُهُ مُسْلِمَةً بَعْدَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِي، فَرُدَّهَا عَلَيَّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص مسلمان ہو کر آیا، پھر اس کے بعد اس کی بیوی بھی مسلمان ہو کر آ گئی، اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس عورت نے میرے ساتھ اسلام قبول کیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس شخص کے ساتھ رہنے دیا۔

2239 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنِي اَبُو اَحْمَدَ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَتْ، فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ كُنْتُ اَسْلَمْتُ، وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِي، فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخِرِ، وَرَدَّهَا اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک عورت نے اسلام قبول کر لیا، پھر اس نے شادی کر لی، پھر اس کا (سابقہ) شوہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: میں بھی اسلام قبول کر چکا ہوں۔ اور اس عورت کو میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس کے دوسرے شوہر سے علیحدہ کروا کر، اس کے پہلے شوہر کی طرف لوٹا دیا۔

2238- واخرجه الترمذی (1176) من طريق وكيع، بهذا الاسناد. وقال: حديث صحيح. وهو فی "مسند احمد" (2059)، و "صحيح ابن حبان" (4159). وصححه ايضاً ابن الجارود (757)، والحاكم /2 200، وسكت عنه الذهبی.

Marfat.com

بَابٌ اِلٰى مَتٰى تُرَدُّ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ اِذَا اَسْلَمَ بَعْدَهَا؟

باب: جب مرد نے عورت کے بعد اسلام قبول کیا ہو، تو کتنے عرصہ تک میں اس کی بیوی واپس کی جاسکتی ہے؟

2240 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، الْمَعْنَى، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ، لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، فِي حَدِيْثِهِ: بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ، وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: بَعْدَ سَنَتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو، (ان کے شوہر) حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف، ان کے پہلے نکاح کی بنیاد پر، واپس کر دیا تھا، آپ نے دوبارہ (نکاح) نہیں کروایا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایسا دو سال گزرنے کے بعد ہوا تھا۔

بَابٌ فِي مَنْ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعٍ اَوْ اُخْتَانِ

جو شخص اسلام قبول کرے اور اس کی چار سے زیادہ بیویاں ہوں، یا اس کی دو بیویاں سگی بہنیں ہوں

2241 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ مُسَدَّدٌ: ابْنِ عُمَيْرَةَ وَقَالَ وَهْبٌ: الْاَسَدِيِّ قَالَ: اَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وحَدَّثَنَا بِهِ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: قَيْسُ بْنُ الْحَارِثِ، مَكَانَ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ: هٰذَا هُوَ الصَّوَابُ يَعْنِي قَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ،

❀❀ حضرت حارث بن قیس اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسلام قبول کیا، تو اس وقت میری آٹھ بیویاں تھیں، میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں سے چار کو اختیار کرلو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک اور سند کے ساتھ راوی کا نام حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ منقول ہے، احمد بن ابراہیم کہتے ہیں: یہی درست ہے۔

2242 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَاضِي الْكُوفَةِ، عَنْ عِيسٰى بْنِ الْمُخْتَارِ،

2241- واخرجه سعيد بن منصور في "سننه" (1863)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" /3 255، والعقيلي في "الضعفاء" /1 299، وابن قانع في "معجم الصحابة" /1 175، والطبراني في "المعجم الكبير" /18 (922)، والدارقطني في "سننه" (3690)

Marfat.com

عَنْ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، عَنْ حُمَیْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ، عَنْ قَیْسِ بْنِ الْحَارِثِ بِمَعْنَاهُ

❁❁ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2243 - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ اَیُّوْبَ، یُحَدِّثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ، عَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجَیْشَانِیِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَیْرُوزَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِیْ اُخْتَانِ؟، قَالَ: طَلِّقْ اَیَّتَهُمَا شِئْتَ

❁❁ ضحاک بن فیروز اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں نے اسلام قبول کیا تو دو بہنیں میری زوجیت میں تھیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو طلاق دیدو۔

بَابٌ اِذَا اَسْلَمَ اَحَدُ الْاَبَوَیْنِ، مَعَ مَنْ یَکُوْنُ الْوَلَدُ؟

باب: جب ماں باپ میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرلے، تو بچہ کسے ملے گا؟

2244 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسَی الرَّازِیُّ، اَخْبَرَنَا عِیْسٰی، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، عَنْ جَدِّیْ رَافِعِ بْنِ سِنَانٍ، اَنَّهُ اَسْلَمَ، وَاَبَتِ امْرَاَتُهُ اَنْ تُسْلِمَ، فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: ابْنَتِیْ وَهِیَ فَطِیْمٌ اَوْ شَبْهُهُ، وَقَالَ رَافِعٌ: ابْنَتِیْ، قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اقْعُدْ نَاحِیَةً، وَقَالَ لَهَا: اقْعُدِیْ نَاحِیَةً، قَالَ: وَاَقْعَدَ الصَّبِیَّةَ بَیْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا، فَمَالَتِ الصَّبِیَّةُ اِلٰی اُمِّهَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اهْدِهَا، فَمَالَتِ الصَّبِیَّةُ اِلٰی اَبِیْهَا، فَاَخَذَهَا

❁❁ حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب انہوں نے اسلام قبول کیا، تو ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: میری بیٹی نے کچھ عرصہ پہلے (ماں کا) دودھ چھوڑا ہے۔ (یعنی وہ بہت چھوٹی ہے، اسے میرے حوالے کیا جائے) نبی اکرم ﷺ نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ایک کونے میں بیٹھ جاؤ اور اس عورت سے کہا: تم دوسرے کونے میں بیٹھ جاؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بچی کو ان دونوں کے درمیان بٹھادیا۔ پھر آپ نے فرمایا: تم دونوں اس بچی کو بلاؤ، وہ بچی اپنی ماں کی طرف مائل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔ ''اے اللہ! اسے ہدایت نصیب کر'' تو بچی اپنی باپ کی طرف مائل ہوگئی اور اس کے باپ نے اسے حاصل کرلیا۔

بَابٌ فِی اللِّعَانِ

باب: لعان کا بیان

2245 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُوَیْمِرَ بْنَ اَشْقَرَ الْعَجْلَانِیَّ جَاءَ اِلٰی عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ، فَقَالَ لَهُ: یَا عَاصِمُ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا، اَیَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ، اَمْ كَیْفَ یَفْعَلُ؟ سَلْ لِیْ یَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ،

Marfat.com

فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهِ، جَائَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ: لَمْ تَاْتِنِىْ بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْاَلَةَ الَّتِى سَاَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِى حَتّٰى اَسْاَلَهُ عَنْهَا، فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَسْطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ، اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِىْ صَاحِبَتِكَ قُرْآنٌ، فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا . قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا عُوَيْمِرٌ ثَلَاثًا، قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ،

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عویمر بن اشقر عجلانی رضی اللہ عنہ، حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے عاصم! آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی دوسرے شخص کو پاتا ہے اور اسے قتل کر دیتا ہے، تو آپ لوگ اسے قتل کر دیں گے، پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ اے عاصم! آپ میرے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کریں، عاصم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سوال پسند نہیں آیا اور آپ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا، یہ بات عاصم کو بہت گراں گزری جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، جب عاصم اپنے گھر واپس آئے، تو عویمر ان کے پاس آئے اور بولے: اے عاصم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا جواب دیا ہے؟

عاصم نے کہا: تم میرے پاس بھلائی لے کر نہیں آئے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں آئی، تو عویمر نے کہا: اللہ کی قسم! میں باز نہیں آؤں گا اور میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کروں گا۔ پھر عویمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اس وقت لوگوں کے درمیان موجود تھے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو پاتا ہے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ پھر تو آپ لوگ اسے قتل کر دیں گے، تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں قرآن (کا حکم) نازل ہو گیا ہے، تم جاؤ اور اس عورت کو لے آؤ۔''

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ان دونوں میاں بیوی نے لعان کیا، میں بھی لوگوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، جب وہ دونوں فارغ ہوئے، تو عویمر نے کہا: یارسول اللہ! اگر میں اب بھی اس عورت کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے، پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم دینے سے پہلے اس عورت کو تین طلاقیں دے دیں۔

ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: تو لعان کرنے والوں کے لیے یہی روایت بن گئی۔

Marfat.com

2246 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ: أَمْسِكِ الْمَرْأَةَ عِنْدَكَ حَتّٰى تَلِدَ،

❁❁ عباس بن سہل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تک یہ عورت بچے کو جنم نہیں دیتی، تم اسے اپنے ہاں رکھو۔

2247 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: حَضَرْتُ لِعَانَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، قَالَ فِيهِ: ثُمَّ خَرَجَتْ حَامِلًا فَكَانَ الْوَلَدُ يُدْعَى إِلٰى أُمِّهِ

❁❁ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان دونوں کے لعان کے وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی، اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ عورت حاملہ تھی، تو اس کے بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا گیا۔

2248 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فِي خَبَرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا، قَالَ: فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ،

❁❁ زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لعان کرنے والوں کا واقعہ نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کا خیال رکھنا اگر اس نے سیاہ آنکھوں اور بھاری سرین والے بچے کو جنم دیا تو میرا خیال ہے، مرد (یعنی عویمر) نے سچ کہا ہے، اور اگر اس نے چھپکلی جیسے سرخ بچے کو جنم دیا تو اس کا مطلب ہے، مرد نے غلط بیانی کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس عورت نے ناپسندیدہ حلیے والے بچے کو جنم دیا۔

2249 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ: فَكَانَ يُدْعَى يَعْنِي الْوَلَدَ لِأُمِّهِ،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: اس بچے کو اس کی ماں کی نسبت سے بلایا جاتا تھا۔

2248- اسناده صحيح. ابراهيم بن سعد: هو ابن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف. واخرجه ابن ماجه (2066) من طريق محمد بن عثمان العثماني، عن ابراهيم بن سعد، بهذا الاسناد. واخرجه البخاري (5309) و (7304) من طريقين عن ابن شهاب، به. وهو في "مسند احمد" (22830).

2250 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْفِهْرِيِّ، وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فِي هٰذَا الْخَبَرِ، قَالَ: فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْفَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَا صُنِعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم سُنَّةً، قَالَ سَهْلٌ: حَضَرْتُ هٰذَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا

❀❀ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس عورت کو تین طلاقیں دیدیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نافذ قرار دیا، تو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موجودگی میں کیا گیا، وہ سنت ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس واقعہ کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا (اگلے الفاظ شاید ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں) اس کے بعد لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ جاری ہو گیا کہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جاتی ہے، اور پھر وہ دونوں کبھی بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

2251 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ مُسَدَّدٌ: قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَلَاعَنَا، وَتَمَّ حَدِيْثُ مُسَدَّدٍ، وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: اِنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا، لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ عَلَيْهَا،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: لَمْ يُتَابِعِ ابْنَ عُيَيْنَةَ اَحَدٌ عَلٰى اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ،

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، میں لعان کرنے والوں کے پاس میں موجود تھا، میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی، جب ان دونوں نے لعان کر لیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی، (مسدد نامی راوی کی روایت مکمل ہو گئی، دوسرے راویوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں میں علیحدگی کروادی، مرد نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں اب بھی اسے اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا، میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔

بعض راویوں نے لفظ ''اس پر'' نقل نہیں کیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کسی راوی نے ابن عیینہ کے ان الفاظ کی متابعت نہیں کی: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) لعان کرنے والوں میں تفریق کروادی۔

2252 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فِي هٰذَا

Marfat.com

الْحَدِيْثِ، وَكَانَتْ حَامِلًا، فَاَنْكَرَ حَمْلَهَا، فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى اِلَيْهَا، ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيْرَاثِ: اَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا

❀❀ زہری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، اس روایت میں یہ نقل کرتے ہیں: وہ عورت حاملہ تھی، مرد نے اس کے حمل کا انکار کیا، تو اس عورت کے بچے کی نسبت اس عورت کی طرف کی جاتی، اور پھر میراث کے بارے میں بھی یہی رواج ہوا، وہ بچہ اس عورت کا وارث بنتا تھا اور وہ عورت اس بچے کی وارث بنتی تھی، جو بھی حصہ اللہ تعالیٰ نے (ماں کے طور پر) اس کے لیے مقرر کیا تھا۔

2253 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّا لَلَيْلَةُ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهٖ جَلَدْتُّمُوْهُ، اَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوْهُ؟ فَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ، وَاللّٰهِ لَاَسْاَلَنَّ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهٖ جَلَدْتُّمُوْهُ، اَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ؟، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ، وَجَعَلَ يَدْعُو، فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ، فَابْتُلِيَ بِهٖ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَجَاءَ هُوَ وَامْرَاَتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا: فَشَهِدَ الرَّجُلُ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ، ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ، قَالَ: فَذَهَبَتْ لِتَلْتَعِنَ، فَقَالَ لَهَا: اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ، فَاَبَتْ، فَفَعَلَتْ، فَلَمَّا اَدْبَرَا، قَالَ: لَعَلَّهَا اَنْ تَجِيءَ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک جمعہ کی رات ہم لوگ مسجد میں موجود تھے، اسی دوران ایک انصاری مسجد میں داخل ہوا، وہ بولا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو پاتا ہے تو اگر وہ اس بارے میں بات کرتا ہے تو آپ لوگ اسے (حد قذف میں) کوڑے ماریں گے، اگر وہ قتل کر دیتا ہے تو آپ لوگ (بدلے میں) اسے قتل کر دیں گے، اگر وہ خاموش رہتا ہے تو ایسی بات پر خاموش رہے گا، جس پر غصہ کیا جانا چاہیے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! (یہ معاملہ) واضح کر دے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دعا کرتے رہے، یہاں تک کہ لعان کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی:

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں اور ان کے پاس گواہ نہ ہوں'' یہ مکمل آیت ہے۔

تو لوگوں کے درمیان وہی شخص اس صورتحال میں مبتلا ہوگیا، وہ اور اس کی بیوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں نے لعان کیا، مرد نے اللہ تعالیٰ کے نام پر، چار مرتبہ اس بات کی گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ جھوٹا ہو، تو اس پر لعنت ہو، وہ عورت لعان کرنے لگی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ٹھہر جاؤ! مگر اس نے یہ بات نہیں مانی اور (لعان) کر

Marfat.com

لیا، جب وہ دونوں واپس چلے گئے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید یہ سیاہ رنگت اور گھنگریالے بالوں والے بچے کو جنم دے گی، تو اس عورت نے سیاہ رنگت اور گھنگریالے بالوں والے بچے کو جنم دیا۔

2254 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنِیْ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ . قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذَا رَاَى اَحَدُنَا رَجُلًا عَلٰى امْرَاَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْبَيِّنَةُ وَاِلَّا فَحَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ . فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا، اِنِّیْ لَصَادِقٌ، وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ فِیْ اَمْرِیْ مَا يُبْرِءُ بِهِ ظَهْرِیْ مِنَ الْحَدِّ. فَنَزَلَتْ: (وَالَّذِينَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ) (النور: 6)، فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ (مِنَ الصَّادِقِينَ) (النور: 9) فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا، فَجَائَا، فَقَامَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ، فَشَهِدَ، وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ؟، ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، وَقَالُوا لَهَا: اِنَّهَا مُوجِبَةٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا سَتَرْجِعُ، فَقَالَتْ: لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْيَوْمِ، فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْصِرُوهَا، فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ، سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، لَكَانَ لِیْ وَلَهَا شَاْنٌ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ حَدِيْثُ ابْنِ بَشَّارٍ حَدِيْثُ هِلَالٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر الزام لگایا کہ اس کے شریک بن سحماء کے ساتھ (ناجائز تعلقات) ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا تو تم گواہ پیش کرو، ورنہ تم پر حد قذف جاری ہوگی، ہلال نے عرض کی: جب کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی کے اوپر موجود دیکھے، تو کیا وہ گواہ تلاش کرے گا؟ لیکن نبی اکرم ﷺ نے یہی فرمایا: تم گواہ پیش کرو، ورنہ تم پر حد قذف جاری ہوگی، ہلال نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو نبی بنا کر، حق کے ہمراہ معبوث کیا ہے، میں سچ کہہ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے معاملے کے بارے میں ضرور کوئی حکم نازل کرے گا، جو میری پشت سے حد کو دور کر دے گا، تو یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں اور ان کے پاس گواہ کے طور پر صرف ان کی اپنی ذات ہوتی ہے'' نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کو الصادقین (لفظ) تک پڑھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلوالیا، جب وہ دونوں آ گئے، تو ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے، انہوں نے شہادت (یعنی گواہی) کے کلمات بولے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے، تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرے گا؟

Marfat.com

پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اس نے شہادت کے کلمات کہے، جب پانچویں مرتبہ وہ یہ کہنے لگی:

''اس (عورت) پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو، اگر وہ مرد سچا ہو''۔

تو لوگوں نے اس عورت سے کہا: یہ چیز لازم کر دے گی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ ذرا سا ہچکچائی، اس نے سر جھکایا، یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ رجوع کر لے گی، لیکن پھر وہ بولی: میں اپنی قوم کو کبھی رسوا نہیں کروں گی، اور اس نے (پانچواں مخصوص کلمہ بھی کہہ دیا) اور چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا خیال رکھنا، اگر اس نے سرمگیں آنکھوں، بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔

تو اس عورت نے اسی شکل وصورت کے بچے کو جنم دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم نہ آ چکا ہوتا، تو میرا اس کے ساتھ سلوک مختلف ہوتا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہلال کے واقعہ والی یہ روایت، جو محمد بن بشار نے نقل کی ہے، یہ ان روایات میں سے ایک ہے، جنہیں نقل کرنے میں اہل مدینہ منفرد ہیں۔

2255 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشُّعَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، اَنْ يَتَلَاعَنَا اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ، يَقُوْلُ: اِنَّهَا مُوجِبَةٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لعان کرنے والوں کو (لعان کرنے کا) حکم دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ ہدایت کی، کہ پانچویں مرتبہ میں وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دے، یہ کہتے ہوئے: یہ واجب کر دے گی۔

2256 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ، الَّذِينَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ مِنْ اَرْضِهِ عَشِيًّا فَوَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهِ رَجُلًا، فَرَاٰى بِعَيْنِهِ وَسَمِعَ بِاُذُنِهِ، فَلَمْ يَهِجْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ، ثُمَّ غَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي جِئْتُ اَهْلِي عِشَاءً، فَوَجَدْتُ عِنْدَهُمْ رَجُلًا، فَرَاَيْتُ بِعَيْنَيَّ، وَسَمِعْتُ بِاُذُنَيَّ، فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِهِ، وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ﴾ (النور: 6) الْاٰيَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَبْشِرْ يَا هِلَالُ، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا، قَالَ هِلَالٌ: قَدْ كُنْتُ اَرْجُو ذٰلِكَ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْسِلُوا اِلَيْهَا، فَجَاءَتْ، فَتَلَاهَا عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَّرَهُمَا وَاَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا، فَقَالَ هِلَالٌ: وَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَقْتُ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: قَدْ كَذَبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاعِنُوا بَيْنَهُمَا، فَقِيلَ لِهِلَالٍ: اشْهَدْ، فَشَهِدَ اَرْبَعَ

Marfat.com

شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهٗ يَا هِلَالُ: اتَّقِ اللّٰهَ، فَاِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ، وَاِنَّ هٰذِهِ الْمُوجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُعَذِّبُنِي اللّٰهُ عَلَيْهَا كَمَا لَمْ يُجَلِّدْنِي عَلَيْهَا، فَشَهِدَ الْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: اشْهَدِي، فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ، اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهَا: اتَّقِي اللّٰهَ، فَاِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ، وَاِنَّ هٰذِهِ الْمُوجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكِ الْعَذَابَ، فَتَلَكَّاَتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا اَفْضَحُ قَوْمِي، فَشَهِدَتِ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَقَضٰى اَنْ لَا يُدْعٰى وَلَدُهَا لِاَبٍ، وَلَا تُرْمٰى، وَلَا يُرْمٰى وَلَدُهَا، وَمَنْ رَمَاهَا اَوْ رَمٰى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ، وَقَضٰى اَنْ لَا بَيْتَ لَهَا عَلَيْهِ، وَلَا قُوتَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمَا يَتَفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ، وَلَا مُتَوَفًّى عَنْهَا، وَقَالَ: اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُصَيْهِبَ اُرَيْصِحَ اُثَيْبِجَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالٍ، وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ فَهُوَ لِلَّذِي رُمِيَتْ بِهٖ، فَجَاءَتْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْاَيْمَانُ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَاْنٌ، قَالَ عِكْرِمَةُ: فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمِيرًا عَلٰى مُضَرَ وَمَا يُدْعٰى لِاَبٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہلال بن امیہ، جوان تین افراد میں سے ایک ہیں، (غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے پر) اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی تھی۔ وہ اپنی زمین سے عشاء کے وقت اپنے گھر آئے، تو انہوں نے اپنی بیوی کے پاس ایک شخص کو پایا، انہوں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا، لیکن صبح تک اس کے خلاف کچھ نہیں کیا، اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں عشاء کے وقت اپنے گھر آیا تو بیوی کے ساتھ ایک اجنبی شخص کو پایا، میں نے سب اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانون سے سنا، انہوں نے جو اطلاع دی وہ نبی اکرم ﷺ کو بری لگی اور آپ ﷺ کو گراں گزری، تو یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو اپنی بیولوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ کے طور پر صرف ان کی اپنی ذات ہوتی ہے، تو ان میں سے ایک کی گواہی'' یہ دونوں آیات (نازل ہوئیں)

جب نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ہلال! تم خوشخبری قبول کرو، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے کشادگی اور نکلنے کا راستہ بنادیا ہے، ہلال نے عرض کی: مجھے اپنے پروردگار سے یہی امید تھی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو بلواؤ، وہ عورت آئی، تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے سامنے (آیات کی) تلاوت کی، ان دونوں کو وعظ ونصیحت کی اور انہیں یہ بتایا: آخرت کا عذاب، دنیا کے عذاب سے زیادہ سخت ہے، ہلال نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے، اس عورت نے کہا: اس نے غلط بیانی کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ان دونوں کے درمیان لعان کروادو، ہلال سے کہا گیا: تم گواہی دو، تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا کر چار مرتبہ یہ گواہی دی کہ وہ سچے ہیں اور جب پانچویں مرتبہ

(کا وقت) آیا، تو ان سے کہا گیا:

اے ہلال! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کیونکہ دنیاوی سزا آخرت کے عذاب سے ہلکی ہے، اور یہ واجب کرنے والی وہ چیز ہے جو (غلط بیانی کی صورت میں) تم پر عذاب کو واجب کر دے گی، تو ہلال نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس عورت کی وجہ سے مجھے عذاب نہیں دے گا، جس طرح اس نے اس کی وجہ سے مجھے کوڑے نہیں لگنے دیے، پھر انہوں نے پانچویں مرتبہ گواہی دی، اگر وہ جھوٹے ہوں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

پھر اس عورت سے کہا گیا: تم گواہی دو، تو اس نے اللہ کی قسم اٹھا کر چار مرتبہ یہ گواہی دی کہ وہ مرد جھوٹا ہے، جب پانچویں مرتبہ (کا وقت آیا) تو اس سے کہا گیا: تم اللہ سے ڈرو، کیونکہ دنیاوی سزا آخرت کے عذاب سے ہلکی ہے، اور یہ واجب کرنے والی وہ چیز ہے جو تم پر عذاب کو واجب کر دے گی، وہ عورت ایک لمحے کے لیے ہچکچائی، پھر وہ بولی: اللہ کی قسم! میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی، تو پانچویں مرتبہ اس نے یہ گواہی دی، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو، اگر وہ مرد سچا ہو۔

نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی، آپ نے یہ فیصلہ دیا، اس عورت کے بچے کو اس کے باپ کی نسبت سے نہ بلایا جائے، اس عورت اور اس کے بچے پر (زنا یا ولد الزنا ہونے) کا الزام نہ لگایا جائے، جو شخص اس عورت یا اس کے بچے پر الزام لگائے گا اس پر حد جاری ہوگی، نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فیصلہ دیا: اس عورت کو رہائش یا خرچ کی فراہمی مرد کے ذمہ نہیں ہوگی، کیونکہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی طلاق، یا عورت کے بیوہ ہوئے بغیر ہوئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اگر اس عورت نے، معمولی سے سرخ بالوں، ہلکے سرین، ابھری ہوئی کمر اور پتلی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا، تو وہ ہلال کا ہوگا اور اگر وہ گندمی رنگت، گھنگریالے بال، چوڑے اور بڑے اعضاء، موٹی پنڈلی اور بھاری سرین والا ہوا، تو وہ اس کا بچہ ہوگا، جس پر (اس عورت سے ناجائز تعلق کا) الزام ہے''۔

تو اس عورت نے گندمی رنگت، گھنگریالے بالوں، چوڑے اور بڑے اعضاء، موٹی پنڈلیوں اور بھاری سرین والے بچے کو جنم دیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر قسمیں اٹھا کر (قرآن کے حکم پر عمل) نہ کیا جا چکا ہوتا، تو میں اس عورت کے ساتھ اور طرح کا سلوک کرتا۔

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: وہ بچہ بعد میں مصر کا سردار بنا تھا، لیکن اس کو اس کے باپ کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا تھا۔

2257 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو، سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ، اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَالِي؟ قَالَ: لَا مَالَ لَكَ، اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ اَبْعَدُ لَكَ

2257- اسناده صحيح. واخرجه البخاری (5312) و (5350)، ومسلم (1493)، والنسائی فی "الكبرى" (5640) من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (4587)، و"صحيح ابن حبان" (4287)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ کے ذمہ ہے، تم دونوں میں سے کوئی ایک سچا ہے، (اے مرد) تمہارا اس (عورت) پر کوئی حق نہیں، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے مال (کا کیا ہوگا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کوئی مال نہیں ملے گا، اگر تم نے اس عورت کے بارے میں سچ بیان کیا ہے، تو یہ مال اس کا بدل ہوگا جو تم نے اس عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے، تو پھر وہ تم سے اور زیادہ دور ہو جائے گا۔

2258 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهُ، قَالَ: فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟، يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

❀❀ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ایک شخص اپنی بیوی پر زنا کرنے کا الزام لگاتا ہے، تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعجلان سے تعلق رکھنے والے میاں بیوی میں علیحدگی کروادی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے، تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دُہرائی، ان دونوں نے انکار کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان علیحدگی کروادی۔

2259 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مَالِكٌ قَوْلُهُ: وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ، وَقَالَ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فِيْ حَدِيْثِ اللِّعَانِ وَاَنْكَرَ حَمْلَهَا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى اِلَيْهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا، اور اس کے بچے کے (اپنی اولاد ہونے) کی نفی کر دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی، آپ نے بچے کو عورت سے منسوب کر دیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ الفاظ نقل کرنے میں منفرد ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو عورت سے منسوب کر دیا۔

2258–اسناده صحيح. اسماعيل: هو ابن ابراهيم، المعروف بابن علية، وايوب: هو ابنُ ابى تَمِيمةَ السَّخْتِيانى. واخرجه البخارى (5311) و (5312) و (5349) ومسلم (1493)، والنسائى فى "الكبرى" (5639) من طريق ايوب السختيانى، به. واخرجه مختصراً مسلم (1493)، والنسائى (5638) من طريق عَزْرة بن عبدالرحمن، عن سعيد بن جبير، به. وهو فى "مسند احمد" (4477).

2259–اسناده صحيح. القعنبىُّ: هو عبد الله بن مسلمة. وهو عند مالك فى "الموطا" /2 567، ومن طريقه اخرجه البخارى (5315) و (6748)، ومسلم (1494)، وابن ماجه (2069)، والترمذى (1242)، والنسائى فى "الكبرى" (5641)

Marfat.com

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، لعان کے بارے میں جو حدیث نقل کی ہے، اس میں یہ مذکور ہے: اس نے اس عورت کے حمل کا انکار کیا، تو اس عورت کے بچے کو اس عورت کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

بَابٌ اِذَا شَكَّ فِي الْوَلَدِ

باب: جب مرد، بچے کے بارے میں شک کرے (تو اس کا حکم؟)

2260 - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَلَفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ، فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِي جَاءَتْ بِوَلَدٍ اَسْوَدَ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا اَلْوَانُهَا؟، قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: فَهَلْ فِيهَا مِنْ اَوْرَقَ؟، قَالَ: اِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: فَاَنَّى تُرَاهُ؟، قَالَ: عَسٰى اَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: وَهٰذَا عَسٰى اَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ،

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا: میری بیوی نے سیاہ فام بچے کو جنم دیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: سرخ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ اس نے عرض کی: ان میں سے ایک خاکستری ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خیال میں وہ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہوگا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (تمہارے بچے) کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔

2261 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ، وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِاَنْ يَنْفِيَهُ،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ اشارے کنایے میں (اس بچے کے اپنی اولاد ہونے) کی نفی کر رہا تھا۔

2262 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّي اُنْكِرُهُ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا: میری بیوی نے ایک کالے رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے، اور میں اس کا انکار کرتا ہوں (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

2260- اسناده صحيح . ابن ابى خلف : هو محمد بن احمد القطيعى، وسفيان : هو ابن عيينة، والزهرى : هو محمد بن مسلم ابن شهاب، وسعيد : هو ابن المسيب . واخرجه البخارى (5305) و (6847)، ومسلم (1500)، وابن ماجه (2002)، والترمذى (2261)، والنسائى فى "الكبرى" (5642) و (5644) من طرق عن ابن شهاب، بهذا الاسناد . وهو فى "مسند احمد " (7264)، و"صحيح ابن حبان" (4106) و (4107).

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الِانْتِفَاءِ

باب: (بچے کے اپنی اولاد ہونے کی) نفی کرنے کی شدید مذمت

2263 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ، وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ، وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب لعان کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوئی، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو عورت کسی قوم میں اس (بچے) کو داخل کرے، جو ان کا حصہ نہ ہو، تو اس کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حیثیت نہیں اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا، اور جو شخص جانتے بوجھتے ہوئے (غلط طور پر) اپنے بچے کا انکار کرے گا، تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس سے حجاب فرمالے گا اور اسے تمام پہلے والوں اور بعد والوں کے سامنے رُسوا کرے گا''۔

بَابٌ فِي ادِّعَاءِ وَلَدِ الزِّنَا

باب: ولدالزنا بچے (کے بارے میں، اپنی اولاد ہونے) کا دعویٰ کرنا

2264 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ سَلْمٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِي الذَّيَّالِ، حَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِنَا، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مُسَاعَاةَ فِي الْاِسْلَامِ، مَنْ سَاعَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِهِ، وَمَنِ ادَّعَى وَلَدًا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَا يَرِثُ، وَلَا يُورَثُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اسلام میں زنا کی کوئی گنجائش نہیں، جس نے زمانہ جاہلیت میں زنا کیا تھا، تو وہ بچہ اپنے عصبہ سے منسوب ہوگا، اور جو شخص نکاح صحیح کے بغیر (پیدا ہونے والے بچے کے اپنی اولاد ہونے) کا دعویٰ کرے تو نہ وہ وارث بنے گا اور نہ اس کا وارث بنا جائے گا۔ (یعنی وہ باپ بیٹا ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے)

2265 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَهُوَ اَشْبَعُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

2265–اسناده حسن. محمد بن راشد: وهو المكحولي الخزاعي، وسليمان بن موسى: هو الاشدق. واخرجه مختصراً ابن ماجه (2745) من طريق المثنى بن الصباح، والترمذي (2246) من طريق ابن لهيعة، كلاهما عن عمرو بن شعيب، به. وقال الترمذي: والعمل على هذا عند اهل العلم: ان ولد الزنى لا يرث من ابيه. وهو في "مسند احمد" (6699) و (7042).

Marfat.com

قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِى يُدْعَى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ، فَقَضٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا، فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ، وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ، وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ، وَلَا يَلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِى يُدْعَى لَهُ اَنْكَرَهُ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا، اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا، فَاِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهٖ وَلَا يَرِثُ، وَاِنْ كَانَ الَّذِى يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ، كَانَ اَوْ اَمَةٍ،

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا: جس بچے کے بارے میں، اس کے باپ کے انتقال کے بعد دعویٰ کیا جائے، جبکہ باپ اپنی زندگی میں اس کا دعویدار رہا ہو، اور اس کے بعد اس کے ورثاء نے بھی اس بچے کا دعویٰ کیا ہو، تو اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے:

ہر وہ بچہ جو کسی کنیز کی اولاد ہو، اور جس دن مرد نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کی تھی، اس دن وہ اس کنیز کا مالک ہو، تو وہ بچہ اس سے لاحق ہوگا، جس سے لاحق ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے، اس سے پہلے جو میراث تقسیم ہو چکی ہو، اُس میں بچے کا حصہ نہیں ہوگا، اور جو میراث تقسیم نہ ہوئی ہو، اس میں سے اسے حصہ ملے گا۔

اس بچے کے جس باپ کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے، اگر وہ اس کا انکار کرتا ہو، تو بچے کو اس سے لاحق نہیں کیا جائے گا۔

اگر وہ بچہ کسی ایسی کنیز کی اولاد ہو، جس کا وہ مرد مالک نہیں تھا، یا کسی ایسی آزاد عورت کی اولاد ہو، جس کے ساتھ اس مرد نے زنا کیا تھا، تو وہ بچہ اس مرد سے لاحق نہیں ہوگا، اور نہ ہی وارث بنے گا۔

اور اگر وہ مرد، جس کے لیے دعویٰ کیا گیا، خود بھی اس بچے کا دعویٰ کرتا ہو، تو وہ ولد الزنا شمار ہوگا، خواہ وہ آزاد عورت سے ہو، یا کنیز سے ہو۔

2266 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ، زَادَ، وَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِاَهْلِ اُمِّهٖ مَنْ كَانُوا حُرَّةً اَوْ اَمَةً، وَذٰلِكَ فِيمَا اسْتُلْحِقَ فِىْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، فَمَا اقْتُسِمَ مِنْ مَالٍ قَبْلَ الْاِسْلَامِ فَقَدْ مَضٰى

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ ولد الزنا ہوگا، اور اپنی ماں کے رشتہ داروں سے منسوب ہوگا، خواہ (وہ ماں) آزاد عورت ہو یا کنیز ہو، یہ وہ فیصلے ہیں، جو اسلام کے ابتدائی دور کے مقدمات کے بارے میں تھے، لیکن اسلام سے پہلے جو جیسے تھا، ویسے ہی برقرار رہا۔

بَابٌ فِى الْقَافَةِ

باب: قیافہ شناسی (کا حکم)

2267 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، الْمَعْنٰى، وَابْنُ السَّرْحِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِىِّ،

Marfat.com

عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، - قَالَ مُسَدَّدٌ: وَابْنُ السَّرْحِ - يَوْمًا مَسْرُوْرًا، - وَقَالَ عُثْمَانُ: - تُعْرَفُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: اَيْ عَائِشَةُ، اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ رَاَى زَيْدًا، وَاُسَامَةَ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا بِقَطِيفَةٍ، وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: كَانَ اُسَامَةُ اَسْوَدَ، وَكَانَ زَيْدٌ اَبْيَضَ،

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں خوش تشریف لائے، (ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) آپ کے چہرے کی چمک (سے خوشی کی کیفیت) پتہ چل رہی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم نے دیکھا، مجز زمدلجی نے زید اور اسامہ کو دیکھا، ان دونوں کے سر چادر سے ڈھانپے ہوئے تھے اور پاؤں باہر تھے، اس نے کہا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا رنگ کالا تھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ گورے تھے۔

2268 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ. قَالَ: قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَاَسَارِيْرُ وَجْهِهِ لَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اَسَارِيْرُ وَجْهِهِ هُوَ تَدْلِيسٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ اِنَّمَا سَمِعَ الْاَسَارِيْرَ مِنْ غَيْرِهِ، قَالَ: وَالْاَسَارِيْرُ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ، وَغَيْرِهِ ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ، يَقُوْلُ: كَانَ اُسَامَةُ اَسْوَدَ شَدِيدَ السَّوَادِ مِثْلَ الْقَارِ، وَكَانَ زَيْدٌ اَبْيَضَ مِثْلَ الْقُطْنِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: اس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں خوشی کے عالم میں تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک دمک رہا تھا''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کالے تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ گورے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسارير وجهه کے الفاظ، ابن عیینہ نے یاد نہیں رکھے۔

2267–اسناده صحيح . مسدّدٌ : هو ابن مسرهد الاسدى، وابن السرح : هو احمد ابن عمرو الاموى، وسفيان : هو ابن عيينة، والزهرى : هو محمد بن مسلم ابن شهاب، وعروة : هو ابن الزبير . واخرجه البخارى (6771)، ومسلم (1459)، وابن ماجه (2349)، والترمذى (2263)، والنسائى فى "الكبرى" (5658) و (5992) من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الاسناد . واخرجه مختصراً البخارى (3731)، ومسلم (1459) من طريق ابراهيم بن سعد، والبخارى (3555) من طريق ابن جريج، كلاهما عن الزهرى، به. وهو فى "مسند احمد" (24099)، و"صحيح ابن حبان" (7057).

2268–اسناده صحيح. قتيبة: هو ابن سعيد الثقفى، والليث: هو ابن سعد. واخرجه البخارى (6770)، ومسلم (1459)، والترمذى (2262)، والنسائى فى "الكبرى" (5657) من طريق الليث بن سعد، بهذا الاسناد . وهو فى "مسند احمد" (24526)، و"صحيح ابن حبان" (4102).

Marfat.com

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اساریر وجھہ کے الفاظ ابن عیینہ کی تدلیس ہے، انہوں نے یہ الفاظ زہری سے نہیں سنے، لفظ "اساریر" لیث اور دیگر حضرات کی نقل کردہ روایت میں ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے احمد بن صالح کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تارکول کی طرح انتہائی کالے تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ روئی کی طرح انتہائی گورے چٹے تھے۔

بَابُ مَنْ قَالَ بِالْقُرْعَةِ اِذَا تَنَازَعُوا فِي الْوَلَدِ

باب: جو اس بات کا قائل ہے: جب بچے کے بارے میں اختلاف ہو جائے، تو قرعہ اندازی کر لی جائے

2269 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اِنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَتَوْا عَلِيًّا، يَخْتَصِمُونَ اِلَيْهِ فِي وَلَدٍ، وَقَدْ وَقَعُوا عَلٰى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ: لِاثْنَيْنِ مِنْهُمَا طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهٰذَا فَغَلَبَا، ثُمَّ قَالَ: لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهٰذَا فَغَلَبَا، ثُمَّ قَالَ: لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهٰذَا فَغَلَبَا، فَقَالَ: اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ، اِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَمَنْ قَرَعَ فَلَهُ الْوَلَدُ، وَعَلَيْهِ لِصَاحِبَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَجَعَلَهُ لِمَنْ قَرَعَ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَضْرَاسُهُ اَوْ نَوَاجِذُهُ

❀❀ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور بولا: یمن کے تین لوگ (وہاں کے گورنر) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بچے کے بارے میں مقدمہ لے کر آئے، ان تینوں نے ایک ہی طہر میں، ایک عورت کے ساتھ صحبت کی تھی (اور اسی طہر کے دوران وہ عورت حاملہ ہو گئی) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں سے فرمایا: تم اپنی خوشی سے تیسرے شخص کے حق میں دستبردار ہو جاؤ، تو ان دونوں نے تسلیم نہیں کیا، پھر انہوں نے دوسرے دو آدمیوں سے فرمایا: اس تیسرے کے حق میں اپنی خوشی سے دستبردار ہو جاؤ، تو ان دونوں نے بھی تسلیم نہیں کیا، پھر انہوں نے باقی دو آدمیوں سے فرمایا: اس تیسرے کے حق میں اپنی خوشی سے دستبردار ہو جاؤ، تو ان دونوں نے بھی تسلیم نہیں کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم ایک دوسرے کے باقاعدہ مخالف فریق ہو، میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کروں گا، جس کے نام کا قرعہ نکل آیا، بچہ اس کو ملے گا، اور وہ اپنے دو مخالف فریقوں کو دو تہائی دیت ادا کرے گا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی، اور بچہ اسے دیا جس کے نام کا قرعہ نکلا تھا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھیں، یا اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

2270 - حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ

2270–وهو عند عبد الرزاق في "الموطا" (13472)، ومن طريقه اخرجه ابن ماجه (2348)، والنسائي في "الكبرى" (5652) و (5993).

Marfat.com

الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِثَلَاثَةٍ، وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلٰى امْرَاَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ، فَسَاَلَ اثْنَيْنِ: اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ قَالَا: لَا، حَتّٰى سَاَلَهُمْ جَمِيعًا، فَجَعَلَ كُلَّمَا سَاَلَ اثْنَيْنِ، قَالَا: لَا، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ، وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ، قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ،

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمیوں کا معاملہ لایا گیا، اس وقت جب وہ یمن کے گورنر تھے، ان تینوں آدمیوں نے ایک ہی طہر کے دوران، ایک عورت کے ساتھ صحبت کی تھی، انہوں نے دو آدمیوں سے دریافت کیا: کیا تم اس تیسرے کے لیے بچے کا اقرار کرتے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا: جی نہیں، اسی طرح انہوں نے ان سب سے دریافت کیا، وہ جب بھی دو آدمیوں سے دریافت کرتے، تو وہ دونوں جواب میں ''نہیں'' کہہ دیتے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور بچہ اس سے لاحق کر دیا، جس کے نام کا قرعہ نکلا تھا، اور اس پر دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم قرار دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس فیصلہ کا ذکر کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے، یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

2271 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، سَمِعَ الشَّعْبِيَّ، عَنِ الْخَلِيلِ اَوِ ابْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ امْرَاَةٍ وَلَدَتْ مِنْ ثَلَاثَةٍ، نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرِ الْيَمَنَ، وَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا قَوْلَهُ طِيبَا بِالْوَلَدِ

❀❀ خلیل (یا شاید) ابن خلیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مقدمہ لایا گیا، کہ ایک عورت نے تین آدمیوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد بچے کو جنم دیا، (اس کے بعد حسب سابق روایت ہے) تاہم اس میں یمن کا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ کا ذکر نہیں ہے، کہ تم دونوں اپنی خوشی سے بچے سے دستبردار ہو جاؤ۔

بَابٌ فِيْ وُجُوهِ النِّكَاحِ الَّتِي كَانَ يَتَنَاكَحُ بِهَا اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: زمانہ جاہلیت میں کیے جانے والے نکاح کی مختلف صورتوں کا تذکرہ

2272 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِيْ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ: فَكَانَ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ، يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ فَيُصْدِقُهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا، وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَاَتِهِ اِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا: اَرْسِلِي اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ، وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا، وَلَا يَمَسُّهَا اَبَدًا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ، فَاِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِنْ اَحَبَّ، وَاِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِيْ نَجَابَةِ الْوَلَدِ، فَكَانَ هٰذَا

النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ، وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُوْنَ الْعَشَرَةِ، فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْاَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا، فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ، وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا، اَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَنْ يَمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا، فَتَقُوْلُ لَهُمْ: قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِى كَانَ مِنْ اَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُّ، وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ، فَتُسَمِّى مَنْ اَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ، فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا، وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيْرُ، فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْاَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَائَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ يَكُنَّ عَلَمًا لِمَنْ اَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، فَاِذَا حَمَلَتْ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا، وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ، ثُمَّ اَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِى يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ، وَدُعِىَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ نِكَاحَ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ اِلَّا نِكَاحَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ الْيَوْمَ

❁❁ عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا:

زمانہ جاہلیت میں چار قسم کے نکاح ہوتے تھے۔

ان میں سے ایک نکاح وہ تھا، جیسے آج کل لوگ نکاح کرتے ہیں: ایک آدمی، دوسرے آدمی کو اس لڑکی کے لیے پیغام نکاح بھیجتا، جس کا وہ دوسرا شخص ولی ہوتا، پھر وہ اس عورت کو مہر دیتا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیتا۔

دوسرا نکاح کا طریقہ یہ تھا: کوئی شخص اپنی بیوی سے، جب وہ حیض سے پاک ہوتی، یہ کہتا: تم فلاں شخص کے پاس جا کر اس کے ساتھ ہم بستری کر لو، پھر اس کا شوہر اپنی بیوی سے اس وقت تک الگ رہتا اور صحبت نہ کرتا، جب تک اس شخص کے نطفے کا حمل ظاہر نہیں ہو جاتا، جس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی، جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا، تو اگر عورت کا شوہر چاہتا تو اس کے ساتھ صحبت کر لیتا، بچے کے نجیب ہونے کی طرف رغبت رکھتے ہوئے یہ عمل کیا جاتا، اس نکاح کو ''نکاح استبضاع'' کا نام دیا جاتا۔

نکاح کی تیسری صورت یہ تھی: کچھ لوگ، جو دس سے کم ہوتے، وہ ایک جگہ اکٹھے ہوتے، اور کسی عورت کے پاس جاتے، وہ سب اس عورت کے ساتھ صحبت کرتے، جب وہ عورت حاملہ ہونے کے بعد بچے کو جنم دیدیتی، تو بچے کو جنم دینے کے کچھ دن بعد وہ ان سب کو پیغام بھجوا کر بلاتی، ان میں سے کوئی بھی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا، جب وہ سب لوگ اس عورت کے پاس اکٹھے ہو جاتے، تو وہ ان سے کہتی: تمہارا جو معاملہ تھا، اس سے تم واقف ہو، اب میں نے بچے کو جنم دیدیا ہے، اے فلاں! یہ تمہارا بچہ ہے، وہ عورت ان میں سے جس کا چاہتی، اس کا نام لے لیتی، اور اس کا بچہ اس شخص سے منسوب ہو جاتا۔

نکاح کی چوتھی قسم یہ تھی: بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر کسی عورت کے پاس جاتے، وہ عورت اپنے ہاں آنے والوں کو روک نہیں سکتی تھی، یہ کسبیاں ہوتی تھیں، یہ اپنے دروازوں پر جھنڈے لگاتی تھیں، یہ جھنڈے ان لوگوں کے لیے علامتی نشان ہوتے، جو کسی کسبی کے پاس جانا چاہتے، تو وہ لوگ ان کے ہاں آ جاتے تھے، جب وہ حاملہ ہونے کے بعد حمل کو جنم دیتی، تو اس عورت کے ہاں ان لوگوں کو اکٹھا کیا جاتا، وہ لوگ کسی قیافہ شناس کی مدد حاصل کرتے، پھر وہ لوگ اس عورت کے بچے کو اس سے لاحق کر دیتے جس کے بارے میں وہ یہ سمجھتے (کہ یہ بچہ اس شخص کی اولاد ہے) تو وہ شخص اس بچے کو حاصل کر لیتا، اور اسی کی نسبت سے اس بچے کو بلایا

Marfat.com

جاتا، وہ شخص اس کا انکار نہیں کرسکتا تھا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معبوث کیا، تو اہل جاہلیت کے تمام نکاح باطل قرار دیے، ماسوائے (اس طریقے کے) جو آج اہل اسلام کا نکاح کا طریقہ ہے۔

بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

باب: بچہ، فراش والے کا شمار ہوگا

2273 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: اَوْصَانِيْ اَخِيْ عُتْبَةُ اِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبِضَهُ فَاِنَّهُ ابْنُهُ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِيْ ابْنُ اَمَةِ اَبِيْ، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ، فَرَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِيْ عَنْهُ يَا سَوْدَةُ، زَادَ مُسَدَّد فِيْ حَدِيْثِهِ، وَقَالَ: هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جو زمعہ کی کنیز کے بیٹے کے بارے میں تھا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں مکہ آؤں تو زمعہ کی کنیز کے بیٹے کو تلاش کر کے اسے حاصل کرلوں، کیونکہ وہ اس (یعنی عتبہ) کا بیٹا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی کنیز کا بیٹا ہے، یہ میرے باپ کے فراش پر پیدا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس بچے کی) عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت ملاحظہ فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بچہ فراش والے کو ملے گا اور زانی کو محرومی ملے گی، اے سودہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرنا''

مسدد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اے عبد! یہ تمہارا بھائی ہے۔

2274 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانًا ابْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا دَعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ، ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک فلاں میرا بیٹا ہے، میں نے زمانہ جاہلیت میں اس کی ماں کے تھا زنا

2273-اسناده صحيح. مسدّد: هو ابن مسرهد الاسدى، وسفيان: هو ابن عيينة، والزهرى: هو محمد بن مسلم ابن شهاب، وعروة: هو ابن الزبير. واخرجه البخارى (2053)، ومسلم (1457)، وابن ماجه (2004)، والنسائى فى "الكبرى" (5648) و (5651) من طرق عن الزهرى، بهذا الاسناد. وبعضهم دون قوله: "وللعاهر الحجر." وهو فى "مسند احمد" (24086)، و"صحيح ابن حبان" (4105).

Marfat.com

کیا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اسلام میں (اس نوعیت کے) دعویٰ کی کوئی گنجائش نہیں ہے، زمانہ جاہلیت کے معاملات رخصت ہو گئے، (اب) بچہ فراش والے کو ملے گا اور زانی کو محرومی ملے گی''

2275 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ اَبُوْ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَبَاحٍ قَالَ: زَوَّجَنِيْ اَهْلِيْ اَمَةً لَهُمْ رُوْمِيَّةً، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ مِثْلِيْ فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللّٰهِ، ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ مِثْلِيْ، فَسَمَّيْتُهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ، ثُمَّ طَبِنَ لَهَا غُلَامٌ لِاَهْلِيْ رُوْمِيٌّ، يُقَالُ لَهُ: يُوْحَنَّهُ فَرَاطَنَهَا بِلِسَانِهِ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَاَنَّهُ وَزَغَةٌ مِنَ الْوَزَغَاتِ، فَقُلْتُ لَهَا: مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: هٰذَا لِيُوْحَنَّهُ، فَرَفَعْنَا اِلٰى عُثْمَانَ اَحْسَبُهُ، قَالَ مَهْدِيٌّ قَالَ: فَسَاَلَهُمَا فَاعْتَرَفَا، فَقَالَ لَهُمَا: اَتَرْضَيَانِ اَنْ اَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَاَحْسَبُهُ قَالَ: فَجَلَدَهَا وَجَلَدَهُ وَكَانَا مَمْلُوْكَيْنِ

❀❀ رباح بیان کرتے ہیں: میرے گھر والوں نے اپنی ایک رومی کنیز کے ساتھ میرے شادی کر دی، میں نے اس کے ساتھ صحبت کی، تو اس نے میرے جیسے ایک سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا، میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا، پھر میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی، تو اس نے میرے جیسے کالے رنگ کے بچے کو جنم دیا تو میں نے اس کا نام عبیداللہ رکھا، پھر میرے گھر والوں کے ایک رومی غلام نے جس کا نام یوحنا تھا، اس عورت کے ساتھ خرابی کی، اس نے اپنی زبان میں اس عورت کے ساتھ بات چیت کی، تو اس عورت نے گرگٹ جیسے (رنگ والے) بچے کو جنم دیا، میں نے اس عورت سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ یوحنا کی اولاد ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے پوچھ گچھ کی، تو ان دونوں نے اعتراف کر لیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ میں تمہارے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دوں، نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے: بچہ فراش والے کو ملتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عورت کو بھی کوڑے لگوائے اور مرد کو بھی کوڑے لگوائے، (کیونکہ) وہ دونوں مملوک تھے۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ

باب: (ماں باپ کی علیحدگی کی صورت میں) بچے کا حقدار کون ہوگا؟

2276 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهُ

Marfat.com

وِعَاءً، وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً، وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً، وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي، وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ بیٹا، میرا پیٹ اس کے لیے حفاظت کی جگہ، میری چھاتی اس کے لیے خوراک کے حصول کا ذریعہ اور میری گود اس کے لیے جائے آرام ہے، اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی ہے اور وہ اسے مجھ سے جدا کرنا چاہتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''تم اس کی زیادہ حق دار ہو، جب تک تم (دوسری) شادی نہیں کرتی ہو''۔

2277 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، أَنَّ أَبَا مَيْمُونَةَ سَلْمَى مَوْلًى مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلَ صِدْقٍ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَادَّعَيَاهُ، وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، فَقَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَرَطَنَتْ لَهُ بِالْفَارِسِيَّةِ، زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ، فَجَاءَ زَوْجُهَا، فَقَالَ: مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي، وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ، وَقَدْ نَفَعَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ، فَقَالَ زَوْجُهَا: مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا أَبُوكَ، وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ، فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ

❀❀ ابومیمونہ سلمی، جو مدینہ منورہ کے رہنے والے کسی شخص کا غلام تھا، اور سچا آدمی تھا، وہ بیان کرتا ہے: ایک مرتبہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ایک فارسی عورت ان کے پاس آئی، اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی تھا (بچے کے ماں باپ) دونوں اس کے دعویدار تھے، اس عورت کے شوہر نے اسے طلاق دیدی تھی۔ اس عورت نے فارسی زبان میں کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اس عورت کی مراد یہ تھی کہ میرا (سابقہ) شوہر میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فارسی زبان

2276–اسناده حسن. الوليد -وهو ابن مسلم- صرح بالتحديث عند الحاكم. واخرجه الحاكم في "المستدرك" /2 207، والبيهقي في "الكبرى" /48 - 5 من طريق محمود بن خالد السُّلمي، بهذا الاسناد. وصححه الحاكم، وسكت عنه الذهبي. واخرجه عبد الرزاق في "مصنفه" (12597)، واحمد في "مسنده" (6707)، والدارقطني في "سننه" (3810) من طريق ابن جريج، وعبد الرزاق (12596)، واسحاق بن راهويه في "مسنده" كما في "نصب الراية" /3 265، والدارقطني (3808) و (3809) من طريق المثنى بن الصباح، كلاهما عن عمرو بن شعيب، به.

2277–وهو عند عبد الرزاق في "مصنفه" (12611) و (12612). واخرجه النسائي في "الكبرى" (5660) من طريق خالد بن الحارث، عن ابن جريج، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (9771). واخرجه ابن ماجه (2351)، والترمذي (1407) من طريق سفيان بن عيينة، عن زياد، به. مختصراً بلفظ: ان النبي -صلَّى الله عليه وسلم- خَيَّر غلاماً بين ابيه وأُمه. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وهو في "مسند احمد" (7352).

Marfat.com

میں کہا: تم دونوں اس بچے کے لیے قرعہ اندازی کرو۔ (اسی دوران) اس عورت کا شوہر آ گیا اور بولا: کون مجھ سے میرا بچہ چھینے گا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

اے اللہ! (تجھ سے ہی مدد حاصل کی جا سکتی ہے) میں نے یہ (قرعہ اندازی) کی بات اس لیے کی ہے، کیونکہ میں نے ایک عورت کو سنا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا شوہر میرے بچے کو لے جانا چاہتا ہے، حالانکہ اس نے ابوعنبہ کے کنویں سے پانی لا کر مجھے پلایا اور مجھے نفع دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں اس کے بارے میں قرعہ اندازی کر لو، اس عورت کے شوہر نے کہا: میرا بیٹا کون مجھ سے چھین سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس بچے سے) فرمایا: یہ تمہارے ابو ہیں، اور یہ تمہاری امی ہیں، تم ان دونوں میں سے، جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو، اس بچے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ عورت اسے ساتھ لے گئی۔

2278 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَى مَكَّةَ، فَقَدِمَ بِابْنَةِ حَمْزَةَ، فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا آخُذُهَا أَنَا أَحَقُّ بِهَا، ابْنَةُ عَمِّي، وَعِنْدِي خَالَتُهَا، وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَقُّ بِهَا، ابْنَةُ عَمِّي، وَعِنْدِي ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا، فَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَقُّ بِهَا، أَنَا خَرَجْتُ إِلَيْهَا، وَسَافَرْتُ وَقَدِمْتُ بِهَا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ حَدِيثًا، قَالَ: وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأَقْضِي بِهَا لِجَعْفَرٍ تَكُونُ مَعَ خَالَتِهَا، وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ،

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زید بن حارثہ مکہ گئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو ساتھ لے آئے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے حاصل کروں گا، میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میری بیوی اس کی خالہ ہے، اور خالہ بھی ماں ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میں حاصل کروں گا، کیونکہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میری بیوی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہے، اور وہ اس کی زیادہ حقدار ہے، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، کیونکہ میں اس کی طرف گیا، میں نے سفر کیا اور میں اسے لے کر آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ صورتحال ذکر کی، (یا یہ مفہوم ہے: یہاں راوی نے حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک بچی کا تعلق ہے تو میں اسے جعفر کو دینے کا فیصلہ دیتا ہوں، یہ اپنی خالہ کے ساتھ رہے، کیونکہ خالہ، ماں (کی جگہ) ہوتی ہے۔

2279 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، بِهَذَا الْخَبَرِ، وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ، قَالَ: وَقَضَى بِهَا لِجَعْفَرٍ، وَقَالَ: إِنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ،

2278–حديث صحيح، وهذا اسناد قوى من اجل عبد العزيز بن محمد -وهو الدراوردى- وقد تـوبع كما فى الطريق الآتى برقم (2280) يزيد ابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله الليثى، ومحمد بن ابراهيم: هو ابن الحارث التيمى، وعُجَيْر: هو ابن عبد يزيد المطلبى. واخرجه البخارى فى "التاريخ الكبير" /1 249 - 250، والبزار فى "مسنده" (891)، والحاكم فى "المستدرك" /3 211، والبيهقى فى "الكبرى" /8 6 من طريق عبد العزيز بن محمد، بهذا الاسناد.

Marfat.com

۞۞ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم یہ مکمل نہیں ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وہ بچی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دیے جانے کا فیصلہ دیا، کیونکہ اس بچی کی خالہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی۔

2280 - حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسٰى، اَنَّ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئٍ، وَهُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ تَبِعَتْنَا بِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِي: يَا عَمُّ يَا عَمُّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا ، وَقَالَ: دُوْنَكِ بِنْتَ عَمِّكِ، فَحَمَلَتْهَا، فَقَصَّ الْخَبَرَ، قَالَ: وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي، وَخَالَتُهَا تَحْتِي، فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ

۞۞ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم مکہ سے روانہ ہونے لگے، تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بچی ہمارے پیچھے ''اے چچا! اے چچا!'' پکارتی ہوئی آئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا، اس کا ہاتھ پکڑا اور (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے اٹھا لیا (اس کے بعد راوی نے پوری روایت بیان کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اس بچی کے بارے میں اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا اور فرمایا: خالہ، ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

بَابٌ فِيْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ

باب: طلاق یافتہ عورت کی عدت کا بیان

2281 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ، اَنَّهَا طُلِّقَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّقَةِ عِدَّةٌ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حِيْنَ طُلِّقَتْ اَسْمَاءُ بِالْعِدَّةِ لِلطَّلَاقِ، فَكَانَتْ اَوَّلَ مَنْ اُنْزِلَتْ فِيهَا الْعِدَّةُ لِلْمُطَلَّقَاتِ

۞۞ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں انہیں طلاق ہوگئی، (اس وقت) طلاق یافتہ عورت کی عدت نہیں ہوتی تھی، جب سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو طلاق ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے طلاق کی صورت میں بھی عدت کا حکم نازل کیا، تو وہ پہلی خاتون تھیں، جن کے بارے میں، طلاق یافتہ عورتوں کے لیے عدت کا حکم نازل ہوا۔

بَابٌ فِيْ نَسْخِ مَا اسْتُثْنِيَ بِهِ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

باب: طلاق یافتہ عورت کی عدت میں جو استثناء کیا گیا، اس کا منسوخ ہونا

2282 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ

2280 -واخرجه النسائی فی "الکبریٰ" (8402) و (8526) من طریقین عند اسرائیل، بهذا الاسناد . وهو فی "مسند احمد" (770).

Marfat.com

النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ) (البقرة: 228)، وَقَالَ: (وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ اِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ) (الطلاق: 4)، فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: (ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا) (الأحزاب: 49)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''طلاق یافتہ عورتیں، تین ''قروء'' تک اپنے آپ کو روکے رکھیں (یعنی عدت گزاریں)''

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:) ''تمہاری عورتوں میں سے، جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے''۔

پھر یہ منسوخ ہوا، اور یہ فرمایا: ''اگر تم ان کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے انہیں طلاق دیدو، تو تمہارے حوالے سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہوگی، جسے تم شمار کرو''۔

بَابٌ فِي الْمُرَاجَعَةِ

باب: (عورت کو طلاق دینے کے بعد) رجوع کرنے کا بیان

2283 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو طلاق دیدی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رجوع کرلیا''

بَابٌ فِي نَفَقَةِ الْمَبْتُوتَةِ

باب: ''طلاق بتہ'' یافتہ عورت کے خرچ کا حکم

2284 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ

2283–اسناده صحيح. صالح بن صالح: هو ابن حَيّ. واخرجه ابن ماجه (2016)، والنسائي في "الكبرى" (5723) من طرق عن يحيى بن زكريا، بهذا الاسناد. وهو في "صحيح ابن حبان" (4275) و (4276).

2284–اسناده صحيح. القعنبيّ: هو عبد الله بن مسلمة، ومالك: هو ابن انس. وهو عند مالك في "الموطا" 2/ 580 - 581، ومن طريقه اخرجه مسلم (1480)، والنسائي في "الكبرى" (5989). وهو في "مسند احمد" (27327) و (27328)، و "صحيح ابن حبان" (4049) و (4290). واخرجه تاماً ومختصراً مسلم (1480)، والنسائي في "الكبرى" (5332) من طريق ابي سلمة، ومسلم (1480)، وابن ماجه (1869) و (2035)، والترمذي (1166) و (1167)، والنسائي في "الكبرى" (5581) و (5714) و (9200) من طريق ابي بكر بن ابي الجهم صُخَير العدوي، ومسلم (1480) من طريق عبد الله البهي ثلاثتهم عن فاطمة بنت قيس. وقال الترمذي: حديث صحيح.

Marfat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ بِشَعِيْرٍ فَتَسَخَّطَتْه، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لَهَا لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِيْ، اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمَى، تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ، وَاِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِيْنِي، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، انْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَتْ: فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: انْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا، وَاغْتَبَطْتُ بِهِ،

❀❀ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (ان کے شوہر) ابوعمرو بن حفص نے انہیں طلاق بتہ دیدی وہ اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، انہوں نے اپنے وکیل کو کچھ جَو کے ہمراہ اس خاتون کی طرف بھجوایا، اس خاتون نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا تو وکیل نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں کچھ دینا ہم پر لازم نہیں ہے، وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہیں خرچ دینا اس کے ذمہ نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ امّ شریک کے ہاں عدت گزاریں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کے ہاں میرے اصحاب آتے جاتے رہتے ہیں، تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارو، وہ نابینا شخص ہے، وہاں تم اپنے (سر سے) چادر اتار سکتی ہو، جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو تم مجھے اطلاع دیدینا۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب میرے عدت پوری ہوگئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم نے مجھے شادی کا پیغام دیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اتارتا اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے تو وہ مفلوک الحال ہے اس کے پاس مال نہیں ہے، تم اسامہ بن زید کے ساتھ شادی کرلو، وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے اسے ناپسند کیا تو نبی اکرم ﷺ نے پھر فرمایا: تم اسامہ بن زید کے ساتھ شادی کرلو۔

میں نے ان کے ساتھ شادی کرلی، تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی بھلائی پیدا کی کہ مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔

2285 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، حَدَّثَتْهُ اَنَّ اَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيْرَةِ، طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ فِيْهِ: وَاَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَنَفَرًا مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيْرَةِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، وَاِنَّهُ تَرَكَ لَهَا نَفَقَةً يَسِيْرَةً، فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ، وَحَدِيْثُ مَالِكٍ اَتَمُّ.

❀❀ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابوحفص بن مغیرہ نے انہیں تین طلاقیں دیدیں، (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں) حضرت خالد بن ولید اور بنومخزوم کے چند افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

ہوئے، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ابوحفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں۔
انہوں نے اس عورت کو معمولی خرچ دیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو خرچ نہیں ملے گا۔
اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے، تاہم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

2286 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ، طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَخَبَرَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ، قَالَ فِيهِ: وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ،

❁❁ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوعمرو بن حفص مخزومی رضی اللہ عنہ نے انہیں تین طلاقیں دیدیں۔ (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے خرچ اور رہائش (شوہر کی طرف سے) نہیں ملیں گے۔
اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو پیغام بھجوایا: اپنی ذات کے بارے میں (مجھ سے مشورہ کرنے سے پہلے) فیصلہ نہ کرنا۔

2287 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ، ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ، قَالَ فِيهِ: وَلَا تُفَوِّتِينِي بِنَفْسِكِ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ، وَالْبَهِيُّ وَعَطَاءٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ، كُلُّهُمْ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا

❁❁ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی زوجیت میں تھی، اس نے مجھے طلاق بتہ دیدی (اس کے بعد راوی نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:) میرے (مشورے کے) بغیر اپنے بارے میں (کوئی فیصلہ نہ کرنا)
(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام شعبی، بہی اور عطاء نے عبدالرحمٰن بن عاصم کے حوالے سے، اور ابوبکر بن ابوجہم نے، ان سب نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، اسی طرح روایت کیا ہے، کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دی تھیں۔

2286–اسناده صحيح. الوليد -وهو ابن مسلم- صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. ثم انه متابع. ابو عمرو: هو عبد الرحمن الاوزاعي، ويحيىٰ: هو ابن ابي كثير. واخرجه النسائي في "الكبرىٰ" (5568) من طريق بقية بن الوليد، عن ابي عمرو، بهذا الاسناد. وهو في "صحيح ابن حبان" (4253). وانظر ما سلف برقم (2284).
2287–حديث صحيح، وهذا اسناد حسن. محمد بن عمرو -وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي- صدوق حسن الحديث. لكنه متابع. محمد بن جعفر: هو ابن ابي كثير الانصاري. كذا في جميع اصول "سنن ابي داود" الخطية ومسند احمد (27333)، وجاء في تحفة الاشراف للمزي 12/ 470: اسماعيل بن جعفر وهو اخو محمد بن جعفر، وكلاهما ثقة،

Marfat.com

2288 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةً وَلَا سُكْنَى

❀❀ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیدیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو خرچ یا رہائش (کا حق) نہیں دیا۔

2289 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ اَبِي حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، وَاَنَّ اَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَزَعَمَتْ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا، فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمَى ، فَاَبَى مَرْوَانُ اَنْ يُصَدِّقَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا، قَالَ عُرْوَةُ: وَاَنْكَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَشُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَشُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، وَاسْمُ اَبِي حَمْزَةَ دِينَارٌ وَهُوَ مَوْلَى زِيَادٍ

❀❀ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ ابوحفص بن مغیرہ کی زوجیت میں تھیں، اس نے انہیں تین طلاقوں میں سے آخری طلاق بھی دیدی، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا (یعنی اپنے شوہر کا) گھر چھوڑنے کے بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ابن ام مکتوم نابینا کے ہاں منتقل ہو جائیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو مروان نے، طلاق یافتہ عورت کے اپنے گھر سے، کہیں اور منتقل ہونے کے بارے میں سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔

عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے (اس بیان کا) انکار کیا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دیگر راویوں نے زہری کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شعیب (کے والد کا نام) ابوحمزہ ہے اور ابوحمزہ کا نام دینار ہے اور وہ زیاد کا آزاد کردہ غلام ہے۔

2290 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَرْسَلَ مَرْوَانُ، اِلَى فَاطِمَةَ فَسَاَلَهَا، فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ اَبِي حَفْصٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّرَ عَلِيَّ

2289–اسناده صحيح . الليث: هو ابن سعد، وعُقَيل : هو ابن خالد الايلي، وابن شهاب : هو محمد بن مسلم الزهري، وابو سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف . واخرجه مسلم (1480)، والنسائي في "الكبرى" (5709) من طريق حُجَين بن المثنى، عن الليث، بهذا الاسناد. واخرجه مسلم (1480) من طريق صالح بن كيسان، والنسائي (5332)

بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ، يَعْنِیْ عَلٰی بَعْضِ الْيَمَنِ، فَخَرَجَ مَعَهُ زَوْجُهَا، فَبَعَثَ اِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ، كَانَتْ بَقِيَتْ لَهَا، وَاَمَرَ عَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ، وَالْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَنْ يُنْفِقَا عَلَيْهَا، فَقَالَا: وَاللّٰهِ مَا لَهَا نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُونَ حَامِلًا، فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَكِ اِلَّا اَنْ تَكُونِیْ حَامِلًا، وَاسْتَاْذَنَتْهُ فِی الِانْتِقَالِ، فَاَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: اَيْنَ اَنْتَقِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، وَكَانَ اَعْمَى، تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ، وَلَا يُبْصِرُهَا، فَلَمْ تَزَلْ هُنَاكَ حَتّٰى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَاَنْكَحَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ اِلٰی مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنَ امْرَاَةٍ، فَسَنَاْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِی وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: حِيْنَ بَلَغَهَا ذٰلِكَ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: (فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) (الطلاق: 1) حَتّٰى (لَا تَدْرِی لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا) (الطلاق: 1)، قَالَتْ: فَاَیُّ اَمْرٍ يُحْدِثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَاَمَّا الزُّبَيْدِیُّ، فَرَوَى الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيْثَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، بِمَعْنٰى مَعْمَرٍ، وَحَدِيْثَ اَبِیْ سَلَمَةَ بِمَعْنٰى عُقَيْلٍ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ حَدَّثَهُ بِمَعْنًى دَلَّ عَلٰى خَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حِيْنَ قَالَ: فَرَجَعَ قَبِيصَةُ، اِلٰی مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ

❁❁ زہری، عبیداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مروان نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر دریافت کیا، تو سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بتایا:

وہ ابوحفص کی اہلیہ تھیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (یمن کا گورنر بنا کر بھیجا) تو ان کے شوہر بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے گئے، پھر ان کے شوہر نے انہیں باقی رہ جانے والی ایک طلاق بھجوادی، ان کے شوہر نے عیاش بن ابوربیعہ اور حارث بن ہشام سے کہا کہ وہ انہیں (یعنی اس خاتون کو) خرچ دیدیں، تو ان دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس عورت کو خرچ صرف اس صورت میں مل سکتا ہے، جب وہ حاملہ ہو، وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خرچ صرف اس صورت میں مل سکتا کہ تم حاملہ ہو، اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، (اپنے شوہر کے گھر سے) منتقل ہونے کی اجازت مانگی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دیدی، اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! میں کہاں منتقل ہو جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے ہاں۔

کیونکہ وہ نابینا تھے، تو اگر یہ (اپنے سر سے) چادر اتار بھی دیتی تو وہ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے، وہ ان کے ہاں ہی رہیں یہاں تک کہ ان کی عدت ختم ہوگئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کروادی، (مروان کا قاصد) قبیصہ واپس آیا اور اس نے مروان کو اس بارے میں بتایا، تو مروان نے کہا: ہم نے یہ حدیث صرف ایک عورت سے سنی ہے، تو ہم اسی محفوظ طریقے کو اختیار کریں گے، جس پر ہم نے لوگوں کو پایا ہے، جب سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی، تو انہوں نے فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب فیصلہ کرے گی، (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم ان کی عدت کے حساب سے انہیں طلاق دو'' یہ آیت یہاں تک ہے ''تم نہیں جانتی ہو، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس

کے بعد کوئی نیا معاملہ ظاہر کردے"۔

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے کہا: تین (طلاقوں) کے بعد کون سا نیا معاملہ ہوسکتا ہے؟

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت یونس نے زہری سے اسی طرح نقل کی ہے، البتہ زبیدی نے دونوں روایات نقل کی ہیں، عبیداللہ کی روایت، معمر کی روایت کی مانند ہے اور ابوسلمہ کی روایت عقیل کی روایت کی مانند ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن اسحاق نے یہ روایت زہری سے نقل کی ہے: قبیصہ بن ذؤیب نے انہیں بتایا: (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) تو یہ عبیداللہ بن عبداللہ کی روایت پر دلالت کرتی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: تو قبیصہ، مروان کے پاس واپس آیا اور اسے اس بارے میں بتایا۔

بَابُ مَنْ اَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

باب: جنہوں نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا (کی نقل کردہ روایت) کا انکار کیا ہے

2291 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ مَعَ الْاَسْوَدِ، فَقَالَ: اَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنَّا لِنَدَعَ كِتَابَ رَبِّنَا، وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ، لَا نَدْرِيْ اَحَفِظَتْ ذٰلِكَ اَمْ لَا

❀❀ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں اسود کے ساتھ جامع مسجد میں موجود تھا، انہوں نے بتایا:

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (کا حکم) کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کرسکتے، کیونکہ ہم نہیں جانتے، کیا اسے (اصل واقعہ) یاد ہے یا نہیں؟

2292 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَقَدْ عَابَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَشَدَّ الْعَيْبِ - يَعْنِيْ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ -

2290–اسناده صحيح . عبد الرزاق : هو ابن همام الصنعاني، ومعمر : هو ابن راشد، والزهري: هو محمد بن مسلم ابن شهاب، وعبيد الله: هو ابن عبد الله بن مسعود . وهو عند عبد الرزاق في "مصنفه" (12025)، ومن طريقه اخرجه مسلم (1480). واخرجه النسائي في "الكبرى" (5313) من طريق محمد بن الوليد الزبيدي، و (5715) من طريق شعيب بن ابي حمزة، كلاهما عن الزهري، به.

2291–واخرجه مسلم (1480) عن محمد بن عمرو بن جَبَلة، عن ابي احمد الزبيري، بهذا الاسناد . واخرجه ايضاً من طريق سليمان بن معاذ، عن ابي اسحاق، به. واخرجه الترمذي (1215) من طريق مُغيرة

2292–حديث صحيح، وهذا اسناد حسن من اجل عبد الرحمن بن ابي الزّناد، لكن تابعه حفص بنُ غياث . ابن وهب : هو عبد الله القرشي. واخرجه البخاري تعليقاً (5326)، وابن ماجه (2032) من طريق عبد الرحمن ابن ابي الزناد، بهذا الاسناد . واخرج بنحوه مسلم (1481)، وابن ماجه (2033)، والنسائي في "الكبرى" (5710)

Marfat.com

وَقَالَتْ: اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا، فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر سختی سے اعتراض کیا، یعنی سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت پر (اعتراض کیا)۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ ایک ایسے گھر میں رہتی تھی جو آبادی سے ذرا ہٹ کے تھا، تو اس خوف کی وجہ سے (کہ وہ ویرانے میں رہتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ رخصت دی تھی۔

2293 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ قِيلَ لِعَائِشَةَ: اَلَمْ تَرَىٰ اِلٰى قَوْلِ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ: اَمَا اِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ،

❀❀ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: کیا آپ نے فاطمہ (بنت قیس) کا بیان ملاحظہ نہیں کیا؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے تذکرے میں، اس کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

2294 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، فِيْ خُرُوْجِ فَاطِمَةَ، قَالَ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ سُوْءِ الْخُلُقِ

❀❀ سلیمان بن یسار نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے اپنے گھر سے منتقل ہونے کے بارے یہ بات نقل کی ہے: ان کے مزاج میں تیزی تھی۔

2295 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَتْ لَهُ: اتَّقِ اللّٰهَ، وَارْدُدِ الْمَرْاَةَ اِلٰى بَيْتِهَا، فَقَالَ مَرْوَانُ - فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ -: اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِيْ، وَقَالَ مَرْوَانُ - فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ -: اَوَ مَا بَلَغَكِ شَاْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: اِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا كَانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

❀❀ قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمان بن حکم کی صاحبزادی کو طلاق بتہ دیدی، تو عبدالرحمان نے اس صاحبزادی کو (اس کے شوہر کے گھر سے) منتقل کروادیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن حکم کو، جو اس وقت مدینہ منورہ کا گورنر تھا، یہ پیغام بھیجا، اللہ سے ڈرو، اور عورت کو اس کے گھر واپس بھجوادو، (سلیمان کی روایت یہ الفاظ ہیں) مروان نے کہا: عبدالرحمان مجھ پر غالب آ گئے، (قاسم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں) مروان نے کہا: کیا آپ کو سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے واقعہ کی اطلاع نہیں ملی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم فاطمہ کے واقعہ کا ذکر نہ کرتے، تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہونا تھا، تو مروان نے کہا: ان دونوں کے درمیان جو شر ہے وہ آ کے لیے کافی ہے۔

Marfat.com

2296 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدُفِعْتُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقُلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: طُلِّقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: تِلْكَ امْرَاَةٌ فَتَنَتِ النَّاسَ، اِنَّهَا كَانَتْ لَسِنَةً، فَوُضِعَتْ عَلٰى يَدَيْ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى

❀❀ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا تو مجھے سعید بن مسیّب کے پاس لے جایا گیا، میں نے کہا: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو جب طلاق ہوئی تھی، وہ اپنے گھر سے منتقل ہوگئی تھیں، تو سعید بن مسیّب نے کہا: وہ ایک ایسی خاتون تھیں، جنہوں نے لوگوں کو پریشان کیا ہوا تھا، وہ زبان دراز تھیں، تو انہیں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں منتقل کیا گیا۔

بَابٌ فِي الْمَبْتُوتَةِ تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ

باب: ''طلاق بتہ'' یافتہ عورت کا دن کے وقت (گھر سے) باہر نکلنا

2297 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا، فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ، فَنَهَاهَا، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا: اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ، لَعَلَّكِ اَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ اَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ کو تین طلاقیں ہوگئیں، تو وہ اپنے باغ سے کھجوریں اتارنے کے لیے گھر سے باہر چلی گئیں، ایک شخص ان سے ملا اور اس نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''تم (گھر سے) نکلو، اپنی کھجوریں اتارو، تاکہ تم ان میں سے کچھ کو صدقہ کروگی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ان سے بھلائی کروگی''۔

بَابُ نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا بِمَا فَرَضَ لَهَا مِنَ الْمِيْرَاثِ

باب: بیوہ عورت کو ایک سال تک خرچ فراہم کرنے کے حکم کا منسوخ ہونا، اس کے ذریعے، جو اس کا وارثت میں حصہ مقرر کیا گیا ہے

2298 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيْدَ

2297–اسناده صحيح . ابن جريج -وهو عبد الملك بن عبد العزيز- صرح بالتحديث عند المصنف، وابو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرس المكى- صرح بالتحديث عند مسلم، فانتفت شبهة تدليسهما. يحيىٰ بن سعيد: هو القطان. واخرجه مسلم (1483) من طريق محمد بن حاتم بن ميمون، عن يحيىٰ بن سعيد، بهذا الاسناد . واخرجه مسلم (1483)، وابن ماجه (2034) والنسائى فى "الكبرىٰ" (5713) من طرق عن ابن جريج، به. وهو فى "مسند احمد" (14444).

2298–اسناده حسن . على بن الحسين بن واقد حسن الحديث . يزيد النحوى: هو يزيد بن ابى سعيد، وعكرمة: هو مولى ابن عباس. واخرجه النسائى فى "الكبرىٰ" (5706) من طريق اسحاق بن راهويه، عن على ابن الحُسين، بهذا الاسناد . واخرجه النسائى (5707) من طريق سماك، عن عكرمة، به. فجعله من قول عكرمة

Marfat.com

النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ اَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِاَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ) (البقرة: 240)، فَنُسِخَ ذٰلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ بِمَا فَرَضَ لَهُنَّ مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ، وَنُسِخَ اَجَلُ الْحَوْلِ بِاَنْ جُعِلَ اَجَلُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم میں سے جولوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو انہیں (گھر سے) نکالے بغیر، ایک سال تک خرچ دیا جائے''

(اللہ تعالیٰ نے) میراث کے حکم والی آیت کے ذریعے اسے منسوخ کر دیا، کیونکہ (اس آیت میں ان بیویوں کے لیے) چوتھائی، یا آٹھواں حصہ مقرر کیا گیا ہے۔

اور ایک سال کی مدت کو اس حکم کے تحت منسوخ کر دیا کہ ان کی عدت چار ماہ دس دن مقرر کر دی۔

بَابُ اِحْدَادِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: بیوہ عورت کا (شوہر کے انتقال پر) سوگ کرنا

2299 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ، قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيبَةَ حِينَ تُوُفِّيَ اَبُوهَا اَبُو سُفْيَانَ، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ اَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

قَالَتْ زَيْنَبُ: وَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ اَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ اُمِّي اُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا اَفَنَكْحَلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ، يَقُولُ: لَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ، قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا

2299- اسناده صحيح. القعنبيُّ: هو عبد الله بن مسلمة، وعبد الله بن ابى بكر: هو ابن محمد الانصارى. وهو عند مالك فى "الموطا" /596 2 - 597، ومن طريقه اخرجه البخارى (5334)، ومسلم (1486)، والترمذى (1234)، والنسائى فى "الكبرى" (5697). واخرجه تاماً ومختصراً البخارى (1280) و (1281) و (5339) و (5345)، ومسلم (1486)، والنسائى فى "الكبرى" (5663) و (5691) من طرق عن حميد بن نافع، به. وهو فى "مسند احمد" (26765)، و"صحيح ابن حبان" (4304).

Marfat.com

تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا، وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا، حَتّٰی تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتٰی بِدَابَّةٍ حِمَارٍ اَوْ شَاةٍ اَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَیْءٍ اِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰی بَعْرَةً فَتَرْمِیْ بِهَا، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ اَوْ غَيْرِهٖ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْحِفْشُ: بَيْتٌ صَغِيْرٌ

❁❁ حمید بن نافع بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ تین حدیثیں سنائیں۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، جب ان کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق یا شاید کوئی اور زرد خوشبو ملی ہوئی تھی، انہوں نے اس میں سے کچھ کنیز کو لگائی اور (کچھ) اپنے رخساروں پر لگائی، پھر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں تھی، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ اپنے شوہر کا سوگ وہ چار ماہ دس دن تک کرے گی۔''

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی، جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا تھا، انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی، پھر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں تھی، صرف یہ وجہ ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ وہ شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی۔''

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

ایک مرتبہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیٹی بیوہ ہوگئی ہے۔ اس کی آنکھیں خراب ہوگئی ہیں، تو کیا ہم اسے سرمہ لگائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! اس نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہی سوال کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ فرمایا: جی نہیں!

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو چار ماہ دس دن ہیں، زمانہ جاہلیت میں (بیوہ) عورت ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکتی تھی، (تو اس کی عدت ختم ہوتی تھی)

حمید نامی راوی کہتے ہیں: میں نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے کہا: ایک سال کے بعد مینگنی پھینکنے سے کیا مراد ہے؟ تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بتایا:

پہلے جب کوئی عورت بیوہ ہو جاتی، تو وہ کسی کال کوٹھڑی میں چلی جاتی، اور سب سے خراب کپڑے پہن لیتی، وہ ایک سال گزرنے تک خوشبو وغیرہ نہیں لگا سکتی تھی۔ (ایک سال کے بعد) کوئی گدھا، بکری یا پرندہ لایا جاتا، وہ اس کو چھوتی، عام طور پر جسے

وہ چھوتی تھی، وہ جانور مر جاتا تھا، پھر وہ (اپنی کوٹھڑی) سے باہر آتی تو اسے ایک مینگنی دی جاتی، جسے وہ پھینک دیتی، اس کے بعد وہ جیسے چاہتی خوشبو وغیرہ استعمال کر سکتی تھی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''حفش'' سے مراد چھوٹا گھر (کوٹھڑی) ہے۔

بَابٌ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا تَنْتَقِلُ

باب: بیوہ عورت کا (شوہر کے گھر سے) منتقل ہونا

2300 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ، اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ، وَهِيَ اُخْتُ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا، اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ، فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوا، حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِي، فَاِنِّيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ، وَلَا نَفَقَةٍ؟ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ، اَوْ فِي الْمَسْجِدِ، دَعَانِي، اَوْ اَمَرَ بِيْ، فَدُعِيتُ لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتِ؟، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ مِنْ شَاْنِ زَوْجِي، قَالَتْ: فَقَالَ: امْكُثِي فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ، قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ، وَقَضٰى بِهِ

❁❁ زینب بنت کعب بیان کرتی ہیں: سیدہ فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا، جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، انہوں نے بتایا: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ آپ سے اجازت لے کر اپنے میکہ منتقل ہو جائیں، ان کے شوہر اپنے کچھ مفرور غلاموں کی تلاش میں گئے تھے، ''طرف قدوم'' میں وہ ان غلاموں تک پہنچ گئے تو ان غلاموں نے انہیں قتل کر دیا۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا میں اپنے میکے واپس چلی جاؤں؟ کیونکہ (میرے شوہر نے) میرے لیے ایسا کوئی گھر نہیں چھوڑا، جس کے وہ مالک ہوں اور خرچ بھی (نہیں چھوڑا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں وہاں سے نکلی ابھی میں حجرے میں تھی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میں مسجد میں تھی، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا (یا شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مجھے بلایا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا بیان کیا ہے؟ میں نے اپنے شوہر سے متعلق پورا واقعہ دوبارہ بیان کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک تمہاری عدت پوری نہیں ہوتی تم اپنے گھر میں مقیم رہو''

2300-وهو في "موطا مالك" /2 591، ومن طريقه اخرجه الترمذي (1243)، والنسائي في "الكبرى" (10977) وقال الترمذي: حسن صحيح. واخرجه ابن ماجه (2031)، والترمذي (1244)، والنسائي (5692 - 5694) و (5696) من طرق عن سعد بن اسحاق، به. وهو في "مسند احمد" (27087)، و"صحيح ابن حبان" (4292) و (4293).

Marfat.com

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: تو میں نے اس گھر میں چار ماہ دس دن عدت گزاری، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انہوں نے مجھے پیغام بھیج کر، مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا: میں نے انہیں بتایا، تو انہوں نے اس کی پیروی کی اور اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

بَابُ مَنْ رَاَى التَّحَوُّلَ

باب: جن کے نزدیک (ایسی عورت کا اپنے گھر سے دوسری جگہ) منتقل ہونا (جائز ہے)

2301 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: غَيْرَ اِخْرَاجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهِ، وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا، وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ)، قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ، فَنَسَخَ السُّكْنٰى تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس آیت نے عورت کے شوہر کے گھر میں عدت گزارنے (کے لازم ہونے) کو منسوخ کر دیا ہے، اب عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''نکالے بغیر''

عطاء (بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں: اگر وہ عورت چاہے تو اپنے شوہر کے گھر میں عدت گزارے اور اس کی وصیت کے مطابق وہاں ٹھہری رہے اور اگر وہ چاہے، تو اس گھر سے (کہیں اور) منتقل ہو جائے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اگر وہ نکل جائیں تو انہوں نے جو کیا، اس حوالے سے تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا''

عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پھر میراث کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوئی تو اس نے رہائش کو منسوخ کر دیا، اب عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

بَابٌ فِيمَا تَجْتَنِبُهُ الْمُعْتَدَّةُ فِيْ عِدَّتِهَا

باب: عدت والی عورت اپنی عدت کے دوران کن اُمور سے اجتناب کرے گی؟

2302 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ،

2302–اسناده صحيح . يحيىٰ بن ابى بُكير: هو الكرمانى . واخرجه تاماً ومختصراً البخارى (313) معلقاً و (5342) و (5343) معلقاً، ومسلم باثر (1491)، وابن ماجه (2087)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (5698) و (5705) من طرق عن هشام بن حسان، به. وزاد النسائى فى الموضع الاول : "ولا تمتشط." واخرجه تاماً ومختصراً ايضاً البخارى (313) و (5341)، ومسلم باثر (1491)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (5699) من طريقين عن حفصة، والبخارى (1279) و (5340) من طريق محمد بن سيرين، كلاهما عن ام عطية، به. وزاد البخارى من طريق حفصة : وكنا نُنهى عن اتباعِ الجنائز . وهو فى "مسند احمد" (20794) , و"صحيح ابن حبان" (4305).

Marfat.com

حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ الْقُهِسْتَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ، عَنْ هِشَامٍ - وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْجَرَّاحِ - عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرَتِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ، أَوْ أَظْفَارٍ - قَالَ يَعْقُوبُ: - مَكَانَ عَصْبٍ إِلَّا مَغْسُولًا - وَزَادَ يَعْقُوبُ: - وَلَا تَخْتَضِبُ،

❁❁ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''کوئی عورت، اپنے شوہر کے علاوہ اور کسی پر، تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، شوہر پر وہ چار ماہ دس دن سوگ کرے گی، اس دوران وہ رنگین کپڑا نہیں پہنے گی، البتہ پٹی کا حکم مختلف ہے، اور وہ سرمہ نہیں لگائے گی، اور خوشبو استعمال نہیں کرے گی، البتہ حیض سے پاک ہونے کے وقت وہ تھوڑی سی قُسط یا اظفار استعمال کر سکتی ہے۔

یعقوب نے لفظ ''عصب'' کی جگہ ''مغسول'' نقل کیا ہے۔ یعقوب نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: وہ حضاب نہیں لگائے گی۔

2303 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمَا. قَالَ الْمِسْمَعِيُّ: قَالَ يَزِيدُ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِيهِ: وَلَا تَخْتَضِبُ، وَزَادَ فِيهِ هَارُونُ، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، تاہم یہ مکمل نہیں ہے۔، یزید نامی راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ خضاب نہیں لگائے گی، ہارون نامی راوی نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اور وہ رنگین کپڑا نہیں پہنے گی، البتہ پٹی کا حکم مختلف ہے۔

2304 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بیوہ عورت (سوگ کے دوران) معصفر یا گیروے رنگ کے کپڑے نہ پہنے، زیور نہ پہنے، خضاب نہ لگائے اور سرمہ نہ لگائے۔''

2304- اسناده صحيح . يحيى بن ابى بُكير : هو الكرماني، وبُدَيل: هو ابن مَيسَرة . واخرجه النسائي في "المجتبى" (3534) من طريق يحيى بن ابى بكير، بهذا الاسناد. دون ذكر الحلي. وهو في "مسند احمد" (26581)، و"صحيح ابن حبان" (4306).

Marfat.com

2305 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ الضَّحَّاكِ، یَقُوْلُ: اَخْبَرَتْنِیْ اُمُّ حَكِیْمٍ بِنْتُ اَسِیْدٍ، عَنْ اُمِّهَا، اَنَّ زَوْجَهَا، تُوُفِّیَ وَكَانَتْ تَشْتَكِیْ عَیْنَیْهَا فَتَكْتَحِلُ بِالْجَلَاءِ، - قَالَ اَحْمَدُ: الصَّوَابُ بِكُحْلِ الْجَلَاءِ - فَاَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ، فَسَاَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجَلَاءِ؟، فَقَالَتْ: لَا تَكْتَحِلِی بِهٖ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ یَشْتَدُّ عَلَیْكِ، فَتَكْتَحِلِینَ بِاللَّیْلِ، وَتَمْسَحِیْنَهٗ بِالنَّهَارِ، ثُمَّ قَالَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَةَ، وَقَدْ جَعَلْتُ عَلٰی عَیْنِیْ صَبْرًا، فَقَالَ: مَا هٰذَا یَا اُمَّ سَلَمَةَ؟ فَقُلْتُ: اِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَیْسَ فِیْهِ طِیبٌ، قَالَ: اِنَّهٗ یَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِیْهِ اِلَّا بِاللَّیْلِ، وَتَنْزَعِیْنَهٗ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَمْتَشِطِی بِالطِّیبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ، فَاِنَّهٗ خِضَابٌ، قَالَتْ: قُلْتُ: بِاَیِّ شَیْءٍ اَمْتَشِطُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِینَ بِهٖ رَاْسَكِ

❀❀ اُم حکیم بنت اسید اپنی والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ان کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔

ان کی آنکھیں خراب ہوئیں تو انہوں نے آنکھوں میں جلاء (مخصوص قسم کا سرمہ) لگالیا، پھر انہوں نے اپنی کنیز کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج کر جلاء (سرمہ) لگانے کے بارے میں دریافت کیا: تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم (عدت کے دوران) یہ سرمہ نہ لگاؤ، البتہ اگر انتہائی مجبوری ہو تو اسے رات کے وقت لگا کر، دن کے وقت اسے صاف کرلو، اس موقعہ پر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں نے اپنی آنکھ پر ایلوا لگایا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ایلوا ہے، اس میں خوشبو نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ چہرے کو آراستہ کردیتا ہے، تم صرف رات کے وقت اسے لگاؤ اور دن کے وقت صاف کردو، کوئی خوشبودار چیز یا مہندی بالوں میں نہ لگاؤ، کیونکہ یہ خضاب ہے"۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا لگاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیری کے پتے بالوں پر لگا کر (پھر انہیں دھولیا کرو)

بَابٌ فِیْ عِدَّةِ الْحَامِلِ

باب: حاملہ عورت کی عدت کا بیان

2306 - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِیُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ اَبَاهُ، كَتَبَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِیِّ، یَاْمُرُهٗ اَنْ یَدْخُلَ عَلٰی

2306–اسنادہ صحیح. ابن وھب: ھو عبد اللہ، ویونس: ھو ابن یزید الایلی، وابن شھاب: ھو محمد بن مسلم الزھری. واخرجہ البخاری (3991) معلقاً و (5319) مختصراً، ومسلم (1484)، والنسائی فی "الکبریٰ" (5682) و (5684) من طرق عن ابن شھاب، بھذا الاسناد. واخرجہ ابن ماجہ (2028) من طریق الشعبی، عن مسروق وعمرو بن عتبۃ، والنسائی فی "الکبریٰ" (5683) من طریق یزید بن ابی حبیب، عن ابن شھاب، عن عبید اللہ بن عبد اللہ، عن زُفَر بن اوس، ثلاثتھم (مسروق وعمرو بن عتبۃ وزفر بن اوس) عن سبیعۃ، بہ. وھو فی "مسند احمد" (27435)، و "صحیح ابن حبان" (4294).

Marfat.com

سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ، فَيَسْاَلَهَا، عَنْ حَدِيْثِهَا، وَعَمَّا قَالَ لَهَا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، يُخْبِرُهُ اَنَّ سُبَيْعَةَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِىْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّىَ عَنْهَا فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهِىَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ، فَقَالَ لَهَا: مَا لِى اَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْتَجِيْنَ النِّكَاحَ؟ اِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِىْ ذٰلِكَ، جَمَعْتُ عَلَىَّ ثِيَابِىْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَفْتَانِىْ بِاَنِّىْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِىْ، وَاَمَرَنِىْ بِالتَّزْوِيْجِ، اِنْ بَدَا لِىْ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَا اَرٰى بَاْسًا اَنْ تَتَزَوَّجَ حِيْنَ وَضَعَتْ، وَاِنْ كَانَتْ فِىْ دَمِهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ

❁❁ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے عمر بن عبداللہ زہری کو خط لکھ انہیں یہ حکم دیا کہ وہ سیدہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے ان کے واقعہ کے بارے میں دریافت کریں، اور اس بارے میں بھی کہ جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کیا فرمایا تھا؟ تو عمر بن عبداللہ نے عبداللہ بن عتبہ کو خط لکھ کر بتایا کہ سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا:

وہ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں، جن کا تعلق بنو عامر بن لوی سے تھا، اور انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف بھی حاصل تھا، حجۃ الوداع کے موقعہ پر وہ خاتون جب بیوہ ہوئیں، تو وہ حاملہ تھیں، اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ دن بعد ہی انہوں نے حمل کو جنم دیا۔

جب ان کا نفاس ختم ہوا، تو وہ نکاح کے پیغام کے لیے آراستہ ہوئیں، بنو عبدالدار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ابوسنابل بن بعکک ان کے پاس آئے اور بولے: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں آراستہ دیکھ رہا ہوں، شاید تم شادی کرنا چاہ رہی ہو، اللہ کی قسم! تم اس وقت تک شادی نہیں کر سکتی ہو، جب تک چار ماہ دس دن نہیں گزر جاتے۔

سیدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب اس نے مجھ سے یہ کہا، تو میں نے شام کے وقت چادر اوڑھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ جواب دیا: جب میں نے حمل کو جنم دیا تھا، اس وقت میری عدت ختم ہو چکی ہے، آپ نے مجھے اجازت دی کہ اگر میں مناسب سمجھوں تو شادی کر لوں۔

ابن شہاب کہتے ہیں: میرے نزدیک ایسی عورت کے بچے کو جنم دینے کے بعد شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ اس کا شوہر اس کے (نفاس سے) پاک ہونے سے پہلے اس کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

2307 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ لَاُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ

الْقُصْرَى بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَعَشْرًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھی چاہے، میں اس کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوں، کہ خواتین کے احکام سے متعلق چھوٹی سورت (یعنی سورہ طلاق) چار ماہ دس دن کے حکم، (جو سورہ بقرہ میں ہے) کے بعد نازل ہوئی تھی۔

بَابٌ فِیْ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ

باب: امّ ولد کی عدت (کا حکم)

2308 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُمْ ح، وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنَا سُنَّةً، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: سُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ يَعْنِیْ اُمَّ الْوَلَدِ

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم لوگ ہمارے لیے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو خلط ملط نہ کرو (یہاں ایک لفظ، ایک راوی نے مختلف نقل کیا ہے) بیوہ عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہوتی ہے، (راوی کہتے ہیں:) ان کی مراد ''ام ولد'' تھی۔

بَابُ الْمَبْتُوتَةِ لَا يَرْجِعُ اِلَيْهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

باب: طلاق بتہ یافتہ عورت سے، اس (کو طلاق دینے والا سابقہ) شوہر، اس وقت تک رجوع نہیں کر سکتا، جب تک وہ عورت دوسری شادی (کر کے بیوہ یا مطلقہ نہیں ہو جاتی)

2309 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

2307–اسناده صحيح . ابو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والاعمش : هو سليمان بن مهران، ومُسلم : هو ابن صُبيح، ومسروق: هو ابن الاجدع، وعبد الله: هو ابن مسعود. واخرجه ابن ماجه (2030) من طريق ابى معاوية، بهذا الاسناد. واخرج بنحوه البخارى (4532) و (4910)، والنسائى فى "الكبرى" (5686) و (5687) و (11540) و (11541) من طرق عن ابن مسعود.

2309–اسناده صحيح . مسدَّدٌ: هو ابن مسرهد الاسدى، وابو معاوية : هو محمد ابن خازم الضرير، والاعمش : هو سليمان بن مهران، وابراهيم : هو ابن يزيد النخعى، والاسود: هو ابن يزيد النخعى. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (5570) من طريق ابى معاوية، بهذا الاسناد .وهو فى "مسند احمد" (24149)، و"صحيح ابن حبان" (4122). واخرجه البخارى (2639) و (5260) و (5265) و (5317) و (5792) و (6084)، ومسلم (1433) (111 - 114)، وابن ماجه (1932)، والترمذى (1146)، والنسائى فى "الكبرى" (5509) و (5571) و (5572) و (5574) من طريق عروة بن الزبير، والبخارى (5261)، ومسلم (1433) (115)، والنسائى (5575) من طريق القاسم ابن محمد، والبخارى (5825) من طريق عكرمة مولى ابن عباس، ثلاثتهم، عن عائشة، به . وهو فى "مسند احمد" (24058)، و"صحيح ابن حبان" (4119) و (4120).

Marfat.com

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ - يَعْنِىْ ثَلَاثًا - فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُوَاقِعَهَا اَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ؟ قَالَتْ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَذُوقَ عُسَيْلَةَ الْاٰخَرِ، وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو اپنی بیوی کو طلاق دیدیتا ہے (راوی کہتے ہیں: ان کی مراد ہے: تین طلاقیں دیدیتا ہے) پھر وہ عورت دوسرے شخص سے شادی کرلیتی ہے اور وہ شخص اس عورت کی رخصتی کروالیتا ہے لیکن اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدیتا ہے، تو کیا وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ پہلے شوہر کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی، جب تک وہ دوسرے شوہر کا شہد نہیں چکھ لیتی اور وہ مرد اس کا شہد نہیں چکھ لیتا (یعنی وہ وظیفہ زوجیت ادا نہیں کرلیتے)۔''

بَابٌ فِىْ تَعْظِيْمِ الزِّنَا

باب: زنا کی شدید (مذمت کا بیان)

2310 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَىُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ: اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَاْكُلَ مَعَكَ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ: اَنْ تُزَانِىَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ، قَالَ: وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ) (الفرقان: 68) الْاٰيَةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دو، حالانکہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں پیدا کیا ہے، میں نے دریافت کیا: پھر کون سا

2310-اسناده صحيح. محمد بن كثير: هو العبدى، وسفيان: هو ابن سعيد الثورى، ومنصور: هو ابن المعتمر السلمى، وابو وائل: هو شقيق بن سلمة الاسَدى، وعمرو بن شُرَحبيل: هو ابو ميسرة الهمدانى الكوفى. واخرجه البخارى (4477) و (4761) و (6001) و (6811) و (7520)، ومسلم (86)، والترمذى (3457)، والنسائى فى "الكبرى" (7086) و (10920) و (11305) من طريق منصور، بهذا الاسناد. ولم يَرِدْ عند بعضهم ذكر الآية. واخرجه البخارى (6811) و (6861) و (7532)، ومسلم (86)، والترمذى (3457)، والنسائى فى "الكبرى" (11305) من طريق الاعمش سليمان بن مهران، والبخارى (6811)، والترمذى (3456)، والنسائى (3462) و (3463) من طريق واصل الاحدب، والنسائى (3464) من طريق عاصم بن بهدلة، ثلاثتهم عن ابى وائل، به. وبعضهم ايضاً دون ذكر الآية. وهو فى "مسند احمد" (4131)، و"صحيح ابن حبان" (4414) و (4415) و (4416). وانظر تمام كلامنا عليه فى "المسند." واخرجه البخارى (4761) و (6811)، والترمذى (3458) و (3459)، والنسائى (7087) من طريق واصل بن حيان الاحدب، والنسائى (3464) من طريق عاصم بن بهدلة، و (11304) من طريق الاعمش

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس اندیشہ کے تحت قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ بیٹھ کر کھائیں گے (یعنی ان کی خوراک کا بندوبست کیسے ہوگا؟) میں نے دریافت کیا:

پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے اس جواب کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی:

''وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے، اور جس کو اللہ تعالیٰ نے محترم قرار دیا ہے، اسے ناحق طور پر قتل نہیں کرتے اور وہ زنا نہیں کرتے''

2311 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: جَاءَتْ مِسْكِينَةٌ لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ، فَقَالَتْ: اِنَّ سَيِّدِي يُكْرِهُنِي عَلَى الْبِغَاءِ فَنَزَلَ فِي ذٰلِكَ: (وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ) (النور: 33)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری کی کنیز نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: میرا آقا مجھے زنا کاری پر مجبور کرتا ہے، (راوی کہتے ہیں:) تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو''

2312 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ اَبِيهِ، (وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ)، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ غَفُورٌ لَهُنَّ الْمُكْرَهَاتِ

❀❀ معتمر، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

''اور جو انہیں مجبور کرے، تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''

سعید بن ابوالحسن کہتے ہیں: یعنی جن کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا۔

2311–واخرجه النسائی فی "الکبریٰ" (11301) من طریق حجّاج، بهذا الاسناد. واخرجه مسلم (3029) من طریق ابی سفیان طلحة بن نافع

Marfat.com

كِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب: روزوں کے بارے میں روایات

بَابُ مَبْدَإِ فَرْضِ الصِّيَامِ

باب: روزوں کی فرضیت کا آغاز

2313 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ) (البقرة: **183**)، فَكَانَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّوُا الْعَتَمَةَ حَرُمَ عَلَيْهِمُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالنِّسَاءُ، وَصَامُوا اِلَى الْقَابِلَةِ، فَاخْتَانَ رَجُلٌ نَفْسَهُ، فَجَامَعَ امْرَاَتَهُ، وَقَدْ صَلَّى الْعِشَاءَ، وَلَمْ يُفْطِرْ، فَاَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ يُسْرًا لِمَنْ بَقِيَ وَرُخْصَةً وَمَنْفَعَةً، فَقَالَ سُبْحَانَهُ: (عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ) (البقرة: **187**) الْاٰيَةَ، وَكَانَ هٰذَا مِمَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهِ النَّاسَ وَرَخَّصَ لَهُمْ وَيَسَّرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض قرار دیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض قرار دیا گیا تھا"

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جب لوگ عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے، تو ان کے لیے کھانا پینا اور بیوی کے ساتھ صحبت کرنا حرام ہو جاتا تھا، اور وہ اگلے دن شام تک کے لیے روزہ دار ہو جاتے تھے، ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے آپ کے ساتھ خیانت کی اور اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی، جبکہ وہ عشاء کی نماز ادا کر چکا تھا، اس نے ابھی کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اس حوالے سے لوگوں کے لیے آسانی، رخصت اور فائدہ بنا دے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ تم نے اپنے آپ کے ساتھ خیانت کی ہے"

تو یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع عطا کیا، انہیں رخصت عطا کی انہیں آسانی فراہم کی۔

2314 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ،

2313-حديث صحيح، وهذا اسناد حسن. على بن حسين بن واقد حسن الحديث. يزيد النحوى: هو يزيد بن ابى سعيد، وعكرمة: هو مولى ابن عباس. واخرجه البيهقى فى "الكبرى" /4 201 من طريق ابى داود، بهذا الاسناد.

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا صَامَ، فَنَامَ لَمْ يَاْكُلْ اِلٰى مِثْلِهَا، وَاِنَّ صِرْمَةَ بْنَ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيَّ اَتٰى امْرَاَتَهُ، وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: عِنْدَكِ شَيْءٌ، قَالَتْ: لَا، لَعَلِّي اَذْهَبُ فَاَطْلُبُ لَكَ شَيْئًا، فَذَهَبَتْ وَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَجَاءَتْ، فَقَالَتْ: خَيْبَةً لَكَ فَلَمْ يَنْتَصِفِ النَّهَارُ حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهِ، وَكَانَ يَعْمَلُ يَوْمَهُ فِي اَرْضِهِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ: (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ) (البقرة: 187) قَرَاَ اِلٰى قَوْلِهِ: (مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187)

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب کوئی شخص روزہ رکھتا اور سو جاتا، تو وہ اگلے دن شام تک کچھ کھا پی نہیں سکتا تھا، ایک مرتبہ حضرت صرمہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پاس آئے، انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (کھانے پینے کے لیے) کچھ ہے، اس خاتون نے جواب دیا: جی نہیں! میں جاتی ہوں اور آپ کے لیے کچھ لے کر آتی ہوں وہ خاتون چلی گئی تو ان صاحب کی آنکھ لگ گئی جب وہ خاتون آئی اور انہیں (سوتے ہوئے پایا) تو بولی: آپ کے لیے خرابی ہے، دوسرے دن دوپہر تک ان پر غشی طاری ہونے لگی، وہ دن کے وقت اپنی زمین پر کام کاج کرتے رہے تھے، اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کرنا حلال قرار دیا گیا ہے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ان الفاظ تک تلاوت کی

''فجر (یعنی صبح صادق) میں سے''

بَابُ نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالٰى: (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ)

باب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا منسوخ ہونا ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ان پر فدیہ لازم ہے''

2315 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلٰى سَلَمَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) (البقرة: 184)، كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی۔

2314-اسناده صحيح . قال الحافظ فى "الفتح" /1 :351 وسماع اسرائيل من ابى اسحاق -وهو عمرو بن عبد الله السبيعى- فى غاية الاتقان للزومه اياه، لانه جده، وكان خصيصاً به. ابو احمد: هو محمد بن عبد الله بن الزبير الزبيرى، واسرائيل : هو ابن يونس السبيعى . وصرمة بن قيس، كذا فى الاصول وهو الصواب، ووقع عند البخارى : قيس بن صرمة، وقد جزم الداوودى والسهيلى وغيرهما بانه وقع مقلوباً فى رواية البخارى . وقد فاتنا ان نبه عليه فى "صحيح ابن حبان " (3460) فليستدرك من هنا . واخرجه البخارى (1915)، و (4508) بنحوه، والترمذى (3206) من طريق عبيد الله بن موسى، عن اسرائيل، بهذا الاسناد . وقال الترمذى: حسن صحيح .واخرجه البخارى (4508) بنحوه، والنسائى فى "الكبرى" (2489) و (10956) من طريقين عن ابى اسحاق، به.وهو فى "مسند احمد" (18611)، و"صحيح ابن حبان" (3460) و (3461).

Marfat.com

''اور جولوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پرایک مسکین کا کھانا فدیہ کے طور پرلازم ہے''۔

(حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ہم میں سے جوشخص روزہ نہ رکھ کر، فدیہ دینا چاہتا ہووہ ایسا کرلیتا تھا، یہاں تک کہ اس کے بعدوالی آیت نازل ہوئی اوراُس نے اِسے منسوخ کردیا۔

2316 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ یَزِیدَ النَّحْوِیِّ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (وَعَلَی الَّذِینَ یُطِیقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِینٍ) (البقرة: **184**)، فَکَانَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ اَنْ یَفْتَدِیَ بِطَعَامِ مِسْکِینٍ افْتَدَی وَتَمَّ لَهٗ صَوْمُهٗ، فَقَالَ: (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَهٗ وَاَنْ تَصُومُوا خَیْرٌ لَکُمْ) (البقرة: **184**)، وَقَالَ: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَیَّامٍ اُخَرَ) (البقرة: **185**)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور جواس کی طاقت رکھتے ہیں ان پرفدیہ دینالازم ہے جوایک مسکین کا کھانا ہوگا''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) توان میں سے جوشخص ایک مسکین کا کھانا فدیے کے طور پر دینا چاہتا وہ فدیہ دے دیتا اوراس کا روزہ مکمل ہوجاتا، تواللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

''جوشخص خوشی سے اچھائی کرے گا، تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اوراگر تم لوگ روزہ رکھو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے''

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جوشخص رمضان کے مہینے کو پائے وہ روزہ رکھے اور جوشخص بیمار ہو یا سفر پر ہو، تو وہ ان کی گنتی دوسرے دنوں میں پوری کرے''

بَابُ مَنْ قَالَ: هِیَ مُثْبَتَةٌ لِلشَّیْخِ وَالْحُبْلٰی

باب: جولوگ اس بات کے قائل ہیں: یہ آیت بوڑھے شخص اور حاملہ عورت کے حق میں ثابت شدہ ہے۔

2317 - حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، اَنَّ عِکْرِمَةَ، حَدَّثَهٗ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اُثْبِتَتْ لِلْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ

2315–اسنادہ صحیح. عمرو بن الحارث: هو ابن یعقوب الانصاری، وبُکیر: هو ابن عبد الله بن الاشج. واخرجه البخاری (4507)، ومسلم (1145)، والترمذی (809)، والنسائی فی "الکبری" (2637) و (10950) عن قتیبة بن سعید، بهذا الاسناد. وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح غریب. واخرجه مسلم (1145) من طریق عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، به. وهو فی "صحیح ابن حبان" (3478) و (3624).

2316–ضعیف، وقد رُوی عن ابن عباس باسانید اصح من هذا واوثق رجالاً بانه کان یذهب الی ان هذه الآیة محکمة ولیست بمنسوخة، کما سیاتی عند المصنف برقم (2318). واخرجه الطبری فی "تفسیره" 2/ 133 عن محمد بن حمید الرازی، عن یحیٰی ابن واضح ابی تمیلة، عن الحسین بن واقد، عن یزید النحوی، عن عکرمة والحسن البصری، به مرسلاً. ومحمد بن حمید الرازی متروك، ثم ان روایته هنا مرسلة

2317–اسناده صحیح. قتادة: هو ابن دِعامة، وابان: هو ابن یزید العطار. واخرجه الطبری فی "تفسیره" 2/ 139

Marfat.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے حق میں یہ ثابت شدہ ہے۔

2318 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ، عَنْ سَعِیْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (وَعَلَى الَّذِینَ یُطِیقُونَهُ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِینٍ) (البقرة: **184**)، قَالَ: كَانَتْ رُخْصَةً لِلشَّیْخِ الْكَبِیرِ، وَالْمَرْاَةِ الْكَبِیرَةِ، وَهُمَا یُطِیقَانِ الصِّیَامَ اَنْ یُفْطِرَا، وَیُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ یَوْمٍ مِسْكِینًا، وَالْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعُ اِذَا خَافَتَا،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: یَعْنِی عَلٰى اَوْلَادِهِمَا اَفْطَرَتَا وَاَطْعَمَتَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جولوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر فدیہ دینا لازم ہے جو ایک مسکین کا کھانا ہے''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ رخصت عمر رسیدہ بوڑھے، عمر رسیدہ عورت کے لیے تھی، جبکہ وہ دونوں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں (رخصت یہ تھی) کہ وہ روزہ ترک کر دیں، اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں، حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو جب یہ اندیشہ ہو (تو وہ بھی ایسا کر سکتی ہیں)

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: انہیں اپنی اولاد کے بارے میں اندیشہ ہو، تو وہ روزہ ترک کر کے کھانا کھلا سکتی ہیں۔

بَابُ الشَّهْرِ یَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِینَ

باب: مہینہ کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے

2319 - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَمْرٍو یَعْنِی ابْنَ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّیَّةٌ لَا نَكْتُبُ، وَلَا نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَخَنَسَ سُلَیْمَانُ اُصْبُعَهُ فِی الثَّالِثَةِ، یَعْنِی تِسْعًا وَعِشْرِینَ وَثَلَاثِینَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم امی لوگ ہیں، ہم تحریر نہیں کرتے اور حساب نہیں کرتے ہیں، مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔

سلیمان نامی راوی نے تیسری مرتبہ ایک انگلی کو نیچے کر لیا یعنی مہینہ کبھی 29 دن کا ہوتا ہے، اور کبھی 30 دن کا بھی ہوتا ہے۔

2320 - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْعَتَكِیُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ

2319–واخرجه البخاری (1913)، ومسلم (1080)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (2462) و (2463) و (2464) مختصراً و (5853) من طریق شعبة، ومسلم (1080)، والنسائی (2461) من طریق سفیان الثوری، كلاهما عن الاسود بن قیس، بهذا الاسناد. واخرجه مختصراً وتاماً البخاری (1908) و (5302)، ومسلم (1080)، والنسائی (2460) من طرق عن عبد الله بن عمر، به. وهو فی "مسند احمد" (4611) و (4815) و (5017)، و "صحیح ابن حبان" (3449) و (3454) و (3455).

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ، قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا كَانَ شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَظَرَ لَهُ، فَإِنْ رُئِيَ فَذَاكَ، وَإِنْ لَمْ يُرَ، وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ، وَلَا قَتَرَةٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، فَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ، أَوْ قَتَرَةٌ أَصْبَحَ صَائِمًا، قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يُفْطِرُ مَعَ النَّاسِ، وَلَا يَأْخُذُ بِهٰذَا الْحِسَابِ،

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہینہ (کبھی) 29 دن کا ہوتا ہے، تو چاند کو دیکھے بغیر روزے رکھنا شروع نہ کرو، اور چاند کو دیکھے بغیر روزے رکھنا ختم نہ کرو، اگر بادلوں کی وجہ سے وہ نظر نہ آ سکے تو 30 دن کی گنتی پوری کرلو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: جب شعبان کی 29 تاریخ ہوتو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے چاند کا جائزہ لیا جاتا تھا، اگر وہ نظر آ جاتا تو ٹھیک تھا اگر دکھائی نہیں دیتا تھا اور اس کے نظر نہ آنے میں کوئی بادل یا غبار رکاوٹ نہ ہوتا تو وہ روزہ رکھ لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ ہی روزہ ختم کرتے تھے وہ اس حساب کو اختیار نہیں کرتے تھے۔

2321 - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنِي أَيُّوبُ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ بَلَغَنَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ، ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ، وَإِنَّ أَحْسَنَ مَا يُقْدَرُ لَهُ أَنَّا إِذَا رَأَيْنَا هِلَالَ شَعْبَانَ لِكَذَا وَكَذَا، فَالصَّوْمُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لِكَذَا وَكَذَا، إِلَّا أَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ

❁❁ ایوب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اہل بصرہ کی طرف خط لکھا کہ ہم تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں ''جو بھی حساب لگایا جاتا ہے، اس میں سب سے بہترین یہ ہے کہ اگر ہم نے شعبان کا چاند فلاں، فلاں دن دیکھا تھا، تو اگر اللہ نے چاہا، تو روزہ فلاں دن ہوگا، البتہ اگر لوگ اس سے پہلے، پہلی کا چاند دیکھ لیں، تو حکم مختلف ہوگا۔''

2322 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَا صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا مَعَهُ ثَلَاثِينَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جتنی مرتبہ 30 روزے رکھے ہیں، آپ کے ساتھ اس سے زیادہ مرتبہ 29 روزے رکھیں ہے۔

2323 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ،

2320–واخرجه البخاری (1906)، ومسلم (1080)، والنسائی فی "الکبری" (2442) و (2443) من طرق عن نافع، به.

Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ، وَذُو الْحِجَّةِ

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابوبکر اپنے والد سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذوالحج''

بَابٌ اِذَا اَخْطَاَ الْقَوْمُ الْهِلَالَ

باب: جب لوگوں کو پہلی کا چاند دیکھنے میں غلطی ہو جائے

2324 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ قَالَ: وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ، وَاَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ، وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ، وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ، وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ، وَكُلُّ جَمْعٍ مَوْقِفٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تمہارا عید الفطر کا دن اس دن ہوگا جب تم روزے رکھنا ختم کر دو گے، اور قربانی کا دن اس دن ہوگا جس دن تم قربانی کرو گے عرفہ سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے، منیٰ سارے کا سارا قربانی کی جگہ ہے اور مکہ کا ہر راستہ قربانی کی جگہ ہے اور مزدلفہ سارا وقوف کی جگہ ہے۔''

بَابٌ اِذَا اُغْمِيَ الشَّهْرُ

باب: جب مہینہ ڈھانپا گیا ہو (یعنی پہلی کے چاند کے دن مطلع ابر آلود ہو)

2325 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ، ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ

2323–اسناده صحيح. مسدَّد: هو ابن مُسرْهَد الأسَدى، وخالد الحذاء: هو ابن مِهران البصرى. واخرجه البخارى (1912)، ومسلم (1089)، وابن ماجه (1659)، والترمذى (701) من طرق عن خالد، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن. واخرجه البخارى (1912)، ومسلم (1089) من طريق اسحاق بن سويد، عن عبد الرحمن بن ابى بكرة، به. وهو فى "مسند احمد" (20399)، و"صحيح ابن حبان" (325).

2325–اسناده صحيح. معاوية بن صالح: هو ابن حُدَير الحضرمى الحمصى. واخرجه اسحاق بن راهويه فى "مسنده" (1675)، واحمد (25161)، وابن خزيمة فى "صحيحه" (1910)، وابن حبان (3444)، والطبرانى فى "مسند الشاميين" (1921)، والدارقطنى فى "سننه" (2149) وابن عبد البر فى "التمهيد" /14 353 من طرق عن عبد الرحمن بن مهدى، بهذا الاسناد. وقال الدارقطنى: هذا اسناد حسن صحيح. واخرجه ابن الجارود فى "المنتقى" (377) مطولاً من طريق اسد بن موسى، والحاكم فى "المستدرك" /1 423، والبيهقى /4 206

Marfat.com

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا جتنا زیادہ اہتمام کرتے تھے اتنا کسی مہینے کا نہیں کرتے تھے، پھر آپ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرتے تھے، اگر آپ پر بادل چھایا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم 30 کی تعداد پوری کرتے تھے، اور پھر روزے رکھنے شروع کرتے تھے۔

2326 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ، ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ سُفْيَانُ، وَغَيْرُهُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسَمِّ حُذَيْفَةَ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(رمضان) کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو، جب تک تم پہلی کا چاند دیکھ نہیں لیتے یا تم گنتی پوری نہیں کر لیتے تم روزے رکھتے رہو، یہاں تک کہ جب تم (شوال کا) پہلی چاند دیکھ لو یا گنتی پوری کر لو پھر عید الفطر کرو۔''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) □ یہ روایت سفیان اور دیگر راویوں نے اپنی سند کے ساتھ ایک صحابی کے حوالے سے نقل کی ہے، ان راویوں نے صحابی کا تمام حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ مَنْ قَالَ: فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ

باب: جو لوگ اس بات کے قائل ہیں: اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں، تو تم 30 روزے رکھو

2327 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ، وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، وَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَمَامَةٌ، فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ، ثُمَّ أَفْطِرُوا وَالشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، وَشُعْبَةُ، وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَقُولُوا: ثُمَّ أَفْطِرُوا،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ حَاتِمُ بْنُ مُسْلِمٍ ابْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، وَأَبُو صَغِيرَةَ زَوْجُ أُمِّهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(رمضان نے) مہینے سے پہلے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کر دو، ماسوائے اس صورت کے کوئی شخص (کسی

2327- واخرجه الترمذی (696)، والنسائی فی "الکبری" (2450) و (2451) و (2510) من طرق عن سماك، بهذا الاسناد.
وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح.

دوسرے معمول کے مطابق) روزے رکھتا ہو (تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے)

چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو، اور اس وقت تک رکھتے رہو، (جب تک شوال کا پہلی کا) چاند دیکھ نہیں لیتے اور اگر اسے دیکھنے میں کوئی بادل (وغیرہ) رکاوٹ ہو، تو تم **30** کی گنتی پوری کر لو اور پھر روزے رکھنا ختم کرو، اور مہینہ (کبھی) **29** دن کا بھی ہوتا ہے۔"

ﷺ (امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں "پھر تم روزے رکھنا ختم کرو"

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راوی کا نام حاتم بن مسلم بن ابوصغیرہ ہے، ابوصغیرہ اس کی والدہ کا شوہر (اس کا سوتیلا باپ) تھا۔

بَابٌ فِي التَّقَدُّمِ

باب: تقدم کا بیان

2328 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَسَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: هَلْ صُمْتَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمًا، وَقَالَ: اَحَدُهُمَا يَوْمَيْنِ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے شعبان کے آخری دنوں میں روزہ رکھا ہے، اس نے جواب دیا جی نہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم روزے رکھنا ختم کرو، تو ایک دن روزہ رکھ لینا۔"

کسی ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں "دو دن"

2329 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ فَرْوَةَ، قَالَ: قَامَ مُعَاوِيَةُ فِي النَّاسِ بِدَيْرِ مِسْحَلٍ الَّذِي عَلٰى بَابِ حِمْصَ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْهِلَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَاَنَا مُتَقَدِّمٌ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَفْعَلَهُ فَلْيَفْعَلْهُ، قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ السَّبَئِيُّ، فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ، اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ شَيْءٌ مِنْ رَاْيِكَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: صُوْمُوا الشَّهْرَ وَسِرَّهُ،

2328–واخرجه البخاری (1983)، ومسلم (1161)، والنسائی فی "الکبریٰ" (2881 - 2884) من طرق عن مطرف، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (19839)، و: "صحیح ابن حبان" (3587) و (3588).

2329–واخرجه الطبرانی فی "الکبیر" /19 (901)، و"مسند الشامیین" (795)، والبیهقی فی "الکبریٰ" /4 210 من طریق الولید بن مسلم، بهذا الاسناد.

Marfat.com

❁❁ مغیرہ بن فروہ بیان کرتے ہیں: دیر بن مسحل میں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، یہ حمص دروازے کے پاس ایک جگہ ہے انہوں نے فرمایا: اے لوگو! ہم نے (شعبان کا) چاند فلاں، فلاں دن دیکھا تھا، اور (رمضان) کا چاند نظر آنے سے پہلے روزہ رکھنا شروع کر دیا ہے، جو شخص ایسا کرنا چاہیے تو وہ بھی یہ کر لے، تو مالک بن ہبیرہ ان کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: اے حضرت معاویہ! آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کچھ سنا ہوا ہے، یا آپ اپنی رائے کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں؟ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پورا مہینہ روزے رکھو اور اس کے آغاز میں بھی''

2330 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: قَالَ الْوَلِيْدُ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ، يَقُوْلُ: سِرُّهُ اَوَّلُهُ،

❁❁ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس سے مراد مہینے کا ابتدائی حصہ ہے۔

2331 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ، قَالَ: كَانَ سَعِيْدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، يَقُوْلُ: سِرُّهُ اَوَّلُهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: سِرُّهُ وَسَطُهُ، وَقَالُوْا: آخِرُهُ

❁❁ سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: لفظ ''سرہ'' سے مراد اس کا ابتدائی حصہ ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ ''سرہ'' سے مراد اس کا درمیان ہے، بعض نے کہا اس کا آخری حصہ مراد ہے۔

بَابٌ اِذَا رُئِيَ الْهِلَالُ فِيْ بَلَدٍ قَبْلَ الْاٰخَرِيْنَ بِلَيْلَةٍ

باب: جب کسی ایک شہر میں، دوسرے علاقوں سے ایک رات پہلے، پہلی کا چاند نظر آ جائے

2332 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ، اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ، اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ ابْنَةَ الْحَارِثِ، بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ، بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ، فَرَاَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَاَلَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ: مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ قُلْتُ: رَاَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، قَالَ: اَنْتَ رَاَيْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَرَاٰهُ النَّاسُ، وَصَامُوْا، وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، قَالَ: لٰكِنَّا رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُهُ حَتّٰى نُكْمِلَ الثَّلَاثِيْنَ، اَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: اَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ، قَالَ: لَا، هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ کریب بیان کرتے ہیں: سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شام

2332- واخرجه مسلم (1087)، والترمذی (702)، والنسائی فی "الکبریٰ" (2432) من طرق عن اسماعیل بن جعفر، بهذا الاسناد. وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح غریب. وهو فی "مسند احمد" (2789)

Marfat.com

بھیجا، وہ بیان کرتے ہیں: میں شام آیا، وہاں سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کا کام پورا کیا، ابھی میں شام میں ہی موجود تھا کہ اسی دوران رمضان کے چاند کا اعلان ہوگیا، ہم نے جمعہ کی رات میں پہلی کا چاند دیکھ لیا، پھر جب مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ آیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حال احوال دریافت کیا، انہوں نے پہلی کے چاند کا ذکر کیا، اور دریافت کیا: تم لوگوں نے پہلی کا چاند کب دیکھا؟ میں نے جواب دیا: میں نے تو اسے شب جمعہ میں دیکھا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے خود اسے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا تھا، اور لوگوں نے روزہ بھی رکھا تھا، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن ہم نے تو ہفتے کی رات اسے دیکھا ہے، ہم تو اس وقت تک روزہ رکھتے رہیں گے جب تک ہم **30** کی تعداد پوری نہیں کر لیتے یا پہلی کے چاند کو نہیں دیکھ لیتے۔

میں نے دریافت کیا: کیا آپ کے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند کو دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے، انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کے رسول نے ہمیں یہ ہی حکم دیا ہے۔

2333 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي رَجُلٍ كَانَ بِمِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ، فَصَامَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَشَهِدَ رَجُلَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْأَحَدِ، فَقَالَ: لَا يَقْضِي ذٰلِكَ الْيَوْمَ الرَّجُلُ، وَلَا أَهْلُ مِصْرِهِ، إِلَّا أَنْ يَعْلَمُوا أَنَّ أَهْلَ مِصْرٍ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ قَدْ صَامُوا يَوْمَ الْأَحَدِ فَيَقْضُونَهُ

❀❀ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شہر میں موجود ہو، اور اس نے پیر کے دن روزہ رکھا ہوا ہو، اور پھر دو آدمی یہ گواہی دیں، انہوں نے اتوار کی رات (یعنی ہفتے اور اتوار کی درمیانی رات) میں چاند دیکھ لیا تھا، حسن فرماتے ہیں: یہ شخص اور اس کے شہر کے رہنے والے لوگ اس دن کا روزہ قضاء نہیں کریں گے، البتہ اگر انہیں اس بات کا علم ہو کہ مسلمانوں کے کسی شہر کے رہنے والے تمام لوگوں نے ہفتے کے دن روزہ رکھا تھا، تو پھر وہ اس کی قضاء کریں گے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

باب: شک والے دن میں روزہ رکھنے کا ناپسندیدہ ہونا

2334 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ، فَأُتِيَ بِشَاةٍ فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ، فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ صلہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک ایسے دن میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، جس کے بارے میں شک تھا (کہ آج روزہ ہے یا نہیں ہے؟) ایک بکری لائی گی، تو حاضرین میں سے ایک شخص پیچھے ہٹ گیا حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو

2334- اسناده قوی من اجل ابی خالد الاحمر - واسمه سليمان بن حيان - فهو صدوق لا باس به. وقد صحح اسناده الدارقطنی (2150)، والحاكم /1 423 - 424، وسكت عنه الذهبی. ابو اسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعی. واخرجه ابن ماجه (1645)، والترمذی (694)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (2509)

Marfat.com

شخص آج کے دن روزہ رکھے گا، اس نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

بَابٌ فِيمَنْ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

باب: جو شخص شعبان کو رمضان کے ساتھ ملادے (یعنی مسلسل روزے رکھے)

2335 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُقَدِّمُوا صَوْمَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ، وَلَا يَوْمَيْنِ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ صَوْمٌ يَصُومُهُ رَجُلٌ، فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الصَّوْمَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رمضان کے روزے سے ایک دن پہلے یا دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کرو، البتہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے (معمول کے مطابق) روزے رکھتا ہو تو وہ یہ روزہ رکھ سکتا ہے۔''

2336 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا اِلَّا شَعْبَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ

❁❁ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ سال میں کسی بھی مہینے میں پورا مہینہ روزہ نہیں رکھتے تھے، صرف شعبان میں ایسا کرتے تھے، آپ اسے رمضان کے ساتھ ملادیتے تھے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ ذٰلِكَ

باب: اس کا مکروہ ہونا

2337 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَدِمَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَدِينَةَ، فَمَالَ اِلَى مَجْلِسِ الْعَلَاءِ، فَاَخَذَ بِيَدِهِ، فَاَقَامَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ، فَلَا تَصُومُوا، فَقَالَ الْعَلَاءُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَبِي، حَدَّثَنِي، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَشِبْلُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَاَبُو عُمَيْسٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، لَا يُحَدِّثُ بِهِ، قُلْتُ لِاَحْمَدَ: لِمَ قَالَ؟ لِاَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ، وَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَلَيْسَ هٰذَا عِنْدِي خِلَافَهُ، وَلَمْ يَجِئْ بِهِ غَيْرُ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ

❁❁ عبدالعزیز بن محمد بیان کرتے ہیں: عباد بن کثیر مدینہ منورہ آئے وہ علاء کی محفل میں آئے

Marfat.com

تو علاء نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کھڑا کیا اور بولے: اے (اللہ تو جانتا ہے) یہ شخص اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''جب نصف شعبان گزر جائے تو روزہ نہ رکھو''

تو عباد نے کہا: اے اللہ! (تو یہ بات جانتا ہے) کہ میرے والد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دیگر راویوں نے یہ روایت علاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالرحمٰن نامی راوی اس حدیث کو بیان نہیں کرتے تھے، میں نے امام احمد سے دریافت کیا اس کی وجہ کیا ہے: تو انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس یہ روایت موجود تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے تو وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اس کے برخلاف منقول ہوگا۔

'(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میرے نزدیک یہ اس کے برخلاف نہیں ہے اور اس روایت کو صرف علاء نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَلٰى رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ

باب: دو آدمیوں کا شوال کا چاند دیکھنے کی گواہی دینا

2338 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ اَبُوْ يَحْيَى الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ، مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسٍ، اَنَّ اَمِيْرَ مَكَّةَ خَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ، فَاِنْ لَمْ نَرَهُ، وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا، فَسَاَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ اَمِيْرُ مَكَّةَ، قَالَ: لَا اَدْرِى، ثُمَّ لَقِيَنِىْ بَعْدُ، فَقَالَ: هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ اَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، ثُمَّ قَالَ الْاَمِيْرُ: اِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مِنِّى، وَشَهِدَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلٰى رَجُلٍ، قَالَ الْحُسَيْنُ: فَقُلْتُ لِشَيْخٍ اِلٰى جَنْبِىْ مَنْ هٰذَا الَّذِى اَوْمَاَ اِلَيْهِ الْاَمِيْرُ؟ قَالَ: هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَصَدَقَ كَانَ اَعْلَمَ بِاللّٰهِ مِنْهُ، فَقَالَ: بِذٰلِكَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ہم پہلی کا چاند دیکھ کر (اس کے حساب سے) حج کریں، اگر ہم خود اسے نہیں دیکھتے اور دو عادل گواہ اس کی گواہی دے دیتے ہیں، تو ہم ان کی گواہی کی بنیاد پر حج کرلیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا: مکہ کا امیر کون تھا، اس نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم اس کے بعد میری اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے بتایا: وہ حارث بن حاطب تھے، جو محمد بن حاطب کے بھائی ہیں، پھر اس کے بعد امیر

Marfat.com

نے کہا: تمہارے درمیان وہ شخصیت موجود ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس بات کی گواہی دی ہے (کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے) پھر اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا۔

حسین بن حارث کہتے ہیں: میں نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک بزرگ سے دریافت کیا: یہ صاحب کون ہیں؟ جن کی طرف امیر نے اشارہ کیا ہے تو انہوں نے کہا: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور امیر نے ٹھیک کہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے (احکام) کے بارے میں اس سے زیادہ علم رکھتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا تھا۔

2339 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِءُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَدِمَ اَعْرَابِيَّانِ، فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ لَاَهَلَّا الْهِلَالَ اَمْسِ عَشِيَّةً، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوا، زَادَ خَلَفٌ فِيْ حَدِيْثِهِ،: وَاَنْ يَغْدُوا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ

❁❁ ربعی بن حراش ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رمضان کے آخری دن کے بارے میں لوگوں میں اختلاف ہو گیا، تو دو دیہاتی آئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اللہ کے نام کی (قسم اٹھا کر) گواہی دی کہ ہم نے گزشتہ رات پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ روزہ ختم کر دیں۔

خلف نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: (اور اس بات کا حکم دیا) کہ وہ اگلے دن صبح عید گاہ میں آئیں۔

بَابٌ فِيْ شَهَادَةِ الْوَاحِدِ عَلٰى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے چاند کو دیکھنے کی ایک آدمی کی گواہی (کا، کافی ہونا)

2340 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ ثَوْرٍ، ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ، عَنْ زَائِدَةَ، الْمَعْنٰى، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ، قَالَ الْحَسَنُ فِيْ حَدِيْثِهِ يَعْنِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: يَا بِلَالُ، اَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُوْمُوا غَدًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔

حسن نامی راوی نے اپنی روایت یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یعنی رمضان کے چاند کے بارے میں یہ بات کہی، تو نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: کیا تم اس بات کو گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں یہ اعلان کردو، کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

2341 - حَدَّثَنِیْ مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّهُمْ شَكُّوا فِیْ هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً، فَاَرَادُوا اَنْ لَا یَقُوْمُوا، وَلَا یَصُوْمُوا، فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ مِنَ الْحَرَّةِ، فَشَهِدَ اَنَّهُ رَاَی الْهِلَالَ، فَاُتِیَ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَشَهِدَ اَنَّهُ رَاَی الْهِلَالَ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَنَادَی فِی النَّاسِ اَنْ یَقُوْمُوا وَاَنْ یَصُوْمُوْا،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مُرْسَلًا وَلَمْ یَذْكُرِ الْقِیَامَ اَحَدٌ اِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

❁❁ عکرمہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کے درمیان رمضان کے چاند کے بارے میں اختلاف ہوگیا انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ نہ تو نماز تراویح پڑھے گے اور نہ ہی (اگلے دن) روزہ رکھیں گے، اسی دوران حرہ کی طرف سے ایک دیہاتی آیا اس نے گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے، اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کے رسول ہو، اس نے عرض کی: جی ہاں، اس نے اس بات کی بھی گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ وہ نماز تراویح پڑھیں اور (اگلے دن) روزہ بھی رکھیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بہت سے لوگوں نے یہ روایت عکرمہ کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے، انہوں نے اس میں تراویح ادا کرنے کا ذکر نہیں کیا، صرف حماد بن سلمہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

2342 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِیُّ، وَاَنَا لِحَدِیْثِهِ، اَتْقَنُ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَرَائِی النَّاسُ الْهِلَالَ، فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَنِّیْ رَاَیْتُهُ فَصَامَهُ، وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِیَامِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگوں نے پہلی کا چاند دیکھنے کی کوشش کی میں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا کہ میں نے اسے دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا کہا۔

بَابٌ فِیْ تَوْكِیْدِ السُّحُوْرِ

باب: سحری کرنے کی تاکید

2343 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوْسٰی بْنِ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فَصْلَ مَا

بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ

❁❁ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارے روزہ رکھنے (کے طریقے) اور اہل کتاب کے روزہ رکھنے میں فرق، سحری کھانا ہے''

بَابُ مَنْ سَمَّى السَّحُورَ الْغَدَاءَ

باب: جس نے سحری کو ''ناشتہ'' کا نام دیا

2344 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي رُهْمٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

❁❁ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان میں سحری کھانے کے لیے بلایا اور فرمایا: مبارک ناشتے کی طرف آ جاؤ۔

2345 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ اَبُو الْمُطَرِّفِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی بہترین سحری، کھجور ہے''

بَابُ وَقْتِ السُّحُورِ

باب: سحری کا وقت

2346 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ، يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سُحُورِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا بَيَاضُ الْاُفُقِ الَّذِي هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيرَ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بلال کی اذان اور افق میں اس طرح پھیلنے والی سفیدی، تمہیں سحری سے نہ روکے، جب تک وہ چوڑائی کی سمت میں پھیلنے نہیں لگتی''

2347 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا

يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ، فَاِنَّهُ يُؤَذِّنُ - اَوْ قَالَ: يُنَادِي - لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ، وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُولَ هَكَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُولَ هَكَذَا، وَمَدَّ يَحْيَى بِاُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بلال کی اذان کسی شخص کو سحری کرنے سے نہ روکے، کیونکہ وہ اس لیے اذان دیتا ہے تا کہ نوافل ادا کرنے والا (گھر) واپس چلا جائے اور سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے، صبح صادق اس طرح نہیں ہوتی''

مسدد نامی راوی کہتے ہیں: یحییٰ نامی راوی نے اپنی ہتھیلی کو ملایا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جب تک وہ اس طرح نہیں ہو جاتی۔

(راوی کہتے ہیں) پھر یحییٰ نے اپنی انگلیوں کو پھیلایا (اور کر کے دکھایا کہ یوں ہوتی ہے)

2348 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا وَاشْرَبُوا، وَلَا يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: هٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ اَهْلُ الْيَمَامَةِ

❀❀ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم (سحری کے وقت) کھاتے پیتے رہو اور اوپر کی طرف جانے والی سفیدی تمہیں نہ روکے، تم اس وقت تک کھاتے پیتے رہو، جب تک سرخی چوڑائی کی سمت میں نہیں پھیلنے لگتی''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں اہل یمامہ منفرد ہیں۔

2349 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، الْمَعْنَى، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ) (البقرة: 187) مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: اَخَذْتُ عِقَالًا اَبْيَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ، فَوَضَعْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَتَبَيَّنْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَحِكَ فَقَالَ: اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيضٌ طَوِيلٌ، اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَقَالَ عُثْمَانُ: اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''جب تک سفید دھاگہ، سیاہ دھاگے کے مقابلے میں تمہارے سامنے واضح نہیں ہو جاتا''

2349-اسناده صحيح. مسدّدٌ: هو ابن مسرهد الاسَدى، وابن ادريس: هو عبد الله الاودى، وحُصين: هو ابن عبد الرحمن السُّلمى، والشعبى: هو عامر بن شَراحيل. واخرجه البخارى (1916) و (4509)، ومسلم (1090)، والترمذى (3208) من طرق عن حصين، بهذا الاسناد. واخرجه البخارى (4510)، والترمذى (3209) و (3210)، والنسائى فى "الكبرى" (2490) و (10954) من طريقين عن الشعبى، به. وهو فى "مسند احمد" (19370)، و"صحيح ابن حبان" (3462) و (3463).

Marfat.com

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک سفید دھاگہ لیا اور ایک سیاہ دھاگہ لیا، میں نے ان دونوں کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا، میں نے ان کا جائزہ لیا، تو وہ میرے سامنے واضح نہیں ہوئے (اگلے دن) میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا: پھر تو تمہارا تکیہ بڑا لمبا اور چوڑا ہے، اس سے مراد رات اور دن ہے"

عثمان نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (اس سے مراد) رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلٰى يَدِهِ

باب: آدمی کا (سحری کے وقت) اذان کی آواز سننا، جبکہ (کھانے کا) برتن اس کے ہاتھ میں ہو

2350 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلٰى يَدِهِ، فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور برتن اس وقت اس کے ہاتھ میں ہو، تو وہ اسے رکھے نہیں، جب تک وہ اُس سے اپنی ضرورت کو پورا نہیں کر لیتا"

بَابُ وَقْتِ فِطْرِ الصَّائِمِ

باب: روزہ دار کا افطاری کرنے کا وقت

2351 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى، قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، - زَادَ مُسَدَّدٌ - وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

❁❁ عاصم اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب رات اس طرف سے آ جائے اور دن اس طرف سے رخصت ہو جائے"

یہاں مسدد نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں

"سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطاری کر لے"

2352 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: يَا بِلَالُ، انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ أَمْسَيْتَ؟ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، فَنَزَلَ فَجَدَحَ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ

Marfat.com

اَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

۞۞ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کررہے تھے، آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا، جب سورج غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا: اے بلال! اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ شام ہو لینے دیں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابھی دن باقی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو، وہ اترے اور انہوں نے ستو گھول دیئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا اور ارشاد فرمایا:

''جب تم رات کو دیکھو کہ وہ اِس طرف سے آ گئی ہے، تو روزہ دار روزہ کھول لے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کے ذریعے مشرق کی طرف اشارہ کرکے (یہ بات ارشاد فرمائی)

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ

باب: جلدی افطاری کرنے کا مستحب ہونا

2353 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِاَنَّ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دین اس وقت تک غالب رہے گا، جب تک لوگ جلد افطاری کرتے رہیں گے، کیونکہ یہودی اور عیسائی اس میں تاخیر کرتے ہیں''

2354 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَا وَمَسْرُوقٌ، فَقُلْنَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ، وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ، وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ، وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قُلْنَا: عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَتْ: كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۞۞ ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: میں اور مسروق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کی اے ام المومنین! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو افراد ہیں، ان میں سے ایک صاحب افطاری جلد کر لیتے ہیں (اور مغرب) کی نماز بھی جلد ادا کر لیتے ہیں، جبکہ دوسرے صاحب افطاری ذرا تاخیر سے کرتے ہیں اور (مغرب کی) نماز بھی ذرا تاخیر سے ادا کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: ان میں سے کون افطاری جلدی کرتا ہے اور نماز جلدی ادا کرتا ہے، انہوں نے عرض کی: حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

بَابُ مَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ

باب: کس چیز کے ذریعے افطاری کی جائے؟

2355 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَمِّهَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ صَائِمًا، فَلْيُفْطِرْ عَلَى التَّمْرِ، فَاِنْ لَمْ يَجِدِ التَّمْرَ، فَعَلَى الْمَاءِ فَاِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ

❁❁ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

□ ''جب کسی شخص کا روزہ ہو، تو اسے کھجور کے ذریعے افطاری کرنی چاہیے، اگر اسے کھجور نہیں ملتی، تو پانی کے ذریعے کرلے، کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے''

2356 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ، فَعَلٰى تَمَرَاتٍ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے سے پہلے تازہ کھجوروں کے ذریعے افطاری کرتے تھے، تازہ کھجوریں نہیں ہوتی تھیں تو آپ خشک کھجوروں کے ذریعے افطاری کرلیتے تھے، اگر وہ بھی نہیں ہوتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے چند گھونٹ بھر لیتے تھے۔

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْاِفْطَارِ

باب: افطاری کے وقت پڑھی جانے والی دعا

2357 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى اَبُوْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْمُقَفَّعَ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهِ، فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

❁❁ مروان بن سالم مقفع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیا اور جو بال مٹھی سے زائد تھے انہیں کاٹ دیا، انہوں نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطاری کرتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے:

''پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں۔ اور اگر اللہ نے چاہا، تو اجر ثابت ہوگیا''

2358 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

Marfat.com

❁❁ معاذ بن زہرہ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے، نبی اکرم ﷺ جب افطاری کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:
''اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق کے ذریعے افطاری کر رہا ہوں''

بَابُ الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

باب: سورج غروب ہونے سے پہلے افطاری کر لینا

2359 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ: اَفْطَرْنَا يَوْمًا فِیْ رَمَضَانَ فِیْ غَيْمٍ، فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ: قُلْتُ لِهِشَامٍ: اُمِرُوا بِالْقَضَاءِ، قَالَ: وَبُدٌّ مِنْ ذٰلِكَ

❁❁ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ ہم نے بادل والے دن میں افطاری کر لی، پھر سورج نکل آیا،
ابواسامہ راوی کہتے ہیں: میں نے ہشام سے دریافت کیا، کیا ان لوگوں کو قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: یہ تو ضروری تھا۔

بَابٌ فِی الْوِصَالِ

باب: صوم وصال (کا حکم؟)

2360 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقَى

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال رکھنے سے منع کیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ بھی صوم وصال رکھتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلا بھی دیا جاتا ہے اور پلا بھی دیا جاتا ہے۔

2361 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ، حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُوَاصِلُوا، فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُوَاصِلَ، فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرَ قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، اِنَّ لِیْ مُطْعِمًا يُطْعِمُنِیْ، وَسَاقِيًا يَسْقِيْنِیْ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

Marfat.com

تم لوگ صوم وصال نہ رکھو، تم میں سے جو شخص صوم وصال رکھنا چاہتا ہو، وہ سحری تک صوم وصال رکھ لے، لوگوں نے عرض کی: آپ ﷺ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلانے والا ہے، جو کھلا دیتا ہے اور پلانے والا ہے، جو پلا دیتا ہے۔

بَابُ الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کا غیبت کرنا

2362 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ، وَالْعَمَلَ بِهٖ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، وَقَالَ اَحْمَدُ: فَهِمْتُ اِسْنَادَهُ مِنَ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، وَاَفْهَمَنِی الْحَدِيْثَ رَجُلٌ اِلٰی جَنْبِهٖ اُرَاهُ ابْنَ اَخِيْهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے''

احمد بن یونس نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کی سند تو ابن ابوذئب سے سمجھی ہے، لیکن یہ حدیث مجھے ایک شخص نے سمجھائی تھی، جو ان کے پہلو میں موجود تھا، جس کے بارے میں میرا خیال ہے، کہ وہ ان کا بھتیجا تھا۔

2363 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ، وَلَا يَجْهَلْ، فَاِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ، اَوْ شَاتَمَهُ، فَلْيَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ، اِنِّیْ صَائِمٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص روزہ رکھا ہوا ہو، تو اسے فحش گفتگو نہیں کرنی چاہیے، جہالت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے یا اسے بُرا بھلا کہتا ہے، تو اسے یہ بتا دینا چاہیے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

بَابُ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کا مسواک کرنا

2364 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰی، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ، زَادَ مُسَدَّدٌ مَا لَا اَعُدُّ، وَلَا اُحْصِی

❁❁ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا،

Marfat.com

آپ ﷺ نے اس وقت روزہ رکھا ہوا تھا۔

مسدد نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: میں نے بے حدوشمار مرتبہ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الصَّائِمِ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنَ الْعَطَشِ وَيُبَالِغُ فِي الِاسْتِنْشَاقِ

باب: روزہ دار کا پیاس کی وجہ سے اپنے اوپر پانی ڈالنا اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا

2365 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ النَّاسَ فِيْ سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ، وَقَالَ: تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ، وَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ: الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ، وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ، اَوْ مِنَ الْحَرِّ

❁❁ ابوبکر بن عبدالرحمٰن، ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ فتح مکہ کے سال آپ ﷺ نے سفر کے دوران لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے دشمن کے لیے قوت حاصل کرو، نبی اکرم ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: جن صاحب نے مجھے یہ حدیث بیان کی انہوں نے یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ''عرج'' کے مقام پر دیکھا آپ نے اپنے سر پر پانی انڈیلا، آپ نے اس وقت روزہ رکھا ہوا تھا، ایسا آپ نے پیاس کی وجہ سے یا گرمی کی شدت کی وجہ سے کیا تھا۔

2366 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

❁❁ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرو، البتہ اگر تم روزے کی حالت میں ہو (تو حکم مختلف ہے)''

بَابٌ فِي الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ

باب: روزہ دار کا پچھنے لگوانا

2367 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ هِشَامٍ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، جَمِيْعًا عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ يَعْنِي الرَّحَبِيَّ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ، قَالَ شَيْبَانُ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا اَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ

ثَوْبَانَ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پچھنے لگانے والا کا اور لگوانے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2368 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ، بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

❀❀ ابوقلابہ جرمی بیان کرتے ہیں: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے، (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔)

2369 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ بِالْبَقِيْعِ، وَهُوَ يَحْتَجِمُ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِيْ لِثَمَانٍ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَرَوٰى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، بِاِسْنَادِ اَيُّوْبَ، مِثْلَهُ

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں ایک شخص کے پاس تشریف لائے، جو پچھنے لگوا رہا تھا، یہ اٹھارہ رمضان کی بات ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2370 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ مَكْحُوْلٌ، اَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَيِّ قَالَ عُثْمَانُ: فِيْ حَدِيْثِهِ مُصَدَّقٌ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''

2371 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، اَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَرَوَاهُ ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

Marfat.com

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابٌ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

2372 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ، وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2373 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں احرام باندھے ہوئے پچھنے لگوائے تھے۔

2374 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِجَامَةِ وَالْمُوَاصَلَةِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا اِبْقَاءً عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُوَاصِلُ اِلَى السَّحَرِ، فَقَالَ: اِنِّیْ اُوَاصِلُ اِلَى السَّحَرِ، وَرَبِّیْ يُطْعِمُنِیْ وَيَسْقِيْنِیْ

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب پر شفقت کرتے ہوئے، انہیں (روزے کے دوران) پچھنے لگوانے اور صوم وصال رکھنے سے منع کیا تھا، آپ نے ان دونوں کو ان کے لیے

2372–اسناده صحيح. عبد الوارث: هو ابن سعيد العنبری، وايوب: هو ابن ابی تميمة السَّختيانی، وعكرمة: هو مولى ابن عباس. واخرجه البخاری (1939) و (5694)، والترمذی (785)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (3204) من طريق عبد الوارث، بهذا الاسناد. واخرجه البخاری (1938)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (3205) و (3206) من طريقين عن ايوب، به. واخرجه الترمذی (786) من طريق ميمون بن مهران، والنسائی فی "الكبرىٰ" (3202) من طريق عكرمة، كلاهما عن ابن عباس، به. وقال الترمذی: حسن غريب. وهو فی "صحيح ابن حبان" (3531).

Marfat.com

حرام قرار نہیں دیا تھا، آپ کی خدمت میں عرض کی گئی، یارسول اللہ! آپ خود بھی تو سحری تک صوم وصال رکھتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سحری تک صوم

وصال رکھتا ہوں، میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔

2375 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ اَنَسٌ: مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ، اِلَّا كَرَاهِيَةَ الْجَهْدِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے کو صرف اس لیے ترک کرتے تھے، کیونکہ مشقت کا شکار ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔

بَابٌ فِي الصَّائِمِ يَحْتَلِمُ نَهَارًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: روزہ دار کو رمضان میں، دن کے وقت احتلام ہو جانا

2376 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ، وَلَا مَنْ احْتَلَمَ، وَلَا مَنْ احْتَجَمَ

❁❁ زید بن اسلم اپنی سند کے ساتھ ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قے کر دیتا ہے یا احتلام کا شکار ہو جاتا ہے، یا پچھنے لگوا لیتا ہے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے''

بَابٌ فِي الْكُحْلِ عِنْدَ النَّوْمِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کا سوتے وقت سرمہ لگانا

2377 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ هَوْذَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ بِالْاِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ، وَقَالَ: لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ

❁❁ عبدالرحمٰن بن نعمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے سوتے وقت کستوری ملا ہوا سرمہ استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے: روزہ دار کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یحییٰ بن معین نے مجھ سے کہا: یہ روایت منکر ہے، یعنی سرمے والی روایت

2378 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُتْبَةَ اَبِي مُعَاذٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ

Marfat.com

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ روزے کے دوران سرمہ لگا لیتے تھے۔

2379 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ، قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ . وَكَانَ اِبْرَاهِيمُ يُرَخِّصُ اَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبِرِ

❀❀ اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اصحاب (یعنی اساتذہ ومشائخ) میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے کو مکروہ قرار دیا ہو۔

ابراہیم نے یہ اجازت دی ہے: روزہ دار ''صبر'' کو سرمے کے طور پر لگا سکتا ہے۔

بَابُ الصَّائِمِ يَسْتَقِيءُ عَامِدًا

باب: روزہ دار کا جان بوجھ کر قے کرنا

2380 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَاِنْ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ اَيْضًا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ مِثْلَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو روزے کے دوران خود بخود قے آجائے، اس پر قضا لازم نہیں ہوگی، اور جو جان بوجھ کر قے کردے، وہ قضا کرے گا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2381 - حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ، حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، حَدَّثَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ، قَالَ: صَدَقَ، وَاَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی، تو آپ نے روزے کو ختم کردیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دمشق کی مسجد میں ہوئی تو میں نے کہا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ مجھے یہ حدیث بیان کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور آپ نے روزہ ختم کردیا، تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ بیان کیا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی انڈیلا تھا۔

Marfat.com

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا (بیوی کا) بوسہ لینا

2382 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ اَمْلَكَ لِاِرْبِهِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے، اور روزے کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے، لیکن آپ اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو رکھتے تھے۔

2383 - حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں (اپنی ازواج کا) بوسہ لے لیتے تھے۔

2384 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ الْقُرَشِيَّ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ، وَاَنَا صَائِمَةٌ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لے لیتے تھے، حالانکہ اس وقت آپ بھی روزے کی حالت میں ہوتے تھے، اور میں بھی روزے کی حالت میں بھی ہوتی تھی۔

2385 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، ح وحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: هَشَشْتُ، فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَنَعْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا عَظِيْمًا قَبَّلْتُ، وَاَنَا صَائِمٌ، قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ، وَاَنْتَ صَائِمٌ، - قَالَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِيْ حَدِيْثِهِ - قُلْتُ: لَا بَاْسَ بِهِ، ثُمَّ اتَّفَقَا، قَالَ: فَمَهْ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی، ایک مرتبہ میرے مزاج میں شوخی آئی اور میں نے روزے کی حالت میں (اپنی بیوی) کا بوسہ لے لیا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آج ایک بہت بڑا جرم کیا ہے، روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا)

بوسہ لے لیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے، اگر تم روزے کی حالت میں پانی سے کلی کر لو (تو کیا

2382–واخرجه البخاری (1927)، ومسلم (1106)، وابن ماجه (1687)، والنسائی فی "الکبری" (3073) و (3074) و (3078) و (3079) و (3082) و (3083) و (3087) و (3089 - 3096) من طرق عن ابراهیم، به. وبعضهم لا یذکر علقمة فی اسناده. واخرجه البخاری (1928)، ومسلم (1106)، وابن ماجه (1684) و (1687)، والترمذی (737)، والنسائی فی "الکبری" (3074) و (3078 - 3081) و (3084 - 3086) و (3089) و (3090) و (3092 - 3094) من طرق عن عائشة، به. وهو فی "مسند احمد" (24110) و (24154)، و"صحیح ابن حبان" (3537) و (3539 - 3541) و (3543).

Marfat.com

ہوگا؟)

عیسیٰ بن حماد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے عرض کی: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کے بعد دونوں راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں: تو کیا ہوا؟

بَابُ الصَّائِمِ يَبْلَعُ الرِّيقَ

باب: روزہ دار کا لعاب نگل لینا

2386 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ، وَيَمُصُّ لِسَانَهَا، قَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ: هَذَا الْإِسْنَادُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیتے تھے، اور ان کی زبان کو چوستے تھے۔

ابن اعرابی کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ابن داؤد یہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَتِهِ لِلشَّابِّ

باب: جوان آدمی کے لیے، اس (بوس وکنار) کا مکروہ ہونا

2387 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ، فَرَخَّصَ لَهُ، وَأَتَاهُ آخَرُ، فَسَأَلَهُ، فَنَهَاهُ، فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ، وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے مباشرت کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ اسے اجازت دے دی۔ ایک اور شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اسے منع کر دیا، آپ نے جس کو منع کیا تھا، وہ نوجوان تھا۔

بَابٌ فِيمَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: جو شخص، رمضان میں، صبح صادق کے وقت، جنابت کی حالت میں ہو

2388 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَذْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا قَالَتَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

يُصْبِحُ جُنُبًا، - قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْاَذْرَمِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ - فِيْ رَمَضَانَ مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَمَا اَقَلَّ مَنْ يَقُوْلُ: هٰذِهِ الْكَلِمَةَ يَعْنِيْ يُصْبِحُ جُنُبًا فِيْ رَمَضَانَ، وَاِنَّمَا الْحَدِيْثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ صَائِمٌ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں، وہ دونوں بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں ''رمضان میں'' (اس کے بعد روایت میں یہ الفاظ ہیں) یہ جنابت صحبت کی وجہ سے ہوتی تھی، احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتی تھی، پھر آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بہت کم راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ آپ رمضان کے مہینے میں صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے، روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے اور آپ روزہ رکھے ہوئے ہوتے تھے۔''

2389 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ يَعْنِي الْقَعْنَبِيَّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ، مَوْلٰى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اُصْبِحُ جُنُبًا، وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا اُصْبِحُ جُنُبًا، وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ، فَاَغْتَسِلُ وَاَصُوْمُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّبِعُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، جبکہ آپ دروازے پر کھڑے ہوئے تھے، یا رسول اللہ! میں صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں اور روزہ بھی رکھنا چاہتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بعض اوقات) میں بھی صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں اور میں نے روزہ بھی رکھنا ہوتا ہے تو میں غسل کر کے روزہ رکھ لیتا ہوں، اس شخص نے کہا، یا رسول اللہ! آپ ہماری مانند نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے گذشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو گئے آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور اس چیز کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، جس کی پیروی کی جانی چاہیے۔

بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ اَتٰى اَهْلَهٗ فِيْ رَمَضَانَ

باب: جو شخص رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی سے صحبت کر لے اس کا کفارہ

2390 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، الْمَعْنٰى قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ،

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: مَا شَانُكَ؟، قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ، قَالَ: فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: اجْلِسْ، فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ،

فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنَّا، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ، قَالَ: فَاَطْعِمْهُ اِيَّاهُمْ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ اَنْيَابُهُ،

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا: میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کے لیے غلام ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مسلسل دو ماہ روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم 60 مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو، اس نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں موجود تھیں، آپ نے فرمایا: تم انہیں صدقہ کر دو، اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! پورے شہر میں ہمارے گھرانے سے زیادہ غریب اور کوئی نہیں ہے

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت نمایاں ہو گئے آپ نے فرمایا: پھر تم یہ انہیں ہی کھلا دو۔

مسدد نامی راوی نے دوسرے مقام پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ کے اطراف کے دانت نظر آئے۔

2391 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ زَادَ الزُّهْرِیُّ، وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهٗ خَاصَّةً، فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَالْاَوْزَاعِیُّ، وَمَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ، عَلٰى مَعْنٰى ابْنِ عُيَيْنَةَ زَادَ فِيْهِ الْاَوْزَاعِیُّ، وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے، زہری نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں، یہ رخصت صرف اسی شخص کے لیے بطور خاص تھی اگر کوئی شخص آج یہ حرکت کرتا ہے تو اس کے لیے کفارہ دینا لازمی ہوگا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت دیگر راویوں نے بھی اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے، تاہم امام اوزاعی نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تم اللہ سے مغفرت طلب کرو''

2390- واخرجه البخاری (1936) و (1937) و (5368) و (6087) و (6164) و (6709) و (6711) و (6821)، ومسلم (1111)، وابن ماجه (1671)، والترمذی (733)، والنسائی فی "الکبریٰ" (3101 - 3106) من طرق عن الزهری، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (7290)، و"صحیح ابن حبان" (3524).

Marfat.com

2392 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً، اَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، اَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: لَا اَجِدُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَحَدٌ اَحْوَجُ مِنِّي، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ، وَقَالَ لَهُ: كُلْهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَلٰى لَفْظِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ وَقَالَ فِيْهِ: اَوْ تُعْتِقَ رَقَبَةً، اَوْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ، اَوْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا،

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رمضان کا روزہ توڑ دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ حکم دیا کہ وہ ایک غلام کو آزاد کرے یا مسلسل **2** ماہ کے روزے رکھے یا **60** مسکینوں کو کھانا کھلائے، تو اس نے عرض کی: میں یہ نہیں کر سکتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا لایا گیا، جس میں کھجوریں موجود تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ لو اور صدقہ کر دو، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم اسے کھا لو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابن جریج نے زہری کے حوالے سے اسی طرح نقل کی ہے جس طرح امام مالک نے نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص نے روزہ توڑ دیا، اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یا تم ایک غلام آزاد کرو، یا دو ماہ کے روزے رکھ لو، یا **60** مسکینوں کو کھانا کھلا دو''

2393 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ: فَاُتِيَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، وَقَالَ فِيْهِ: كُلْهُ اَنْتَ، وَاَهْلُ بَيْتِكَ، وَصُمْ يَوْمًا، وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے رمضان میں روزہ توڑ دیا تھا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا، جس میں **15** صاع کے قریب کھجوریں تھیں، اس روایت میں یہ الفاظ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اور تمہارے اہل خانہ اسے کھا لیں تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

2394 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ: اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، احْتَرَقْتُ، فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُهُ؟، قَالَ: اَصَبْتُ اَهْلِي، قَالَ: تَصَدَّقْ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا لِي شَيْءٌ، وَلَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ، قَالَ: اجْلِسْ فَجَلَسَ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوْقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا؟، فَقَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْ بِهٰذَا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعَلٰى غَيْرِنَا؟ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ، قَالَ: كُلُوْهُ،

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رمضان کے مہینے میں ایک شخص مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جل گیا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صدقہ کرو، اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور میں اس کی قدرت نہیں رکھتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ، وہ بیٹھ گیا، ابھی وہ شخص وہی موجود تھا کہ ایک شخص اپنے گدھے کو ہانکتا ہوا آیا، جس پر اناج موجود تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی جلنے والا شخص کہاں ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کر دو، تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اپنے علاوہ کسی اور پر؟ اللہ کی قسم! ہم بھوکے ہیں، ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو۔

2395 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَاُتِيَ بِعَرَقٍ فِيْهِ عِشْرُوْنَ صَاعًا

❀❀ یہ واقعہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ایک ٹوکرا آیا جس میں **20** صاع (کھجوریں) تھیں۔

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ مَنْ اَفْطَرَ عَمْدًا

باب: جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑے اس کی شدید مذمت

2396 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ مُطَوِّسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: عَنْ اَبِي الْمُطَوِّسِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فِيْ غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللّٰهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ،

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ کسی رخصت کے بغیر، رمضان کا ایک روزہ توڑ دے، تو ساری زندگی روزے رکھنا بھی اس کی

Marfat.com

تلافی نہیں ہوسکتا''

2397 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِىْ حَبِيْبٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ، قَالَ: فَلَقِيتُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ، فَحَدَّثَنِىْ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ كَثِيْرٍ، وَسُلَيْمَانَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَاخْتُلِفَ عَلٰى سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ، عَنْهُمَا ابْنُ الْمُطَوِّسِ، وَاَبُو الْمُطَوِّسِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سفیان اور شعبہ نامی راوی سے یہ روایت نقل کرنے والوں نے یہ اختلاف کیا ہے کہ راوی کا نام ابن مطوس ہے یا ابومطوس ہے۔

بَابُ مَنْ اَكَلَ نَاسِيًا

باب: جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے

2398 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَحَبِيْبٍ، وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ اَكَلْتُ وَشَرِبْتُ نَاسِيًا، وَاَنَا صَائِمٌ؟ فَقَالَ: اللّٰهُ اَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے روزے کے دوران بھول کر کھا اور پی لیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا اور پلایا ہے۔

بَابُ تَاْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی قضاء میں تاخیر کرنا

2399 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِىُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: اِنْ كَانَ لَيَكُوْنُ عَلَىَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَقْضِيَهٗ حَتّٰى يَاْتِىَ شَعْبَانُ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھ پر رمضان کے کچھ روزے لازم ہوتے تھے، تو میں ان کی قضاء نہیں کر پاتی تھی،

2399–اسناده صحيح . مالك : هو ابن انس، ويحيىٰ بن سعيد : هو الانصارى، وابو سلمة بن عبد الرحمن: هو عبد الله. وهو عند مالك فى "الموطا" /1 .308 واخرجه البخارى (1950)، ومسلم (1146)، وابن ماجه (1669)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (2640) من طرق عن يحيىٰ بن سعيد، به. وقرن ابن ماجه بيحيىٰ عَمرو ابن دينار . واخرجه بنحوه مسلم (1146)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (2499) من طريق محمد ابن ابراهيم، عن ابى سلمة، به . واخرجه الترمذى (793) من طريق عبد الله البَهىّ، عن عائشة . وقال : حديث حسن صحيح. وهو فى "مسند احمد" (24928)، و"صحيح ابن حبان" (3516)

Marfat.com

یہاں تک کہ شعبان آ جاتا تھا۔

بَابٌ فِيمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ

باب: جو شخص انتقال کر جائے اور اس کے ذمہ روزے لازم ہوں

2400 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا فِي النَّذْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے لازم ہوں، تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے گا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حکم نذر کے بارے میں ہے، اور امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے۔

2401 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَصُمْ اُطْعِمَ عَنْهُ، وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضٰى عَنْهُ وَلِيُّهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو کر فوت ہو جائے، وہ تندرست نہ ہو پائے، تو اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے گا، اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی، اور اگر اس نے نذر مانی تھی، تو اس کا ولی، اس کی طرف سے قضاء کرے گا۔

بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران روزہ رکھنا

2402 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ، سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: صُمْ اِنْ شِئْتَ، وَاَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسا شخص ہوں، جو مسلسل روزے رکھتا ہوں، تو کیا میں سفر کے دوران روزہ رکھ لیا کروں؟، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو، اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔

2403 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ

بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ، يَذْكُرُ اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ صَاحِبُ ظَهْرٍ اُعَالِجُهُ اُسَافِرُ عَلَيْهِ، وَاُكْرِيهِ، وَاِنَّهٗ رُبَّمَا صَادَفَنِيْ هٰذَا الشَّهْرُ يَعْنِيْ رَمَضَانَ، وَاَنَا اَجِدُ الْقُوَّةَ، وَاَنَا شَابٌّ، وَاَجِدُ بِاَنْ اَصُومَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ اُؤَخِّرَهُ، فَيَكُونُ دَيْنًا، اَفَاَصُومُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْظَمُ لِاَجْرِي، اَوْ اُفْطِرُ؟ قَالَ: اَيَّ ذٰلِكَ شِئْتَ يَا حَمْزَةُ

❁❁ حمزہ بن محمد بن حمزہ اسلمی ذکر کرتے ہیں: ان کے والد نے ان کے دادا کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: (ان کے دادا بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جانوروں والا شخص ہوں میں لوگوں کو جانوروں پر سفر کرواتا ہوں، اور جانور کرائے پر دیتا ہوں، بعض اوقات یہ مہینہ (رمضان کا مہینہ) آ جاتا ہے میں (اپنے اندر) قوت بھی پاتا ہوں اور میں جوان بھی ہوں، یارسول اللہ! میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا روزہ رکھ لینا میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ میں انہیں موخر کر دوں اور یہ میرے ذمے قرض ہو جائیں، یارسول اللہ! کیا میرا روزہ رکھنا زیادہ اجر کا باعث ہوگا یا روزہ نہ رکھنا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ! تم جو چاہو کر لو۔

2404 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ، فَرَفَعَهُ اِلٰى فِيْهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: قَدْ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف جانے کے لیے روانہ ہوئے، جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے برتن منگوایا اسے اپنے منہ کی طرف بلند کیا تا کہ لوگوں کو یہ دکھا دیں، یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (سفر کے دوران) روزہ رکھا بھی ہے اور روزہ ترک بھی کیا ہے، جو شخص چاہیے وہ (سفر کے دوران) روزہ رکھ لے اور جو شخص چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

2405 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ، فَصَامَ بَعْضُنَا، وَاَفْطَرَ بَعْضُنَا، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے رمضان کے مہینے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کیا، تو ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، اور بعض لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا، اور روزہ رکھنے والے نے، روزہ نہ رکھنے والے پر اعتراض نہیں کیا اور روزہ نہ رکھنے والے نے، روزہ رکھنے والے پر اعتراض نہیں کیا۔

2406 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ الْمَعْنٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ، عَنْ

Marfat.com

رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ قَزَعَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يُفْتِي النَّاسَ، وَهُمْ مُكِبُّونَ عَلَيْهِ، فَانْتَظَرْتُ خَلْوَتَهُ، فَلَمَّا خَلَا سَاَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ، وَنَصُومُ حَتّٰى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ، وَالْفِطْرُ اَقْوَى لَكُمْ، فَاَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ: اِنَّكُمْ تُصَبِّحُونَ عَدُوَّكُمْ، وَالْفِطْرُ اَقْوَى لَكُمْ فَاَفْطِرُوا، فَكَانَتْ عَزِيمَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: ثُمَّ لَقَدْ رَاَيْتُنِي اَصُومُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَبَعْدَ ذٰلِكَ

❀❀ قزعہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اس وقت لوگوں کے سوالات کے جوابات دے رہے تھے اور لوگوں نے انہیں گھیرا ہوا تھا، میں نے بھیڑ کے کم ہونے کا انتظار کیا، جب وہ اکیلے رہ گئے تو میں نے سفر کے دوران رمضان کے روزے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: فتح مکہ کے سال ہم رمضان کے مہینے میں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا اور ہم نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پڑاؤ کی جگہ پر پہنچ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: تم دشمن کے قریب ہو گئے ہو، تو روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے قوت کا باعث ہوگا، اگلے دن ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، اور بعض لوگوں نے نہیں رکھا ہوا تھا، راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل تم اپنے دشمنوں کے مدمقابل آجاؤ گے، تو روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ قوت کا باعث ہوگا تو تم لوگ روزہ ختم کر دو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لازمی حکم تھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نے اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (سفر کے دوران) روزہ رکھا ہے۔

بَابُ اخْتِيَارِ الْفِطْرِ

باب: (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھنے کو اختیار کرنا

2407 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاَى رَجُلًا يُظَلَّلُ عَلَيْهِ، وَالزِّحَامُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا اور اس کے اردگرد لوگوں کا ہجوم تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''

2408 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ

Marfat.com

مَالِكٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اِخْوَةِ بَنِي قُشَيْرٍ، قَالَ: اَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ، اَوْ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَاْكُلُ، فَقَالَ: اجْلِسْ فَاَصِبْ مِنْ طَعَامِنَا هٰذَا، فَقُلْتُ: اِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: اجْلِسْ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الصِّيَامِ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ، اَوْ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ، وَعَنِ الْمُرْضِعِ، اَوِ الْحُبْلٰى، وَاللّٰهِ لَقَدْ قَالَهُمَا جَمِيعًا اَوْ اَحَدَهُمَا، قَالَ: فَتَلَهَّفَتْ نَفْسِي اَنْ لَا اَكُونَ اَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جن کا تعلق، بنوعبداللہ بن کعب سے ہے، جو بنوقشیر کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے ہم پر حملہ کر دیا، میں چل کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے، میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھو! میں تمہیں نماز اور روزے کے بارے میں بتاتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور روزے کو معاف کر دیا ہے اور دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ عورت سے (روزے کو) معاف کر دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں جملے ارشاد فرمائے تھے، اور ان میں سے کوئی ایک فرمایا تھا۔

راوی کہتے ہیں: بعد میں، میں نے اپنے آپ کو ملامت کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں سے کیوں نہیں کھایا۔

بَابُ مَنِ اخْتَارَ الصِّيَامَ

باب: جس نے (سفر کے دوران) روزہ رکھنے کو اختیار کیا

2409 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَتْنِي اُمُّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ، اَوْ كَفَّهُ عَلٰى رَاْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، مَا فِينَا صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک مرتبہ شدید گرمی کے موسم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم سے کوئی ایک شخص گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنی ہتھیلی اپنے سر پر رکھ لیتا تھا، ہمارے درمیان صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ اور کسی نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا۔

2410 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ح وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ

2408–واخرجه ابن ماجه (1667) ومختصراً (3299)، والترمذی (724) من طريق ابی هِلال الراسِبی، به. وقال الترمذی: حديث حسن. واخرجه النسائی فی "الكبرٰی" (2636) من طريق وهيب بن خالد، عن عبد الله ابن سَوادة، عن ابيه، عن انس بن مالك وهذا اسناد حسن. وهو فی "مسند احمد" (19048)

Marfat.com

الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ الْهُذَلِيِّ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ حَمُولَةٌ تَاْوِي اِلٰى شِبَعٍ، فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهُ،

❀❀ سنان بن سلمہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کے پاس سواری ہو اور اسے پیٹ بھر کر کھانا مل جائے، تو اسے چاہیے کہ وہ جہاں بھی رمضان کو پائے تو رمضان کے روزے رکھے''

2411 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ فِي السَّفَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

❀❀ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سفر کے دوران رمضان کو پالے'' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

بَابُ مَتٰى يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ اِذَا خَرَجَ

باب: مسافر جب (سفر پر) نکلے، تو وہ کب روزہ ختم کرے گا؟

2412 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، ح وحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى، الْمَعْنَى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، وَزَادَ جَعْفَرٌ، وَاللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، اَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ اَخْبَرَهُ، عَنْ عُبَيْدٍ، قَالَ: جَعْفَرٌ ابْنُ جَبْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفِينَةٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ، فَرُفِعَ ثُمَّ قُرِّبَ غَدَاهُ، قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ: فَلَمْ يُجَاوِزِ الْبُيُوتَ حَتّٰى دَعَا بِالسُّفْرَةِ، قَالَ: اقْتَرِبْ قُلْتُ: اَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ، قَالَ اَبُو بَصْرَةَ اَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ: فَاَكَلَ

❀❀ جعفر بن جبر بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ فسطاط سے ایک کشتی میں سوار ہوا، یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے، جب لنگر اٹھالیا گیا، تو ان کا ناشتہ پیش کیا گیا، ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ابھی ہم گھروں کے آگے سے نہیں گزرے تھے کہ انہوں نے دسترخوان منگوالیا، اور بولے: قریب ہو جاؤ، میں نے کہا: آپ گھروں کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ تو حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول کی سنت سے منہ موڑ رہے ہو؟

جعفر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تو انہوں نے کھانا کھالیا۔

بَابُ قَدْرِ مَسِيرَةِ مَا يُفْطَرُ فِيهِ

باب: اس مسافت کی مقدار، جس میں روزہ ترک کیا جاسکتا ہے

2413 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ مَنْصُورٍ الْكَلْبِيِّ، اَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ دِمَشْقَ مَرَّةً اِلَى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ، مِنَ الْفُسْطَاطِ، وَذٰلِكَ ثَلَاثَةُ اَمْيَالٍ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ اِنَّهُ اَفْطَرَ وَاَفْطَرَ مَعَهُ نَاسٌ، وَكَرِهَ آخَرُونَ اَنْ يُفْطِرُوا، فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى قَرْيَتِهِ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنِّي اَرَاهُ، اِنَّ قَوْمًا رَغِبُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ، يَقُولُ: ذٰلِكَ لِلَّذِينَ صَامُوا، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اَللّٰهُمَّ اقْبِضْنِي اِلَيْكَ

❁❁ منصور کلبی بیان کرتے ہیں: حضرت دحیہ بن خلیفہ ایک مرتبہ دمشق کے ایک گاؤں سے نکل کر اتنے فاصلے پر موجود ایک گاؤں میں گئے، جتنی دور فسطاط سے عقبہ ہے، اور یہ 3 میل کا فاصلہ ہے، یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے، انہوں نے روزہ ختم کردیا ان کے ساتھ کچھ لوگوں نے روزہ ختم کردیا، جبکہ کچھ نے روزہ ختم نہیں کیا، انہوں نے روزہ ختم کرنے کو ناپسند کیا، جب وہ اپنی بستی واپس آئے تو بولے: اللہ کی قسم! میں نے آج ایک ایسی چیز دیکھی ہے، جس کے بارے میں مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ مجھے یہ بھی دیکھنا پڑے گی، لوگوں نے نبی اکرم ﷺ اور ان کے اصحاب کے طریقے سے اعراض کیا ہے انہوں نے یہ بات ان لوگوں کے بارے میں فرمائی، جنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، اس وقت انہوں نے یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے اپنی طرف بُلا لے۔

2414 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَخْرُجُ اِلَى الْغَابَةِ فَلَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْصِرُ

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما "غابہ" کی طرف تشریف لے جاتے، تو روزہ ختم نہیں کرتے تھے اور نماز قصر نہیں کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ يَقُولُ: صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ

باب: جو شخص یہ کہے: میں نے پورا رمضان روزے رکھے

2415 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِي حَبِيبَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ، وَقُمْتُهُ كُلَّهُ، فَلَا اَدْرِي اَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ، اَوْ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ اَوْ رَقْدَةٍ

2413–حسن لغيره، وهذا اسناد ضعيف لجهالة منصور الكلبى -وهو ابن سعيد بن الاصبغ- ابو الخير: هو مرثد بن عبد الله اليزنى. واخرجه احمد فى "مسنده" (27231)، وابن خزيمة فى "صحيحه" (2041)، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" /2 70، والطبرانى فى "الكبير" (4197)، والبيهقى فى "الكبرى" /4 241 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الاسناد. وشاهده حديث ابى بصرة الغِفارى الذى سلف قبله. واخرج الترمذى (810) و (811) عن محمد بن كعب

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان روزے رکھے اور یہ پورا مہینہ نفل پڑھتا رہا''

راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عبادت کے اظہار کو ناپسندیدہ قرار دیا، یا آپ نے یہ فرمایا کہ (نوافل پڑھتے وقت) سونا لازم ہے۔

بَابٌ فِيْ صَوْمِ الْعِيْدَيْنِ

باب: عیدین (کے دن) روزہ رکھنا

2416 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَهٰذَا حَدِيْثُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، قَالَ: شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ، فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، اَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَتَاْكُلُوْنَ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ، وَاَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ

❀❀ ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں عید کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا، انہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی، اور یہ بات بیان کی: بے شک اللہ کے رسول نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے، جہاں تک قربانی کے دن کا تعلق ہے، تو اس دن تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو اور جہاں تک عید الفطر کے دن کا تعلق ہے، تو اس دن تم لوگ روزے رکھنا ختم کرتے ہو۔

2417 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ الْاَضْحٰى، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ، وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَعَنِ الصَّلَاةِ فِيْ سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے، عید الفطر کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن اور آپ نے دو طرح کا لباس پہننے سے منع کیا ہے، صماء اور یہ کہ آدمی احتباء کے طور پر ایک کپڑے کو لپیٹ لے اور آپ نے دو اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے، صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد۔

بَابُ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب: ایام تشریق میں روزے رکھنا

2418 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ، مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ، اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَلٰى اَبِيْهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَرَّبَ اِلَيْهِمَا طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ، فَقَالَ: اِنِّيْ صَائِمٌ، فَقَالَ عَمْرٌو: كُلْ، فَهٰذِهِ الْاَيَّامُ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِاِفْطَارِهَا، وَيَنْهَانَا عَنْ

صِيَامِهَا، قَالَ مَالِكٌ: وَهِيَ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ

❀❀ ابومرہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے والد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے ان دونوں کے سامنے کھانا رکھا اور بولے: تم کھاؤ! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کھاؤ یہ وہ دن ہیں، جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا تھا اور اس دن روزہ رکھنے سے منع کیا تھا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایام تشریق کے دن ہیں۔

2419 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، وَالْاِخْبَارُ، فِي حَدِيثِ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي اَنَّهُ، سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَاَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ، وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق، ہماری یعنی مسلمانوں کی عید ہے اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔''

بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُخَصَّ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ

باب: جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص کرنے کی ممانعت

2420 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِلَّا اَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ اَوْ بَعْدَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے ماسوائے اس صورت کے کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے''

بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُخَصَّ يَوْمُ السَّبْتِ بِصَوْمٍ

باب: اس بات کی ممانعت کہ ہفتے کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص کر لیا جائے

2421 - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، ح وحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ، مِنْ اَهْلِ جَبَلَةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ اُخْتِهِ، - وَقَالَ

2421- رجاله ثقات الا ان غيرَ واحد من الائمة الذين يُرجَعُ اليهم فى النقد اعلّوه بالاضطراب والمعارضة، وانظر كلامنا عليه فى "المسند" (17686). الوليد: هو ابن مسلم. واخرجه ابن ماجه (1726 م)، والترمذى (754)، والنسائى فى "الكبرى" (2776) من طريق حميد بن مسعدة، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (2775) و (2777) من طريق ثور بن يزيد، به. وهو فى "مسند احمد" (27075).

Marfat.com

يَزِيدُ: الصَّمَّاءِ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ، اَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهٰذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی بہن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو، سوائے ان روزوں کے جو تم پر فرض کیے گئے ہیں، ہفتے کے دن اگر تمہیں انگور کی شاخ کا چھلکا میسر ہوتا ہے، یا کسی درخت کی لکڑی ملتی ہے تو اسے ہی چبالو''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت منسوخ ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

2422 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وحَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، - قَالَ: حَفْصٌ الْعَتَكِيُّ - عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ: اَصُمْتِ اَمْسِ؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: تُرِيدِينَ اَنْ تَصُومِي غَدًا؟، قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَاَفْطِرِي

❀❀ سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ان کے ہاں تشریف لائے، اس خاتون نے اس وقت روزہ رکھا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے گذشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم آئندہ کل روزہ رکھو گی؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم روزہ ختم کردو۔

2423 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا ذُكِرَ لَهُ اَنَّهُ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ يَقُولُ ابْنُ شِهَابٍ: هٰذَا حَدِيثٌ حِمْصِيٌّ،

❀❀ ابن شہاب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے سامنے جب یہ بات ذکر کی جاتی کہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، تو ابن شہاب کہتے: یہ حمص کے رہنے والے شخص کی نقل کردہ حدیث ہے۔

2424 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: مَا زِلْتُ لَهُ كَاتِمًا حَتّٰى رَاَيْتُهُ انْتَشَرَ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ هٰذَا فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ مَالِكٌ: هٰذَا كَذِبٌ

❀❀ امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عرصے تک اس روایت کو چھپا کر رکھا، یہاں تک کہ میں نے دیکھا یہ پھیل

Marfat.com

گئی ہے یعنی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت جو ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

بَابٌ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا

باب: ہمیشہ نفلی روزے رکھنا

2425 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَجُلًا، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَصُومُ؟، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ عُمَرُ قَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ، وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهِ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟، قَالَ: لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ، قَالَ مُسَدَّدٌ: لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ، اَوْ مَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ - شَكَّ غَيْلَانُ - قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟، قَالَ: اَوَ يُطِيقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ؟، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟، قَالَ: ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ، فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَصِيَامُ عَرَفَةَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ، وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ،

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح (نفلی) روزے رکھتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بات پر غصہ آ گیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کی پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہیں، ہم اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے، اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل یہ الفاظ دہراتے رہے، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ زائل ہو گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کا کیا عالم ہو گا، جو مسلسل (نفلی) روزے رکھتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے (درحقیقت) نہ تو روزہ رکھا، نہ ہی روزہ ترک کیا، یہاں مسدد نامی راوی نے الفاظ مختلف نقل کیے ہیں: (لیکن ان کا مفہوم ایک ہی ہے) انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کا کیا حکم

2425- اسناده صحيح. مسدَّدٌ: هو ابن مسرهد الاسَدى. واخرجه مطولاً ومختصراً مسلم (1162)، وابن ماجه (1713) و (1730) و (1738)، والترمذى (759) و (762) و (777)، والنسائى فى "الكبرى" (2708) من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الاسناد. واخرجه النسائى (2698) و (2826) من طريق شعبة، عن غيلان، به. مختصراً. وهو فى "مسند احمد" (22517) و (22537)، و"صحيح ابن حبان" (3639).

Marfat.com

ہوگا، جو دو دن روزے رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اس کی طاقت رکھتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کا کیا حکم ہوگا، جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزے رکھنے کا طریقہ ہے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کا کیا حکم ہوگا؟ جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن روزے نہیں رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ مجھے یہ طاقت دے دی جائے، پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہر مہینے کے تین روزے رکھنا اور پورا رمضان روزے رکھنا، یہ پورا سال روزہ رکھنے کے مترادف ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں، مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ امید ہے کہ یہ اس سے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں اور عاشورہ کے دن کے روزہ کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امید ہے کہ یہ اس سے پہلے کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

2426 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . زَادَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ صَوْمَ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ، وَيَوْمِ الْخَمِيسِ قَالَ فِيْهِ: وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ الْقُرْآنُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا، اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا''

2427 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَقُوْلُ: لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ، وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ؟ ، قَالَ: اَحْسَبُهُ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ قُلْتُ ذَاكَ، قَالَ: قُمْ وَنَمْ، وَصُمْ وَاَفْطِرْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَذَاكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا، وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ، قَالَ: فَقُلْتُ: اِنِّيْ اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا، وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ، وَهُوَ صِيَامُ دَاوُدَ، قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوئی، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے تم یہ کہتے ہو: میں رات بھر نفل پڑھتا رہوں گا اور دن کے وقت روزہ رکھوں گا، انہوں نے عرض کی: جی ہاں، یارسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم رات کے وقت) نوافل بھی پڑھا کرو اور سو بھی جایا کرو، اور (دن کے وقت) نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو، تم ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھ لیا کرو، یہ (سال بھر) روزہ رکھنے کے برابر ہوگا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور دو دن روزہ نہ رکھا کرو، میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور ایک دن روزہ نہ رکھا کرو، یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے، میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے بڑھ کر اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

بَابٌ فِیْ صَوْمِ اَشْهُرِ الْحُرُمِ

باب: حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنا

2428 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعِیْدٍ الْجُرَیْرِیِّ، عَنْ اَبِی السَّلِیْلِ، عَنْ مُجِیْبَةَ الْبَاهِلِیَّةِ، عَنْ اَبِیْهَا، اَوْ عَمِّهَا، اَنَّهُ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَاَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ، وَقَدْ تَغَیَّرَتْ حَالُهُ وَهَیْئَتُهُ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمَا تَعْرِفُنِی، قَالَ: وَمَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الْبَاهِلِیُّ، الَّذِی جِئْتُكَ عَامَ الْاَوَّلِ، قَالَ: فَمَا غَیَّرَكَ، وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَیْئَةِ؟، قَالَ: مَا اَكَلْتُ طَعَامًا اِلَّا بِلَیْلٍ مُنْذُ فَارَقْتُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَ عَذَّبْتَ نَفْسَكَ، ثُمَّ قَالَ: صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَیَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: زِدْنِی فَاِنَّ بِی قُوَّةً، قَالَ: صُمْ یَوْمَیْنِ، قَالَ: زِدْنِی، قَالَ: صُمْ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ، قَالَ: زِدْنِی، قَالَ: صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، وَقَالَ: بِاَصَابِعِهِ الثَّلَاثَةِ فَضَمَّهَا ثُمَّ اَرْسَلَهَا

❁❁ مجیبہ باہلیہ اپنے والد یا شاید اپنے چچا کا یہ بیان کر نقل کرتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر وہ چلے گئے پھر ایک سال بعد وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو ان کی حالت اور شکل وصورت تبدیل ہو چکی تھی، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں وہ باہلی ہوں، جو گزشتہ سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہاری حالت کیوں متغیر ہو گئی ہے؟ جبکہ پہلے تو تم اچھے بھلے تھے، میں نے عرض کی: جب سے میں آپ سے جدا ہوا ہوں، اس کے بعد سے لے کر اب تک، میں نے صرف رات کے وقت ہی کھانا کھایا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے آپ کو عذاب کا شکار کیوں کیا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم صبر کے مہینے (رمضان) میں روزے رکھا کرو، اور ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھا کرو، انہوں نے عرض کی: آپ مجھے مزید کی اجازت دیجیے! کیونکہ میرے اندر قوت موجود ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم ہر مہینے میں) دو دِن روزے رکھ لیا کرو،، انہوں نے عرض کی: آپ مزید کی اجازت دیجیے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (ہر مہینے) میں تین دن روزے رکھ لیا کرو، انہوں نے عرض کی: آپ مجھے مزید اجازت دیجیے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حرمت والے مہینوں میں روزے رکھ بھی لیا کرو، اور چھوڑ بھی دیا کرو، تم حرمت والے مہینوں میں روزے رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو، تم حرمت والے مہینوں میں روزے رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو، انہوں نے اپنی تین انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی، انہیں ملایا، پھر انہیں کھول دیا۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

باب: محرم میں روزہ رکھنا

2429 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ مِنَ اللَّيْلِ، لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ: شَهْرٌ، قَالَ رَمَضَانُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے مہینے کے بعد، سب سے زیادہ فضیلت والے روزے، اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد ادا کی جانے والی، سب سے افضل نماز، رات کے وقت ادا کیے جانے والے نوافل ہیں۔''

قتیبہ نامی راوی نے لفظ ''مہینہ'' نقل نہیں کیا، صرف لفظ ''رمضان'' نقل کیا ہے۔

2430 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عِيسٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَكِيْمٍ، قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ

❀❀ عثمان بن حکیم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بتایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کسی مہینے میں مسلسل نفلی) روزے رکھا کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب کوئی روزہ ترک نہیں کریں گے، اور کبھی کسی مہینے میں نفلی روزے ترک کر دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے آپ اب کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔

بَابٌ فِيْ صَوْمِ شَعْبَانَ

باب: شعبان کے روزے رکھنا

2431 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ، سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ اَحَبَّ الشُّهُوْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَصُوْمَهُ: شَعْبَانُ، ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا، روزے رکھنے کے لیے، سب سے پسندیدہ مہینہ شعبان تھا، آپ تقریباً اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ صَوْمِ شَوَّالٍ

باب: شوال میں روزے رکھنا

2432 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى، عَنْ هَارُونَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ، فَقَالَ: اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ، وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ، فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ، قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَافَقَهُ زَيْدٌ الْعُكْلِيُّ، وَخَالَفَهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ مُسْلِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ

❁❁ عبیداللہ بن مسلم قریشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سوال کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم ﷺ سے ہمیشہ (نفلی) روزے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، تم رمضان میں روزے رکھو اور اس کے بعد والے (مہینے شوال میں روزے رکھو) ہر بدھ اور جمعرات والے دن روزہ رکھ لو، تو گویا تم نے (پورا سال) روزے رکھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زید عکلی نامی راوی نے اس کی متابعت کی ہے، جبکہ ابونعیم نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے انہوں نے راوی کا نام مسلم بن عبداللہ ذکر کیا ہے۔

بَابٌ فِيْ صَوْمِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

باب: شوال میں چھ روزے رکھنا

2433 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، وَسَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ، صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ اَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ، فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے، تو گویا اس نے (پورا سال) روزے رکھے۔"

بَابُ كَيْفَ كَانَ يَصُوْمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کس طرح روزے رکھتے تھے؟

2434 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ،

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نفلی روزے) رکھنا شروع کرتے تھے، یہاں تک کے ہم یہ سوچتے تھے، کہ اب آپ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے، پھر آپ (نفلی) روزے چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں، پورا مہینہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

2435 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ كَانَ يَصُوْمُهُ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف تھوڑے دنوں کے علاوہ (شعبان کے پورے مہینے میں) روزے رکھتے تھے، بلکہ آپ یہ پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے۔''

بَابٌ فِيْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

باب: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا

2436 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مَوْلٰى قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ، عَنْ مَوْلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ اُسَامَةَ اِلٰى وَادِي الْقُرٰى فِيْ طَلَبِ مَالٍ لَهُ، فَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ: لِمَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَاَنْتَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ؟، فَقَالَ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّ اَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: كَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي الْحَكَمِ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں: وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کا مال لینے کے لیے وادی قری کی طرف گئے، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے، ان کے غلام نے ان سے دریافت کیا: آپ (بطور خاص) پیر اور جمعرات کے دن روزہ کیوں رکھتے ہیں، جبکہ آپ بوڑھے اور عمر رسیدہ شخص ہیں، تو انہوں نے فرمایا:

2434–اسناده صحيح . مالك : هو ابن انس، وابو النضر : هو سالم بن ابى امية التيمى، وابو سلمة : هو عبد الله الزهرى . وهو عند مالك فى "الموطا" /1 309، ومن طريقه اخرجه البخارى (1969)، ومسلم (1156)، والنسائى فى "الكبرى" (2672). وقرن النسائى بمالك عمرو بن الحارث المصرى، وقال : وذكر آخر قبلهما . واخرجه مختصراً البخارى (1970)، ومسلم (1156) من طريق يحيى بن ابى كثير، ومسلم (1156)، وابن ماجه (1710) من طريق ابن ابى لبيد، والنسائى (2498) و (2499) من طريق محمد بن ابراهيم، ثلاثتهم عن ابى سلمة، به.

نبی اکرم ﷺ بھی پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا:

''بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کے دن (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِیْ صَوْمِ الْعَشْرِ

باب: (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزے رکھنا

2437 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ امْرَاَتِهِ، عَنْ بَعْضِ، اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ تِسْعَ ذِی الْحِجَّةِ، وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ

❁❁ ہنیدہ بن خالد اپنی بیوی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ذوالحج کے (پہلے عشرے کے) نو دن، عاشورہ کے دن، اور ہر مہینے میں **3** دن، ہر مہینے کی پہلی پیر اور پہلی جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

2438 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ يَعْنِیْ اَيَّامَ الْعَشْرِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے جس دن میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان ایام سے زیادہ محبوب ہو، (راوی کہتے ہیں:) یعنی ذوالحج کا پہلا عشرے کے ایام، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ماسوائے اس شخص کے، جو اپنی جان اور مال کو لے کر نکلتا ہے، اور ان میں سے کوئی بھی چیز لے کر واپس نہیں آتا۔

بَابٌ فِیْ فِطْرِ الْعَشْرِ

باب: (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزے نہ رکھنا

2439 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں کبھی روزہ رکھتے

Marfat.com

ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابٌ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

باب: عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنا

2440 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عُقَيْلٍ، عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، فِیْ بَيْتِهٖ فَحَدَّثَنَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں موجود تھے، انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

2441 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، اَنَّ نَاسًا، تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ

❀❀ سیدہ اُم فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عرفہ کے دن لوگوں نے ان کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں بحث شروع کر دی، کچھ لوگوں نے یہ کہا: نبی اکرم نے روزہ رکھا ہوا ہے، کچھ لوگوں نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا ہوا ہے، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھجوایا، آپ اس وقت عرفہ میں اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔

بَابٌ فِیْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنا

2442 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِی الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ،، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيْضَةُ، وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عاشورہ کا دن وہ دن ہے، جس دن میں قریش زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے، زمانہ جاہلیت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن روزہ رکھا کرتے تھے، جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا، جب رمضان کو فرض قرار دیا گیا تو یہ فرض ہو گیا، اور عاشورہ کے روزے کو ترک کر دیا گیا، تو جو شخص چاہتا تھا، وہ اِس دن روزہ رکھ لیتا تھا، اور جو چاہتا تھا، وہ نہیں رکھتا تھا۔

2443 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ

عَاشُورَاءَ يَوْمًا نَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللّٰهِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عاشورہ ایک ایسا دن تھا، جس دن میں ہم زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے، جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے، جو شخص چاہے، وہ اس دن روزہ رکھ لے اور جو چاہیے وہ ترک کردے''

2444 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ، فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالُوا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللّٰهُ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے، تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا، ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے بتایا: یہ وہ دن ہے، جس دن میں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا کیا، تو ہم اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے اس دن روزہ رکھتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری بہ نسبت ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ عَاشُورَاءَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ

باب: یہ جو روایت ہے: عاشورہ کے دن سے مراد (محرم کی) **9** تاریخ ہے

2445 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: حِينَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَنَا بِصِيَامِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ صُمْنَا يَوْمَ التَّاسِعِ، فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اور ہمیں بھی اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا، تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ایک ایسا دن ہے کہ یہودی اور عیسائی اس کی تعظیم کرتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلے سال ہم **9** تاریخ کو روزہ رکھ لیں گے، لیکن اگلا سال آنے سے پہلے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

2446 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ غَلَّابٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا

Marfat.com

اِسْمَاعِيْلُ، اَخْبَرَنِىْ حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ، جَمِيعًا الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، قَالَ: اَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائَهُ فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ، فَاعْدُدْ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ التَّاسِعِ، فَاَصْبِحْ صَائِمًا، فَقُلْتُ: كَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ، فَقَالَ: كَذٰلِكَ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ

❁❁ حکم بن اعرج بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، وہ اس وقت مسجد حرام میں اپنی چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے، میں نے ان سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: جب تم محرم کا چاند دیکھ لو، تو گنتی شروع کردو اور جب نواں دن آئے تو روزہ رکھا لو، میں نے دریافت کیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح (یعنی اس دن) روزہ رکھتے تھے۔

بَابٌ فِىْ فَضْلِ صَوْمِهِ

باب: اس (عاشورہ کے) دن روزہ رکھنے کی فضیلت

2447 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّ اَسْلَمَ، اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صُمْتُمْ يَوْمَكُمْ هٰذَا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَاقْضُوهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: يَعْنِىْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ

❁❁ عبدالرحمٰن بن مسلمہ اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اسلم قبیلے کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے آج روزہ رکھا ہوا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم باقی دن میں اسے مکمل کرو، اور اس کی قضاء کرنا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد عاشورہ کا دن ہے۔

بَابٌ فِىْ صَوْمِ يَوْمٍ، وَفِطْرِ يَوْمٍ

باب: ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا

2448 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، وَمُسَدَّدٌ، وَالْاِخْبَارُ فِىْ حَدِيْثِ اَحْمَدَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ، سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ

2446–واخرجه مسلم (1133)، والنسائی فی "الکبری" (2872) من طریق یحیی بن سعید، بهذا الاسناد. واخرجه مسلم (1133)، والترمذی (764) من طریق وکیع بن الجراح، عن حاجب بن عمر، به. وهو فی "مسند احمد" (2135)، و"صحیح ابن حبان" (3633)

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صِيَامُ دَاوٗدَ، وَاَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلَاةُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَهُ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَكَانَ يُفْطِرُ يَوْمًا، وَيَصُومُ يَوْمًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے پسندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز، حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے، وہ نصف رات سوتے تھے، پھر ایک تہائی رات میں نوافل ادا کرتے تھے، پھر آپ رات کا چھٹا حصہ سو جاتے تھے، وہ ایک دن نفلی روزہ ترک کر دیتے تھے اور ایک دن نفلی روزہ رکھ لیتے تھے۔

بَابٌ فِيْ صَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب: ہر مہینے میں 3 روزے رکھنا

2449 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ اَنَسٍ، اَخِي مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَصُومَ الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ

❀❀ ابن ملحان قیسی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیتے تھے، کہ ہم ایام بیض میں، یعنی **15,14,13** تاریخ کو روزہ رکھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں: یہ پورا سال روزے رکھنے کے مترادف ہے۔

2450 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَعْنِيْ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین دنوں میں روزہ رکھتے تھے، یعنی ہر مہینے کے تین روشن دنوں میں۔

بَابُ مَنْ قَالَ اِلاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ

باب: جو لوگ اس بات کے قائل ہیں: (ہر مہینے میں یہ تین روزے) پیر اور جمعرات کے دن رکھنے چاہییں

2451 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ اِلاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ، وَاِلاثْنَيْنِ مِنَ

2448–واخرجه البخاری (1131) و (3420)، ومسلم (1159)، وابن ماجه (1712)، والنسائی فی "الکبری" (1329) و (2665) من طرق عن سفیان بن عیینة، ومسلم (1159) من طریق ابن جریج، کلاهما عن عمرو بن دینار، بهذا الاسناد. واخرجه البخاری (1153) و (1974 - 1980) و (3418 - 3420) و (5052) و (6134) و (6277)، ومسلم (1159)، والترمذی (780)، والنسائی (2709 - 2724) من طرق عن عبد الله بن عمرو بن العاص

Marfat.com

الْجُمُعَةِ الْاُخْرَى

❀❀ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرتے تھے، پیر اور جمعرات کے دن، اور اس سے اگلے ہفتے میں پیر کے دن۔

2452 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ اُمِّهِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الصِّيَامِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِىْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، اَوَّلُهَا الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

❀❀ ہنیدہ خزاعی اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے ان سے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم دیتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھوں، ان میں پہلا (روزہ ہر مہینے کی پہلی) پیر یا جمعرات کا دن ہو۔

بَابُ مَنْ قَالَ: لَا يُبَالِىْ مِنْ اَىِّ الشَّهْرِ

باب: جو لوگ اس بات کے قائل ہیں: آدمی اس کی پرواہ نہ کرے کہ مہینے کا کون سا حصہ ہے؟

2453 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: مِنْ اَىِّ شَهْرٍ كَانَ يَصُوْمُ، قَالَتْ: مَا كَانَ يُبَالِىْ مِنْ اَىِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ

❀❀ معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: مہینے کے کونسے حصے میں آپ روزہ رکھتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینے کا کونسا حصہ ہے؟ آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

بَابُ النِّيَّةِ فِى الصِّيَامِ

باب: روزہ کی نیت کرنا

2454 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِى ابْنُ لَهِيعَةَ، وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَا صِيَامَ لَهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ اللَّيْثُ، وَاِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ، اَيْضًا جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، مِثْلَهُ، وَوَقَفَهُ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ، وَالزُّبَيْدِىُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَيُوْنُسُ الْاَيْلِىُّ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِىِّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہیں کرتا، اس کا روزہ نہیں ہوتا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت بعض دیگر راویوں نے اسی طرح نقل کی ہے۔ جبکہ بعض اور راویوں نے اسے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

2455 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، جَمِيعًا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ؟، فَاِذَا قُلْنَا: لَا، قَالَ: اِنِّيْ صَائِمٌ، زَادَ وَكِيْعٌ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، فَخَبَّاْنَاهُ لَكَ، فَقَالَ: اَدْنِيهِ، قَالَ طَلْحَةُ: فَاَصْبَحَ صَائِمًا وَاَفْطَرَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات میرے ہاں تشریف لاتے اور فرماتے: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے، اگر ہم یہ کہہ دیتے: جی نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ وکیع نامی راوی نے یہ بات زائد نقل کی ہے: ایک مرتبہ آپ دوسری مرتبہ ہماری ہاں تشریف لائے، ہم نے عرض کی: ہمیں حیس تحفے کے طور پر دیا گیا ہے، وہ ہم نے آپ کے لیے سنبھال کر رکھ لیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پیش کرو۔

طلحہ نامی راوی کہتے ہیں: حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے روزہ رکھا ہوا تھا، لیکن پھر آپ نے روزہ ختم کر دیا۔

2456 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهِ، قَالَتْ: فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ، فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ اُمَّ هَانِئٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ اَفْطَرْتُ، وَكُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ لَهَا: اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا؟، قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَلَا يَضُرُّكِ اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا

❀❀ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دِن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف بیٹھ گئیں، جبکہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھی ہوئی تھیں، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ایک لڑکی آئی، وہ ایک برتن لے کر آئی، جس میں مشروب موجود تھا، اس نے وہ برتن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پی لیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ برتن سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھایا، انہوں نے بھی اسے پی لیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، لیکن اب میں نے روزہ ختم کر دیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے کسی چیز کی قضاء کرنی تھی؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ نفلی ہے، تو پھر تمہیں کوئی حرج نہیں ہے۔

Marfat.com

بَابُ مَنْ رَاَی عَلَیْهِ الْقَضَاءَ

باب: جواس بات کا قائل ہے (جس نے روزہ توڑ دیا) اس پر قضاء لازم ہوگی

2457 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ زُمَيْلٍ، مَوْلٰی عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اُهْدِیَ لِی وَلِحَفْصَةَ طَعَامٌ، وَكُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَاَفْطَرْنَا، ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ، فَاشْتَهَيْنَاهَا فَاَفْطَرْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَلَيْكُمَا صُوْمَا مَكَانَهُ يَوْمًا آخَرَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اور حفصہ کو کوئی کھانا تحفے کے طور پر پیش کیا گیا ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، تو ہم نے روزہ ختم کر دیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں ایک چیز تحفے کے طور پر دی گئی ہمیں اس کی خواہش محسوس ہوئی، تو ہم نے روزہ ختم کر دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے، تم اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لینا۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَصُوْمُ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا

2458 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ، اِلَّا بِاِذْنِهِ غَيْرَ رَمَضَانَ، وَلَا تَاْذَنُ فِی بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں، اس کی اجازت کے بغیر، رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ نہ رکھے اور اس کی موجودگی میں، اس کی اجازت کے بغیر، اس کے گھر میں کسی کو نہ آنے دے''۔

2459 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی صَالِحٍ، عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ زَوْجِی صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ، يَضْرِبُنِی اِذَا صَلَّيْتُ، وَيُفَطِّرُنِی اِذَا صُمْتُ، وَلَا يُصَلِّی صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ، قَالَ: فَسَاَلَهُ عَمَّا قَالَتْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِی اِذَا صَلَّيْتُ، فَاِنَّهَا تَقْرَاُ

2459- واخرجه الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" (2044)، والحاكم فی "المستدرك" /1 436، والبيهقی فی "السنن" /4 303 من طريق عثمان، بهذا الاسناد. وصححه الحاكم علی شرط الشيخين وسكت عنه الذهبی. واخرجه ابو يعلی (1037)، وابن حبان (1488) من طريقين، عن جرير

بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا، قَالَ: فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ، وَاَمَّا قَوْلُهَا: يُفَطِّرُنِي، فَاِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُومُ، وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، فَلَا اَصْبِرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ: لَا تَصُومُ امْرَاَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا، وَاَمَّا قَوْلُهَا: اِنِّي لَا اُصَلِّي حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ، لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ: فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، اَوْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا شوہر صفوان بن معطل، اگر میں نماز پڑھوں تو وہ مجھے مارتا ہے، اور اگر روزہ رکھوں، تو اسے تڑوا دیتا ہے، اور خود فجر کی نماز اس وقت تک نہیں پڑھتا، جب تک سورج نکل نہیں آتا، راوی بیان کرتے ہیں: صفوان بھی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے، اس عورت کے بیان کے بارے میں دریافت کیا، تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جہاں تک اس کے اس قول کا تعلق ہے، کہ جب میں نماز پڑھوں تو وہ مجھے مارتا ہے، تو یہ عورت (ایک رکعت میں) دو سورتیں پڑھتی ہے، تو میں اسے (طویل قرأت کرنے) سے منع کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک سورت ہو، تو یہ بھی لوگوں کے لیے کافی ہے، جہاں تک اس عورت کے اس بیان کا تعلق ہے کہ میں اس کا روزہ تڑوا دیتا ہوں، تو یہ (مسلسل نفلی) روزے رکھتی ہے، میں نوجوان شخص ہوں مجھ سے صبر نہیں ہوتا، اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی عورت اپنے شوہر کے اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے''

اس شخص نے کہا: جہاں تک اس عورت کے اس قول کا تعلق ہے، میں اس وقت نماز پڑھتا ہوں جب سورج نکل چکا ہوتا ہے، تو ہمارے گھرانے کے تمام افراد کے بارے میں یہ بات معروف ہے کہ ہم سے سورج نکلنے سے پہلے اٹھا نہیں جاتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم بیدار ہو، (اس وقت) نماز پڑھ لیا کرو''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِي الصَّائِمِ يُدْعَى اِلٰى وَلِيمَةٍ

باب: جب (نفلی) روزہ دار کو ولیمہ کی دعوت دی جائے

2460 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ، وَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، قَالَ هِشَامٌ: وَالصَّلَاةُ: الدُّعَاءُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، اَيْضًا عَنْ هِشَامٍ

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو کھانے کی دعوت دے جائے، تو اسے (وہ دعوت) قبول کرنی چاہیے، اگر اس کا روزہ نہ ہو، تو کھانا کھالے، اور اگر وہ روزہ دار ہو تو (میزبان کے لیے) دعا کردے''۔

ہشام کہتے ہیں: یہاں ''صلوۃ'' سے ''دعا'' مراد ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حفص بن غیاث نے بھی یہ روایت ہشام سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الصَّائِمُ اِذَا دُعِيَ اِلَى الطَّعَامِ

باب: (نفلی) روزہ دار کو جب کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کیا کہے؟

2461 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ دار ہو، تو اسے بتادینا چاہیے: میں روزہ دار ہوں''

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

2462 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال تک، رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج بھی اعتکاف کرتی ہیں۔

2463 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، ایک سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف نہیں کیا، تو اگلے سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

2464 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَيَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ قَالَتْ: وَاِنَّهُ اَرَادَ مَرَّةً اَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَتْ: فَاَمَرَ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ

Marfat.com

اَمَرْتُ بِبِنَائِی فَضُرِبَ، قَالَتْ: وَاَمَرَ غَيْرِی مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ، فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ نَظَرَ اِلَى الْاَبْنِيَةِ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ آلْبِرَّ تُرِدْنَ؟ قَالَتْ: فَاَمَرَ بِبِنَائِهِ فَقُوِّضَ، وَاَمَرَ اَزْوَاجُهُ بِاَبْنِيَتِهِنَّ فَقُوِّضَتْ، ثُمَّ اَخَّرَ الِاعْتِكَافَ اِلَى الْعَشْرِ الْاُوَلِ يَعْنِی مِنْ شَوَّالٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ ابْنُ اِسْحَاقَ، وَالْاَوْزَاعِیُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، نَحْوَهُ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: اعْتَكَفَ عِشْرِينَ مِنْ شَوَّالٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے، تو آپ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا ارادہ کیا، آپ کے حکم تحت ایک خیمہ لگا دیا گیا، جب میں نے یہ بات دیکھی، تو میں نے اپنے لیے خیمہ لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیا گیا، میرے علاوہ دیگر ازواج مطہرات نے (بھی اپنے لیے) خیمے لگانے کا حکم دیا تو وہ بھی لگا دیے گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ان خیموں کی طرف دیکھا اور دریافت کیا: یہ کیوں ہیں؟ کیا ان (خواتین) نے نیکی کا ارادہ کیا تھا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کا خیمہ ختم کر دیا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے حکم کے تحت ان کے خیمے بھی ختم کر دیے گئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کو پہلے عشرے تک موخر کر دیا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی:) شوال کے (پہلے عشرے تک موخر کیا)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ یحییٰ بن سعید سے منقول ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں بیس دن کا اعتکاف کیا۔

بَابُ اَيْنَ يَكُونُ الِاعْتِكَافُ؟

اعتکاف کہاں ہوگا؟

2465 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِیُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُوْنُسَ، اَنَّ نَافِعًا، اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ اَرَانِی عَبْدُ اللّٰهِ، الْمَكَانَ الَّذِی كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے مسجد کا وہ حصہ دکھایا، جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے۔

2466 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ

2465- اسناده صحيح. ابن وَهب: هو عبد الله القرشي، ويونس: هو ابن يزيد الايلي، ونافع: هو مولى ابن عمر. واخرجه البخاري (2025)، ومسلم (1171)، وابن ماجه (1773) من طريق ابن وَهب، بهذا الاسناد. ورواية البخاري ليس فيها قولُ نافع. واخرجه مسلم كذلك دون قول نافع (1171) من طريق موسى بن عقبة، عن نافع، به. وهو في "مسند احمد" (6172).

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِى قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، جس (سے اگلے) سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رمضان میں بیس دن اعتکاف کیا۔

بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لِحَاجَتِهِ

معتکف کا قضائے حاجت کے لیے اپنے گھر میں داخل ہونا

2467 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِى اِلَىَّ رَاْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ،

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کے دوران اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے، تو میں اس میں کنگھی کر دیتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف قضائے حاجت کے لیے ہی گھر میں داخل ہوتے تھے۔

2468 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يُتَابِعْ اَحَدٌ مَالِكًا عَلٰى عُرْوَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، وَغَيْرِهِمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت بعض دیگر اسناد سے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، (تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف ہے)

2469 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مُعْتَكِفًا فِى الْمَسْجِدِ، فَيُنَاوِلُنِى رَاْسَهُ مِنْ خَلَلِ الْحُجْرَةِ، فَاَغْسِلُ رَاْسَهُ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ: فَاُرَجِّلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے، آپ حجرے کی کھڑکی میں سے، اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیتی تھی۔

مسدد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنگھی کر دیتی، جبکہ میں حیض کی حالت میں تھی۔

2466-اسناده صحيح. هناد: هو ابن السرى، وابو بكر: هو ابن عياش، وابو حَصين: هو عثمان بن عاصم الاسَدى، وابو صالح: هو ذكوان السمّان. واخرجه البخارى (2044) و (4998)، وابن ماجه (1769)، والنسائى فى "الكبرى" (3329) و (7938) من طريق ابى بكر، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (8435).

Marfat.com

2470 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكُمَا، اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، قَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، فَخَشِيتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا، اَوْ قَالَ: شَرًّا،

❀❀ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معتکف تھے، میں رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتی رہی، پھر میں واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ کھڑے ہو گئے، تا کہ مجھے (مسجد کے دروازے تک) پہنچا آئیں، (راوی بیان کرتے ہیں) سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی رہائش حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ والے گھر میں تھی، دو انصاری شخص وہاں سے گزرے، جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیزی سے گزرنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ٹھہرو! یہ (میری زوجہ) صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ہے، ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! (کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق کوئی منفی بات سوچ سکتے ہیں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شیطان، انسان کی رگوں میں گردش کرتا ہے، مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کچھ نہ ڈال دے، (یا شاید یہ فرمایا:) ''برائی (نہ ڈال دے)''

2471 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِاِسْنَادِهِ بِهٰذَا، قَالَتْ: حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ، وَسَاقَ مَعْنَاهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن شہاب زہری سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

''یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے پر پہنچے، جو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے قریب ہے، تو ان دونوں کے پاس سے، دو اشخاص گزرے، (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ

معتکف کا بیمار کی عیادت کرنا

2472 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ - قَالَ النُّفَيْلِيُّ - قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِالْمَرِيْضِ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ، وَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ، وَقَالَ ابْنُ

Marfat.com

عِيسٰى: قَالَتْ: اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اعتکاف کے دوران، بیمار کے پاس سے گزرتے، تو عام صورتحال کی طرح گزر جاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مزاج پرسی کے لیے ٹھہرتے نہیں تھے۔

ابن عیسیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کے دوران، بیمار کی عیادت کر لیتے تھے۔

2473 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِى ابْنَ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ: اَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً، وَلَا يَمَسَّ امْرَاَةً، وَلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ، اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ، وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِىْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ: قَالَتْ: السُّنَّةُ ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: جَعَلَهُ قَوْلَ عَائِشَةَ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: معتکف کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ (اعتکاف کے دوران) بیمار کی عیادت نہ کرے، جنازے میں شریک نہ ہو، عورت کو چھوئے نہیں، اس کے ساتھ مباشرت نہ کرے، ضروری حاجت (یعنی قضائے حاجت) کے علاوہ (مسجد سے) باہر نہ نکلے، روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور جامع مسجد کے علاوہ اعتکاف نہیں ہوتا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالرحمان کے علاوہ دیگر راویوں نے ''سنت یہ ہے'' کے الفاظ نقل نہیں کیے، انہوں نے اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

2474 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، جَعَلَ عَلَيْهِ اَنْ يَعْتَكِفَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً، اَوْ يَوْمًا عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اعْتَكِفْ وَصُمْ،

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس ایک دن کا اعتکاف کریں گے، انہوں نے (اس بارے میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اعتکاف کرلو اور روزہ (بھی) رکھنا''

2475 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِى

2475–اسناده صحيح . عبد الرزاق : هو ابن همام الصنعانى، ومعمر : هو ابن راشد، والزهرى: هو محمد بن مسلم ابن شهاب، وعلى بن الحسين: هو ابن على بن ابى طالب زين العابدين. وهو عند عبد الرزاق فى "مصنفه" (8065)، ومن طريقه اخرجه البخارى (3281)، ومسلم (2175)، والنسائى فى "الكبرى" (3343). واخرجه البخارى (2038) و (2039) و (3101) و (6219) و (7171)، وابن ماجه (1779)، والنسائى (3342) من طرق عن الزهرى، به . وهو فى "مسند احمد " (26863)، و"صحيح ابن حبان" (3671).

Marfat.com

الْعَنْقَزِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُدَيْلٍ، بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ اِذْ كَبَّرَ النَّاسُ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ، قَالَ: سَبْيُ هَوَازِنَ اَعْتَقَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَتِلْكَ الْجَارِيَةُ، فَاَرْسَلَهَا مَعَهُمْ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، (اس میں یہ الفاظ ہیں)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اعتکاف کے دوران لوگوں کے اللہ اکبر کہنے کی آواز سنائی دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے عبداللہ! یہ کس وجہ سے ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کر دیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کنیز کو بھی ان کے ساتھ چھوڑ دو۔

بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ

باب: مستحاضہ عورت کا اعتکاف کرنا

2476 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اعْتَكَفَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِنْ اَزْوَاجِهِ، فَكَانَتْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْحُمْرَةَ، فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا، وَهِيَ تُصَلِّي

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ محترمہ نے بھی اعتکاف کیا، اس خاتون کا (استحاضہ کی وجہ سے) زرد اور سرخ مواد خارج ہوتا تھا، بعض اوقات (مواد زیادہ خارج ہونے کی وجہ سے) ہم ان کے نیچے تھال رکھ دیتے تھے، تاہم وہ نماز ادا کیا کرتی تھیں۔

2476-اسناده صحيح. محمد بن عيسى: هو ابن نَجيح البغدادى، ويزيد: هو ابن زُريع، وخالد: هو ابن مِهران الحذَّاء، وعكرمة: هو مولى ابن عباس. واخرجه البخارى (310) و (2037) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الاسناد. واخرجه ابن ماجه (1780)، والنسائى فى "الكبرى" (3332) من طرق عن يزيد ابن زريع، به. واخرجه البخارى (309) و (311) من طريقين عن خالد الحذاء، به. ورواية البخارى الثانية مختصره. وهو فى "مسند احمد" (24998).

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب: جہاد کے بارے میں روایات

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ وَسُكْنَى الْبَدْوِ

باب: ہجرت کرنے اور ویرانے میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں، جو کچھ منقول ہے

2477 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ؟، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو، ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے، کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم سمندروں کے پار بھی جو عمل کرو گے، تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کسی بھی چیز کو (اجر وثواب کے بغیر) ترک نہیں کرے گا۔

2478 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ الْبَدَاوَةِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ، وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِي: يَا عَائِشَةُ، ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا شَانَهُ

2477–اسنادہ صحیح. وقد صرح الولید بن مسلم بسماعہ فی کل طبقات الاسناد عند مسلم وغیرہ. واخرجہ البخاری (1452)، ومسلم (1865)، والنسائی فی "الکبریٰ" (7739)، و (8646) من طریق الولید بن مسلم، بھذا الاسناد. وھو فی "مسند احمد" (11105)، و"صحیح ابن حبان" (3249).

2478–حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن فی المتابعات، شریك -وھو ابن عبد اللہ النخعی- وان کان سیء الحفظ، قد توبع. واخرجہ بنحوہ مسلم (2594) من طریق شعبة بن الحجاج، عن المقدام بن شریح، بہ. لکن لیس فیہ ذکر البداوۃ. وھو فی "مسند احمد" (24307) و (24808)، و"صحیح ابن حبان" (550)

❀❀ مقدام بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ویرانے میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان ٹیلوں تک تشریف لے جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ویرانے میں رہائش اختیار کرنے کا ارادہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف ایک اونٹنی بھیجی، جو صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک تھی، اس پر سواری نہیں کی گئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! نرمی سے کام لینا، کیونکہ نرمی جس بھی چیز میں ہوگی، اسے آراستہ کر دے گی اور جس چیز سے الگ ہوگی، اسے عیب دار کر دے گی۔

بَابٌ فِي الْهِجْرَةِ هَلِ انْقَطَعَتْ؟

باب: کیا ہجرت منقطع ہو چکی ہے؟

2479 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ، وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہجرت اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی، جب تک توبہ منقطع نہیں ہوتی اور توبہ اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا''

2480 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اب ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ جہاد اور نیت ہیں، جب تم سے (جہاد کے لیے) نکلنے کے لیے کہا جائے، تو تم نکل پڑو''

2481 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ حَتَّى جَلَسَ عِنْدَهُ، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

2479–حديث حسن، وهذا اسناد ضعيف لجهالة ابى هند -وهو البجلى- ولكنه متابع. عيسى: هو ابن يونس بن ابى اسحاق السَّبيعى. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (8658) من طريق حريز بن عثمان، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (16906).

2480–اسناده صحيح. جرير: هو ابن عبد الحميد الضبّى، ومنصور: هو ابن المعتمر، ومجاهد: هو ابن جبْر المكى، وطاووس: هو ابن كيسان اليمانى. واخرجه البخارى (1834)، ومسلم (1353)، وباثر الحديث (1863)، والترمذى (1590)، والنسائى (4170) من طريق منصور بن المعتمر، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (1991)، وابن حبان (3720). واخرج ابن ماجه (2773) من طريق ابى صالح السمان

وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ عامر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ان کے پاس پہلے سے کچھ لوگ موجود تھے وہ بھی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا اور بولا! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمان وہ ہے، جس کے ہاتھ اور زبان سے، دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے، جو ان چیزوں کو ترک کر دے، جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے''

بَابٌ فِيْ سُكْنَى الشَّامِ

باب: شام میں رہائش اختیار کرنا

2482 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ، وَيَبْقَى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوهُمْ، تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ، وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، اس وقت روئے زمین کے سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ میں رہائش اختیار کریں گے اور پوری زمین میں صرف برے لوگ رہ جائیں گے، ان کے علاقے انہیں باہر نکال دیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ مرضی نہیں ہوگی کہ وہ نکلیں، تو آگ ان کا حشر بندروں اور خنزیروں کے ساتھ کرے گی''۔

2483 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِيْ بَحِيرٌ، عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ قُتَيْلَةَ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اِلَى اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ، وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ، وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ، قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ: خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَاِنَّهَا خِيرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهِ، يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ، فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ، وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهِ

❀❀ حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب یہ صورت حال ہوگی کہ کئی لشکر اکٹھے ہوں گے ان میں سے ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک لشکر یمن میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں ہوگا''

Marfat.com

حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے (کسی ایک جگہ کو) منتخب کر لیں، اگر میں اس صورتِ حال کو پاؤں (تو میں اس جگہ پر رہائش اختیار کروں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر شام کو اختیار کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ اللہ کی زمین کا بہترین حصہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے بہترین لوگوں کو اس کے لیے منتخب کرے گا اور اگر تم اصرار کرتے ہو، تو پھر تم یمن میں رہنا اور اپنے حوض سے پانی پینا، بے شک اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے لیے مجھے ضمانت دی ہے"۔

بَابٌ فِیْ دَوَامِ الْجِهَادِ

باب: جہاد کا ہمیشہ جاری رہنا

2484 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِی یُقَاتِلُونَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِینَ عَلٰی مَنْ نَاوَاهُمْ، حَتّٰی یُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِیحَ الدَّجَّالَ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری امت کا ایک گروہ حق کے لیے جنگ کرتا رہے گا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، یہاں تک کہ اس گروہ کا آخری حصہ، دجال کے ساتھ جنگ کرے گا"

بَابٌ فِیْ ثَوَابِ الْجِهَادِ

باب: جہاد کا ثواب

2485 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ کَثِیْرٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیدَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ: اَیُّ الْمُؤْمِنِینَ اَکْمَلُ اِیمَانًا؟ قَالَ: رَجُلٌ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ یَعْبُدُ اللّٰهَ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ قَدْ کُفِیَ النَّاسُ شَرَّهُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان کس کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کا، جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرتا ہے، اور اس شخص کا جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچا کر رکھتا ہے"۔

بَابٌ فِی النَّهْیِ عَنِ السِّیَاحَةِ

باب: سیاحت کی ممانعت

2486 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِیُّ اَبُو الْجَمَاهِرِ، حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ حُمَیْدٍ، اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِیْ فِی السِّیَاحَةِ،

Marfat.com

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے سیاحت کی اجازت دیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی سیاحت، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْقَفْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

باب: جنگ سے واپس آنے کی فضیلت

2487 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ، عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(جہاد سے) واپسی، جنگ میں حصہ لینے کی طرح ہے''

بَابُ فَضْلِ قِتَالِ الرُّومِ عَلٰى غَيْرِهِمْ مِنَ الْاُمَمِ

باب: دیگر لوگوں کی بہ نسبت، رومیوں سے جنگ کرنے کی فضیلت

2488 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا اُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ، تَسْاَلُ عَنِ ابْنِهَا، وَهُوَ مَقْتُولٌ، فَقَالَ لَهَا بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جِئْتِ تَسْاَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَاَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ؟ فَقَالَتْ: اِنْ اُرْزَاَ ابْنِيْ فَلَنْ اُرْزَاَ حَيَائِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُكِ لَهُ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ، قَالَتْ: وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِاَنَّهُ قَتَلَهُ اَهْلُ الْكِتَابِ

❀❀ عبدالخبیر بن ثابت اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کو اُم خلاد کہا جاتا تھا، اس نے نقاب کیا ہوا تھا، اس نے اپنے بیٹے کے بارے میں دریافت کیا جو (کسی جنگ میں) قتل ہوگیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس خاتون سے کہا: تم اپنے بیٹے کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئی ہو؟ تم نے نقاب کے ہوا ہے، اس نے کہا: اگرچہ میرے بیٹے کو حادثہ پیش آیا ہے لیکن میری حیاء کو حادثہ پیش نہیں آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بیٹے کو دو شہیدوں کا اجر ملے گا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں کہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔

2487- حديث صحيح . وهذا اسناد حسن من اجل محمد بن المُصفّى -وهو الحمصى- ولكنه متابع. ابن شُفَيّ : اسمُه حسين، وحيوة : هو ابن شُريح . واخرجه احمد (6625)، وابن الجارود (1039) والحاكم /2 73، وابو نعيم فى "الحلية" /5 169، والبيهقى فى "السنن الكبرى" /9 28، وفى "شعب الايمان" (4275)، والبغوى فى "شرح السنة" (2671) من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الاسناد

بَابٌ فِیْ رُكُوْبِ الْبَحْرِ فِی الْغَزْوِ

باب: جنگ کے لیے سمندر میں سفر کرنا

2489 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ بِشْرٍ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَرْكَبُ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجٌّ، اَوْ مُعْتَمِرٌ، اَوْ غَازٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سمندر کے سفر پر صرف حج کرنے والا، یا عمرہ کرنے والا، یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا جائیں، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے پھر سمندر ہے''

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِی الْبَحْرِ

باب: سمندری جنگ کی فضیلت

2490 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِیُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ، اُخْتُ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِنْدَهُمْ، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَضْحَكَكَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ قَوْمًا مِمَّنْ يَرْكَبُ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ، قَالَ: فَاِنَّكِ مِنْهُمْ، قَالَتْ: ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَضْحَكَكَ؟، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ، قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَغَزَا فِی الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا، فَصَرَعَتْهَا فَاندَقَّتْ عُنُقُهَا، فَمَاتَتْ،

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا جو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، انہوں نے مجھے یہ بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں (سو گئے) جب آپ بیدار ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں مسکرا رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا، جو اس سمندر پر یوں سفر کر رہے تھے، جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر ہوتے ہیں، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے

2490-اسناده صحيح . يحيى بن سعيد: هو ابن قيس الانصاری. واخرجه البخاری (2799) و (2800) و (2894) و (2895)، ومسلم (1912) (161) و (162)، وابن ماجه (2776)، والنسائی (3172) من طريق يحيى بن سعيد الانصاری، بهذا الاسناد . وهو فی "مسند احمد" (27032) و (27377)، و"صحيح ابن حبان" (4608) وانظر تمام تخريجه فی "المسند."

Marfat.com

عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کردے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے ایک ہو، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ پھر سو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو پھر مسکرا رہے تھے، اس خاتون نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے پہلے والی بات ارشاد فرمائی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کردے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پہلے والوں میں ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے ساتھ شادی کی، وہ سمندری جنگ میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے، تو وہ اس خاتون کو بھی ساتھ لے گئے، جب وہ خاتون واپس آئی، تو اس کے سامنے خچر پیش کیا گیا، تاکہ وہ اس پر سوار ہوں، تو وہ اس سے گر گئیں، جس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی اور ان کا انتقال ہو گیا۔

2491 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اِلٰى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ (بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ، وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَاْسَهُ، وَسَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَمَاتَتْ بِنْتُ مِلْحَانَ بِقُبْرُصَ .

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب قباء تشریف لے جاتے تھے تو سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کے ہاں بھی جاتے تھے، وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ایک دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو کھانا کھلایا اور نبی اکرم ﷺ کے سر میں سے جوئیں نکالنے لگیں، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا انتقال قبرص میں ہوا۔

2492 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُخْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ الرُّمَيْصَاءِ قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ وَكَانَتْ تَغْسِلُ رَاْسَهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَضْحَكُ مِنْ رَاْسِيْ؟ قَالَ: لَا وَسَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الرُّمَيْصَاءُ اُخْتُ اُمِّ سُلَيْمٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ

❀❀ عطا بن یسار، سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن سیدہ رمصیاء رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سوئے جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو وہ خاتون اس وقت اپنا سر دھو چکی تھیں، جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے، اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ میرے سر کی وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اس کے

2491–اسناده صحيح . القَعنَبي : هو عبد الله مسلمة . وهو في "الموطا" /2 464 - 465، ومن طريقه اخرجه البخاري (2788) و (6282) و (7001)، ومسلم (1912) (160) والترمذي (1740)، والنسائي (3171). وهو في "مسند احمد " (13520) مختصراً، و"صحيح ابن حبان" (6667).

بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے، جس میں الفاظ میں کمی وبیشی ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) رمیصاء نامی راوی خاتون سیّدہ اُم سلیم کی رضاعی بہن تھیں۔

2493 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْجَوْبَرِيُّ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ اُمِّ حَرَامٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ اَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْغَرِقُ لَهُ اَجْرُ شَهِيدَيْنِ

❁❁ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''سمندر میں سفر کرنے والے، جس شخص کو قے آنے کی شکایت ہو، اسے شہید کا اجر ملے گا اور جو شخص سمندری جنگ میں ڈوب جائے، اسے دو شہیدوں کا اجر ملے گا''

2494 - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ سَمَاعَةَ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ، وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ، وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❁❁ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہیں، وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلتا ہے، وہ شخص اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے، اللہ تعالیٰ یا تو اسے شہادت عطا کر کے جنت میں داخل کر دے گا، یا پھر اجر اور غنیمت کے ہمراہ واپس لے آئے گا، جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتا ہے کہ یا تو اسے موت آ جائے گی اور اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا، یا وہ اجر اور غنیمت کے ہمراہ واپس آئے گا اور جو شخص گھر میں سلام کر کے داخل ہوتا ہے، وہ شخص اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے''

بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا

باب: کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت

2495 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْتَمِعُ فِي النَّارِ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ اَبَدًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم میں کافر اور اس کا قاتل کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''

Marfat.com

بَابٌ فِیْ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَى الْقَاعِدِیْنَ

باب: مجاہدین کی خواتین کی، جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کے لیے حرمت

2496 - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ قَعْنَبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَى الْقَاعِدِیْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِهٖ اِلَّا نُصِبَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَقِیلَ لَهٗ: هٰذَا قَدْ خَلَفَكَ فِیْ اَهْلِكَ، فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شِئْتَ ، فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا ظَنُّكُمْ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: كَانَ قَعْنَبٌ رَجُلًا صَالِحًا، وَكَانَ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰى، اَرَادَ قَعْنَبًا عَلَى الْقَضَاءِ فَاَبٰى عَلَیْهِ، وَقَالَ: اَنَا اُرِیْدُ الْحَاجَةَ بِدِرْهَمٍ فَاَسْتَعِیْنُ عَلَیْهَا بِرَجُلٍ، قَالَ: وَاَیُّنَا لَا یَسْتَعِیْنُ فِیْ حَاجَتِهٖ، قَالَ: اَخْرِجُوْنِیْ حَتّٰى اَنْظُرَ فَاُخْرِجَ، فَتَوَارٰى، قَالَ سُفْیَانُ: بَیْنَمَا هُوَ مُتَوَارٍ اِذْ وَقَعَ عَلَیْهِ الْبَیْتُ، فَمَاتَ

❀❀ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجاہدین کی خواتین، جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں، جس طرح ان کی مائیں قابل احترام ہیں، جہاد میں حصہ نہ لینے والوں میں سے جو شخص کسی مجاہد کی اہلیہ کے بارے میں اس کے ساتھ خیانت کرے گا، تو اسے قیامت کے دن مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا: اس نے تمہاری اہلیہ کے بارے میں خیانت کی تھی تم اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہو نیکیاں حاصل کر لو (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارا کیا خیال ہے؟

بَابٌ فِی السَّرِیَّةِ تَخْفِقُ

باب: ایسی مہم جسے غنیمت حاصل نہ ہو

2497 - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَیْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ، حَدَّثَنَا حَیْوَةُ، وَابْنُ لَهِیْعَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِیءٍ الْخَوْلَانِیُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیَّ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ غَازِیَةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُصِیْبُوْنَ غَنِیْمَةً اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اَجْرِهِمْ مِنَ الْاٰخِرَةِ، وَیَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ. فَاِنْ لَمْ یُصِیْبُوْا غَنِیْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مہم اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتی ہے اور انہیں غنیمت حاصل ہوتی ہے، تو ان لوگوں کے اجر میں سے دو تہائی اجر انہیں آخرت کے مقابلے میں دنیا میں ہی حاصل ہو جاتا ہے اور ان کا ایک تہائی اجر باقی رہ جاتا ہے اور اگر انہیں غنیمت حاصل نہیں ہوتی، تو ان کا پورا اجر (ان کو آخرت میں ملے گا)

Marfat.com

بَابٌ فِيْ تَضْعِيفِ الذِّكْرِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

باب: اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) ذکر کرنے کا دگنا (اجر وثواب ہونا)

2498 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، وَسَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

❀❀ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) نماز پڑھنے، روزہ رکھنے اور ذکر کرنے کو، خرچ کرنے کے مقابلے میں سات سو گنا فضیلت حاصل ہوتی ہے''

بَابٌ فِيمَنْ مَاتَ غَازِيًا

باب: جو شخص جہاد کے لیے جاتے ہوئے فوت ہو جائے

2499 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، يَرُدُّ اِلَى مَكْحُوْلٍ، اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غُنْمٍ الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ فَصَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ، اَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ، اَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ، اَوْ بَعِيْرُهُ اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ، اَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ، اَوْ بِاَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ، فَاِنَّهُ شَهِيْدٌ، وَاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں نکلے اور انتقال کر جائے، یا مارا جائے، وہ شہید ہے، جس کا گھوڑا یا اونٹ اسے گرا کے (مار دیں) یا جسے کوئی کیڑا مکوڑا ڈس لے، یا جو شخص اپنے بستر پر مر جائے، یا جو شخص اس طرح مرے، جو اللہ کو منظور ہو، تو وہ (اللہ کی راہ میں جہاد کی وجہ سے) شہید شمار ہوتا ہے اور اسے جنت ملے گی۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الرِّبَاطِ

باب: سرحدوں پر پہرہ دینے کی فضیلت

2500 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ اِلَّا الْمُرَابِطَ، فَاِنَّهُ

2500–اسناده صحيح. ابو هانء : هو حُميد بن هانء الخَولانی. وهو فی "سنن سعيد بن منصور" (2414). واخرجه الترمذی (1715) من طريق حيوة بن شُريح، عن ابی هانء الخولانی، به. وقال: حديث حسن صحيح. وهو فی "مسند احمد" (23951)، و"صحيح ابن حبان" (4624)، و"شرح مشكل الآثار" (2316).

يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کے ہر عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے (یعنی اس میں اضافہ نہیں ہوتا) سوائے سرحد پر (پہرہ داری کرنے والے کے) کیونکہ اس کا عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے اور اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھا جاتا ہے''

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْحَرْسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) پہرہ دینے کے فضیلت

2501 - حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِى ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدٍ يَعْنِى ابْنَ سَلَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى السَّلُولِيُّ اَبُوْ كَبْشَةَ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، اَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ، حَتّٰى كَانَتْ عَشِيَّةً فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ، عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّى انْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا، فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ، وَنَعَمِهِمْ، وَشَائِهِمْ، اجْتَمَعُوا اِلٰى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ، قَالَ: مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟، قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِى مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَارْكَبْ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُونَ فِى اَعْلَاهُ، وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَحْسَسْنَاهُ فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى، وَهُوَ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْشِرُوا فَقَدْ جَائَكُمْ فَارِسُكُمْ، فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِى الشِّعْبِ، فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّى انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِى اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَطْلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَنَظَرْتُ، فَلَمْ اَرَ اَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيًا حَاجَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا

❀❀ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین کے موقع پر سفر کر رہے تھے وہ لوگ تیزی سے سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ شام کا وقت ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل ادا کرنے کے لیے رک گئے، اسی دوران ایک گھڑسوار وہاں آیا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ کے آگے چلتا ہوا جا رہا تھا جب میں فلاں، فلاں پہاڑ پر پہنچا، تو

Marfat.com

وہاں ہوازن قبیلے کے لوگ، ان کی عورتیں، ان کے جانور، ان کی بکریاں جمع ہیں، وہ لوگ حنین کی طرف اکھٹے ہورہے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ مسکرادیئے آپ ﷺ ارشادفرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل یہ غنیمت کے طور پر مسلمانوں کو مل جائیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات کون ہماری پہرہ داری کرے گا؟ تو حضرت انس بن ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سوار ہو جاؤ، تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم اس گھاٹی کی طرف جاؤ اور اس کے اوپر پہنچ جاؤ! آج رات تمہاری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے جب صبح ہوئی، اور نبی اکرم ﷺ اپنی جائے نماز کی طرف جانے کے لیے نکلے، آپ نے دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ نے ارشادفرمایا: کیا تم نے گھڑسواروں کی آہٹ محسوس کی؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے تو اسے محسوس نہیں کیا، پھر نماز کے لیے اقامت کی گئی نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے لگے آپ ﷺ اس علاقے کی طرف توجہ دیتے جارہے تھے جب ہم نے نماز مکمل کی اور سلام پھر دیا تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے تمہارا گھڑسوار آ گیا ہے، ہم نے گھاٹی میں موجود درخت کی طرف دیکھنا شروع کیا تو وہ شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس ٹھہر گیا، اس نے سلام کیا اس نے عرض کی، میں چلا گیا یہاں تک کے گھاٹی کے اوپر والے حصے تک پہنچ گیا جس کے بارے میں اللہ کے رسول نے مجھے حکم دیا تھا، جب صبح ہوئی اور میں نے دو گھاٹیوں کے درمیان جھانک کر دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہیں آیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم گزشتہ رات اوپر سے نیچے اترے تھے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! صرف نماز ادا کرنے کے لیے یا رفع حاجت کے لیے اترا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم نے (اپنے لیے جنت) واجب کرلی ہے، اب اگر تم اس کے بعد کوئی (نفلی عمل) نہیں بھی کرتے، تو تمہیں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَرْكِ الْغَزْوِ

باب: جہاد کو ترک کرنے کا ناپسندیدہ ہونا

2502 - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا وُهَيْبٌ، - قَالَ عَبْدَةُ: يَعْنِي ابْنَ الْوَرْدِ - اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے، کہ اُس نے کسی جنگ میں حصہ نہ لیا ہو اور اس کے ذہن میں جنگ میں حصہ لینے کا خیال بھی نہ آیا ہو، تو وہ نفاق کے ایک شعبے پر مرتا ہے''۔

2503 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَقِرَاءَتُهُ عَلٰى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَغْزُ اَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي اَهْلِهِ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ، قَالَ: يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ: قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنگ میں حصہ نہ لے، کسی غازی کو سامان فراہم نہ کرے، کسی مجاہد کی غیر موجودگی میں، اس کے اہل خانہ کا بھلائی کے ساتھ خیال نہ رکھے، تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرنے والی صورتِ حال میں مبتلا کرے گا''

ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''قیامت کے دن سے پہلے''۔

2504 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مشرکین کے ساتھ اپنے مال، جان اور زبانوں کے ذریعے جہاد کرو''۔

بَابٌ فِيْ نَسْخِ نَفِيرِ الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ

باب: صرف خاص لوگوں کے (جہاد کے لیے) نکلنے کے ذریعے، عام نکلنے کا منسوخ ہونا

2505 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (اِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيمًا) (التوبة: 39) وَ (مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ) (التوبة: 120)، اِلٰى قَوْلِهِ: (يَعْمَلُونَ) (التوبة: 121) نَسَخَتْهَا الْاٰيَةُ الَّتِي تَلِيهَا: (وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً) (التوبة: 122)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اگر تم نہیں نکلو گے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اہل مدینہ کے لیے یہ جائز نہیں ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے ''جو وہ عمل کرتے ہیں''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس کے بعد والی آیت نے اسے منسوخ کر دیا ہے (وہ آیت یہ ہے:)

''مومنوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ سب کے سب روانہ ہو جائیں''

2506 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ، حَدَّثَنِيْ نَجْدَةُ بْنُ نُفَيْعٍ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيمًا) (التوبة: 39) قَالَ: فَاُمْسِكَ عَنْهُمُ الْمَطَرُ وَكَانَ، عَذَابَهُمْ

❀❀ نجدہ بن نفیع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے، اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''اگر تم لوگ نہیں روانہ ہو گے، تو وہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا''

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ان پر بارش رک گئی، تو یہ ان کے لیے عذاب تھا۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُعُوْدِ مِنَ الْعُذْرِ

باب: عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہونے کی رخصت

2507 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ، فَوَقَعَتْ فَخِذُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِي، فَمَا وَجَدْتُ ثِقْلَ شَيْءٍ اَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: اُكْتُبْ فَكَتَبْتُ فِيْ كَتِفٍ: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النساء: 95) (وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) (النساء: 95) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ، فَقَامَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى لَمَّا سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِيْنَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا قَضٰى كَلَامَهُ غَشِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِي وَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ، كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَّةِ الْاُولٰى، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَاْ يَا زَيْدُ فَقَرَاْتُ: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النساء: 95)، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ) (النساء: 95) الْاٰيَةَ كُلَّهَا، قَالَ زَيْدٌ: فَاَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَحْدَهَا، فَاَلْحَقْتُهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِيْ كَتِفٍ

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسے دوران آپ پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زانوں مبارک اس وقت میرے زانوں پر تھا، تو میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوں سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں پائی تھی (یعنی اس وقت آپ کے زانوں کا وزن انتہائی زیادہ ہوگیا) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لکھو! تو میں نے کسی (جانور کے) کندھے کی ہڈی پر لکھا۔

''مومنوں میں سے جہاد میں حصہ نہ لینے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہیں''۔

اسے آیت کے آخر تک تحریر کیا، حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وہ ایک نابینا شخص تھے، جب انہوں نے مجاہدین کی فضیلت سنی، تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مومنوں میں سے جو لوگ جہاد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے ان کا کیا ہوگا؟

2507- حديث صحيح . وهذا اسناد حسن فى المتابعات والشواهد، عبد الرحمن بن ابى الزناد ضعيف يعتبر به، وقد توبع . ابو الزناد : هو عبد الله بن ذكوان المدنى وخارجة بن زيد: هو ابن ثابت . وهو فى "سنن سعيد بن منصور " (2314)، وفى قسم التفسير منه (681). واخرجه بنحوه البخارى (2832) و (4592)، والترمذى (3282)، والنسائى (3099) و (3100) من طريق مروان بن الحكم الاموى، عن زيد بن ثابت . وهو فى "مسند احمد " (21602) من طريق مروان بن الحكم. وهو فى "مسند احمد " ايضاً (21601)، و "صحيح ابن حبان " (4713) من طريق قبيصة بن ذؤيب، عن زيد بن ثابت . واسناده صحيح، وانظر تمام تخريجه عندهما . واخرجه البخارى (2831)، ومسلم (1898)، والترمذى (1765) و (3280) والنسائى (3101) و (3102) من حديث البراء بن عازب

Marfat.com

جب ان کی بات ختم ہوئی، تو نبی اکرم ﷺ پر وہی کیفیت طاری ہوئی، آپ ﷺ کا زانوں میرے زانوں پر تھا، میں نے دوسری مرتبہ آپ ﷺ کے زانوں کا وزن محسوس کیا، جس طرح پہلی مرتبہ محسوس کیا تھا، جب آپ کی کیفیت ختم ہوئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''مومنین میں سے بیٹھے رہنے والے (یعنی جہاد میں حصہ نہ لینے والے) برابر نہیں ہیں''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو''

اس کے بعد پوری آیت ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالی نے یہ الفاظ الگ، الگ نازل کیے تھے، میں نے پھر انہیں ایک دوسرے کے ساتھ شامل کر دیا، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں گویا اس وقت بھی اس کندھے کی ہڈی کے اندر سوراخ کی جگہ دیکھ رہا ہوں۔

2508 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُوسٰى بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ، وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ، اِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيْهِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يَكُوْنُوْنَ مَعَنَا، وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟ فَقَالَ: حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

❀❀ موسیٰ بن انس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

(ایک جہاد کے دوران) نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''تم لوگوں نے مدینہ منورہ میں کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ تم نے جو بھی سفر کیا، یا تم نے جو بھی خرچ کیا اور جس بھی وادی سے گزرے، تو وہ اس دوران تمہارے ساتھ تھے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ ہمارے ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں؟ وہ تو مدینہ منورہ میں ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ معذور ہونے کی وجہ سے نہیں آ سکے''

بَابُ مَا يُجْزِءُ مِنَ الْغَزْوِ

باب: کیا چیز، جہاد میں حصہ لینے کی جگہ، کفایت کر جاتی ہے

2509 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِى الْحَجَّاجِ اَبُوْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِىْ بُسْرُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِىُّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

2509–اسنادہ صحیح . عبد الوارث : ھو ابن سعید البصری، والحسین : ھو ابن ذکوان المُعلِّم، ویحیٰی: ھو ابن ابی کثیر، وابو سلمة : ھو ابن عبد الرحمن بن عوف. واخرجه البخاری (2843)، ومسلم (1895)، والترمذی (1722) و (1725)، والنسائی (3181) من طریق یحیٰی بن ابی کثیر، بهذا الاسناد . واخرجه مسلم (1895)، والنسائی (3180) من طریق بکیر ابن الاشجّ، عن بسر بن سعید، به. واخرجه الترمذی (1723) من طریق عطاء بن ابی رباح، عن زید بن خالد . وعطاء لم یسمع من زید، وهو فی "مسند احمد" (17039)، و"صحیح ابن حبان" (4631). واخرج الترمذی (1724)، وابن ماجه (2759)

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَهُ فِي اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو کوئی جہاد میں حصہ لینے والے کو سامان فراہم کرتا ہے، گویا وہ خود بھی جہاد میں حصہ لیتا ہے اور جو شخص مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے اہل خانہ کا بھلائی کے ساتھ خیال رکھتا ہے، گویا وہ بھی جہاد میں حصہ لیتا ہے''

2510 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَى بَنِي لَحْيَانَ وَقَالَ:: لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي اَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ، كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف (پیغام بھیجا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر دو میں سے ایک آدمی (جہاد کے لیے) نکلے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد میں حصہ لینے والوں کے اہل خانہ اور ان کے مال کے بارے میں بھلائی کے ساتھ، ان کا خیال رکھے گا، اسے جہاد کے لیے نکلنے والے کا نصف اجر ملے گا''۔

بَابٌ فِي الْجُرْاَةِ وَالْجُبْنِ

باب: جرأت اور بزدلی

2511 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی میں سب سے بری چیز ایسی کنجوسی ہے، جو کچھ خرچ کرنے نہ دے اور ایسی بزدلی ہے، جو اسے ختم کر دے''۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ) (البقرة: 195)

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''اور تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو''

2512 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، وَابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَسْلَمَ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَالرُّومُ مُلْصِقُو ظُهُورِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِينَةِ، فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ، فَقَالَ النَّاسُ: مَهْ مَهْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، يُلْقِي بِيَدَيْهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَالَ اَبُو اَيُّوبَ: اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللّٰهُ

نَبِيَّهُ، وَاَظْهَرَ الْاِسْلَامَ قُلْنَا: هَلُمَّ نُقِيمُ فِيْ اَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَاَنْفِقُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ) (البقرة: 195) فَالْاِلْقَاءُ بِالْاَيْدِي اِلَى التَّهْلُكَةِ اَنْ نُقِيمَ فِيْ اَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ ، قَالَ اَبُوْ عِمْرَانَ: فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ اَيُّوْبَ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ

❀❀ ابوعمران اسلم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مدینہ منورہ سے جہاد کے لیے روانہ ہوئے ہمارا قسطنطنیہ جانے کا ارادہ تھا لوگوں کے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن تھے، رومیوں نے اپنی پیٹھ شام کی دیوار کے ساتھ لگائی ہوئی تھی، ایک شخص نے دشمن پر حملہ کیا، لوگوں نے اس سے کہا: رک جاؤ، رک جاؤ! اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے، اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ ہلاکت کی طرف بڑھائے ہیں، حضرت ابوایوب انصاری نے فرمایا: یہ آیت ہمارے یعنی انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کردی اور اسلام کو غلبہ عطا کردیا، تو ہم نے کہا: اب ہمیں اپنی زمینوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور ان کی دیکھ بھال کرنی چاہیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

''تم لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھ ہلاکت کی طرف نہ لے جاؤ''

ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف لے جانے سے مراد یہ ہے: ہم اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کرنے لگیں اور انہیں ٹھیک کریں اور جہاد کو ترک کردیں۔

ابوعمران نامی راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ مسلسل جہاد میں حصہ لیتے رہے، یہاں تک کہ انہیں قسطنطنیہ میں دفن کیا گیا۔

بَابٌ فِي الرَّمْيِ

باب: تیراندازی کرنا

2513 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَّامٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ، صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْبِلَهُ. وَارْمُوا، وَارْكَبُوا، وَاَنْ تَرْمُوا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوا. لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ اِلَّا ثَلَاثٌ: تَاْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتُهُ اَهْلَهُ، وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ، فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا، اَوْ قَالَ كَفَرَهَا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے، تین لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا، ایک اسے بنانے والے، جو اسے بناتے ہوئے، اجر وثواب کے حصول کا طلب گار ہوتا ہے، ایک اسے پھینکنے والا اور ایک اسے پکڑانے والا، تم لوگ تیراندازی کرو اور گھڑسواری کرو، تمہارا تیراندازی کرنا، میرے نزدیک تمہارے گھڑسواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ

Marfat.com

ہے"

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: کھیل کود میں صرف تین باتیں جائز ہیں، کسی شخص کا اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی کے ساتھ کھیل کود کرنا، یا کمان کے ذریعے تیراندازی کرنا، جو شخص تیراندازی سیکھ لینے کے بعد، اسے ترک کر دیگا، وہ ایک نعمت کو ترک کرے گا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے اس کی ناشکری کی۔

2514 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَیٍّ الْهَمْدَانِیِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ: ﴿وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ (الأنفال: 60)، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ (آیت) پڑھتے ہوئے سنا:

"تم ان کے مقابلے کے لیے، جہاں تک ہو سکے قوت تیار کرو۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! قوت سے مراد تیراندازی ہے، خبردار! قوت سے مراد، تیراندازی ہے، خبردار! قوت سے مراد تیراندازی ہے"۔

بَابٌ فِیْ مَنْ یَغْزُو وَیَلْتَمِسُ الدُّنْیَا

باب: جو شخص دنیا (کے فائدہ) کی تلاش میں، جنگ میں حصہ لے

2515 - حَدَّثَنَا حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ الْحَضْرَمِیُّ، حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ، حَدَّثَنِیْ بَحِیرٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِیْ بَحْرِیَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: الْغَزْوُ غَزْوَانِ: فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰی وَجْهَ اللّٰهِ، وَاَطَاعَ الْاِمَامَ، وَاَنْفَقَ الْكَرِیْمَةَ، وَیَاسَرَ الشَّرِیْكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنُبْهَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ، وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِیَاءً وَسُمْعَةً، وَعَصَی الْاِمَامَ، وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ، فَاِنَّهٗ لَمْ یَرْجِعْ بِالْكَفَافِ

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنگ میں حصہ لینا، دو طرح کا ہوتا ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے (جہاد میں حصہ لیتا ہے) حاکم کی اطاعت کرتا ہے، اچھی چیز خرچ کرتا ہے، اپنے ساتھیوں کا خیال رکھتا ہے اور فساد سے اجتناب کرتا ہے، تو اس کا سونا اور جاگنا سب اس کے لیے اجر کا باعث ہوگا اور جو شخص فخر کے لیے، دکھاوے کے لیے، ریاء کاری کے لیے اور

2514-اسناده صحيح . واخرجه مسلم (1917)، وابن ماجه (2813) من طريق عبد الله بن وهب، بهذا الاسناد . وهو فی "مسند احمد" (17432)، و"صحيح ابن حبان" (4709).واخرج مسلم (1918) من طريق ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن أبی علی ثمامة بن شُفَیّ، عن عقبة بن عامر، قال : سمعت رسول الله -صلّى الله عليه وسلم - يقول : "ستُفتح عليكم ارضون ويكفيكم الله، فلا يعجز احدكم ان يلهُو باسهُمه." وهو فی "مسند احمد" (17433)، و"صحيح ابن حبان" (4697).

شہرت کے لیے جنگ میں حصہ لیتا ہے، حاکم کی نافرمانی کرتا ہے، زمین میں فساد پیدا کرتا ہے، تو وہ برابری کے ساتھ واپس نہیں آتا''۔

2516 - حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ ابْنِ مِكْرَزٍ، رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَهُوَ يَبْتَغِى عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَجْرَ لَهُ. فَاَعْظَمَ ذٰلِكَ النَّاسُ، وَقَالُوا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفَهِّمْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَهُوَ يَبْتَغِى عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا، فَقَالَ: لَا اَجْرَ لَهُ. فَقَالُوْا: لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: الثَّالِثَةَ. فَقَالَ لَهُ: لَا اَجْرَ لَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! ایک شخص دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے' اللہ کی راہ میں ہونے والے جہاد میں حصہ لیتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی اجر نہیں ملے گا۔ لوگوں کو اس سے بڑی پریشانی ہوئی' ان لوگوں نے اس شخص سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے دوبارہ یہ سوال کرو شاید تم اپنا مفہوم آپ کے سامنے واضح نہیں کر سکے ہو۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے اللہ کی راہ میں ہونے والے جہاد میں حصہ لیتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کوئی اجر نہیں ملے گا۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا: تم پھر نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کرو۔ تیسری مرتبہ اُس نے نبی اکرم ﷺ سے پھر یہی سوال کیا تو آپ نے اسے یہی جواب دیا: اُسے کوئی اجر نہیں ملے گا۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الْعُلْيَا

باب: جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے جنگ میں حصہ لے

2517 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَيُقَاتِلُ لِيُحْمَدَ، وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ، وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَاتَلَ حَتّٰى تَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ اَعْلٰى، فَهُوَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ،

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: ایک شخص شہرت کے لیے، ایک شخص تعریف کے لیے اور ایک شخص مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے اور ایک شخص اپنی حیثیت یعنی (بہادری) دکھانے کے لیے جنگ میں حصہ لیتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لیے جنگ میں حصہ لیتا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین سربلند ہو، وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔

2518 - حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ اَبِىْ وَائِلٍ،

حَدِيثًا اَعْجَبَنِىْ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2519 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْاَنْصَارِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى الْوَضَّاحِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ حَنَانِ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ؟ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا، يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، عَلٰى اَىِّ حَالٍ قَاتَلْتَ، اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جہاد اور جنگ میں حصہ لینے کے بارے میں بتایئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے جنگ میں حصہ لیتے ہو، تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں صبر کرنے والے اور ثواب کی امید رکھنے والے کے طور پر زندہ کرے گا اور اگر تم دکھاوے کے لیے، مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے جنگ میں حصہ لیتے ہو، تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں دکھاوا کرنے والے اور مال غنیمت حاصل کرنے والے کے طور پر زندہ کرے گا، اے عبداللہ بن عمرو! تم جس بھی حال میں جنگ میں حصہ لیتے ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) قتل ہوتے ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حال میں زندہ کرے گا''

بَابٌ فِىْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ

باب: شہادت کی فضیلت

2520 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اُصِيبَ اِخْوَانُكُمْ بِاُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِىْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ، تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَاْوِىْ اِلٰى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِىْ ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَاْكَلِهِمْ، وَمَشْرَبِهِمْ، وَمَقِيلِهِمْ، قَالُوْا: مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا، اَنَّا اَحْيَاءٌ فِى الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِى الْجِهَادِ، وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ، فَقَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) (آل عمران: **169**) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہارے بھائی اُحد میں شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھا جو جنت کی نہروں پر آتے تھے اور وہاں کے پھلوں کو کھاتے تھے، وہ عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں کی طرف جا کر آرام کرتے تھے، جب انہوں نے عمدہ کھانا، پینا اور آرام گاہ دیکھی، تو یہ کہا: ہماری طرف سے کون ہمارے بھائیوں کی تک یہ پیغام پہنچائے گا کہ ہم

Marfat.com

جنت میں زندہ ہیں، ہمیں رزق دیا جاتا ہے تا کہ وہ لوگ جہاد سے بے رغبتی اختیار نہ کریں اور جنگ سے منہ نہ پھیریں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تمہاری طرف سے ان لوگوں تک یہ بات پہنچادوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جولوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں تم اُنہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو''۔ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

2521 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَتْنَا حَسْنَاءُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ الصَّرِيمِيَّةُ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ

❀❀ حسناء بنت معاویہ صریمیہ بیان کرتی ہیں: میرے چچا نے ہمیں یہ بات بیان کی، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت عرض کی: جنت میں کون ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبی جنت میں ہوگا، شہید جنت میں ہوگا، نومولود بچہ جنت میں ہوگا اور زندہ دفن کیا جانے والا جنت میں ہوگا۔

بَابٌ فِي الشَّهِيدِ يُشَفَّعُ

باب: شہید (قیامت کے دن) شفاعت کرے گا

2522 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِّي نِمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الذِّمَارِيُّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ أَيْتَامٌ، فَقَالَتْ: أَبْشِرُوا، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُشَفَّعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: صَوَابُهُ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ

❀❀ عمران بن عتبہ ذماری بیان کرتے ہیں: ہم سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم کم سن لڑکے تھے، سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرو! کیونکہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہید کے اہل خانہ میں سے **70** افراد کے بارے میں، شہید کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست لفظ یہ ہے رباح بن ولید

بَابٌ فِي النُّورِ يُرَى عِنْدَ قَبْرِ الشَّهِيدِ

باب: اس نور کا بیان، جو شہید کی قبر پر دیکھا جاتا ہے

2523 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نجاشی کا انتقال ہوا، تو ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ اس کی قبر پر

Marfat.com

مسلسل نور دکھائی دیتا رہا۔

2524 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا، وَمَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ، اَوْ نَحْوِهَا، فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قُلْتُمْ؟ فَقُلْنَا: دَعَوْنَا لَهُ، وَقُلْنَا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَاَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ، وَصَوْمُهُ بَعْدَ صَوْمِهِ؟ - شَكَّ شُعْبَةُ - فِيْ صَوْمِهِ، وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ، اِنَّ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ .

❁❁ عبیداللہ بن خالد سلمی بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے دو آدمیوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا، ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا اس کے بعد ایک ہفتے تک، یا اس کے آس پاس زندہ رہا، ہم نے اس کی نماز جنازہ ادا کر لی، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا پڑھا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے اس کے لیے دعا کی ہے اور ہم نے یہ کہا ہے: اے اللہ! تو اِس کی مغفرت کر دے اور اِسے اُس کے ساتھی (شہید شخص) کے ساتھ ملا دے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس (شہید) کی نماز کے بعد اِس کی نماز، اور اُس کے روزے کے بعد، اِس کے روزے، (یہاں روزے کے بارے میں شعبہ نامی راوی کو شک ہے،) اور اُس کے عمل کے بعد اِس کے عمل کا کیا ہو گا، اِن دونوں کے درمیان آسمان اور زمین جتنا فاصلہ ہے۔

بَابٌ فِي الْجَعَائِلِ فِي الْغَزْوِ

باب: جنگ میں حصّہ لینے کا معاوضہ مقرر کرنا

2525 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى، - وَاَنَا لِحَدِيْثِهِ اَتْقَنُ - عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ، عَنِ ابْنِ اَخِي اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ، وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، تُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَعْثَ فِيْهَا، فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ، ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ، يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ، يَقُوْلُ: مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا، مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا؟ اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِيْرُ اِلٰى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

''عنقریب تمہارے لیے بڑے، بڑے شہر فتح ہو جائیں گے اور لشکر اکٹھے کیے جائیں گے، ان میں سے کچھ لوگوں کو تم میں سے لیا جائے گا تو یوں ہو گا کہ تم میں سے کوئی شخص تنخواہ لیے بغیر اس لشکر میں شامل ہونا پسند نہیں کرے گا وہ اپنی قوم میں سے نکل کھڑا ہو گا اور مختلف جگہوں پر گھومتا ہوا، وہ اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کرتا رہے گا اور یہ کہے گا: کون ایسا

Marfat.com

شخص ہے؟ جو فلاں لشکر میں اپنی جگہ مجھے بھجوانا چاہتا ہے؟ کون ایسا شخص ہے کہ فلاں لشکر میں، اُس کی جگہ میں جاتا ہوں (اور مجھے اس کا معاوضہ دے دیا جائے)''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) خبردار! ایسا شخص صرف مزدور ہے، خواہ وہ اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہادے''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اَخْذِ الْجَعَائِلِ

باب: معاوضہ لینے کی رخصت

2526 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ، وَحَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْغَازِى اَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهُ، وَاَجْرُ الْغَازِى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہاد میں حصہ لینے والے کو اس کا اجر ملتا ہے اور معاوضہ دینے والے کو اس کا اجر ملتا ہے اور جہاد میں حصہ لینے والے کا حصہ بھی ملتا ہے''

بَابٌ فِى الرَّجُلِ يَغْزُو بِاَجْرِ الْخِدْمَةِ

باب: محض مزدور کے طور پر جنگ میں شریک ہونا

2527 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَاصِمُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو السَّيْبَانِىِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِىِّ، اَنَّ يَعْلَى ابْنَ مُنْيَةَ، قَالَ: آذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِى خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ اَجِيرًا يَكْفِينِى، وَاُجْرِى لَهُ سَهْمَهُ، فَوَجَدْتُّ رَجُلًا، فَلَمَّا دَنَا الرَّحِيلُ اَتَانِى، فَقَالَ: مَا اَدْرِى مَا السُّهْمَانِ، وَمَا يَبْلُغُ سَهْمِى؟ فَسَمِّ لِى شَيْئًا كَانَ السَّهْمُ اَوْ لَمْ يَكُنْ، فَسَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ، فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَتُهُ اَرَدْتُّ اَنْ اُجْرِىَ لَهُ سَهْمَهُ، فَذَكَرْتُ الدَّنَانِيرَ، فَجِئْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ اَمْرَهُ، فَقَالَ: مَا اَجِدُ لَهُ فِىْ غَزْوَتِهِ هٰذِهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِيرَهُ الَّتِى سَمَّى

❀❀ حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جہاد کا اعلان کروایا، میں اس وقت بوڑھا ہو چکا تھا، میرے پاس کوئی خادم بھی نہیں تھا، میں نے کسی ایسے ملازم کی تلاش شروع کی، جو میری جگہ جہاد میں حصہ لیتا اور میں اسے اس کا معاوضہ دے دیتا، مجھے ایک شخص ملا جب روانگی کا وقت آیا، تو وہ میرے پاس آیا اور بولا: مجھے نہیں معلوم کہ (جہاد کے نتیجے میں جو مال

2526–اسناده صحيح. ابن شُفَيّ: هو حسين بن شُفَى بن ماتِعٍ الاصبحى، وابن وهب: هو عبد الله بن وهب. واخرجه احمد (6624)، وابن الجارود (1039)، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" (3264)، والبيهقى فى "السنن الكبرى" /9 28، وفى "شعب الايمان" (4275)، والبغوى فى "شرح السنة" (2671) من طريق الليث بن سعد، بهذا الاسناد.

Marfat.com

غنیمت حاصل ہوگا) اس کے کتنے حصے ہوں گے اور مجھے اس میں سے کتنا ملے گا؟ تو تم مجھے متعین طور پر بتادو، خواہ مال غنیمت حاصل ہو یا نہ ہو (تم مجھے معاوضہ دے دینا) تو میں نے اسے تین دینار دینے کا وعدہ کرلیا، جب میں مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ اُسے اس کا حصہ دوں، تو مجھے یاد آیا کہ اس کے لیے تو متعین دینار مقرر کیے تھے، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس بارے میں ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لیے، اس جہاد میں، دنیا اور آخرت میں، ان دیناروں کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتا، جو اس نے طے کیے تھے"۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَغْزُو، وَأَبَوَاهُ كَارِهَانِ

باب: آدمی کا جنگ میں حصہ لینا، جبکہ اس کے والدین کو یہ ناپسند ہو

2528 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، فَقَالَ: ارْجِعْ عَلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میں ہجرت پر آپ ﷺ سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں، میں نے اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس جاؤ، جس طرح تم نے انہیں رُلایا ہے، اُسی طرح انہیں ہنساؤ۔

2529 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُجَاهِدُ؟ قَالَ: أَلَكَ أَبَوَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو الْعَبَّاسِ هَذَا الشَّاعِرُ: اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جہاد میں حصہ لوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کی، جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں کی اچھی طرح خدمت کرو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعباس نامی راوی شاعر ہے، اس کا نام سائب بن فروخ ہے۔

2530 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا

2528–اسناده صحيح. سفيان -وهو الثوري- سماعه من عطاء بن السائب قبل اختلاطه. والسائب والد عطاء: هو ابن مالك او ابن زيد الثقفي. واخرجه ابن ماجه (2782) من طريق عبد الرحمن بن محمد المحاربي، والنسائي (4163) من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن عطاء بن السائب، به. وجاء عند ابن ماجه: اني جئت اريد الجهاد، بدل: الهجرة. وهو في "مسند احمد" (6490)، و "صحيح ابن حبان" (419).

Marfat.com

السَّمْحِ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: هَلْ لَكَ اَحَدٌ بِالْيَمَنِ؟، قَالَ: اَبَوَایَ، قَالَ: اَذِنَا لَكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاسْتَاْذِنْهُمَا، فَاِنْ اَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ، وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یمن میں تمہارا کوئی رشتے دار ہے؟ اس نے عرض کی: میرے ماں باپ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان دونوں نے تمہیں اجازت دی ہے؟ اس نے کہا، جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف واپس جاؤ اور ان سے اجازت مانگو، وہ دونوں تمہیں اجازت دیں تو تم جہاد میں حصہ لینا ورنہ ان کے ساتھ بھلائی کرنا۔

بَابٌ فِی النِّسَاءِ يَغْزُونَ

باب: خواتین کا جہاد میں حصہ لینا

2531 - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهِّرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِاُمِّ سُلَيْمٍ، وَنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لِيَسْقِينَ الْمَاءَ، وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَی

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور دیگر انصاری خواتین کو ساتھ لے جاتے تھے، تاکہ وہ پانی پلائیں اور زخمیوں کی تیمارداری کریں۔

بَابٌ فِی الْغَزْوِ مَعَ اَئِمَّةِ الْجَوْرِ

باب: ظالم حکمرانوں کی قیادت میں جہاد کرنا

2532 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ نُشْبَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيمَانِ: الْكَفُّ عَمَّنْ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نُكَفِّرُهُ بِذَنْبٍ، وَلَا نُخْرِجُهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ، وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِی اللّٰهُ اِلٰی اَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِی الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ، وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ، وَالْاِيمَانُ بِالْاَقْدَارِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تین چیزیں ایمان کی بنیاد میں سے ہیں، جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھ لے، اسے قتل کرنے سے رک جانا اور کسی گناہ کی وجہ سے تم اسے کافر قرار نہ دینا اور کسی عمل کی وجہ سے تم اسے اسلام سے خارج قرار نہ دینا، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے معبوث کیا ہے

2530–اسناده ضعيف لضعف درّاج ابی السَّمح -وهو ابن سمعان- فی روايته عن ابی الهيثم - وهو سيمان بن عمرو العُتوارى. وهو فی "سنن سعيد بن منصور " (2334). واخرجه احمد (11721)، وابن الجارود (1035)، وابو يعلى (1402)، وابن حبان (422)، والحاكم /2 103 - 104، وابو نعيم فی "الحلية" /8 328، والبيهقی /9 26

Marfat.com

اس وقت سے جہاد شروع ہوا ہے اور اس وقت تک رہے گا جب میری امت کے آخری لوگ دجال سے جنگ کریں گے، کسی ظالم کا ظلم اسے کالعدم قرار نہیں دے گا اور کسی عادل کا عدل اسے کالعدم قرار نہیں دے گا، اور تقدیر پر ایمان رکھنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیے گئے ہیں، تم انہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

2533 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ، بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا، وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا، وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ، وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا، وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: □

''ہر امیر کے ساتھ جہاد میں حصہ لینا تم پر لازم ہے، خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار ہو، ہر مسلمان کے پیچھے نماز ادا کرنا تم پر لازم ہے، خواہ وہ نیک ہو، یا گناہ گار ہو، خواہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو اور مسلمان کی نماز جنازہ ادا کرنا واجب ہے، خواہ وہ نیک ہو، یا گناہ گار ہو، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَحَمَّلُ بِمَالِ غَيْرِهِ يَغْزُو

باب: آدمی کا کسی دوسرے کی سواری پر بیٹھ کر، جنگ میں حصہ لینا

2534 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِیُّ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِیِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَغْزُوَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، اِنَّ مِنْ اِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيْرَةٌ، فَلْيَضُمَّ اَحَدُكُمْ اِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ اَوِ الثَّلَاثَةَ، فَمَا لِاَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ، يَعْنِیْ اَحَدِهِمْ، قَالَ: فَضَمَمْتُ اِلَیَّ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً، قَالَ: مَا لِیْ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ اَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِیْ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں جانے کا ارادہ کیا تو ارشاد فرمایا: اے مہاجرین اور انصار کے گروہ! تمہارے کچھ بھائی ایسے ہیں، جن کے پاس مال اور خاندان نہیں ہے، تو ہر شخص ان میں سے دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ شامل کر لے، کیونکہ ہم میں سے کسی کے پاس سواری نہیں ہے جس پر وہ سوار ہو سکے، صرف یہی ہو سکتا تھا کہ باری، باری اس پر سوار ہوا جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ شامل کر لیا، راوی بیان کرتے ہیں: میرا ایک اونٹ تھا، جس پر ہم باری، باری سوار ہوتے تھے۔

Marfat.com

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَغْزُو یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالْغَنِیمَةَ

باب: آدمی کا جنگ میں حصّہ لینا، جبکہ وہ اجراور غنیمت (دونوں) کا طلب گار ہو

2535 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِیْ ضَمْرَةُ، اَنَّ ابْنَ زُغْبٍ الْاِیَادِیَّ، حَدَّثَهُ قَالَ: نَزَلَ عَلَیَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَوَالَةَ الْاَزْدِیُّ، فَقَالَ لِی: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰی اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا، فَلَمْ نَغْنَمْ شَیْئًا، وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِیْ وُجُوهِنَا فَقَامَ فِینَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَکِلْهُمْ اِلَیَّ، فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَکِلْهُمْ اِلٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَعْجِزُوا عَنْهَا، وَلَا تَکِلْهُمْ اِلَی النَّاسِ فَیَسْتَاْثِرُوا عَلَیْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ یَدَهُ عَلٰی رَاْسِی، اَوْ قَالَ: عَلٰی هَامَتِی، ثُمَّ قَالَ: یَا ابْنَ حَوَالَةَ، اِذَا رَاَیْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ اَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُورُ الْعِظَامُ، وَالسَّاعَةُ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ یَدِی هٰذِهِ مِنْ رَاْسِكَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَوَالَةَ حِمْصِیٌّ

❁❁ ابن زغب ایادی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ میرے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرے تو انہوں نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روانہ کیا، تا کہ ہم پیدل ہی غنیمت حاصل کرلیں، جب ہم واپس آئے تو ہمیں غنیمت میں کچھ بھی نہیں ملا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے چہرے سے ہمیں پیش آنے والی مشکل صورتِ حال کا اندازہ ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر، کیونکہ میں ان کی کفالت سے عاجز ہوں اور انہیں ان کے سپرد بھی نہ کر، جو ان کے ساتھ ترجیحی سلوک کریں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سر پر رکھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے ہاتھ پر رکھا، پھر ارشاد فرمایا: اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت، ارض مقدس پہنچ گئی ہے، تو پھر زلزلے، مصیبتیں اور بڑے، بڑے امور قریب آجائیں گے اور اس وقت قیامت لوگوں کے اس سے زیادہ قریب ہوگی، جتنا یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن حوالہ، حمص کے رہنے والے تھے۔

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَشْرِی نَفْسَهُ

باب: آدمی کا اپنے آپ کو فروخت کردینا

2536 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ - یَعْنِیْ اَصْحَابَهُ - فَعَلِمَ مَا عَلَیْهِ، فَرَجَعَ حَتّٰی اُهْرِیْقَ دَمُهُ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَلَائِکَتِهِ: اُنْظُرُوا اِلٰی عَبْدِی رَجَعَ رَغْبَةً فِیمَا عِنْدِی، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِی حَتّٰی اُهْرِیْقَ دَمُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''پروردگار اس بندے سے خوش ہوتا ہے، جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتے ہوئے پسپا ہوتا ہے، پھر اسے یہ خیال آتا ہے اس کا گناہ کتنا ہوگا؟ تو وہ واپس آتا ہے، یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو، یہ اس چیز کی رغبت کرتے ہوئے واپس آیا ہے، جو چیز میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے واپس آیا ہے، جو میرے پاس ہے، یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا گیا۔

بَابٌ فِيمَنْ يُسْلِمُ وَيُقْتَلُ مَكَانَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: جو شخص اسلام قبول کرے اور اسی جگہ اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے

2537 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اُقَيْشٍ، كَانَ لَهُ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَرِهَ اَنْ يُسْلِمَ حَتّٰى يَاْخُذَهُ، فَجَاءَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ: اَيْنَ بَنُو عَمِّي؟ قَالُوا بِاُحُدٍ، قَالَ: اَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالُوا بِاُحُدٍ، قَالَ: فَاَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: بِاُحُدٍ، فَلَبِسَ لَاْمَتَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ، ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ، فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ، قَالُوْا: اِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو، قَالَ: اِنِّي قَدْ آمَنْتُ، فَقَاتَلَ حَتّٰى جُرِحَ، فَحُمِلَ اِلٰى اَهْلِهِ جَرِيحًا، فَجَائَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ لِاُخْتِهِ: سَلِيهِ حَمِيَّةً لِقَوْمِكَ، اَوْ غَضَبًا لَهُمْ اَمْ غَضَبًا لِلّٰهِ؟ فَقَالَ: بَلْ غَضَبًا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَا صَلّٰى لِلّٰهِ صَلَاةً

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن اقیش رضی اللہ عنہ نامی صاحب زمانہ جاہلیت میں سود کا کام کرتے تھے انہیں اسلام قبول کرنا پسند نہیں تھا، یہاں تک کہ اُحد کے دن انہوں نے دریافت کیا: میرے چچازاد بھائی کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا: وہ اُحد میں ہیں، اس نے دریافت کیا: فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اُحد میں، اس نے دریافت کیا، فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ بھی احد میں ہے، تو اس نے اپنے ہتھیار پہنے، اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان لوگوں کی طرف چلا گیا، جب مسلمانوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے کہا: اے عمرو! ہم سے دور رہو، اس نے کہا: تم لوگ یقین کرو کہ میں ایمان لا چکا ہوں، وہ جنگ میں حصہ لینے لگا یہاں تک کہ زخمی ہوگیا، اسے اسی حالت میں اس کے اہل خانہ کے پاس لایا گیا، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے اس کی بہن سے کہا، اس سے دریافت کرو کہ اس نے اپنی قوم کی حمیت کی خاطر یا ان کے غضب ناک ہونے کی وجہ سے جنگ میں حصہ لیا ہے؟ یا اللہ تعالیٰ کے لیے، غصے کے وجہ سے ایسا کیا ہے؟ تو اس نے کہا: میں نے اللہ اور اس کے رسول کے لیے، غصے کی وجہ سے ایسا کیا ہے، پھر اس کا انتقال ہوگیا، تو وہ جنت میں داخل ہوگیا، حالانکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ بِسِلَاحِهِ

باب: جو شخص اپنا ہی ہتھیار لگنے سے فوت ہو جائے

2538 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ

Marfat.com

اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ اَحْمَدُ: كَذَا قَالَ: هُوَ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ، وَعَنْبَسَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ، جَمِيعًا عَنْ يُوْنُسَ، قَالَ اَحْمَدُ، وَالصَّوَابُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِي قِتَالًا شَدِيدًا، فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ: وَشَكُّوا فِيْهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَاَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا، فَلَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

غزوہ خیبر کے موقع پر میرے بھائی نے شدید لڑائی کی، ان کی تلوار مڑ کر انہیں لگی اور وہ انتقال کر گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس بارے میں کچھ باتیں کیں اور ان کے شہید ہونے کے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کیا کہ ایک شخص (جو اپنے ہی ہتھیار سے مرا ہے، وہ کیسے شہید ہو سکتا ہے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ کوشش کرتے ہوئے اور جہاد میں حصہ لیتے ہوئے فوت ہوا ہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے سوال کیا، تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند حدیث مجھے بیان کی، البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان لوگوں نے غلط کہا ہے، وہ کوشش کرنے والے مجاہد کے طور پر فوت ہوا، اور اسے دگنا اجر ملے گا''۔

2539 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَغَرْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنْ جُهَيْنَةَ فَطَلَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَضَرَبَهُ، فَاَخْطَاَهُ وَاَصَابَ نَفْسَهُ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخُوْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَوَجَدُوْهُ قَدْ مَاتَ، فَلَفَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابِهِ وَدِمَائِهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَفَنَهُ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَشَهِيْدٌ هُوَ؟، قَالَ: نَعَمْ وَاَنَا لَهُ شَهِيْدٌ

❁❁ معاویہ بن ابوسلام اپنے والد اور دادا کے حوالے سے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہم نے جہینہ قبیلے کی ایک شاخ پر حملہ کیا، مسلمانوں کا ایک شخص ان میں سے ایک شخص کے پیچھے گیا، اس نے اس پر وار کیا وہ نشانہ خطا گیا اور مسلمان کی تلوار خود اسے ہی لگ گئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا:

اے مسلمانو! یہ تمہارا بھائی ہی ہے (یعنی اسے جا کر دیکھو) لوگ تیزی سے اس کی طرف لپکے، تو انہوں نے اسے پایا کہ وہ انتقال کر چکا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے کپڑوں اور خون میں دفن کر دیا، اس کی نماز جنازہ ادا کی اور اسے دفنا دیا۔ لوگوں نے عرض کی:

یارسول اللہ! کیا یہ شہید ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔ اور میں اس کا گواہ ہوں۔

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: (دشمن کا) سامنا کرنے کے وقت دعا مانگنا

2540 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ، اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ، وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ مُوْسٰى، وَحَدَّثَنِي رِزْقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَوَقْتُ الْمَطَرِ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو دعائیں ایسی ہیں کہ مسترد نہیں ہوتی ہیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بہت کم مسترد ہوتی ہیں، اذان کے وقت کی جانے والی دعا، لڑائی کے وقت کی جانے والی دعا، جب لوگ ایک دوسرے سے بھڑ جاتے ہیں۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے۔

''بارش کے وقت (کی جانے والی دعا)''

بَابٌ فِيمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى الشَّهَادَةَ

باب: جو شخص اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرے (یعنی دعا مانگے)

2541 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ مَرْوَانَ، وَابْنُ الْمُصَفّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، يُرَدُّ اِلٰى مَكْحُوْلٍ، اِلٰى مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا، ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ، فَاِنَّ لَهُ اَجْرَ شَهِيْدٍ زَادَ ابْنُ الْمُصَفّٰى مِنْ هُنَا: وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً، فَاِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ: لَوْنُهَا لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا رِيحُ الْمِسْكِ، وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اونٹنی کا دودھ دوہنے، جتنے وقت کے لیے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص سچے دل سے، اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگتا ہے، پھر وہ (بستر مرگ پر) مر جاتا ہے، یا قتل ہو جاتا ہے، تو اسے شہید کا اجر ملتا ہے''۔

یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، یا اسے کوئی چوٹ لگتی ہے، تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا، تو وہ زخم تازہ اور بڑا

Marfat.com

ہوگا، اس کا رنگ زعفران کے رنگ جیسا ہوگا، اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں پھوڑا نکل آتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر شہیدوں کی مہر لگا دیتا ہے"

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ جَزِّ نَوَاصِي الْخَيْلِ وَاَذْنَابِهَا

باب: گھوڑوں کی پیشانیوں اور دُموں کے بال کاٹنے کا پسندیدہ ہونا

2542 - حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ، ح وحَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، جَمِيعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ نَصْرٍ الْكِنَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، وَقَالَ: اَبُوْ تَوْبَةَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ، وَهٰذَا لَفْظُهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ، وَلَا مَعَارِفَهَا، وَلَا اَذْنَابَهَا، فَاِنَّ اَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا، وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا، وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُودٌ فِيْهَا الْخَيْرُ

❁❁ حضرت عتبہ بن عبد سلمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"گھوڑوں کی پیشانی، گردن اور دم کے بال نہ کاٹو، کیونکہ ان کی دم ان کے پنکھے ہیں اور گردن کے بالوں کے ذریعے، یہ اپنی سردی کو دور کرتے ہیں اور ان کی پیشانی میں بھلائی بندھی ہوئی ہے"

بَابٌ فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ اَلْوَانِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کے کون سے رنگ پسندیدہ ہیں؟

2543 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيْدٍ الطَّالْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ، عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ، اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ،

❁❁ حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ، جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم کمیت اور پنج کلیان گھوڑے کو منتخب کرو، یا پھر اشقر پنج کلیان کو منتخب کرو، یا مشکی پنج کلیان کو (منتخب کرو)"۔

2544 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ، عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِكُلِّ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ، اَوْ كُمَيْتٍ اَغَرَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

2542–اسناده ضعيف لاضطرابه، فقد إختُلف فيه على ثور بن يزيد كما سياتي . ابو عاصم : هو الضحاك بن مخلد النبيل . ونصر الكناني : هو ابن عبد الرحمن . واخرجه البيهقي /6 331 من طريق ابي عاصم النبيل . بهذا الاسناد . واخرجه احمد (17640) عن عبد الله بن الحارث المخزومي، عن ثور بن يزيد، عن نصر، عن رجل من بني سليم، عن عتبة بن عبد. فاطلق اسم نصر ولم يبينه . واخرجه الطبراني في "الكبير" /17 (319)، وفي "الشاميين" (455)

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ: وَسَأَلْتُهُ لِمَ فُضِّلَ الْاَشْقَرُ؟ قَالَ: لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ جَاءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبُ اَشْقَرَ

❁❁ حضرت ابووہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسا گھوڑا منتخب کرو، جو اشقر پنج کلیان ہو، یا کمیت اور چمکیلی پیشانی والا ہو''

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

محمد بن مہاجر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشقر نامی گھوڑے کو کیوں بہتر قرار دیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی تھی، فتح کی خوشخبری لانے والا پہلا شخص اشقر گھوڑے پر سوار تھا۔

2545 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑے کی برکت، سرخ رنگ والے گھوڑوں میں ہے''

بَابُ هَلْ تُسَمَّى الْاُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا؟

باب: کیا گھوڑی کے لیے لفظ ''فرس'' استعمال ہوسکتا ہے؟

2546 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَمِّي الْاُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑی کے لیے لفظ ''فرس'' استعمال کیا ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

باب: کون سے گھوڑے ناپسندیدہ ہیں؟

2547 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلْمِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ: يَكُوْنُ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى بَيَاضٌ، اَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَفِي رِجْلِهِ الْيُسْرَى

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اَيْ مُخَالِفٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں سے ''شکال'' کو ناپسند کرتے تھے (راوی کہتے ہیں) ''شکال'' سے مراد یہ ہے: اس کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفید نشان ہو، یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفید نشان

Marfat.com

ہو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یعنی مخالف سمت میں نشان موجود ہو۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى الدَّوَابِّ وَالْبَهَائِمِ

باب: جانوروں اور چوپایوں کی دیکھ بھال کرنے کا حکم ہونا

2548 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ يَعْنِي بْنَ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً، وَكُلُوهَا صَالِحَةً

❁❁ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا، جس کا پیٹ اس کی کمر سے لگا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان بے زبان جانوروں کے بارے میں، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، ان پر سواری اس وقت کرو، جب یہ اچھی حالت میں ہوں، انہیں اس وقت کھاؤ، جب یہ اچھی حالت میں ہوں''

2549 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيثًا لَا اُحَدِّثُ بِهِ اَحَدًا النَّاسِ، وَكَانَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا، اَوْ حَائِشَ نَخْلٍ، قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ، فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ، لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟، فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَقَالَ: اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا؟، فَاِنَّهُ شَكَا اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور سرگوشی میں مجھے ایک بات کہی، جو میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے کسی اونچی جگہ پر، یا کھجوروں کے جھنڈ کے پیچھے تشریف لے جائیں، ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے، وہاں ایک اونٹ موجود تھا، جب اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو رونے کی سی آواز نکالی اور اس کی آنکھوں سے آنسو

2549-اسناده صحيح . مهدى: هو ابن ميمون المِعولى، وابن ابى يعقوب : هو محمد بن عبد الله بن ابى يعقوب الضبى . واخرجه مختصراً مسلم (342) و (2429)، وابن ماجه (340) من طريق مهدى ابن ميمون، بهذا الاسناد . واقتصر مسلم فى الموضع الاول وابن ماجه على قصة الاستتار، واقتصر مسلم فى الموضع الثانى على قصة الاسرار. وهو بتمامه فى "مسند احمد" (1745) و (1754). وفى "صحيح ابن حبان" (1411) و (1412) مختصراً بقصة الاستتار.

Marfat.com

بہنے لگے، نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، تو وہ خاموش ہوا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ کس کا اونٹ ہے، تو انصار کے ایک نوجوان نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے، اس نے مجھ سے یہ شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اسے تھکا دیتے ہو۔

2550 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَنِيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ، فَمَلَاَ خُفَّهُ فَاَمْسَكَهُ بِفِيْهِ، حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا؟ فَقَالَ: فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایک شخص کسی راستے میں جا رہا تھا، اسے شدید پیاس محسوس ہوئی، اسے ایک کنواں ملا، وہ اس میں اترا، اس نے پانی پیا پھر باہر نکلا، تو وہاں ایک کتا موجود تھا، جو پیاس کے شدت کی وجہ سے گیلی مٹی کو چاٹ رہا تھا، اس شخص نے سوچا، اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس لگی رہی ہے، جس طرح مجھے لگ رہی تھی، وہ کنویں میں اترا، اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا اور پھر اس موزے کو منہ کے ذریعے پکڑ کر کنویں سے باہر آیا، اس نے کتے کو پانی پلایا، تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے اِس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے پر بھی ہمیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار چیز کے ساتھ بھلائی کرنے کا اجر ملتا ہے''۔

بَابٌ فِيْ نُزُوْلِ الْمَنَازِلِ

باب: کسی جگہ پر پڑاؤ کرنے (کے آداب)

2551 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى تُحَلَّ الرِّحَالُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب ہم کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے، تو اس وقت تک نوافل ادا نہیں کرتے تھے، جب تک سامان (سواریوں) سے اتار نہیں دیتے تھے''۔

Marfat.com

بَابٌ فِیْ تَقْلِیْدِ الْخَیْلِ بِالْاَوْتَارِ

باب: گھوڑے کے گلے میں تانت (کا ہار) ڈالنا

2552 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ، اَنَّ اَبَا بَشِیْرٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِیْ مَبِیْتِهِمْ: لَا یَبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ، وَلَا قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ

قَالَ مَالِكٌ: اَرَى اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ الْعَیْنِ

❁❁ حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیغام رساں کو بھیجا۔

عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے، راوی نے یہ بات بیان کی تھی: لوگ اس وقت آرام کر رہے تھے (اس پیغام رساں نے) یہ اعلان کیا: کسی بھی اونٹ کے گلے میں تانت کا بنا ہوا ہار باقی نہ رہے، ایسے ہر ہار کو کاٹ دیا جائے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے، وہ ہار اس لیے ڈالا جاتا ہے، تاکہ نظر لگنے سے بچا جائے۔

بَابُ اِكْرَامِ الْخَیْلِ وَارْتِبَاطِهَا وَالْمَسْحِ عَلٰى اَكْفَالِهَا

باب: گھوڑے کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنا، اسے باندھنا، اور اس کی پشت پر ہاتھ پھیرنا

2553 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِیْدٍ الطَّالْقَانِیُّ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنِیْ عُقَیْلُ بْنُ شَبِیْبٍ، عَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجُشَمِیِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ارْتَبِطُوا الْخَیْلَ، وَامْسَحُوا بِنَوَاصِیهَا وَاَعْجَازِهَا - اَوْ قَالَ: اَكْفَالِهَا - وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْاَوْتَارَ

❁❁ حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ، جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کو باندھ کے رکھو، ان کی پیشانی اور پشت پر ہاتھ پھیرو''

راوی کہتے ہیں: شاید یہ الفاظ ہیں: ''ان کی پشت پر، اور ان کے گلے میں ہار ڈالو، لیکن ان کے گلے میں تانت کے ہار نہ ڈالو''

بَابٌ فِیْ تَعْلِیْقِ الْاَجْرَاسِ

باب: (جانور کے گلے میں) گھنٹی لٹکانا

2554 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا یَحْیٰى، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِی الْجَرَّاحِ مَوْلٰى اُمِّ حَبِیْبَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رِفْقَةً فِیْهَا جَرَسٌ

❁❁ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں چلتے، جن میں گھنٹی موجود ہو''

2555 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رِفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتے ایسے قافلے والوں کے ساتھ نہیں چلتے، جن میں کتا یا گھنٹی موجود ہو''

2556 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الْجَرَسِ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھنٹی کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ شیطان کا باجہ ہے۔

بَابٌ فِيْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ

باب: گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونا

2557 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نُهِيَ عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: گندگی کھانے والے جانور پر سواری کرنے سے منع کیا گیا ہے

2558 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْاِبِلِ اَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے اونٹ پر سواری کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسَمِّي دَابَّتَهُ

باب: آدمی کا اپنے جانور کا (کوئی) نام رکھنا

2559 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ مُعَاذٍ،

2555–اسناده صحيح . زهير : هو ابن معاوية بن حُديج، واحمد بن يونس : هو ابن عبد الله بن يونس، فنسب الى جده هنا، وهو مشهور بنسبته الى جده. واخرجه مسلم (2113)، والترمذى (1798) من طريق سهيل بن ابى صالح، به. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (8759) من طريق زرارة بن اوفى، عن ابى هريرة. لكن ليس فيه ذكر الكلب. وهو فى "مسند احمد" (7566)، و"صحيح ابن حبان" (4703).

قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهٗ عُفَيْرٌ

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گدھے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، اس گدھے کا نام ''عفیر'' تھا۔

بَابٌ فِي النِّدَاءِ عِنْدَ النَّفِيرِ يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِي

باب: (جہاد کے لئے) روانگی کے وقت یہ اعلان کرنا: اے اللہ کے شہسوارو! سوار ہو جاؤ!

2560 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ دَاوٗدَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى خَيْلَنَا خَيْلَ اللّٰهِ اِذَا فَزِعْنَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا فَزِعْنَا بِالْجَمَاعَةِ وَالصَّبْرِ وَالسَّكِينَةِ، وَاِذَا قَاتَلْنَا

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھڑ سواروں کو ''اللہ کے گھڑ سواروں'' کا نام دیا تھا، جب ہم گھبراہٹ کا شکار ہوتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ جب ہم گھبراہٹ کا شکار ہوں، تو اکٹھے ہو جائیں، صبر سے کام لیں، پرسکون رہیں، اس وقت جب ہم جنگ کر رہے ہوں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الْبَهِيمَةِ

باب: جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت

2561 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ لَعْنَةً، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالُوْا: هٰذِهِ فُلَانَةُ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَعُوا عَنْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُونَةٌ فَوَضَعُوا عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهَا نَاقَةٌ وَرْقَاءُ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی لعنت کرنے کی آواز سنی، تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: فلاں عورت ہے، جس نے اپنی سواری کی اونٹنی پر لعنت کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس اونٹنی پر سے سامان اتار لو، کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے تو لوگوں نے اس پر سے سامان اتار لیا۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: گویا اس وقت بھی اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں، وہ ایک خاکستری اونٹنی تھی۔

بَابٌ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

باب: جانوروں کو لڑانا

2562 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ

Marfat.com

بَيْنَ الْبَهَائِمِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ فِيْ وَسْمِ الدَّوَابِّ

باب: جانوروں کو نشان لگانا

2563 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخٍ لِي حِيْنَ وُلِدَ لِيُحَنِّكَهُ، فَاِذَا هُوَ فِيْ مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا اَحْسَبُهُ قَالَ: فِيْ آذَانِهَا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اپنے بھائی کی پیدائش کے وقت، اسے ساتھ لے کر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھٹی دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بکریوں کے باڑے میں موجود تھے اور بکریوں پر داغ لگا رہے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے، روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ

باب: (جانور کے) چہرے پر نشان لگانے یا چہرے پر مارنے کی ممانعت

2564 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: اَمَا بَلَغَكُمْ اَنِّيْ قَدْ لَعَنْتُ مَنْ وَسَمَ الْبَهِيْمَةَ فِيْ وَجْهِهَا اَوْ ضَرَبَهَا فِيْ وَجْهِهَا؟ فَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا، جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم تک یہ بات نہیں پہنچی ہے؟ کہ میں نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانور کے چہرے پر داغ لگاتا ہے، یا اس کے چہرے پر مارتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحُمُرِ تُنْزَى عَلَى الْخَيْلِ

باب: گھوڑیوں کی گدھوں سے جفتی کرانے کی ممانعت

2565 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَفْعَلُ

Marfat.com

ذٰلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُوْنَ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر تحفے کے طور پر پیش کیا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر ہم گدھوں کے ذریعے گھوڑیوں کی جفتی کرائیں، تو ہمیں اس طرح کے جانور مل سکتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کام وہ لوگ کر سکتے ہیں جنہیں علم نہ ہو۔

بَابٌ فِيْ رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَابَّةٍ

باب: تین آدمیوں کا ایک سواری پر سوار ہونا

2566 - حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوَرِّقٍ يَعْنِي الْعِجْلِيَّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اسْتُقْبِلَ بِنَا، فَاَيُّنَا اسْتُقْبِلَ اَوَّلًا جَعَلَهُ اَمَامَهُ، فَاسْتُقْبِلَ بِيْ فَحَمَلَنِيْ اَمَامَهُ، ثُمَّ اسْتُقْبِلَ بِحَسَنٍ اَوْ حُسَيْنٍ فَجَعَلَهُ خَلْفَهُ فَدَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ وَاِنَّا لَكَذٰلِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو ہم (بچے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرتے تھے، جو بچہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے آگے بیٹھا لیتے تھے، ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے میں سامنے آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے آگے بٹھا لیا، پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو بچے تھے) وہ آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے بٹھا لیا، ہم جب مدینہ منورہ میں داخل ہوئے، تو ہم اسی حالت میں تھے۔

بَابٌ فِي الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: جانور پر (بیٹھے رہتے ہوئے) ٹھہرنا

2567 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِيَّاكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ، فَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ، وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَتَكُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اس بات سے بچو کہ اپنے جانوروں کی پشت کو منبر بنا لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمارے لیے مسخر کیا ہے تا کہ تم

2566–اسناده صحيح. مُورِّق العجلي: هو ابن مُشَمْرِج بن عبد الله، وابو اسحاق الفزاري: هو ابراهيم بن محمد بن الحارث صاحب "السير." واخرجه مسلم (2428)، وابن ماجه (3773)، والنسائي في "الكبرى" (4232) من طريق عاصم بن سليمان الاحول، به. وهو في "مسند احمد" (1743).

Marfat.com

اس شہر تک پہنچ جاؤ، جہاں تک تم اپنے آپ کو مشقت کا شکار کر کے ہی پہنچ سکتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین بنائی ہے، تم اس پر اس اپنی حاجت پوری کرو۔ (یعنی جب رکنا ہو، تو زمین پر اتر جایا کرو)

بَابٌ فِي الْجَنَائِبِ

باب: بازو میں چلنے والی سواریاں

2568 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَحْيٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلم: تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ، وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ، فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِجُنَيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بَعِيْرًا مِنْهَا، وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ، وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ: لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصُ الَّتِیْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطانوں کے اونٹ ہوتے ہیں، شیطان کے گھر ہوتے ہیں، جہاں تک شیطان کے اونٹوں کا تعلق ہے، تو میں نے انہیں دیکھا ہے جو شخص نکلتا ہے اور اس کے پاس اونٹنیاں ہوتی ہیں، جو خوب موٹی تازی ہوتی ہیں، وہ شخص اس پر سوار نہیں ہوتا، پھر وہ اپنے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے، جو چلنے سے عاجز ہوتا ہے وہ اسے بھی اس پر سوار نہیں کرواتا (تو ایسے اونٹ شیطانوں کے اونٹ ہوتے ہیں) البتہ شیطانوں کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔

سعید بن ابوہند نامی راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ شاید شیطانوں کے گھر وہ محلات ہوں گے، جنہیں لوگ ریشمی کپڑوں کے ذریعے ڈھانپ کر رکھتے ہیں۔

بَابٌ فِیْ سُرْعَةِ السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيْسِ فِی الطَّرِيْقِ

باب: تیزی سے سفر کرنا، راستے میں، رات کے وقت پڑاؤ کرنے کی ممانعت

2569 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْجَدْبِ فَاَسْرِعُوا السَّيْرَ، فَاِذَا اَرَدْتُّمُ التَّعْرِيْسَ فَتَنَكَّبُوا عَنِ الطَّرِيْقِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم شاداب علاقوں میں سفر کرو، تو اونٹوں کو ان کا حق دو اور جب تم خشک سالی کے علاقوں میں سفر کرو، تو تم تیزی سے سفر کرو اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرنے کا ارادہ کرو، تو عام گزرگاہ سے کچھ ہٹ جاؤ''۔

2570 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَ هٰذَا قَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ: حَقَّهَا، وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں، جس میں یہ الفاظ ہیں: ''تم منازل سے تجاوز نہ کرو''

بَابٌ فِي الدُّلْجَةِ

باب: رات کے پہلے پہر سفر کرنا

2571 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کے پہلے پہر سفر کرو، چونکہ رات کے وقت زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے''

بَابُ رَبُّ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا

باب: جانور کا مالک، آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

2572 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ، يَقُولُ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي جَاءَ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ مِنِّي إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي. قَالَ: فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ، فَرَكِبَ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چلتے ہوئے جا رہے تھے ایک شخص آیا، اس کے ساتھ گدھا تھا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو جائیے، وہ شخص پیچھے بیٹھنے لگا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تم اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے مجھ سے زیادہ حق دار ہو، البتہ اگر تم اسے میرے لیے دے دو، تو (حکم مختلف ہے) اس شخص نے عرض کی: اسے میں آپ کے لیے کرتا ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے۔

2571–صحيح لغيره، وهذا اسناد حسن فى المتابعات والشواهد، ابو جعفر الرازى -واسمه عيسى بن ابى عيسى : عبد الله بن ماهان - ضعيف يعتبر به، وقد توبع. خالد ابن يزيد: هو الازدى العتكى صاحب اللؤلؤ . واخرجه البزار (1694 - كشف الاستار)، والحاكم /2 114، والبيهقى /5 256، والضياء المقدسى فى "المختارة" (2118) من طريق خالد بن يزيد، به. وجاء عند الحاكم وعنه البيهقى مقيداً بالعمرى خطا وخالد بن يزيد العمرى متهم متروك، بينما جاء عند الضياء على الصواب مقيداً بصاحب اللؤلؤ . واخرجه الترمذى فى "العلل الكبير" /2 874، والبزار (1696 - كشف الاستار)، وابو يعلى (3618)، وابن خزيمة باثر (2555)،

Marfat.com

بَابٌ فِي الدَّابَّةِ تُعَرْقَبُ فِي الْحَرْبِ

باب: جنگ کے دوران، جانور کی کونچیں کاٹ دینا

2573 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ -

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ - حَدَّثَنِي اَبِي الَّذِي اَرْضَعَنِي وَهُوَ اَحَدُ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ غَزَاةِ مُؤْتَةَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى جَعْفَرٍ حِيْنَ اقْتَحَمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَقَرَهَا، ثُمَّ قَاتَلَ الْقَوْمَ حَتّٰى قُتِلَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

❁❁ ابوداؤد یحییٰ بن عباد کہتے ہیں: میرے رضاعی والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کا تعلق بنومرہ بن عوف سے تھا اور وہ غزوہ موتہ میں شریک ہوئے تھے، وہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! گویا کہ میں اس وقت بھی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سرخ گھوڑے سے نیچے اترے اور انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں اور پھر دشمن سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت قوی نہیں ہے۔

بَابٌ فِي السَّبَقِ

باب: (جانوروں کی دوڑ کا) مقابلہ کرنا

2574 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِي نَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا سَبَقَ اِلَّا فِي خُفٍّ اَوْ فِي حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(دوڑ کا) مقابلہ صرف تین چیزوں میں ہو سکتا ہے اونٹ میں، گھوڑے میں یا تیر اندازی میں''

2575 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ حفیہ سے کروایا تھا، ان کی آخری حد ثنیہ الوداع تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ ثنیہ سے لے کر بنوزریق کی مسجد

2575- اسنادہ صحیح. وھو فی "موطا مالك" /2 .467 واخرجہ البخاری (420)، ومسلم (1870)، والترمذی (1794)، والنسائی (3583) و (3584) من طرق عن نافع، بہ. وھو فی "مسند احمد" (4487)، و "صحیح ابن حبان" (4686).

Marfat.com

تک کروایا تھا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے، جنہوں نے اس مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

2576 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَمِّرُ الْخَيْلَ يُسَابِقُ بِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کی تربیت کرواتے تھے اور پھر ان کا مقابلہ کرواتے تھے۔

2577 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ، وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ کروایا اور آپ نے ان گھوڑوں کا فاصلہ زیادہ رکھا، جو چار سال کے ہو کر پانچویں سال میں داخل ہو چکے تھے۔

بَابٌ فِي السَّبَقِ عَلَى الرِّجْلِ

باب: (آدمیوں کی) پیدل دوڑ کا مقابلہ کرنا

2578 - حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ فَقَالَ: هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہی تھیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا، تو میں آگے نکل گئی، پھر جب میرا وزن زیادہ ہو گیا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس آگے نکلنے کا بدلہ ہے۔

بَابٌ فِي الْمُحَلِّلِ

باب: ''محلل'' کا بیان

2579 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْمَعْنٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ - يَعْنِيْ وَهُوَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يَسْبِقَ - فَلَيْسَ بِقِمَارٍ،

2576- اسناده صحيح . عُبيد الله: هو ابن عمر العمرى، ومعتمر : هو ابن سليمان، ومُسَدَّد: هو ابن مُسرهَد بن مُسَربَل. واخرجه البخارى (2868)، ومسلم (1870)، وابن ماجه (2877) من طريق عُبيد الله بن عمر، به .وهو فى "مسند احمد " (5348)، و"صحيح ابن حبان" (4687).

Marfat.com

وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اُمِنَ اَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے اور اسے اس کے جیت جانے کا یقین نہ ہو، تو یہ جوا نہیں ہوگا اور جو شخص ان میں اپنا گھوڑا داخل کرے اور اسے یقین ہو، یہ جیت جائے گا تو یہ جوا شمار ہوگا۔

2580 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِاِسْنَادِ عَبَّادٍ وَمَعْنَاه. قَالَ اَبُو دَاوُد: رَوَاهُ مَعْمَرٌ، وَشُعَيْبٌ، وَعَقِيلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَنَا

❀❀ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابٌ فِي الْجَلَبِ عَلَى الْخَيْلِ فِي السِّبَاقِ

باب: دوڑ میں گھوڑے کی جلب کا بیان

2581 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، جَمِيعًا عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيَى فِيْ حَدِيْثِهِ: فِي الرِّهَانِ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جلب اور جنب کی کوئی حقیقت نہیں ہے''

یحییٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''مقابلے میں''

2582 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْجَلَبُ وَالْجَنَبُ فِي الرِّهَانِ

❀❀ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جلب اور جنب مقابلے میں ہوتا ہے۔

بَابٌ فِي السَّيْفِ يُحَلَّى

باب: تلوار کو آراستہ کرنا

2583 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةً

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

2584 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي

Marfat.com

الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةً قَالَ قَتَادَةُ: وَمَا عَلِمْتُ اَحَدًا تَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ

❁❁ سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی تلوار کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

قتادہ کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کسی نے اس کی متابعت کی ہو۔

2585 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَقْوَى هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ حَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، وَالْبَاقِيَةُ ضِعَافٌ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان میں سب سے زیادہ قوی حدیث سعید ابن ابوالحسن کی نقل کردہ ہے، باقی روایات ضعیف ہیں۔

بَابٌ فِي النَّبْلِ يَدْخُلُ بِهِ الْمَسْجِدَ

باب: مسجد میں تیر لے کر آنا

2586 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُوْلِهَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو، جو مسجد میں تیر صدقہ کے طور پر بانٹ رہا تھا، اسے یہ حکم دیا کہ وہ جب انہیں لے کر گزرے، تو ان کے پھل کی طرف سے انہیں پکڑ رکھے۔

2587 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا، اَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا اَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ كَفَّهُ. اَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ اَنْ تُصِيبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

❁❁ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص ہماری مسجد سے گزرے، یا ہمارے بازار سے گزرے، اور اس کے پاس تیر ہوں، تو وہ ان کے پھل کی طرف سے انہیں پکڑ کے رکھے، (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انہیں اپنی مٹھی میں پکڑ کے رکھے۔ (راوی کہتے ہیں شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ انہیں اپنی ہتھیلی میں پکڑے تا کہ وہ کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچا دے۔

2587–اسنادہ صحیح. ابو بردة: هو ابن ابی موسی الاشعری، وبُرید: هو ابن عبدالله بن ابی بُردة، وابو اسامة: هو حماد بن اسامة، ومحمد بن العلاء: هو الهَمدانی ابو کریب مشهور بکنیته. واخرجه البخاری (452)، ومسلم (2615)، وابن ماجه (3778) من طریق

Marfat.com

بَابٌ فِی النَّهْیِ اَنْ یُتَعَاطٰی السَّیْفُ مَسْلُولًا

باب: ننگی تلوار لے کر (ہجوم سے گزرنے) کی ممانعت

2588 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُتَعَاطٰی السَّیْفُ مَسْلُولًا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تلوار کو میان کے بغیر (لے کر چلا جائے)

بَابٌ فِی النَّهْیِ اَنْ یُقَدَّ السَّیْرُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ

باب: چمڑے کو دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر کاٹنے کی ممانعت

2589 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا قُرَیْشُ بْنُ اَنَسٍ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُقَدَّ السَّیْرُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ چمڑے کو دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر کاٹا جائے۔

بَابٌ فِی لُبْسِ الدُّرُوْعِ

باب: زرہیں پہننا

2590 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَسِبْتُ اَنِّیْ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ خُصَیْفَةَ یَذْکُرُ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَاهَرَ یَوْمَ اُحُدٍ بَیْنَ دِرْعَیْنِ، اَوْ لَبِسَ دِرْعَیْنِ

❁❁ سائب بن یزید ایک شخص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا (وہ صاحب بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے موقع پر، اوپر نیچے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں (یہاں ایک راوی نے الفاظ مختلف نقل کیے ہیں)

بَابٌ فِی الرَّایَاتِ وَالْاَلْوِیَةِ

باب: بڑے اور چھوٹے جھنڈوں کا بیان

2588–اسناده صحیح، وابو الزبیر -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المکی - قد صرح بالسماع عند احمد (14981)، وابن حبان (5943). حماد: هو ابن سلمة. واخرجه الترمذی (2302) من طریق حماد بن سلمة، به. وقال: حدیث حسن غریب. وهو فی "مسند احمد" (14201)، و"صحیح ابن حبان" (5943).

Marfat.com

2591 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْاَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهِي؟ فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ

❁❁ محمد بن قاسم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے غلام عبید کو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا، تا کہ وہ یہ دریافت کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کیسا تھا؟ تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتایا: وہ اونی کپڑے سے بنا ہوا تھا، اور سیاہ رنگ کا تھا، وہ مربعہ یعنی (چوکور) تھا۔

2592 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ وَهُوَ ابْنُ رَاهَوَيْهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ لِوَاؤُهُ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ اَبْيَضَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک محفوظ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تھے، تو اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص جھنڈا سفید تھا۔

2593 - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ الشَّعِيرِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، عَنْ آخَرَ مِنْهُمْ قَالَ: رَاَيْتُ رَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ

❁❁ سماک اپنی قوم کے حوالے سے ایک فرد کے حوالے سے، ایک اور شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زرد رنگ کا جھنڈا دیکھا ہے۔

بَابٌ فِي الِانْتِصَارِ بِرُذُلِ الْخَيْلِ وَالضَّعَفَةِ

باب: معمولی گھوڑوں کے ذریعے اور کمزور لوگوں کے وسیلے سے مدد حاصل کرنا

2594 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ، فَاِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ اَخُو عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کمزور لوگوں کو تلاش کر کے میرے پاس لاؤ، کیونکہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور جنگ وغیرہ میں تمہاری مدد کی جاتی ہے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زید بن ارطاۃ نامی راوی عدی بن ارطاۃ کا بھائی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي بِالشِّعَارِ

باب: آدمی کا مخصوص نعرے (کوڈ ورڈ) کے ذریعے پکارنا

2595 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدَ اللّٰهِ، وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (جنگ کے دوران) مہاجرین کا (کوڈ ورڈ) عبداللہ تھا اور انصار کا (کوڈ ورڈ) عبدالرحمٰن تھا۔

2596 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ شِعَارُنَا: اَمِتْ اَمِتْ

❁❁ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امارت میں جنگ میں حصہ لیا، تو ہمارا مخصوص نعرہ یہ تھا "مارو، ماردو"۔

2597 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنْ بُيِّتْتُمْ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حم لَا يُنْصَرُوْنَ

❁❁ مہلب بن ابوصفرہ بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بیان کی ہے، جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اگر تم پر رات کے وقت حملہ کر دیا جائے، تو تمہارا مخصوص نعرہ حم لَا يُنْصَرُوْنَ ہوگا"

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا سَافَرَ

باب: جب آدمی سفر پر جائے، تو کیا دعا پڑھے؟

2598 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ، اَللّٰهُمَّ اطْوِ

2596-اسناده قوى من اجل عكرمة بن عمار . سلمة: هو ابن الاكوع، وابن المبارك : هو عبد الله، وهناد : هو ابن السَّرِيُّ. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (8612) و (8811) من طريق عكرمة بن عمار، به . وهو فى "مسند احمد" (16498)، و"صحيح ابن حبان" (4744).

2597-اسناده صحيح. وابهام الصحابى لا يضر، ابو اسحاق : هو عمرو بن عبد الله السبيعى، وسفيان -وهو الثورى- اثبت الناس فى ابى اسحاق. واخرجه الترمذى (1777) من طريق سفيان الثورى والنسائى فى "الكبرى" (8810) من طريق شريك النخعى، كلاهما عن ابى اسحاق، به. وهو فى "مسند احمد" (16615). واخرجه النسائى (10376)

Marfat.com

لَنَا الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے، تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! سفر میں تو ہی میرا ساتھی اور میری غیر موجودگی میں، میرے اہل خانہ کا نگران ہے، اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور اس کی سختی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں غم اور پریشانی کے ساتھ واپس آؤں، یا اپنے اہل خانہ یا مال کے بارے میں برا منظر دیکھوں، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کی مسافت کو لپیٹ دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان کر دے''۔

2599 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَلِيًّا الْاَزْدِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوَى عَلٰى بَعِيْرِهِ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا، وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) (الزخرف: 14)، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَنَا الْبُعْدَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ. وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُهُ اِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوا، وَاِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا، فَوُضِعَتِ الصَّلَاةُ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں علی ازدی نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں تعلیم دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہونے کے وقت اونٹ پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

''پاک ہے، وہ ذات، جس نے ہمارے لیے (سواری) کو مسخر کر دیا، ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے، بے شک ہم نے، اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے، اے اللہ! میں اپنے اس سفر میں، تجھ سے نیکی پرہیز گاری اور ایسے عمل کا سوال کرتا ہوں، جس سے تو راضی ہو جائے، اے اللہ! ہمارے لیے، ہمارے اس سفر کو آسان کر دے، اے اللہ! ہمارے لیے مسافت کو لپیٹ دے، اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور غیر موجودگی میں تو ہی اہل خانہ اور مال کا نگران ہے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لاتے، تو بھی یہ کلمات پڑھتے تھے اور ان میں، ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

''(ہم) واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر جب کسی گھاٹی پر چڑھتے تھے، تو اللہ اکبر پڑھتے تھے اور جب نیچے کی طرف اترتے تھے، تو سبحان اللہ کہتے تھے (راوی کہتے ہیں:) تو نماز کو بھی اسی طریقے کے مطابق مقرر کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِی الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوَدَاعِ

باب: (مسافر کو) الوداع کہتے وقت کی دعا

2600 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، قَالَ: قَالَ لِی ابْنُ عُمَرَ هَلُمَّ اُوَدِّعْكَ كَمَا وَدَّعَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

❁❁ قزعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: آؤ! تا کہ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں، جس طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رخصت کیا تھا، (پھر انہوں نے یہ کلمات پڑھے:)

''میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے اختتامی عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں''

2601 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِیُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِیِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِیِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ اَعْمَالِكُمْ

❁❁ حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ کرنے لگتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے:

''میں تم لوگوں کے دین، تم لوگوں کی امانتوں اور تمہارے اختتامی اعمال کو، اللہ کے سپرد کرتا ہوں''

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَكِبَ

باب: آدمی جب (سواری پر) سوار ہو، تو کیا پڑھے؟

2602 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: شَهِدْتُّ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاُتِیَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِی الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) (الزخرف: 14)، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِی، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ . ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ . ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا قَالَ اغْفِرْ لِی ذُنُوبِیْ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِی

❁❁ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، جب ان کے سوار ہونے کے لیے سواری لائی گی، جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا، تو یہ پڑھا:

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے''۔

جب وہ جانور کی پشت پر سیدھے ہو کر بیٹھے، تو انہوں نے یہ پڑھا:

''ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے'' پھر یہ پڑھا ''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا، ورنہ ہم تو اس پر قابو پانے والے نہیں تھے، بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے'' پھر انہوں نے تین مرتبہ الحمدللہ کہا، پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا، پھر یہ پڑھا:

''(اے اللہ!) تو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، تو میری مغفرت کر دے، گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے، ان سے دریافت کیا گیا: اے امیر المومنین! آپ کس بات پر مسکرائے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا، جس طرح میں نے کیا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے، تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس بات پر مسکرائے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تمہارا پروردگار اس بندے سے خوش ہوتا ہے، جب بندہ یہ کہتا ہے: تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے، (پروردگار فرماتا ہے:) یہ بندہ یہ بات جانتا ہے کہ میرے علاوہ اور کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا''

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا نَزَلَ الْمَنْزِلَ

باب: آدمی جب کسی جگہ پڑاؤ کرے، تو کیا پڑھے؟

2603 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ، حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ: يَا اَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے اور رات ہو جاتی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے:

''اے زمین! میرا اور تمہارا پروردگار، اللہ تعالیٰ ہے، میں تمہارے شر اور تمہارے اندر جو بھی چیز موجود ہے، اس کے شر اور جس چیز کو تمہارے اندر پیدا کیا گیا ہے، اس کے شر اور جو کچھ تمہارے اوپر چلتا ہے، اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اور میں شیر، ناگ، سانپ، بچھو، شہر کے رہنے والوں اور پیدا کرنے والے اور جو پیدا ہوا ہے، ان سب سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگتا ہوں''۔

Marfat.com

بَابٌ فِیْ كَرَاهِيَةِ السَّيْرِ فِیْ اَوَّلِ اللَّيْلِ

باب: رات کے ابتدائی حصّے میں سفر کرنے کا ناپسندیدہ ہونا

2604 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِیُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ، فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَعِيثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْفَوَاشِی: مَا يَفْشُو مِنْ كُلِّ شَیْءٍ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سورج غروب ہونے کے بعد اپنے جانوروں کو کھلا نہ چھوڑو، یہاں تک کہ جب اچھی طرح اندھیرا ہو جائے، (تو اس وقت کھول سکتے ہو) کیونکہ جب سورج غروب ہوتا ہے، تو شیاطین خرابیاں پیدا کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب اچھی طرح اندھیرا ہو جاتا ہے، تو (وہ باز آ جاتے ہیں)''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مواشی سے مراد ہر وہ چیز ہے جو زمین پر پھیل جاتی ہے۔

بَابٌ فِیْ اَیِّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ السَّفَرُ

باب: کون سے دن سفر (پر روانہ ہونا) مستحب ہے

2605 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِیْ سَفَرٍ اِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ

❁❁ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات جمعرات کے دن سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔

بَابٌ فِی الْاِبْتِكَارِ فِی السَّفَرِ

باب: صبح کے وقت سفر پر روانہ ہونا

2606 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ حَدِيْدٍ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُكُوْرِهَا. وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ

2604–اسناده صحيح. ابو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرس المكى- قد صرح بالسماع عند الحميدى (1273) فانتفت شبهة تدليسه ثم انه متابع. زهير: هو ابن معاوية. واخرجه مسلم (2013) من طريق زهير بن معاوية، به. وهو فى "مسند احمد" (14342)، و"صحيح ابن حبان" (1275). واخرجه البخارى (3280)، ومسلم (2012) من طريق عطاء بن ابى رباح، والبخارى (3304)، ومسلم باثر (2012)

Marfat.com

جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَاَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهُوَ صَخْرُ بْنُ وَدَاعَةَ

❀❀ حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میری امت کے صبح کاموں میں، ان کے لیے برکت پیدا کردے''

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کوئی مہم یا لشکر روانہ کرنا ہوتا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کرتے تھے، (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے، وہ اپنی تجارت کا سامان دن کے ابتدائی حصے میں ہی بھجوادیتے تھے، تو وہ مالدار ہوگئے اور ان کا مال زیادہ ہوگیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حضرت صخر بن وداعہ ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسَافِرُ وَحْدَهُ

باب: آدمی کا تنہا سفر کرنا

2607 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اکیلا سوار شیطان ہوتا ہے، دو سوار، دو شیطان ہوتے ہیں اور تین سوار قافلہ ہوتے ہیں''

بَابٌ فِي الْقَوْمِ يُسَافِرُونَ يُؤَمِّرُونَ اَحَدَهُمْ

باب: جب کچھ لوگ سفر کررہے ہوں، تو ان کا اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالینا

2608 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا اَحَدَهُمْ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تین لوگ سفر پر نکلیں، تو وہ اپنے میں سے کسی کو امیر مقرر کرلیں''

2609 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا اَحَدَهُمْ قَالَ

Marfat.com

نَافِعٌ: فَقُلْنَا لِاَبِیْ سَلَمَةَ: فَاَنْتَ اَمِیْرُنَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تین لوگ سفر پر جائیں، تو وہ اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں''

نافع کہتے ہیں: ہم نے ابوسلمہ سے کہا: آپ ہمارے امیر ہیں۔

بَابٌ فِی الْمُصْحَفِ یُسَافَرُ بِهٖ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ

قرآن مجید ساتھ لے کر، دشمن کے علاقے کی طرف سفر کرنا

2610 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ قَالَ مَالِكٌ: اُرَاهُ مَخَافَةَ اَنْ یَنَالَهُ الْعَدُوُّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ قرآن کو لے کر دشمن کی سر زمین کی طرف سفر کیا جائے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے، ایسا اس اندیشے کے تحت کیا گیا کہ کہیں دشمن اسے حاصل کر کے، اس کی بے حرمتی نہ کرے۔

بَابٌ فِیمَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُیُوشِ وَالرُّفَقَاءِ وَالسَّرَایَا

باب: کون سے لشکر، رفقاءِ سفر اور چھوٹی مہمات مستحب ہیں؟

2611 - حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ اَبُوْ خَیْثَمَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ یُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَیْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَیْرُ الْجُیُوشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ یُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَالصَّحِیحُ اَنَّهٗ مُرْسَلٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بہترین ساتھی چار لوگ ہیں اور بہترین چھوٹی مہم چار سو لوگوں کی ہوتی ہے، بہترین لشکر چار ہزار لوگوں کا ہوتا ہے اور بارہ ہزار لوگ اپنی قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوتے''۔

2610-اسناده صحيح. وهو فى "موطا مالك" /2 446، ومن طريقه اخرجه البخارى (2990) ومسلم (1869)، وابن ماجه (2879). لكن ابن ماجه جعل قول مالك الذى فى آخر الحديث تتمة للمرفوع. ولم يذكره البخارى ولا مسلم اصلاً. واخرجه مسلم (1869)، وابن ماجه (2880)، والنسائى فى "الكبرى" (8006) و (8738) من طريق الليث بن سعد، ومسلم (1869) من طريق ايوب السختيانى، و (1869) من طريق الضحاك بن عثمان، ثلاثتهم عن نافع، عن ابن عمر. وجعل الليث والضحاك ما قاله مالك تتمة للمرفوع. ورواية ايوب: "لا تسافروا بالقرآن، فانى لا آمَنُ ان يناله العدوّ" جعله من قوله -صلَّى الله عليه وسلم- جميعاً. وهو فى "مسند احمد" (4507)، و"صحيح ابن حبان" (4715).

بَابٌ فِیْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ

باب: (جنگ سے پہلے) مشرکین کو (اسلام کی) دعوت دینا

2612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِیُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ اَمِيرًا عَلٰى سَرِيَّةٍ اَوْ جَيْشٍ اَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِیْ خَاصَّةِ نَفْسِهِ، وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، وَقَالَ: اِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ، اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهَا اَجَابُوكَ اِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ: ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَاَعْلِمْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ اَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَاَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَاِنْ اَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُونُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يُجْرَى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِی يَجْرِی عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِی الْفَیْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَادْعُهُمْ اِلٰى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ، فَاِنْ اَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَقَاتِلْهُمْ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَلَا تُنْزِلْهُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا يَحْكُمُ اللّٰهُ فِيهِمْ، وَلٰكِنْ اَنْزِلُوْهُمْ عَلٰى حُكْمِكُمْ، ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: قَالَ عَلْقَمَةُ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ فَقَالَ: حَدَّثَنِیْ مُسْلِمٌ قَالَ:

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هُوَ ابْنُ هَيْصَمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ

❁❁ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی مہم یا لشکر کے کسی امیر کو بھجواتے تھے، تو اسے بطور خاص اپنی ذات کے بارے میں اور اپنے ساتھ والے مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور بھلائی کرنے کی ہدایت کرتے تھے، آپ یہ فرماتے تھے:

''جب تمہارا اپنے مشرک دشمنوں سے سامنا ہو، تو تم انہیں تین میں سے کوئی ایک بات قبول کرنے کی دعوت دو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ان میں سے وہ جو بھی بات قبول کرلیں، تو تم ان کے طرف سے اسے قبول کرلو اور ان سے (لڑائی کرنے سے) رک جاؤ، انہیں تم سلام کی دعوت دو، اگر وہ یہ مان لیتے ہیں، تو ان سے اسے قبول کرلو اور ان کے ساتھ لڑنے سے رک جاؤ، یا پھر انہیں اپنے علاقے کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں یہ بتا دو کہ اگر وہ ایسا کر لیتے ہیں، تو انہیں وہ تمام فوائد حاصل ہوں گے، جو مہاجرین کو حاصل ہوتے ہیں اور ان کے ذمے وہ تمام چیزیں لازم ہونگی، جو مہاجرین پر لازم ہوتی ہیں، اگر وہ اس بات کو نہیں

Marfat.com

مانتے اور اپنے علاقے میں رہنا چاہتے ہیں، تو پھر تم انہیں بتادو کہ ان کی مثال دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوگی اور ان پر اللہ تعالیٰ کا وہی حکم جارے ہوگا، جو دیگر اہل ایمان پر جاری ہوتا ہے، البتہ انہیں مال فے یا مال غنیمت میں سے کوئی بھی حصہ نہیں ملے گا، البتہ وہ اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں حصہ لیں (تو پھر انہیں اس میں سے حصہ ملے گا) اگر وہ تمہاری یہ بات بھی نہیں مانتے، تو پھر تم انہیں دعوت دو کہ وہ جزیہ ادا کریں، اگر وہ یہ بات مان جاتے ہیں، تو تم ان کی طرف سے اسے قبول کرو اور ان کے ساتھ لڑنے سے باز آجاؤ، اگر وہ نہیں مانتے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد حاصل کرتے ہوئے، ان کے ساتھ لڑائی شروع کردو اور جب تم کسی قلعے والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تمہارے ساتھ یہ ارادہ کریں کہ تمہیں اللہ کے فیصلے پر ثالث کے طور پر ماننے کو کہیں، تو تم اس بات کو قبول نہ کرو، کیونکہ تم نہیں جانتے ہو کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کیا ہوگا؟ تم انہیں اپنے فیصلے، جو ثالث کے طور پر ہو، کو قبول کرنے پر آمادہ کرو اور پھر تم جو چاہو، ان کے بارے میں فیصلہ کرو''۔

سفیان بن عیینہ نے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے یہ روایت مقاتل بن حیان کو سنائی، تو انہوں نے بتایا مسلم نے یہ حدیث مجھے بیان کی تھی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مسلم سے مراد مسلم بن ہیصم ہے، انہوں نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلیمان بن بریدہ کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2613 - حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الاَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اغْزُوا بِاسْمِ اللّٰهِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوا وَلاَ تَغْدِرُوا، وَلاَ تَغُلُّوا، وَلاَ تُمَثِّلُوا، وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيْدًا.

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور ان لوگوں کے ساتھ لڑائی کرو، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا، تم لوگ لڑائی کرو اور وعدے کی خلاف ورزی نہ کرنا (مال غنیمت) میں خیانت نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا اور کسی نابالغ بچے کو قتل نہ کرنا''

2614 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ، حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيْرًا وَلَا امْرَاَةً، وَلَا تَغُلُّوا، وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ، وَاَصْلِحُوا وَاَحْسِنُوا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے روانہ ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے

دین پر (گامزن رہتے ہوئے روانہ ہو جاؤ) اور کسی بوڑھے عمر رسیدہ شخص کو اور کسی چھوٹے بچے کو، کسی نابالغ بچے کو، کسی عورت کو قتل نہ کرنا اور (مال غنیمت میں) خیانت نہ کرنا اور اپنے مال غنیمت کو ایک جگہ اکٹھا کر لینا، بہتری رکھنا، اچھائی کرنا، بے شک اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

بَابٌ فِی الْحَرْقِ فِیْ بِلَادِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کے علاقے میں (چیزوں کو) آگ لگا دینا

2615 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِیَ الْبُوَيْرَةُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوهَا) (الحشر: 5)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے کھجوروں کے باغات جلوا دیئے تھے اور ان کے درختوں کو کٹوا دیا تھا، یہ باغات "بویرہ" کے مقام پر موجود تھے، تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: "جن درختوں کو تم نے کاٹ دیا، یا چھوڑ دیا"

2616 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِی الْاَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ عُرْوَةُ، فَحَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَغِرْ عَلٰی اُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ

❁❁ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی: کہ "اُبنیٰ" کے مقام پر صبح کے وقت حملہ کر دینا اور انہیں جلا دینا۔

2617 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّیُّ سَمِعْتُ اَبَا مُسْهِرٍ قِيلَ لَهُ اُبْنَى؟ قَالَ: نَحْنُ اَعْلَمُ هِیَ: يُبْنَى فِلَسْطِينَ

❁❁ ابومسہر کے بارے میں یہ بات منقول ہے، ان سے دریافت کیا گیا: اُبنیٰ کہاں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہیں، اس سے مراد فلسطین کا علاقہ "یُبنیٰ" ہے۔

بَابٌ فِیْ بَعْثِ الْعُيُوْنِ

باب: جاسوس بھیجنا

2618 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِی ابْنَ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: بَعَثَ - يَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بُسْبَسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيْرُ اَبِیْ سُفْيَانَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "بسبسہ" کو جاسوسی کرنے کے لیے بھجوایا، تاکہ وہ اس بات کا جائزہ لے کے آئے، کہ ابوسفیان کے قافلے کا کیا بنا۔

Marfat.com

بَابٌ فِیْ ابْنِ السَّبِیْلِ یَاْکُلُ مِنَ التَّمْرِ، وَیَشْرَبُ مِنَ اللَّبَنِ اِذَا مَرَّ بِهٖ

باب: مسافر، جب کھجور کے پاس سے گزرے، تو اسے کھالے

اور جب دودھ کے پاس سے گزرے، تو اسے پی لے

2619 - حَدَّثَنَا عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ الرَّقَّامُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی، حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ فَاِنْ کَانَ فِیْهَا صَاحِبُهَا فَلْیَسْتَاْذِنْهُ، فَاِنْ اَذِنَ لَهٗ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ، فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهَا فَلْیُصَوِّتْ ثَلَاثًا، فَاِنْ اَجَابَهٗ فَلْیَسْتَاْذِنْهُ وَاِلَّا فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَلَا یَحْمِلْ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص (سفر کے دوران) کسی جانور کے پاس سے گزرے، تو اگر وہاں اس جانور کا مالک موجود ہو، تو آدمی کو اس سے اجازت لینی چاہیے، اگر وہ اسے اجازت دیدے، تو اس کا دودھ دوہ کر پی لینا چاہیے، اگر وہاں اس کا مالک موجود نہ ہو، تو اسے تین مرتبہ آواز لگانی چاہیے، اگر وہ اسے جواب دیدے، تو اس سے اجازت لے، ورنہ دودھ دوہ کر پی لے، لیکن اُٹھا کر ساتھ نہ لے جائے''۔

2620 - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ: اَصَابَتْنِیْ سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِیطَانِ الْمَدِیْنَةِ فَفَرَکْتُ سُنْبُلًا فَاَکَلْتُ، وَحَمَلْتُ فِیْ ثَوْبِیْ، فَجَاءَ صَاحِبُهٗ فَضَرَبَنِیْ وَاَخَذَ ثَوْبِیْ، فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ: مَا عَلَّمْتَ اِذْ کَانَ جَاهِلًا، وَلَا اَطْعَمْتَ اِذْ کَانَ جَائِعًا - اَوْ قَالَ: سَاغِبًا - وَاَمَرَهٗ فَرَدَّ عَلَیَّ ثَوْبِیْ وَاَعْطَانِیْ وَسْقًا اَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ

❁❁ عباد بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: مجھے بھوک نے مجبور کیا، تو میں مدینہ کے ایک باغ کے اندر داخل ہوگیا، میں نے وہاں سے ایک بالی لی، اسے مسلا اور اسے کھا لیا، کچھ میں نے اپنے کپڑے میں بھی باندھ لیں اس دوران باغ کا مالک وہاں آ گیا، اس نے میری پٹائی کی اور میرا کپڑا بھی مجھ سے چھین لیا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (باغ کے مالک سے) فرمایا: اگر یہ ناواقف تھا، تو تم نے اسے بتایا کیوں نہیں؟ اور اگر یہ بھوکا تھا، تو تم نے اسے کھلایا کیوں نہیں؟ (یہاں پر ایک راوی نے، ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ ہدایت کی، تو اس نے میرا کپڑا مجھے واپس کر دیا اور مجھے اناج کا ایک وسق (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) نصف وسق عطا کیا۔

2621 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِیْلَ رَجُلًا مِنَّا مِنْ بَنِیْ غُبَرَ بِمَعْنَاهُ

Marfat.com

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّهُ يَاْكُلُ مِمَّا سَقَطَ

باب: جو اس بات کا قائل ہے: وہ صرف گری ہوئی (کھجوریں) کھا سکتا ہے

2622 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، وَاَبُو بَكْرٍ ابْنَا اَبِی شَيْبَةَ، وَهٰذَا لَفْظُ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِی حَكَمٍ الْغِفَارِیَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَتْنِی جَدَّتِی، عَنْ عَمِّ اَبِی رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِیِّ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا اَرْمِی نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِیَ بِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا غُلَامُ، لِمَ تَرْمِی النَّخْلَ؟ قَالَ: آكُلُ. قَالَ: فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ، وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِی اَسْفَلِهَا، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهُ

❀❀ حضرت رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں لڑکپن میں انصار کی کھجوروں کو پتھر مار کر (حاصل کر لیا کرتا تھا) مجھے (ایک دفعہ پکڑ کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے لڑکے! تم کھجوروں کو پتھر کیوں مارتے ہو؟ میں نے عرض کی: پھل کھانے کے لیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کوئی چیز مارا نہ کرو، جو کھجور نیچے گری ہوئی ہو، اسے کھا لیا کرو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر دستِ مبارک پھیرا اور دعا کی:

''اے اللہ! اس کے پیٹ کو سیر کر دے''

بَابٌ فِيمَنْ قَالَ: لَا يَحْلِبُ

باب: جو اس بات کا قائل ہے: وہ (مسافر) دودھ نہیں دوہ سکتا

2623 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحْلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِ، اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰی مَشْرَبَتُهُ، فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ، فَيُنْتَثَلَ طَعَامُهُ؟ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہے، کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے؟ کہ کوئی اس کے گودام میں آ کر اسے توڑ کر اس کا اناج نکال کر لے جائے، ان جانوروں کے تھن ان کے مالکان کے لیے دودھ جمع کرنے کے جگہ ہیں، تو کوئی شخص کسی جانور کا دودھ، اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہے''۔

2622–حديث محتمل للتحسين . وهذا اسناد ضعيف لجهالة ابن ابی الحكم وجدته، وله اسناد آخر سياتی تخريجه، وفيه ضعف ايضاً. واخرجه ابن ماجه (2299) من طريق معتمر بن سليمان، بهذا الاسناد. واخرجه الترمذی (1335) من طريق صالح بن ابی جبير، عن ابيه، عن رافع بن عمرو. وقال: حديث حسن غريب صحيح. وهو فی "مسند احمد" (20343).

Marfat.com

بَابٌ فِی الطَّاعَةِ

باب: فرمانبرداری کرنا

2624 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ) (النساء: 59) فِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِیٍّ بَعَثَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيهِ يَعْلٰی، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❁❁ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو اولی الامر ہیں، ان کی اطاعت کرو''۔

یہ آیت حضرت عبداللہ بن قیس بن عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک مہم میں بھیجا تھا۔

ابن جریج کہتے ہیں: مجھے یہ بات یعلیٰ نے سعید بن جبیر کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بتائی ہے۔

2625 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا، فَاَجَّجَ نَارًا وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَقْتَحِمُوا فِيهَا، فَاَبٰی قَوْمٌ اَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوْا: اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنَ النَّارِ، وَاَرَادَ قَوْمٌ اَنْ يَدْخُلُوهَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوهَا اَوْ دَخَلُوا فِيهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا. وَقَالَ: لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوفِ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا آپ نے ایک شخص کو ان کا امیر مقرر کیا اور ان لشکر والوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے امیر کی بات مانیں اور اس کی اطاعت کریں، ایک دن امیر نے آگ جلائی اور ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اس میں کود جائیں، تو کچھ لوگوں نے ان کی یہ بات ماننے سے انکار کر دیا اور بولے: ہم تو آگ سے بچنے کے لیے (مسلمان ہوئے تھے) جبکہ دوسرے لوگوں نے آگ میں چھلانگ لگانے کا ارادہ کر لیا، بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں (کسی حاکم یا امیر کی) کوئی فرمانبرداری نہیں ہوگی، چونکہ فرمانبرداری صرف نیکی کے کاموں میں ہوتی ہے''۔

2626 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰی، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''مسلمان شخص پر (حاکم وقت کی) اطاعت اور فرمانبرداری لازم ہے، ہر اس چیز میں، جسے وہ پسند کرے اور جسے وہ ناپسند کرے، جب تک اسے کسی گناہ کے کام کا حکم نہیں دیا جاتا، اگر اسے کسی گناہ کے کام کا حکم دیا جائے، تو پھر کوئی اطاعت وفرمانبرداری نہیں ہوگی''۔

2627 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ مِنْ رَهْطِهِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَسَلَحْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ سَيْفًا، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: لَوْ رَأَيْتَ مَا لَامَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعَجَزْتُمْ اِذْ بَعَثْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِي، اَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِاَمْرِي؟

❁❁ حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی، میں نے ان میں سے ایک شخص کو ایک تلوار دی، جب وہ شخص واپس آیا، تو اس نے کہا: کاش آپ وہ صورتِ حال دیکھتے، جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ملامت کی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم لوگ اس بات سے عاجز آ گئے تھے کہ جب میں نے ایک شخص کو بھیجا اور اس نے میرے حکم کو جاری نہیں کیا، تو تم اس کے جگہ ایسے شخص کو (اپنا امیر بنا لیتے) جو میرے حکم کو نافذ کرتا''

بَابُ مَا يُؤْمَرُ مِنَ انْضِمَامِ الْعَسْكَرِ وَسَعَتِهِ

باب: اہل لشکر کے ایک دوسرے سے مل کر رہنے اور وسعت (اختیار کرنے) کے بارے میں جو حکم ہے

2628 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، وَيَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ - مِنْ اَهْلِ جَبَلَةَ سَاحِلِ حِمْصَ، وَهٰذَا لَفْظُ يَزِيدَ - قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ، اَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ اَبَا عُبَيْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا - قَالَ عَمْرٌو: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا - تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ، اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، حَتّٰى يُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو لوگ مختلف جگہوں پر بکھر گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس وادی اور گھاٹی میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے'' اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو صحابہ کرام ایک دوسرے کے قریب رہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ کہا جاتا تھا، اگر ایک کپڑا تان لیا جائے تو وہ ان سب پر پورا آ جائے گا۔

2629 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَسِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ

Marfat.com

فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ اللَّخْمِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا، فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ

❀❀ سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فلاں، فلاں غزوہ میں شرکت کی ہے ایک مرتبہ لوگوں کے لیے پڑاؤ کرنے کی جگہ تنگ ہوگئی یہاں تک کہ انہوں نے راستے پر بھی پڑاؤ کرلیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا، جس نے لوگوں میں یہ اعلان کیا:

''جو شخص پڑاؤ کی جگہ کو تنگ کرے گا، یا راستے میں پڑاؤ کرے گا، تو اس کا جہاد نہیں ہوگا''

2630 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اَسِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنگ میں شرکت کی، اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءَ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو کرنے کا، ناپسندیدہ ہونا

2631 - حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَعْمَرٍ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ تَعَالَى الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے، جب وہ خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے روانہ ہونے لگے، تو انہوں نے عمر بن عبیداللہ کو خط لکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگ کے دوران، جس میں آپ ﷺ نے دشمن کا سامنا کیا، یہ ارشاد فرمایا تھا:

''اے لوگو! دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، اور اگر تم ان کا سامنا کرو، تو صبر سے کام

2629- اسناده حسن من اجل سهل بن معاذ بن انس، واسماعيل بن عياش ثقة فی روايته عن اهل بلده، وقد رواه هنا عن اسيد بن عبد الرحمن، وهو من اهل بلده. وهو فی "سنن سعيد بن منصور" (2468). واخرجه احمد (15648)، وابو يعلى (1483)، والطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" (45)، والطبرانی فی "الكبير" /20 (434)، والبيهقی /9 152 من طريق اسماعيل بن عياش، بهذا الاسناد.

Marfat.com

لواور یہ بات یادرکھنا کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے"۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! اے کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کرنے والے، تو ان کو پسپا کردے اور ان کے خلاف ہماری مدد کر"

بَابُ مَا يُدْعَى عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: دشمن کا سامنا ہونے کے وقت کیا دعا کی جائے؟

2632 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ، وَنَصِيْرِیْ، بِكَ اَحُوْلُ، وَبِكَ اَصُوْلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب جنگ میں حصہ لیتے تھے، تو یہ دعا کرتے تھے:

"اے اللہ! تو میرا بازو اور میرا مددگار ہے، میں تیری مدد سے چلتا پھرتا ہوں، تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد سے لڑائی کرتا ہوں"۔

بَابٌ فِیْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: (جنگ سے پہلے) مشرکین کو (اسلام کی) دعوت دینا

2633 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَسْاَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ عِنْدَ الْقِتَالِ، فَكَتَبَ اِلَیَّ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، وَقَدْ اَغَارَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِی الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ، وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِیْ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ فِیْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا حَدِيْثٌ نَبِيْلٌ، رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَلَمْ يُشْرِكْهُ فِيْهِ اَحَدٌ

❀❀ ابن عون بیان کرتے ہیں: میں نے نافع کو خط لکھ کر ان سے یہ دریافت کیا کہ جنگ کے وقت مشرکین کو کس بات کی دعوت دینی چاہیے؟ تو انہوں نے مجھے جواب میں لکھا: یہ ابتدائی اسلام میں ہوا کرتا تھا، نبی اکرم ﷺ نے بنو مصطلق پر حملہ کیا، وہ لوگ اس وقت غفلت کا شکار تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جارہا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے جنگجو افراد کو قتل کروادیا اور ان کے قیدیوں کو قیدی کرلیا، اس موقع پر سیدہ جویریہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا (قیدیوں میں شامل ہوکر) آئیں تھیں۔

نافع نے یہ بات بیان کی: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی تھی کہ وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت عمدہ ہے، اس روایت کو ابن عون نے نافع کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں کوئی ان کا حصہ دار نہیں ہے۔

Marfat.com

2634 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغِيْرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَكَانَ يَتَسَمَّعُ، فَاِذَا سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے وقت حملہ کرتے تھے، آپ ﷺ پہلے سننے کی کوشش کرتے تھے، اگر آپ ﷺ کو اذان کی آواز آ جاتی، تو آپ ﷺ رک جاتے، ورنہ آپ ﷺ حملہ کر دیتے تھے۔

2635 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ، عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا اَحَدًا

❁❁ عصام مزنی بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا اور ارشاد فرمایا: جب تم کوئی مسجد دیکھو، یا موذن (کو اذان دیتے ہوئے) سنو، تو پھر (وہاں) کسی کو قتل نہ کرنا۔

بَابُ الْمَكْرِ فِي الْحَرْبِ

باب: جنگ میں (دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے) کوئی چال چلنا

2636 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جنگ، دھوکہ دہی کا نام ہے''

2637 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ غَزْوَةً وَرّٰى غَيْرَهَا وَكَانَ يَقُوْلُ: اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: لَمْ يَجِئْ بِهٖ اِلَّا مَعْمَرٌ يُرِيْدُ قَوْلَهٗ: اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَمِنْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

❁❁ عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی جنگ میں شرکت کا ارادہ کرتے، تو آپ ﷺ دوسری طرف جانے کا اظہار کرتے تھے، آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے،

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت صرف معمر نے اس سند کے ساتھ نقل کی ہے: یعنی نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''جنگ، دھوکہ دہی کا نام ہے'' یہ روایت عمرو بن دینار کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جبکہ معمر کے حوالے سے ہمام بن منبہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2637-اسناده صحيح . عمرو : هو ابن دينار المكي، وسيان : هو ابن عيينة . وهو في "سنن سعيد بن منصور" (2889). واخرجه البخاري (3030)، ومسلم (1739)، والترمذي (1770)، والنسائي في "الكبرى" (8589) من طريق سفيان بن عيينة، به . وهو في "مسند احمد" (14177)، و"صحيح ابن حبان" (4763).

بَابٌ فِی الْبَیَاتِ

باب: شب خون مارنا

2638 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، وَاَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ، وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَمِتْ اَمِتْ قَالَ سَلَمَةُ: فَقَتَلْتُ بِيَدِی تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبْعَةَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

❁❁ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا، ہم نے کچھ مشرکین کے ساتھ لڑائی کی، ہم نے ان پر حملہ کیا، تو اس رات ہمارا مخصوص نعرہ یہ تھا: ماردو! ماردو۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس رات میں نے اپنے ہاتھ سے سات گھرانوں کے مشرکین کو قتل کیا۔

بَابٌ فِیْ لُزُوْمِ السَّاقَةِ

باب: ''ساقہ'' کے ساتھ رہنا

2639 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِی الْمَسِيرِ فَيُزْجِی الضَّعِيفَ، وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران پیچھے رہا کرتے تھے، آپ ﷺ کمزور شخص کی سواری کو ہانک کر لے جاتے تھے، اسے اپنے پیچھے بٹھا لیتے تھے اور ایسے لوگوں کے لیے دعائے رحمت کیا کرتے تھے۔

بَابٌ عَلٰی مَا يُقَاتَلُ الْمُشْرِكُونَ

باب: کس بنیاد پر، مشرکین کے ساتھ جنگ کی جائے؟

2640 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوا مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰی

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک لڑائی کروں، جب تک وہ یہ اعتراف نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، جب وہ یہ اقرار کر لیں، تو وہ اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے، البتہ ان کے حق کا

معاملہ مختلف ہے اوران لوگوں کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا"

2641 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا، وَاَنْ يَاْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا، وَاَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا، فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک لڑائی کروں، جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور وہ لوگ ہمارے قبلہ کی طرف رخ نہیں کرتے، اور ہمارا ذبیحہ نہیں کھاتے، اور ہماری نماز ادا نہیں کرتے، جب وہ ایسا کرلیں گے، تو ان کی جانیں اور ان کے مال ہمارے لیے قابل احترام ہو جائیں گے، البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے، انہیں وہ ملے گا جو مسلمانوں کو ملتا ہے اور ان پر وہ چیزیں لازم ہوں گی جو مسلمانوں پر لازم ہوتی ہیں۔

2642 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے مشرکین کے ساتھ لڑائی کرنے کا حکم دیا گیا" اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

2643 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَذِرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَاَدْرَكْنَا رَجُلًا، فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَضَرَبْنَاهُ حَتّٰى قَتَلْنَاهُ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ لَكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ . فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السِّلَاحِ. قَالَ: اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَالَهَا اَمْ لَا؟ مَنْ لَكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى وَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اُسْلِمْ اِلَّا يَوْمَئِذٍ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر "حرقات" کی طرف روانہ کیا انہیں ہمارے بارے میں اطلاع مل گئی، تو وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے، ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو پکڑ لیا جب ہم اس پر غالب آگئے تو اس نے لا الـــه الا الله پڑھ لیا، لیکن ہم نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لا الـه الا الله کے مقابلے میں کون تمہارا ساتھ دے گا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف کی وجہ سے یہ کلمہ پڑھا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کا دل چیر کے دیکھا تھا کہ تمہیں پتا

Marfat.com

چل جاتا کہ اس نے اس وجہ سے یہ کلمہ پڑھا ہے یا نہیں؟ قیامت کے دن لا الـــــه الا الله کے مقابلے میں کون تمہارا ساتھ دے گا؟ نبی اکرم ﷺ مسلسل یہی بات ارشاد فرما رہے تھے، یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی، کاش میں نے اس دن سے پہلے اسلام قبول نہ کیا ہوتا۔

2644 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ، فَقَاتَلَنِيْ فَضَرَبَ اِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ، ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَفَاَقْتُلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَطَعَ يَدِي. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ، فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ میرا کفار سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کے ساتھ (کسی جنگ کے دوران) سامنا ہوتا ہے، وہ میرے ساتھ لڑائی کرتے ہوئے، میرے ایک ہاتھ پر تلوار مارتا ہے اور (جب میں اس پر وار کرتا ہوں) تو وہ درخت کے پیچھے چھپ جاتا ہے، اور یہ کہتا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اسلام قبول کرلیا، یارسول اللہ! اس کے یہ بات کہنے کے بعد میں اسے قتل کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو، اگر تم نے اسے قتل کر دیا، تو وہ تمہاری اس جگہ پر آجائے گا، جس جگہ پر تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس جگہ پر آجاؤ گے، جو اس کے کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کی تھی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ مَنِ اعْتَصَمَ بِالسُّجُوْدِ

باب: جو شخص سجدے میں جا کر، پناہ حاصل کرنے کی کوشش کرے، اس کو قتل کرنے کی ممانعت

2645 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

2645-اسناده صحيح. وقد اختُلف فى وصله وارساله، فوصله ابو معاوية - وهو محمد بن خازم الضرير، وحفص بن غياث والحجاج بن ارطاة، وارسله آخرون، وقد صحح الوصل ابن القطان الفاسى فى "بيان الوهم والايهام" /5 421، وابن دقيق العيد فى "الامام" فيما نقله عنه ابن الملقن فى "البدر المنير" /9 164، وصحح الارسال البخارى كما فى "العلل الكبير" للترمذى /2 686، والترمذى عقب الرواية (1697) من "جامعه"، وابو حاتم الرازى كما فى "العلل" لابنه /1 314، والدارقطنى فى "العلل" /ورقة 88. اسماعيل: هو ابن ابى خالد، وقيس: هو ابن ابى حازم، وهو تابعى كبير مخضرم. واخرجه الترمذى فى "جامعه" (1696)، وفى "العلل الكبير" /2 686، والطبرانى فى "الكبير" (2264)، وابن حزم فى "المحلى" /10 369 و/11 199، والبيهقىٔ فى "السنن الكبرى" /8 131 و /9 142، وفى "شعب الايمان" (8929) من طريق ابى معاوية الضرير، بهذا الاسناد. واخرجه ابن ابى عاصم فى "الديات" ص 91، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" (3233)، والطبرانى (3836)، والبيهقى فى "الكبرى" /8 131

Marfat.com

قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ، فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ: اَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ؟ قَالَ: لَا تَرَائَى نَارَاهُمَا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ هُشَيْمٌ، وَمَعْمَرٌ، وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ، وَجَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا جَرِيْرًا

❁❁ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم قبیلے کی طرف ایک مہم روانہ کی، ان میں سے کچھ لوگ سجدے میں چلے گئے اور انہوں نے اس طریقے سے جان بچانے کی کوشش کی، لیکن لڑائی کرتے ہوئے انہیں جلدی سے قتل کر دیا گیا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نصف دیت ادا کرنے کا حکم دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں ایسے ہر مسلمان سے بری ذمہ ہوں، جو مشرکین کے درمیان مقیم ہو، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی حد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (انہیں مشرکین سے اتنی دور رہنا چاہیے) کہ دونوں کو ایک دوسرے کی آگ نظر نہ آئے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

بَابٌ فِي التَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ

باب: لڑائی کے وقت پیٹھ پھیر لینا

2646 - حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ (اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ) فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حِيْنَ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ، ثُمَّ اِنَّهُ جَاءَ تَخْفِيفٌ فَقَالَ: (اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ) (الأنفال: 66)، قَرَاَ اَبُوْ تَوْبَةَ اِلٰى قَوْلِهِ (يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ). قَالَ: فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی

''اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں، تو وہ دوسو پر غالب آجائیں گے''

تو یہ بات مسلمانوں کے لیے بڑی پریشانی کا باعث بنی، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ فرض کیا کہ ایک شخص دس آدمیوں کے مقابلے میں فرار نہیں ہوسکتا، پھر تخفیف کا حکم آگیا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کردی ہے'' ابوتوبہ نامی راوی نے یہ آیت ان الفاظ تک نقل کی:

''وہ، دوسو، پر غالب آجائیں گے'' راوی بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے تعداد میں ان کیلیے تخفیف کردی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے جتنی تخفیف کی تھی، اسی حساب سے صبر میں بھی کمی کردی گئی۔

2647 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ لَيْلٰى حَدَّثَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ كَانَ فِىْ سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، فَكُنْتُ فِيمَنْ حَاصَ قَالَ: فَلَمَّا بَرَزْنَا قُلْنَا: كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ؟ فَقُلْنَا: نَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ فَنَتَثَبَّتُ فِيْهَا وَنَذْهَبُ وَلَا يَرَانَا اَحَدٌ. قَالَ: فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا: لَوْ عَرَضْنَا اَنْفُسَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ اَقَمْنَا، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ ذَهَبْنَا. قَالَ: فَجَلَسْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا: نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ فَاَقْبَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ: لَا. بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ. قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ، فَقَالَ: اِنَّا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجی ہوئی ایک مہم میں شریک ہوئے، راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ اس مقابلے سے مفرور ہو گئے، میں بھی ان میں شامل تھا، جب ہم دشمن سے دور آ گئے، تو ہم نے کہا: اب ہم کیا کریں؟ ہم تو جہاد سے بھاگ گئے ہیں اور ہم (اللہ تعالیٰ) کے عذاب کو لے کر واپس جائیں گے، پھر ہم نے سوچا کہ ہم مدینہ منورہ جاتے ہیں، وہاں ٹھہرے رہیں گے، پھر (کسی اگلی مہم میں) شریک ہوں گے، تو ہمیں کوئی نہیں دیکھے گا، راوی کہتے ہیں (جب ہم مدینہ منورہ میں) آ گئے، تو ہم نے سوچا کہ ہمیں اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دینا چاہیے، اگر ہمارے لیے توبہ کی گنجائش ہوئی، تو ہم یہاں مقیم رہیں گے اور اگر اس کے علاوہ صورتِ حال ہوئی، تو ہم (جہاد کرنے کے لیے) چلے جائیں گے۔

راوی کہتے ہیں: ہم فجر کی نماز سے پہلے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھ گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے باہر) تشریف لائے، تو ہم اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے، ہم نے عرض کی: ہم راہ فرار اختیار کر کے آنے والے لوگ ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو، راوی کہتے ہیں: ہم آگے ہوئے، ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست بوسی کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں"

2648 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمِصْرِىُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِىْ يَوْمِ بَدْرٍ (وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ) (الأنفال: 16)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت غزوہ بدر کے بارے میں نازل ہوئی:

"جو شخص اس دن پیٹھ پھیر لیتا ہے"

بَابٌ فِى الْاَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْكُفْرِ

باب: جس (مسلمان) قیدی کو کفر کہنے پر مجبور کر دیا جائے

2648- اسناده صحيح. ابو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قِطعة، وداود: هو ابن ابى هند. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (8600) و (11139) و (11140)، والطبرى فى "تفسيره" /9 201 و 201 - 202 و 202، والحاكم /2 327 من طرق عن داود بن ابى هند، به.

Marfat.com

2649 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، وَخَالِدٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِىْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا: اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا؟ فَجَلَسَ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِى الْاَرْضِ، ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْمِنْشَارِ فَيُجْعَلُ عَلٰى رَاْسِهِ، فَيُجْعَلُ فِرْقَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَحَضْرَمُوتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى، وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ

❁❁ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرتے ہوئے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے مدد کی دعا نہیں کریں گے، کیا اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا نہیں کریں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگوں میں سے کسی شخص کو پکڑ کر اس کے لیے گڑھا کھودا جاتا تھا، پھر آرہ لا کر اس کے سر پر رکھ کر اس کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا، لیکن یہ چیز بھی اسے اس کے دین سے پھیر نہیں سکتی تھی، اور کسی شخص کے گوشت اور پٹھوں میں لوہے کی کنگھی پھیری جاتی تھی اور یہ چیز بھی اسے اس کے دین سے نہیں پھیر سکتی تھی، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے اس دین کو پورا کر دے گا، یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے روانہ ہو گا اور حضر موت تک آئے گا اور اسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں ہو گا، صرف اپنی بکریوں کے بارے میں یہ اندیشہ ہو گا کہ بھیڑیا ان پر حملہ نہ کر دے، لیکن تم لوگ جلدی (نتیجہ) چاہتے ہو۔

بَابٌ فِىْ حُكْمِ الْجَاسُوسِ اِذَا كَانَ مُسْلِمًا

باب: جاسوس کا حکم، اگر وہ مسلمان ہو (اور مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرے)

2650 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، حَدَّثَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَخْبَرَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ رَافِعٍ، وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرُ، وَالْمِقْدَادُ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا. فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا: هَلُمِّى الْكِتَابَ. قَالَتْ: مَا عِنْدِىْ مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْتُ: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ. فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَىَّ فَاِنِّىْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِىْ قُرَيْشٍ، وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا، وَاِنَّ قُرَيْشًا لَهُمْ بِهَا قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ، فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِىْ ذٰلِكَ اَنْ اَتَّخِذَ

Marfat.com

فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي بِهَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا كَانَ بِي مِنْ كُفْرٍ وَلَا ارْتِدَادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَكُمْ . فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

❁❁ عبیداللہ بن ابورافع، جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے معتمد تھے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر اور مقداد کو روانہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور خاخ کے باغ تک پہنچو، وہاں ایک عورت ہوگی، اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم وہ اس سے حاصل کر لینا، ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے، اس باغ تک آئے، وہاں ایک عورت موجود تھی، ہم نے کہا: وہ خط نکالو، تو اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے، میں نے کہا: یا تو تم خط نکال دو یا ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے، تو اس نے اپنے تہبند کے ڈب میں سے وہ خط نکالا، ہم وہ خط لے کر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو وہ خط حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ مشرکین کے نام تھا، جس میں ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگی ارادوں کے بارے میں اطلاع دی گئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی:

یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے، میں ایک ایسا شخص ہوں، جو قریش کے ساتھ رہتا ہوں لیکن میں ان کا حصہ نہیں ہوں، قریش کے ساتھ (دیگر مہاجرین کی) رشتہ داریاں ہیں، جس کی وجہ سے ان کے اہل خانہ مکہ میں محفوظ ہیں، (لیکن میری چونکہ ان کے ساتھ رشتے داری نہیں ہے) تو میں نے یہ چاہا کیونکہ میرے پاس یہ صورت حال نہیں ہے، تو میں ان پر کوئی احسان کر دوں، جس کی وجہ سے وہ میرے رشتے داروں کی حفاظت کریں، اللہ کی قسم! یارسول اللہ! میں نے کفر کی وجہ سے، یا مرتد ہونے کی وجہ سے، یہ حرکت نہیں کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ سچ بیان کیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے موقع دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بدر میں شریک ہوا ہے، تمہیں کیا پتہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف توجہ کر کے ارشاد فرمایا ہو: تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

2651 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: انْطَلَقَ حَاطِبٌ فَكَتَبَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَارَ اِلَيْكُمْ، وَقَالَ فِيهِ: قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ فَانْتَحَيْنَاهَا فَمَا وَجَدْنَا مَعَهَا كِتَابًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَاَقْتُلَنَّكِ اَوْ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، ایک اور سند کے ساتھ یہ واقعہ منقول ہے، جس میں یہ مذکور ہے: حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خط لکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرف روانہ ہونے والے ہیں، اس راوی نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس عورت نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے، تو ہم نے اس کی اونٹنی کو بٹھا لیا، ہمیں اس کے پاس کوئی خط نہیں ملا، تو حضرت

Marfat.com

علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے، یا تو میں تمہیں قتل کر دوں گا، یا پھر تم وہ خط نکال دو گی، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

بَابٌ فِي الْجَاسُوسِ الذِّمِّيِّ

باب: ذمی جاسوس کا حکم

2652 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَكَانَ عَيْنًا لِأَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ حَلِيفًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَرَّ بِحَلْقَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ يَقُولُ: إِنِّي مُسْلِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ إِلَى إِيمَانِهِمْ، مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ

❁❁ حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ ابوسفیان کی طرف سے جاسوسی کرنے کے لیے آئے تھے، وہ ایک انصاری کے حلیف تھے، ان کا گزر کچھ انصاریوں کے پاس سے ہوا، تو انہوں نے کہا: میں مسلمان ہوں، ایک انصاری نے کہا: یارسول اللہ! یہ تو یہ کہہ رہا ہے کہ میں مسلمان ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ہم انہیں ان کے ایمان کے حوالے کر دیتے ہیں، اور ان میں سے ایک شخص فرات بن حیان ہے۔

بَابٌ فِي الْجَاسُوسِ الْمُسْتَأْمَنِ

باب: مستامن جاسوس کا حکم

2653 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ. قَالَ: فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ، فَنَفَّلَنِي إِيَّاهُ

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مشرکین کا ایک جاسوس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سفر کر رہے تھے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس بیٹھا رہا پھر وہ کھسک گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے تلاش کر کے اسے قتل کر دو، راوی کہتے ہیں: تو میں اس تک پہنچ گیا میں نے اسے قتل کر دیا اور اس کا سامان حاصل کر لیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ

2652- اسناده صحيح. سفيان بن سعيد: هو الثوري. واخرجه عبد الرزاق في "مصنفه" (9396)، واحمد في "مسنده" (18965)، والبخاري في "التاريخ الكبير" /7 128، وابن ابي عاصم في "الآحاد والمثاني" (1662)، وعبد الله بن احمد في زياداته على "المسند" لابيه (18965)، وابن الجارود (1058)، وابن قانع في "معجم الصحابة" /324 2 - 325، والطبراني في "الكبير" /18 (831)، والحاكم /2 115 و /4 366، وابو نعيم في "الحلية" /2 18، والبيهقي /8 197 و /9 147، وابن الاثير في "اسد الغابة" /4 352، والمزي في ترجمة فرات بن حيان من "تهذيب الكمال"

Marfat.com

سامان مجھے انعام کے طور پر دے دیا۔

2654 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ، وَهِشَامًا حَدَّثَاهُمْ، قَالَا: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ، قَالَ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحَّى وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ وَفِينَا ضَعَفَةٌ، اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقْوِ الْبَعِيرِ فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا رَاٰى ضَعَفَتَهُمْ وَرِقَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَعْدُو اِلٰى جَمَلِهِ فَاَطْلَقَهُ، ثُمَّ اَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ، وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ هِيَ اَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ قَالَ: فَخَرَجْتُ اَعْدُو، فَاَدْرَكْتُهُ وَرَاْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ، وَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ، ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ، ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهُ، فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالْاَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَاَضْرِبُ رَاْسَهُ فَنَدَرَ، فَجِئْتُ بِرَاحِلَتِهِ وَمَا عَلَيْهَا اَقُودُهَا، فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ مُقْبِلًا فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟ فَقَالُوْا: سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ. فَقَالَ: لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ قَالَ هَارُونُ: هٰذَا لَفْظُ هَاشِمٍ

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ، ہوازن کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا، ایک مرتبہ ہم چاشت کے وقت کھانا کھا رہے تھے، زیادہ مجاہدین پیدل تھے کچھ لوگ کمزور تھے، اس دوران ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا، اس نے اونٹ کی کمر سے رسی نکالی، اسی کے ذریعے اس کو باندھا اور آ کر لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگا، جب اس نے دیکھا کہ مجاہدین میں کچھ کمزور لوگ ہیں اور ان کے پاس سواریاں بھی کم ہیں، تو وہ وہاں سے نکلا اور بھاگتا ہوا، اپنے اونٹ کو دوڑاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اپنی خاکستری اونٹنی پر اس کے پیچھے گیا، وہ اونٹنی ہماری تمام سواریوں میں سب سے بہترین سواری تھی، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں پیدل ہی بھاگتا ہوا اس کے پیچھے گیا اور جا کر اس کو پکڑ لیا، جب کہ اونٹنی کا سر اس کے اونٹ کی ران کے قریب تھا، یہاں تک کہ میں اونٹنی کی پچھلی ٹانگوں کے ساتھ تھا، پھر میں آگے بڑھا، یہاں تک کہ میں اونٹ کی پچھلی ٹانگوں کے پاس پہنچ گیا، میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی نکیل پکڑی، پھر میں نے اسے بٹھا لیا، جب اس نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا، تو میں نے اپنی تلوار نکالی اور اس کے ذریعے اونٹ کے سوار کے سر پر حملہ کیا تو وہ کٹ کر دور جا گرا، میں اس کے اونٹ کو اور اس پر جو کچھ موجود تھا، ان سب کو لے کر آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے آگے ہو کر میرا استقبال کیا اور دریافت کیا: اسے کس نے قتل کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی سلمہ بن اکوع نے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کا سارا سامان اسے ملے گا۔

ہارون نامی راوی کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ہاشم نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابٌ فِیْ اَیِّ وَقْتٍ یُسْتَحَبُّ اللِّقَاءُ

باب: کون سے وقت میں (دشمن کا) سامنا کرنا مستحب ہے؟

2655 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ، اَنَّ النُّعْمَانَ یَعْنِی ابْنَ مُقَرِّنٍ، قَالَ: شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ یُقَاتِلْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ، وَتَهُبَّ الرِّیَاحُ، وَیَنْزِلَ النَّصْرُ

❁❁ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے ابتدائی حصے میں اگر لڑائی نہ کرنی ہوتی، تو اسے اتنا موخر کرتے تھے کہ سورج ڈھل جاتا اور ہوائیں چلنے لگتی اور نصرت نازل ہو جاتی۔

بَابٌ فِیمَا یُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ الصَّمْتِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: (دشمن کا) سامنا کرنے کے وقت، خاموش رہنے کا حکم ہونا

2656 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، ح وحَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ

❁❁ حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جنگ کے وقت آوازیں نکالنے کو ناپسند کرتے تھے۔

2657 - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنِیْ مَطَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❁❁ ابو بردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں)

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَتَرَجَّلُ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: آدمی کا لڑائی کے وقت پیدل ہونا

2658 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ، عَنْ اِسْرَائِیلَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لَمَّا

2655–اسناده صحیح. ابو عمران الجَونی: اسمه عبد الملك بن حبیب، مشهور بكنیته، وحماد: هو ابن سلمة. واخرجه الترمذی (1705)، والنسائی فی "الكبری" (8583) من طریق حماد بن سلمة، بهذا الاسناد. وقال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح. وهو فی "مسند احمد" (23744)، و"صحیح ابن حبان" (4757).

Marfat.com

لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَانْكَشَفُوا نَزَلَ عَنْ بَغْلَتِهِ فَتَرَجَّلَ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرکین سے سامنا ہوا اور لوگ بھاگ کھڑے ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سے نیچے اتر آئے اور پیدل ہو گئے۔

بَابٌ فِي الْخُيَلَاءِ فِي الْحَرْبِ

باب: جنگ کے دوران (دشمن کے سامنے) بڑائی کا اظہار کرنا

2659 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَمُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، الْمَعْنٰى وَاحِدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيك، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ، فَاَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ، وَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ، وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ، فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ، وَاَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْبَغْيِ قَالَ مُوسٰى: وَالْفَخْرِ

❀❀ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ قسم کی غیرت وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور کچھ وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے جہاں تک اس کا تعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے تو اس سے مراد وہ غیرت ہے جو کسی شبہہ کی بنیاد پر ہو، جہاں تک اس غیرت کا تعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تو اس سے مراد وہ جو شبہہ کے بغیر ہو، اور تکبر کی ایک ایسی قسم ہے، جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اور کچھ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، جہاں تک اس تکبر کا تعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے تو اس سے مراد آدمی کا لڑائی کے وقت اپنی بڑائی کا اظہار کرنا اور صدقہ کرنے کے وقت اپنی بڑائی کا اظہار کرنا ہے، جہاں تک اس بڑائی کا تعلق ہے، جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، تو اس سے مراد سرکشی میں بڑائی کرنا ہے، موسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اور فخر کرنا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسْتَاْسَرُ

باب: آدمی سے قید ہونے کا مطالبہ کیا جانا

2660 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ

2658–اسناده صحيح. ابو اسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، واسرائيل: هو ابن يونس بن ابي اسحاق السبيعي، وهو من اثبت الناس في جده للزومه اياه. ووكيع: هو ابن الجراح الرؤاسي. واخرجه البخاري (2930) و (3042)، ومسلم (1776)، والنسائي في "الكبرى" (8575) و (10366) من طرق عن ابي اسحاق، به. وهو في "صحيح ابن حبان" (4775).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا، وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ فَنَفَرُوا لَهُمْ هُذَيْلٌ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَلَمَّا اَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ لَجَئُوا اِلٰى قَرْدَدٍ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا فَاَعْطُوا بِاَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ اَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ اَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ نَفَرٍ، وَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ: مِنْهُمْ خُبَيْبٌ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ اَطْلَقُوا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ، وَاللّٰهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِيْ بِهٰؤُلَاءِ لَاُسْوَةً، فَجَرُّوهُ فَاَبٰى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَقَتَلُوهُ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ اَسِيرًا حَتّٰى اَجْمَعُوا قَتْلَهُ، فَاسْتَعَارَ مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا، فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ لَهُمْ: خُبَيْبٌ دَعُونِيْ اَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْ تَحْسَبُوا مَا بِيْ جَزَعًا لَزِدْتُّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو جاسوسی کے لیے روانہ کیا اور حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا، ہزیل قبیلے کے ایک سو تیرانداز ان کے مقابلے پر آ گئے، حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے جب انہیں دیکھا تو یہ سب لوگ ٹیلے کی اوٹ میں ہو گئے لیکن ان لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور بولے: تم لوگ اپنے ہتھیار پھینک دو، اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو، ہم تمہارے ساتھ یہ عہد کرتے ہیں اور پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے، اس پر حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی کافر شخص کے کیے ہوئے معاہدے میں نہیں آؤں گا، پھر ان لوگوں نے مجاہدین کو تیر مارنے شروع کیے، یہاں تک کہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات افراد شہید ہو گئے، جب کہ تین افراد نے خود کو ان کے حوالے کر دیا، وہ حضرات یہ تھے، حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور ایک اور صاحب تھے، جب ان کافروں نے ان لوگوں کو پکڑ لیا تو ان کی کمانوں کی تانتیں کھول کر ان کے ذریعے ان حضرات کا باندھ دیا، تو وہ تیسرا آدمی بولا: یہ پہلی وعدہ خلافی ہے، اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں چلوں گا، میرے لیے میرے ساتھی نمونہ ہیں (جنہیں شہید کیا گیا ہے) انہوں نے اس شخص کو گھسیٹنے کی کوشش کی، لیکن اس نے ان کے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا، تو ان لوگوں نے اسے بھی شہید کر دیا۔

پھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قیدی بنا لیا گیا، یہاں تک کہ انہوں نے ان لوگوں کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا، تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے استرا منگوایا، تاکہ اس کے ذریعے زیر ناف بال صاف کر لیں، جب وہ لوگ انہیں قتل کرنے کے لیے ساتھ لے کر چلے، تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کچھ موقع دو، تاکہ میں دو رکعت نماز ادا کر لوں (دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد) انہوں نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم یہ سمجھو گے کہ میں موت کے خوف کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہوں، تو میں یہ نماز طویل ادا کرتا۔

2661 - حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ اَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِيْ زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِی الْکُمَنَاءِ

باب: کمین گاہ میں (بیٹھنے والے لوگ)

2662 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ، قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ اُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ، وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطِفُنَا الطَّيْرُ، فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ هٰذَا حَتّٰى اُرْسِلَ لَكُمْ، وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَانَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ . قَالَ: فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ. قَالَ: فَاَنَا وَاللّٰهِ رَاَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدْنَ عَلَى الْجَبَلِ، فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ - اَىْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ -: ظَهَرَ اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ: اَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ لَنَاْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ، فَاَتَوْهُمْ فَصُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ وَاَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیراندازوں کے دستے پر حضرت عبداللہ بن جبیر کو امیر مقرر کیا، ان لوگوں کی تعداد پچاس تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے ہمارے جسم اُچک رہے ہیں، پھر بھی تم اپنی جگہ کو اس وقت تک نہ چھوڑنا، جب تک میں تمہیں پیغام نہیں دیتا اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو شکست دیدی ہے اور ہم انہیں روندرہے ہیں، اس وقت بھی تم اپنی جگہ پر رہنا، جب تک میں تمہیں بلوا نہیں لیتا، راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے کافروں کو شکست سے دوچار کیا، اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں (بچنے کے لیے) پہاڑ پر چڑھ رہی ہیں اس وقت حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا: مال غنیمت حاصل کرلو، اے لوگو! مال غنیمت حاصل کرلو، تمہارے ساتھی غالب آ گئے ہیں، کیا تم دیکھ نہیں رہے (کہ مسلمان جیت چکے ہیں) تو حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ بات بھول گئے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا ارشاد فرمایا تھا، تو ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو ان لوگوں کے ساتھ مل کر مال غنیمت کو اکٹھا کریں گے، تو وہ لوگ آگے چلے گئے، پھر اس کے نتیجے میں ان کے منہ پھیر دیئے گئے اور وہ شکست سے دوچار ہوئے۔

بَابٌ فِی الصُّفُوْفِ

باب: صف بندی کا بیان

2663 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِىْ اُسَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اصْطَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ: اِذَا اَكْثَبُوكُمْ - يَعْنِى: اِذَا غَشُوكُمْ - فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

❀❀ حمزہ بن ابواُسید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر جب ہم نے صفیں قائم کرلیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب وہ تمہاری زد پر آ جائیں، تو تم انہیں تیر مارنا اور اپنے تیر احتیاط سے استعمال کرنا (یعنی غیر ضروری

تیراندازی نہ کرنا)''

بَابٌ فِیْ سَلِّ السُّیُوفِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: لڑائی کے وقت تلواریں سونت لینا

2664 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیسٰی، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَجِیحٍ، - وَلَیْسَ بِالْمَلْطِیِّ - عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ: اِذَا اَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ، وَلَا تَسُلُّوا السُّیُوفَ حَتّٰی یَغْشَوْكُمْ

❁❁ مالک بن حمزہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب وہ تمہاری زد پر آ جائیں، تو تم انہیں تیر مارنا اور تلوار کے ذریعے تم اس وقت حملہ کرنا، جب وہ تمہاری تلوار کی زد تک پہنچ جائیں''

بَابٌ فِی الْمُبَارَزَةِ

باب: (لڑائی کے وقت) مقابلے کے لیے للکارنا

2665 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیلُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِیٍّ، قَالَ: تَقَدَّمَ - یَعْنِیْ عُتْبَةَ بْنَ رَبِیْعَةَ - وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَاَخُوهُ فَنَادٰی مَنْ یُبَارِزُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْاَنْصَارِ. فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوهُ فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِیكُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِیْ عَمِّنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ یَا حَمْزَةُ، قُمْ یَا عَلِیُّ، قُمْ یَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ. فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰی عُتْبَةَ، وَاَقْبَلْتُ اِلٰی شَیْبَةَ، وَاخْتُلِفَ بَیْنَ عُبَیْدَةَ وَالْوَلِیْدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، ثُمَّ مِلْنَا عَلَی الْوَلِیْدِ فَقَتَلْنَاهُ، وَاحْتَمَلْنَا عُبَیْدَةَ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ آگے آیا (یعنی غزوہ بدر کے دن مشرکین کا سردار عتبہ بن ربیعہ آگے آیا) اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور اس کا بھائی بھی آ گئے، اس نے پکار کر کہا: کون مقابلہ کرے گا؟ تو کچھ انصاری نوجوان اس کے سامنے آ گئے، اس نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے اسے بتایا، تو وہ بولا: ہمارا تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے، ہم اپنے چچازاد افراد کے ساتھ (مقابلہ کرنا چاہتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حمزہ! تم اٹھو، اے علی! تم اٹھو، اے عبیدہ بن حارث! تم اٹھو، تو حضرت

2665–اسنادہ صحیح. ابو اسحاق: ھو عمرو بن عبد اللہ السبیعی، واسرائیل: ھو ابن یونس بن ابی اسحاق، وعثمان بن عمر: ھو ابن فارس العبدی. واخرجہ ابن ابی شیبۃ /14 362 - 364، واحمد (948)، والبزار فی "مسندہ" (719)، والطبری فی "تاریخہ" /2 424 - 426، والحاکم /3 194، والبیھقی /3 276 و /9 131

Marfat.com

حمزہ، عتبہ کی طرف گئے، میں، شیبہ کی طرف گیا اور عبیدہ اور ولید کے درمیان مقابلہ ہوا، انہوں نے ایک دوسرے پر حملے کیے، پھر میں نے اور عبیدہ بن حارث نے ولید پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا، پھر ہم عبیدہ کو اٹھا کر (نبی اکرم ﷺ کے پاس) لے آئے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

باب: مثلہ کرنے کی ممانعت

2666 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ، عَنْ شِبَاكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سے اہل ایمان قتل کرنے میں سب سے بہتر ہوتے ہیں (یعنی وہ لاش کی بے حرمتی نہیں کرتے)''

2667 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ، أَنَّ عِمْرَانَ أَبَقَ لَهُ غُلَامٌ، فَجَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ، فَأَرْسَلَنِي لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ، وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ. فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ

❀❀ ہیاج بن عمران بیان کرتے ہیں: عمران کا ایک غلام مفرور ہو گیا، تو انہوں نے یہ قسم اٹھائی کہ اگر وہ مجھے مل گیا، تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا، پھر انہوں نے مجھے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا، تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا: نبی اکرم ﷺ ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع کرتے تھے۔

بَابٌ فِي قَتْلِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کو قتل کرنا

2668 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی، ایک جنگ میں، ایک عورت مقتول پائی گئی، تو نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا۔

2669 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيْعٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَرَاَى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا، فَقَالَ: انْظُرْ عَلَامَ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: عَلٰى امْرَاَةٍ قَتِيلٍ. فَقَالَ: مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ قَالَ: وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَبَعَثَ رَجُلًا. فَقَالَ: قُلْ لِخَالِدٍ لَا يَقْتُلَنَّ امْرَاَةً وَلَا عَسِيفًا

❁❁ حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ لوگ کسی چیز کے آس پاس اکٹھے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ دیکھ کر آئے کہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ تو اس شخص نے واپس آ کر بتایا کہ ایک عورت قتل ہوگئی تھی، لوگ اس کے اردگرد جمع ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو لڑائی میں حصہ نہیں لیتی تھی۔

راوی بیان کرتے ہے: فوج کے آگے والے حصے کے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا اور فرمایا: خالد سے کہو کہ کسی عورت یا مزدور کو قتل نہ کرے۔

2670 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَبْقُوا شَرْخَهُمْ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کر دو اور ان کے (نابالغ) بچوں کو زندہ رہنے دو''

2671 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ - تَعْنِي بَنِي قُرَيْظَةَ - اِلَّا امْرَاَةٌ، اِنَّهَا لَعِنْدِي تُحَدِّثُ تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّيُوفِ، اِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا اَيْنَ فُلَانَةُ؟ قَالَتْ: اَنَا. قُلْتُ: وَمَا شَاْنُكِ؟ قَالَتْ: حَدَثٌ اَحْدَثْتُهُ. قَالَتْ: فَانْطَلَقَ بِهَا فَضُرِبَتْ عُنُقُهَا، فَمَا اَنْسٰى عَجَبًا مِنْهَا اَنَّهَا تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَدْ عَلِمَتْ اَنَّهَا تُقْتَلُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بنو قریظہ کی خواتین میں سے صرف ایک عورت کو قتل کیا گیا تھا، وہ میرے پاس بیٹھ کر بات چیت کر رہی تھی اور اتنا ہنستی تھی کہ اس کے پیٹ اور کمر میں بل پڑ جاتے تھے، حالانکہ نبی اکرم ﷺ ان کے علاقے

2669–اسناده صحيح. ابو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك. واخرجه النسائي في "الكبرى" (8571) من طريق عمر بن مرقع، به. واخرجه ابن ماجه (/2842 م)، والنسائي في "الكبرى" (8572) من طريق المغيرة بن عبد الرحمن الحزامي، عن المرقع، به. وهو في "مسند احمد" (15992)، و"صحيح ابن حبان" (4789). واخرجه ابن ماجه (2842)، والنسائي (8573) من طريق سفيان الثوري، عن ابي الزناد، عن المرقع، عن حنظلة بن الربيع الكاتب وهو اخو رياح بن الربيع ونفل ابن ماجه عن ابن ابي شيبة قوله: يخطء الثوري فيه. وهو في "مسند احمد" (17610)، و"صحيح ابن حبان" (4791).

Marfat.com

میں (یا بازار میں) اس کی قوم کے افراد کو قتل کر رہے تھے، اچانک ایک شخص نے پکار کر کہا: فلاں عورت کہاں ہے؟ یہ اس عورت کا نام تھا، تو اس عورت نے جواب دیا میں ہوں، میں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تو اس نے کہا: میں نے ایک سازشی کام کیا ہے، پھر وہ پکارنے والا شخص اس عورت کو ساتھ لے گیا اور اس نے اسے قتل کر دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اس عورت پر حیران ہونے کی وجہ سے اسے نہیں بھولی، کہ وہ ہنس، ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی، حالانکہ وہ یہ جانتی تھی کہ اسے تھوڑی دیر بعد قتل کر دیا جائے گا۔

2672 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ ذَرَارِيِّهِمْ وَنِسَائِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ مِنْهُمْ وَكَانَ عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ يَقُولُ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

❀❀ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے ان علاقوں کے بارے میں دریافت کیا، جہاں رات کے وقت حملہ کیا جاتا ہے اور اس حملے میں ان کے بچے اور عورتیں مارے جاتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اُن کا حصہ ہیں۔

عمرو بن دینار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ اپنے آباؤ اجداد کا حصہ ہیں'' زہری نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ کے دوران) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ حَرْقِ الْعَدُوِّ بِالنَّارِ

باب: دشمن کو آگ میں جلانے کا ناپسندیدہ ہونا

2673 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّرَهُ عَلٰى سَرِيَّةٍ قَالَ: فَخَرَجْتُ فِيهَا، وَقَالَ: اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَاَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ . فَوَلَّيْتُ فَنَادَانِي فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ: اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَاقْتُلُوهُ وَلَا تُحْرِقُوهُ، فَاِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ

❀❀ محمد بن حمزہ اسلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک مہم کا امیر مقرر کیا، راوی کہتے ہیں:

2673–حديث صحيح، وهذا اسناد حسن من اجل محمد بن حمزة الاسلمي والمغيرة بن عبد الرحمن الحزامي، فهما صدوقان حسنا الحديث، وقد روى باسناد آخر صحيح عن حمزة بن عمرو الاسلمي . وهو عند سعيد بن منصور (2643). واخرجه احمد بن حنبل (16034)، والبخاري في "تاريخه" /1 59، وابن ابي عاصم في "الآحاد والمثاني" (2376)، وابو يعلى (1536)، وابن قانع في "معجم الصحابة" /1 167، والطبراني في "الكبير" (2990)، وابن حزم في "المحلى" /10 376 و /11 383، والبيهقي /9 72 من طريق المغيرة بن عبد الرحمن، بهذا الاسناد. واخرجه عبد الرزاق (9418)، واحمد (16036)، والبيهقي /9 72

Marfat.com

جب میں روانہ ہونے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں فلاں شخص مل جائے، تو اسے آگ میں جلا دینا میں وہاں سے مڑ کر چل پڑا، پھر آپ ﷺ نے مجھے پیچھے سے بلوایا، میں آپ ﷺ کے پاس واپس آیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم فلاں شخص کو پاؤ، تو اسے قتل کر دینا، اسے جلانا نہیں، کیونکہ آگ کا عذاب، صرف آگ کا پروردگار دے سکتا ہے''

2674 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ، وَقُتَيْبَةُ، اَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ فَقَالَ: اِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا وَفُلَانًا، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم فلاں اور فلاں کو پاؤ، تو (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے)

2675 - حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سَعْدٍ - قَالَ: غَيْرُ اَبِيْ صَالِحٍ - عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا اِلَيْهَا . وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟ قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ

❁❁ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ لیے وہ چڑیا آئی اور ان کے گرد منڈلانے لگی نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کس نے اسے اِس کی اولاد کے حوالے سے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچے اسے واپس کر دو۔ (ایک اور موقع کی بات ہے) نبی اکرم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا ہے، چیونٹیوں کے ایک بڑے بل کو ہم نے جلا دیا ہے، تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: اس کو کس نے آگ لگائی ہے؟ ہم نے عرض کی، ہم نے لگائی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگ کے ذریعے عذاب دینا، صرف آگ کے پروردگار کے لیے مناسب ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَكْرِي دَابَّتَهُ عَلَى النِّصْفِ اَوِ السَّهْمِ

باب: آدمی کا نصف یا پورے حصے کے عوض میں، اپنے جانور کو (جہاد کے لیے) کرائے پر دینا

2676 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ اَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ زُرْعَةَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَخَرَجْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَقْبَلْتُ، وَقَدْ خَرَجَ اَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم، فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِيْنَةِ اُنَادِي اَلَا مَنْ يَحْمِلُ رَجُلًا لَهُ سَهْمُهُ؟ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: لَنَا سَهْمُهُ عَلٰى اَنْ نَحْمِلَهُ عَقَبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا. قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَسِرْ عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى. قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتّٰى اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْنَا، فَاَصَابَنِي قَلَائِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتّٰى اَتَيْتُهُ، فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلٰى حَقِيبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ اِبِلِهِ، ثُمَّ قَالَ: سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: سُقْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ: مَا اَرٰى قَلَائِصَكَ اِلَّا كِرَامًا. قَالَ: اِنَّمَا هِيَ غَنِيمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ. قَالَ: خُذْ قَلَائِصَكَ يَا ابْنَ اَخِي فَغَيْرَ سَهْمِكَ اَرَدْنَا

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا، تو میں اپنے گھر گیا میں واپس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا پہلا قافلہ روانہ ہو چکا تھا، میں مدینہ منورہ میں گھوم پھر کر یہ اعلان کرنے لگا: کوئی ہے جو ایک شخص کو (یعنی مجھے) اپنے ساتھ سواری پر سوار کر لے، تو اس کے بدلے میں مال غنیمت کے حصے میں سے اسے بھی حصہ ملے گا، تو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص نے کہا: اس کی غنیمت کا حصہ ہمارا ہوگا اور ہم اسے اس کی باری پر اسے سوار کریں گے اور وہ کھانا بھی ہمارے ساتھ کھائے گا، میں نے کہا: ٹھیک ہے، اس نے کہا: تو اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے چل پڑو، راوی کہتے ہیں: تو میں ایک بہترین ساتھی کے ساتھ روانہ ہو گیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال غنیمت عطا کیا جس میں مجھے کچھ اونٹنیاں ملیں، میں ان اونٹنیوں کو لے کر اپنے ساتھی کے پاس آیا، وہ اس وقت اپنے اونٹ کے پالان کے پیچھے والے حصے پر بیٹھا ہوا تھا، اس نے کہا: تم انہیں چلاؤ، تاکہ میں پیچھے کی طرف سے انہیں دیکھوں، پھر اس نے کہا: تم انہیں چلاؤ، تاکہ میں انہیں آگے کی طرف سے دیکھوں، پھر وہ بولا: تمہاری اونٹنیاں بڑی بہترین ہیں، میں نے کہا: یہ مال غنیمت میں سے آپ کا وہ حصہ ہے، جس کے بارے میں، میں نے آپ کے ساتھ طے کیا تھا، تو اس نے کہا: اے میرے بھتیجے! اپنی اونٹنیاں لے جاؤ، ہم نے تمہارے دوسرے حصے کو مراد لیا تھا، یعنی (اجر وثواب مراد لیا تھا)

بَابٌ فِي الْاَسِيرِ يُوثَقُ

باب: قیدی کو باندھ دینا

2677 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ اِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہمارا پروردگار ان لوگوں کو پسند کرتا ہے، جنہیں زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جائے گا''

2678 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْحَجَّاجِ اَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيثٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ غَالِبٍ اللَّيْثِيَّ فِيْ سَرِيَّةٍ وَكُنْتُ فِيْهِمْ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلٰى بَنِي الْمُلَوِّحِ بِالْكَدِيْدِ . فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْكَدِيْدِ لَقِينَا الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ، فَاَخَذْنَاهُ فَقَالَ: اِنَّمَا جِئْتُ اُرِيْدُ الْاِسْلَامَ، وَاِنَّمَا خَرَجْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: اِنْ تَكُنْ مُسْلِمًا لَمْ يَضُرَّكَ رِبَاطُنَا يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَاِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذٰلِكَ نَسْتَوْثِقُ مِنْكَ، فَشَدَدْنَاهُ وِثَاقًا

❁❁ حضرت جندب بن مکیث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن غالب لیثی کو ایک مہم پر روانہ کیا میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ''کدید'' کے مقام پر موجود بنوملوح پر چاروں طرف سے حملہ کردیں ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم کدید پہنچ گئے وہاں ہمیں حارث بن برصاء لیثی ملا، ہم نے اسے پکڑ لیا تو اس نے کہا: میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں، اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی نیت سے ہی (اپنے علاقے سے) نکلا ہوں، ہم نے اس سے کہا: اگر تم واقعی مسلمان ہونا چاہتے ہو، تو پھر اگر ہم تمہیں ایک دن اور ایک رات کے لیے باندھ لیتے ہیں، تو اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا، اس طرح ہم تمہاری طرف سے بے فکر ہو جائیں گے اور اگر اس کے علاوہ صورتِ حال ہوئی، تو ہم تمہاری تحقیق کرلیں گے، تو ہم نے اسے مضبوطی سے باندھ دیا۔

2679 - حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ، وَقُتَيْبَةُ - قَالَ قُتَيْبَةُ: - حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ قَالَ: عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ الْغَدُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَاَعَادَ مِثْلَ هٰذَا الْكَلَامِ، فَتَرَكَهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَذَكَرَ مِثْلَ هٰذَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطْلِقُوا ثُمَامَةَ . فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ فِيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ سَاقَ الْحَدِيْثَ، قَالَ عِيسٰى: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَقَالَ: ذَا دِمٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک مہم روانہ کی، وہ بنوحنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ کر لائے، جس کا نام ثمامہ بن اُثال تھا، وہ اہل یمامہ کا سردار تھا، اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: ثمامہ تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس

2678–وهو فى "السيرة النبويه" لابن هشام /4 257 - 258. واخرجه مطولاً ومختصراً ابن سعد فى "الطبقات الكبرى" /2 124، واحمد (15844)، والبخارى فى "تاريخه" /2 221، والطبرى فى "تاريخه" /2 144، والطحاوى فى "شرح المعانى" /3 208، وابن قانع فى "معجم الصحابة" /1 145 - 146، والطبرانى فى "الكبير" (1726)، والحاكم /2 124، والبيهقى /9 88 من طريق محمد بن اسحاق، بهذا الاسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى.

بھلائی ہے، اگر آپ ﷺ مجھے قتل کر دیتے ہیں، تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جو کوئی حیثیت رکھتا ہے اور اگر آپ ﷺ احسان کرتے ہیں تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے، جو شکر گزار ہوتا ہے اور اگر آپ ﷺ کو مال کی ضرورت ہے، تو آپ ﷺ بتائیں، آپ جتنا چاہیں گے اتنا مال مل جائے گا، نبی اکرم ﷺ نے اسے اس کے حال پر رہنے دیا، اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے پھر اس سے دریافت کیا: ثمامہ تمہارا کیا حال ہے اس نے پہلے والی بات دہرادی، نبی اکرم ﷺ نے پھر اسے اس کے حال پر رہنے دیا، اگلے دن بھی یہی مکالمہ ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ثمامہ کو آزاد کر دو، وہ وہاں سے گیا اور مسجد کے قریب ایک باغ میں آیا، وہاں اس نے غسل کیا پھر مسجد میں واپس آیا اور بولا:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

عیسیٰ نامی راوی نے لیث کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں (یعنی اگر آپ ﷺ مجھے قتل کرتے ہیں) تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے، جس کو پناہ دی گئی ہو۔

2680 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: قُدِمَ بِالْأُسَارَى حِينَ قُدِمَ بِهِمْ وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مَنَاحَتِهِمْ عَلَى عَوْفٍ، وَمُعَوِّذِ ابْنَيْ عَفْرَاءَ - قَالَ: وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ - قَالَ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَعِنْدَهُمْ إِذْ أَتَيْتُ فَقِيلَ: هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى قَدْ أُتِيَ بِهِمْ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، وَإِذَا أَبُو يَزِيدَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُمَا قَتَلَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَكَانَا انْتَدَبَا لَهُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ، وَقُتِلَا يَوْمَ بَدْرٍ

❁❁ یحییٰ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب بدر کے قیدیوں کو لایا گیا، تو سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، افراء کے بچوں کے پاس تھیں، اس جگہ پر، جہاں انہوں نے اپنی سواریاں بٹھائی ہوئی تھیں، ان بچوں کا نام عوف اور معوذ تھا، یہ واقعہ امہات المومنین پر پردے کا حکم فرض ہونے سے پہلے کا ہے، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ان لوگوں کے ہاں موجود تھی، جب میں (وہاں سے) واپس آئی تو مجھے بتایا گیا کہ قیدی لائے گئے ہیں، میں اپنے گھر واپس آ گئی، نبی اکرم ﷺ وہاں موجود تھے، ابو یزید سہل بن عمرو، حجرے کے کونے میں پڑا ہوا تھا ایک رسی اس کے ذریعے اس کے ہاتھوں کو اس کی گردن سے باندھ دیا گیا تھا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے)

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دونوں صاحبان (یعنی افراء کے دونوں صاحبزادے) وہ ہیں، جنہوں نے ابوجہل بن ہشام کو قتل کیا تھا یہ دونوں اس کی تلاش میں تھے، لیکن اسے پہچانتے نہیں تھے، اور یہ دونوں غزوہ بدر کے موقع پر شہید بھی ہو گئے تھے۔

بَابٌ فِي الْاَسِيرِ يُنَالُ مِنْهُ وَيُضْرَبُ وَيُقَرَّرُ

باب: قیدی کو دھمکانا، مارنا اور اس سے اقرار کروانا

2681 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَبَ اَصْحَابَهُ فَانْطَلَقُوا اِلٰى بَدْرٍ، فَاِذَا هُمْ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ فِيْهَا عَبْدٌ اَسْوَدُ لِبَنِى الْحَجَّاجِ، فَاَخَذَهُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يَسْاَلُونَهُ اَيْنَ اَبُوْ سُفْيَانَ؟ فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَالِى بِشَىْءٍ مِنْ اَمْرِهِ عِلْمٌ، وَلٰكِنْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ جَاءَتْ فِيْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ، وَعُتْبَةُ، وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيْعَةَ، وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، فَاِذَا قَالَ لَهُمْ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ. فَيَقُوْلُ: دَعُونِى، دَعُونِى اُخْبِرُكُمْ، فَاِذَا تَرَكُوهُ قَالَ: وَاللّٰهِ مَالِى بِاَبِى سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ، وَلٰكِنْ هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ اَقْبَلَتْ فِيْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ، وَعُتْبَةُ، وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيْعَةَ، وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ قَدْ اَقْبَلُوا وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى وَهُوَ يَسْمَعُ ذٰلِكَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، اِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ اِذَا صَدَقَكُمْ، وَتَدَعُونَهُ اِذَا كَذَبَكُمْ، هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ اَقْبَلَتْ لِتَمْنَعَ اَبَا سُفْيَانَ . قَالَ اَنَسٌ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا . وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ، وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا . وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ، وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا . وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ . فَقَالَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ مَا جَاوَزَ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَمَرَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخِذَ بِاَرْجُلِهِمْ فَسُحِبُوا فَاُلْقُوا فِى قَلِيبِ بَدْرٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بلوایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہوئے وہاں انہوں نے قریش کے اونٹ دیکھے جو پانی لانے والے تھے، ان میں ایک سیاہ فام غلام بھی تھا جو بنو حجاج کا غلام تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے پکڑ لیا اور اس سے دریافت کیا: ابوسفیان کہاں ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس بارے میں کوئی پتا نہیں ہے، البتہ قریش تم لوگوں سے لڑنے کے لیے آ رہے ہیں ان میں ابوجہل بھی ہے، عتبہ اور شیبہ بھی ہیں، یہ دونوں ربیعہ کے بیٹے ہیں، امیہ بن خلف بھی ہے، جب اس غلام نے ان لوگوں کو یہ جواب دیا، تو ان لوگوں نے اس کی پٹائی کرنا شروع کر دی، تو اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو میں تمہیں بتاتا ہوں جب ان حضرات نے اسے چھوڑ دیا، تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ پتا نہیں ہے، البتہ قریش آ رہے ہیں، جن میں ابوجہل ہے، عتبہ اور شیبہ ہیں، امیہ بن خلف ہے، وہ لوگ تقریباً آ چکے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو سن بھی رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جب یہ تمہارے ساتھ سچ بیان کرتا ہے، تو تم اس

2681- اسناده صحيح . ثابت : هو ابن اسلم البُناني، وحماد : هو ابن سلمة . واخرجه ابن ابى شيبة /14 378، واحمد (13296)، وابو عوانة (6767)، وابن حبان (4722)، والبيهقى /9 147 من طريق حماد بن سلمة، به. واخرج قصة تعيين مصارع المشركين يوم بدر احمد (182)، ومسلم (2873)، والنسائى (2074)

Marfat.com

کی پٹائی کرتے ہو اور جب وہ تمہارے ساتھ غلط بیانی کرتا ہے، تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو، یہ قریش آ گئے ہیں، تا کہ ابوسفیان کو بچالیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہوگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر رکھ کر ارشاد فرمایا: کل یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہوگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک زمین پر رکھ کر یہ ارشاد فرمایا: کل یہ فلاں شخص کے مرنے ہونے کی جگہ ہوگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک (زمین پر رکھ کر یہ ارشاد فرمایا)

راوی بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنا دست مبارک رکھا تھا، ان میں سے کوئی بھی شخص وہاں سے ذرا بھی نہیں ہٹا، ان لوگوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، تو انہیں ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔

بَابٌ فِي الْاَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ

باب: قیدی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنا

2682 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي السِّجِسْتَانِيَّ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ - وَهٰذَا لَفْظُهُ - ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَكُونُ مِقْلَاتًا فَتَجْعَلُ عَلٰى نَفْسِهَا اِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ اَنْ تُهَوِّدَهُ، فَلَمَّا اُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ كَانَ فِيهِمْ مِنْ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا: لَا نَدَعُ اَبْنَائَنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ) (البقرة: 256)

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: الْمِقْلَاتُ: الَّتِي لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کوئی ایسی عورت ہوتی کہ اس کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں تو وہ یہ نذر مان لیا کرتی تھی کہ اگر اس کا کوئی بچہ زندہ رہ گیا تو وہ اسے یہودی بنا دے گی، جب بنونضیر کو مدینہ منورہ سے جلاوطن کیا گیا، تو ان کے درمیان کچھ ایسے بچے بھی رہ رہے تھے، جو درحقیقت انصاریوں کی اولاد تھے، انہوں نے کہا: ہم اپنے بچے کو نہیں چھوڑیں گے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے، گمراہی کے مقابلے میں ہدایت واضح ہو چکی ہے''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مقلات اس عورت کو کہتے ہیں جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو۔

2682-اسناده صحيح. ابو بشر: هو جعفر بن اياس ابى وحشية، وشعبة هو ابن الحجاج، والحسن بن على: هو الخلال، وابن ابى عدى: هو محمد بن ابراهيم بن ابى عدى، وابن بشار: هو محمد بن بشار بُندار. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (10982) و (10983) من طريق شعبة، بهذا الاسناد. وهو فى "صحيح ابن حبان" (140).

Marfat.com

بَابُ قَتْلِ الْاَسِيرِ وَلَا يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْاِسْلَامُ

باب: قیدی کو اسلام کی دعوت دیے بغیر قتل کر دینا

2683 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: زَعَمَ السُّدِّیُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ. - وَابْنُ اَبِی سَرْحٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ - قَالَ: وَاَمَّا ابْنُ اَبِی سَرْحٍ فَاِنَّهُ اخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتّٰى اَوْقَفَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْبٰى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ: اَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِی كَفَفْتُ يَدِی عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ؟ فَقَالُوْا: مَا نَدْرِی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا فِی نَفْسِكَ اَلَا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ. قَالَ: اِنَّهُ لَا يَنْبَغِی لِنَبِیٍّ اَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخَا عُثْمَانَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَكَانَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ اَخَا عُثْمَانَ لِاُمِّهِ، وَضَرَبَهُ عُثْمَانُ الْحَدَّ اِذْ شَرِبَ الْخَمْرَ

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امان دیدی صرف چار مردوں اور دو خواتین کو پناہ نہیں دی، راوی نے ان لوگوں کے نام بھی بیان کیے تھے، جن می رضی اللہ عنہ سے ایک کا نام ابن ابوسرح تھا، اس کی بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جہاں تک ابن ابوسرح کا تعلق ہے، تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاں چھپ گیا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسے ساتھ لے آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم! عبداللہ سے بیعت لے لیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھا کر اس کی طرف تین دفعہ دیکھا اور ہر مرتبہ ان کی بات نہیں مانی، پھر تین مرتبہ کے بعد آپ نے اس سے بیعت لے لی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا سمجھدار شخص نہیں تھا، جو اُٹھ کر اس کی طرف آ کر (اسے قتل کر دیتا) جبکہ وہ یہ دیکھ رہا تھا کہ میں نے اس کی بیعت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں پتا نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں کیا ہے؟ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آنکھ کے ذریعے اشارہ کر دیتے، تو ہم (ہم ایسا کر لیتے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کی آنکھ خیانت

2683–اسناده حسن. السُّدی -وهو اسماعيل بن عبد الرحمن بن ابی كريمة- واسباط بن نصر واحمد بن المفضل حديثهم حسن لا يرتقی الی الصحة . واخرجه ابن ابی شيبة /14 491 - 492، والبزار (1151)، والنسائی (4067)، وابو يعلى (757)، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" /3 330، والهيثم بن كليب الشاشی فی "مسنده" (73)، والدارقطنی (4345) و (4346)، والحاكم /2 54 و /3 45، والبيهقی /7 40 و /8 205 من طريق اسباط بن نصر، بهذا الاسناد. وجاء عند بعضهم تعيين الذين امر النبی -صلّى الله عليه وسلم- بقتلهم وهم: عكرمة بن ابی جهل وعبد الله بن خطل ومقيس بن صبابة وابن ابی السرح.

Marfat.com

کرنے والی ہو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ نامی وہ شخص حضرت عثمان کا رضاعی بھائی تھا اور ولید بن عقبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ماں کی طرف سے شریک بھائی تھا، جب اس نے شراب پی تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی تھی۔

2684 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: اَرْبَعَةٌ لَا اُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ فَسَمَّاهُمْ . قَالَ: وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ، فَقُتِلَتْ اِحْدَاهُمَا وَاَفْلَتَتِ الْاُخْرَى فَاَسْلَمَتْ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: لَمْ اَفْهَمْ اِسْنَادَهُ مِنْ ابْنِ الْعَلَاءِ كَمَا اُحِبُّ

❁❁ عمرو بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار افراد ایسے ہیں: جنہیں حل اور حرم میں پناہ نہیں دی جائے گی، راوی نے ان کے نام بھی بیان کیے، جن میں یہ الفاظ ہیں: اور دو کنیزیں تھیں، جو مقیس کی ملکیت تھیں، ان میں سے ایک کو قتل کر دیا گیا اور دوسری بھاگ گئی، بعد میں اس نے اسلام قبول کر لیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں ابن علاء سے اس کی سند اس طرح نہیں سمجھ سکا جس طرح میں چاہتا تھا۔

2685 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: ابْنُ خَطَلٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ، وَكَانَ اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ قَتَلَهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر ''خود'' تھا، جب آپ نے اسے ہٹایا، تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: ابن خطل، کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن خطل کا نام عبداللہ تھا، حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا تھا۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْاَسِيرِ صَبْرًا

باب: قیدی کو باندھ کر قتل کرنا

2686 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ

2685–اسناده صحيح. القعنبيُّ: هو عبدالله بن مسلمة. وهو في "موطا مالك" /1 423، ومن طريقه اخرجه البخاري (1846)، ومسلم (1357)، والترمذي (1788)، والنسائي (2867). وهو في "مسند احمد" (12068)، و"صحيح ابن حبان" (3719)

Marfat.com

بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِی اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ اَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوقًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ: اَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ؟ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَكَانَ فِی اَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيْثِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اَبِيكَ قَالَ: مَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ: النَّارُ، فَقَدْ رَضِيتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ ابراہیم بیان کرتے ہیں: ضحاک بن قیس نے مسروق کو عامل مقرر کرنے کا ارادہ کیا تو عمارہ بن عقبہ (بن ابومعیط) نے کہا: کیا تم ایک ایسے شخص کو عامل بنانا چاہ رہے ہو؟ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں میں سے باقی رہ گیا ہے، اس پر مسروق نے اس (یعنی عمارہ) سے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے، اور ہمارے نزدیک یہ قابل اعتماد حدیث ہے (وہ بیان کرتے ہیں) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے والد (عقبہ بن ابومعیط) کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، تو اس نے دریافت کیا: بچوں کا کون ذمہ دار ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ۔

پھر مسروق نے کہا: تو میں تمہارے لیے اسی چیز سے راضی ہوں، جس چیز کے بارے میں تمہارے لیے اللہ کے رسول راضی تھے۔

بَابٌ فِی قَتْلِ الْاَسِيرِ بِالنَّبْلِ

باب: قیدی کو تیر مار کر قتل کرنا

2687 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ ابْنِ تِعْلٰی، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، فَاُتِیَ بِاَرْبَعَةِ اَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَاَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا صَبْرًا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ لَنَا غَيْرُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، فِی هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: بِالنَّبْلِ صَبْرًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰی عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ، فَوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَاَعْتَقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ

❁❁ ابن تعلیٰ بیان کرتے ہیں: ہم نے عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کی معیت میں جہاد میں حصہ لیا، ان کے سامنے دشمن کے چار افراد لائے گئے، جو عجمی تھے اور بڑے طاقتور تھے، ان کے حکم کے تحت انہیں بندھے ہوئے ہونے کے دوران قتل کر دیا گیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید کے علاوہ دوسرے راویوں نے ابن وہب کے حوالے سے اس روایت میں ہمیں یہ بیان کیا ہے: جب وہ بندھے ہوئے تھے تو انہیں تیر مار کر قتل کر دیا، اس بات کی اطلاع حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بندھے ہوئے شخص کو قتل کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، اگر ایک مرغی کو باندھ کر قتل کیا جائے، تو میں اسے بھی یہ نہ کرنے دوں، اس بات کی اطلاع عبدالرحمٰن

Marfat.com

بن خالد کو ملی، تو انہوں نے چار غلام آزاد کیے۔

بَابٌ فِي الْمَنِّ عَلَى الْاَسِيرِ بِغَيْرِ فِدَاءٍ

باب: فدیہ لیے بغیر، قیدی پر احسان کر کے (اسے رہا کر دینا)

2688 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِيَقْتُلُوهُمْ، فَاَخَذَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِلْمًا، فَاَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ) (الفتح: 24) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (حدیبیہ کے موقع پر) اہلِ مکہ کے **80** افراد فجر کی نماز کے وقت تنعیم کے پہاڑوں سے نیچے اترے تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو قتل کر دیں، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پکڑ لیا انہوں نے خود کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں انہیں رہا کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''وہی وہ ذات ہے، جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا، اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک دیا، ایسا مکہ کے نشیبی حصے میں ہوا''۔

2689 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُسَارَى بَدْرٍ: لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا، ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنَى لَاَطْلَقْتُهُمْ لَهُ

❀❀ محمد بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں سے فرمایا:

اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان لوگوں کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتا، تو میں اِن لوگوں کو اُس کی وجہ سے آزاد کر دیتا۔

بَابٌ فِي فِدَاءِ الْاَسِيرِ بِالْمَالِ

باب: قیدی سے مال کا فدیہ لینا

2690 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نُوحٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَاَخَذَ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْفِدَاءَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُونَ لَهُ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي

2688–اسناده صحيح. ثابت: هو ابن اسلم البُناني، وحماد: هو ابن سلمة. واخرجه مسلم (1808)، والترمذي (3547)، والنسائي في "الكبرى" (8614) و (11446) من طريق حماد بن سلمة، به. وهو في "مسند احمد" (12227).

Marfat.com

الْاَرْضِ) (الأنفال: 67) اِلٰى قَوْلِهِ: (لَمَسَّكُمْ فِيمَا اَخَذْتُمْ) (الأنفال: 68) مِنَ الفِدَاءِ، ثُمَّ اَحَلَّ لَهُمُ اللّٰهُ الْغَنَائِمَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: سَمِعْت اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُسْاَلُ عَنِ اسْمِ اَبِىْ نُوحٍ، فَقَالَ: اِيشْ تَصْنَعُ بِاسْمِهِ؟ اسْمُهُ اسْمٌ شَنِيعٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اسْمُ اَبِىْ نُوحٍ قُرَادٌ، وَالصَّحِيحُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ لے لیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں (اور وہ ان سے فدیہ لے) جب تک وہ (دشمن کو) زمین میں پوری طرح کچل نہیں دیتا''

یہ آیت یہاں تک ہے:

''تو تم نے جو کچھ وصول کیا ہے، اس کے وجہ سے تمہیں (عذاب لاحق ہوتا ہے)''

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد فدیہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دے دیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا، ان سے ابونوح نامی راوی کے نام کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو

انہوں نے فرمایا: تم نے اس کے نام کا کیا کرنا ہے؟ اس کا نام ناپسندیدہ ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا نام قراد ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس کا نام عبدالرحمٰن بن غزوان ہے۔

2691 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِى الْعَنْبَسِ، عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِدَاءَ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعَ مِائَةٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جاہلیت (مشرکین) کا فدیہ چار سو درہم (فی کس مقرر کیا تھا)۔

2692 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِىْ فِدَاءِ اَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ

2691-اسناده ضعيف لجهالة ابى العنبس -وهو الاكبر-، فلم يرو عنه غير شعبة ومسعر ولا يُعرف اسمُه: وسكت عنه عبد الحق الاشبيلى مصححاً له، فاعترض عليه ابن القطان فى "بيان الوهم" /4 .417 واخرجه النسائى فى "الكبرى" (8607)، والحاكم /2 125، والبيهقى /6 321 و /9 68، وابن الجوزى فى "التحقيق" (1883)، والضياء المقدسى فى "المختارة" /9 (502) من طريق شعبة، بهذا الاسناد . والصحيح فى مقدار ما أُخذ من الفداء من اسرى بدر ما اخرجه عبد الرزاق فى "مصنفه" (9394) ومن طريقه الطبرانى فى "الكبير" (12154)

Marfat.com

زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوا لَهَا اَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا . فَقَالُوْا: نَعَمْ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَوْ وَعَدَهُ اَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: كُونَا بِبَطْنِ يَاْجِجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھجوایا، تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے (شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے لیے) فدیہ میں کچھ مال بھجوایا، انہوں نے اس مال میں، اپنا ایک ہار بھی بھجوایا، جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی شادی کے موقع پر انہیں دیا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار ملاحظہ فرمایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہائی رقت طاری ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو، تو اس کے قیدی کو آزاد کر دو اور اس کا ہار اسے واپس بھجوا دو، لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے یہ عہد لیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان سے وعدہ لیا کہ وہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے دیں گے (کچھ عرصے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری کو بھیجا اور فرمایا: تم دونوں وادی یاجج کے نشیبی حصے میں رہنا، جب زینب تمہارے پاس آجائے تو اسے ساتھ لے کر آجانا۔

2693 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَذَكَرَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مَرْوَانَ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَائَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَاَحَبُّ الْحَدِيثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا اِمَّا السَّبْيَ، وَاِمَّا الْمَالَ . فَقَالُوْا: نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُوا تَائِبِينَ، وَاِنِّي قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُونَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ . فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ . فَرَجَعَ النَّاسُ وَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، فَاَخْبَرُوهُمْ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَاَذِنُوا

❀❀ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے اسے یہ بتایا: جب ہوازن قبیلے کا وفد مسلمان ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اموال انہیں واپس کر دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے ساتھ جو لوگ ہیں، انہیں تم دیکھ رہے ہو، میرے نزدیک سب سے زیادہ

Marfat.com

پسندیدہ بات وہ ہے، جو سب سے زیادہ سچی ہو، تم لوگ قیدیوں اور مال میں سے کسی ایک چیز کو اختیار کر لو، انہوں نے عرض کی: ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''امابعد! تمہارے یہ بھائی توبہ کرتے ہوئے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ میں ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں، تم میں سے جو شخص اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرنا چاہے، وہ ایسا کر لے اور جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اسے اس کا حصہ ملنا چاہیے، تو اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلا مال غنیمت جو بھی عطا کرے گا، اس میں سے ہم اسے ادائیگی کر دیں گے، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنی خوشی سے ایسا کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ہمیں یہ پتا نہیں چل سکا کہ تم میں سے کس نے جازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی ہے؟ تم لوگ واپس جاؤ، پھر تمہارے (قبائل کے امیر یا سردار) ہمارے پاس آئیں اور تمہارے معاملے کے بارے میں بتائیں، تو لوگ واپس چلے گئے، ان کے بڑوں نے ان کے ساتھ بات چیت کی، پھر ان لوگوں نے یہ بتایا کہ ان لوگوں نے اپنی خوشی کے ساتھ اس بات کی اجازت دی ہے''

2694 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَ: فَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُدُّوا عَلَيْهِمْ نِسَائَهُمْ وَاَبْنَائَهُمْ، فَمَنْ مَسَكَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ، فَاِنَّ لَهٗ بِهٖ عَلَيْنَا سِتَّ فَرَائِضَ مِنْ اَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيئُهُ اللّٰهُ عَلَيْنَا، ثُمَّ دَنَا -يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِنْ بَعِيْرٍ، فَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهٖ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ، وَلَا هٰذَا -وَرَفَعَ اُصْبُعَيْهِ- اِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ، فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ. فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً لِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ. فَقَالَ: اَمَّا اِذْ بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا

❁❁ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ واقعہ نقل کیا ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان کی خواتین اور ان کے بچے انہیں واپس کر دو اور جو شخص کسی عوض کے بغیر واپس نہ کرنا چاہتا ہو، تو مال غنیمت میں سے جو کچھ ہمیں سب سے پہلے ملے گا، اس میں سے اس کے حصے کی ادائیگی ہمارے ذمے ہے اس میں سے چھ اونٹ اسے دیئے جائیں گے، پھر نبی اکرم ﷺ اپنے اونٹ کے قریب ہوئے آپ ﷺ نے اس کی کوہان سے کچھ بال لیے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! مال غنیمت میں سے میرے لیے خمس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے، جتنے یہ بال ہیں اتنا حصہ بھی نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلی بلند کر کے اشارہ کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: اور وہ خمس بھی تم لوگوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اس لیے تم لوگ سوئی اور دھاگہ تک (تقسیم ہونے کے لیے) جمع کروا دو، تو ایک شخص کھڑا ہوا اس کے پاس بالوں کا ایک گچھا تھا وہ بولا: میں نے یہ بال اپنے پاس رکھ لیے تھے، تاکہ پالان کے نیچے کی گدی کو درست کر لوں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک میرے اور بنو عبدالمطلب کے

مخصوص حصے کا تعلق ہے تو وہ تمہیں ملے گا، اس شخص نے عرض کی: اگر یہ اتنا بڑا گناہ ہے، جو مجھے محسوس ہو رہا ہے تو پھر مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر اس نے وہ گچھالا کے رکھ دیا۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يُقِيمُ عِنْدَ الظُّهُورِ عَلَى الْعَدُوِّ بِعَرْصَتِهِمْ

باب: دشمن پر غلبہ حاصل کر لینے کے بعد، امام کا اس علاقے میں مقیم ہونا

2695 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، ح وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَلَبَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: اِذَا غَلَبَ قَوْمًا اَحَبَّ اَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا.

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَطْعَنُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لِاَنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَدِيمِ حَدِيثِ سَعِيدٍ لِاَنَّهُ تَغَيَّرَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، وَلَمْ يُخْرِجْ هٰذَا الْحَدِيثَ اِلَّا بِاَخَرَةٍ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: يُقَالُ اِنَّ وَكِيعًا حَمَلَ عَنْهُ فِي تَغَيُّرِهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب آ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے علاقے میں تین دن تک قیام کرتے تھے

ابن مثنیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب آ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان کے علاقے میں تین دن قیام کریں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یحییٰ بن سعید اس حدیث پر اعتراض کرتے تھے کیونکہ یہ سعد نامی راوی کی قدیم روایات میں سے نہیں ہے کیونکہ **45** ہجری میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور انہوں نے یہ روایت اپنی عمر کے آخری حصے میں بیان کی تھی

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ بات پھر بیان کی گئی ہے: وکیع نامی راوی نے ان سے روایات اس زمانے میں نقل کی ہیں، جب ان کا حافظہ متغیر ہو چکا تھا۔

بَابٌ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ

باب: قیدیوں کو الگ، الگ کرنا

2696 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ اَبِي شَبِيبٍ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ

2696- حسن لغيره، وهذا اسناد ضيف لانقطاعه، ميمون بن ابى شبيب لم يدرك علياً كما قال المصنف باثر الحديث، وليس هو بذاك، الحكم: هو ابن عتيبة، ويزيد بن عبد الرحمن: هو الدالانى ابو خالد، وقد اختُلف فى اسناده كما بينه الدارقطنى فى "العلل" 3/ 272 - 275. واخرجه الدارقطنى (3042)، والحاكم 2/ 55 و125، والبيهقى 9/ 126 من طريق يزيد بن عبد الرحمن، بهذا الاسناد.

Marfat.com

النَّبِيُّ صلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَرَدَّ الْبَيْعَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَمَيْمُوْنٌ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا قُتِلَ بِالْجَمَاجِمِ، وَالْجَمَاجِمُ سَنَةُ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَالْحَرَّةُ سَنَةُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَقُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے، انہوں (فروخت کرتے ہوئے) ایک کنیز اور اس کے بچے کو جدا کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سودے کو کالعدم قرار دے دیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میمون نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا، کیونکہ وہ جماجم میں قتل ہوئے تھے اور جماجم کا واقعہ 83 ہجری میں پیش آیا تھا، (امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) واقعہ حرہ 63 ہجری میں پیش آیا تھا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما 73 ہجری میں شہید کیے گئے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُدْرِكِينَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ

باب: جوان قیدیوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی رخصت

2697 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ اَبِي بَكْرٍ، وَاَمَّرَهُ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ، ثُمَّ نَظَرْتُ اِلٰى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِ الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ، فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَقَامُوا، فَجِئْتُ بِهِمْ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ فِيهِمُ امْرَاَةٌ مِنْ فَزَارَةَ، وَعَلَيْهَا قِشْعٌ مِنْ اَدَمٍ مَعَهَا بِنْتٌ لَهَا مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ، فَنَفَّلَنِي اَبُوْ بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: يَا سَلَمَةُ، هَبْ لِي الْمَرْاَةَ. فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا. فَسَكَتَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ: يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوكَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا وَهِيَ لَكَ، فَبَعَثَ بِهَا اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَفِي اَيْدِيهِمْ اَسْرٰى فَفَادَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ

❁❁ ایاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہمارا امیر مقرر کیا تھا، ہم نے فزارہ قبیلے کے ساتھ جنگ کی، ہم نے چاروں طرف سے ان پر حملہ کر دیا، میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل تھے، میں نے ایک تیر مارا جو ان کے اور پہاڑ کے درمیان جا کر گر گیا، تو وہ کھڑے ہو گئے، میں انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا ان میں فزارہ قبیلے کی ایک عورت تھی، جس نے پرانی کھال اوڑھی ہوئی تھی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی جو عرب کی حسین ترین لڑکی تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ لڑکی مال غنیمت میں سے انعام کے طور پر مجھے دیدی جب میں مدینہ منورہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سلمہ وہ لڑکی

2696- اسناده صحيح. سلمة: هو ابن الاكوع، وعكرمة: هو ابن عمار اليمامي. واخرجه مسلم (1755)، وابن ماجه (2846)، والنسائي في "الكبرى" (8612) من طريق عكرمة بن عمار، به. وهو في "مسند احمد" (16502)، و"صحيح ابن حبان" (4860).

Marfat.com

مجھے ہبہ کر دو، میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! وہ مجھے بہت اچھی لگی ہے اور میں نے ابھی اس کا کپڑا بھی نہیں ہٹایا، نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے، اگلے دن نبی اکرم ﷺ کی بازار میں مجھ سے ملاقات ہوئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دو، تمہارے باپ کی بھلائی ہو، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے تو اس کا کپڑا بھی نہیں ہٹایا، لیکن بہر حال وہ آپ ﷺ کی ہوئی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس لڑکی کو اہل مکہ کی طرف بھیج دیا اس وقت کچھ مسلمان قیدی جوان کے قبضے میں تھے، آپ نے ان کے فدیے کے طور پر اس عورت کو بھیجا۔

بَابٌ فِي الْمَالِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُدْرِكُهُ صَاحِبُهُ فِي الْغَنِيمَةِ

باب: جب دشمن کی مسلمان کا مال حاصل کر لے اور پھر وہ شخص اس مال کو مال غنیمت میں پائے

2698 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ اَبَقَ اِلَى الْعَدُوِّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَقْسِمْ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَقَالَ غَيْرُهُ رَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام مفرور ہو کر دشمن کی طرف چلا گیا، جب مسلمانوں نے ان کے علاقے پر غلبہ پایا (تو اس غلام کو بھی پکڑ لیا) تو نبی اکرم ﷺ نے وہ غلام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس کر دیا، آپ ﷺ نے اسے تقسیم کے لیے (مال غنیمت میں شامل نہیں کیا)

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ غلام واپس کیا تھا۔

2699 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہے: ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا، دشمن نے اسے پکڑ لیا، مسلمان ان لوگوں پر غالب آئے تو وہ گھوڑا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس کر دیا گیا، یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے پھر ان کا ایک غلام مفرور ہو گیا اور روم کی سرزمین میں پہنچ گیا، جب مسلمان اس علاقے پر غالب آئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کے بعد، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام انہیں واپس کر دیا۔

Marfat.com

بَابٌ فِیْ عَبِیدِ الْمُشْرِکِینَ یَلْحَقُوْنَ بِالْمُسْلِمِیْنَ فَیُسْلِمُوْنَ

باب: مشرکین کے غلام جب مسلمانوں سے آملیں اور مسلمان ہوجائیں

2700 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ یَحْیَی الْحَرَّانِیُّ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، قَالَ: خَرَجَ عِبْدَانٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - یَعْنِیْ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ - فَکَتَبَ اِلَیْهِ مَوَالِیهِمْ فَقَالُوْا: یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا اِلَیْكَ رَغْبَةً فِیْ دِیْنِكَ، وَاِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ. فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ اِلَیْهِمْ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: مَا اُرَاكُمْ تَنْتَهُوْنَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ مَنْ یَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰی هٰذَا. وَاَبٰی اَنْ یَرُدَّهُمْ وَقَالَ: هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے کچھ غلام بھاگ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تو ان کے مالکان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط میں لکھا، اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف رغبت کرتے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آئے ہیں، بلکہ غلامی کی وجہ سے بھاگ کے آئے ہیں، کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! انہوں نے سچ کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو انہیں واپس کردیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آگئے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے گروہ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ اس وقت تک باز نہیں آؤ گے جب تک اللہ تعالیٰ تم پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہیں کرتا، جو تمہاری اس طرح کی حرکتوں پر تمہاری گردنیں نہیں اڑاتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو وہ غلام واپس کرنے سے انکار کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کردہ لوگ ہیں۔

بَابٌ فِیْ اِبَاحَةِ الطَّعَامِ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کی سرزمین پر ملنے والے کھانے کا مباح ہونا

2701 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ جَیْشًا غَنِمُوا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ یُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک لشکر کو مال غنیمت میں اناج اور شہد حاصل ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خمس وصول نہیں کیا۔

2702 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، وَالْقَعْنَبِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ، عَنْ حُمَیْدٍ یَعْنِی ابْنَ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: دُلِّیَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ یَوْمَ خَیْبَرَ قَالَ: فَاَتَیْتُهُ فَالْتَزَمْتُهُ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: لَا اُعْطِیْ مِنْ هٰذَا اَحَدًا الْیَوْمَ شَیْئًا. قَالَ: فَالْتَفَتُّ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَبَسَّمُ اِلَیَّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر چربی سے بھرا ہوا، ایک تھیلہ (قلعے کی دیوار

Marfat.com

کے) اوپر سے نیچے پھینک دیا گیا، میں آگے بڑھا اور میں نے اسے پکڑ لیا، راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا میں آج اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا، جب میں نے مڑ کر دیکھا تو نبی اکرم ﷺ میری دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

بَابٌ فِی النَّهْیِ عَنِ النُّهْبٰی اِذَا کَانَ فِی الطَّعَامِ قِلَّةٌ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: جب دشمن کے علاقے میں کھانا کم ہو، تو لوٹ مار کرنے کی ممانعت

2703 - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ یَعْنِی ابْنَ حَازِمٍ، عَنْ یَعْلٰی بْنِ حَکِیْمٍ، عَنْ اَبِیْ لَبِیْدٍ، قَالَ: کُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ بِکَابُلَ فَاَصَابَ النَّاسُ غَنِیْمَةً فَانْتَهَبُوْهَا فَقَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنِ النُّهْبٰی فَرَدُّوا مَا اَخَذُوا فَقَسَمَهُ بَیْنَهُمْ

❀❀ حضرت ابولبید بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کابل میں موجود تھے لوگوں کو مال غنیمت حاصل ہوا، تو انہوں نے اسے لوٹ لیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو لوٹ مار سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، تو لوگوں نے جو کچھ حاصل کیا تھا، اسے واپس کر دیا، پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے (مال غنیمت) لوگوں کے درمیان تقسیم کیا۔

2704 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ کُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ - یَعْنِی الطَّعَامَ - فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: اَصَبْنَا طَعَامًا یَوْمَ خَیْبَرَ، فَکَانَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ فَیَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا یَکْفِیْهِ، ثُمَّ یَنْصَرِفُ

❀❀ محمد بن ابومجالد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اناج کا خمس ادا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: غزوہ خیبر کے موقع پر ہمیں کچھ اناج حاصل ہوا تھا، تو کوئی شخص آتا اور اس میں سے اتنی مقدار حاصل کر لیتا، جو اس کے لیے کافی ہوتی اور پھر چلا جاتا۔

2705 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ یَعْنِی ابْنَ کُلَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ وَجَهْدٌ، وَاَصَابُوْا غَنَمًا فَانْتَهَبُوْهَا، فَاِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِیْ اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ عَلٰی قَوْسِهٖ، فَاَکْفَاَ قُدُوْرَنَا بِقَوْسِهٖ، ثُمَّ جَعَلَ یُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النُّهْبَةَ لَیْسَتْ بِاَحَلَّ مِنَ الْمَیْتَةِ اَوْ اِنَّ الْمَیْتَةَ لَیْسَتْ بِاَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ الشَّکُّ مِنْ هَنَّادٍ

❀❀ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے ایک انصاری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر پر روانہ ہوئے تو لوگوں کو شدید بھوک اور مشقت لاحق ہوئی انہیں کچھ بکریاں ملیں، جو انہوں نے پکڑیں (اور تقسیم کرنے سے پہلے ہی) پکانا شروع کر دیں، ہنڈیاؤں میں ان کا گوشت پک رہا تھا کہ اس دوران نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ اپنی قوس کے ساتھ ٹیک لگا کر چلتے ہوئے تشریف لائے آپ ﷺ نے اپنی قوس (یعنی کمان) کے ذریعے ان دیگچیوں کو الٹ دیا وراس گوشت کو مٹی میں ملانے لگے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوٹ مار کیا ہوا مال، مردار سے زیادہ حلال نہیں ہوتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

''مردار، لوٹ مار کے مال سے زیادہ حلال نہیں ہوتا'' یہ شک ہناد نامی راوی کو ہے۔

بَابٌ فِیْ حَمْلِ الطَّعَامِ مِنْ اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کے علاقے سے، کھانے کی چیزیں ساتھ لے آنا

2706 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ ابْنَ حَرْشَفٍ الْاَزْدِیَّ حَدَّثَهُ، عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنَّا نَاْكُلُ الْجَزَرَ فِی الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتّٰی اِنْ كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰی رِحَالِنَا، وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مُمْلَاةٌ

❁❁ قاسم، نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ہم لوگ جنگ کے دوران اونٹ ذبح کر کے کھاتے تھے ہم اسے تقسیم نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب ہم اپنی رہائش کی جگہ پر واپس آتے تو ہمارے تھیلے گوشت سے بھرے ہوئے ہوتے تھے۔

بَابٌ فِیْ بَيْعِ الطَّعَامِ اِذَا فَضَلَ عَنِ النَّاسِ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کے علاقے میں، جب کھانا لوگوں کی ضرورت سے زائد ہو، تو اسے فروخت کرنا

2707 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْاُرْدُنِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، قَالَ: رَابَطْنَا مَدِيْنَةَ قِنَّسْرِيْنَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ، فَلَمَّا فَتَحَهَا اَصَابَ فِيْهَا غَنَمًا وَبَقَرًا، فَقَسَمَ رحمۃ اللہ علیہ فِيْنَا طَائِفَةً مِنْهَا وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِی الْمَغْنَمِ، فَلَقِيْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ مُعَاذٌ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَاَصَبْنَا فِيْهَا غَنَمًا، فَقَسَمَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفَةً، وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِی الْمَغْنَمِ

❁❁ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: ہم نے شرحبیل بن سمط کے ساتھ قنسرین شہر کا محاصرہ کیا، جب لوگوں نے شہر کو فتح کرلیا، تو وہاں انہیں بکریاں اور گائیں ملیں، انہوں نے ان میں سے ایک حصہ ہمارے درمیان تقسیم کر دیا اور باقی کو غنیمت کے طور پر جمع کرلیا، پھر میری ملاقات حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے انہیں اس چیز کے بارے میں بتایا، تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں شرکت کی تھی، ہمیں وہاں کچھ بکریاں ملیں، تو نبی اکرم ﷺ نے کچھ کو ہمارے درمیان تقسیم کر دیا (یعنی تاکہ ہم انہیں پکا کے کھالیں) اور باقیوں کو مالِ غنیمت میں شامل کر دیا تھا۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِعُ مِنَ الْغَنِيمَةِ بِالشَّيْءِ

باب: آدمی کا غنیمت کی کسی چیز سے نفع حاصل کرنا

2708 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى -

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَاَنَا لِحَدِيثِهِ اَتْقَنُ - قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ

❁❁ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار نہ ہو، یوں کہ جب وہ اسے تھکا دے تو اسے واپس کر دے، یا مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا پہن لے اور جب وہ پرانا ہو جائے، تو اسے واپس کر دے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي السِّلَاحِ يُقَاتَلُ بِهِ فِي الْمَعْرَكَةِ

باب: ایسا اسلحہ حاصل کرنے کی رخصت، جس کے ذریعے لڑائی میں حصہ لیا جا سکے

2709 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ، قَالَ: -

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: هُوَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ - عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَرَرْتُ فَاِذَا اَبُو جَهْلٍ صَرِيعٌ قَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، يَا اَبَا جَهْلٍ قَدْ اَخْزَى اللّٰهُ الْاٰخِرَ. قَالَ: وَلَا اَهَابُهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: اَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ، فَضَرَبْتُهُ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ، فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا حَتّٰى سَقَطَ سَيْفُهُ مِنْ يَدِهِ، فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتّٰى بَرَدَ

❁❁ ابوعبیدہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میرا گزر ابوجہل کے پاس سے ہوا، وہ زخمی حالت میں پڑا تھا اس کی ٹانگ پر زخم آیا تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن! اے ابوجہل، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلیل کر دیا، راوی کہتے ہیں: مجھے اس وقت اس سے کوئی خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا تو اس نے کہا: ایسے شخص پر افسوس ہے، جسے اس کی اپنی قوم نے قتل کر دیا ہو، پھر میں نے اس پر اس تلوار کے ذریعے وار کیا، جو تیز دھار والی نہیں تھی اور اس کے نتیجے میں اس کے ہاتھ سے تلوار گر

2709- اسناده ضعيف لانقطاعه، فان ابا عبيدة -وهو ابن عبد الله بن مسعود - لم يسمع من ابيه، وابراهيم بن يوسف -وان كان ضعيفاً- متابع، لكن وردت قصة مقتل ابى جهل فى "سيرة ابن اسحاق" من وجه آخر كما سياتى. واخرجه ابن ابى شيبة /14 373، واحمد (3824) و (4246)، وابو يعلى (5232)، والشاشى (932)، والطبرانى فى "الكبير" (8468 - 8471)، والبيهقى فى "السنن" /9 62، وفى "دلائل النبوة" /3 87 و88 من طريق ابى عُبيدة، عن ابيه.

گئی، پھر میں نے اس پر وار کیا، یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (یعنی وہ مر گیا)

بَابٌ فِیْ تَعْظِیْمِ الْغُلُوْلِ

باب: مالِ غنیمت میں خیانت کا شدید (گناہ ہونا)

2710 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ، وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ . فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ لَا يُسَاوِیْ دِرْهَمَيْنِ

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا غزوہ خیبر کے موقع پر انتقال ہو گیا، لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو، اس سے لوگ پریشان ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) خیانت کی ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی، تو ہمیں اس میں سے ایسے ہار ملے، جسے یہودی استعمال کرتے تھے اور اس کی قیمت دو درہم بھی نہیں تھی۔

2711 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ، عَنْ اَبِی الْغَيْثِ مَوْلٰی ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا اِلَّا الثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ وَالْاَمْوَالَ قَالَ: فَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ وَادِی الْقُرٰی وَقَدْ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ حَتّٰی اِذَا كَانُوا بِوَادِی الْقُرٰی، فَبَيْنَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَائَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ، اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِیْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا . فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ اَوْ قَالَ: شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہمیں اس جنگ میں سونے چاندی کی بجائے، عام استعمال کے کپڑے اور دیگر ساز و سامان حاصل ہوا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کے طرف روانہ ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام تحفے کے طور پر دیا گیا تھا، جس کا نام مدعم تھا، جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے اور و

Marfat.com

ہاں ''مدعم'' نبی اکرم ﷺ کے اونٹ سے پالان اتار رہا تھا، تو اسی دوران اسے ایک تیر آ کر لگا، جس کے نتیجے میں وہ مر گیا، لوگوں نے کہا: اسے جنت کی مبارک ہو، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، غزوہ خیبر کے موقع پر اس نے تقسیم سے پہلے جو چادر مال غنیمت میں حاصل کر لی تھی، وہ آگ کی بن کر اس پر بھڑک رہی ہے، لوگوں نے جب یہ بات سنی تو ایک شخص ایک تسمہ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) دو تسمے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تسمہ آگ سے بنا ہوا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ دو تسمے آگ سے بنے ہوئے ہیں۔

بَابٌ فِي الْغُلُولِ إِذَا كَانَ يَسِيرًا يَتْرُكُهُ الْإِمَامُ وَلَا يُحَرِّقُ رَحْلَهُ

باب: مالِ غنیمت میں خیانت کا مال اگر تھوڑا ہو، تو امام (مجرم) کو چھوڑ دے اور اس کے سامان کو نہ جلائے

2712 - حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِيئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيَخْمُسُهُ وَيُقَسِّمُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذَلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ. فَقَالَ: أَسَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِي ثَلَاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ؟ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب مال غنیمت حاصل ہوتا، تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کرتے وہ لوگوں میں اعلان کر دیتے، تو وہ مال غنیمت میں ملنے والا مال لے کر آ جاتے، نبی اکرم ﷺ اس میں سے خمس الگ کرتے اور باقی لوگوں میں تقسیم کر دیتے، (ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے بعد) ایک شخص بالوں سے بنی ہوئی لگام لے کے آیا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ ان چیزوں میں شامل ہے جو ہمیں مال غنیمت کے طور پر ملی تھیں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے بلال کو اعلان کرتے ہوئے سنا تھا جب اس نے تین مرتبہ اعلان کیا تھا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس وقت اسے کیوں نہیں لے کے آئے؟ اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں معذرت پیش کی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم اسے قیامت کے دن لے کے آنا، میں اسے تم سے قبول نہیں کروں گا۔

بَابٌ فِي عُقُوبَةِ الْغَالِّ

باب: مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا

2713 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: النُّفَيْلِيُّ الْأَنْدَرَاوَرْدِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ -

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَصَالِحٌ هٰذَا اَبُوْ وَاقِدٍ - قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ مَسْلَمَةَ اَرْضَ الرُّوْمِ فَاُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ غَلَّ فَسَاَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فَاَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوْهُ قَالَ: فَوَجَدْنَا فِيْ مَتَاعِهِ مُصْحَفًا، فَسَاَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ: بِعْهُ وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ

❁❁ صالح بن محمد بیان کرتے ہیں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ وضاحت کی ہے، صالح سے مراد حضرت ابوواقد ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: میں مسلمہ کے ہمراہ روم کی سرزمین پر داخل ہوا، وہاں ایک شخص کو لایا گیا، جس نے مالِ غنیمت میں خیانت کی تھی انہوں نے سالم سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا میں نے اپنے والد کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم کسی ایسے شخص کو پاؤ، جس نے مالِ غنیمت میں خیانت کی ہو، تو اس کے سامان کو جلا دو اور اس کی پٹائی کرو''

راوی کہتے ہیں: ہم نے اس کے سامان میں قرآن مجید بھی پایا تھا، امیر نے سالم سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو صدقہ کر دو۔

2714- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْطَاكِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَغَلَّ رَجُلٌ مَتَاعًا فَاَمَرَ الْوَلِيْدُ بِمَتَاعِهِ فَاُحْرِقَ وَطِيفَ بِهِ وَلَمْ يُعْطِهِ سَهْمَهُ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا اَصَحُّ الْحَدِيْثَيْنِ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ اَنَّ: الْوَلِيْدَ بْنَ هِشَامٍ اَحْرَقَ رَحْلَ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، وَكَانَ قَدْ غَلَّ وَضَرَبَهُ.

❁❁ صالح بن محمد بیان کرتے ہیں: ہم ولید بن ہشام کے ہمراہ جنگ کر رہے تھے، ہمارے ہمراہ سالم بن عبداللہ بن عمر تھے اور عمر بن عبدالعزیز تھے، ایک شخص نے مالِ غنیمت میں کچھ خیانت کر لی، جب ولید نے اس کے اسباب کے بارے میں حکم دیا، تو اس کے سامان کو جلا دیا گیا اور اسے پورے لشکر میں گھمایا گیا اور مال غنیمت میں سے، حصے سے بھی محروم کر دیا گیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دونوں روایات میں سے زیادہ مستند ہے، کئی راویوں نے یہ بات نقل کی ہے ولید بن ہشام نے زیاد بن سعد کا پالان جلا دیا تھا، کیونکہ اس نے مالِ غنیمت میں خیانت کی تھی اور ولید نے اس کی پٹائی بھی کروائی تھی۔

2715 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَزَادَ فِيْهِ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ، وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ وَمَنَعُوْهُ سَهْمَهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَحَدَّثَنَا بِهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

Marfat.com

مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَوْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ مَنَعَ سَهْمِهِ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مال غنیمت میں) خیانت کرنے والے شخص کا سامان جلوا دیتے تھے اور اس کی پٹائی کرواتے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: یہ حضرات مال غنیمت میں سے اس کے حصے کو روک لیتے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ایک سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور منقول ہے اور عبدالوہاب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: اس حصے کو روک لیا جاتا تھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّتْرِ عَلٰى مَنْ غَلَّ

باب: جس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہو، اس کی پردہ پوشی کی ممانعت

2716 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَتَمَ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امابعد! نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے تھے:

''جو شخص مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی پردہ داری کرتا ہے وہ اس کی مانند ہوگا''۔

بَابٌ فِي السَّلَبِ يُعْطَى الْقَاتِلَ

باب: (کافر مقتول کا) سامان، قاتل کو دیدینا

2717 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَامِ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ: فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ: فَاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتّٰى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللّٰهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ. قَالَ: فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّانِيَةَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ. قَالَ: فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ: ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ، فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ؟ قَالَ: فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِى فَارْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: لَاهَا اللّٰهِ اِذًا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَاَعْطَانِيهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِى بَنِى سَلَمَةَ، فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِى الْاِسْلَامِ

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہمارا اور دشمن کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمانوں کے اندر بھگدڑ مچ گئی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مشرک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غالب آچکا تھا، راوی کہتے ہیں: میں گھوم کر اس کے پاس آیا اور پیچھے کی طرف سے آ کر، تلوار کے ذریعے اس کی گردن پر حملہ کیا وہ میری طرف مڑا اور اس نے مجھے یوں بھینچا کہ مجھے موت کی بُو محسوس ہوئی پھر وہ شخص مر گیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا، پھر میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے اس سے دریافت کیا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کا حکم ہے، پھر لوگ (میدان جنگ کی طرف) واپس آئے (یا جنگ سے فارغ ہو کر آ گئے، تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس اس قتل کا ثبوت ہو تو مقتول کا سامان اسے ملے گا''

راوی کہتے ہیں: میں کھڑا ہوا پھر میں نے سوچا کون میرے حق میں گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ ارشاد فرمایا:

''جس نے کسی کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس اس کا ثبوت بھی ہو تو اس کا سامان اسے ملے گا''

راوی کہتے ہیں: میں پھر کھڑا ہوا پھر میں نے سوچا میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ میں پھر بیٹھ گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: تو میں پھر کھڑا ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوقتادہ! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا واقعہ سنایا، تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں، اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میری طرف سے راضی کر دیجئے، یعنی (انہیں اس سامان کی بجائے کوئی اور چیز دے دیجئے) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! ہرگز نہیں! یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ایک ایسے شیر کے بارے میں ارادہ کرتا ہے، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ میں حصہ لیا اور یہ چاہتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا سامان اِسے دے دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے، اس کا سامان یعنی (حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حصے کا سامان) اسے دے دو۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سامان مجھے دے دیا میں نے زرہ کو فروخت کر کے اس کے عوض میں بنوسلمہ کے محلے میں ایک باغ خریدا، یہ وہ پہلی زمین تھی، جسے اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے خریدا تھا۔

2718 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِى يَوْمَ حُنَيْنٍ: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ. فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ، وَلَقِىَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا

هٰذَا مَعَكِ؟ قَالَتْ: اَرَدْتُّ وَاللّٰهِ اِنْ دَنَا مِنِّیْ بَعْضُهُمْ اَبْعَجُ بِهٖ بَطْنَهُ، فَاَخْبَرَ بِذٰلِكَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَرَدْنَا بِهٰذَا الْخِنْجَرَ وَكَانَ سِلَاحَ الْعَجَمِ يَوْمَئِذٍ الْخِنْجَرُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن، یعنی غزوہ حنین کے موقع پر، یہ ارشاد فرمایا:

''جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو تو اس کافر کا سامان اسے ملے گا''

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمیوں کا قتل کیا اور ان کا سامان حاصل کیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ہوئی، جن کے پاس ایک خنجر تھا انہوں نے دریافت کیا: اے ام سلیم! یہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میرا یہ ارادہ تھا کہ اگر دشمنوں میں سے کوئی شخص میرے قریب آیا تو میں یہ خنجر اس کے پیٹ میں گھونپ دوں گی، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا:

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت حسن ہے: (امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم نے اس خنجر کے ذریعے یہ ارادہ کیا ہے (کہ قارئین کو بتائیں) کہ اس وقت عجمیوں کا مخصوص ہتھیار خنجر ہوتا تھا۔

بَابٌ فِی الْاِمَامِ يَمْنَعُ الْقَاتِلَ السَّلَبَ اِنْ رَاٰى وَالْفَرَسُ وَالسِّلَاحُ مِنَ السَّلَبِ

باب: اگر امام مناسب سمجھے تو (کافر کے) قاتل کو، اس کا کچھ سامان نہ دے،

نیز گھوڑا اور ہتھیار، سامان میں شامل ہوں گے

2719 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِیْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ فَرَافَقَنِیْ مَدَدٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ، فَنَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ جَزُوْرًا فَسَاَلَهُ الْمَدَدِیُّ طَائِفَةً مِنْ جِلْدِهٖ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِيْنَا جُمُوْعَ الرُّوْمِ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ اَشْقَرَ عَلَيْهِ سَرْجٌ مُذْهَبٌ وَسِلَاحٌ مُذْهَبٌ، فَجَعَلَ الرُّوْمِیُّ يُغْرِیْ بِالْمُسْلِمِيْنَ، فَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِیُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ فَمَرَّ بِهِ الرُّوْمِیُّ فَعَرْقَبَ فَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَقَتَلَهُ وَحَازَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ بَعَثَ اِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَاَخَذَ مِنَ السَّلَبِ. قَالَ عَوْفٌ: فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا خَالِدُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنِّیْ اسْتَكْثَرْتُهُ. قُلْتُ: لَتَرُدَّنَّهُ عَلَيْهِ اَوْ

2718- اسناده صحيح. حماد: هو ابن سلمة. واخرجه مسلم (1809) من طريق حماد بن سلمة، به. واخرجه مسلم ايضاً (1809) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، عن انس فيكون لحماد بن سلمة فی هذا الحديث شيخان هما ثابت واسحاق. وهو فی "مسند احمد" (12058) و (12977)، و"صحيح ابن حبان" (4838).

Marfat.com

لَاُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبٰى اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ عَوْفٌ: فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَكْثَرْتُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ . قَالَ عَوْفٌ: فَقُلْتُ لَهُ: دُوْنَكَ يَا خَالِدُ، اَلَمْ اَفِ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذٰلِكَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ، هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِي اُمَرَائِي؟ لَكُمْ صَفْوَةُ اَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غزوہ موتہ میں شرکت کے لیے روانہ ہوا، اہل یمن سے تعلق رکھنے والا ایک مددی (یعنی مدد قبیلے کا ایک شخص) میرے ساتھ ہولیا، اس کے ساتھ ایک تلوار تھی، مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اونٹ ذبح کیا تو اس شخص نے ذبح کرنے والے سے کھال کا ایک حصہ مانگ کیا جو اس نے اس کو دے دیا تو اس شخص نے اسے ڈھال کی طرح بنالیا پھر ہم روانہ ہوئے ہمارا رومیوں کے لشکروں سے مقابلہ ہوا ان میں سے ایک شخص سرخ گھوڑے پر سوار تھا اس کی زین اور ہتھیار سنہری تھے وہ رومی شخص مسلمانوں پر بڑے سخت حملے کر رہا تھا، تو یمن سے تعلق رکھنے والا وہ مددی ایک چٹان کی اوٹ میں اس رومی کی تاک میں بیٹھ گیا، جب وہ رومی اس کے پاس سے گزرا، تو یمنی نے اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دیں، جس کے نتیجے میں وہ رومی گر پڑا، یہ یمنی شخص اس کے اوپر چڑھا اور اسے قتل کر دیا، پھر اس کا گھوڑا اور اس کا اسلحہ حاصل کرلیا جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کر دی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس یمنی کو بلایا اور اس کے سامان میں سے کچھ حاصل کرلیا، حضرت عوف بیان کرتے ہیں: میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا: اے خالد! آپ کو یہ پتا نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: (مقتول کا) ساز و سامان قاتل کو ملتا ہے، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن (اس یمنی شخص کو ملنے والے) سامان کو میں زیادہ سمجھتا ہوں، تو میں نے کہا: یا تو آپ اسے واپس کر دیں، ورنہ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتاؤں گا، تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے وہ سامان دینے سے انکار کر دیا، بعد میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے اس یمنی کا واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کے بارے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خالد تم نے جو کیا اس کی وجہ کیا تھی؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اس سامان کو زیادہ سمجھا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم نے اس سے جو کچھ لیا تھا وہ اسے واپس کر دو۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا! لیں خالد صاحب میں نے جو آپ سے کہا تھا، اسے پورا کر دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا بات تھی؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات بتائی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالد وہ سامان اسے واپس نہ کرو، کیا تم لوگ میری خاطر میری طرف سے مقرر کیے گئے امیروں سے رعایت نہیں کر سکتے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کے معاملے کی بھلائی تمہیں ملے اور خرابی کے ذمے دار وہ لوگ ہوں۔

2720 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ: سَاَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ،

Marfat.com

فَحَدَّثَنِیْ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، نَحْوَهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابٌ فِی السَّلَبِ لَا يُخَمَّسُ

باب: (کافر مقتول کے) سامان میں سے ''خمس'' وصول نہیں کیا جائے گا

2721 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ، وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ

❁❁ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ (جنگ کے دوران مقتول کافر کا) سامان، قاتل کو ملے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سامان میں سے خمس وصول نہیں کیا۔

بَابُ مَنْ اَجَازَ عَلٰى جَرِيحٍ مُثْخَنٍ يُنَفَّلُ مِنْ سَلَبِهِ

باب: جس نے شدید زخمی ہونے والے (کافر) کے سامان میں سے کوئی چیز (زخمی کرنے والے کو) انعام کے طور پر دینے کو جائز قرار دیا ہے

2722 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبَّادٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: نَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِیْ جَهْلٍ كَانَ قَتَلَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کی تلوار مجھے انعام کے طور پر عطا کی تھی، (راوی کہتے ہیں) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا تھا۔

بَابٌ فِيمَنْ جَاءَ بَعْدَ الْغَنِيمَةِ لَا سَهْمَ لَهُ

باب: جو شخص غنیمت (کی تقسیم) کے بعد آئے گا، اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا

2723 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَانَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ، فَقَدِمَ اَبَانُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَصْحَابُهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ اَنْ فَتَحَهَا، وَاِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لِيفٌ، فَقَالَ اَبَانُ: اقْسِمْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: لَا تَقْسِمْ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ اَبَانُ: اَنْتَ بِهَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ عَلَيْنَا مِنْ رَاْسِ ضَالٍ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ يَا اَبَانُ، وَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ

❁❁ عنبسہ بن سعید بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سعید بن العاص کو یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید اور ان کے ساتھیوں کو مدینہ منورہ سے نجد کی طرف ایک جنگی مہم پر روانہ کیا، جب ابان بن سعید اور ان کے ساتھی خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کو فتح کر چکے تھے، ابان بن سعید اور ان کے ساتھیوں کے گھوڑوں کی زین کو کسنے والے تسمے کھجور کی چھال کے بنے ہوئے تھے

ابان نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں بھی (مال غنیمت میں سے کچھ) عنایت کیجئے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کچھ بھی نہ دیجئے گا تو ابان بولے: اے بلّے تم یہ بات کہہ رہے ہو جو ایک پہاڑ کی چوٹی سے اتر کے ہم پر آیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابان! تم بیٹھ جاؤ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ بھی نہیں دیا۔

2724 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، فَحَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ الْقُرَشِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَهَا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُسْهِمَ لِي، فَتَكَلَّمَ بَعْضُ وُلْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: فَقُلْتُ: هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ: يَا عَجَبًا لِوَبْرٍ قَدْ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَالٍ يُعَيِّرُنِي بِقَتْلِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيَّ، وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَؤُلَاءِ كَانُوا نَحْوَ عَشَرَةٍ فَقُتِلَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَرَجَعَ مَنْ بَقِيَ

❁❁ عنبسہ بن سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر کو فتح کر چکے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی کہ آپ مالِ غنیمت میں سے مجھے بھی حصہ دیں تو سعید بن العاص کے ایک بیٹے نے اس بارے میں کوئی بات کی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کوئی حصہ نہ دیجئے، میں نے کہا: یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے، تو سعید بن العاص نے کہا: اس پہاڑی بلے پر حیرت ہوتی ہے جو پہاڑ کی چوٹی سے اتر کے ہمارے پاس آ گیا ہے اور مجھے ایک مسلمان کو قتل کرنے کا طعنہ دے رہا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت عطا کی (یعنی اسے میرے ہاتھوں شہادت نصیب ہوئی) اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ لوگ تقریباً دس آدمی تھے جن میں سے چھ شہید ہو گئے تھے اور باقی واپس آ گئے تھے۔

2725 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا - أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا - وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرٌ وَأَصْحَابُهُ فَأَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حبشہ سے واپس آئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو فتح کر چکے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی اس میں سے حصہ دیا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر میں شریک نہ ہونے والوں میں سے کسی کو بھی کچھ نہیں دیا تھا صرف ان لوگوں کو عطا کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے لیکن ہم لوگ جو کشتی میں سوار ہو کر حبشہ سے آئے تھے انہیں حصہ عطا کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو (یعنی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو) دوسرے لوگوں کے ساتھ حصہ دیا۔

2726 - حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ هَانِءِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ - يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ - فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِ اللَّهِ، وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ. فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے موقع پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عثمان، اللہ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف تھا، تو میں اس کی طرف سے بیعت لے رہا ہوں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کسی شخص کو مالِ غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا جو اس جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يُحْذَيَانِ مِنَ الْغَنِيمَةِ

باب: عورت اور غلام کو، مال غنیمت میں سے کچھ دینا

2727 - حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ كَذَا وَكَذَا، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَعَنِ الْمَمْلُوكِ أَلَهُ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ؟ وَعَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَهَلْ لَهُنَّ نَصِيبٌ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْلَا أَنْ يَأْتِيَ أُحْمُوقَةً مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ، أَمَّا الْمَمْلُوكُ فَكَانَ يُحْذَى، وَأَمَّا النِّسَاءُ فَقَدْ كُنَّ يُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيَسْقِينَ الْمَاءَ

❀❀ یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں: نجدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو مختلف سوالات لکھ کر بھیجے اس نے ان سے غلام کے بارے میں دریافت کیا: کیا اسے مال غنیمت میں سے کچھ ملے گا؟ اور خواتین کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا وہ بھی

2727- حديث صحيح . وهذا اسناد ضعيف لجهالة المختار بن صيفى فلم يرو عنه غير الاعمش، وليس له عند مسلم غير هذا الحديث متابعة . زائدة : هو ابن قدامة . واخرجه مسلم (1812) من طريق زائدة، بهذا الاسناد .واخرجه مسلم ايضاً (1812)، والترمذى (1639) من طريق محمد بن على الباقر، ومسلم (1812)، والنسائى فى "الكبرى" (8563) من طريق سعيد المقبرى، ومسلم (1812) من طريق قيس بن سعد، ثلاثتهم عن يزيد بن هرمز. لكن اقتصر الترمذى على ذكر النساء ، واما النسائى فلم يقل فى روايته: يُحذيان، واكتفى بقوله: واما العبد والمراة فليس لهما شيء ، يعنى سهماً فى الغنيمة. وهو فى "مسند احمد" (2335).

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہونے کے لیے جایا کرتی تھیں اور انہیں (مالِ غنیمت میں سے) کچھ ملتا تھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ حماقتیں کرے گا، تو میں اسے جواب نہ دیتا: جہاں تک غلام کا تعلق ہے تو اسے ویسے ہی انعام دیا جاتا تھا (باقاعدہ حصہ نہیں دیا جاتا تھا) جہاں تک خواتین کا تعلق ہے، تو وہ زخمیوں کی دوادارو کیا کرتی تھیں اور پانی پلایا کرتی تھیں۔

2728 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَهْبِيَّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، وَالزُّهْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَشْهَدْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ قَالَ: فَاَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَى نَجْدَةَ: قَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّا اَنْ يُضْرَبَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلَا، وَقَدْ كَانَ يُرْضَخُ لَهُنَّ

❁❁ یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں: نجدہ حروری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور ان سے خواتین کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ بھی جنگ میں شریک ہوا کرتی تھیں اور کیا نبی اکرم ﷺ انہیں کوئی مخصوص حصہ دیا کرتے تھے؟

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نجدہ کو جو جوابی خط لکھا، اس کو میں نے تحریر کیا (جس میں یہ تحریر تھا) خواتین نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ میں شامل ہوا کرتی تھیں، اور نبی اکرم ﷺ کا انہیں حصہ دینے کا، جہاں تک تعلق ہے تو آپ ﷺ انہیں حصہ نہیں دیتے تھے آپ ویسے انہیں انعام دے دیا کرتے تھے۔

2729 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ قَالَا: اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ اَبِيهِ اَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَادِسَ سِتِّ نِسْوَةٍ، فَبَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ اِلَيْنَا فَجِئْنَا فَرَاَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ فَقَالَ: مَعَ مَنْ خَرَجْتُنَّ، وَبِاِذْنِ مَنْ خَرَجْتُنَّ؟ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجْنَا نَغْزِلُ الشَّعَرَ وَنُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَعَنَا دَوَاءُ الْجَرْحَى، وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ وَنَسْقِي السَّوِيقَ. فَقَالَ: قُمْنَ . حَتَّى اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ اَسْهَمَ لَنَا كَمَا اَسْهَمَ لِلرِّجَالِ . قَالَ: قُلْتُ لَهَا: يَا جَدَّةُ وَمَا كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: تَمْرًا

❁❁ حشرج بن زیاد اپنی دادی کا، یعنی اپنے والد کی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

وہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانے والی چھ خواتین میں سے ایک تھیں وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں پتا چلا، تو آپ ﷺ نے ہمیں بلوایا ہم خواتین آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ہم نے آپ ﷺ پر غصے کے آثار دیکھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کس کے ساتھ آئی ہو اور کس کی اجازت سے آئی ہو؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس لیے آئی ہیں، تاکہ بال کاتتی رہیں اور اس کے ذریعے اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والوں) کی مدد کریں، ہمارے ساتھ زخمیوں کے لیے دوا بھی ہے اور ہم تیر بھی پکڑا سکتی ہیں اور ستو گھول کر بھی پلا سکتی ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اٹھ جاؤ (یعنی تم جا سکتی

ہو) یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے خیبر کو فتح کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ہم خواتین کو بھی اسی طرح حصہ دیا جس طرح آپ ﷺ نے مردوں کو حصہ دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: اے دادی جان! وہ حصہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: کھجوریں تھیں۔

2730 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي، فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ سَيْفًا، فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهُ فَاُخْبِرَ اَنِّي مَمْلُوكٌ، فَاَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: مَعْنَاهُ اَنَّهُ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ اَبُو عُبَيْدٍ: كَانَ حَرَّمَ اللَّحْمَ عَلَى نَفْسِهِ فَسُمِّيَ آبِي اللَّحْمِ

❀❀ عمیر جو حضرت آبی لحم رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقاؤں کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک ہوا ان آقاؤں نے میرے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کی تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت میرے گلے میں ایک تلوار لٹکا دی گئی جسے میں گھسیٹ کر چل رہا تھا، نبی اکرم ﷺ کو میرے بارے میں یہ بتا دیا گیا تھا کہ میں غلام ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے گھر کے ساز و سامان میں سے مجھے کچھ دینے کا حکم دیا تھا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غلام کو باقاعدہ حصہ نہیں دیا تھا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعبید بیان کرتے ہیں: (عمیر نامی شخص کے آقا نے) اپنے لیے گوشت کو حرام قرار دیا تھا، اس لیے ان کا نام آبی لحم (گوشت کا انکار کرنے والا) پڑ گیا۔

2731 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ اَمِيحُ اَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر، میں اپنے ساتھیوں کے لیے کنویں میں سے پانی نکالتا رہا تھا۔

بَابٌ فِي الْمُشْرِكِ يُسْهَمُ لَهُ

باب: (کیا) مشرک کو (مال غنیمت میں سے) باقاعدہ حصہ ملے گا؟

2732 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ - قَالَ يَحْيَى: - اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقَاتِلَ مَعَهُ فَقَالَ: ارْجِعْ. ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ: اِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مشرک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آ کر ملا، تاکہ آپ کے ساتھ جنگ

Marfat.com

میں حصہ لے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس چلے جاؤ، ہم کسی مشرک سے مدد حاصل نہیں کرتے۔

بَابٌ فِيْ سُهْمَانِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کے حصّے

2733 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ: سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (مال غنیمت میں) آدمی اور اس کے گھوڑے کے تین حصّے مقرر کیے تھے، جن میں سے ایک حصہ آدمی کا تھا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے تھے۔

2734 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةَ نَفَرٍ، وَمَعَنَا فَرَسٌ فَاَعْطٰى كُلَّ اِنْسَانٍ مِنَّا سَهْمًا، وَاَعْطٰى لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ

❁❁ ابوعمرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم چار لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ہم میں سے ہر شخص کو ایک حصہ عطا کیا اور آپ ﷺ نے گھوڑے کو دو حصے عطا کیے۔

2735 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ بِمَعْنَاهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَةُ نَفَرٍ زَادَ فَكَانَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوعمرہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ تین افراد تھے اور اس میں ہے الفاظ زائد ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھڑسوار کو تین حصے دیئے تھے۔

بَابٌ فِيْمَنْ اَسْهَمَ لَهُ سَهْمًا

باب: ان کا ایک باقاعدہ حصّہ ہونا

2736 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ، يَذْكُرُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ، وَكَانَ اَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ، قَالَ: شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا اِذَا النَّاسُ يَهُزُّونَ الْاَبَاعِرَ، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: مَا لِلنَّاسِ قَالُوْا: اُوحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجْنَا مَعَ النَّاسِ نُوجِفُ، فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلٰى

2733- اسناده صحيح. نافع: هو مولى ابن عمر، وعُبيد الله: هو ابن عمر العمرى، وابو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. واخرجه البخارى (2863) و (4228)، ومسلم (1762)، وابن ماجه (2854)، والترمذى (1636) من طريق عُبيد الله بن عمر العُمرى، به. وهو فى "مسند احمد" (4448)، و"صحيح ابن حبان" (4810).

Marfat.com

رَاحِلَتِهِ عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَرَاَ عَلَيْهِمْ: (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) (الفتح: 1) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّهُ لَفَتْحٌ . فَقُسِّمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ، فَقَسَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا، وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ، وَاَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: حَدِيْثُ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ، وَاَرَى الْوَهْمَ فِىْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةِ فَارِسٍ . وَكَانُوا مِائَتَىْ فَارِسٍ

❀❀ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری، رضی اللہ عنہ یہ وہ شخص ہیں، جنہیں پورا قرآن زبانی یاد تھا، وہ بیان کرتے ہیں: صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب ہم وہاں سے واپس آئے تو لوگ اونٹوں کو تیزی سے بھگا رہے تھے انہوں نے ایک دوسرے سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے؟ تو دوسرے نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے، تو ہم لوگ بھی انٹوں کو دوڑاتے ہوئے روانہ ہوئے، جب کراع غمیم کے مقام پر پہنچے تو وہاں ہم نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ٹھہرے ہوئے ہیں، جب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ فتح کی یہ آیات تلاوت کیں:

''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کر دی''

ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ فتح ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، یہ فتح ہے۔

پھر غزوہ خیبر کا مال غنیمت اہل حدیبیہ کے درمیان تقسیم ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اٹھارہ حصے بنائے اس وقت لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، ان میں تین سو گھڑ سوار تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھڑ سوار کو دو حصے دیے اور پیدل شخص کو ایک حصہ عطا کیا۔

بَابٌ فِى النَّفَلِ

باب: اضافی ادائیگی (یعنی انعام کے طور پر کچھ دینا)

2737 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ دَاوٗدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَلَهُ مِنَ النَّفَلِ كَذَا وَكَذَا . قَالَ: فَتَقَدَّمَ الْفِتْيَانُ وَلَزِمَ الْمَشْيَخَةُ الرَّايَاتِ فَلَمْ يَبْرَحُوهَا، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْمَشْيَخَةُ: كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ لَوِ انْهَزَمْتُمْ لَفِئْتُمْ اِلَيْنَا، فَلَا تَذْهَبُوا بِالْمَغْنَمِ وَنَبْقَى، فَاَبَى الْفِتْيَانُ وَقَالُوْا: جَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَسْاَلُونَكَ عَنِ الاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ) (الأنفال: 1) اِلٰى قَوْلِهِ: (كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ، وَاِنَّ فَرِيْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ) (الأنفال: 5) يَقُوْلُ: فَكَانَ ذٰلِكَ خَيْرًا لَهُمْ، فَكَذٰلِكَ اَيْضًا فَاَطِيعُونِىْ فَاِنِّىْ اَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هٰذَا مِنْكُمْ

Marfat.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص یہ اور یہ کام کرے گا تو اسے یہ اور یہ انعام ملے گا'' تو نوجوان آگے بڑھ گئے اور بڑی عمر کے لوگ جھنڈے کے پاس ٹھہرے رہے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا کر دی تو عمر رسیدہ لوگوں نے کہا: ہم تمہارا سہارا تھے، کیونکہ اگر تمہیں شکست ہو جاتی تو تم لوگوں نے لوٹ کے ہمارے پاس آنا تھا اس لیے تمام مال غنیمت تم سمیٹ کر نہ لے جاؤ کہ ہمیں کچھ بھی نہ ملے، تو ان نوجوانوں نے ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور انہوں نے انہیں کہا: یہ وہ چیز ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مخصوص کی ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تم یہ فرما دو! انفال' اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخصوص ہے''

یہ آیت یہاں تک ہے

''جس طرح تمہارے پروردگار نے تمہیں حق کے ہمراہ گھر سے نکالا، حالانکہ اہل ایمان کا ایک گروہ اسے ناپسند کرتا تھا''۔

راوی کہتے ہیں: تو یہ چیز ان کے حق میں بہتر تھی، اسی طرح انہوں نے یہ بھی فرمایا: تم لوگ میری اطاعت کرو کیونکہ میں اس چیز کے انجام کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

2738 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا، وَمَنْ اَسَرَ اَسِيرًا فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ. وَحَدِيْثُ خَالِدٍ اَتَمُّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو قتل کر دے گا تو اسے یہ، یہ انعام ملے گا اور جو کسی قیدی بنا لے گا' تو اسے یہ، یہ انعام ملے گا۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے، تاہم خالد نامی روای کی نقل کردہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

2739 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ دَاوُدُ: بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ: فَقَسَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّوَاءِ. وَحَدِيْثُ خَالِدٍ اَتَمُّ

❁❁ اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کو برابر، برابر تقسیم کیا تھا، تاہم خالد کی نقل کردہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

2740 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ، عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جِئْتُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَيْفٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفَى صَدْرِى الْيَوْمَ مِنَ الْعَدُوِّ، فَهَبْ لِىْ هٰذَا السَّيْفَ. قَالَ: اِنَّ هٰذَا السَّيْفَ لَيْسَ لِىْ وَلَا لَكَ. فَذَهَبْتُ وَاَنَا اَقُوْلُ يُعْطَاهُ الْيَوْمَ مَنْ لَمْ يُبْلِ بَلَائِىْ، فَبَيْنَمَا اَنَا اِذْ جَائَنِى الرَّسُوْلُ فَقَالَ: اَجِبْ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ نَزَلَ فِىَّ شَىْءٌ بِكَلَامِىْ فَجِئْتُ، فَقَالَ لِىَ النَّبِىُّ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ سَاَلْتَنِيْ هٰذَا السَّيْفَ، وَلَيْسَ هُوَ لِي وَلَا لَكَ، وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَهُ لِي فَهُوَ لَكَ. ثُمَّ قَرَاَ: (يَسْاَلُونَكَ عَنِ الاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ) (الأنفال: 1) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قِرَائَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: يَسْاَلُونَكَ النَّفْلَ

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر میں تلوار کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آج دشمن کے مقابلے میں میرے سینے کو ٹھنڈا کر دیا ہے تو یہ تلوار آپ ﷺ مجھے عطا کر دیجئے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تلوار نہ میری ہے، نہ تمہاری ہے چنانچہ میں چلا گیا میں نے یہ سوچا کہ یہ تلوار آج ایک ایسے شخص کو دیدی جائے گی، جس نے میری طرح کی بہادری نہیں دکھائی ہوگی، میں ابھی اسی سوچ میں تھا کہ ایک بلانے والا میرے پاس آیا اور بولا: تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، میں نے یہ سوچا کہ شاید میں نے جو بات کہی ہے، اس وجہ سے میرے بارے میں کوئی وحی نازل ہو چکی ہوگی، جب میں آیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی، حالانکہ یہ نہ میری تھی، نہ تمہاری تھی، اب اللہ تعالیٰ نے یہ مجھے عطا کر دی ہے تو اب یہ میں تمہیں دیتا ہوں'' پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۃ انفال کی یہ آیات تلاوت کیں:

''لوگ تم سے انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تو تم یہ فرمادو! انفال' اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

''لوگ تم سے نفل کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''

بَابٌ فِيْ نَفْلِ السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ مِنَ الْعَسْكَرِ

باب: لشکر سے نکل جانے والے دستے کو انعام دینا

2741 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ح وحَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْطَاكِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، اَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ، حَدَّثَهُمُ الْمَعْنٰى، كُلُّهُمْ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَيْشٍ قِبَلَ نَجْدٍ، وَانْبَعَثَتْ سَرِيَّةٌ مِنَ الْجَيْشِ، فَكَانَ سُهْمَانُ الْجَيْشِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا، اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا، وَنَفَّلَ اَهْلَ السَّرِيَّةِ بَعِيْرًا بَعِيْرًا، فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں نجد کی سمت روانہ کیا، اس میں سے ایک دستہ دشمن کے مقابلے میں گیا، ان لشکر والوں کو بارہ' بارہ اونٹ ملے اور اس دستے میں شریک مجاہدین کو ایک' ایک مزید اونٹ دیا گیا' تو ان کے حصے میں تیرہ' تیرہ اونٹ آئے۔

2742 - حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: قَالَ الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، حَدَّثْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا

Marfat.com

الْحَدِيْثِ، قُلْتُ: وَكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فَرْوَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَا تَعْدِلُ مَنْ سَمَّيْتَ بِمَالِكٍ، هٰكَذَا، اَوْ نَحْوَهُ يَعْنِیْ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ

❁❁ ولید بن مسلم کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ حدیث سنائی' میں نے کہا: اس طرح کی حدیث ابن ابوفروہ نے نافع کے حوالے سے نقل کی ہے، تو عبداللہ بن مبارک نے کہا: تم نے جن کا نام لیا ہے' وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے برابر نہیں ہو سکتے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

2743 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِی ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِیَّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ مَعَهَا، فَاَصَبْنَا نَعَمًا كَثِيْرًا، فَنَفَّلَنَا اَمِيْرُنَا بَعِيْرًا بَعِيْرًا لِكُلِّ اِنْسَانٍ، ثُمَّ قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَ بَيْنَنَا غَنِيمَتَنَا، فَاَصَابَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا اثْنَیْ عَشَرَ بَعِيْرًا بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَا حَاسَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِی اَعْطَانَا صَاحِبُنَا، وَلَا عَابَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا صَنَعَ، فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيْرًا بِنَفْلِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک مہم روانہ کی، میں بھی اس مہم کے ساتھ روانہ ہوا، ہمیں بہت سے اونٹ ملے تو ہمارے امیر نے ہر شخص کو ایک' ایک اونٹ انعام کے طور پر دیا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان مال غنیمت تقسیم کیا تو خمس کے بعد ہم میں سے ہر شخص کو بارہ' بارہ اونٹ ملے' ہمارے امیر نے ہمیں جو دیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں ہمارا محاسبہ نہیں کیا اور نہ ہی اس پر کوئی اعتراض کیا' یوں ہم میں سے ہر ایک شخص کو تیرہ اونٹ ملے' جو انعام کے ایک اونٹ سمیت تھے۔

2744 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ الْمَعْنَی، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا اِبِلًا كَثِيْرَةً، فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَیْ عَشَرَ بَعِيْرًا، وَنُفِّلُوا بَعِيْرًا بَعِيْرًا زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ: فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی، جو نجد کی سمت گئی تھی اور اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شریک تھے ان لوگوں کو بہت سے اونٹ مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوئے تو ان کا حصہ بارہ، بارہ اونٹ تھے اور انہیں ایک، ایک اونٹ انعام کے طور پر دیا گیا۔

ابن موہب نامی راوی نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس تقسیم میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

2744-وهو فی "الموطا" برواية يحيٰی بن يحيٰی /2 450، وفيه برواية ابی مصعب الزهری (953) ومن طريق مالك اخرجه البخاری (3134)، ومسلم (1749). وهو فی "مسند احمد" (5288)، و"صحيح ابن حبان" (4833). واخرجه مسلم (1749) من طريق الليث بن سعد، به . واخرجه البخاری (4338)، ومسلم (1749) من طريق ايوب بن ابی تميمة السختيانی، ومسلم (1749) من طريق عبد الله بن عون، و (1749) من طريق موسی ابن عقبة، ومن طريق اسامة بن زيد الليثی، اربعتهم عن نافع، به.

Marfat.com

2745 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا، وَنَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بَعِيْرًا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ نَافِعٍ، مِثْلَ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: وَنُفِّلْنَا بَعِيْرًا بَعِيْرًا لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا تو ہمارا حصہ بارہ، بارہ اونٹ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک اونٹ ہمیں انعام کے طور پر عطا کیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''ہمیں ایک ایک اونٹ انعام کے طور پر دیا گیا'' اس میں راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

2746 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، ح وحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةَ النَّفَلِ سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ، وَالْخُمُسُ فِي ذٰلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهٗ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو چھوٹی مہمات روانہ کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عام لشکر میں تقسیم ہونے والے مال غنیمت کے علاوہ ان دستوں کو اضافی انعام بھی دیا کرتے تھے اور خمس تمام مال غنیمت میں واجب ہوتا ہے۔

2747 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا حُيَيٌّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ. فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ يَوْمَ بَدْرٍ، فَانْقَلَبُوا حِيْنَ انْقَلَبُوا، وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پندرہ افراد کے ہمراہ روانہ ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! یہ لوگ پیدل ہیں انہیں سواریاں عطا کر دے اے اللہ! ان کے پاس مناسب لباس نہیں ہے انہیں مناسب لباس عطا کر دے اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو انہیں سیر کر دے تو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح

2745–اسناده صحيح . عبيد الله: هو ابن عمر العمرى، ويحيىٰ : هو ابن سعيد القطان، ومُسَدَّد : هو ابنُ مُسَرهَدٍ . واخرجه مسلم (1749) من طريق يحيىٰ بن سعيد القطان، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (5519).

Marfat.com

عطا کی جب یہ لوگ واپس آئے' تو ہر شخص کے ساتھ ایک یا دو اونٹ تھے اور اسے لباس بھی حاصل ہوا تھا اور وہ سیر بھی ہو گیا تھا''۔

بَابٌ فِيمَنْ قَالَ الْخُمُسُ قَبْلَ النَّفْلِ

باب: جو اس بات کا قائل ہے: خمس، انعام سے پہلے ہوگا

2748 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الشَّامِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ

❁❁ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد ایک تہائی حصہ انعام کے طور پر عطا کیا تھا۔

2749 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ ابْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ، وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ

❁❁ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لاتے تھے تو خمس کے بعد چوتھا حصہ، یا خمس کے بعد تیسرا حصہ' اضافی انعام کے طور پر عطا کرتے تھے۔

2750 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ، وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيَّانِ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَهْبٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يَقُولُ: كُنْتُ عَبْدًا بِمِصْرَ لِامْرَاَةٍ مِنْ بَنِي هُذَيْلٍ فَاَعْتَقَتْنِي، فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عِلْمٌ اِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا اُرَى، ثُمَّ اَتَيْتُ الْحِجَازَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ اِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا اُرَى، ثُمَّ اَتَيْتُ الْعِرَاقَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ اِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا اُرَى، ثُمَّ اَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا كُلَّ ذٰلِكَ اَسْاَلُ عَنِ النَّفَلِ فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُخْبِرُنِي فِيهِ بِشَيْءٍ، حَتّٰى لَقِيتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ جَارِيَةَ التَّمِيمِيُّ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي النَّفَلِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيَّ يَقُولُ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ، وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ

❁❁ مکحول شامی بیان کرتے ہیں: میں مصر میں بنو ہذیل سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کا غلام تھا' اس نے مجھے آزاد کر دیا؟ میں وہاں سے اس وقت تک نہیں نکلا، جب تک میں نے اپنے فہم کے مطابق' وہاں کے علماء سے سارا علم حاصل نہیں کر لیا' پھر میں حجاز آ گیا اور وہاں سے میں اس وقت تک نہیں نکلا جب تک اپنی سوچ کے مطابق' میں نے وہاں کا سارا علم حاصل نہیں کر لیا' پھر

Marfat.com

میں عراق آیا اور میں وہاں سے اس وقت تک نہیں نکلا جب تک اپنی سوچ کے مطابق میں نے وہاں کا تمام علم اکٹھا نہیں کر لیا' پھر میں شام آیا اور وہاں اچھی طرح تحقیق کی اور میں وہاں ہر ایک سے مال غنیمت میں سے اضافی انعام کے بارے میں سوال کرتا رہا لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا، جو مجھے اس بارے میں بتاتا' یہاں تک کہ میری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی جن کا نام زیاد بن جاریہ تمیمی تھا، میں ان سے اس بارے میں دریافت کیا کہ آپ نے اضافی انعام سے متعلق کوئی روایت سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے آغاز میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ اضافی انعام کے طور پر عطا کیا تھا۔

بَابٌ فِی السَّرِیَّةِ تَرُدُّ عَلٰی اَهْلِ الْعَسْكَرِ

باب: دستہ، لشکر والوں کو (مال غنیمت) ادا کرے گا

2751 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ هُوَ مُحَمَّدٌ بِبَعْضِ هٰذَا، ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنِیْ هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ. يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ، وَيُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلٰى مُضْعِفِهِمْ، وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلٰى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ اِسْحَاقَ: الْقَوَدَ وَالتَّكَافُؤَ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''تمام مسلمانوں کی جانیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کی دی ہوئی امان کو پوری کرنے کی ہر شخص کوشش کرے گا اور ان کا عام ترین فرد بھی اس کا خیال رکھے گا، اپنے علاوہ سب لوگوں کے لیے یہ ایک ہاتھ کی مانند ہیں، ان کا طاقتور شخص ان کے کمزور کو ساتھ رکھے گا اور تیزی سے جانے والا، بیٹھے رہ جانے والے شخص کا خیال رکھے گا اور کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی ذمی کو اس کے ساتھ ذمہ کے معاہدے کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا''۔

ابن اسحاق نامی راوی نے قصاص اور جان و مال کی حیثیت برابر ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

2752 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، حَدَّثَنِیْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلٰى اِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ رَاعِيَهَا، فَخَرَجَ يَطْرُدُهَا هُوَ وَاُنَاسٌ مَعَهُ فِیْ خَيْلٍ، فَجَعَلْتُ وَجْهِی قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ نَادَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا صَبَاحَاهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ فَجَعَلْتُ اَرْمِی، وَاَعْقِرُهُمْ، فَاِذَا رَجَعَ اِلَیَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ فِیْ اَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا جَعَلْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِی، وَحَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ رُمْحًا وَثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً يَسْتَخِفُّوْنَ مِنْهَا، ثُمَّ اَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ مَدَدًا، فَقَالَ: لِيَقُمْ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ، فَقَامَ اِلَیَّ اَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ، فَلَمَّا

Marfat.com

اَسْمَعْتُهُمْ قُلْتُ: اَتَعْرِفُونِی؟ قَالُوْا: وَمَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالَّذِی كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْلُبُنِیْ رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِی، وَلَا اَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِی، فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى فَوَارِسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ: اَوَّلُهُمُ الْاَخْرَمُ الْاَسَدِیُّ، فَيَلْحَقُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ الْاَخْرَمُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَقَتَلَهُ فَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَرَسِ الْاَخْرَمِ فَيَلْحَقُ اَبُوْ قَتَادَةَ، بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ بِاَبِیْ قَتَادَةَ، وَقَتَلَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ، فَتَحَوَّلَ اَبُوْ قَتَادَةَ، عَلٰى فَرَسِ الْاَخْرَمِ، ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِی جَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ ذُو قَرَدٍ، فَاِذَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمْسِ مِائَةٍ فَاَعْطَانِیْ سَهْمَ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ

❁❁ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عیینہ نے نبی اکرم ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور ان کے چرواہے کو قتل کر دیا پھر وہ اور اس کے گھڑ سوار ساتھی ان اونٹوں کو ہانکتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلے مجھے اس بات کی اطلاع ملی تو میں نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے تین مرتبہ بلند آواز میں یہ کہا: خطرہ ہے' پھر میں دوڑتا ہوا' ان لوگوں کے پیچھے روانہ ہو گیا 'میں انہیں تیر مار کر ان کی سواریوں کو زخمی کرتا جا رہا تھا اگر ان میں سے کوئی گھڑ سوار میری طرف واپس پلٹتا' تو میں کسی درخت کی اوٹ میں ہو جاتا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے تمام اونٹ' جنہیں انہوں نے اپنے قبضے میں لیا تھا' وہ میں نے چھڑا لیے ان لوگوں نے اپنا وزن ہلکا کرنے کے لیے تیس سے زیادہ نیزے اور تیس چادریں بھی پھینک دیں' پھر عیینہ ان کی مدد کے لیے آ گیا' تو اس نے کہا: تم میں سے کچھ لوگ اس شخص کی طرف جائیں' تو ان میں سے چار آدمی میری طرف آئے' وہ پہاڑ پر چڑھ گئے' میں نے بلند آواز میں ان سے کہا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں اکوع کا بیٹا ہوں' اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد ﷺ کو عزت عطا کی ہے' یہ نہیں ہو سکتا کہ تم میں سے کوئی شخص مجھے پکڑنا چاہے اور میں اس کے قابو میں آ جاؤں' یا جسے میں پکڑنا چاہوں اور وہ مجھ سے بھاگ نکلے' تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کے گھڑ سوار درختوں کے درمیان سے چلتے ہوئے آ رہے ہیں' ان میں سب سے آگے حضرت اخرم اسدی رضی اللہ عنہ تھے، وہ عبدالرحمٰن بن عیینہ کے مقابلے میں چلے گئے عبدالرحمٰن نے پلٹ کر ان پر حملہ کیا' ان دونوں نے ایک دوسرے پر نیزے چلائے حضرت اخرم اسدی رضی اللہ عنہ نے اس کے گھوڑے کو زخمی کر دیا' تو عبدالرحمٰن نے حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا اور انہیں شہید کر دیا' پھر عبدالرحمٰن حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو گیا' پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' عبدالرحمٰن کے مقابلے میں آئے ان کے درمیان بھی نیزوں کے حملوں کا تبادلہ ہوا' تو اس نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کو زخمی کر دیا' لیکن پھر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کو قتل کر دیا، پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، اخرم رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو گئے پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت آپ ﷺ چشمے کے پاس تشریف لا چکے تھے' جہاں سے میں نے ان لوگوں کو بھگایا تھا' اس چشمے کا نام ذوقرد تھا' میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پانچ سو سوار ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس موقع پر مجھے ایک گھڑ سوار اور ایک پیدل شخص کا حصہ عطا کیا۔

Marfat.com

بَابٌ فِي النَّفْلِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمِنْ اَوَّلِ مَغْنَمٍ

باب: اضافی انعام سونے چاندی کی شکل میں دینا، نیز مال غنیمت (کی تقسیم کے) آغاز میں دینا

2753 - حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ: مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَاَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا اَعْطٰى رَجُلًا مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَيْتُكَ، ثُمَّ اَخَذَ يَعْرِضُ عَلَيَّ مِنْ نَصِيبِهِ فَاَبَيْتُ

❀❀ ابو جویریہ جرمی بیان کرتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مجھے رومیوں کے علاقے میں سرخ رنگ کا ایک گھڑا ملا، اس میں دینار تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بنوسلیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص حضرت معن رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے، میں اس گھڑے کو لے کر ان کے پاس آیا، تو انہوں نے وہ گھڑا مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور مجھے بھی اتنا ہی حصہ دیا، جتنا دوسرے تمام لوگوں کو دیا تھا پھر انہوں نے فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا:

''اضافی انعام، خمس نکال لینے کے بعد ہی دیا جا سکتا ہے''۔

تو میں تمہیں دے دیتا، اس کے بعد وہ اپنا حصہ مجھے دینے کی کوشش کرتے رہے لیکن میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی۔

2754 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ اَبِي عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِي الْاِمَامِ يَسْتَاْثِرُ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَيْءِ لِنَفْسِهِ

باب: مال غنیمت میں سے، امام کا اپنے لیے کوئی چیز مخصوص کر لینا

2755 - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ الْاَسْوَدَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ، فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ، ثُمَّ قَالَ: وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ، وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ

2755–اسناده صحيح . عبد الله بن العلاء : هو ابن زبر، والوليد : هو ابن مسلم الدمشقي، وقد صرح بالسماع في جميع طبقات الاسناد، فانتفت شبهة تدليسه، ثم هو متابع. واخرجه الطبراني في "مسند الشاميين" (805)، والبيهقي /6 339، وابن عبد البر في "التمهيد" /25 50 - 51 من طريق الوليد بن مسلم، والحاكم /3 616 - 617 من طريق محمد بن شعيب بن شابور، كلاهما عن عبد الله بن العلاء ، به.

Marfat.com

❁❁ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے ایک اونٹ کی طرف رخ کر کے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کے پہلو میں سے کچھ بال لیے اور ارشاد فرمایا:

''تمہارے مال غنیمت میں سے، خمس کے علاوہ، میرے ان بالوں جتنا حصہ بھی حلال نہیں ہے، اور وہ خمس بھی تمہاری طرف لوٹا دیا جائے گا''۔

بَابٌ فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

باب: عہد کو پورا کرنا

2756 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عہد شکنی کرنے والے کے لیے، قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے''۔

بَابٌ فِي الْاِمَامِ يُسْتَجَنُّ بِهِ فِي الْعُهُودِ

باب: امام کے طے کردہ معاہدے کو پورا کرنا (لازم ہے)

2757 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ بِهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام ڈھال ہے، جس کی مدد سے لڑائی کی جاتی ہے''۔

2758 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، اَنَّ اَبَا رَافِعٍ اَخْبَرَهُ، قَالَ: بَعَثَتْنِي قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِيَ فِي قَلْبِي الْاِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَا اَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ، وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ. قَالَ: فَذَهَبْتُ، ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ

2756-اسنادہ صحیح. وھو فی "الموطا" بروایۃ محمد بن الحسن الشیبانی (993). واخرجہ البخاری (6178) و (6966)، ومسلم (1735)، والنسائی فی "الکبریٰ" (8683) من طرق عن عبد اللہ بن دینار، عن عبد اللہ بن عمر. واخرجہ البخاری (3188) و (6177) و (1735)، ومسلم (1735)، والترمذی (1672)، والنسائی فی "الکبریٰ" (8684) من طریق نافع مولی ابن عمر، ومسلم (1735) من طریق حمزۃ وسالم ابنی عبد اللہ بن عمر، ثلاثتھم عن ابن عمر. وھو فی "مسند احمد" (4648)، و"صحیح ابن حبان" (7342) و (7343).

Marfat.com

قَالَ: بُكَيْرٌ وَاَخْبَرَنِی: اَنَّ اَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا كَانَ فِیْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا يَصْلُحُ

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش نے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا' جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو میرے دل میں اسلام کی رغبت آ گئی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! اب میں کبھی بھی ان لوگوں کی طرف واپس نہیں جاؤں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور قاصدوں کو قید نہیں کرتا' تمہیں چاہیے کہ تم واپس چلے جاؤ' اگر تمہارے ذہن میں وہی بات رہی' جو اس وقت ہے' تو تم واپس آ جانا' وہ روای بیان کرتے ہیں: میں واپس گیا اور میں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آ گیا اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔

بکیر نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ ''قبطی'' تھے

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس زمانے کی بات ہے جب ابھی صلح کا معاہدہ نہیں ہوا تھا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس زمانے میں ہو جایا کرتا تھا، لیکن آج ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

بَابٌ فِی الْاِمَامِ يَكُوْنُ بَيْنَهٗ، وَبَيْنَ الْعَدُوِّ عَهْدٌ فَيَسِيْرُ اِلَيْهِ

باب: جب امام اور دشمن کے درمیان معاہدہ باقی ہو، تو اسی دوران امام کا دشمن کی سمت (جنگ کے لیے روانہ ہونا)

2759 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِی الْفَيْضِ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ غَزَاهُمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرَ، فَنَظَرُوْا فَاِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَاَلَهٗ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتّٰی يَنْقَضِیَ اَمَدُهَا اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ

❀❀ سلیم بن عامر حمیری بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ چل رہا تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے علاقے کی طرف کچھ آگے بڑھے، تاکہ جیسے ہی معاہدے کی مدت ختم ہو، تو ان کے ساتھ لڑائی شروع کر دیں' تو ایک شخص گھوڑے پر یا تر کی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا' وہ یہ کہہ رہا تھا: اللہ اکبر' اللہ اکبر معاہدہ پورا ہونا چاہیے' کوئی عہد شکنی نہیں ہونی چاہیے' جب لوگوں نے جائزہ لیا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام دے کر بلوایا اور ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جن لوگوں کا کسی دوسری قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ چل رہا ہو' تو وہ اس وقت تک کوئی نیا معاہدہ نہ کریں' جب تک پہلا معاہدہ ختم نہیں ہو جاتا' یا پھر وہ برابری کی بنیاد پر ان لوگوں کی طرف پھینک دے (یعنی جب وہ عہد شکنی کریں' تو جواب میں مسلمان عہد شکنی کریں) راوی کہتے ہیں: تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔

Marfat.com

بَابٌ فِی الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهِدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ

باب: ''معاہد'' سے کیے گئے معاہدے کو پورا کرنا، اور اس کے ذمہ کی حرمت

2760 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِیْ غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

❀❀ حضرت ابوبکرہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ناحق طور پر کسی معاہد کو قتل کردے' اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردیتا ہے''۔

بَابٌ فِی الرُّسُلِ

باب: قاصدوں کا بیان

2761 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِی ابْنَ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ مُسَيْلِمَةُ كَتَبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَدْ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَشْجَعِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ نُعَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهُمَا حِيْنَ قَرَاَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ: مَا تَقُوْلَانِ اَنْتُمَا؟ قَالَا: نَقُوْلُ كَمَا قَالَ. قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا

❀❀ محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: مسیلمہ نے نبی اکرم ﷺ کو خط لکھا' جبکہ ایک سند کے ساتھ بھی یہ بات منقول ہے، حضرت نعیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے مسیلمہ کا خط پڑھنے کے بعد ان دونوں افراد (یعنی اس کے قاصدوں) سے دریافت کیا: کیا تم دونوں بھی اسی بات کے قائل ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں 'جس کا وہ قائل ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر یہ (دستور نہ ہوتا) کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا، تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔

2762 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، اَنَّهُ اَتٰی عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ: مَا بَيْنِیْ وَبَيْنَ اَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ، وَاِنِّیْ مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِیْ حَنِيْفَةَ، فَاِذَا هُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِمُسَيْلِمَةَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ فَجِیْءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ، غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَالَ لَهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْلَا اَنَّكَ رَسُوْلٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَاَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُوْلٍ، فَاَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِی السُّوْقِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰی ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيْلًا بِالسُّوْقِ

❀❀ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: میرے اور عربوں کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے' میں بنوحنیفہ کی ایک مسجد کے پاس سے گزرا' تو وہ لوگ مسیلمہ پر ایمان رکھتے تھے،

Marfat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو پیغام بھیجا' ان لوگوں کو لایا گیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے توبہ کروائی' صرف ابن نواحہ نے توبہ نہیں کی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ الفاظ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اگر تم قاصد نہ ہوتے' تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا''

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) آج تم قاصد نہیں ہو' تو انہوں نے قرظہ بن کعب کو حکم دیا' اس نے بازار میں اس شخص کی گردن اڑا دی' پھر انہوں نے فرمایا: جو شخص ابن نواحہ کو مقتول دیکھنا چاہتا ہو' وہ بازار میں اسے دیکھ لے۔

بَابٌ فِیْ اَمَانِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کا امان دینا

2763 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ هَانِیْءٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ، اَنَّهَا اَجَارَتْ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ، وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا مجھے بتایا: فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے ایک مشرک شخص کو پناہ دیدی، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جسے تم نے پناہ دی، اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں اور جسے تم نے امان دی، اسے ہم بھی امان دیتے ہیں''۔

2764 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اِنْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ لَتُجِيْرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَيَجُوْزُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''اگر کوئی عورت اہل ایمان کی طرف سے پناہ دیدے تو یہ جائز ہوگا''۔

بَابٌ فِیْ صُلْحِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن سے صلح کر لینا

2765 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِیْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ اَصْحَابِهِ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِذِی الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْیَ وَاَشْعَرَهُ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ - وَسَاقَ الْحَدِيْثَ - قَالَ: وَسَارَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِی يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ،

Marfat.com

حَلْ خَلَاَتُ الْقَصْوَاءِ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَاَتْ، وَمَا ذٰلِكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَسْأَلُونِي الْيَوْمَ خُطَّةً يُعَظِّمُونَ بِهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا، ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ، فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ، فَجَاءَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ، ثُمَّ أَتَاهُ - يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ - فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ، فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ: أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ، فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: أَيْ غُدَرُ أَوَ لَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا الْإِسْلَامُ فَقَدْ قَبِلْنَا، وَأَمَّا الْمَالُ فَإِنَّهُ مَالُ غَدْرٍ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ 6) وَقَصَّ الْخَبَرَ - فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلٰى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا فَانْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا. ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ مُهَاجِرَاتٌ - الْآيَةَ - فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَعْنِي، فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا، فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ: أَجَلْ قَدْ جَرَّبْتُ بِهِ. فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ، وَفَرَّ الْآخَرُ حَتّٰى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَأَى هٰذَا ذُعْرًا. فَقَالَ: قَدْ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِي، وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: قَدْ أَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ فَقَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ، ثُمَّ نَجَّانِي اللّٰهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى أَتٰى سَيْفَ الْبَحْرِ وَيَنْفَلِتُ أَبُو جَنْدَلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ

❁❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا، اس پر نشان لگایا اور عمرے کا احرام باندھ لیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی تک پہنچے جس سے نیچے اترا جاتا ہے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری بیٹھ گئی لوگوں نے دومرتبہ یہ کہا: اٹھو اٹھو' لیکن وہ اونٹنی اڑ گئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اڑی نہیں ہے اور نہ ہی یہ اس کی عادت ہے' لیکن اسے اُس ذات نے روک لیا ہے، جس نے ہاتھیوں کو روک لیا تھا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کی دستِ قدرت میں میری جان ہے، آج وہ مجھ

Marfat.com

سے جس بھی ایسی شرط کا مطالبہ کریں گے، جس کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم کریں تو وہ چیز میں انہیں عطا کروں گا، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کو جھڑکا، تو وہ کھڑی ہوگئی آپ ﷺ نے ان لوگوں کا راستہ چھوڑ دیا اور حدیبیہ کے آخری کنارے کے پاس آ کر پڑاؤ کیا، وہاں ایک کنویں کے پاس پڑاؤ کیا جس میں پانی تھوڑا سا تھا، وہاں بدیل بن ورقاء آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر وہ آیا، یعنی عروہ بن مسعود آیا، وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا وہ جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی بات کرتا تھا تو نبی اکرم ﷺ کی داڑھی کو ہاتھ لگاتا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے ان کے پاس تلوار تھی انہوں نے سر پر خود لیا ہوا تھا، انہوں نے اپنی تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارا اور بولے: ان کی داڑھی سے اپنے ہاتھ کو پیچھے رکھو، عروہ نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا اور دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: مغیرہ بن شعبہ، عروہ نے کہا: اے وعدہ خلاف! کیا میں تمہاری وعدہ خلافی کی وجہ سے (فساد ختم کرنے کی) کوشش نہیں کرتا رہا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ تھے انہوں نے ان لوگوں کو قتل کر دیا اور ان کا مال حاصل کر لیا، پھر وہ آئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو ہم اسے قبول کر لیتے ہیں جہاں تک مال کا تعلق ہے تو یہ دھوکے کا مال ہے ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تحریر کرو، یہ وہ معاہدہ ہے، جو اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ نے کیا ہے، اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں: سہیل نے عرض کی: یہ شرط ہے کہ ہم میں سے جو شخص بھی آپ ﷺ کے پاس آئے گا اگرچہ وہ آپ ﷺ کے دین کا ماننے والا ہو، آپ ﷺ اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے جب وہ معاہدہ تحریر کر کے فارغ ہوئے تو راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اٹھو اور قربانی کر لو اور سر مونڈ لو، پھر کچھ مومن خواتین ہجرت کر کے آئیں، جس کا ذکر قرآن میں ہے:

''تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس بات سے منع کیا کہ وہ ان خواتین کو واپس کریں اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ مہر واپس کر دیں''۔

نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے، تو ابوبصیر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب تھے، پھر قریش نے ان کے پیچھے دو لوگوں کو بھیجا، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ان دو آدمیوں کے سپرد کر دیا (جو قریش کی طرف سے آئے تھے) حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ ان دونوں کو ساتھ لے کر نکلے یہاں تک کہ جب یہ دونوں ذوالحلیفہ پہنچے، تو وہاں انہوں نے پڑاؤ کیا اور اپنی کھجوریں کھانے لگے، حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک شخص سے کہا: اللہ کی قسم! اے فلاں! میں تمہاری تلوار کو دیکھ رہا ہوں، یہ بہت عمدہ ہے، تو اس شخص نے میان سے اسے نکالا اور بولا: میں اسے کئی بار آزما چکا ہوں، حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ذرا مجھے دکھانا، پھر حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، جبکہ دوسرا شخص بھاگ کر مدینہ منورہ آ گیا وہ دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہوا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص گھبرایا ہوا لگ رہا ہے، اس شخص نے کہا، اللہ کی قسم! میرے ساتھی کو قتل کر دیا گیا ہے اور مجھے بھی قتل کر دیا جائے گا اسی دوران حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ آ گئے انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

آپ ﷺ کے ذمہ کو پورا کر دیا، آپ ﷺ نے مجھے ان کی طرف لوٹا دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات عطا کر دی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی ماں برباد ہو، یہ جنگ کو بھڑکائے گا، کاش کوئی اس کے لیے ہوتا، جب انہوں نے یہ بات سنی تو انہیں اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ انہیں ان لوگوں کی طرف واپس کریں گے تو وہ وہاں سے نکلے، یہاں تک کہ سمندر کے کنارے آ گئے، پھر (مکہ سے) حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ نکلے اور حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے یہاں تک کہ ان کے پاس (مکہ سے بھاگ کر آنے والوں) کا ایک گروہ اکٹھا ہو گیا۔

2766 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ، يَأْمَنُ فِيهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوفَةً، وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ

❀❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں نے اس شرط پر معاہدہ کیا کہ دس سال تک جنگ نہیں ہوگی، لوگ اس دوران امن کی حالت میں رہیں گے اور ہمارے درمیان کوئی ذہنی اختلاف نہیں ہوگا اور تلواریں نہیں نکالی جائیں گی اور زرہیں نہیں پہنی جائیں گی، یعنی جنگ نہیں ہوگی۔

2767 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، قَالَ: مَالَ مَكْحُولٌ، وَابْنُ اَبِي زَكَرِيَّاءَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَمِلْتُ مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: قَالَ جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَاهُ، فَسَاَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا، وَتَغْزُونَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ

❀❀ خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: جبیر بن نفیر نے کہا: تم ہمارے ساتھ حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ کے پاس چلو، جو نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی ہیں، راوی کہتے ہیں: ہم ان کے پاس آئے، تو جبیر نے ان سے صلح کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب تم رومیوں کے ساتھ صلح کر لو گے، جو امن والی ہوگی، پھر تم اور وہ لوگ ایک دشمن کے ساتھ مقابلہ کریں گے جو ان سے پرے ہوگا''۔

بَابٌ فِي الْعَدُوِّ يُؤْتٰى عَلٰى غِرَّةٍ وَيُتَشَبَّهُ بِهِمْ

باب: دشمن پر، اس کی غفلت میں، یکبارگی حملہ کرنا، اور ان کی مشابہت اختیار کرنے والوں (کا حکم)

2767–اسناده صحيح. عيسى بن يونس: هو ابن ابى اسحاق السبيعى. واخرجه ابن ماجه (4089) من طريق عيسى بن يونس، بهذا الاسناد. واخرجه ايضاً (/4089 م) من طريق الوليد بن مسلم، عن الاوزاعى، به. وهو فى "مسند احمد" (16825) عن روح بن عبادة، و"صحيح ابن حبان" (6708) و (6709) من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن الاوزاعى.

Marfat.com

2768 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاْذَنْ لِي اَنْ اَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ: نَعَمْ، قُلْ. فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَاَلَنَا الصَّدَقَةَ وَقَدْ عَنَّانَا قَالَ: وَاَيْضًا لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ: اتَّبَعْنَاهُ فَنَحْنُ نَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ اَمْرُهُ، وَقَدْ اَرَدْنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ، قَالَ كَعْبٌ: اَيَّ شَيْءٍ تَرْهَنُوْنِي؟ قَالَ: وَمَا تُرِيْدُ مِنَّا؟ قَالَ: نِسَائَكُمْ. قَالُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ نَرْهَنُكَ نِسَائَنَا فَيَكُونُ ذٰلِكَ عَارًا عَلَيْنَا. قَالَ: فَتَرْهَنُوْنِي اَوْلَادَكُمْ. قَالُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا. فَيُقَالُ: رُهِنْتَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ. قَالُوْا: نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ - يُرِيْدُ السِّلَاحَ - قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اَتَاهُ نَادَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَهُوَ مُتَطَيِّبٌ يَنْضَحُ رَاْسُهُ، فَلَمَّا اَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ وَقَدْ كَانَ جَاءَ مَعَهُ بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ اَوْ اَرْبَعَةٍ فَذَكَرُوا لَهُ قَالَ: عِنْدِي فُلَانَةُ وَهِيَ اَعْطَرُ نِسَاءِ النَّاسِ. قَالَ: تَاْذَنُ لِي فَاَشُمَّ. قَالَ: نَعَمْ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَاْسِهِ فَشَمَّهُ قَالَ: اَعُوْدُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَاْسِهِ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ: دُوْنَكُمْ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون کعب بن اشرف کو قتل کرے گا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے؟ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے عرض کی: پھر مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے اپنی طرف سے کوئی جھوٹی بات کہہ دوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے تم کہہ دینا، وہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور بولے: ان صاحب نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا ہے اور ہمیں بہت تنگ کیا ہوا ہے، تو کعب بن اشرف نے کہا: آگے چل کے تم ان سے اور بھی زیادہ اُکتا جاؤ گے، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیونکہ ہم ان کی پیروی زیادہ کر چکے ہیں، اس لیے انہیں فوراً چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں ہے، جب تک ہم یہ نہیں دیکھ لیتے کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ ہماری یہ خواہش ہے کہ تم چند ایک وسق اناج ہمیں دے دو، کعب نے دریافت کیا: تم رہن کے طور پر کیا چیز دو گے؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ کعب نے کہا: تم اپنی عوتیں دے دو، محمد بن مسلمہ نے کہا: سبحان اللہ! تم عرب کے حسین ترین شخص ہو، اگر ہم نے اپنی عوتیں تمہارے پاس رہن کے طور پر رکھوا دیں، تو یہ چیز ہمارے لیے عار کا باعث ہوگی، کعب نے کہا: پھر تم اپنی اولاد کو میرے پاس رہن رکھوا دو، انہوں نے کہا: سبحان اللہ! ہم میں سے کسی ایک کے بیٹے کو برا کہتے ہوئے یہ کہا جائے گا: اسے ایک یا دو وسق کے عوض میں رہن رکھ دیا گیا تھا، تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس رہن رکھوا دیتے ہیں، کعب نے کہا: ٹھیک ہے، جب وہ اس کے پاس آئے اور بلند آواز میں اسے پکارا، تو وہ نکل کر ان کے پاس آیا، اس نے اس وقت خوشبو لگا رکھی تھی اور اس کے سر سے خوشبو پھوٹ رہی تھی، جب وہ ان کے پاس آ کر بیٹھا، تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین چار ساتھی تھے ان حضرات نے اس کے سامنے اس (خوشبو) کا تذکرہ کیا تو وہ بولا: میرے گھر میں فلاں عورت ہے، (یعنی وہ عورت میری بیوی ہے) جو سب سے زیادہ بہترین خوشبو

Marfat.com

والی ہے، تو محمد بن مسلمہ نے کہا: تم مجھے اجازت دو گے کہ میں تمہاری خوشبو کو سونگھ لوں؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھایا اور جب اس پر قابو پالیا، تو بولے: اس پر حملہ کردو، ان لوگوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔

2769 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ الْهَمْدَانِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان نے دھوکے سے قتل کرنے کو ختم کر دیا ہے، تو کوئی مومن دھوکے سے قتل نہ کرے''

بَابٌ فِي التَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فِي الْمَسِيرِ

باب: سفر کے دوران، ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہنا

2770 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ وَيَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنگ، حج یا عمرے (کے سفر سے) واپس تشریف لاتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے اور یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اسے کے لیے مخصوص ہے، حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ کر دکھایا، اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور صرف اس نے (دشمن) کے لشکروں کو پسپا کر دیا''

بَابٌ فِي الْاِذْنِ فِي الْقُفُولِ بَعْدَ النَّهْيِ

باب: (پہلے کی) ممانعت کے بعد، اب واپسی کی اجازت

2771 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ) (التوبة: 44)، اَلْاٰيَةَ نَسَخَتْهَا الَّتِي فِي النُّورِ: (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ) (النور: 62)، اِلٰى قَوْلِهِ: (غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس آیت ''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں' وہ تم سے اجازت نہیں مانگیں گے''۔ اس آیت کو سورہ نور میں موجود اس آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ ''بے شک ایمان والے وہ لوگ

ہیں جواللہ اوراس کے رسول پرایمان رکھتے ہیں'' یہ آیت یہاں تک ہے ''مغفرت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے''

بَابٌ فِیْ بِعْثَةِ الْبُشَرَاءِ

باب: خوشخبری سنانے والے کو بھیجنا

2772 - حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا عِيسٰى، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تُرِيحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ؟ فَاَتَاهَا فَحَرَّقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ اَحْمَسَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ يُكْنَى اَبَا اَرْطَاةَ

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم ذوخلصہ (نامی بتکدے) سے مجھے آرام نہیں پہنچاؤ گے؟ تو وہ وہاں گئے اورانہوں نے اسے جلایا، پھرانہوں نے احمس قبیلے کے ایک شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سنائے، اس شخص کی کنیت ابوارطاۃ تھی۔

بَابٌ فِیْ اِعْطَاءِ الْبَشِيْرِ

باب: خوشخبری سنانے والے کو (انعام) دینا

2773 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ، فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ - وَقَصَّ ابْنُ السَّرْحِ الْحَدِيْثَ - قَالَ: وَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ . حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَیَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِیْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّی فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ، ثُمَّ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا فَسَمِعْتُ صَارِخًا يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ، فَلَمَّا جَائَنِی الَّذِی سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِیْ نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَیَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَامَ اِلَیَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِیْ وَهَنَّانِی

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مسجد میں آتے تھے، وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے پھر (لوگوں سے یعنی ان سے ملنے کے لیے) بیٹھ جاتے تھے، اس

2773–اسناده صحيح. يونُس: هو ابن يزيد الايلی، وابن وهب: هو عبد الله، وابن السَّرح: هو احمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو بن السَّرْح ابو الطاهر. واخرجه مطولاً البخاری (4418)، ومسلم (2769) من طريق ابن شهاب الزهری، بهذا الاسناد. واخرج قصة صلاة الركعتين منه النسائی فی "المجتبى" (731) من طريق ابن شهاب الزهری، به. واخرج قصة البشارة وتهنئة طلحة بن عبيد الله النسائی فی "الكبرى" (11168) من طريق ابن شهاب، به. وهو فی "مسند احمد" (15789) و (27175)، وفی "صحيح ابن حبان" (3370)

کے بعد ابن سرح نے پورا واقعہ بیان کیا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ بات چیت کرنے سے منع کر دیا، یعنی جب تین آدمیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع کر دیا، یہاں تک کہ جب کافی دن گزر گئے، تو میں اپنے چچازاد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا، میں نے انہیں سلام کیا، اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا، پھر پچاسویں رات کی صبح میں اپنے گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کر رہا تھا، اسی دوران میں نے ایک شخص کو بلند آواز میں یہ کہتے ہوئے سنا: اے کعب بن مالک! تمہارے لیے خوشخبری ہے، جب وہ میرے پاس آیا، تو میں نے اس کی آواز کو سنا، وہ مجھے خوشخبری دے رہا ہے، تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر وہ اسے پہنا دیئے، پھر میں روانہ ہوا، یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا، نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف فرما تھے، حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر دوڑتے ہوئے میرے پاس آئے، انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

بَابٌ فِیْ سُجُودِ الشُّكْرِ

باب: سجدہ شکر ادا کرنا

2774 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا جَائَهُ اَمْرُ سُرُوْرٍ اَوْ بُشِّرَ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ

❁❁ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ ﷺ کے پاس کوئی خوشی کی خبر آتی تھی، یا آپ ﷺ کو کوئی خوشخبری سنائی جاتی تھی تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں چلے جاتے تھے۔

2775 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ، حَدَّثَنِیْ مُوْسٰی بْنُ یَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ -

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهُوَ یَحْیَی بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ - عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِیْدُ الْمَدِیْنَةَ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِیبًا مِنْ عَزْوَرَا نَزَلَ، ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِیْلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِیْلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا - ذَكَرَهُ اَحْمَدُ ثَلَاثًا - قَالَ: اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِیْ، فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا شُكْرًا لِرَبِّیْ، ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ، فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ الثُّلُثَ الْاٰخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَشْعَثُ بْنُ اِسْحَاقَ اَسْقَطَهُ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حِیْنَ حَدَّثَنَا بِهٖ، فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ عَنْهُ مُوْسٰی بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِیُّ

Marfat.com

❀❀ عامر بن سعد (اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے روانہ ہوئے، ہم مدینہ منورہ جانا چاہ رہے تھے، جب ہم ''عزورا'' کے قریب پہنچے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، اللہ تعالیٰ سے کچھ دیر دعا مانگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے اور کافی دیر سجدے میں رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کیے، اللہ تعالیٰ سے کچھ دیر دعا مانگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے اور کافی دیر سجدے میں رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ کچھ دیر کے لیے بلند کیے پھر سجدے میں چلے گئے، احمد نامی راوی نے تین مرتبہ ایسا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی اور اپنی امت کے لیے شفاعت کی تو اس نے میری ایک تہائی امت کے بارے میں اجازت دیدی، تو میں اپنے پرودگار کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں چلا گیا پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لیے دعا مانگی تو اس نے مجھے میری دو تہائی امت کے بارے میں اختیار دے دیا تو میں سجدے میں چلا گیا تا کہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کروں پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کے بارے میں دعا مانگی تو اس نے مجھے باقی رہ جانے والا باقی ایک تہائی حصہ بھی عطا کر دیا، تو میں اپنے پرودرگار کے حضور سجدے میں چلا گیا۔

بَابٌ فِي الطُّرُوقِ

باب: (طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت گھر آنا

2776 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْتِيَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ طُرُوقًا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص (طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت اپنے گھر جائے۔

2777 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلَ اللَّيْلِ

❀❀ حضرت جابر، رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی جب سفر سے واپس آئے تو گھر واپس جانے کا بہترین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے''

2778 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

2776–اسناده صحيح. واخرجه البخاری (1801) و (5243)، ومسلم باثر (1928)، والنسائی فی "الكبرى" (9096) من طريق محارب بن دثار، به. واخرجه الترمذی (2909) من طريق نبيح العنزی، عن جابر بن عبد الله. وهو فی "مسند احمد" (14191)، و"صحيح ابن حبان" (4182).

Marfat.com

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ: اَمْهِلُوا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: الطُّرُوقُ: بَعْدَ الْعِشَاءِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا بَاْسَ بِهِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، جب ہم نے (مدینہ منورہ میں) داخل ہونے کا ارادہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ذرا ٹھہر جاؤ، تا کہ ہم رات کے وقت داخل ہوں، تا کہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت بال سنوار لے اور جس عورت کا شوہر (طویل عرصے سے گھر سے باہر تھا) وہ زیر ناف بال صاف کر لے

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زہری کہتے ہیں: طروق سے مراد عشاء کے بعد آنا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر کوئی مغرب کے بعد آ جائے، تو اس میں بھی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِي التَّلَقِّي

باب: (طویل سفر سے واپس آنے والوں کا) استقبال کرنا

2779 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ، فَلَقِيتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

❁❁ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے آئے، دوسرے بچوں کے ساتھ، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، ہم نے ثنیہ الوداع پر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا)

بَابٌ فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ اِنْفَادِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ اِذَا قَفَلَ

باب: (جہاد سے) واپسی پر زادِ سفر کو ختم کر دینے کا مستحب ہونا

2780 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ لِي مَالٌ اَتَجَهَّزُ بِهِ، قَالَ: اذْهَبْ اِلٰى فُلَانٍ الْاَنْصَارِيِّ فَاِنَّهُ كَانَ قَدْ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ، فَقُلْ لَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ ادْفَعْ اِلَيَّ مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ. فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: ذٰلِكَ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: يَا فُلَانَةُ، ادْفَعِي لَهُ مَا جَهَّزْتِنِي بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا، فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ اللّٰهُ فِيهِ

2780- اسناده صحيح. ثابت البُناني: هو ابن اسلم، وحماد: هو ابن سلمة. واخرجه مسلم (1894) من طريق حماد بن سلمة، به. وهو في "مسند احمد" (13160)، و"صحيح ابن حبان" (4730).

Marfat.com

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے کا ایک نوجوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں، لیکن میرے پاس مال نہیں ہے، جس کے ذریعے میں اس کے لیے ساز وسامان حاصل کروں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فلاں انصاری کے پاس جاؤ، اس نے جہاد کا ساز وسامان تیار کرلیا تھا، لیکن وہ بیمار ہوگیا ہے، اسے تم یہ کہو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سلام کہا ہے اور پھر تم اس سے یہ کہنا کہ تم نے جہاد کے لیے جو تیاری کی تھی، وہ ساز و سامان مجھے دے دو، وہ نوجوان اس انصاری کے پاس آیا اور اسے یہ بات کہی، تو اس نے اپنی بیوی سے کہا: اے فلاں عورت! تم نے میرے لیے جو ساز وسامان تیار کیا تھا، وہ اس شخص کو دے دو، تم اس میں سے کوئی بھی چیز روکنا نہیں، اللہ کی قسم! اگر تم نے اس میں کوئی بھی چیز روکی، تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہیں رکھے گا۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ

باب: سفر سے واپسی پر (مسجد میں آ کر نفل) نماز ادا کرنا

2781 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِمَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا - قَالَ الْحَسَنُ: فِي الضُّحَى - فَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر ہمیشہ دن کے وقت تشریف لاتے تھے۔ حسن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد میں آتے تھے وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے، پھر (لوگوں سے ملاقات کے لیے) تشریف فرما ہو جاتے تھے۔

2782 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقْبَلَ مِنْ حَجَّتِهِ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ عَلَى بَابِ مَسْجِدِهِ، ثُمَّ دَخَلَهُ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ يَصْنَعُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے حج سے واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے دروازے پر اپنی سواری کو بٹھایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

بَابٌ فِیْ کِرَاءِ الْمَقَاسِمِ

باب: تقسیم کرنے کا کرایہ وصول کرنا

2783 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا الزَّمْعِیُّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْقُسَامَةَ. قَالَ: فَقُلْنَا: وَمَا الْقُسَامَةُ؟ قَالَ: الشَّیْءُ يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَجِیءُ فَيَنْتَقِصُ مِنْهُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تم قسامہ سے بچو، راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: قسامہ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسی چیز جو لوگوں کے درمیان مشترکہ ہو اور (کوئی شخص) اس میں سے (اپنے طور پر کچھ نکال لے)

2784 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْقَعْنَبِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكٍ يَعْنِی ابْنَ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، قَالَ: الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَاْخُذُ مِنْ حَظِّ هٰذَا وَحَظِّ هٰذَا

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:
''کوئی شخص کچھ لوگوں کا امیر ہو اور وہ اِس کا بھی حصہ حاصل کر لے اور اُس کا بھی حصہ حاصل کر لے''

بَابٌ فِی التِّجَارَةِ فِی الْغَزْوِ

باب: جہاد کے دوران تجارت کرنا

2785 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِی ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدٍ يَعْنِی ابْنَ سَلَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ: لَمَّا فَتَحْنَا خَيْبَرَ اَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْیِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ غَنَائِمَهُمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ حِيْنَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ رَبِحْتُ رِبْحًا مَا رَبِحَ الْيَوْمَ مِثْلَهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ هٰذَا الْوَادِی قَالَ: وَيْحَكَ، وَمَا رَبِحْتَ؟ قَالَ: مَا زِلْتُ اَبِيعُ وَاَبْتَاعُ حَتّٰى رَبِحْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ اُوقِيَّةٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اُنَبِّئُكَ بِخَيْرِ رَجُلٍ رَبِحَ. قَالَ: مَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

❁❁ عبیداللہ بن سلمان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے انہیں بتایا: جب ہم نے خیبر فتح کر لیا تو لوگوں نے اپنی اپنی غنیمت نکال لیں، یعنی سامان اور قیدی، اور پھر انہیں فروخت کرنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کے فارغ ہوئے، تو ایک آدمی آیا اور بولا: یارسول اللہ! میں نے آج اتنا منافع حاصل کیا ہے کہ اس بستی کے رہنے والوں میں سے کسی نے بھی کبھی اتنا

Marfat.com

منافع حاصل نہیں کیا ہوگا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا استیاناس ہو، تم نے کیسے اتنا منافع حاصل کرلیا؟ اس نے کہا: میں مسلسل خرید وفروخت کرتا رہا، یہاں تک کہ مجھے تین سواوقیہ کا منافع حاصل ہوا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں منافع حاصل کرنے والے شخص کے بارے میں بتاتا ہوں، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سا شخص ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد دو رکعات (ادا کرنے والا شخص)

بَابٌ فِیْ حَمْلِ السِّلَاحِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کے علاقے کی طرف ہتھیار لے جانا

2786 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ ذِی الْجَوْشَنِ رَجُلٍ مِنَ الضِّبَابِ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ فَرَغَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ بِابْنِ فَرَسٍ لِی يُقَالُ لَهَا: الْقَرْحَاءُ، فَقُلْتُ: يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ جِئْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِتَتَّخِذَهُ. قَالَ: لَا حَاجَةَ لِی فِيْهِ، وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَقِيضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرٍ فَعَلْتُ. قُلْتُ: مَا كُنْتُ اَقِيضُهُ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ قَالَ: فَلَا حَاجَةَ لِی فِيْهِ

❁❁ حضرت ذوالجوشن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، یہ آپ ﷺ کے اہل بدر سے فارغ ہونے کے بعد کی بات ہے، میں اپنے گھوڑے کے بچے کو ساتھ لے کر آیا تھا، جس کا نام ''قرحاء'' تھا میں نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! میں آپ ﷺ کے پاس ''قرحاء'' لے کے آیا ہوں، تاکہ آپ ﷺ اسے حاصل کرلیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، اگر تم چاہو تو میں تمہیں بدر کی زرہوں میں سے کوئی چنی گئی زرہ دے دیتا ہوں، میں نے عرض کی: آج تو میں اس کے بدلے میں کوئی غلام بھی نہیں لوں گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابٌ فِی الْاِقَامَةِ بِاَرْضِ الشِّرْكِ

باب: اہل شرک کی سرزمین پر رہائش اختیار کرنا

2787 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، حَدَّثَنِیْ خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَمَّا بَعْدُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَاِنَّهُ مِثْلُهُ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے (خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ''امابعد!'' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص مشرکین کے ساتھ میل جول رکھے اور ان کے ساتھ رہائش رکھے وہ ان کی مانند شمار ہوگا''

Marfat.com

كِتَابُ الضَّحَايَا

کتاب: قربانی کے بارے میں روایات

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِيجَابِ الْاَضَاحِيّ

باب: قربانی کے واجب ہونے کے بارے میں جو منقول ہے

2788 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، ح وحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ عَامِرٍ اَبِيْ رَمْلَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: وَنَحْنُ وُقُوفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً، اَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هٰذِهِ؟ الَّتِي يَقُوْلُ النَّاسُ الرَّجَبِيَّةُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: الْعَتِيرَةُ مَنْسُوخَةٌ هٰذَا خَبَرٌ مَنْسُوخٌ

❀❀ حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ، عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! ہر گھر والوں پر، ہر سال قربانی اور عتیرہ لازم ہے، کیا تم لوگ جانتے ہو؟ عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہ ہے، جسے لوگ ''رجبیہ'' کہتے ہیں''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''عتیرہ'' منسوخ ہے اور یہ روایت منسوخ ہے۔

2789 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِيْ سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ، عَنْ عِيسٰى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ. قَالَ الرَّجُلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا اُضْحِيَّةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَتِلْكَ

2788–حسن، وهذا اسناد ضعيف لجهالة ابى رملة واسمه عامر، وقد تابعه حبيب ابن مخنف، وقواه الحافظ فى "الفتح" /10 4، وحسنه الترمذى. بشر: هو ابن المفضل، ويزيد: هو ابن هارون، ومُسدد: هو ابن مسرهد. واخرجه ابن ماجه (3125)، والترمذى (1596) من طريق عبد الله بن عون، به. وهو فى "مسند احمد" (17889). واخرجه عبد الرزاق (8001) و (8159)، وعنه احمد (20730)

Marfat.com

تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے قربانی کے دن کو عید کے طور پر منانے کا حکم دیا گیا ہے، اسے (عید) اللہ تعالیٰ نے، اس امت کے لیے بنایا ہے'' ایک شخص نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر مجھے صرف دودھ دینے والا جانور ملتا ہے، تو کیا میں اس کی قربانی کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اپنے بال کاٹ لو، ناخن تراش لو، مونچھیں چھوٹی کرلو، زیر ناف بال مونڈ لو، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ تمہاری مکمل قربانی ہوگی''۔

بَابُ الْاُضْحِيَّةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی طرف سے قربانی کرنا

2790 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِی الْحَسْنَاءِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّی بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِّیَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّی عَنْهُ

❀❀ حنش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے دو مینڈھے قربان کیے، میں نے ان سے دریافت کیا: یہ (عمل) کس وجہ سے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول نے مجھے یہ وصیت کی تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کیا کروں، تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (بھی) قربانی کرتا ہوں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ فِی الْعَشْرِ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُضَحِّیَ

باب: جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو، اس کا (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں بال کاٹنا

2791 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ اللَّيْثِیُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَاِذَا اَهَلَّ هِلَالُ ذِی الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّیَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اخْتَلَفُوا عَلٰى مَالِكٍ، وَعَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، فِیْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ بَعْضُهُمْ عُمَرُ، وَاَكْثَرُهُمْ قَالَ عَمْرٌو

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِیُّ الْجُنْدُعِیُّ

2791–حديث صحيح، وهذا اسناد حسن من اجل محمد بن عمرو -وهو ابن علقمة اليثى- وهو متابع. واخرجه مسلم (1977) عن عُبيد الله بن معاذ، بهذا الاسناد. واخرجه مسلم (1977)، والترمذى (1602)، والنسائى (4361) و (4362) من طريق عَمرو بن مسلم -وقيل: عُمر بن مسلم، وكلاهما وارد فى اسمه -، به. واخرجه مسلم (1977)، والنسائى (4364) من طريق عبد الرحمن بن حميد بن عبد الرحمن، عن سعيد بن المسيب، به.

Marfat.com

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس کے پاس قربانی کا جانور ہو، جسے اس نے ذبح کرنا ہو، تو جب ذوالحج کا چاند نظر آ جائے، تو اس شخص کو قربانی کر لینے تک، اپنے بال یا ناخن نہیں تراشنے چاہییں''۔

صلی اللہ علیہ وسلم (امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راویوں نے عمرو بن مسلم نامی راوی کے بارے میں، امام مالک اور محمد بن عمرو پر، اختلاف کیا ہے، بعض نے اس کا نام ''عمر'' جبکہ اکثر نے اس کا نام ''عمرو'' روایت کیا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ عمرو بن مسلم بن اکیمہ لیثی جندعی ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا

باب: کون (سے جانوروں کی) قربانی مستحب ہے

2792 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِىْ سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِىْ سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِىْ سَوَادٍ، فَاُتِىَ بِهٖ فَضَحّٰى بِهٖ. فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ هَلُمِّى الْمُدْيَةَ. ثُمَّ قَالَ: اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ. فَفَعَلَتْ فَاَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ، فَاَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ. ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا، جس کے پاؤں آنکھوں اور پیٹ پر کالے بال ہوں، وہ لایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قربانی کرنے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عائشہ! چھری لاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرو، میں نے ایسا کر لیا، تو آپ نے چھری لی، اس مینڈھے کو پکڑ کر اسے لٹایا اور اسے ذبح کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، اے اللہ! اسے محمد اور آلِ محمد، اور محمد کی امت کی طرف سے قبول کر لے'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قربان کر دیا''۔

2793 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهٖ قِيَامًا، وَضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے سات اونٹ، کھڑے کر کے

2793-اسناده صحيح. وُهَيب : هو ابن خالد. واخرجه البخارى (1551) و (1712) و (1714) و (5554) من طريق ايوب السختانى، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (13831). واخرجه بنحوه البخارى (5553) من طريق عبد العزيز بن صهيب، والنسائى (4388) من طريق محمد بن سيرين، و (4386) من طريق ثابت البنانى، ثلاثتهم عن انس . وهو فى "مسند احمد" (11984) و (12120) و (12830).

Marfat.com

نحر کیے، جبکہ مدینہ منورہ میں، آپ ﷺ نے دو مینڈھے قربان کیے تھے، جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے۔

2794 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ يَذْبَحُ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى صَفْحَتِهِمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے، سینگوں والے، چتکبرے دو مینڈھوں کی قربانی کی، آپ نے ذبح کرتے ہوئے، تکبیر کہی، بسم اللہ پڑھی، اور اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا۔

2795 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مُوجَاَيْنِ، فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهِ بِاسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن، دو مینڈھے قربان کیے، جو سینگھوں والے تھے، چتکبرے تھے اور خصی تھے، جب آپ نے انہیں قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی:

''میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر یکسوئی سے گامزن رہتے ہوئے، اور میں مشرک نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت' اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں، اے اللہ! یہ (قربانی) تیری طرف سے ہے، اور تیرے لیے ہے، یہ حضرت محمد ﷺ اور ان کے امت کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے'' پھر آپ ﷺ نے (انہیں) ذبح کر دیا۔

2796 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يُضَحِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيلٍ، يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، وَيَاْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سینگوں والا 'نر' مینڈھا قربان کیا کرتے تھے۔ جس کی آنکھوں، منہ اور پاؤں (کے پاس) سیاہی (یعنی سیاہ بال) ہوتے تھے۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ السِّنِّ فِي الضَّحَايَا

باب: کتنی عمر کے جانور کی قربانی جائز ہے

2796–اسناده صحيح . جعفر : هو ابن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب، المعروف بالصادق، وحفص : هو ابن غياث . واخرجه ابن ماجه (3128)، والترمذي (1570)، والنسائي (4390) من طريق حفص بن غياث، بهذا الاسناد. وهو في "صحيح ابن حبان" (5902).

Marfat.com

2797 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ الْحَرَّانِیُّ، حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یَعْسُرَ عَلَیْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف ''مسنہ'' کی قربانی کرو، البتہ اگر اس (کے حصول) میں تمہیں دشواری ہو، تو بھیڑ کا ''جذع'' ذبح کردو''

2798 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طُعْمَةَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ، قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِهٖ ضَحَایَا، فَاَعْطَانِیْ عَتُوْدًا جَذَعًا. قَالَ: فَرَجَعْتُ بِهٖ اِلَیْهِ فَقُلْتُ لَهٗ: اِنَّهٗ جَذَعٌ. قَالَ: ضَحِّ بِهٖ فَضَحَّیْتُ بِهٖ

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں قربانی کے جانور تقسیم کیے تو آپ نے مجھے بکری کا بچہ ''جذع'' عطا کردیا، میں اسے لے کر واپس آنے گا، تو میں نے عرض کی: یہ ''جذع'' ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قربانی کردو، تو میں نے اس کی قربانی کی دی۔

2799 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَهٗ: مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ، فَاَمَرَ مُنَادِیًا فَنَادَى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ: اِنَّ الْجَذَعَ یُوَفِّیْ مِمَّا یُوَفِّیْ مِنْهُ الثَّنِیُّ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهُوَ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ

❁❁ عاصم بن کلیب، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک صحابی کے ساتھ تھے، جن کا نام مجاشع تھا اور ان کا تعلق بنوسلیم (قبیلے) سے تھا، (قربانی کے لیے) بکریاں کم پڑ گئیں، تو ان کے حکم کے تحت یہ اعلان کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جذع (ایک سال کا بچہ) ثنی (دودانت والے جانور) کی جگہ کفایت کر جاتا ہے''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

2800 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ. فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ

2798-واخرجه احمد (21690)، والبزار فی "مسنده" (3776)، وابن حبان (5899)، والطبرانی فی "الکبیر" (5217) و (5218) و (5219) و (5220)، وفی "الاوسط" (210)، والبیهقی 9/ 270 من طرق عن محمد بن اسحاق، بهذا الاسناد. واخرجه البخاری (2300)، ومسلم (1965)، وابن ماجه (3138)، والترمذی (1576)، والنسائی (4379) من طریق ابی الخیر مرثد بن عبد الله الیزنی، والبخاری (5547)، ومسلم (1965)، والترمذی (1577)، والنسائی (4380) و (4381)

Marfat.com

اَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ، وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ، فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِي وَجِيْرَانِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ. فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَهَلْ تُجْزِءُ عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَنْ تُجْزِءَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن، نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جس نے ہمارے (ساتھ) نماز ادا کی (اور پھر) ہمارے طریقے کے مطابق قربانی کی، اس نے قربانی کو پالیا۔ اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو تو وہ صرف بکری کا گوشت ہے، تو حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے نماز کے لیے آنے سے پہلے قربانی کر لی تھی، میں تو یہ سمجھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے، اس لیے میں نے اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کے لیے جلدی کھانے کا بندوبست کر لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ صرف بکری کا گوشت ہے، انہوں نے عرض کی: میرے پاس بکری کا ایک سالہ بچہ ہے، جس کا گوشت دو بڑی بکریوں سے زیادہ ہے، تو کیا وہ میری طرف سے کفایت کر جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! لیکن یہ تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا''۔

2801 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ: اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ماموں، حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کر لی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہاری بکری صرف گوشت والی بکری ہے'' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس گھر میں پلا ہوا، بکری کا ایک سال کا بچہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ذبح کر لو، لیکن تمہارے علاوہ کسی اور کے لیے یہ جائز نہیں ہوگا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا

باب: کون سے (جانوروں کی) قربانی مکروہ ہے

2800- اسناده صحيح. الشّعبي: هو عامر بن شَراحيل، ومنصور: هو ابن المعتمر وابو الاحوص: هو سلام بن سُلَيم، ومُسَدد: هو ابن مُسَرهَد. واخرجه البخاری (955) و (983)، ومسلم (1961)، والنسائي (1581) و (4395) من طريق منصور بن المعتمر، به. واخرجه بنحوه البخاری (965) و (968) و (976) و (5545) و (5560)، ومسلم (1961)، والنسائی (1563) من طريق زبيد اليامی، والبخاری (5563)، ومسلم (1961)، من طريق فراس بن يحيىٰ، ومسلم (1961) من طريق داود بن ابی هند، و (1961) من طريق عاصم الاحول، اربعتهم عن عامر الشعبی، به. واخرجه بنحوه كذلك البخاری (5557)، ومسلم (1961) من طريق ابی جُحيفة، عن البراء. وهو فی "مسند احمد" (18481)، و"صحيح ابن حبان" (5906) و (5911).

Marfat.com

2802 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمِرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ. فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ، وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ: أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ - فَقَالَ -: الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي. قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ. قَالَ: مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَيْسَ لَهَا مُخٌّ

❁❁ عبید بن فیروز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کون سے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے؟

انہوں نے جواب دیا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، میری انگلیاں آپ کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں اور میرے پورے آپ کے پوروں سے چھوٹے ہیں (آپ نے انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا:) ''چار طرح کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے، ایسا کانا (جانور) جس کا کانا پن ظاہر ہو، ایسا بیمار (جانور) جس کی بیماری ظاہر ہو، ایسا لنگڑا (جانور) جس کا لنگڑا پن واضح ہو، اور اتنا کمزور جانور کہ اس کی ہڈیوں میں گودا ہی نہ ہو''

(راوی کہتے ہیں:) میں نے (حضرت براء رضی اللہ عنہ سے) کہا: میں اس بات کو بھی ناپسند کرتا ہوں کہ اس کے سینگ میں نقص ہو، تو انہوں نے فرمایا: اگر تم اسے ناپسند کرتے ہو، تو اسے چھوڑ دو، لیکن کسی اور کے لیے اسے حرام قرار نہ دو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یعنی جس کا ''گودا'' نہ ہو۔

2803 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا، ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا عِيسَى الْمَعْنَى، عَنْ ثَوْرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ ذُو مِصْرٍ، قَالَ: أَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْوَلِيدِ، إِنِّي خَرَجْتُ أَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِي غَيْرَ ثَرْمَاءَ فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَفَلَا جِئْتَنِي بِهَا. قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَجُوزُ عَنْكَ وَلَا تَجُوزُ عَنِّي. قَالَ: نَعَمْ، إِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا أَشُكُّ، إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُصْفَرَّةِ، وَالْمُسْتَأْصَلَةِ، وَالْبَخْقَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ، وَكَسَرَا، وَالْمُصْفَرَّةُ: الَّتِي تُسْتَأْصَلُ أُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ سِمَاخُهَا وَالْمُسْتَأْصَلَةُ: الَّتِي اسْتُؤْصِلَ قَرْنُهَا مِنْ أَصْلِهِ، وَالْبَخْقَاءُ: الَّتِي تُبْخَقُ عَيْنُهَا، وَالْمُشَيَّعَةُ: الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا، وَالْكَسْرَاءُ: الْكَسِيرَةُ

❁❁ یزید ذو مصر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، میں نے کہا: اے ابوولید! میں قربانی کے جانور کی تلاش میں نکلا تو مجھے کوئی ایسا جانور نہیں ملا، جو مجھے پسند آتا، صرف ایک جانور پسند آیا، جس کے دانت گر چکے تھے، میں نے اسے مکروہ خیال کیا، آپ (اس بارے میں) کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم اسے میرے پاس کیوں نہیں لے آئے، میں نے کہا: سبحان اللہ! وہ آپ کی طرف سے جائز ہوگا اور میری طرف سے جائز نہیں ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! کیونکہ تم (اس کے جواز

Marfat.com

میں) شک کرتے ہواور میں شک نہیں کرتا، نبی اکرم ﷺ نے ''مصفرہ''، ''مستاصلہ''، ''بخقاء''، ''مشیعہ''، ''کسراء'' (کی قربانی کرنے) سے منع کیا ہے۔

''مصفرہ'' وہ ہے، جس کا کان جڑ سے کاٹ دیا گیا ہو، یہاں تک کہ اس کا سوراخ نظر آنے لگے۔

''مستاصلہ'' وہ ہے، جس کا سینگ جڑ سے نکال دیا گیا ہو۔

''بخقاء'' وہ ہے، جس کی بینائی رخصت ہو جائے، لیکن آنکھ موجود ہو۔

''مشیعہ'' وہ ہے جو کمزوری اور ضعف کی وجہ سے دوسری بکریوں کے ساتھ نہ چل سکے۔

''کسراء'' وہ ہے، جس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہو۔

2804 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَيْنِ، وَلَا نُضَحِّي بِعَوْرَاءَ، وَلَا مُقَابَلَةٍ، وَلَا مُدَابَرَةٍ، وَلَا خَرْقَاءَ، وَلَا شَرْقَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ: فَقُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ: اَذَكَرَ عَضْبَاءَ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَمَا الْمُقَابَلَةُ؟ قَالَ: يُقْطَعُ طَرَفُ الْاُذُنِ. قُلْتُ: فَمَا الْمُدَابَرَةُ؟، قَالَ: يُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْاُذُنِ. قُلْتُ: فَمَا الشَّرْقَاءُ؟ قَالَ: تُشَقُّ الْاُذُنُ. قُلْتُ: فَمَا الْخَرْقَاءُ؟ قَالَ: تُخْرَقُ اُذُنُهَا لِلسِّمَةِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم (قربانی کے جانور کی) آنکھوں اور کانوں کا اچھی طرح جائزہ لے لیں، اور ہم ''عوراء''، ''مقابلہ''، ''مدابرہ''، ''خرقاء''، ''شرقاء'' کی قربانی نہ کریں۔

زہیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابواسحاق سے دریافت کیا: کیا انہوں نے ''عضباء'' کا ذکر کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

میں نے دریافت کیا: ''مقابلہ'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جس کے کان کا کنارہ کٹا ہوا ہو۔

میں نے دریافت کیا: ''مدابرہ'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جس کا کان پیچھے کی طرف سے کٹا ہوا ہو۔

میں نے دریافت کیا: ''شرقاء'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جس کا کان چیر دیا گیا ہو۔

میں نے دریافت کیا: ''خرقاء'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مخصوص نشانی کے لیے جس کے کان میں سوراخ کر دیا گیا ہو۔

2805 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ، وَيُقَالُ لَهُ هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ -

2805- اسناده حسن. جُرَيّ بن كُليب: هو السدوسي، صاحب قتادة، روى عنه قتادة وكان يثني عليه خيراً، وقال الترمذي عن حديثه هذا: حسن صحيح، وصححه الحاكم 4/ 224 ووافقه الذهبي، وذكره العجلي وابن حبان في "الثقات"، وقال ابو حاتم: شيخ لا يحتج بحديثه. واخرجه ابن ماجه (3145)، والترمذي (1581) من طريق قتادة، به. وهو في "مسند احمد" (633) و (791). واخرجه احمد (864) من طريق جابر الجعفي، عن عبد الله بن نُجيّ، عن علي.

Marfat.com

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُضَحَّى بِعَضْبَاءِ الْاُذُنِ وَالْقَرْنِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: جُرَيٌّ: سَدُوسِيٌّ بَصْرِيٌّ لَمْ يُحَدِّثْ عَنْهُ اِلَّا قَتَادَةُ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے (جانور) کی قربانی کرنے سے منع کیا ہے، جس کا کان یا سینگ جڑ سے کٹا ہوا ہو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جری نامی راوی سدوس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے، اس کے حوالے سے صرف قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔

2806 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: مَا الْاَعْضَبُ؟ قَالَ: النِّصْفُ فَمَا فَوْقَهُ

❁❁ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا: ''اعضب'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: (جس کا سینگ) نصف یا اس سے زیادہ (ٹوٹا ہوا ہو)۔

بَابٌ فِي الْبَقَرِ وَالْجَزُوْرِ عَنْ كَمْ تُجْزِءُ؟

باب: گائے اور اونٹ کی قربانی، کتنے لوگوں کی طرف سے ہو سکتی ہے؟

2807 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا نَتَمَتَّعُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيْهَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، ہم نے حج تمتع کرتے ہوئے، ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کی تھی، ہم اس میں حصہ دار بن گئے تھے۔

2808 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گائے سات (آدمیوں) کی طرف سے اور اونٹ سات (آدمیوں) کی طرف سے (قربان کیے جائیں گے)

2809 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، حدیبیہ میں، سات آدمیوں کی

Marfat.com

طرف سے اونٹ اور سات آدمیوں کی طرف سے گائے قربان کی تھیں۔

بَابٌ فِي الشَّاةِ يُضَحَّى بِهَا عَنْ جَمَاعَةٍ

باب: ایک بکری کو چند لوگوں کی طرف سے قربان کرنا

2810 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: شَهِدْتُّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحَى بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهِ وَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، هٰذَا عَنِّي، وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، عیدگاہ میں موجود تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مکمل کیا تو آپ منبر سے نیچے اترے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا، آپ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اسے ذبح کیا اور یہ دعا پڑھی:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، یہ میری طرف سے اور میری امت کے ہر اس شخص کی طرف سے ہے، جو قربانی نہیں کر سکے گا''۔

بَابُ الْإِمَامِ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى

باب: امام کا عیدگاہ میں قربانی کرنا

2811 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أُضْحِيَّتَهُ بِالْمُصَلَّى وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں اپنا قربانی (کا جانور) ذبح کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

بَابٌ فِي حَبْسِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ

باب: قربانی کا گوشت (سنبھال کر) رکھ لینا

2811–حديث صحيح، وهذا اسناد حسن من اجل اسامة - وهو ابن زيد الليثى - فهو صدوق حسن الحديث، ولكنه متابع . ابو اسامة: هو حماد بن اسامة. واخرجه ابن ماجه (3161) من طريق اسامة بن زيد، به . دون ذكر فعل ابن عمر . واخرجه البخارى (982) و (5552)، والنسائى (1589) و (4366) من طريق كثير بن فرقد، و (4367) من طريق عبد الله بن سليمان، كلاهما عن نافع، به . دون ذكر ابن عمر . وهو فى "مسند احمد" (5876). واخرج الموقوف من فعل ابن عمر : البخارىُّ (1710) و (5551) من طريق عُبيد الله ابن عمر و (1711)

Marfat.com

2812 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: دَفَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحَى فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادَّخِرُوا الثُّلُثَ، وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِىَ . قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ذٰلِكَ قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ، وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ، وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْاَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ - اَوْ كَمَا قَالَ - قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهَيْتَ عَنْ اِمْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِى دَفَّتْ عَلَيْكُمْ، فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر دیہاتوں سے، بہت سے لوگ (مدینہ منورہ) آ گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(صرف) تین دن تک کا (گوشت) ذخیرہ کرو، باقی کو صدقہ کرو''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں؛ اس کے بعد (اگلے سال) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! پہلے لوگ اپنی قربانیوں سے (مختلف طرح کے) فوائد حاصل کر لیتے تھے، ان کی چربی جمع کر لیتے تھے، ان کی (کھالوں کے ذریعے) مشکیزے بنا لیتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اب کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے تین دن کے بعد، قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کر دیا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے بکثرت لوگوں کی آمد کی وجہ سے تمہیں منع کیا تھا، اب تم (اس گوشت کو) کھاؤ بھی، صدقہ بھی کرو اور ذخیرہ بھی کرو''

2813 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِى الْمَلِيحِ، عَنْ نُبَيْشَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَىْ تَسَعَكُمْ، فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا، اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❁❁ حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہلے ہم نے تمہیں ان (قربانیوں) کا گوشت، تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا، تاکہ (وہ گوشت) تم سب کو مل جائے، اب اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا کر دی ہے، تو تم اسے کھاؤ بھی، ذخیرہ بھی کرو، اور (صدقہ کر کے) اجر بھی حاصل کرو، خبردار! یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں''۔

بَابٌ فِى الْمُسَافِرِ يُضَحِّى

باب: مسافر کا قربانی کرنا

2814 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِىُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

Marfat.com

صَالِحٍ، عَنْ اَبِی الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَنَا لَحْمَ هٰذِهِ الشَّاةِ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ اُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ثوبان! اس بکری کا گوشت ہمارے لیے سنبھال کر رکھنا، (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو ہمارے مدینہ منورہ آجانے تک میں اس کا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاتا رہا۔

بَابٌ فِی النَّهْيِ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ، وَالرِّفْقِ بِالذَّبِيحَةِ

باب: جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت اور ذبیحہ کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا

2815 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِی قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: خَصْلَتَانِ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا - قَالَ غَيْرُ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ: فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ - وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو باتیں ہیں، جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو لازم قرار دیا ہے، تو جب تم قتل کرو تو حسن سلوک سے (یعنی ایذاء پہنچانے سے گریز کرو)''۔

مسلم کے علاوہ راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''حسن سلوک سے قتل کرو، اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو، آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی چھری تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے''۔

2816 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ، عَلَى الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوْبَ فَرَاَى فِتْيَانًا - اَوْ غِلْمَانًا - قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا، فَقَالَ اَنَسٌ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ

❀❀ ہشام بن زید بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ، حکم بن ایوب کے ہاں آیا، تو انہوں نے کچھ نوجوانوں کو دیکھا کہ وہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر (ان پر نشانہ بازی کرنے) سے منع کیا ہے''۔

بَابٌ فِیْ ذَبَائِحِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کے ذبیحہ (کا حکم؟)

2817 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِیُّ، حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيدَ

Marfat.com

النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 118)، (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121)، فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: (وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ) (المائدة: 5)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

''تم اس میں سے کھالو، جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو''

(ایک اور مقام پر یہ ارشاد فرمایا ہے:)

''اور تم اس میں سے نہ کھاؤ، جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو''

تو اسے منسوخ کر دیا گیا اور اس سے استثناء کرتے ہوئے (یہ فرمایا:)

''اور جن کو کتاب دی گئی، ان کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے''

2818 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: (وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ) (الأنعام: 121) يَقُولُونَ: مَا ذَبَحَ اللّٰهُ فَلَا تَأْكُلُوا وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ فَكُلُوا . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک شیاطین اپنے دوستوں کی طرف الہام کرتے ہیں''، یعنی وہ یہ کہتے ہیں: جسے اللہ تعالیٰ نے ذبح کیا ہو، تم اسے نہ کھاؤ اور جسے تم نے خود ذبح کیا ہو، اسے تم کھالو، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اور تم اس میں سے نہ کھاؤ، جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہیں کیا گیا''

2819 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَائَتِ الْيَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلْنَا، وَلَا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلَ اللّٰهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہودی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: ہم اسے تو کھا سکتے ہیں، جسے ہم نے مار ڈالا ہو اور اسے نہیں کھا سکتے، جسے اللہ تعالیٰ نے مار دیا ہو، (یہ بھلا کیا بات ہوئی؟) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور تم اس میں سے نہ کھاؤ، جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہیں کیا گیا'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَکْلِ مُعَاقَرَةِ الْاَعْرَابِ

باب: بدوی لوگ، ایک دوسرے کے مقابلے میں، فخر کے طور پر جو جانور قربان کرتے ہیں، اسے کھانے (کا حکم؟)

2820 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُعَاقَرَةِ الْاَعْرَابِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اسْمُ اَبِیْ رَیْحَانَةَ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَطَرٍ، وَغُنْدَرٌ اَوْقَفَهُ عَلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتیوں کے معاقرہ (یعنی ایک دوسرے کے مقابلے میں اونٹ ذبح کرنا) سے منع کیا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) غندر نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے۔

بَابٌ فِی الذَّبِیحَةِ بِالْمَرْوَةِ

باب: پتھر کے ذریعے ذبح کیا جانے والا جانور

2821 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَایَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ، قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَی الْعَدُوَّ غَدًا وَلَیْسَ مَعَنَا مُدًی اَفَنَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَرِنْ - اَوْ اَعْجِلْ - مَا اَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَکُلُوا مَا لَمْ یَکُنْ سِنًّا اَوْ ظُفُرًا، وَسَاُحَدِّثُکُمْ عَنْ ذٰلِكَ، اَمَّا السِّنُّ: فَعَظْمٌ، وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشَةِ. وَتَقَدَّمَ بِهٖ سَرْعَانٌ مِنَ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا فَاَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ آخِرِ النَّاسِ، فَنَصَبُوا قُدُورًا، فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَاَمَرَ بِهَا فَاُکْفِئَتْ، وَقَسَمَ بَیْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِیْرًا بِعَشْرِ شِیَاهٍ، وَنَدَّ بَعِیْرٌ مِنْ اِبِلِ الْقَوْمِ، وَلَمْ یَکُنْ مَعَهُمْ خَیْلٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوا بِهٖ مِثْلَ هٰذَا

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی:

''یارسول اللہ! کل ہم نے دشمن کا سامنا کرنا ہے، ابھی ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، تو کیا ہم پتھر یا عصا کی دھار سے ذبح کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرو (یہاں ایک لفظ میں راوی کو شک ہے) جس (ذبیحہ) کا خون بہہ جائے اور (ذبح کے وقت) اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو، اسے کھالو، بشرطیکہ اسے ''سن'' یا ''ظفر'' کے ذریعے ذبح نہ کیا گیا ہو۔

Marfat.com

میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، ''سن'' سے مراد ہڈی ہے، اور ''ظفر'' حبشہ کے مخصوص چھری ہے، کچھ جلد باز لوگ آگے بڑھے، تو انہیں غنیمت میں (بکریاں) پہلے مل گئیں، نبی اکرم ﷺ پیچھے والے لوگوں میں موجود تھے، (پہلے والے لوگوں) نے ہنڈیائیں چڑھادیں، نبی اکرم ﷺ کا گزران ہنڈیاؤں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ کے حکم تحت انہیں الٹا دیا گیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے درمیان مال غنیمت تقسیم کیا، تو آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مساوی قرار دیا، لوگوں کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سرکش ہو گیا، اس وقت ان کے پاس کوئی گھوڑا نہیں تھا، تو ایک شخص نے اس (اونٹ کو) تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اس (اونٹ کو) روک دیا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ جانور بھی بعض اوقات وحشی (درندوں) کی طرح سرکش ہو جاتے ہیں، ان میں سے جو ایسا کرے، اس کے ساتھ اسی طرح کا طرز عمل اختیار کرو''

2822 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، اَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، وَحَمَّادًا حَدَّثَاهُمْ، الْمَعْنَى وَاحِدٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ اَوْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: اَصَدْتُ اَرْنَبَيْنِ فَذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهِمَا

❁❁ حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ (یا شاید صفوان بن محمد) بیان کرتے ہیں: میں نے دو خرگوش شکار کیے، میں نے پتھر کے ذریعے انہیں ذبح کیا، میں نے نبی اکرم ﷺ سے ان کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے مجھے انہیں کھا لینے کا حکم دیا۔

2823 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ، فَاَخَذَهَا الْمَوْتُ فَ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْحَرُهَا بِهِ، فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاَ بِهِ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى اُهَرِيْقَ دَمُهَا، ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا

❁❁ عطاء بن یسار، بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ اُحد کی ایک گھاٹی میں، اونٹنی چرا رہے تھے، وہ مرنے لگی، تو انہیں ایسی کوئی چیز نہیں ملی، جس کے ذریعے وہ اسے نحر کرتے، انہوں نے ایک میخ لی اور اسے نحر کے مقام پر گھونپ دیا، یہاں تک کہ اس کا خون بہہ گیا، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا، تو آپ ﷺ نے اسے کھا لینے کی ہدایت کی۔

2824 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُرَيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحَدُنَا اَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّيْنٌ اَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ فَقَالَ: اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

2822–اسنادة صحيح . الشعبى : هو عامر بن شَراحيل، وعاصم : هو ابن سليمان الاحول، وحماد : هو ابن زيد، ومُسدَّد : هو ابنُ مُسرهَد . واخرجه ابن ماجه (3175)، والنسائىُ (4313) من طريق عاصم الاحول، وابن ماجه (3244)، والنسائى (4313) و (4399) من طريق داود بن ابى هند، كلاهما عن الشعبى، به . وقد وقع اسم الصحابى عند ابن ماجه : محمد بن صيفى، والصحيح محمد بن صفوان كما قال البخارى فيما نقله عنه الترمذى فى "العلل الكبير" (256)، والدارقطنى فى "العلل" هـ/ ورقة هـ. وهو فى "مسند احمد" (15870).

Marfat.com

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ ہم میں سے کوئی ایک شکار کو پکڑ لیتا ہے، لیکن اس کے پاس چھری نہیں ہوتی، تو کیا وہ اسے پتھر سے یا لاٹھی کی دھار کے ذریعے ذبح کر دے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ کا نام لے کر، جس چیز کے ذریعے چاہو، خون بہادو''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّيَةِ

باب: (بلندی سے) گرنے والے جانور کو ذبح کیا جانا

2825 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا مِنَ اللَّبَّةِ، اَوِ الْحَلْقِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهٰذَا لَا يَصْلُحُ اِلَّا فِي الْمُتَرَدِّيَةِ وَالْمُتَوَحِّشِ

❀❀ ابوعشراء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا صرف نرخرے اور حلق میں ہی ذبح کیا جاسکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم اس کی ران میں (نیزہ یا تیر) مار دو، تو یہ تمہارے لیے کافی ہوگا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ صرف ایسے جانور کے لیے ہے، جو بلندی سے نیچے گر گیا، یا وحشی (سرکش) ہوگیا ہو۔

بَابٌ فِي الْمُبَالَغَةِ فِي الذَّبْحِ

باب: ذبح کرنے میں مبالغہ کرنا

2826 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى مَوْلَى ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ زَادَ ابْنُ عِيسٰى وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيسٰى فِيْ حَدِيْثِهِ: وَهِيَ الَّتِي تُذْبَحُ فَيُقْطَعُ الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْاَوْدَاجُ، ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوتَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے ذبیحہ سے منع کیا ہے''

ابن عیسیٰ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت جانور کی کھال کاٹ دی جائے لیکن اس کی رگیں نہ کاٹی جائیں اور پھر اسے یونہی چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔

Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذَكَاةِ الْجَنِينِ

باب: (جانور کے) پیٹ میں موجود بچے کو ذبح کرنے (کا حکم؟)

2827 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنِينِ فَقَالَ: كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ. وَقَالَ مُسَدَّدٌ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ، وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِينَ اَنُلْقِيهِ اَمْ نَاْكُلُهُ؟ قَالَ: كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (جانور کے) پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے کھالو۔

مسدد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کوئی اونٹنی نحر کرتے ہیں، یا گائے یا بکری ذبح کرتے ہیں، اور پھر اس کے پیٹ میں بچہ بھی پاتے ہیں، تو کیا ہم اسے پھینک دیں یا اسے کھالیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تم چاہو تو اسے کھالو، کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنا، اسے ذبح کرنا شمار ہوگا''

2828 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ الْقَدَّاحُ الْمَكِّيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ اُمِّهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(جانور کے پیٹ میں موجود) بچہ کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح کرنا ہی ہوگا''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ اللَّحْمِ لَا يُدْرَى اَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا؟

باب: ایسے گوشت کو کھانے کا حکم کیا ہے؟ جس کے بارے میں یہ پتہ نہ کہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا تھا' یا نہیں؟

2829 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، وَمُحَاضِرٌ الْمَعْنَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَلَمْ يَذْكُرَا عَنْ حَمَّادٍ، وَمَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا حَدِيْثُو عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ يَاْتُونَ بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَمْ يَذْكُرُوا، اَفَنَاْكُلُ مِنْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگ زمانہ جاہلیت سے زیادہ دور نہیں ہیں،

Marfat.com

وہ کوئی گوشت لے آتے ہیں، ہمیں پتہ نہیں ہوتا کہ انہوں نے (ذبح کے وقت) اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا تھا یا نہیں؟ تو کیا ہم اسے کھالیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اللہ کا نام لے کر (اسے) کھالو''

بَابٌ فِي الْعَتِيرَةِ

باب: عتیرہ کا بیان

2830 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ الْمَعْنَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ: قَالَ نُبَيْشَةُ: نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: اذْبَحُوا لِلّٰهِ فِي اَيِّ شَهْرٍ كَانَ، وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَاَطْعِمُوا. قَالَ: اِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَاشِيَتَكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ قَالَ نَصْرٌ: اسْتَحْمَلَ لِلْحَجِيجِ ذَبَحْتَهُ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ. قَالَ خَالِدٌ: اَحْسَبُهُ قَالَ: عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ. قَالَ خَالِدٌ: قُلْتُ لِاَبِي قِلَابَةَ: كَمِ السَّائِمَةُ؟ قَالَ: مِائَةٌ

❁❁ حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: زمانہ جاہلیت میں ہم لوگ رجب کے مہینے میں، ''عتیرہ'' کے نام کی قربانی کیا کرتے تھے، اب آپ ہمیں (اس حوالے سے) کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے نام پر ذبح کرو، خواہ کوئی بھی مہینہ ہو، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو، اور (اس کا گوشت دوسروں کو بھی) کھلاؤ! اس نے عرض کی: ہم زمانہ جاہلیت میں ''فرع'' کے نام کی قربانی کیا کرتے تھے، تو آپ ہمیں (اس حوالے سے) کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ہر سائمہ (ایک سو بکریوں) میں سے ایک ''فرع'' ہونی چاہیے، جسے تمہارا جانور غذا فراہم کرے (یعنی دودھ پلائے) یہاں تک کہ جب وہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائے، (یہاں نصر نامی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) حاجیوں کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائے، تو تم اسے ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کر دو''۔

خالد کہتے ہیں: میرا خیال ہے، روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''مسافر پر (صدقہ کر دو) کیونکہ یہ خیر ہے''

خالد کہتے ہیں: میں نے ابوقلابہ سے دریافت کیا: سائمہ کتنے ہوئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ایک سو۔

2831 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2831–اسناده صحيح - سعيد: هو ابن المسيّب، وسفيان: هو ابن عُيينة. واخرجه البخارى (5473)، ومسلم (1976)، وابن ماجه (3168)، والترمذى (1512)، والنسائى (4222) و (4223) من طريق ابن شهاب الزهرى، به. وزادوا فى رواياتهم تفسير سعيد بن المسيب للفرع، وهو الآتى عند المصنف بعده. وهو فى "مسند احمد" (7751)، و"صحيح ابن حبان" (5890).

''فرع اور عتیرہ کی کوئی (حیثیت) نہیں ہے''

2832 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، قَالَ: الْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ

❁❁ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: فرع سے مراد جانور کا پہلا بچہ ہوتا ہے، اسے وہ لوگ ذبح کر دیتے تھے۔

2833 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ خَمْسِيْنَ شَاةً شَاةٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: الْفَرَعُ اَوَّلُ مَا تُنْتِجُ الْاِبِلُ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ، ثُمَّ يَاْكُلُونَهُ وَيُلْقَى جِلْدُهُ عَلَى الشَّجَرِ. وَالْعَتِيرَةُ: فِي الْعَشْرِ الْاُوَلِ مِنْ رَجَبٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم ہر پچاس بکریوں میں سے ایک بکری صدقہ کر دیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ''فرع'' سے مراد اونٹنی کا سب سے پہلا بچہ ہے، اسے وہ لوگ بتوں کے نام پر ذبح کر دیتے تھے، پھر اس کا گوشت کھا لیتے اور اس کی کھال درخت پر ڈال دیتے تھے۔ ''عتیرہ'' (وہ جانور ہوتا) جسے رجب کے پہلے عشرے میں (ذبح کیا جاتا تھا)۔

بَابٌ فِي الْعَقِيقَةِ

باب: عقیقہ کا بیان

2834 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ قَالَ: مُكَافِئَتَانِ: اَيْ مُسْتَوِيَتَانِ اَوْ مُقَارِبَتَانِ

❁❁ سیدہ اُم کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقہ میں قربان کی جائے گی)''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مکافئتان'' کا مطلب، دو برابر کی، یا دو، ایک دوسرے کے قریب کی (بکریاں) ہیں۔

2835 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ

Marfat.com

كُرْزٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا . قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ اَذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا

❁❁ سیدہ اُم کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو''

وہ بیان کرتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے:

''لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک (عقیقہ میں قربانی کیے جائیں گے) وہ مذکر ہوں یا مؤنث (یعنی بکرا ہو یا بکری) تمہیں کوئی نقصان نہیں''

2836 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، مِثْلَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا هُوَ الْحَدِيْثُ، وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ وَهْمٌ

❁❁ سیدہ اُم کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقہ میں قربان کی جائے گی)''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اصل روایت ہے، سفیان کی نقل کردہ روایت وہم پر مبنی ہے۔

2837 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ رَاْسُهُ وَيُدَمَّى فَكَانَ قَتَادَةُ اِذَا سُئِلَ عَنِ الدَّمِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهٖ؟ قَالَ: اِذَا ذَبَحْتَ الْعَقِيقَةَ اَخَذْتَ مِنْهَا صُوفَةً، وَاسْتَقْبَلْتَ بِهٖ اَوْدَاجَهَا، ثُمَّ تُوضَعُ عَلٰى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَسِيلَ عَلٰى رَاْسِهٖ مِثْلَ الْخَيْطِ، ثُمَّ يُغْسَلُ رَاْسُهُ بَعْدُ وَيُحْلَقُ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا وَهْمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَيُدَمَّى

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: خُولِفَ هَمَّامٌ فِيْ هٰذَا الْكَلَامِ، وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَاِنَّمَا، قَالُوْا: يُسَمَّى، فَقَالَ هَمَّامٌ: يُدَمَّى

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَلَيْسَ يُؤْخَذُ بِهٰذَا

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر لڑکا (یا بچہ) اپنے عقیقہ کے عوض رہن ہوتا ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے (جانور) ذبح کیا جائے گا، بچے کا سر مونڈ کر اس پر خون بہایا جائے گا''

قتادہ سے خون کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اسے کیسے لگایا جائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا، جب تم عقیقہ (کا جانور) ذبح کرو، تو اس کی کچھ روئی (یعنی بال) لے کر اس کی (گردن کی) رگوں کے آگے کر کے (خون آلود کرو) اور پھر انہیں بچے کی چندیا پر یوں رکھو کہ بچے کے سر پر دھاگے کی طرح خون بہہ جائے، پھر اس کے بعد اس کے سر کو دھو کر اس کا سر مونڈ دیا جائے۔

Marfat.com

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''اس پر خون بہایا جائے'' کے الفاظ ہمام نامی راوی کا وہم ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے الفاظ ہمام کے برخلاف نقل کیے گیے ہیں، تو یہ ہمام کا وہم ہے، اصل لفظ یہ ہے ''یسمیٰ'' (اس کا نام رکھا جائے) تو ہمام نے اسے یوں روایت کیا ''مدمیٰ'' (اس پر خون بہایا جائے)

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

2838 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَيُسَمَّى اَصَحُّ كَذَا قَالَ: سَلَّامُ بْنُ اَبِىْ مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاِيَاسُ ابْنُ دَغْفَلٍ، وَاَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَيُسَمَّى. وَرَوَاهُ اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيُسَمَّى

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے، (اس کی پیدائش کے) ساتویں دن، اس کی طرف سے (جانور) ذبح کیا جائے گا، اور اس کا سر مونڈ کر اس کا نام رکھا جائے گا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ ''یسمیٰ'' (اس کا نام رکھا جائے گا) صحیح ہے۔ سلام بن ابو مطیع نے قتادہ کے حوالے سے، جبکہ ایاس بن دغفل اور اشعث نے حسن بصری کے حوالے سے اسی طرح لفظ ''یسمیٰ'' نقل کیا ہے۔ اشعث نے اسے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور اس میں بھی لفظ ''یسمیٰ'' ہے۔

2839 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَاَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَاَمِيطُوا عَنْهُ الْاَذَى

❁❁ حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بچے کا عقیقہ ضروری ہے، تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے میل کچیل دور کر دو''

2840 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِمَاطَةُ الْاَذَى حَلْقُ الرَّاسِ

❁❁ حسن بصری فرماتے ہیں: میل کچیل دور کرنے سے مراد، سر مونڈنا ہے۔

2841 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ

2838–اسنادہ صحیح کسابقہ. سید: ھو ابن ابی عروبة، وابن ابی عدی: ھو محمد بن ابراھیم بن ابی عَدی، وابن المثنی: ھو محمد بن المثنی. واخرجه ابن ماجه (3165)، والترمذی (1601)، والنسائی (4220) من طریق سعید بن ابی عَروبة، بھذا الاسناد. وھو فی "مسند احمد" (20083).

Marfat.com

عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے عقیقہ میں ایک، ایک مینڈھا ذبح کیا تھا۔

2842 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اُرَاهُ عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ؟ فَقَالَ: لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوقَ. كَاَنَّهٗ كَرِهَ الِاسْمَ وَقَالَ: مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. وَسُئِلَ عَنِ الْفَرَعِ؟ قَالَ: وَالْفَرَعُ حَقٌّ وَاَنْ تَتْرُكُوهُ حَتّٰى يَكُونَ بَكْرًا شُغْزُبًّا ابْنَ مَخَاضٍ، اَوْ ابْنَ لَبُونٍ فَتُعْطِيَهُ اَرْمَلَةً اَوْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْزَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهٖ، وَتَكْفَاَ اِنَائَكَ، وَتُوْلِهَ نَاقَتَكَ

❀❀ عمرو بن شعیب، اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ''عقوق'' (والدین کی نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا''

(راوی کہتے ہیں:) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ (عقیقہ) کو پسند نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ہاں بچہ ہو، اگر وہ اس کی طرف سے قربانی کرنا چاہیے، تو لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں قربان کرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ''فرع'' کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرع'' حق ہے، اگر تم (یوں کرو کہ) اسے چھوڑ دو، جب وہ طاقتور جوان ہو جائے، یعنی ابن مخاض یا ابن لبون ہو جائے، تو تم اسے کسی بیوہ کو دیدو، یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں (حج یا جہاد کے لیے) سواری کے لیے دیدو، تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اسے ذبح کر دو، جبکہ اس کا گوشت اس کے بالوں سے چپکا ہوا ہو، تم اپنے برتن کو اوندھا کر دو (یعنی اس کا گوشت پکا کر کھایا بھی نہ جا سکے) اور اپنی اونٹنی کو تم بے چین کر دو۔

2843 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

2841–اسناده صحيح. وقد انتقاه ابنُ الجارُود (911)، وصححه ابن حزم في "المحلى" /7 530، وعبدُ الحق الاشبيلي في "احكامه الوسطى" /4 141 واقره ابن القطان الفاسي، وصححه كذلك ابنُ دقيق العيد في "الاقتراح" ص 458، وابن كثير في "تخريج احاديث التنبيه" /1 358، وقد أُعل بالارسال، وليس بشيء. واخرجه ابن ابي الدنيا في "العيال" (46)، وابن الجارود (911) و (912)، والدولابي في "الذرية الطاهرة" (105)، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (1039)، والطبراني في "المعجم الكبير" (11856)، وابو نعيم في "اخبار اصبهان" /2 151، وابن حزم في "المحلى" /7 530، والبيهقي /9 299 و 302، وابن عبد البر في "التمهيد" /4 314 من طريق عبد الوارث بن سعيد، بهذا الاسناد. واخرجه عبد الرزاق (7962) عن معمر وسفيان الثوري، عن ايوب، عن عكرمة: ان رسول الله -صلَّى الله عليه وسلم- عق عن حَسن وحسين كبشين. هكذا روياه مرسلاً. واخرجه النسائي (4219)

بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَيْدَةَ، يَقُوْلُ: كُنَّا فِی الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَاْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً، وَنَحْلِقُ رَاْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ

❁❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ہم یہ کیا کرتے تھے کہ جب کسی کے ہاں بچہ ہوتا، تو وہ ایک بکری ذبح کرتا، اور اس بچے کے سر پر اس بکری کا خون لگا دیتا، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا کیا، تو ہم بکری ذبح کرتے تھے اور بچے کا سر مونڈ کر اس پر زعفران لگا دیتے تھے۔

Marfat.com

كِتَاب الصَّيْدِ

کتاب: شکار کے بارے میں روایات

بَابٌ فِيْ اِتِّخَاذِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ وَغَيْرِهِ

باب: شکار وغیرہ کے لیے کتا رکھنا

2844 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتُقِصَ مِنْ اَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس نے کتا پالا، جو جانوروں کی حفاظت، شکار کرنے، کھیت کی حفاظت کے لیے نہ ہو، تو اس کے اجر میں روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے''۔

2845 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْاَسْوَدَ الْبَهِيمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کتے مخلوق کی ایک مخصوص قسم نہ ہوتے' تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیتا' البتہ تم ان میں سے کالے سیاہ کتے کو مار دیا کرو''۔

2844–اسناده صحيح . ابو سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف الزهرى، والزهرى: هو محمد بن مسلم ابن شهاب، ومعمر: هو ابن راشد، وعبد الرزاق: هو ابن همام الصنعانى . وهو فى "الجامع" لمعمر بن راشد المطبوع فى آخر "مصنف عبد الرزاق" (19612) وزاد فى روايته: فذكر لابن عمر قول ابى هريرة، قال: يرحم الله ابا هريرة كان صاحب زرع. واخرجه مسلم (1575)، والترمذى (1560)، والنسائى (4289) من طريق الزهرى، والبخارى (2322)، ومسلم (1575)، وابن ماجه (3204) من طريق يحيٰى ابن ابى سلمة، كلاهما عن ابى سلمة، به. ولفظ يحيٰى: "الا كلب حرث او ماشية." واخرجه مسلم (1575) من طريق ابى رزين، عن ابى هريرة بلفظ: "ليس بكلب صيد ولا غنم." واخرجه مسلم (1575)، والنسائى (4290) من طريق ابن شهاب الزهرى، عن سعيد بن المسيب، عن ابى هريرة، لكنه قال: "فانه ينقُص من اجره قيراطان." وهو فى "مسند احمد" (7621)، و"صحيح ابن حبان" (5652)

2846 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اَمَرَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ . حَتّٰى اِنْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ يَعْنِىْ بِالْكَلْبِ فَنَقْتُلُهُ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (پہلے ایسا ہوا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا' یہاں تک کہ کوئی عورت دیہات سے آتی اور اس کے ساتھ کوئی کتا ہوتا' تو اسے بھی مار دیا کرتے تھے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں انہیں مارنے سے منع کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کالے (کتے) کو مارنا' تم پر لازم ہے''

بَابٌ فِى الصَّيْدِ

باب: شکار کرنے (کے احکام)

2847 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: اِنِّىْ اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ، فَتُمْسِكُ عَلَىَّ، اَفَاَكُلُ؟ قَالَ: اِذَا اَرْسَلْتَ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ، فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ . قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، میں اپنے تربیت یافتہ کتوں کو چھوڑتا ہوں اور وہ میرے لیے کسی شکار کو روک لیتے ہیں تو میں اسے کھا لیا کروں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے اپنے تربیت یافتہ کتوں کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لیا ہو، تو جسے وہ تمہارے لیے روک لیتے ہیں، اسے تم کھا لو، میں نے دریافت کیا: اگرچہ انہوں نے اس (شکار) کو مار دیا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ انہوں نے اس (شکار) کو مار دیا ہو، جبکہ اس میں کوئی ایسا کتا شریک نہ ہو، جو ان میں سے نہ ہو''۔

2848 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: اِنَّا نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ. فَقَالَ لِى: اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ، وَاِنْ قَتَلَ اِلَّا اَنْ يَاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَاْكُلْ، فَاِنِّىْ اَخَافُ اَنْ يَكُونَ اِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهِ

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، میں نے عرض کی: ہم ان کتوں کے ذریعے (شکار) کرتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتے وقت اس پر اللہ کا نام لے لو، تو وہ جو (شکار) تمہارے لیے روکے' اسے تم کھا لو، اگرچہ اس نے (شکار) کو مار ڈالا ہو، البتہ اگر کتے نے (شکار میں سے) خود کچھ کھا لیا ہو، تو پھر اسے تم نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس نے وہ (شکار) اپنے لیے کیا ہوگا۔

Marfat.com

2849 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَوَجَدْتَهُ مِنَ الْغَدِ، وَلَمْ تَجِدْهُ فِيْ مَاءٍ وَلَا فِيْهِ اَثَرٌ غَيْرُ سَهْمِكَ فَكُلْ، وَاِذَا اخْتَلَطَ بِكِلَابِكَ كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاْكُلْ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّهُ قَتَلَهُ الَّذِيْ لَيْسَ مِنْهَا

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم اپنے تیر کو مارتے وقت، اللہ کا نام لے لو، اور تمہیں وہ (شکار) اگلے دن ملے، وہ تمہیں پانی میں نہ ملے، یا تمہیں اس پر، تمہارے تیر کے علاوہ، کسی اور چیز کا نشان نظر نہ آئے، تو تم اسے کھالو، اور جب تمہارے کتوں کے ساتھ (شکار) میں کوئی ایسا کتا بھی شامل ہو جائے، جو ان کے علاوہ ہو، تو تم اسے نہ کھاؤ، کیونکہ ہو سکتا ہے وہ (شکار) اس کتے نے کیا ہو، جو ان میں سے نہیں تھا''

2850 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، اَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ فِيْ مَاءٍ فَغَرِقَ فَمَاتَ فَلَا تَاْكُلْ

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہارا شکار پانی میں گر کر، ڈوب کر مر جائے، تو تم اسے نہ کھاؤ''

2851 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ اَوْ بَازٍ، ثُمَّ اَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ. قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: اِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْبَازُ اِذَا اَكَلَ فَلَا بَاْسَ بِهِ، وَالْكَلْبُ اِذَا اَكَلَ كُرِهَ، وَاِنْ شَرِبَ الدَّمَ فَلَا بَاْسَ بِهِ

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم نے جس کتے یا باز کو سدھایا ہو، اور پھر اسے چھوڑتے وقت تم نے، اللہ کا نام لے لیا ہو، تو جسے وہ تمہارے لیے روک لیں، اسے تم کھالو، میں نے دریافت کیا: اگر چہ اس نے (شکار) کو مار ڈالا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اس نے (شکار) کو مار ڈالا ہو، اور اس میں سے کچھ نہ کھایا ہو، تو وہ اس نے تمہارے لیے روکا ہوگا''۔

2849- اسناده صحيح. الشعبي: هو عامر بن شَراحيل، وعاصم الاحول: هو ابن سُليمان، وحماد: هو ابن سلمة. واخرجه بنحوه البخاري (5484)، ومسلم (1929)، وابن ماجه (3213)، والترمذي (1536)، والنسائي (4263) و (4264) و (4268) و (4298) و (4299) من طريق عاصم بن سليمان، والنسائي (4269) من طريق زكريا بن ابي زائدة، كلاهما عن الشعبي، به. وعند بعضهم زيادات ليست في هذا الطريق، ورواية بعضهم مختصرة، وعند البخاري قال: "بعد يوم او يومين" بدل: "الغد." واخرجه الترمذي (1535)، والنسائي (4300 - 4302) من طريق سعيد بن جبير، عن عدي بن حاتم. بذكر صيد السهم فقط. وهو في "مسند احمد" (18259) دون ذكر صيد السهم.

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب باز نے (شکار میں سے) کچھ کھالیا ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر کتے نے کھالیا ہو، تو اسے حرام قرار دیا گیا ہے، اگر وہ (کتا، شکار کا) خون پی لے، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

2852 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صَيْدِ الْكَلْبِ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ، وَكُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدَاكَ

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے شکار کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اپنے کتے کو چھوڑتے وقت، اللہ کا نام لے لو، (تو اس کے شکار کو) کھالو، اگر چہ اس (کتے) نے (اس شکار) میں سے کچھ کھالیا ہو، اور تم اس چیز کو بھی کھالو، جسے تمہارے ہاتھ نے، تمہاری طرف لوٹایا ہو، (یعنی تم نے تیر وغیرہ کے ذریعے جو شکار کیا ہو)''

2853 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدُنَا يَرْمِى الصَّيْدَ فَيَقْتَفِىْ اَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ، ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيْهِ سَهْمُهُ اَيَاْكُلُ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شَاءَ اَوْ قَالَ: يَاْكُلُ اِنْ شَاءَ

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک شکار کو تیر مارتا ہے، پھر وہ اس کی خاطر دو تین دن، گھومنے کے بعد، اسے مردہ پاتا، اور اس میں آدمی کے تیر کا نشان، موجود ہوتا ہے، تو کیا وہ اسے کھا لے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اگر وہ چاہے (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) اگر وہ چاہے تو کھالے''

2854 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ: سَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ، وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ، فَاِنَّهُ وَقِيذٌ. قُلْتُ: اُرْسِلُ كَلْبِى؟ قَالَ: اِذَا سَمَّيْتَ فَكُلْ وَاِلَّا فَلَا تَاْكُلْ، وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ لِنَفْسِهٖ. فَقَالَ: اُرْسِلُ كَلْبِىْ فَاَجِدُ عَلَيْهِ كَلْبًا آخَرَ؟ فَقَالَ: لَا تَاْكُلْ لِاَنَّكَ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھالے کے ذریعے کیے گئے شکار کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: اگر اس کی دھار کے ذریعے (شکار کیا گیا ہو) تو تم اسے کھالو، اور اگر چوڑائی کی سمت سے (یعنی اسے لاٹھی کے طور پر استعمال کر کے شکار کیا گیا ہو) تو تم اسے نہ کھاؤ' کیونکہ وہ چوٹ کھا کر مارا ہوا ہوگا، میں نے عرض کی: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے (کتے کو چھوڑتے وقت) اللہ کا نام لے لیا تھا' تو تم کھالو ورنہ، نہ کھاؤ، اور اگر اس نے (اس شکار میں سے) کچھ کھالیا ہو، تو تم اسے نہ کھاؤ، کیونکہ اس نے اپنے لیے (وہ شکار) کیا ہے، حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں، (اور شکار کے پاس) ایک اور کتا پاتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے

Marfat.com

صرف اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا تھا۔

2855 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ، يَقُولُ: اَخْبَرَنِي اَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ؟ قَالَ: مَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ، وَمَا اَصَّدْتَّ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے تربیت یافتہ کتے کے ذریعے بھی شکار کرتا ہوں اور غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعے بھی شکار کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم نے تربیت یافتہ کتے کے ذریعے جو شکار کیا ہو، اس پر اللہ کا نام لے کر کھالو، اور جو شکار غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعے کیا ہو، اگر تمہیں اسے ذبح کرنے کا موقعہ ملتا ہے، تو تم اسے کھالو۔

2856 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَكَلْبُكَ زَادَ عَنِ ابْنِ حَرْبٍ: الْمُعَلَّمُ وَيَدُكَ فَكُلْ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوثعلبہ! تمہاری کمان اور تمہارا کتا (یہاں ابن حرب نے یہ لفظ ''تربیت یافتہ'' زائد نقل کیا ہے) اور تمہارا ہاتھ جو کچھ تمہیں لوٹائیں (یعنی تم نے ان کے ذریعے جو شکار کیا ہو) اسے تم کھالو، خواہ اسے ذبح کرنے کا موقعہ ملا ہو یا نہ ملا ہو۔

2857 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا يُقَالُ لَهُ اَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَاَفْتِنِي فِي صَيْدِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كَانَ لَكَ كِلَابٌ مُكَلَّبَةٌ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ. قَالَ: ذَكِيًّا اَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفْتِنِي فِي قَوْسِي؟ قَالَ: كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ. قَالَ: ذَكِيًّا اَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ؟ قَالَ: وَاِنْ تَغَيَّبَ عَنِّي؟ قَالَ: وَاِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ يَضِلَّ اَوْ تَجِدْ فِيهِ اَثَرًا غَيْرَ سَهْمِكَ. قَالَ: اَفْتِنِي فِي آنِيَةِ الْمَجُوسِ اِنِ اضْطُرِرْنَا اِلَيْهَا. قَالَ: اغْسِلْهَا وَكُلْ فِيهَا

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی جس کا نام ابوثعلبہ تھا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ تربیت یافتہ کتے ہیں، آپ ان کے ذریعے شکار کرنے کے بارے میں مجھے شرعی حکم بتایئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے کتے تربیت یافتہ ہیں، تو جو (شکار) وہ تمہارے لیے روکتے ہیں، تم اسے کھالو، اس نے دریافت کیا: خواہ اسے ذبح کیا گیا ہو، یا نہ کیا گیا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: خواہ اس (کتے) نے اس

(شکار) میں سے کچھ کھالیا ہو، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواہ اس نے، اس میں سے کچھ کھالیا ہو (اس دیہاتی نے) عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ مجھے میری کمان کے بارے میں شرعی حکم بتایئے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری کمان جو تمہیں لوٹا دے، اسے تم کھالو، اس نے دریافت کیا: خواہ اسے ذبح کیا گیا ہو، یا نہ کیا گیا ہو؟ اس نے دریافت کیا: خواہ وہ مجھ سے غائب ہو جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خواہ وہ تم سے غائب ہو جائے، جب تک وہ خراب نہ ہو، یا تمہیں اس میں اپنی کمان کے علاوہ کسی اور کا نشان نظر نہ آئے، (اس دیہاتی نے) عرض کی: آپ ﷺ مجھے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں شرعی حکم بتایئے: جب ہم انہیں استعمال کرنے پر مجبور ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں دھوکر ان میں کھالو۔

بَابٌ فِيْ صَيْدٍ قُطِعَ مِنْهُ قِطْعَةٌ

باب: جب شکار کا کوئی ایک حصہ کاٹ لیا جائے؟

2858 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ

❀❀ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی زندہ جانور کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ لیا جائے (تو وہ کاٹا ہوا حصہ) مردار شمار ہوگا''۔

بَابٌ فِيْ اِتِّبَاعِ الصَّيْدِ

باب: شکار کا پیچھا کرنا

2859 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مُوْسٰى، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ مَرَّةً سُفْيَانُ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنگل (یا ویرانے) میں رہائش اختیار کرتا ہے تو اس کا دل سخت ہو جاتا ہے، اور جو شخص شکار کا پیچھا کرتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے اور جو حاکم وقت کے پاس آتا جاتا ہے، وہ آزمائش کا شکار ہو جاتا ہے''

2860 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى مُسَدَّدٍ، قَالَ: وَمَنْ

2858–حديث حسن، حسنه الترمذی، وقال: العمل علی هذا عند اهل العلم، وقال البخاری: هو محفوظ، وصححه ابو نعيم فی "حلية الاولياء" 8/ 251، وقد اختلف فيه علی زيد بن اسلم كما بيناه فی "مسند احمد" (21903). واخرجه الترمذی (1549) و (1550) من طريق عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (21903)،

لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ زَادَ: وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اس کے بعد مسدد کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں ''جو حاکم کے ساتھ رہتا ہے، وہ آزمائش کا شکار ہو جاتا ہے'' اور یہ الفاظ زائد ہیں ''جو بندہ حاکم کے جتنا زیادہ قریب ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی دور ہوتا چلا جاتا ہے''

2861 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَاَدْرَكْتَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ لَيَالٍ وَسَهْمُكَ فِيْهِ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم شکار کو تیر مارو اور پھر تین دن کے بعد اسے پاؤ، جبکہ تمہارا تیر اس میں موجود ہو تو تم اسے کھالو، بشرطیکہ وہ بدبودار نہ ہوا ہو''۔

2861–اسناده صحيح. وقد اعله ابن حزم فى "المحلى" /7 463 بـمعاوية بن صالح، وليس ذلك بعلة، لان معاوية بن صالح -وهو ابن حُدير الحضرمى - وثقه الائمة، ولم يتكلم فيه غير يحيٰى القطان، ثم انه متابع . واخرجه مسلم (1931)، والنسائى (4303) من طريق معاوية بن صالح، بهذا الاسناد. واخرجه مسلم (1931) من طريق ابى الزاهرية، عن جبير بن نفير، به . واخرجه ايضاً (1931) من طريق مكحول

Marfat.com

كِتَابُ الْوَصَايَا

کتاب: وصیتوں کا بیان

بَاب مَا جَاءَ فِيْ مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ الْوَصِيَّةِ

باب: وصیت کا حکم دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2862- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِي فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس مسلمان کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کر سکتا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اس پر دو راتیں گزر جائیں مگر یہ کہ وہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہو۔

2863- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا شَاةً وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ

❁❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار کوئی درہم کوئی اونٹ یا بکری (ورثے میں) نہیں چھوڑا اور نہ ہی آپ نے (اپنے مال کے بارے میں) کوئی وصیت کی۔

2862-اسناده صحيح. واخرجه البخارى (2738)، ومسلم (1627)، وابن ماجه (2699) و (2702)، والترمذى (996) و (2251)، والنسائى (3615) و (3616) من طرق عن نافع، به. واخرجه مسلم (1627)، والنسائى (3618) من طريق سالم بن عبد الله بن عمر، عن ابيه، الا انه قال: "ثلاث ليالٍ" بدل: "ليلتين." وهو فى "مسند احمد" (4469) من طريق سالم، و (4578) من طريق نافع. واخرجه النسائى (3617) من طريق عبد الله بن عون، عن نافع، عن ابن عمر من قوله.

2863-اسناده صحيح. مَسروق: هو ابن الاجدع، وابو وائل: هو شقيق بن سلمة، والاعمش: هو سليمان بن مهران، وابو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، ومُسدَّد: هو ابن مُسرهَد. واخرجه مسلم (1635)، وابن ماجه (2695)، والنسائى (3621) و (3622) من طريق الاعمش، بهذا الاسناد. واخرجه النسائى (3623)

بَاب مَا جَاءَ فِیْ مَا لَا یَجُوْزُ لِلْمُوصِی فِیْ مَالِهٖ

باب: وصیت کرنے والے کیلئے اپنے مال کے حوالے سے کیا بات جائز نہیں ہے

2864- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَرِضَ مَرَضًا قَالَ ابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ اتَّفَقَا اَشْفٰی فِیْهِ فَعَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَالًا كَثِیْرًا وَّلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِیْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً یَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّی اللُّقْمَةُ تَرْفَعُهَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِیْ قَالَ اِنَّكَ اِنْ تُخَلَّفْ بَعْدِیْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تَزْدَادُ بِهٖ اِلَّا رِفْعَةً وَّدَرَجَةً لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّیُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ یَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

❁❁ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ بیمار ہو گئے اور شدید بیمار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے آئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے تو کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: نصف؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: ایک تہائی۔ آپ نے فرمایا: (ایک تہائی کر سکتے ہو) ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑ کے جاؤ تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں غریب چھوڑ کے جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو (اس کا بھی اجر ملے گا)

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنی ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم پیچھے بھی رہ جاؤ تو پھر بھی تم جو عمل کرو گے اور جس کے ذریعے تم اللہ کی رضا چاہو گے تو اس کے نتیجے میں تمہاری قدر و منزلت میں اضافہ ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ تم زیادہ عرصے تک زندہ رہو یہاں تک کہ کچھ لوگ تم سے نفع حاصل کریں اور کچھ لوگ تم سے نقصان حاصل کریں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھ انہیں الٹے قدموں واپس نہ لا۔ تاہم سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس لئے کیا کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔

2864-اسناده صحيح. عامر بن سعد: هو ابن ابی وقاص، وسفيان: هو ابن عُيينة. واخرجه مطولاً ومختصراً البخاری (56) و (1295) و (3936) و (4409) و (5668) و (6373) و (6733)، ومسلم (1628)، وابن ماجه (2708)، والترمذی (2249)، والنسائی (3626) من طريق ابن شهاب الزهری، به. واخرجه كذلك مطولاً ومختصراً البخاری (2742) و (2744) و (5354)، ومسلم (1628)، والنسائی (3627) و (3630) من طرق عن عامر بن سعد، به. واخرجه ايضاً البخاری (5659)، ومسلم (1628)، والترمذی (997)، والنسائی (3629) و (3631) و (3632) و (3635) من طرق عن سعد بن ابی وقاص. وهو فی "مسند احمد" (1440)، و"صحيح ابن حبان" (4249).

Marfat.com

بَاب مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاِضْرَارِ فِی الْوَصِیَّةِ

باب: صحت کے عالم میں صدقہ کرنے کی فضیلت

2865- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ حَرِیصٌ تَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَی الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اس حالت میں صدقہ کرو جب تم تندرست ہو اور حریص ہو زندگی کی امید ہو اور غربت کا اندیشہ ہو تم اسے اتنے عرصے تک مؤخر نہ کرو جب جان حلق میں پہنچ جائے تو تم یہ کہو کہ فلاں کو اتنا دے دینا اور فلاں کو اتنا دے دینا حالانکہ وہ فلاں کو ویسے ہی مل جائے گا۔

2866- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِیْلَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا اس کے حق میں' موت کے وقت اس کے سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

بَابُ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاِضْرَارِ فِی الْوَصِیَّةِ

باب: وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانے کا مکروہ ہونا

2867- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِیْ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَیُضَارَّانِ فِی الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ قَالَ وَقَرَاَ عَلَیَّ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مِنْ هَا هُنَا (مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُوصَی بِهَا اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَارٍّ) حَتّٰی بَلَغَ (ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ) قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا یَعْنِی الْاَشْعَثَ بْنَ جَابِرٍ جَدَّ نَصْرِ بْنِ عَلِیٍّ

2865–اسناده صحیح . مُسدَّد: هو ابن مُسرهَد . واخرجه البخاری (1419)، ومسلم (1032)، وابن ماجه (2706)، والنسائی (2542) و (3611) من طریق عمارة بن القعقاع، به. وهو فی "مسند احمد" (7159)، و"صحیح ابن حبان" (3312).

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مرد یا عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے رہتے ہیں پھر جب موت کا وقت قریب آتا ہے تو وہ وصیت کے معاملے میں کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں تو ان دونوں کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

اس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی۔

''وصیت کر لینے کے بعد جو وہ وصیت کریں اور قرض (ادا کرنے کے بعد) کسی کو نقصان پہنچائے بغیر''

یہ آیت انہوں نے یہاں تک پڑھی ''بڑی کامیابی''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ یعنی اشعث بن جابر، نصر بن علی کے دادا ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِی الدُّخُوْلِ فِی الْوَصَایَا

باب: وصیت میں شامل ہونا (وصی بننا)

2868- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِیْ سَالِمٍ الْجَیْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِیْفًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ فَلَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَهْلُ مِصْرَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں میں تمہارے لئے اسی بات کو پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں تم دو آدمیوں کے امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کے نگران نہ بننا۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اہل مصر اسے روایت کرنے میں ''منفرد'' ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِیْ نَسْخِ الْوَصِیَّةِ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ

باب: والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے وصیت کے حکم کا منسوخ ہونا

2869- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ یَزِیْدَ النَّحْوِیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (اِنْ تَرَكَ خَیْرَا الْوَصِیَّةُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ) فَكَانَتِ الْوَصِیَّةُ كَذٰلِكَ حَتّٰی نَسَخَتْهَا اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ

❀❀ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' (انہوں نے یہ آیت پڑھی)

''اگر تم کوئی بھلائی (یعنی مال) چھوڑو تو والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے وصیت کرو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پہلے وصیت اسی طرح ہوتی تھی یہاں تک کہ میراث سے متعلق آیت نے اسے منسوخ کر دیا۔

Marfat.com

بَاب مَا جَاءَ فِی الْوَصِیَّةِ لِلْوَارِثِ

باب: وارث کیلئے وصیت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2870- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اس لئے وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی۔

بَاب مُخَالَطَةِ الْيَتِيْمِ فِی الطَّعَامِ

باب: یتیم کو کھانے میں ساتھ ملا لینا

2871- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ) وَ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا) الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَجَعَلَ يَفْضُلُ مِنْ طَعَامِهِ فَيُحْبَسُ لَهُ حَتّٰى يَاْكُلَهُ اَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ) فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

''اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ سوائے اس کے جو اچھا کرے اور بے شک جو لوگ یتیم کا مال ظلم کے طور پر کھاتے ہیں''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جس شخص کے زیر کفالت کوئی یتیم تھا وہ گیا اس نے اس یتیم کے کھانے سے اپنے کھانے کو الگ کر لیا اور اس کے مشروب کو اپنے مشروب سے الگ کر دیا۔ اس یتیم کا جو کھانا بچ جاتا تھا وہ ویسے ہی پڑا رہتا تھا یہاں تک کہ وہ یتیم اسے کھالے یا پھر وہ خراب ہو جاتا تھا۔ یہ بات لوگوں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''لوگ تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو! ان کے ساتھ بھلائی زیادہ بہتر ہے اور تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تو لوگوں نے اپنا کھانا یتیموں کے کھانے کے ساتھ ملا لیا اور اپنا مشروب ان کے مشروب کے ساتھ ملا لیا۔

Marfat.com

بَاب مَا جَاءَ فِیْ مَا لِوَلِیِّ الْیَتِیْمِ اَنْ یَّنَالَ مِنْ مَالِ الْیَتِیْمِ

باب: یتیم کے والی کو کس حد تک یتیم کا مال استعمال کرنا جائز ہے

2872- حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ یَعْنِی الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ فَقِیْرٌ لَیْسَ لِیْ شَیْءٌ وَّلِیْ یَتِیْمٌ قَالَ فَقَالَ کُلْ مِنْ مَالِ یَتِیْمِكَ غَیْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَاَثِّلٍ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں غریب آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک یتیم میرے زیر کفالت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے زیر کفالت یتیم کے مال میں سے کسی فضول خرچی کے بغیر' زیادتی کے بغیر اور مال اکٹھا کئے بغیر کھا سکتے ہو۔

بَاب مَا جَاءَ مَتٰی یَنْقَطِعُ الْیُتْمُ

باب: یتیمی کب ختم ہوتی ہے

2873- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِیْنِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ رُقَیْشٍ اَنَّهٗ سَمِعَ شُیُوْخًا مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَمِنْ خَالِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ حَفِظْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَّلَا صُمَاتَ یَوْمٍ اِلَی اللَّیْلِ

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات یاد رکھی ہے:
بالغ ہو جانے کے بعد یتیمی باقی نہیں رہتی اور صبح سے لے کر شام تک چپ کے روزے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِی التَّشْدِیْدِ فِیْ اَکْلِ مَالِ الْیَتِیْمِ

باب: یتیم کا مال کھانے کی (شدید مذمت کا بیان)

2874- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبَا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّی یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اَبُو الْغَیْثِ سَالِمٌ مَوْلَی ابْنِ مُطِیْعٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہلاک کرنے والے سات اعمال سے گریز

کرو۔عرض کی گئی'یارسول اللہ (ﷺ)!وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کسی کواللہ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس کے قتل کواللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اسے ناحق طور پر قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور پاک دامن غافل مومن عورتوں پر الزام لگانا۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: ابوالغیث سالم'ابن مطیع کے غلام ہیں۔

2875- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ هُنَّ تِسْعٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا

❁❁ عبید بن عمیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں'انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے'ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ نو ہیں۔

اس کے بعد حسب سابق حدیث نقل کی ہے تاہم اس میں یہ دو چیزیں زائد بھی ہیں۔ مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت الحرام کی حرمت کو پامال کرنا جبکہ وہ زندگی اور موت ہر حالت میں تمہارا قبلہ ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْكَفَنَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

باب: اس بات کی دلیل کہ کفن بھی تمام مال کے ساتھ شامل ہوگا

2876- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ اِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَاْسَهُ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ

❁❁ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں'حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد کے موقع پر شہید ہوگئے۔ان کے پاس صرف ایک چادر تھی جب ہم اس کے ذریعے ان کا سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں ظاہر ہوجاتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ظاہر ہوجاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (چادر) کے ذریعے اس کے سر کو ڈھانپ دو اور اس کے پاؤں پر ''اذخر'' (گھاس) ڈال دو۔

2876-اسناده صحيح . ابو وائل : هو شقيق بن سلمة، والاعمش هو سليمان بن مهران، وسفيان : هو ابن سعيد الثورى . واخرجه البخارى (1276)، ومسلم (940)، والترمذى (4189) و (4190)، والنسائى (1903) من طريق سليمان الاعمش، به . وهو فى "مسند احمد" (21058)، و"صحيح ابن حبان" (7019)

Marfat.com

بَاب فِی الرَّجُلِ یَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ یُوصَی لَهُ بِهَا اَوْ یَرِثُهَا

باب: کوئی شخص جب کوئی چیز ہبہ کرے اور پھر اسی چیز کی اس شخص کیلئے وصیت کردی جائے یا وہ اس کا وارث بن جائے

2877- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیهِ بُرَیْدَةَ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّی بِوَلِیدَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَکَتْ تِلْکَ الْوَلِیدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَجَعَتْ اِلَیْکِ فِی الْمِیرَاثِ قَالَتْ وَاِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَیْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَیُجْزِئُ اَوْ یَقْضِی عَنْهَا اَنْ اَصُومَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَاِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ اَفَیُجْزِئُ اَوْ یَقْضِی عَنْهَا اَنْ اَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز صدقے (ہبہ) کے طور پر دی تھی۔ ان کا انتقال ہوگیا۔ انہوں نے ترکے میں اسی کنیز کو چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اجر واجب ہوگیا ہے اور میراث میں وہ کنیز تمہارے پاس واپس آ جائے گی۔ اس خاتون نے عرض کی: ان کا انتقال جب ہوا اس وقت ان پر ایک مہینے کے روزے رکھنا واجب تھا تو کیا یہ بات جائز ہو گی (راوی کو شک ہے) یا ان کی طرف سے ادائیگی ہو جائے گی اگر میں ان کی طرف سے روزہ رکھ لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس عورت نے دریافت کیا: انہوں نے حج بھی کرنا تھا تو کیا یہ بات جائز ہوگی یا یہ ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

بَاب مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُوقِفُ الْوَقْفَ

باب: کسی شخص کا کسی چیز کو وقف کرنا

2878- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِی مِنْهُ فَکَیْفَ تَاْمُرُنِی بِهِ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهُ لَا یُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا یُوهَبُ وَلَا یُوَرَّثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَفِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیلِ وَزَادَ عَنْ بِشْرٍ وَالضَّیْفِ ثُمَّ اتَّفَقُوا لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَهَا اَنْ یَاْکُلَ مِنْهَا

2878- اسناده صحیح. ابن عون: هو عبد الله، ویحیٰی: هو ابن سعید القطان، ومُسَدَّد: هو ابن مُسَرهَد. واخرجه مطولاً ومختصراً البخاری (2737) و (2772) و (2773)، ومسلم (1632)، وابن ماجه (2396)، والترمذی (1429)، والنسائی (3597 - 3601) من طریق عبد الله بن عون، والبخاری (2777) من طریق ایوب السختیانی والنسائی (3603 - 3605)

Marfat.com

بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ زَادَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین ملی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: مجھے خیبر میں کچھ زمین ملی ہے۔ اس سے بہترین مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ آپ اس کے بارے میں مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس پر جو پھل لگے ہیں اسے صدقہ کر دو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا کہ اصل زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اور ہبہ نہیں کیا جا سکتا اور اسے وراثت میں نہیں دیا جا سکتا (اور اس کا پھل) غرباء' قریبی رشتہ داروں' غلاموں کے لئے' اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لئے ہوگا۔

بشر کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: مہمانوں کے لئے بھی ہوگا۔

پھر اس کے بعد ان سب راویوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: جو شخص اس کا نگران ہو اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب طریقے سے خود کھالے اور اپنے دوست کو بھی کھلا دے جبکہ وہ اس مال کو اکٹھا کرنے والا نہ ہو۔

بشر کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں' محمد نامی راوی فرماتے ہیں: مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

2879- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ صَدَقَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهم قَالَ نَسَخَهَا لِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرُ فِيْ ثَمْغٍ فَقَصَّ مِنْ خَبَرِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ نَافِعٍ قَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهٖ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ قَالَ وَسَاقَ الْقِصَّةَ قَالَ وَاِنْ شَآءَ وَلِيُّ ثَمْغٍ اشْتَرٰى مِنْ ثَمَرِهٖ رَقِيْقًا لِعَمَلِهٖ وَكَتَبَ مُعَيْقِيْبٌ وَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا اَوْصَى بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ حَدَثَ بِهٖ حَدَثٌ اَنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِيْ فِيْهِ وَالْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِيْ بِخَيْبَرَ وَرَقِيْقَهُ الَّذِيْ فِيْهِ وَالْمِائَةَ الَّتِيْ اَطْعَمَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَادِي تَلِيْهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ ثُمَّ يَلِيْهِ ذُو الرَّاْيِ مِنْ اَهْلِهَا اَنْ لَّا يُبَاعَ وَلَا يُشْتَرٰى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَاٰى مِنَ السَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَذَوِي الْقُرْبٰى وَلَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ اِنْ اَكَلَ اَوْ اَكَلَ اَوِ اشْتَرٰى رَقِيْقًا مِنْهُ

❁❁ لیث بیان کرتے ہیں' یحییٰ بن سعید نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے صدقہ کرنے سے متعلق تحریر کے بارے میں بیان کیا ہے' عبدالحمید بن عبداللہ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پوتے ہیں نے اس کا ایک نسخہ مجھے لکھوایا تھا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ وہ ہے جو اللہ کے بندے ''عمر'' نے لکھا ہے جو ''ثمغ'' (نامی زمین کے بارے میں)

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے سابقہ حدیث کی طرح پوری حدیث بیان کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں۔

Marfat.com

وہ شخص مال اکٹھا کرنے والا نہ ہو اور اس کا جو پھل گر جائے وہ مانگنے والے محروم شخص کے لئے ہوگا۔

اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: اگر ''ثمغ'' کا نگران چاہے تو وہ غلام خرید سکتا ہے جو اس (زمین) میں کام کرے۔

معیقیب نے یہ بات تحریر کی ہے اور عبداللہ بن ارقم نے اس کی گواہی دی ہے۔ (اس کے الفاظ یہ ہیں)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ وہ ہے جس کے بارے میں اللہ کے بندے ''عمر'' نے جو مسلمانوں کا امیر ہے' وصیت کی ہے کہ اگر کوئی صورتحال لاحق ہو جائے تو ثمغ، صرمہ بن اکوع اور وہ غلام جو اس میں ہے اور وہ سو حصے جو خیبر میں ہیں اور وہاں کا غلام جو اس میں ہے اور وہ سو حصے جو نبی اکرم ﷺ نے ''وادی'' میں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو دیئے تھے ان سب کی نگران حفصہ رضی اللہ عنہا رہے گی۔ جب تک وہ زندہ ہے' اس کے بعد اس کے گھر والوں میں سے اس کا نگران کوئی اور ہوگا اور اس کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ اس کو خریدا نہیں جا سکتا۔ اسے خرچ کیا جائے گا جہاں وہ مناسب سمجھے گا۔ سوال کرنے والے محروم شخص کے لئے' قریبی رشتہ دار کے لئے اور جو شخص اس کا نگران ہوگا کوئی حرج نہیں ہوگا اگر وہ خود اس میں سے کھالے یا کسی کو کھلائے یا اس میں سے کوئی غلام خرید لے (جو وہاں کام کرے)

بَاب مَا جَاءَ فِی الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی طرف سے صدقہ کرنا

2880- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے ماسوائے تین اعمال کے' صدقہ جاریہ' وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے' وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ

باب: جو شخص وصیت کئے بغیر مر جائے کیا اس کی طرف سے صدقہ کیا جا سکتا ہے

2881- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَتَصَدَّقَتْ وَأَعْطَتْ أَفَيُجْزِئُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

2881- اسناده صحيح. هشام: هو ابنُ عروة بن الزبير، وحماد: هو ابنُ سَلَمة. واخرجه البخارى (1388) و (2760)، ومسلم (1004) وباثر (1630)، وابن ماجه (2717)، والنسائى (3649) من طرق عن هشام بن عروة، به. الا انهم جميعاً جعلوا السائل رجلا لا امراة. وهو فى "مسند احمد" (24251)، و"صحيح ابن حبان" (3353)

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَتَصَدَّقِي عَنْهَا

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کچھ صدقہ کرتی اور کچھ عطا کرتی تو کیا یہ بات جائز ہوگی اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ تم ان کی طرف سے صدقہ کرو۔

2882- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَقَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مَخْرَفًا وَّاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا انہیں نفع ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں۔ اس نے دریافت کیا: میرے پاس ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے ان کی طرف سے صدقہ کیا۔

بَاب مَا جَاءَ فِيْ وَصِيَّةِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَلِيُّهُ اَيُلْزِمُهُ اَنْ يُّنْفِذَهَا

باب: حربی کی وصیت' جبکہ اس کا ولی مسلمان ہو چکا ہو تو کیا اس ولی کیلئے لازم ہوگا کہ وہ اس وصیت کو نافذ کرے

2883- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصَى اَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو اَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَوْصَى بِعَتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَاِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' عاص بن وائل نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کردیئے پھر اس کے بیٹے عمرو (جو مسلمان ہو چکے تھے) انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ اس کی طرف سے بقیہ پچاس غلام بھی آزاد کردیں انہوں نے سوچا کہ پہلے میں اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرلوں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے والد نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی تو ہشام نے پچاس غلام ان کی طرف سے آزاد کردیئے' کیا باقی پچاس غلام میں آزاد کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتے تو اس کا

Marfat.com

ثواب اسے مل جاتا (اب کرنے کی ضرورت نہیں)

بَاب مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یَمُوْتُ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ وَّلَهٗ وَفَاءٌ یُسْتَنْظَرُ غُرَمَاؤُهٗ وَیُرْفَقُ بِالْوَارِثِ

باب: جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ اس کے ذمے قرض ہو اور اس کے پاس اس کی ادائیگی کیلئے مال ہو تو اس کے قرض خواہ انتظار کرینگے اور وارثوں کے ساتھ نرمی سے بات کریں گے

2884- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَنَّ شُعَیْبَ بْنَ اِسْحٰقَ حَدَّثَهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّیَ وَتَرَكَ عَلَیْهِ ثَلَاثِیْنَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنْ یَّهُوْدَ فَاسْتَنْظَرَهٗ جَابِرٌ فَاَبٰی فَكَلَّمَ جَابِرٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّشْفَعَ لَهٗ اِلَیْهِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْیَهُوْدِیَّ لِیَاْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهٖ بِالَّذِیْ لَهٗ عَلَیْهِ فَاَبٰی عَلَیْهِ وَكَلَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْظِرَهٗ فَاَبٰی وَسَاقَ الْحَدِیْثَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ان کے والد کا انتقال ہو گیا انہوں نے تیس وسق ایک یہودی کا قرض دینا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت مانگی تو اس نے انکار کر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ آپ اس سے سفارش کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ نے اس یہودی کے ساتھ بات کی کہ وہ ان کے باغ کا پھل وصول کر لے۔ اس چیز کے عوض میں جو ان کے والد کے ذمے واجب تھی' تو اس نے انکار کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بارے میں بات کی کہ وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو مہلت دے تو اس نے یہ بات بھی نہیں مانی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

2884-اسناده صحيح. واخرجه بطوله البخارى (2396)، وابن ماجه (2434) من طريق هشام بن عروة، به. واخرجه بنحوه مطولاً البخارى (2709)، والنسائى (3640) من طريق عُبيد الله ابن عمر، عن وهب بن كيسان، به. ولم يذكر الاستنظار. واخرجه بنحوه كذلك البخارى (2127) و (2395) و (2405) و (2601)، والنسائى (3638) و (3639) من طرق عن جابر بن عبد الله. وليس فى شىء من هذه الروايات ذكر الاستنظار، الا فى رواية النسائى الثانية ففيها: ان رسول الله - صلَّى الله عليه وسلم - قال لليهودى، هل لك ان تاخذ العام نصفه، وتؤخر نصفه، فابى اليهودى. وهو فى "مسند احمد" (14359) و (15005)، و"صحيح ابن حبان" (6536) و (7139).

Marfat.com

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب: وراثت کے بارے میں روایات

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

باب: علم وراثت کی تعلیم دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2885 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ، وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ: آيَةٌ مُحْكَمَةٌ، اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''علم تین قسم کے ہیں' ان کے علاوہ جو بھی ہیں' وہ اضافی شمار ہوں گے، محکم آیات، ثابت شدہ سنت اور انصاف پر مبنی وراثت (کی تقسیم)''۔

بَابٌ فِي الْكَلَالَةِ

باب: کلالہ کا بیان

2886 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُوْلُ: مَرِضْتُ فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي، هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ، وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ، فَلَمْ اُكَلِّمْهُ، فَتَوَضَّاَ وَصَبَّهُ عَلَيَّ فَاَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِي وَلِي اَخَوَاتٌ؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ: (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) (النساء: 176)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چلتے ہوئے میری عیادت کے لیے تشریف لائے، مجھ پر بے ہوشی طاری تھی، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کر سکا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر انڈیلا، تو مجھے ہوش آ گیا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنے مال کے بارے میں کیا کروں؟

2885- اسناده ضعيف لضعف عبد الرحمن بن رافع التنوخي وعبد الرحمن بن زياد -وهو ابن انعُم .- واخرجه ابن ماجه (54) من طريق عبد الرحمن بن زياد بن انعم، به.

جب کہ (میری وارث) میرے بہنیں ہیں، راوی بیان کرتے ہیں: تو وراثت کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوئی:
''لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں، تو تم فرمادو! اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے''

بَابُ مَنْ كَانَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ اَخَوَاتٌ

باب: جس (میت کی) اولاد نہ ہو، اور (تین یا زیادہ) بہنیں ہوں

2887 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِی الدَّسْتُوَائِیَّ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اشْتَكَيْتُ وَعِنْدِی سَبْعُ اَخَوَاتٍ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَفَخَ فِیْ وَجْهِی، فَاَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا اُوصِیْ لِاَخَوَاتِی بِالثُّلُثِ؟ قَالَ: اَحْسِنْ، قُلْتُ: الشَّطْرُ؟ قَالَ: اَحْسِنْ ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَنِی، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، لَا اُرَاكَ مَيِّتًا مِنْ وَجَعِكَ هٰذَا، وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَنْزَلَ فَبَيَّنَ الَّذِیْ لِاَخَوَاتِكَ فَجَعَلَ لَهُنَّ الثُّلُثَيْنِ، قَالَ: فَكَانَ جَابِرٌ يَقُوْلُ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِیَّ: (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِی الْكَلَالَةِ) (النساء: 176)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہوگیا، میری سات بہنیں تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر دم کیا، تو مجھے ہوش آ گیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی بہنوں کے بارے میں ایک تہائی مال کی وصیت نہ کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اچھائی کرو، میں نے عرض کی: نصف کی کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اچھائی کرو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوڑ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! میں نہیں سمجھتا کہ تمہارا اس بیماری کے دوران انتقال ہو جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اور یہ بات بیان کی کہ تمہاری بہنوں کو کیا ملے گا؟ تو اس نے ان کے لیے دو تہائی حصہ مخصوص کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔
''لوگ تم سے مسئلہ دریافت کرتے ہیں، تم یہ فرمادو! اللہ تعالیٰ ''کلالہ'' کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے''۔

2888 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِی الْكَلَالَةِ: (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِی الْكَلَالَةِ) (النساء: 176)

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آخری آیت کلالہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی (جو یہ ہے)
''لوگ تم سے مسئلہ دریافت کرتے ہیں، تم یہ فرمادو! اللہ تعالیٰ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے''۔

2889 - حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: جَاءَ

2888–اسناده صحيح. ابو اسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، وشعبة: هو ابن الحجاج. ولم يرو شعبةُ عن ابی اسحاق السبيعي الا ما سمعه، فكيف وقد صرح بالسماع عند البخاری وغيره! واخرجه البخاری (4364) و (4605) و (4654) و (6744)، ومسلم (1618)، والنسائی فی "الكبرىٰ" (6292) و (6293) و (11068) و (11071) و (11148) من طرق عن ابی اسحاق، به. واخرجه مسلم (1618)، والترمذی (3290) من طريق ابی السفر سعيد بن احمد، عن البراء بن عازب. وهو فی "مسند احمد" (18638)

Marfat.com

رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَسْتَفْتُونَكَ فِي الْكَلَالَةِ فَمَا الْكَلَالَةُ؟ قَالَ: تُجْزِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ فَقُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ: هُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا؟ قَالَ: كَذٰلِكَ ظَنُّوا اَنَّهُ كَذٰلِكَ

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلالہ کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں، کلالہ سے مراد کیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے گرمی کے موسم میں نازل ہونے والی سورت کافی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا، یہ وہ شخص ہوگا، جو ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ اس کی اولاد بھی نہ ہو اور مال باپ بھی نہ ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ ایسا ہی ہے، لوگوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الصُّلْبِ

باب: صلبی اولاد کی وراثت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2890 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ الْاَوْدِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَسَاَلَهُمَا، عَنِ ابْنَةٍ، وَابْنَةِ ابْنٍ، وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، فَقَالَا: وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ، وَالْاُمِّ النِّصْفُ، وَلَمْ يُوَرِّثَا ابْنَةَ الِابْنِ شَيْئًا، وَاْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَاِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا، فَاَتَاهُ الرَّجُلُ فَسَاَلَهُ وَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا، فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ، وَلٰكِنِّيْ سَاَقْضِيْ فِيْهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ سُدُسٌ تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ

❁❁ ہزیل بن شرحبیل اودی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اس نے ان دونوں حضرات سے (میت کے پسماندگان میں) ایک بیٹی' ایک پوتی اور ایک سگی بہن کا مسئلہ دریافت کیا' تو ان دونوں حضرات نے یہ جواب دیا، اس کی بیٹی کو نصف حصہ ملے گا، سگی بہن کو نصف حصہ ملے گا ان دونوں حضرات نے پوتی کو کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیا (اور یہ ہدایت کی) تم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، وہ ہماری تائید کر دیں گے، وہ شخص ان کے پاس آیا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور ان دونوں حضرات کے جواب کے بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اگر میں بھی یہی جواب دوں) تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور میں ہدایت یافتہ نہیں ہوں گا، میں وہ فیصلہ دوں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا' اس کی بیٹی کو نصف حصہ ملے گا' پوتی کو ایک حصہ (یعنی چھٹا حصہ) ملے گا' جو دو تہائی کی تکمیل کے لیے ہوگا

2889–صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف، لان سماع ابى بكر -وهو ابن عياش- من ابى اسحاق -وهو عمرو بن عبد الله السبيعى- ليس بذاك القوى فيما ذكر ابو حاتم، وقد جاء من حديث عمر بن الخطاب باسناد صحيح انه هو الذى سال النبى -صلّى الله عليه وسلم- عن الكلالة، فقال له: "الا تكفيك آية الصيف؟!." واخرجه الترمذى (3291) من طريق ابى بكر بن عياش، به. وهو فى "مسند احمد" (18589). وثبت من حديث عمر بن الخطاب عند احمد (179)، ومسلم (567) وابن ماجه (2726)، والنسائى فى "الكبرى" (11070)

Marfat.com

اور جو باقی بچ جائے گا' وہ حقیقی بہن کو ملے گا۔

2891 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جِئْنَا امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْاَسْوَاقِ، فَجَائَتِ الْمَرْاَةُ بِابْنَتَيْنِ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَاتَانِ بِنْتَا ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَقَدْ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيْرَاثَهُمَا كُلَّهُ، فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا اِلَّا اَخَذَهُ، فَمَا تَرَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ لَا تُنْكَحَانِ اَبَدًا اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ، قَالَ: وَنَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ: (يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ) (النساء: 11) الْاٰيَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُوا لِي الْمَرْاَةَ وَصَاحِبَهَا فَقَالَ لِعَمِّهِمَا: اَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ، وَمَا بَقِيَ فَلَكَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَخْطَاَ بِشْرٌ فِيْهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ،

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم اسواق میں ایک انصاری خاتون کے پاس آئے وہ خاتون اپنی دو بیٹیوں کو لے کر آئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دونوں ثابت بن قیس کی بیٹیاں ہیں' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد کے موقع پر شہید ہو گئے تھے، ان دونوں کے چچا نے ان دونوں کا پورا مال حاصل کر لیا ہے' ان دونوں کی پوری وراثت کو حاصل کر لیا ہے ان دونوں کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا' سارا حاصل کر لیا ہے، یارسول اللہ! تو اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم! ان دونوں کی شادی صرف اسی وقت ہو سکتی ہے، جب ان کے پاس مال بھی موجود ہو، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں فیصلہ دیدے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سورۃ النساء کی یہ آیت نازل ہوئی:

''اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس اس عورت اور اس کے مخالف فریق کو بلا کر لاؤ، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچیوں کے چچا سے فرمایا: ان دونوں کو دو تہائی حصہ دو، ان دونوں کی ماں کو آٹھواں حصہ دو، جو باقی بچے گا وہ تمہیں ملے گا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بشر نامی راوی نے اس روایت میں غلطی کی ہے، کیونکہ وہ دونوں بچیاں حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں تھیں، حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا انتقال تو جنگ یمامہ میں ہوا تھا۔

2892 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ، وَغَيْرُهُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ امْرَاَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ سَعْدًا هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْنِ، وَسَاقَ نَحْوَهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا هُوَ اَصَحُّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ آئی، اس نے عرض کی: یارسول

Marfat.com

اللہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا ہے، انہوں نے دو بیٹیاں چھوڑی ہیں (اس کے راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے)

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

2893 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ حَسَّانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَرَّثَ اُخْتًا وَابْنَةً، فَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا النِّصْفَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ، وَنَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَىٌّ

❀❀ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے (میت کی) بہن اور بیٹی کو وارث قرار دیا ہے، انہوں نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو نصف حصہ دیا تھا' یہ اس وقت کی بات ہے' جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں تھے اور اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے۔

بَابٌ فِى الْجَدَّةِ

باب: دادی (یا نانی) کا حکم

2894 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، اَنَّهُ قَالَ: جَائَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا؟ فَقَالَ: مَا لَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَىْءٌ، وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِىْ سُنَّةِ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَارْجِعِى حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ، فَسَاَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ: مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جَائَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا، فَقَالَ: مَا لَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَىْءٌ، وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِىْ قُضِىَ بِهٖ اِلَّا لِغَيْرِكِ، وَمَا اَنَا بِزَائِدٍ فِى الْفَرَائِضِ، وَلٰكِنْ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ، فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا

❀❀ حضرت قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں: ایک دادی (یا نانی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اپنی وراثت کا مطالبہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حکم نہیں ہے اور تمہارے بارے میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی مجھے کسی چیز کا علم نہیں ہے، تم واپس چلی جاؤ، میں اس بارے میں لوگوں سے دریافت کروں گا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (یعنی ایک میت کی نانی یا دادی کو) چھٹا حصہ دیا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی وہی بات بیان کی، جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس (نانی یا دادی) کے لیے یہ حصہ نافذ کر دیا۔

Marfat.com

پھر ایک اور نانی (یا دادی) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اپنی وراثت کا مطالبہ کیا، تو انہوں نے فرمایا: تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ نہیں ہے اور جو فیصلہ دیا گیا تھا، وہ تمہارے علاوہ اور کے لیے تھا، (یعنی اگر تم نانی ہو، تو وہ دادی کے لیے تھا، یا اگر تم دادی ہو، تو وہ نانی کے لیے تھا) اور میں وراثت کے متعین حصّوں میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا، تو تمہیں چھٹا حصّہ مل جائے اور اگر تم دونوں اس میں شریک ہو جاتی ہو، تو وہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا، ورنہ تم دونوں میں سے جو موجود ہو، وہ چھٹا حصّہ اسے مل جائے گا۔

2895 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ رِزْمَةَ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ اَبُو الْمُنِيبِ الْعَتَكِيّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ، اِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ

❀❀ ابن بدیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی (یا نانی) کے لیے چھٹا حصّہ مقرر کیا ہے، جبکہ ان سے پہلے ماں موجود نہ ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مِيرَاثِ الْجَدِّ

باب: دادا کی میراث کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2896 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ ابْنِیْ مَاتَ، فَمَا لِیْ مِنْ مِيرَاثِهِ؟ فَقَالَ: لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ، فَقَالَ: لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ، فَقَالَ: اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ قَالَ قَتَادَةُ: فَلَا يَدْرُونَ مَعَ اَیِّ شَیْءٍ وَرَّثَهُ، قَالَ: قَتَادَةُ: اَقَلُّ شَیْءٍ وَرِثَ الْجَدُّ السُّدُسُ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی میرے پوتے کا انتقال ہو گیا ہے اس کی وراثت میں سے مجھے کیا ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں چھٹا حصّہ ملے گا، جب وہ واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور فرمایا، تمہیں ایک اور چھٹا حصّہ بھی ملے گا جب وہ واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور فرمایا: تمہیں ایک اور چھٹا حصّہ تحفے کے طور پر ملے گا۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: لوگوں کو یہ پتہ نہیں چل سکا، کہ کون سی چیز نے اسے وارث قرار دیا تھا؟

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: دادا کا کم از کم حصّہ، چھٹا حصّہ ہوگا۔

2897 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اَيُّكُمْ يَعْلَمُ مَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّ؟ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ: اَنَا، وَرَّثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّدُسَ، قَالَ: مَعَ مَنْ؟ قَالَ: لَا اَدْرِیْ، قَالَ: لَا دَرَيْتَ، فَمَا تُغْنِیْ اِذًا؟

❀❀ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون یہ جانتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا کو کتنا حصّہ دیا

Marfat.com

تھا؟ تو حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں (جانتا ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھٹے حصے کا وارث قرار دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، کس کے ساتھ؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں پوری بات پتہ نہیں ہے، پھر تو یہ فائدہ نہیں دے گی۔

بَابٌ فِیْ مِیْرَاثِ الْعَصَبَةِ

باب: عصبہ کی میراث کا حکم

2898 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ - وَهٰذَا حَدِيْثُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْاَشْبَعُ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمُ الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ، عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى ذَكَرٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق، مال کو ذوی الفروض کے درمیان تقسیم کرو، ذوی الفروض جسے چھوڑ دے، وہ (میت کے) قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا''۔

بَابٌ فِیْ مِیْرَاثِ ذَوِی الْاَرْحَامِ

باب: ذوی الارحام کی میراث کا حکم

2899 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ، عَنِ الْمِقْدَامِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيَّ وَرُبَّمَا قَالَ: اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ، وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ، اَعْقِلُ لَهٗ وَاَرِثُهٗ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ، يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهٗ

❁❁ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرضہ یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا، تو وہ میری طرف آئیں گے (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) اللہ اور اس کے رسول کی طرف آئیں گے اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا، وہ اس کے ورثاء کو ملے گا، اور جس کا کوئی وارث نہ ہو، میں اس کا وارث ہوں، میں اس کی طرف سے دیت بھی ادا کروں گا اور اس کا وارث بھی بنوں گا اور جس کا کوئی وارث نہ ہو، ماموں اس کا وارث ہوتا ہے، وہ اس کی طرف سے دیت بھی ادا کرے گا اور اس کا وارث بھی بنے گا''

2900 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ فِیْ آخَرِيْنَ قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِی ابْنَ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ، فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَاِلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ، وَاَنَا

Marfat.com

مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ اَرِثُ مَالَهُ وَاَفُكُّ عَانَهُ، وَالْخَالُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَائِذٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ، وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَاشِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: يَقُوْلُ الضَّيْعَةُ مَعْنَاهُ عِيَالٌ

❁❁ حضرت مقدام کندی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں ہر مومن کے لیے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں' تو شخص قرض چھوڑ کر جائے گا' یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا' وہ میری طرف آئیں گے اور جو مال چھوڑ کر جائے گا' تو وہ اس کے ورثاء کو ملے گا، جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو، میں اس کا مولیٰ ہوں' میں اس کے مال کا وارث بنوں گا، اور اس کی طرف سے قرض ادا کروں گا اور جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو' اس کا ماموں مولیٰ ہوتا ہے، جو اس کے مال کا وارث بنتا ہے اور اس کا قرض ادا کرتا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ ضیعۃ سے مراد بال بچے ہیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2901 - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، اَفُكُّ عَانِيَهُ، وَاَرِثُ مَالَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، يَفُكُّ عَانِيَهُ وَيَرِثُ مَالَهُ

❁❁ صالح بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت مقدم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس کا کوئی وارث نہ ہو' اس کا میں وارث ہوں' میں اس کا قرض بھی ادا کروں گا اور اس کے مال کا وارث بھی بنوں گا اور جس کا کوئی وارث نہ ہو' تو ماموں اس کا وارث ہوتا ہے' جو اس کا قرض ادا کرتا ہے اور اس کے مال کا وارث بنتا ہے''

2902 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم مَاتَ، وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا، وَلَا حَمِيْمًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطُوا مِيْرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ اَتَمُّ وَقَالَ مُسَدَّدٌ: قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ اَرْضِهٖ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاَعْطُوهُ مِيْرَاثَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام فوت ہو گیا وہ کوئی مال چھوڑ کر مرا تھا' اس کی نہ تو

Marfat.com

کوئی اولاد تھی اور نہ ہی کوئی رشتے دار تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی وراثت کا مال اس کی بستی کے رہنے والوں میں سے کسی شخص کو دے دو''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سفیان کی نقل کردہ روایت زیادہ مکمل ہے۔ مسدد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہاں اس کی سرزمین سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اس کی وراثت اسے دے دو۔

2903 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ اَحْمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِى مِيْرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الْاَزْدِ، وَلَسْتُ اَجِدُ اَزْدِيًّا اَدْفَعُهُ اِلَيْهِ؟ قَالَ: اذْهَبْ فَالْتَمِسْ اَزْدِيًّا حَوْلًا قَالَ: فَاَتَاهُ بَعْدَ الْحَوْلِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اَجِدْ اَزْدِيًّا اَدْفَعُهُ اِلَيْهِ؟ قَالَ: فَانْطَلِقْ فَانْظُرْ اَوَّلَ خُزَاعِيٍّ تَلْقَاهُ فَادْفَعْهُ اِلَيْهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: عَلَيَّ الرَّجُلُ فَلَمَّا جَائَهُ، قَالَ: انْظُرْ كُبْرَ خُزَاعَةَ فَادْفَعْهُ اِلَيْهِ

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے پاس ''ازد'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی وراثت کا مال ہے، مجھے ازد قبیلے سے تعلق رکھنے والا کوئی ایسا شخص نہیں ملا، جس کے حوالے میں اُسے کر سکوں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور ایک سال ازد قبیلے سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو تلاش کرو، راوی بیان کرتے ہیں: ایک سال کے بعد وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ازد قبیلے سے تعلق رکھنے والا کوئی ایسا شخص نہیں ملا، جس کے سپرد میں وہ مال کر سکوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ۔ اور خزاعہ سے تعلق رکھنے والا، جو شخص تمہیں سب سے پہلے ملے یہ اس کے حوالے کر دو، وہ شخص ابھی اُٹھ کے گیا ہی تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس بلا کر لاؤ، جب وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا خزاعہ کے کسی بڑے شخص کا جائزہ لینا اور اس کے حوالے یہ کر دینا۔

2904 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَسْوَدَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ اَحْمَرَ اَبِى بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ، فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهِ، فَقَالَ: الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا، اَوْ ذَا رَحِمٍ، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ وَقَالَ يَحْيَى: قَدْ سَمِعْتُهُ مَرَّةً يَقُوْلُ فِى هٰذَا الْحَدِيْثِ: انْظُرُوا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ

❁❁ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں: خزاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس کی وراثت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائی گی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے کسی وارث یا قریبی رشتے دار کو تلاش کرو، لوگوں کو اس کا کوئی وارث یا قریبی رشتے دار نہ ملا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ مال خزاعہ سے تعلق رکھنے والے کسی بڑے کو دے دو، ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''خزاعہ'' سے تعلق رکھنے والے کسی بڑے شخص کو ڈھونڈو۔

Marfat.com

2905 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ اَعْتَقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَهُ اَحَدٌ؟ قَالُوْا: لَا، اِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ اَعْتَقَهُ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا صرف اس کا ایک غلام تھا' جسے اس نے آزاد کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کا (کوئی رشتے دار) ہے؟

لوگوں نے جواب دیا: صرف ایک غلام ہے جسے اس نے آزاد کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرحوم کی وراثت غلام کو دے دی۔

بَابُ مِيْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ

باب: لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کا حکم

2906 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلْمَرْاَةُ تُحْرِزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ: عَتِيقَهَا، وَلَقِيطَهَا، وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَنْهُ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت تین طرح کی وراثت حاصل کر لیتی ہے، اپنے غلام کی، اپنے اس بچے کی، جو اسے کہیں سے ملا ہو اور اس بچے کی، جس کے بارے میں اس نے (شوہر سے) لعان کیا ہو''۔

2907 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، وَمُوْسَى بْنُ عَامِرٍ، قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ، قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِاُمِّهِ، وَلِوَرَثَتِهَا مِنْ بَعْدِهَا،

❀❀ مکحول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث' اس کی ماں کو اور اس کی ماں کے بعد' اس کی ماں کے ورثاء کو دی تھی (یا مقرر کی تھی)۔

2908 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، اَخْبَرَنِيْ عِيسَى اَبُوْ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

2905–اسناده ضعيف. عوسجة -وهو مولى ابن عباس - قال البخارى: لم يصح حديثه، وقال غير واحد من الائمة: ليس بمشهور، ولم يروعنه غير عمرو بن دينار، وذكر العقيلى فى "الضعفاء" 3/ 414، وقال: لا يتابع على حديثه هذا، وقال الذهبى: لا يُعرف. حماد: هو ابن سلمة. واخرجه ابن ماجه (2741)، والترمذى (2238)، والنسائى فى "الكبرى" (6376) و (6377) من طرق عن عمرو بن دينار، به. وقال الترمذى: حديث حسن! وهو فى "مسند احمد" (1930).

Marfat.com

بَابُ هَلْ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ؟

باب: کیا مسلمان' کافر کا وارث بنے گا؟

2909 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنتا''

2910 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حِجَّتِهِ؟ قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا؟ ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ - يَعْنِي الْمُحَصَّبَ - وَذَاكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ: أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ، وَلَا يُبَايِعُوهُمْ، وَلَا يُؤْوُوهُمْ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْخَيْفُ الْوَادِي

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عرض کی: یارسول اللہ! کل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پڑاؤ کریں گے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقع کی بات ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا عقیل نے ہمارے لیے صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رہائش گاہ چھوڑی ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم بنوکنانہ کے خیف میں پڑاؤ کریں گے، جہاں قریش نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی (یعنی معاہدہ کیا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ''وادی خیف'' تھی، اس کی وجہ یہ ہے: بنوکنانہ نے اس جگہ پر قریش سے یہ حلف لیا تھا، جو بنوہاشم کے خلاف تھا کہ وہ لوگ ان کے ساتھ نکاح نہیں کریں گے ان کے ساتھ خرید وفروخت نہیں کریں گے اور انہیں پناہ نہیں دیں گے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''خیف'' ایک وادی ہے۔

2911 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو مختلف دینوں سے تعلق رکھنے والے لوگ' ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے ہیں''

2909–اسناده صحيح . عمرو بن عثمان: هو ابن عفان الاموى، وعلى بن الحسين : هو ابن على بن ابى طالب، وسفيان: هو ابن عيينة، ومُسَدد: هو ابن مُسَرهَد. واخرجه البخارى (4283) و (6764)، ومسلم (1614)، وابن ماجه (2729)، والترمذى (2239) و (2240)، والنسائى فى "الكبرى" (6339 - 6347) و (6349) من طرق عن ابن شهاب الزهرى، بهذا الاسناد . وهو فى "مسند احمد" (21747)، و"صحيح ابن حبان" (6033)

Marfat.com

2912 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ حَكِيْمٍ الْوَاسِطِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، اَنَّ اَخَوَيْنِ، اخْتَصَمَا اِلٰى يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، يَهُوْدِيٌّ وَمُسْلِمٌ، فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنْهُمَا، وَقَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ، اَنَّ رَجُلًا، حَدَّثَهُ اَنَّ مُعَاذًا، حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْاِسْلَامُ يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ، فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ،

❁❁ عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی ایک یہودی اور ایک مسلمان، یحییٰ بن معمر کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئے، تو انہوں نے مسلمان کو وارث قرار دے دیا اور یہ بات بیان کی: ابواسود نے مجھے یہ بات بتائی ہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی تھی، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اسلام اضافہ کرتا ہے، کمی نہیں کرتا'' تو انہوں نے مسلمان کو وارث قرار دیا۔

2913 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ حَكِيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ، اَنَّ مُعَاذًا، اُتِیَ بِمِيْرَاثِ يَهُوْدِيٍّ وَارِثُهُ مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی کی وراثت کا مسئلہ لایا گیا، جس کا وارث ایک مسلمان بنتا تھا، اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حسب سابق حدیث منقول ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ اَسْلَمَ عَلٰى مِيْرَاثٍ

باب: جو میراث (کی تقسیم ہو جانے کے بعد) مسلمان ہوا ہو

2914 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِیْ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوٗدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ قَسْمٍ، قُسِمَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى مَا قُسِمَ لَهُ، وَكُلُّ قَسْمٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قَسْمِ الْاِسْلَامِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ تقسیم جو زمانہ جاہلیت میں ہو چکی ہو، (وہ اس کے مطابق باقی رہے گی) اور جو اسلام کے آنے تک نہیں ہوئی تھی، وہ اسلامی قوانین کے مطابق ہوگی''۔

2912–اسناده ضعيف لابهام الرجل الذى حدث ابا الاسود -وهو ظالم بن عمرو الدؤلى - وقد اختلف فيه على عمرو بن ابى حكيم كما سياتى. عبد الوارث: هو ابن سعيد، ومُسدد: هو ابن مُسرهَد. واخرجه البيهقى /6 254 - 255 من طريق مسدَّد، بهذا الاسناد. واخرجه الطيالسى (568)، وابن ابى شيبة /11 374، واحمد (22005)، وابن ابى عاصم فى "السنة" (954)، ووكيع فى "اخبار القضاة" /1 98 - 99، والطبرانى فى "الكبير" /20 (338)، والحاكم /4 354، والبيهقى /6 254، والجورقانى فى "الاباطيل" (550)

Marfat.com

بَابٌ فِي الْوَلَاءِ

باب: ولاء کا بیان

2915 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، وَأَنَا حَاضِرٌ، قَالَ مَالِكٌ: عَرَضَ عَلَيَّ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعْتِقُهَا، فَقَالَ: أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلٰى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ ذَاكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک کنیز خرید کر اسے آزاد کرنے کا ارادہ کیا، تو اس کے مالکان نے یہ کہا: ہم اسے اس شرط پر فروخت کریں گے کہ اس کی ولاء کا حق ہمارے لیے ہوگا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ چیز تمہیں اس سے نہ روکے، کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

2916 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے، جو قیمت ادا کرتا ہے اور نعمت کا ولی بنتا ہے (یعنی آزاد کرتا ہے)''۔

2917 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رِئَابَ بْنَ حُذَيْفَةَ، تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غِلْمَةٍ، فَمَاتَتْ أُمُّهُمْ فَوَرَّثُوهَا رِبَاعَهَا، وَوَلَاءَ مَوَالِيهَا، وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَصَبَةَ بَنِيهَا، فَأَخْرَجَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَمَاتُوا، فَقَدِمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، وَمَاتَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ مَالًا لَهُ، فَخَاصَمَهُ إِخْوَتُهَا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَوِ الْوَالِدُ، فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ قَالَ: فَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ، فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ اخْتَصَمُوا إِلٰى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ - أَوْ إِلٰى إِسْمَاعِيلَ بْنِ هِشَامٍ - فَرَفَعَهُمْ إِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ، فَقَالَ: هٰذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي مَا كُنْتُ أَرَاهُ، قَالَ: فَقَضٰى لَنَا بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَنَحْنُ فِيهِ إِلَى السَّاعَةِ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رباب بن حذیفہ نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی، اس نے ان کے تین بچوں کو جنم دیا، ان بچوں کی ماں کا انتقال ہو گیا، وہ بچے اس خاتون کی زمین اور اس کے

Marfat.com

غلاموں کی ولاء کے وارث بن گئے، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس خاتون کے بچوں کے عصبہ تھے، وہ ان بچوں کو لے کر شام چلے گئے، ان بچوں کا انتقال ہو گیا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ آئے، اس دوران اس عورت کے ایک غلام کا بھی انتقال ہو چکا تھا اور وہ بھی مال چھوڑ کر گیا تھا، تو اس خاتون کے بھائیوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں جھگڑا کیا، یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بیٹا یا باپ جو بھی مال جمع کرتا ہے، وہ اس کے عصبہ کو ملتا ہے، خواہ وہ جو کوئی بھی ہو''

پھر انہوں نے اس فیصلے کی ایک تحریر لکھوائی، جس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی کی گواہی بھی نقل ہوئی۔ جب عبدالملک خلیفہ بنا، تو عورت کے بھائیوں نے ہشام بن

اسماعیل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسماعیل بن ہشام کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا، اس نے انہیں عبدالملک کے پاس بھیج دیا، تو عبدالملک نے کہا: یہ تو وہی فیصلہ ہے، جس کے بارے میں میرا خیال ہے کہ میں اسے پہلے بھی دے چکا ہوں، تو اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تحریر کے مطابق ہمارے حق میں فیصلہ کر دیا، اور آج تک وہ سارا مال ہمارے پاس ہی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ

باب: ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا

2918 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ - عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَوْهَبٍ، يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ هِشَامٌ: عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَقَالَ يَزِيدُ: إِنَّ تَمِيمًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ

❁❁ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے، تو اس کے بارے میں سنت کیا ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ اس کی زندگی اور موت (ہر عالم میں) دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوگا''۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْوَلَاءِ

باب: ولاء کو فروخت کرنا

2919 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے یا اسے ہبہ کرنے سے منع کیا

Marfat.com

ہے۔

بَابٌ فِی الْمَوْلُوْدِ یَسْتَهِلُّ ثُمَّ یَمُوتُ

باب: جب نومولود بچہ چیخ کر رونے کے بعد انتقال کر جائے (تو اس کی میراث کا احکام)

2920 - حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ اِسْحَاقَ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُوْدُ وُرِّثَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب (پیدا ہونے والا) بچہ چیخ کر روئے (اور پھر انتقال کر جائے) تو اس کی وراثت (کے احکام جاری ہونگے)

بَابُ نَسْخِ مِیْرَاثِ الْعَقْدِ بِمِیْرَاثِ الرَّحِمِ

باب: رشتہ داروں کی میراث کے ذریعے، باہمی بھائی چارے کی میراث کا منسوخ ہونا

2921 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ یَزِیدَ النَّحْوِیِّ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: (وَالَّذِینَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَآتُوهُمْ نَصِیبَهُمْ) کَانَ الرَّجُلُ یُحَالِفُ الرَّجُلَ، لَیْسَ بَیْنَهُمَا نَسَبٌ، فَیَرِثُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، فَنَسَخَ ذٰلِكَ الْاَنْفَالُ، فَقَالَ تَعَالَی: (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ) (الأحزاب: 6)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور وہ لوگ جنہیں تمہاری قسموں نے باندھا' تم انہیں ان کا حصہ دو''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) پہلے ایک شخص دوسرے کا حلیف بن جاتا تھا، حالانکہ ان کے درمیان کوئی نسبی رشتے داری نہیں ہوتی تھی اور پھر وہ ایک دوسرے کے وارث بھی بنتے تھے، تو سورۃ انفال نے اس حکم کو منسوخ کر دیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''رشتے دار لوگ ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں''

2922 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِیْ اِدْرِیسُ بْنُ یَزِیدَ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالَی: (وَالَّذِینَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَآتُوهُمْ نَصِیبَهُمْ) قَالَ: کَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِیْنَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ تُوَرَّثُ الْاَنْصَارَ، دُوْنَ ذَوِی رَحِمِهٖ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِی آخَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ) (النساء: 33) قَالَ: نَسَخَتْهَا: (وَالَّذِینَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَآتُوهُمْ نَصِیبَهُمْ) (النساء: 33) مِنَ النَّصْرِ وَالنَّصِیحَةِ وَالرِّفَادَةِ، وَیُوصِی لَهُ، وَقَدْ ذَهَبَ الْمِیْرَاثُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''وہ لوگ جنہیں تمہاری قسموں نے باندھ دیا تم انہیں ان کا حصہ دو''۔

(انہوں نے اس کی وضاحت کی) مہاجرین جب مدینہ منورہ آئے تو انصار کے وارث وہی بنتے تھے (یعنی جو مہاجر کسی انصاری کا بھائی ہوتا تھا، وہ اس کا وارث بنتا تھا) دوسرے رشتے دار نہیں بنتے تھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان آپس میں بھائی چارہ قائم کر دیا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''جو وہ چھوڑ کر جاتا تھا اس میں سے ہم نے ہر ایک کے لیے موالی بنا دیئے ہیں''۔

تو اس آیت نے اس آیت کو منسوخ کر دیا۔

''تمہاری قسموں نے جنہیں پختہ کیا تم انہیں ان کا حصہ دو''۔

اس کا تعلق مدد کرنے اور خیر خواہی کرنے اور تعاون کرنے سے ہے اور وہ اس کے لے وصیت بھی کر سکتا ہے، لیکن وراثت کا حکم ختم ہو گیا

2923 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى - قَالَ اَحْمَدُ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: كُنْتُ اَقْرَاُ عَلٰى اُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ الرَّبِيعِ - وَكَانَتْ يَتِيمَةً فِي حِجْرِ اَبِي بَكْرٍ - فَقَرَاْتُ: (وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ) (النساء: 33)، فَقَالَتْ: لَا تَقْرَاْ: (وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ) (النساء: 33)، اِنَّمَا نَزَلَتْ فِي اَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حِينَ اَبَى الْاِسْلَامَ، فَحَلَفَ اَبُو بَكْرٍ اَلَّا يُوَرِّثَهُ، فَلَمَّا اَسْلَمَ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَام اَنْ يُؤْتِيَهُ نَصِيبَهُ ، زَادَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَمَا اَسْلَمَ حَتّٰى حُمِلَ عَلَى الْاِسْلَامِ بِالسَّيْفِ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: مَنْ قَالَ: (عَقَدَتْ) (النساء: 33): جَعَلَهُ حِلْفًا، وَمَنْ قَالَ: عَاقَدَتْ جَعَلَهُ حَالِفًا، قَالَ: وَالصَّوَابُ حَدِيثُ طَلْحَةَ عَاقَدَتْ

❁❁ داؤد بن حصین بیان کرتے ہیں: میں سیدہ اُم سعد بنت ربیع رضی اللہ عنہا کے ہاں پڑھا کرتا تھا، وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زیر کفالت یتیم لڑکی تھیں، میں نے یہ آیت یوں تلاوت کی

''تمہاری قسموں نے جنہیں پختہ کیا ہے''

انہوں نے فرمایا: تم یہ نہ پڑھو ''تمہاری قسموں نے جنہیں پختہ کیا ہے''۔

یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جب انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ انہیں وارث نہیں بنائیں گے، جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کا حصہ انہیں دیں۔

عبدالعزیز نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: انہوں نے اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا، جب تک تلوار کے ذریعے انہیں اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔

Marfat.com

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جولفظ ''عقدت'' پڑھتے ہیں، انہوں نے اسے قسم بنایا ہے اور جولوگ ''عاقدت'' پڑھتے ہیں، انہوں نے اسے قسم اٹھانے والا بنایا ہے۔

درست وہ ہے، جوطلحہ کی روایت میں ہے کہ لفظ ''عاقدت'' ہے۔

2924 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا) (الأنفال: 74) (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا) (الأنفال: 72) فَكَانَ الْاَعْرَابِيُّ لَا يَرِثُ الْمُهَاجِرَ، وَلَا يَرِثُهُ الْمُهَاجِرُ، فَنَسَخَتْهَا فَقَالَ: (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ) (الأحزاب: 6)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ لوگ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے ہجرت نہیں کی''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) کوئی دیہاتی کسی مہاجر کا وارث نہیں بنتا تھا اور نہ ہی مہاجر اس کا وارث بنتا تھا، تو اس آیت نے اسے منسوخ کر دیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ان کے رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں''۔

بَابٌ فِي الْحِلْفِ

باب: حلف (کسی کو اپنا حلیف قرار دینا) کا بیان

2925 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ، وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں ہے، زمانہ جاہلیت کا جو بھی حلف تھا، اسلام نے اس کی مضبوطی میں اضافہ ہی کیا ہے''۔

2926 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ فِي دَارِنَا، فَقِيلَ لَهُ: اَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ، فَقَالَ: حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ فِي دَارِنَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

2925–اسناده صحيح. سعد بن ابراهيم: هو ابن عبد الرحمن بن عوف، وزكريا: هو ابن ابى زائدة، وابو اسامة: هو حماد بن اسامة، وابن نمير: هو عبد الله. واخرجه مسلم (2530)، والنسائي فى "الكبرى" (6385) من طريق زكريا بن ابى زائدة، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (16761)، و"صحيح ابن حبان" (4371) و (4372).

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے محلے میں (یا احاطے میں) مہاجرین اور انصاری کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے؟

''اسلام میں حلف (منہ بولے بھائی) کی کوئی حیثیت نہیں ہے''

تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان ہمارے گھر میں بھائی چارہ قائم کیا تھا، یہ بات انہوں نے دو یا تین مرتبہ دہرائی۔

بَابٌ فِی الْمَرْاَةِ تَرِثُ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر کی دیت میں وارث ہونا

2927 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: یَقُوْلُ: الدِّیَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا شَیْئًا، حَتّٰی قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْیَانَ: كَتَبَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم: اَنْ اُوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْیَمَ الضِّبَابِیِّ، مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُمَرُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، بِهٰذَا الْحَدِیْثِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدٍ، وَقَالَ فِیْهِ: وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَی الْاَعْرَابِ

سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: دیت خاندان والوں کا حق ہوتا ہے اور عورت کو اپنے شوہر کی دیت میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا، یہاں تک حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ خط میں لکھا تھا؟ کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو، اس کے شوہر کی دیت میں سے حصہ دلوواؤں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجوع کر لیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (یعنی حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ کو) دیہاتیوں کا نگران مقرر کیا تھا''

Marfat.com

كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ

کتاب: خراج، فے اور امارت سے متعلق روایات

بَابُ مَا يَلْزَمُ الْإِمَامَ مِنْ حَقِّ الرَّعِيَّةِ

باب: رعایا کے کون سے حقوق حکمران پر لازم ہیں؟

2928 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْاَمِيرُ الَّذِى عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِىَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خبردار! تم میں سے ہر ایک شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا، امیر لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے، اس سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا، غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے، اس سے اس کے بارے میں حساب لیا جائے گا، تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم سے حساب لیا جائے گا''۔

بَابُ مَا جَاءَ فِى طَلَبِ الْإِمَارَةِ

باب: حکومت (یا عہدے) کا طلبگار ہونا

2929 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَمَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ

2928–اسناده صحيح . وهو فى "موطا مالك" بـرواية محمد بن الحسن الشيبانى (992)، ورواية ابـى مصعب الزهرى (2121). واخـرجه البخارى (7138)، ومسلم (1829) مـن طـريق عبد الله بن دينار، به . واخـرجه البخارى (893) و (2409) و (2558) و (2751) مـن طريق سالم بن عبدالله بن عمر، والبخارى (2554) و (5188) و (5200)، ومسلم (1829)، والترمذى (1800) من طـريـق نافع مولى عبد الله بن عمر، كلاهما عن عبد الله بن عمر . وجـاء فى رواية سالم زيادة: وحسبت ان قد قال : "والرجل راعٍ فى مال ابيه ومسؤول عن رعيته." وهو فى "مسند احمد" (4495) و (5902)، و"صحيح ابن حبان" (4489).

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِذَا أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ فِيهَا إِلٰى نَفْسِكَ، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! تم امارت (یعنی کسی حکومتی عہدے) کا سوال نہ کرنا، کیونکہ اگر وہ تمہیں مانگنے کے نتیجے میں دیا گیا، تو اس کے بارے میں تمہیں، تمہارے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں یہ مانگے بغیر دیا گیا، تو اس کے بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی۔

2930 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ قُرَّةَ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ رَجُلَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ أَحَدُهُمَا، ثُمَّ قَالَ: جِئْنَا لِتَسْتَعِينَ بِنَا عَلٰى عَمَلِكَ، وَقَالَ الْآخَرُ: مِثْلَ قَوْلِ صَاحِبِهِ، فَقَالَ: إِنَّ أَخْوَنَكُمْ عِنْدَنَا مَنْ طَلَبَهُ فَاعْتَذَرَ أَبُو مُوسٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: لَمْ أَعْلَمْ لِمَا جَاءَا لَهُ، فَلَمْ يَسْتَعِنْ بِهِمَا عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى مَاتَ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دو آدمیوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ان میں سے ایک نے تشہد کے کلمات پڑھے اور پھر بولے،: ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں تا کہ آپ اپنے کام کاج (یعنی لوگوں سے زکوٰۃ وغیرہ کی وصولی) کے کام میں، ہم سے بھی مدد لیں، دوسرے شخص نے بھی اپنے ساتھی کی مانند کلمات کہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے نزدیک تم میں سب سے زیادہ خیانت والا شخص وہ ہے، جو اس کا مطالبہ کرتا ہے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حوالے سے معذرت پیش کی اور عرض کی: مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ دونوں کس لیے آئے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے، اس حوالے سے کوئی کام نہیں لیا، یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

بَابٌ فِي الضَّرِيرِ يُوَلَّى

باب: نابینا کو اہلکار مقرر کرنا

2931 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو دو مرتبہ مدینہ منورہ میں (اپنا نائب) مقرر کیا۔

2930–اسناده ضعيف بهذا السياق لجهالة بشر بن قرة -ويقال: قرة بن بشر- ولابهام اخى اسماعيل بن ابى خالد، ولاسماعيل اربعة اخوة، كلهم مجاهيل. ثم انه قد اختلف فيه على اسماعيل بن ابى خالد كما بيناه فى "المسند" (19508). واخرجه النسائى فى "الكبرى" (5899) من طريق عبّاد بن العوّام، عن اسماعيل ابن ابى خالد، بهذا الاسناد . وقال: عن قرة بن بشر . واخرجه النسائى (5898) من طريق سفيان الثورى، عن اسماعيل بن ابى خالد، عن اخيه، عن ابى بردة، عن ابى موسى، فاسقط من اسناده بشر بن قرة، وهو فى "مسند احمد" (19508) من طريق سفيان الثورى.

Marfat.com

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْوَزِيرِ

باب: (اپنا) وزیر بنانا

2932 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ، إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ، إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کسی امیر (یعنی حاکم) کے بارے میں' بھلائی کا ارادہ کر لے' تو اس کو مخلص وزیر عطا کر دیتا ہے' اگر وہ حاکم بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد کرواتا ہے اور حاکم کو یاد ہو' تو وہ وزیر اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ مختلف ارادہ کر لے (یعنی اس کو خراب کرے) تو اسے بُرا وزیر عطا کر دیتا ہے جب وہ حاکم بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد نہیں کرواتا اور جب حاکم کو یاد ہو' تو وہ وزیر اس کی مدد نہیں کرتا''۔

بَابٌ فِي الْعِرَافَةِ

باب: قوم کی نمائندگی

2933 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبِهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا، وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا

❁❁ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: ''اے قدیم! تم کامیاب ہو' اگر تم ایسی حالت میں فوت ہوئے ہو کہ تم امیر نہیں تھے' سیکرٹری نہیں تھے اور اپنی قوم کے نمائندے نہیں تھے''۔

2934 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُمْ كَانُوا عَلٰى مَنْهَلٍ مِنَ الْمَنَاهِلِ، فَلَمَّا بَلَغَهُمُ الْإِسْلَامُ جَعَلَ صَاحِبُ الْمَاءِ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلٰى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا، وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ، فَأَرْسَلَ ابْنَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2932- حديث صحيح. زهير بن محمد -وان كانت رواية اهل الشام عنه غير مستقيمة، وهذا منها فان الوليد هو ابن مسلم دمشقي- متابع كما سياتي. واخرجه ابن حبان (4494)، وابن عدي في "الكامل" /3 1076، والبيهقي في "السنن" /10 111 - 112، وفي "الاسماء والصفات" (304) من طريق الوليد بن مسلم، بهذا الاسناد. واخرجه اسحاق بن راهويه في "مسنده" (956) و (972)، واحمد (24414)، والخلال في "السنة" (78)، وابو يعلى (4439)

Marfat.com

فَقَالَ لَهُ: ائْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُ: اَبِیْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَاِنَّهُ جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ عَلٰى اَنْ يُسْلِمُوا فَاَسْلَمُوا، وَقَسَمَ الْاِبِلَ بَيْنَهُمْ، وَبَدَا لَهُ اَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ، اَفَهُوَ اَحَقُّ بِهَا اَمْ هُمْ؟ فَاِنْ قَالَ لَكَ: نَعَمْ، اَوْ لَا، فَقُلْ لَهُ: اَبِیْ شَيْخٌ كَبِيرٌ، وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ، وَاِنَّهُ يَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِی الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ، فَاَتَاهُ فَقَالَ: اَبِیْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيكَ السَّلَامُ، فَقَالَ: اَبِیْ جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ عَلٰى اَنْ يُسْلِمُوا فَاَسْلَمُوا وَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ، ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ، اَفَهُوَ اَحَقُّ بِهَا اَمْ هُمْ؟ فَقَالَ: اِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُسْلِمَهَا لَهُمْ فَلْيُسْلِمْهَا، وَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَرْتَجِعَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنْهُمْ، فَاِنْ هُمْ اَسْلَمُوا فَلَهُمْ اِسْلَامُهُمْ، وَاِنْ لَمْ يُسْلِمُوا قُوتِلُوا عَلَى الْاِسْلَامِ، فَقَالَ: اِنَّ اَبِیْ شَيْخٌ كَبِيرٌ، وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ، وَاِنَّهُ يَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِی الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ، فَقَالَ: اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ، وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنَ الْعُرَفَاءِ، وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِی النَّارِ

❀❀ غالب قطان' ایک شخص کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ لوگ چشمے کے پاس مقیم تھے، جب انہیں اسلام کی دعوت پہنچی، تو اس چشمے کے مالک نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا: اگر تم لوگ اسلام قبول کرلو' تو میں تمہیں ایک سو اونٹ دوں گا، ان لوگوں نے اسلام قبول کرلیا' پھر اس نے ان کے درمیان اونٹ تقسیم کر دیئے' پھر اسے یہ مناسب لگا، یہ اونٹ ان سے واپس لے لیے جائیں' تو اس نے اپنے بیٹے کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور اسے یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جائے اور انہیں یہ گزارش کرے' میرے والد نے آپ ﷺ کو سلام بھیجا ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کو یہ بتائے کہ اس نے اپنی قوم کے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں' تو وہ انہیں ایک سو اونٹ دے گا وہ لوگ مسلمان ہو گئے' اس نے وہ اونٹ ان کے درمیان تقسیم بھی کر دیئے' پھر اسے یہ مناسب محسوس ہوا کہ وہ اونٹ اُن لوگوں سے واپس لے' تو کیا میرے والد ان اونٹوں کا زیادہ حقدار ہے' یا وہ لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں؟ اگر نبی اکرم ﷺ جواب میں ''ہاں'' کہیں یا ''نہیں'' کہیں' تو انہیں یہ گزارش کرنا کہ میرا والد عمر رسیدہ شخص ہے اور اپنی قوم کے پانی کا نگران ہے' آپ ﷺ یہ منصب میرے والد کے بعد میرے لیے مقرر کر دیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس کا بیٹا حاضر ہوا، اس نے عرض کی: میرے والد نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: تم پر اور تمہارے باپ پر بھی سلام ہو، اس نے عرض کی: میرے والد نے اپنی قوم سے یہ کہا تھا کہ اگر وہ لوگ مسلمان ہو جائیں' تو وہ انہیں ایک سو اونٹ دے گا' وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اچھے مسلمان ہو گئے پھر میرے والد کو یہ خیال آیا کہ ان سے یہ اونٹ واپس لے لیں، تو میرا والد ان کا زیادہ حقدار ہے' یا وہ لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ اونٹ ان کے پاس رہنے دیتا ہے' تو یہ ٹھیک ہے اور اگر وہ واپس لینا چاہتا ہے' تو ان لوگوں کی بہ نسبت وہ ان اونٹوں کا زیادہ حقدار ہے، کیونکہ اگر وہ لوگ مسلمان ہوئے ہیں' تو اس کا فائدہ ان لوگوں کو ہوگا اور اگر ان لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا' تو ان کے ساتھ اسلام کے لیے لڑائی کی جائے گی' اس لڑکے نے گزارش کی: میرے والد عمر رسیدہ شخص ہیں' وہ اپنی قوم کے پانی کے منتظم ہے' انہوں نے یہ درخواست کی ہے کہ آپ اس کے بعد یہ منصب میرے لیے مقرر کر دیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر قوم کا عریف ہوتا ہے اور لوگوں کا عریف کے بغیر گزارا بھی نہیں ہے' لیکن اگر یہ عریف (

Marfat.com

زیادتی کریں گے) تو جہنم میں جائیں گے"

بَابٌ فِيْ اِتِّخَاذِ الْكَاتِبِ

باب: کاتب (سیکرٹری) بنانا

2935 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: السِّجِلُّ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "سجل" نامی ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیکرٹری تھے۔

بَابٌ فِي السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب: زکوٰۃ وصول کرنے کا معاوضہ لینا

2936 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَسْبَاطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"زکوٰۃ کو وصول کرنے والا شخص، جو حق کے ہمراہ یہ کام کرتا ہے، وہ اپنے گھر واپس آنے تک، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے"۔

2937 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بھتہ لینے والا شخص، جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

2938 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ مَغْرَاءَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ يَعْنِيْ صَاحِبَ الْمَكْسِ

2936–اسناده حسن، محمد بن اسحاق -وهو ابن يسار المطلبي - صدوق حسن الحديث، وقد صرح بالسماع عند احمد (17285) فانتفت شبهة تدليسه. واخرجه ابن ماجه (1809)، والترمذي (651) من طريق محمد بن اسحاق، والترمذي (651) من طريق يزيد بن عياض، كلاهما عن عاصم بن عمر بن قتادة، به. وقال الترمذي: حديث حسن. قلنا: العمدة فيه على ابن اسحاق، واما يزيد بن عياض فهو متهمٌ. وهو في "مسند احمد" (15826) و (17285)، وصححه ابن خزيمة (2334)، والحاكم 1/ 406، وسكت عنه الذهبي.

Marfat.com

❀❀ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں: بھتہ لینے والے سے مراد، وہ شخص ہے، جو لوگوں سے عشر لیتا ہے۔

بَابٌ فِی الْخَلِیفَةِ یَسْتَخْلِفُ

باب: ایسا خلیفہ جسے نامزد کیا گیا ہو

2939 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْیَانَ، وَسَلَمَةُ، قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِنِّیْ اِنْ لَا اَسْتَخْلِفْ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْتَخْلِفْ، وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ، قَدِ اسْتَخْلَفَ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَکَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ، فَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَا یَعْدِلُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا، وَاَنَّهُ غَیْرُ مُسْتَخْلِفٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کرتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا اور اگر میں کسی کو مقرر کر دیتا ہوں، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مقرر کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دونوں کا ذکر کیا تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں کریں گے اور وہ کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کریں گے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْبَیْعَةِ

باب: بیعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2940 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: کُنَّا نُبَایِعُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَیُلَقِّنُنَا فِیمَا اسْتَطَعْتَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کی اطاعت کرنے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تلقین کی: (ہم یہ بھی کہیں) ''جہاں تک سے ہو سکے''

2941 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَیْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ، قَالَتْ: مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ، اِلَّا اَنْ یَاْخُذَ عَلَیْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَیْهَا فَاَعْطَتْهُ، قَالَ: اذْهَبِیْ فَقَدْ بَایَعْتُكِ

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواتین سے بیعت لینے کے بارے میں بتاتے ہوئے، یہ بات بیان کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس نے کبھی کسی خاتون کے ہاتھ کو نہیں چھوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواتین سے بیعت لیتے تھے، جب وہ خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لیتی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: تم جاؤ، میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔

2940- اسنادہ صحیح. واخرجه البخاری (7202)، ومسلم (1867)، والترمذی (1683)، والنسائی (4187) و (4188) من طرق عن عبد الله بن دینار، به. وهو فی "مسند احمد" (4565)، و"صحیح ابن حبان" (4548).

Marfat.com

2942 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي اَبُو عَقِيلٍ زَهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَايِعْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ صَغِيرٌ، فَمَسَحَ رَاْسَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن ہشام، جنہیں نبی اکرم ﷺ کا زمانہ اقدس نصیب ہوا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ان کی والدہ سیدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ اس سے بیعت لیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابھی کم سن ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

بَابٌ فِي اَرْزَاقِ الْعُمَّالِ

باب: سرکاری اہلکاروں کی تنخواہیں (مقرر کرنا)

2943 - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ اَبُو طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا، فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب ہم کسی کو کسی کام کا اہل کار مقرر کریں اور اسے اس کا معاوضہ دیں، تو اس کے علاوہ، وہ جو کچھ حاصل کرے گا، وہ خیانت ہوگا''۔

2944 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ اَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ، فَقُلْتُ: اِنَّمَا لِلّٰهِ، قَالَ: خُذْ مَا اُعْطِيتَ، فَاِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي

❁❁ ابن ساعدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کا نگران مقرر کیا، جب میں اس کام سے فارغ ہوا، تو انہوں نے مجھے معاوضہ دینے کا حکم دیا، میں نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں جو دیا جا رہا ہے، اسے حاصل کر لو، کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس طرح کا کام کیا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کا معاوضہ ادا کیا تھا۔

2944-اسناده صحيح. ابن الساعدى: هو عبد الله بن السعدى، واسم ابيه وَقْدان -وقيل غير ذلك- القرشى العامرى، وليث: هو ابن سعد .واخرجه مسلم (1045)، والنسائى (1604) من طريق الليث بن سعد، بهذا الاسناد . وهو فى "مسند احمد" (371)، و"صحيح ابن حبان" (3405). واخرجه بنحوه البخارى (7163)، ومسلم (1045)، والنسائى (2605) و 2606) و (2607) من طريق حويطب بن عبد العزى، عن عبد الله بن السعدى، به . وهو فى "مسند احمد" (100). واخرج البخارى (7164)، والنسائى (2608)

Marfat.com

2945 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ

❁❁ حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ہمارا عامل (یعنی کوئی کام کرنے کا اہلکار) ہو، تو اگر اس کی بیوی نہ ہو، تو بیوی حاصل کر لے، اگر خادم نہ ہو، تو خادم حاصل کر لے، اگر رہائش گاہ نہ ہو، تو رہائش گاہ حاصل کر لے۔

ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اس کے علاوہ کچھ حاصل کرے گا، تو وہ خیانت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) چور شمار ہوگا''۔

بَابٌ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب: سرکاری اہلکار کو دیئے جانے والے تحائف

2946 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ، لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ - قَالَ ابْنُ السَّرْحِ: ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ - عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ، فَقَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيءُ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي، أَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا؟ لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا فَلَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً فَلَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ

❁❁ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنا اہلکار مقرر کیا، اس شخص کا نام ابن لتبیہ تھا (ایک راوی نے یہ نام نقل کیا ہے) ابن اتبیہ اسے زکوٰۃ وصول کرنے کا نگران مقرر کیا گیا، وہ شخص آیا اور عرض کی: یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''اس اہلکار کا کیا معاملہ ہے، جسے ہم بھیجتے ہیں اور پھر وہ آ کر یہ کہتا ہے: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کا ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے، وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا، تاکہ وہ اس بات کا جائزہ لیتا کہ کیا اسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ تم میں سے جو بھی شخص اس طرح کی کوئی چیز لے کر آئے گا (یعنی اس طرح کی کوئی چیز حاصل کرے گا) تو وہ قیامت کے دن بھی اس چیز

Marfat.com

کے ساتھ آئے گا، اگر وہ اونٹ ہوگا، تو وہ آواز نکال رہا ہوگا، اگر گائے ہوگی، تو وہ ڈکرا رہی ہو، اور اگر بھیڑ ہوگی، تو وہ آواز نکال رہی ہوگی، نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ بلند کیے، یہاں تک کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی بھی دیکھ لی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے، اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے''.

بَابٌ فِيْ غُلُولِ الصَّدَقَةِ

باب: (وصول ہونے والے) صدقہ میں خیانت کرنا

2947 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِي الْجَهْمِ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعِيًا، ثُمَّ قَالَ: انْطَلِقْ اَبَا مَسْعُوْدٍ، وَلَا اُلْفِيَنَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَجِيءُ وَعَلٰى ظَهْرِكَ بَعِيْرٌ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ لَهُ رُغَاءٌ، قَدْ غَلَلْتَهُ قَالَ: اِذًا لَا اَنْطَلِقُ قَالَ: اِذًا لَا اُكْرِهُكَ

❀❀ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے عامل بنا کر بھیجا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابومسعود! تم جاؤ اور میں قیامت کے دن تمہیں ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ تم آؤ اور تمہاری پشت پر زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے، کوئی اونٹ ہو، جو آواز نکال رہا ہو، جسے تم نے خیانت کے طور پر حاصل کیا تھا، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر تو میں نہیں جاتا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر میں تمہیں اس پر مجبور بھی نہیں کرتا۔

بَابٌ فِيمَا يَلْزَمُ الْاِمَامُ مِنْ اَمْرِ الرَّعِيَّةِ وَالْحَجَبَةِ عَنْهُ

باب: رعایا کے معاملے میں، حکمران پر کیا لازم ہے، نیز اُس کا اُن سے دور رہنا

2948 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا مَرْيَمَ الْاَزْدِيَّ، اَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: مَا اَنْعَمَنَا بِكَ اَبَا فُلَانٍ - وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُوْلُهَا الْعَرَبُ - فَقُلْتُ: حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ اُخْبِرُكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ، احْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ، وَفَقْرِهِ قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ

❀❀ ابومریم ازدی بیان کرتے ہیں: میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: اے ابوفلاں! تم سے ملنے پر خوشی ہوئی، میں نے کہا: میں آپ ﷺ کو ایک حدیث کے بارے میں بتانے کے لیے آیا ہوں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

2948- اسناده صحيح. ابو مريم الازدى : اسمه عمرو بن مرة الجهنى، كما جزم به البخارى فى "التاريخ الكبير" /6 308، والترمذى باثر (1382)، والبغوى فيما نقله الحافظ فى "الاصابة" فى ترجمة ابى مريم الازدى. واخرجه الترمذى (1382) من طريق يحيى بن حمزة، بهذا الاسناد. وانظر "مسند احمد" (15651).

Marfat.com

''جسے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کسی معاملے کا نگران مقرر کردے اور وہ ان کی ضروریات پوری کرنے، ان کی حاجت مندی ختم کرنے، اور ان کے فقر وفاقہ میں حجاب میں رہے (یعنی انہیں اپنے پاس نہ آنے دے) تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس سے حجاب کرلے گا، جب وہ عامل حاجت مند ہوگا، ضرورت مند ہوگا اور فقیر ہوگا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مقرر کیا۔

2949 - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْهُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اُوتِيكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا اَمْنَعُكُمُوهُ، اِنْ اَنَا اِلَّا خَازِنٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہیں میں جو بھی چیز دوں یا جو بھی چیز نہ دوں، تو اس کے حوالے سے، میں صرف ایک خزانچی ہوں، میں اسی طرح خرچ کرتا ہوں، جس طرح مجھے حکم دیا جاتا ہے''۔

2950 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، يَوْمًا الْفَيْءَ، فَقَالَ: مَا اَنَا بِاَحَقَّ، بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ، وَمَا اَحَدٌ مِنَّا بِاَحَقَّ بِهِ مِنْ اَحَدٍ، اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ، وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ، وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ، وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ

❀❀ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مال فے کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: میں اس مال فے کا، تم سے زیادہ حقدار نہیں ہوں، اور نہ ہی، ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کے مقابلے میں، اس کا زیادہ حقدار ہے، اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق اور اس کے رسول کی تقسیم کے مطابق، ہم لوگوں سے مراتب مخصوص ہیں، آدمی کے مقدم ہونے کا خیال رکھا جائے گا، آدمی کے آزمائش کے شکار ہونے کا خیال رکھا جائے گا، آدمی کے اہل وعیال کا خیال رکھا جائے گا اور آدمی کے ضرورت مند ہونے کا حساب رکھا جائے گا (اور اسی اعتبار سے یہ مال فے ان کے درمیان تقسیم ہوگا)

بَابٌ فِيْ قَسْمِ الْفَيْءِ

باب: مالِ فے کی تقسیم

2951 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: حَاجَتَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: عَطَاءُ الْمُحَرَّرِينَ، فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا جَائَهُ شَيْءٌ، بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِينَ

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے دریافت کیا، اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کی کوئی حاجت ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ آزاد ہو جانے والے غلاموں (اور کنیزوں) کا وظیفہ ادا کر دیں، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس جب بھی کوئی چیز آتی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آزاد ہو جانے والے (غلاموں اور کنیزوں) سے آغاز کرتے تھے۔

2952 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا خَرَزٌ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلی آئی، جس میں نگینے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آزاد اور کنیزوں (دونوں قسم کی خواتین) میں تقسیم کیے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے والد (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) آزاد اور غلام (دونوں طرح کے مردوں) میں تقسیم کرتے تھے۔

2953 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، جَمِيعًا، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ، فَاَعْطَى الْاَهْلَ حَظَّيْنِ، وَاَعْطَى الْعَزَبَ حَظًّا - زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى - فَدُعِينَا وَكُنْتُ اُدْعَى قَبْلَ عَمَّارٍ، فَدُعِيتُ فَاَعْطَانِي حَظَّيْنِ، وَكَانَ لِي اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَاَعْطَى لَهُ حَظًّا وَاحِدًا

❁❁ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب مال غنیمت آتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اسی دن تقسیم کر دیتے تھے، آپ شادی شدہ شخص کو دو حصے دیتے تھے اور کنوارے کو ایک حصہ دیتے تھے۔

ابن مصفی نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ہمیں بلایا جاتا، تو مجھے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا گیا، جب مجھے بلایا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو حصے دیئے، کیونکہ میں اس وقت شادی شدہ تھا، پھر میرے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور انہیں ایک حصہ دیا گیا۔

بَابٌ فِي اَرْزَاقِ الذُّرِّيَّةِ

باب: (مسلمانوں کے) بچوں کے وظائف

2954 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِن اَنْفُسِهِمْ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:

Marfat.com

''میں مومنین کے نزدیک ان کی جان سے زیادہ قریب ہوں، جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا، وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا، وہ میری طرف آئیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے ذمہ ہوں گے''۔

2955 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مال چھوڑے گا، وہ اس کے ورثاء کو ملے گا اور جو ذمے داری چھوڑے گا، وہ ہماری طرف آئے گی''

2956 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، فَاَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَاِلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں، جو شخص فوت ہو جائے اور قرض چھوڑ کر جائے، تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور جو شخص مال چھوڑ جائے، تو وہ اس کے ورثاء کو ملے گا''۔

بَابُ مَتٰى يُفْرَضُ لِلرَّجُلِ فِی الْمُقَاتَلَةِ

باب: آدمی کو لڑائی میں حصہ لینے کی اجازت کتنی (عمر میں) ہوگی؟

2957 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَلَمْ يُجِزْهُ، وَعُرِضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں، غزوہ اُحد کے موقع پر پیش کیا گیا اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (جنگ میں حصہ لینے) کی اجازت نہیں دی، پھر اس سے اگلے سال غزوہ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا، اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی۔

بَابٌ فِیْ كَرَاهِيَةِ الِاقْتِرَاضِ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ

باب: آخری زمانے میں (حکمرانوں سے معاوضہ لینے) کا ناپسندیدہ ہونا

2958 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الْحَوَارِيِّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ، شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ وَادِی الْقُرٰى، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ مُطَيْرٌ اَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالسُّوَيْدَاءِ اِذَا بِرَجُلٍ قَدْ جَاءَ كَاَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً، وَحُضْضًا، فَقَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهُوَ يَعِظُ النَّاسَ وَيَاْمُرُهُمْ

Marfat.com

وَيَنْهَاهُمْ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً، فَإِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ وَكَانَ عَنْ دِيْنِ أَحَدِكُمْ فَدَعُوهُ،

قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مُطَيْرٍ

❁❁ سلیم بن مطیر جو وادی قریٰ کے رہنے والوں میں ایک عمر رسیدہ شخص تھے، وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد مطیر نے مجھے یہ بات بتائی: وہ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے جب وہ سویداء کے مقام پر پہنچے تو وہ کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کوئی دوائی تلاش کر رہا تھا یا کوئی بوٹی تلاش کر رہا تھا، اس شخص نے یہ بتایا مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی جنہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، آپ اس وقت لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے انہیں کچھ چیزوں کا حکم دے رہے تھے کچھ چیزوں سے منع کر رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! عطیات اس وقت وصول کرو جب تک وہ عطیات ہوں، لیکن جب حکومت کے معاملے میں قریش سے جھگڑا شروع ہو جائے تو یہ تمہارے دین کا معاوضہ بن جائیں گے تو تم انہیں چھوڑ دینا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) □ عبداللہ بن مبارک نے یہ روایت محمد بن یسار کے حوالے سے سلیم بن مطیر سے نقل کی ہے۔

2959 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ، مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَمَرَ النَّاسَ، وَنَهَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ فِيمَا بَيْنَهَا، وَعَادَ الْعَطَاءُ أَوْ كَانَ رِشًا فَدَعُوهُ فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا ذُو الزَّوَائِدِ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ سلیم بن مطیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

اس نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ لوگوں کو ہدایت دے رہے تھے اور انہیں کچھ چیزوں سے منع کر رہے تھے، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ! جی ہاں! پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حکومت کے معاملے میں قریش کے ساتھ جھگڑا ہونے لگے اور عطیات رشوت بن جائیں، تو تم انہیں چھوڑ دینا''۔

دریافت کیا گیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت ذوزوائد رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابٌ فِيْ تَدْوِينِ الْعَطَاءِ

باب: ادائیگیوں کی تدوین

2960 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

Marfat.com

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ جَيْشًا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانُوا بِاَرْضِ فَارِسَ مَعَ اَمِيْرِهِمْ، وَكَانَ عُمَرُ يُعْقِبُ الْجُيُوشَ فِيْ كُلِّ عَامٍ، فَشُغِلَ عَنْهُمْ عُمَرُ، فَلَمَّا مَرَّ الْاَجَلُ قَفَلَ اَهْلُ ذٰلِكَ الثَّغْرِ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ وَتَوَاعَدَهُمْ وَهُمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا عُمَرُ، اِنَّكَ غَفَلْتَ عَنَّا، وَتَرَكْتَ فِينَا الَّذِي اَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِعْقَابِ بَعْضِ الْغَزِيَّةِ بَعْضًا

❁❁ عبداللہ بن کعب بیان کرتے ہیں: انصار کا ایک لشکر فارس کی سرزمین پر اپنے امیر کے ساتھ تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر سال آگے پیچھے لشکر بھیجا کرتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے حوالے سے مصروفیت کی وجہ سے (بھول گئے) جب مقررہ وقت گزر گیا، تو اس طرف کی سرحد کی طرف والے لوگ واپس آ گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا، بُرا بھلا کہا، حالانکہ ان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی تھے، ان لوگوں نے کہا: اے عمر! آپ ہم سے غافل رہے اور ہمارے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا تھا، آپ نے اسے چھوڑ دیا (وہ حکم یہ تھا) کہ جنگ میں لوگوں کو ایک دوسرے کے آگے پیچھے بھیجا جاتا رہے۔

2961 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنِي فِيمَا حَدَّثَهُ ابْنٌ لِعَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، كَتَبَ اِنَّ مَنْ سَاَلَ عَنْ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ، فَهُوَ مَا حَكَمَ فِيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَرَآهُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَدْلًا مُوَافِقًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَعَلَ اللّٰهُ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ فَرَضَ الْاَعْطِيَةَ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَعَقَدَ لِاَهْلِ الْاَدْيَانِ ذِمَّةً بِمَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْجِزْيَةِ، لَمْ يَضْرِبْ فِيْهَا بِخُمُسٍ وَلَا مَغْنَمٍ

❁❁ حضرت عدی بن عدی کندی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا اگر کوئی شخص یہ دریافت کرے، کہ مال فے کو کہاں، کہاں خرچ کیا جانا چاہیے؟ تو اس کا جواب یہ ہے: انہیں وہیں خرچ کیا جائے گا، جن کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا اور اہل ایمان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں اسے انصاف پر مبنی پایا تھا، اور اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور اس کے دل پر، حق کو جاری کر دیا ہے''

انہوں نے یہ عطیات مسلمانوں کے لیے مقرر کیے تھے اور دیگر ادیان والوں کے لیے وہ ذمہ تھا، جو اس جزیہ کے عوض میں تھا، جو ان پر مقرر کیا گیا تھا، ان کو خمس یا مال غنیمت میں سے کچھ بھی نہیں دیا جاتا تھا۔

2962 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهِ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے، وہ اس کے مطابق بات کرتا ہے''۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ صَفَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَمْوَالِ

باب: مال غنیمت میں سے نبی اکرم ﷺ کے اختیار کردہ مخصوص حصّے کا بیان

2963 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ، فَجِئْتُهُ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرٍ مُفْضِيًا اِلٰى رِمَالِهِ، فَقَالَ: حِيْنَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ: يَا مَالِ، اِنَّهُ قَدْ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ، وَاِنِّيْ قَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِشَيْءٍ فَاَقْسِمْ فِيْهِمْ، قُلْتُ: لَوْ اَمَرْتَ غَيْرِيْ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: خُذْهُ

فَجَائَهُ يَرْفَاُ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هَلْ لَكَ فِيْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ: نَعَمْ، فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا، ثُمَّ جَائَهُ يَرْفَاُ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هَلْ لَكَ فِي الْعَبَّاسِ، وَعَلِيٍّ، قَالَ: نَعَمْ، فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا - يَعْنِيْ عَلِيًّا - فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَجَلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اقْضِ بَيْنَهُمَا وَاَرِحْهُمَا - قَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ: خُيِّلَ اِلَيَّ اَنَّهُمَا قَدَّمَا اُولٰئِكَ النَّفَرَ لِذٰلِكَ - فَقَالَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اتَّئِدَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اُولٰئِكَ الرَّهْطِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، قَالُوْا: نَعَمْ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ، هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ خَصَّ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِخَاصَّةٍ لَمْ يَخُصَّ بِهَا اَحَدًا مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ، وَلَا رِكَابٍ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (الحشر: 6) وَكَانَ اللّٰهُ اَفَاءَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ بَنِي النَّضِيْرِ، فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَاْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، وَلَا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ، - اَوْ نَفَقَتَهُ وَنَفَقَةَ اَهْلِهٖ سَنَةً - وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ اُسْوَةَ الْمَالِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اُولٰئِكَ الرَّهْطِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ، قَالُوْا: نَعَمْ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ، وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ:

2963-اسناده صحيح . واخرجه البخارى (3094)، ومسلم (1757)، والترمذى (1702)، والنسائي فى "الكبرى" (6276) من طريق مالك بن انس، بهذا الاسناد. ورواية الترمذى مختصرة. واخرجه البخارى (4033) من طريق شعيب بن ابى حمزة، و (5358) و (6728) و (7305) من طريق عُقيل بن خالد الايلى، والنسائى فى "الكبرى" (6273) من طريق يونس بن يزيد، و (6274) و (6275) - من طريق عمرو بن دينار، اربعتهم عن الزهرى، به. واقتصر يونس وعمرو فى روايتهما على قوله - صلَّى الله عليه وسلم :- "لانورث، ما تركنا صدقة." واخرجه بنحوه مختصراً النسائى فى "الكبرى" (4434) من طريق عكرمة بن خالد، عن مالك بن اوس بن الحدثان، به. وهو فى "مسند احمد" (172) و (1781)، و"صحيح ابن حبان" (6608).

اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِی بِاِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتَ اَنْتَ وَهٰذَا اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِيْرَاثَكَ مِنَ ابْنِ اَخِيكَ، وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهِ مِنْ اَبِيْهَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ، رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، فَوَلِيَهَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ اَبُوْ بَكْرٍ، قُلْتُ: اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَلِیُّ اَبِیْ بَكْرٍ، فَوَلِيتُهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَلِيَهَا، فَجِئْتَ اَنْتَ وَهٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِيعٌ، وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ، فَسَاَلْتُمَانِيهَا، فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتُمَا اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ اَنْ تَلِيَاهَا بِالَّذِی كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِيهَا فَاَخَذْتُمَاهَا مِنِّیْ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ جِئْتُمَانِیْ لِاَقْضِیَ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ، وَاللّٰهِ لَا اَقْضِی بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ، حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَیَّ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اِنَّمَا سَاَلَاهُ اَنْ يَكُونَ يُصَيِّرُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ، لَا اَنَّهُمَا جَهِلَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَاِنَّهُمَا كَانَا لَا يَطْلُبَانِ اِلَّا الصَّوَابَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا اُوقِعُ عَلَيْهِ اسْمَ الْقَسْمِ اَدَعُهُ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ،

❀❀ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اس وقت دن چڑھ چکا تھا، میں ان کے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں (جس پر کوئی بچھونا نہیں تھا) میں اندر داخل ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے مالک! تمہاری قوم کے کچھ لوگ اپنے اہلِ وعیال سمیت چلتے ہوئے میرے پاس آئے' میں نے ان کے لیے کچھ مال کی ادائیگی کا حکم دیا ہے' وہ تم ان کے درمیان تقسیم کردو' میں نے کہا: اگر آپ میری بجائے کسی اور کے سپرد یہ کام کردیں (تو مناسب ہوگا) انہوں نے فرمایا: یہ تم ہی کرو، اسی دوران (ان کا غلام) یرفا آ گیا، اور بولا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہ رہے ہیں'

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! ان حضرات کو اندر آنے کی اجازت دے دی گئی، وہ اندر آ گئے، اس کے بعد یرفا ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المومنین! حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آنا چاہ رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے، انہیں بھی اجازت دیدی گئی، وہ بھی اندر آ گئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، اے امیر المومنین! آپ میرے اور علی کے درمیان فیصلہ کردیں، حاضرین نے کہا: جی ہاں! اے امیر المومنین! آپ ان کے درمیان فیصلہ کردیں، تاکہ انہیں آرام نصیب ہو، مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ ان دونوں حضرات نے باقی حضرات کو اسی مقصد کے لیے بھیجا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگ ذرا ٹھہریں۔

پھر وہ حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کے نام کی قسم دے کر کہتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان اور زمینیں قائم ہیں، کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہم (یعنی انبیاء کرام) کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے، ہم جو کچھ بھی چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ صدقہ ہوتا ہے''

تو ان تمام حضرات نے کہا: جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں آپ دونوں کو، اس اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا آپ دونوں یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہم (یعنی انبیاء کرام) کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے، ہم جو کچھ بھی چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ صدقہ ہوتا ہے''

ان دونوں حضرات نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو، ایک خصوصیت عطا کی، جو اس نے دوسرے لوگوں کو عطا نہیں کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''یہ وہ مال ہے، جو اللہ نے اپنے رسول کو عطا کیا ہے، تم لوگوں نے اس کے لیے گھوڑے نہیں دوڑائے اور سواریاں نہیں دوڑائی ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جس پر چاہتا ہے، غلبہ عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بنونضیر کی زمین مال فے کے طور پر عطا کر دی، اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں تمہارے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا، کہ تمہیں نہ دیا ہو اور اپنے پاس رکھ لیا ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنا سال بھر کا خرچ رکھتے تھے، اپنا اور اپنے اہل خانہ کا خرچ رکھتے تھے اور باقی بچ جانے والے مال کو دیگر مال فے کی طرح استعمال کیا کرتے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان حضرات کی طرف متوجہ ہوئے، اور بولے: میں آپ کو اس اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں، جس کے حکم کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں، ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں آپ کو اس اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے اذن کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا آپ دونوں یہ بات جانتے ہیں؟ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ میں اللہ کے رسول (کے معاملات) کا نگران ہوں، پھر آپ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) اور یہ صاحب (حضرت علی رضی اللہ عنہ)، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ اپنے بھتیجے کی وراثت کا مطالبہ کر رہے تھے اور یہ صاحب اپنی اہلیہ کے اُن کے والد کی طرف سے ملنے والی وراثت کا مطالبہ کر رہے تھے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارا (یعنی انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں، وہ صدقہ ہوتا ہے''

اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بارے میں سچے تھے، نیک تھے، ہدایت یافتہ تھے، حق کے پیروکار تھے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (ان زمینوں) کے نگران بن گئے، جب ان کا انتقال ہو گیا، تو میں نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے معاملات) کا نگران میں ہوں، تو جب تک اللہ کو منظور تھا، میں ان کی نگرانی کرتا رہا، پھر آپ اور یہ صاحب آئے اور آپ دونوں کا اس بات پر اتفاق تھا، اور آپ دونوں کا مطالبہ ایک ہی تھا، آپ دونوں نے مجھ سے یہ مانگا (کہ میں اس کی نگرانی آپ کے سپرد کر دوں) تو میں نے کہا: اگر آپ دونوں چاہیں، تو میں اسے آپ دونوں کے سپرد کر دیتا ہوں، اس شرط پر کہ آپ

Marfat.com

دونوں کے ذمے اللہ تعالیٰ کا یہ عہد ہوگا کہ آپ اسے اسی طرح خرچ کریں گے، جس طرح نبی اکرم ﷺ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے، تو آپ دونوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا، پھر آپ دونوں اب میرے پاس آئے ہیں کہ اب میں اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ آپ دونوں کے درمیان کروں، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں قیامت کے دن تک اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ آپ کے درمیان نہیں کروں گا، اگر آپ دونوں اس کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے تو یہ مجھے واپس کر دیں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دونوں حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس زمین کا انتظام باقاعدہ طور پر ان دونوں کے درمیان آدھا، آدھا کر دیا جائے، ایسا نہیں ہے کہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے لاعلم تھے۔

''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ کے جائیں، وہ صدقہ ہوتا ہے''

یہ دونوں حضرات بھی صرف درست چیز کے ہی طلبگار تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ میں اس پر تقسیم کا نام واقع نہیں ہونے دوں گا، میں اُسے ویسے ہی رہنے دوں گا، جیسے یہ پہلے تھا۔

2964 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ، بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: وَهُمَا يَعْنِي عَلِيًّا، وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اَرَادَ اَنْ لَا يُوقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ قَسْمٍ

❀❀ یہی واقعہ ایک اور سند کے ہمراہ مالک بن اوس کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں حضرات نے، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے، اس بارے میں اختلاف کیا تھا، جو اللہ تعالیٰ نے بنونضیر کی زمینیں اپنے رسول کو، مال فے کے طور پر عطا کی تھیں

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ چاہتے تھے کہ اس پر تقسیم کے لفظ کا اطلاق نہ ہو۔

2965 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ، مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ، وَلَا رِكَابٍ، كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا، يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ - قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ - قُوتَ سَنَةٍ، فَمَا بَقِيَ جَعَلَ فِي الْكُرَاعِ، وَعُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ

❀❀ مالک بن اوس، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنونضیر کی زمینیں، اس مال میں شامل تھیں، جو اللہ تعالیٰ نے

2964–اسناده صحيح. معمر: هو ابن راشد، ومحمد بن عُبيد: هو ابن حِساب الغُبَرى. واخرجه البخارى (5357)، ومسلم (1757)، والنسائى فى "الكبرى" (6307) و (6308) من طريق معمر بن راشد، بهذا الاسناد. ورواية البخارى مختصرة بقوله: ان النبى - صلَّى الله عليه وسلم - كان يبيع نخل بنى النضير، ويحبس لاهله قوت سنتهم، ورواية النسائى مختصرة بقوله - صلَّى الله عليه وسلم :- "لا نورث، ما تركنا صدقة." وهو فى "مسند احمد" (333) و (425). وانظر ما قبله.

اپنے رسول کو مال فے کے طور پر عطا کیا تھا' مسلمانوں نے اس کے لیے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے تھے' تو یہ نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص تھا' جسے آپ اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے تھے' یہاں ابن عبدہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جسے آپ اپنے اہل پر خرچ کرتے تھے' جو ان کی سال بھر کی خوراک ہوتا تھا اور جو باقی بچ جاتا تھا' اسے آپ ﷺ جہاد کے ساز و سامان کی تیاری کے لیے استعمال کیا کرتے تھے۔

یہاں ابن عبدہ نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

2966 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: (وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ، وَلَا رِكَابٍ) (الحشر: 6) قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُمَرُ: هٰذِهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً قُرَى عُرَيْنَةَ، فَدَكَ، وَكَذَا وَكَذَا مَا (اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ، وَلِذِي الْقُرْبٰى، وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ) (الحشر: 7)، وَلِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ، وَاَمْوَالِهِمْ، (وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ، وَالْاِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ)، (وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ)، فَاسْتَوْعَبَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا لَهُ فِيهَا حَقٌّ - قَالَ اَيُّوبُ: اَوْ قَالَ حَظٌّ - اِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ اَرِقَّائِكُمْ

❁❁ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اللہ نے اپنے رسول کو جو چیز مال فے کے طور پر عطا کی ہے' یہ ان چیزوں میں سے ہے کہ جن کے لیے تم نے اپنے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے''۔

زہری کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: یہ نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص ہے، اس سے مراد' عرینہ کی کچھ بستیاں تھیں 'فدک تھا اور فلاں' فلاں جگہیں تھیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مختلف بستیوں میں سے جو مال فے کے طور پر عطا کیا' وہ اللہ' اس کے رسول' قریبی رشتے داروں' یتیموں' مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہوگا''۔

اور ان غریبوں کے لیے ہوگا جنہیں ان کے علاقوں اور زمینوں سے نکال دیا گیا اور جنہوں نے ایک مخصوص جگہ اور ایمان کو ٹھکانہ بنا لیا اور ان لوگوں کے لیے' جو ان کے بعد آئے' تو اس آیت میں تمام لوگوں کا ذکر ہو گیا مسلمانوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا باقی نہیں رہا' جس کا اس میں حق نہ ہو۔

ایوب نامی راوی نے الفاظ نقل کیے ہیں: جس کا اس میں حصہ نہ ہو' البتہ بعض ایسے لوگ' جن کے تم مالک ہو (جو غلام ہیں) ان کا حکم مختلف ہے۔

2967 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، وَهٰذَا، لَفْظُ

Marfat.com

حَدِيثِهِ كُلُّهُمْ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ، وَخَيْبَرُ، وَفَدَكُ، فَاَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ، وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيلِ، وَاَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ، جُزْاَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، وَجُزْءًا نَفَقَةً لِاَهْلِهِ، فَمَا فَضُلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

❀❀ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس چیز سے استدلال کیا وہ یہ تھی کہ بنونضیر، خیبر اور فدک کی وہ زمینیں، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھیں، ان سے بنونضیر کی زمینیں، حادثات پیش آنے پر خرچ کرنے کے لیے مخصوص تھیں، فدک کی زمین مسافروں کے لیے مخصوص تھی اور خیبر کی زمین کے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حصے کیے ہوئے تھے، دو حصے مسلمانوں کے اور ایک حصہ آپ کی ازواج کے اخراجات کے لیے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے خرچ میں سے جو بچ جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے غریب مہاجرین میں تقسیم کر دیتے تھے۔

2968 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَى اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، بِالْمَدِينَةِ، وَفَدَكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا، فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَاَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبَى اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنْ يَدْفَعَ اِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام، مِنْهَا شَيْئًا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والی وراثت کا مطالبہ کیا، جو اس مال میں تھی، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال فے کے طور پر مدینہ منورہ میں، فدک میں عطا کیا تھا اور خیبر کے خمس میں سے، جو باقی بچ جاتا تھا (اس میں سے جو وراثت تھی، اس کا مطالبہ کیا) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہم (انبیاء) کسی کو وارث نہیں بناتے، ہم جو چھوڑ کر جائیں، وہ صدقہ ہوتا ہے، محمد کے گھر والے اس مال میں سے کھا سکتے ہیں''۔

2968–اسناده صحيح . واخرجه باطول مما هنا البخاری (4240) و (4241)، ومسلم (1759) من طريق عقيل بن خالد، بهذا الاسناد. واخرجه البخاری (4035) و (4036) و (6725) و (6726)، ومسلم (1759) من طريق معمر بن راشد، عن الزهری، به. الا انه قال: ان فاطمة والعباس اتيا يلتمسان ميراثهما ... وهو فی "مسند احمد" (9) و (55)، و"صحيح ابن حبان" (6607).

Marfat.com

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اللہ کی قسم! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کی اس حالت میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا، جس حالت میں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تھا اور میں اِسے اُسی طرح استعمال کروں گا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے استعمال کیا کرتے تھے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کوئی بھی چیز سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دینے سے انکار کر دیا۔

2969 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرَتْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام حِيْنَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ، وَفَدَكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، وَاِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ يَعْنِيْ مَالَ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَزِيْدُوا عَلَى الْمَاْكَلِ،

❁❁ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی' وہ یہ بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صدقہ کا مطالبہ کیا، جو مدینہ منورہ میں تھا، فدک میں تھا اور خیبر کے خمس میں سے باقی بچتا تھا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو چھوڑ کر جائیں' وہ صدقہ ہوتا ہے، محمد کی بیویاں اس مال میں سے کھا سکتی ہیں''

اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ مال ہے اور ان لوگوں کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کھانے سے زیادہ کوئی چیز وصول کریں۔

2970 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ: اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ فِيْهِ: فَاَبَى اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْهَا ذٰلِكَ، وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ اِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، اِنِّيْ اَخْشَى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهِ اَنْ اَزِيغَ، فَاَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَغَلَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهَا، وَاَمَّا خَيْبَرُ، وَفَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ، وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ، وَنَوَائِبِهِ، وَاَمْرُهُمَا اِلَى مَنْ وَلِيَ الْاَمْرَ، قَالَ: فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت منقول ہے، جس میں یہ مذکور ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات نہیں مانی اور بولے: میں ایسی کسی چیز کو ترک نہیں کروں گا، جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے تھے، مگر یہ کہ میں اس پر عمل کروں گا، کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اگر میں نے اس میں سے کوئی بھی چیز ترک کی، تو میں بھٹک جاؤں گا، جہاں تک مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی زمینوں) کا تعلق تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی تھیں، پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں آ گئیں، جہاں تک خیبر اور فدک کا تعلق ہے، تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ صدقہ ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان حقوق کے لیے تھا، جو

Marfat.com

آپ ﷺ کو پیش آجاتے تھے اور جو مشکلات درپیش ہوتی تھیں، تو یہ دونوں اُس کے سپرد رہیں گی، جو حکومت کا نگران ہوگا، راوی کہتے ہیں: تو یہ دونوں آج تک اسی صورت حال میں ہیں (یعنی حاکم وقت کے سپرد ہوتی ہیں)

2971 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي قَوْلِهِ: (فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ، وَلَا رِكَابٍ) (الحشر: 6)، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ فَدَكَ، وَقُرًى قَدْ سَمَّاهَا لَا اَحْفَظُهَا، وَهُوَ مُحَاصِرٌ قَوْمًا آخَرِينَ، فَاَرْسَلُوا اِلَيْهِ بِالصُّلْحِ، قَالَ: (فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ، وَلَا رِكَابٍ) (الحشر: 6)، يَقُولُ: بِغَيْرِ قِتَالٍ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ بَنُو النَّضِيرِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا لَمْ يَفْتَحُوهَا عَنْوَةً، افْتَتَحُوهَا عَلٰى صُلْحٍ، فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا، اِلَّا رَجُلَيْنِ كَانَتْ بِهِمَا حَاجَةٌ

❀❀ زہری اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''تم نے اس کے لیے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے''

وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فدک والوں سے مصالحت کر لی تھی، راوی نے ایک اور بستی کا نام بھی ذکر کیا تھا، جو مجھے یاد نہیں ہے، اس وقت نبی اکرم ﷺ ایک اور قوم کا بھی محاصرہ کیے ہوئے تھے، تو ان لوگوں نے آپ ﷺ کو صلح کا پیغام بھجوایا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں نے اس کے لیے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے''

اس سے مراد یہ ہے: تم لوگوں نے جنگ کے بغیر وہ جگہ حاصل کر لی تھی۔

زہری بیان کرتے ہیں: بنونضیر کی زمینیں، نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص تھیں، آپ ﷺ نے انہیں لڑ کر حاصل نہیں کیا تھا، بلکہ انہیں صلح کے ذریعے فتح کر لیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے وہاں کی زمینیں مہاجرین کے درمیان تقسیم کی تھیں آپ نے ان میں سے انصار کو کچھ نہیں دیا تھا، صرف دو انصاریوں کو دیا تھا، جنہیں ان کی شدید ضرورت تھی۔

2972 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَتْ لَهُ فَدَكُ، فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ، وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ، وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَيَاتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ، ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ، ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام، لَيْسَ لِي بِحَقٍّ، وَاَنَا اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ يَعْنِي عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَلِیَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْخِلَافَةَ، وَغَلَّتُهُ اَرْبَعُوْنَ اَلْفَ دِیْنَارٍ، وَتُوُفِّیَ وَغَلَّتُهُ اَرْبَعُ مِائَةِ دِیْنَارٍ وَلَوْ بَقِیَ لَكَانَ اَقَلَّ

❁❁ مغیرہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کو جب خلیفہ مقرر کیا گیا، تو انہوں مروان کی آل اولاد کو جمع کیا اور بولے: فدک کی زمین نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص تھی، نبی اکرم ﷺ اس کی آمدن کے ذریعے اپنے اخراجات پورے کیا کرتے تھے، اس کے ذریعے بنو ہاشم کے کم سن بچوں کی دیکھ بھال کرتے تھے، اس کے ذریعے بنو ہاشم کی بیواؤں کی شادیاں کیا کرتے تھے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ ﷺ انہیں یہ دے دیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی یہ بات نہیں مانی تھی، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں یہ زمین اسی طرح رہی، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا گیا، تو وہ بھی انہیں اسی طرح استعمال کرتے رہے، جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات میں انہیں استعمال کیا، پھر ان کا انتقال ہو گیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا نگران مقرر کیا گیا، تو وہ بھی انہیں اسی طرح استعمال کرتے رہے، جس طرح پہل دو صاحبان کرتے رہے تھے، تو یہاں تک کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا، پھر مروان نے اسے جاگیر بنالیا اور آخر کار وہ عمر بن عبدالعزیز کے حصے میں آئی، تو عمر بن عبدالعزیز نے یہ کہا: میں یہ سوچتا ہوں کہ یہ ایک ایسی چیز ہے، جو نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دی تھی، تو پھر میرا بھی اس میں کوئی حق نہیں ہوگا، میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں: میں اسے اس کی اس صورت کی طرف لوٹا رہا ہوں، جس صورت میں یہ پہلے تھی، ان کی مراد یہ تھی کہ جس صورت میں یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں تھی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بنایا گیا، تو اس وقت ان کی آمدن چالیس ہزار دینار تھی اور جب ان کا انتقال ہوا، اس وقت ان کی آمدن چار سو دینار رہ گئی تھی، اگر وہ اور زندہ رہتے تو وہ اور کم ہو جاتی۔

2973 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ جُمَیْعٍ، عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ، قَالَ: جَائَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، تَطْلُبُ مِیْرَاثَهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، اِذَا اَطْعَمَ نَبِیًّا طُعْمَةً، فَهِیَ لِلَّذِیْ یَقُوْمُ مِنْ بَعْدِهٖ

❁❁ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ملنے والی وراثت کا مطالبہ کرنے کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو کوئی چیز عطا کرتا ہے، تو اس کا نگران وہ شخص ہوتا ہے، جو نبی کے بعد (اس کا جانشین ہوتا ہے)“۔

2974 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِیْ، وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ،

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: مُؤْنَةُ عَامِلِي: يَعْنِيْ اُجْرَةَ الْاَرْضِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے، اپنی بیویوں کے خرچ اور اپنے اہلکاروں کی تنخواہوں کے بعد، میں جو کچھ چھوڑ کر جاؤں، وہ صدقہ شمار ہوگا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اپنے اہلکاروں کے معاوضے سے مراد، زمین پر کام کرنے والوں کا معاوضہ ہے۔

2975 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ حَدِيْثًا مِنْ رَجُلٍ فَاَعْجَبَنِي، فَقُلْتُ اكْتُبْهُ لِي فَاَتٰى بِهٖ مَكْتُوبًا مُذَبَّرًا، دَخَلَ الْعَبَّاسُ، وَعَلِيٌّ، عَلٰى عُمَرَ، وَعِنْدَهُ طَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَسَعْدٌ، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعْدٍ: اَلَمْ تَعْلَمُوا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَالِ النَّبِيِّ صَدَقَةٌ، اِلَّا مَا اَطْعَمَهُ اَهْلَهُ، وَكَسَاهُمْ اِنَّا لَا نُورَثُ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ مِنْ مَالِهٖ عَلٰى اَهْلِهٖ، وَيَتَصَدَّقُ بِفَضْلِهٖ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَلِيَهَا اَبُوْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، فَكَانَ يَصْنَعُ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ

❀❀ ابوبختری بیان کرتے ہیں: میں ایک صاحب کی زبانی ایک بات سنی، جو مجھے اچھی لگی، تو میں نے کہا: آپ مجھے یہ لکھ کر دے دیں، تو انہوں نے مجھے یہ صاف، صاف لکھ کر دے دیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، یہ دونوں صاحبان (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہے تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''نبی کا سارا مال صدقہ ہوتا ہے، ماسوائے اس کے، جو وہ اپنی بیوی کو کھلا دے، یا اسے پہنا دے، بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا''

ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مال میں سے اپنی ازواج پر خرچ کرتے تھے اور باقی بچ جانے والے مال کو صدقہ کر دیتے تھے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دو سال تک اس کے نگران رہے، وہ بھی اسے اسی طرح استعمال کرتے رہے، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے استعمال کرتے رہے تھے، اس کے بعد راوی نے مالک بن اوس کی نقل کردہ روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

2976 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَرَدْنَ اَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِي

Marfat.com

بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَيَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں، تاکہ وہ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والے ان ازواج کے آٹھویں حصے کا مطالبہ کریں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی؟

''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ کر جائیں، وہ صدقہ ہوتا ہے''

2977 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، قُلْتُ: أَلَا تَتَّقِينَ اللّٰهَ؟ أَلَمْ تَسْمَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَإِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ لِآلِ مُحَمَّدٍ لِنَائِبَتِهِمْ وَلِضَيْفِهِمْ، فَإِذَا مُتُّ فَهُوَ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي؟

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن شہاب کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے کہا: کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی نہیں ہیں؟ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ کر جائیں، وہ صدقہ ہوتا ہے، یہ مال' محمد کے گھر والوں کے لیے ہے، جو حادثات کا شکار ہونے والے لوگوں اور مہمانوں کے لیے مخصوص ہے، جب میں فوت ہو جاؤں گا، تو یہ اس کی طرف چلا جائے گا، جو میرے بعد مسلمانوں کا حکمران بنے گا''

بَابٌ فِي بَيَانِ مَوَاضِعِ قَسْمِ الْخُمُسِ، وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

باب: خمس کی تقسیم کے مقامات اور ذوی القربیٰ کے حصے کا بیان

2978 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، أَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، يُكَلِّمَانِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَسَمَ مِنَ الْخُمُسِ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ، وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ مِنْكَ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ، مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ، نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِمْ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ مِنْهُ، وَعُثْمَانُ

بَعْدَهُ

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خمس کی تقسیم کے حوالے سے بات کرنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب آپ نے بنوہاشم اور بنومطلب کو خمس میں سے حصہ عطا کیا تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے بنومطلب سے تعلق رکھنے والے ہمارے بھائیوں کو حصہ دیا ہے اور ہمیں کچھ نہیں دیا، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہماری اوران کی رشتے داری، ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنوہاشم اور بنومطلب ایک جیسی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعبدشمس اور بنونوفل کے لیے اس خمس میں سے کوئی حصہ نہیں دیا جس طرح آپ نے بنوہاشم اور بنومطلب کو اس میں سے حصہ دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خمس تقسیم کرتے تھے، تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق تقسیم کرتے تھے، البتہ یہ تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کو اتنی زیادہ ادائیگی نہیں کرتے تھے، جتنی زیادہ ادائیگی انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں کو اس میں سے حصہ دیتے تھے اور ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی دیتے تھے۔

2979 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْسِمْ لِبَنِىْ عَبْدِ شَمْسٍ، وَلَا لِبَنِىْ نَوْفَلٍ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا، كَمَا قَسَمَ لِبَنِىْ هَاشِمٍ، وَبَنِى الْمُطَّلِبِ قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُعْطِى قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا كَانَ يُعْطِيهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ عُمَرُ يُعْطِيهِمْ، وَمَنْ كَانَ بَعْدَهٗ مِنْهُمْ

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعبدشمس اور بنونوفل کو خمس میں سے کوئی حصہ نہیں دیا، جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوہاشم اور بنومطلب کو دیا تھا، راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی خمس کو اسی طرح تقسیم کرتے تھے، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے، البتہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے داروں کو اس طرح ادائیگی نہیں کرتے تھے، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ادائیگی کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوران کے بعدوالے (خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) بھی ان حضرات کو اسی طرح ادائیگی کرتے تھے۔

2980 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَخْبَرَنِىْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِى الْقُرْبٰى فِىْ بَنِىْ هَاشِمٍ، وَبَنِى الْمُطَّلِبِ، وَتَرَكَ بَنِىْ نَوْفَلٍ، وَبَنِىْ عَبْدِ شَمْسٍ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتّٰى اَتَيْنَا النَّبِىَّ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْهُمْ، فَمَا بَالُ إِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ، وَلَا إِسْلَامٍ، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کے مخصوص حصے کو بنوہاشم اور بنومطلب کو عطا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونوفل اور بنوعبدشمس کو کچھ نہیں دیا، تو میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم بنوہاشم کی اس فضیلت کا انکار نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں پیدا کر کے انہیں جو فضیلت عطا کی ہے، لیکن ہمارے بھائی بنومطلب، ان کا کیا معاملہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دے دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا، حالانکہ ہماری اور ان کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتے داری ایک جیسی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اور بنومطلب زمانہ جاہلیت اور اسلام میں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں، ہم اور وہ ایک جیسی حیثیت رکھتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

2981 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، فِي ذِي الْقُرْبٰى، قَالَ: هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

❁❁ سدی بیان کرتے ہیں: قریبی رشتے داروں سے مراد ''بنوعبدالمطلب'' ہیں۔

2982 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ، حِيْنَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَرْسَلَ إِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى، وَيَقُوْلُ: لِمَنْ تَرَاهُ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِقُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَهُ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ عَرْضًا رَأَيْنَاهُ دُوْنَ حَقِّنَا، فَرَدَدْنَاهُ عَلَيْهِ وَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ

❁❁ یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف محاذ کھولا گیا، تو اس دوران حج کے موقع پر نجدہ حروری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیج کر، ان سے قریبی رشتے داروں کے حصے کے بارے میں دریافت کیا: اور بولا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتے دار ہیں، جن کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم کیا کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حصے میں سے کچھ کی ہمیں پیشکش کی، جسے ہم نے اپنے حق سے کم تصور کیا، تو ہم نے وہ انہیں واپس کر دیا اور اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

2983 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ: وَلَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسَ الْخُمُسِ، فَوَضَعْتُهُ مَوَاضِعَهُ حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَيَاةَ أَبِي بَكْرٍ، وَحَيَاةَ عُمَرَ، فَأُتِيَ بِمَالٍ

Marfat.com

فَدَعَانِيْ فَقَالَ: خُذْهُ، فَقُلْتُ: لَا اُرِيْدُهُ، قَالَ: خُذْهُ فَاَنْتُمْ اَحَقُّ بِهٖ، قُلْتُ: قَدِ اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ فَجَعَلَهُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خمس کے پانچویں حصے کا نگران مقرر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اسے مخصوص امور کے لیے خرچ کرتا رہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا، پھر کچھ مال آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اور بولے: تم اسے حاصل کرلو، میں نے کہا: میں یہ نہیں لوں گا، انہوں نے کہا: تم اسے لے لو، کیونکہ تم اس کے زیادہ حقدار ہو، میں نے کہا: ہم اس سے بے نیاز ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بیت المال میں شامل کرلیا۔

2984 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيْدِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام، يَقُوْلُ: اجْتَمَعْتُ اَنَا وَالْعَبَّاسُ، وَفَاطِمَةُ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُوَلِّيَنِيْ حَقَّنَا مِنْ هٰذَا الْخُمُسِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاَقْسِمُهُ حَيَاتَكَ كَيْ لَا يُنَازِعَنِيْ اَحَدٌ بَعْدَكَ، فَافْعَلْ؟ قَالَ: فَفَعَلَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَلَّانِيهِ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِيْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاِنَّهُ اَتَاهُ مَالٌ كَثِيْرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقُلْتُ: بِنَا عَنْهُ الْعَامَ غِنًى وَبِالْمُسْلِمِيْنَ اِلَيْهِ حَاجَةٌ فَارْدُدْهُ عَلَيْهِمْ فَرَدَّهُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ لَمْ يَدْعُنِيْ اِلَيْهِ اَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ، فَلَقِيتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَمَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، حَرَمْتَنَا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدُّ عَلَيْنَا اَبَدًا، وَكَانَ رَجُلًا دَاهِيًا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں، حضرت عباس، فاطمہ اور زید بن حارثہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مناسب سمجھیں تو اللہ کی کتاب میں خمس کا جو حکم ہے اس میں سے ہمارے حق کا آپ مجھے نگران مقرر کردیں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسے خرچ کرتا رہا ہوں گا، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص اس بارے میں میرے ساتھ جھگڑا نہ کرے، راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کر دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اقدس میں، میں اسے تقسیم کرتا رہا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے آخری سال آئے اور ان کے پاس بہت زیادہ مال آ گیا، تو انہوں نے ہمارے حق سے ہمیں الگ کر دیا، پھر انہوں نے مجھے پیغام بھجوایا، تو میں نے کہا: اس کی تو ہمیں ضرورت نہیں ہے اور دیگر مسلمانوں کو اس کی ضرورت ہے، تو آپ یہ انہیں دیدیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ان مسلمانوں پر تقسیم کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد پھر کسی نے مجھے اس کے لیے نہیں بلوایا، اس کے بعد جب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اٹھ کر باہر آیا، تو میری ملاقات حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ہوئی، انہوں نے فرمایا: اے علی! تم نے ہمیں ایک ایسے حق سے محروم کر دیا ہے، جو اب ہمیں کبھی نہیں دیا جائے گا۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ ایک سمجھدار آدمی تھے۔

2985 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِیُّ، اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ، وَعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُوْلَا لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ بَلَغْنَا مِنَ السِّنِّ مَا تَرَى، وَاَحْبَبْنَا اَنْ نَتَزَوَّجَ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَبَرُّ النَّاسِ، وَاَوْصَلُهُمْ، وَلَيْسَ عِنْدَ اَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا، فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ، فَلْنُؤَدِّ اِلَيْكَ مَا يُؤَدِّی الْعُمَّالُ، وَلْنُصِبْ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ مَرْفَقٍ، قَالَ: فَاَتٰى عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، وَنَحْنُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، فَقَالَ لَنَا: رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ لَا نَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ اَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لَهُ رَبِيْعَةُ، هٰذَا مِنْ اَمْرِكَ قَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ، فَاَلْقٰى عَلِیٌّ رِدَائَهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ، وَاللّٰهِ لَا اَرِيْمُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا ابْنَایَ بِجَوَابِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ، اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: فَانْطَلَقْتُ اَنَا، وَالْفَضْلُ اِلٰى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى نُوَافِقَ صَلَاةَ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ، ثُمَّ اَسْرَعْتُ اَنَا، وَالْفَضْلُ اِلٰى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُمْنَا بِالْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ بِاُذُنِیْ وَاُذُنِ الْفَضْلِ، ثُمَّ قَالَ: اُخْرُجَا مَا تُصَرِّرَانِ، ثُمَّ دَخَلَ فَاَذِنَ لِیْ وَلِلْفَضْلِ، فَدَخَلْنَا فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيْلًا، ثُمَّ كَلَّمْتُهُ - اَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ، قَدْ شَكَّ فِیْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ - قَالَ: كَلَّمَهُ بِالْاَمْرِ الَّذِیْ اَمَرَنَا بِهِ اَبَوَانَا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، وَرَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ، حَتّٰى طَالَ عَلَيْنَا اَنَّهُ لَا يَرْجِعُ اِلَيْنَا شَيْئًا، حَتّٰى رَاَيْنَا زَيْنَبَ تَلْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدِهَا، تُرِيْدُ اَنْ لَا تَعْجَلَا، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَمْرِنَا، ثُمَّ خَفَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ، فَقَالَ لَنَا: اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ، اِنَّمَا هِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ، وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ، ادْعُوا لِیْ نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ، فَدُعِیَ لَهُ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ، فَقَالَ: يَا نَوْفَلُ، اَنْكِحْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ، فَاَنْكَحَنِیْ نَوْفَلٌ، ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُوا لِیْ مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ زُبَيْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْاَخْمَاسِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَحْمِيَةَ: اَنْكِحِ الْفَضْلَ فَاَنْكَحَهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَاَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا لَمْ يُسَمِّهِ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ

❀❀ عبدالمطلب بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب نے، عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کرو، یارسول اللہ! ہماری جتنی عمر ہو چکی ہے، وہ آپ ﷺ ملاحظہ فرما رہے ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم شادی کرلیں، یارسول اللہ! آپ سب سے زیادہ نیکی کرنے والے، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں، ہمارے باپوں کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ وہ

Marfat.com

ہماری طرف سے مہر ادا کر سکیں،

یا رسول اللہ! آپ ﷺ ہمیں زکوٰۃ وصول کرنے کا نگران مقرر کر دیں، ہم آپ ﷺ کو وہی ادائیگی کریں گے، جو آپ ﷺ کے دوسرے نگران ادائیگی کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ہمیں تنخواہ مل جائے گی، اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے آئے، تو انہوں نے ہم سے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول تمہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے کام کا نگران مقرر نہیں کریں گے، تو ربیعہ نے ان سے کہا: آپ کی تو یہ صورت حال ہے کہ آپ ﷺ نبی اکرم ﷺ کے داماد بن گئے ہیں، ہم نے تو اس پر آپ سے کوئی حسد نہیں کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چادر اپنے اوپر لی اور لیٹ گئے اور بولے: میں ابوالحسن ہوں، جو اپنی قوم کا سب سے سمجھدار آدمی ہے، اللہ کی قسم! میں یہاں سے اس وقت نہیں جاؤں گا، جب تک تمہارے دونوں بیٹے اس چیز کا جواب لے کر واپس نہیں آتے، جس چیز کے ہمراہ تم انہیں نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیج رہے ہو۔

عبدالمطلب بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں اور فضل گئے، ہم نے نبی اکرم ﷺ کو ظہر کی نماز میں پایا کہ وہ نماز کھڑی ہو چکی تھی، لوگوں کے ساتھ ہم نے بھی نماز ادا کی، پھر میں اور فضل تیزی سے نبی اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک کے دروازے کی طرف بڑھے، نبی اکرم ﷺ اس دن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام پذیر تھے ہم دروازے پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے میرے اور فضل کے کان پکڑے اور پھر فرمایا: تمہارے ذہن میں جو ہے، اسے ظاہر کرو، پھر نبی اکرم ﷺ گھر کے اندر تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے مجھے اور فضل کو بھی اندر آنے کی اجازت دی، ہم اندر آ گئے، تھوڑی دیر تک ہم بات کو موخر کرتے رہے اور ایک دوسرے پر ٹالتے رہے، پھر میں یا شاید فضل نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی (یہ شک عبداللہ بن حارث نامی راوی کو ہے) اور ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا، جو ہمارے باپوں نے ہمیں ہدایت کی تھی، نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہے، آپ چھت کی طرف دیکھ رہے تھے، جب کافی وقت گزر گیا اور آپ ﷺ نے ہمیں کوئی جواب نہیں دیا، تو ہم نے دیکھا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے ہمیں اشارہ کیا کہ تم جلد بازی سے کام نہ لو، نبی اکرم ﷺ تمہارے بارے میں ہی غور و فکر کر رہے ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر نیچے کیا اور ارشاد فرمایا:

''یہ صدقہ لوگوں کا میل ہوتا ہے، یہ محمد' اور محمد کے خاندان والوں کے لیے حلال نہیں ہے، تم نوفل بن حارث کو میرے پاس بلا کر لاؤ''۔

انہیں بلایا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: نوفل تم (اپنی بیٹی کی شادی) عبدالمطلب کے ساتھ کر دو، تو نوفل نے اپنی صاحبزادی کی شادی میرے ساتھ کر دی، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: محمیہ بن جزء کو بلا کر لاؤ، ان کا تعلق بنو زبید سے تھا، نبی اکرم ﷺ نے انہیں خمس کا نگران مقرر کیا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: محمیہ (اپنی بیٹی کی شادی) فضل سے کر دو، انہوں نے بھی یہ کر دیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اٹھو اور خمس میں سے انہیں مہر ادا کرنے کے لیے، اتنی' اتنی رقم دے دو۔

عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: انہوں نے اس کی مقدار مجھے بیان نہیں کی۔

2986 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي عَلِيُّ

Marfat.com

بْنُ حُسَيْنٍ، اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَبْنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ اَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ، فَنَاْتِيَ بِاِذْخِرٍ، اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَاَسْتَعِيْنَ بِهِ فِيْ وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، اَقْبَلْتُ حِيْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَاِذَا بِشَارِفَيَّ قَدِ اجْتُبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا، وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ، فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوْا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِنَ الْاَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَاَصْحَابَهُ، فَقَالَتْ: فِيْ غِنَائِهَا:

اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ

فَوَثَبَ اِلَى السَّيْفِ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا، قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، قَالَ: فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَقِيتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ، فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيْهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهُ، فَاِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَاِذَا حَمْزَةُ، ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيدٌ لِاَبِيْ، فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ

❀❀ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام حسین رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ایک اونٹنی تھی، جو غزوہ بدر کے مال غنیمت میں سے مجھے ملی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے بھی ایک اونٹنی مجھے عطا کی تھی، جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر کے رخصتی کا ارادہ کیا، تو میں نے بنوقینقاع کے ایک سنار سے وعدہ کیا کہ وہ میرے ساتھ جائے گا اور ہم اذخر (گھاس) لے کر آئیں گے، میرا یہ ارادہ تھا کہ میں سناروں کو وہ فروخت کر دوں گا، اور اس کے ذریعے اپنے ولیمہ کی تیاری کروں گا، ابھی میں اپنی اونٹنیوں کے لیے رسیاں اور بوریاں وغیرہ تلاش کر رہا تھا، میری اونٹنیاں اس وقت ایک انصاری کے گھر کے پاس بیٹھی تھیں، جب میں یہ سارا سامان اکٹھا کر کے آیا، تو میں نے دیکھا کہ میری اونٹنیوں کے کوہان کاٹ دیئے گئے ہیں، ان کے پہلو چھیل دیے گئے ہیں اور جگر نکال لیے گئے ہیں یہ منظر

دیکھ کر مجھے اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رہا، میں نے دریافت کیا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کیا ہے، وہ اس گھر میں کچھ انصاریوں کے ساتھ شراب پی رہے ہیں، ایک گانے والی نے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے سامنے یہ مصرعہ پڑھا:

''اے حمزہ! باہر بیٹھی ہوئی جوان اونٹنیوں پر حملہ کردو''۔

تو انہوں نے تلوار سونت لی اور ان کے کوہان کاٹ کر، پہلو چیر کر جگر نکال لیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری پریشانی کا اندازہ ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آج کی طرح کی (مشکل صورت حال) کبھی نہیں دیکھی، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری اونٹنیوں پر حملہ کر کے ان کے کوہان کاٹ دیے ہیں، پہلو چیر دیے ہیں، وہ اس گھر میں موجود ہیں، ان کے ساتھ دوسرے لوگ بھی شراب پی رہے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اوڑھا اور پھر چل پڑے، میں اور زید بن حارثہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے ہوئے آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں تشریف لائے، جہاں حضرت حمزہ موجود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اجازت پیش کی گئی، وہ سب لوگ شراب پی رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے کیے ہوئے کام پر انہیں ملامت کرنا شروع کی، حضرت حمزہ اس وقت نشے میں مدہوش تھے اور ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا، انہوں نے سر سے پاؤں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ لیا، پھر سر سے لے کر پیٹ تک لیا، پھر سر سے لے کر چہرے تک لیا، پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سب لوگ میرے باپ کے غلام ہو، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اندازہ ہوگیا کہ یہ نشے میں دُھت ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے قدموں واپس تشریف لے آئے اور گھر سے باہر آگئے، آپ کے ساتھ ہم بھی آگئے۔

2987 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمْرِيِّ، اَنَّ اُمَّ الْحَكَمِ، اَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، حَدَّثَتْهُ عَنْ اِحْدَاهُمَا، اَنَّهَا قَالَتْ: اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا، فَذَهَبْتُ اَنَا وَاُخْتِي، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيْهِ، وَسَاَلْنَاهُ اَنْ يَاْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ، لٰكِنْ سَاَدُلُّكُنَّ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ مِنْ ذٰلِكَ: تُكَبِّرْنَ اللّٰهَ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَكْبِيرَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَحْمِيدَةً، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، قَالَ عَيَّاشٌ: وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ فضل بن حصن ضمری بیان کرتے ہیں: سیدہ ام حکیم رضی اللہ عنہا یا سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا، ان دونوں میں سے کسی ایک نے انہیں یہ بات بتائی، یہ دونوں جناب زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادیاں ہیں، انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے، تو میں، میری بہن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہمیں پیش آنے والی مشکل کے بارے میں شکایت

Marfat.com

کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ہم نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ ہمیں بھی کوئی قیدی دینے کا حکم دیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدر میں (شہید ہونے والوں) کے یتیم بچے تم سے سبقت لے گئے ہیں، البتہ میں تم لوگوں کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرتا ہوں، جو تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے، تم ہر نماز کے بعد **33** مرتبہ اللہ اکبر، **33** مرتبہ سبحان اللہ، **33** مرتبہ الحمدللہ پڑھا کرو اور یہ پڑھ لیا کرو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے، حمد اسی کے لیے مخصوص ہے، اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

عیاش نامی راوی کہتے ہیں: یہ دونوں خواتین، نبی اکرم ﷺ کی چچازاد تھیں۔

2988 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدٍ يَعْنِى الْجُرَيرِيَّ، عَنْ اَبِى الْوَرْدِ، عَنِ ابْنِ اَعْبُدَ، قَالَ: قَالَ لِى عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنِّى، وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مِنْ اَحَبِّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: اِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتّٰى اَثَّرَ فِىْ يَدِهَا، وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى اَثَّرَ فِىْ نَحْرِهَا، وَكَنَسَتِ الْبَيْتَ حَتّٰى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَمٌ، فَقُلْتُ: لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيهِ خَادِمًا، فَاَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ، فَاَتَاهَا مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: مَا كَانَ حَاجَتُكِ؟ فَسَكَتَتْ، فَقُلْتُ: اَنَا اُحَدِّثُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتّٰى اَثَّرَتْ فِىْ يَدِهَا، وَحَمَلَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى اَثَّرَتْ فِىْ نَحْرِهَا، فَلَمَّا اَنْ جَائَكَ الْخَدَمُ اَمَرْتُهَا اَنْ تَاْتِيَكَ فَتَسْتَخْدِمَكَ خَادِمًا يَقِيهَا حَرَّ مَا هِىَ فِيْهِ، قَالَ: اتَّقِى اللّٰهَ يَا فَاطِمَةُ، وَاَدِّى فَرِيْضَةَ رَبِّكِ، وَاعْمَلِى عَمَلَ اَهْلِكِ، فَاِذَا اَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِى ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدِى ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرِى اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ مِائَةٌ، فَهِىَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ: رَضِيتُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعَنْ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

❀❀ ابن اعبد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے بارے میں نہ بتاؤں، جو نبی اکرم ﷺ کے اہلِ خانہ میں، نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھیں، میں نے عرض کی: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا:

''وہ (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) چکی چلایا کرتی تھیں، جن کے نشان ان کے ہاتھوں پر پڑ گئے تھے، وہ مشکیزہ میں پانی بھر کے لایا کرتی تھیں، جس کے نشان ان کے سینے پر بن گئے تھے، وہ گھر میں جھاڑو لگایا کرتی تھیں، جس سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے تھے، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ خدمت گزار (یعنی غلام اور کنیزیں) آئے، میں نے کہا: اگر تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کسی خدمت گزار کی درخواست کرو (تو یہ مناسب ہوگا) وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، وہ واپس آ گئیں، اگلے دن نبی اکرم ﷺ ان کے پاس آئے آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام تھا؟ تو وہ خاموش رہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو اس بارے میں بتاتا ہوں، یہ چکی چلاتی ہے، جس کے نشان

Marfat.com

اس کے ہاتھوں پر پڑ گئے ہیں، یہ پانی کا مشکیزہ اٹھا کے لاتی ہے، جس کے نشان اس کے سینے پر پڑ گئے ہیں جب آپ ﷺ کے پاس خدمت گار آئے، تو میں نے اس کو یہ ہدایت کی کہ یہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے کوئی خدمت گار مانگے، جو اسے اس مشقت سے نجات دلا دے، جس میں یہ ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے فاطمہ! اللہ سے ڈرتی رہنا اور اپنے پروردگار کا فرض کو ادا کرتی رہنا اور اپنے شوہر کے کام کاج کرتی رہنا جب تم بستر پر لیٹو، تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا، یہ ایک سو 100 ہو جائیں گے، یہ تمہارے لیے خدمت گار سے زیادہ بہتر ہیں''۔

تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے (ملنے والے اس حکم) سے راضی ہوں''

2989 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: وَلَمْ يُخْدِمْهَا

❀❀ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے یہی واقعہ نقل کیا ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے انہیں کوئی خدمت گار نہیں دیا''

2990 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: اَبُوْ جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيسٰى، كُنَّا نَقُوْلُ اِنَّه مِنَ الاَبْدَالِ قَبْلَ اَنْ نَسْمَعَ اَنَّ الْاَبْدَالَ مِنَ الْمَوَالِي، قَالَ: حَدَّثَنِي الدَّخِيلُ بْنُ اِيَاسِ بْنِ نُوحِ بْنِ مُجَّاعَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ سِرَاجِ بْنِ مُجَّاعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ مُجَّاعَةَ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُ دِيَةَ اَخِيْهِ قَتَلَتْهُ بَنُو سَدُوسٍ مِنْ بَنِي ذُهْلٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ جَاعِلًا لِمُشْرِكٍ دِيَةً جَعَلْتُ لِاَخِيكَ، وَلٰكِنْ سَاُعْطِيكَ مِنْهُ عُقْبٰى فَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ، مِنْ اَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ، فَاَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا، وَاَسْلَمَتْ بَنُو ذُهْلٍ فَطَلَبَهَا بَعْدُ مُجَّاعَةُ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ، وَاَتَاهُ بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ صَاعٍ مِنْ صَدَقَةِ الْيَمَامَةِ، اَرْبَعَةِ آلَافٍ بُرًّا، وَاَرْبَعَةِ آلَافٍ شَعِيْرًا، وَاَرْبَعَةِ آلَافٍ تَمْرًا، وَكَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُجَّاعَةَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ لِمُجَّاعَةَ بْنِ مَرَارَةَ مِنْ بَنِي سُلْمٰى، اِنِّي اَعْطَيْتُهُ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ مِنْ اَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ عُقْبَةً مِنْ اَخِيْهِ

❀❀ حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے بھائی کی دیت کا مطالبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئے جسے بنوذھل سے تعلق رکھنے والی ایک خاندان بنوسدوس نے قتل کر دیا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی مشرک کی دیت ادا کرتا ہوتا، تو تمہارے بھائی کی بھی ادا کر دیتا، البتہ میں تمہیں ایک اور چیز دوں گا، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے لیے تحریر لکھ دی، بنوذھل کے مشرکین سے ملنے والے پہلے خراج کے پہلے خمس میں سے ایک سو اونٹ اسے دیئے جائیں گے، تو مجاعہ نے اس کا کچھ حصہ حاصل کر لیا، پھر بنوذھل مسلمان ہو گئے، اس کے بعد حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تاکہ

Marfat.com

وہ ان سے اپنے اونٹوں کا مطالبہ کریں، وہ نبی اکرم ﷺ کی تحریر بھی لے کر آئے تھے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے یہ حکم تحریر کروایا کہ انہیں یمامہ کی طرف سے آنے والی زکوٰۃ میں سے **12000** صاع دیئے جائیں، جن میں سے **4000** گندم کے ہوں، **4000** جو کے ہوں، **4000** کھجور کے ہوں، نبی اکرم ﷺ کی وہ تحریر، جو حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ کے نام تھی، اس میں یہ تحریر تھا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، یہ (اللہ تعالیٰ) کے نبی حضرت محمد ﷺ کی تحریر ہے، جو مجاعہ بن مرارہ کے نام ہے، جو بنو سلمیٰ سے تعلق رکھتا ہے، میں اسے، اس کے بھائی کی دیت کے طور پر بنو ذھل کے مشرکین سے ملنے والے خمس کی پہلی ادائیگی میں سے **100** اونٹ اِسے دوں گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سَهْمِ الصَّفِيِّ

باب: ''صفی'' حصّے کے بارے میں جو منقول ہے

2991 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمٌ يُدْعَى الصَّفِيَّ، اِنْ شَاءَ عَبْدًا، وَاِنْ شَاءَ اَمَةً، وَاِنْ شَاءَ فَرَسًا يَخْتَارُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ

❁❁ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: ایک حصہ نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص ہوتا تھا، جسے ''صفی'' کہا جاتا تھا، اگر آپ چاہتے تو وہ غلام ہوتا، اگر چاہتے تو وہ کنیز ہوتی، اور اگر چاہتے تو گھوڑا ہوتا، آپ ﷺ اسے خمس سے پہلے اختیار کر لیتے تھے۔

2992 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، وَاَزْهَرُ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: سَاَلْتُ مُحَمَّدًا، عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيِّ؟ قَالَ: كَانَ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنْ لَمْ يَشْهَدْ وَالصَّفِيُّ يُؤْخَذُ لَهُ رَاْسٌ مِنَ الْخُمُسِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

❁❁ ابن عون بیان کرتے ہیں: میں نے محمد (بن سیرین) سے نبی اکرم ﷺ کے حصے اور صفی کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی اکرم ﷺ کا دوسرے مسلمانوں کے ساتھ حصہ مخصوص کیا جاتا تھا، اگر آپ (جنگ میں) شریک نہ ہوئے ہوں، اور آپ ''صفی'' کو خمس میں سب سے پہلے حاصل کر لیتے تھے، جو ہر چیز سے پہلے ہوتا تھا۔

2993 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ سَعِيْدٍ يَعْنِي ابْنَ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا غَزَا كَانَ لَهُ سَهْمٌ صَافٍ، يَاْخُذُهُ مِنْ حَيْثُ شَائَهُ، فَكَانَتْ صَفِيَّةُ مِنْ ذٰلِكَ السَّهْمِ، وَكَانَ اِذَا لَمْ يَغْزُ بِنَفْسِهِ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَلَمْ يُخَيَّرْ

❁❁ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی جنگ میں حصہ لیتے تھے تو ایک آپ کا مخصوص حصہ ہوتا تھا کہ آپ جو چیز چاہیں، وہ حاصل کر سکتے ہیں، تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی اسی حصے میں آئی تھیں اور جب نبی اکرم ﷺ بذات خود جنگ میں شریک نہیں ہوتے تھے، تو آپ کا حصہ مقرر کیا جاتا تھا، اس میں آپ کو اختیار نہیں ہوتا تھا۔

2994 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

Marfat.com

عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (غزوہ خیبر) میں ''صفی'' کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئی تھیں۔

2995 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمْنَا خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحِصْنَ، ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا، وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سُدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم خیبر آ گئے جب اللہ تعالیٰ نے اس کے قلعے کو فتح کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا تذکرہ کیا گیا، حالانکہ ان کی ابھی کچھ عرصہ پہلے شادی ہوئی تھی ان کے شوہر انتقال کر گئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے مخصوص کر لیا، آپ انہیں لے کر نکلے، یہاں تک کہ جب آپ سد صہباء کے مقام پر پہنچے، تو وہ آپ کے لئے حلال ہو گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی رخصتی کروائی۔

2996 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا، حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی تھیں، اس کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آ گئیں۔

2997 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: وَقَعَ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ تَصْنَعُهَا، وَتُهَيِّئُهَا - قَالَ حَمَّادٌ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا - صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (غزوہ خیبر کے موقع پر) حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں ایک لڑکی آئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات غلاموں کے عوض اسے خرید لیا، پھر سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا، تا کہ وہ انہیں شادی کے لیے تیار کر دیں اور سنوار دیں، حماد نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں عدت گزاری تھی۔

2998 - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ح وحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

2994–اسناده صحيح. سفيان: هو الثوري، وابو احمد: هو محمد بن عبد الله بن الزبير. واخرجه ابن حبان (4822)، والطبراني في "الكبير" /24 (175)، والحاكم /2 128 و /3 39، والبيهقي /6 304 من طريق سفيان الثوري، بهذا الاسناد.

2997–اسناده صحيح. ثابت: هو ابن اسلم البناني، وحماد: هو ابن سلمة. واخرجه مسلم باثر (1427) من طريق حماد بن سلمة، به. وهو في "مسند احمد" (12240)، و"صحيح ابن حبان" (7212).

ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: جُمِعَ السَّبْيُ - يَعْنِي بِخَيْبَرَ - فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ، قَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً، فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ، قَالَ يَعْقُوبُ: صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ، وَالنَّضِيرِ، ثُمَّ اتَّفَقَا مَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ، قَالَ: ادْعُوهُ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیدیوں کو جمع کیا گیا، یعنی خیبر کے قیدیوں کو جمع کیا گیا، تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: یارسول اللہ! مجھے قیدیوں میں سے کوئی کنیز عطا کر دیجیے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور کوئی سی بھی کنیز لے لو، تو انہوں نے صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو اختیار کیا، پھر ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاصل ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا دیدی ہیں، جو قریظہ اور نضیر کی سردار ہیں (یعنی سردار کی صاحبزادی) ہیں، وہ خاتون صرف آپ کے لائق ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے (یعنی دحیہ کو) لڑکی سمیت بلا کے لاؤ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت لڑکی کو دیکھا، تو فرمایا: تم اس کی بجائے کسی اور لڑکی کو لے لو، آپ نے اس کو آزاد کر دیا اور بعد میں اس سے شادی کر لی۔

2999 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا بِالْمِرْبَدِ، فَجَاءَ رَجُلٌ اَشْعَثُ الرَّاْسِ بِيَدِهِ قِطْعَةُ اَدِيمٍ اَحْمَرَ، فَقُلْنَا: كَاَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ؟ فَقَالَ: اَجَلْ، قُلْنَا: نَاوِلْنَا هٰذِهِ الْقِطْعَةَ الْاَدِيمَ الَّتِي فِي يَدِكَ، فَنَاوَلَنَاهَا، فَقَرَاْنَاهَا، فَاِذَا فِيهَا: مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اِلَى بَنِي زُهَيْرِ بْنِ اُقَيْشٍ اِنَّكُمْ اِنْ شَهِدْتُمْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَاَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ، وَاَدَّيْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ، وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفِيَّ، اَنْتُمْ آمِنُونَ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقُلْنَا: مَنْ كَتَبَ لَكَ هٰذَا الْكِتَابَ، قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ یزید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ہم مربد میں تھے، وہاں ایک شخص آیا، جس کے بال بکھرے تھے اور اس کے ہاتھ میں سرخ چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا، ہم نے کہا: تم دیہاتی لگ رہے ہو، اس نے کہا، جی ہاں! ہم نے کہا: یہ چمڑے کا ٹکڑا ہمیں دکھاؤ، ہم نے وہ اس سے لیا، ہم نے پڑھنا شروع کیا، تو اس میں یہ تحریر تھا۔

''یہ اللہ کے رسول کی طرف سے بنوزہیر بن اقیش کے لیے ہے، اگر تم لوگ یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد e، اللہ کے رسول ہیں، اور تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرو، نبی کا مخصوص حصہ ادا کرو، اور صفی کے طور پر والا حصہ ادا کرو، تو تم اللہ اور اس کے رسول کی امان میں آ جاؤ گے''۔

2999- اسناده صحيح، وقد جاء في بعض الروايات مُصرَّحاً باسم الصحابي بانه النمر ابن تَولَب العُكلي كما جاء عند ابن قانع في "معجم الصحابة" /3 165، والطبراني في "الاوسط" (2940)، والخطيب في "الاسماء المبهمة" ص.315يزيد بن عبد الله: هو ابن الشِّخِّير، وقرة: هو ابن خالد السَّدوسي. واخرجه النسائي (4146) من طريق سعيد بن اياس الجُريري، عن يزيد بن عبد الله ابن الشخير، به. وهو في "مسند احمد" (20737)، و"صحيح ابن حبان" (6557).

ہم نے اس شخص سے دریافت کیا: یہ تحریر تمہیں کس نے لکھوا کر دی؟ اس نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ اِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ؟

باب: یہودیوں کو مدینہ منورہ سے کیسے نکالا گیا؟

3000 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، اَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَكَانَ اَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ، وَكَانَ كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ يَهْجُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُحَرِّضُ عَلَيْهِ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، وَاَهْلُهَا اَخْلَاطٌ، مِنْهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ، وَالْمُشْرِكُونَ يَعْبُدُوْنَ الْاَوْثَانَ، وَالْيَهُودُ وَكَانُوا يُؤْذُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ، فَاَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالصَّبْرِ وَالْعَفْوِ، فَفِيهِمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ) (آل عمران: **186**) الْاٰيَةَ، فَلَمَّا اَبٰى كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ اَنْ يَنْزِعَ عَنْ اَذَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَنْ يَبْعَثَ رَهْطًا يَقْتُلُونَهُ، فَبَعَثَ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، وَذَكَرَ قِصَّةَ قَتْلِهِ، فَلَمَّا قَتَلُوْهُ، فَزِعَتِ الْيَهُودُ وَالْمُشْرِكُونَ فَغَدَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: طُرِقَ صَاحِبُنَا فَقُتِلَ، فَذَكَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ يَقُوْلُ، وَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ كِتَابًا، يَنْتَهُونَ اِلٰى مَا فِيهِ فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً صَحِيفَةً

❁❁ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ ان تین افراد میں سے ایک تھے، جن کی توبہ قبول ہوئی، وہ بیان کرتے ہیں: کعب بن اشرف، نبی اکرم ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا، اور کفار قریش کو نبی اکرم ﷺ کے خلاف ترغیب دیا کرتا تھا، جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے، تو اس وقت شہر میں مختلف قسم کے لوگ بستے تھے، کچھ لوگ مسلمان تھے، کچھ مشرکین تھے، جو بتوں کی عبادت کرتے تھے، ان لوگوں نے (یعنی یہودیوں نے) آپ کو اور آپ کے اصحاب کو بہت ایذاء پہنچائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو صبر کرنے اور درگزر کرنے کا حکم دیا، ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ، جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی، ان میں سے، کچھ لوگوں کی طرف سے تم ضرور سنو گے''۔

جب کعب بن اشرف، نبی اکرم ﷺ کو ایذاء پہنچانے سے باز نہیں آیا، تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ کچھ لوگوں کو بھیجیں، جو اس شخص کو قتل کر دیں، تو انہوں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا، اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے: جو کعب بن اشرف کے بارے میں ہے، راوی بیان کرتے ہیں: جب ان حضرات نے اس کو قتل کر دیا، تو یہودی اور مشرک گھبرا گئے، اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہمارے ساتھی پر رات کے اندھیرے میں حملہ کر کے اسے قتل کر دیا گیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے وہ باتیں ذکر کیں، جو وہ کہا کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو یہ

Marfat.com

دعوت دی کہ نبی اکرم ﷺ، اپنے اوران لوگوں کے درمیان ایک معاہدہ تحریر کروادیتے ہیں، جس کی سب پیروی کریں گے۔تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے اوران لوگوں کے درمیان اور عام مسلمانوں کے درمیان معاہدے کا صحیفہ تحریر کروایا۔

3001 - حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْاَيَامِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ جَمَعَ الْيَهُودَ فِي سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ يَهُودَ، اَسْلِمُوا قَبْلَ اَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَ قُرَيْشًا، قَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ، لَا يَغُرَّنَّكَ مِنْ نَفْسِكَ اَنَّكَ قَتَلْتَ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا اَغْمَارًا، لَا يَعْرِفُونَ الْقِتَالَ، اِنَّكَ لَوْ قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ اَنَّا نَحْنُ النَّاسُ، وَاَنَّكَ لَمْ تَلْقَ مِثْلَنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ: (قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ) (آل عمران: 12) قَرَاَ مُصَرِّفٌ اِلٰى قَوْلِهِ (فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ) (آل عمران: 13) بِبَدْرٍ (وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ) (آل عمران: 13)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر، جب نبی اکرم ﷺ نے قریش کو نقصان پہنچایا اور پھر واپس مدینہ منورہ تشریف لائے، تو آپ نے بنوقینقاع کے بازار میں یہودیوں کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ! تم اسلام قبول کرلو، اس سے پہلے کہ تم کو بھی وہی صورت حال لاحق ہو، جو قریش کو لاحق ہوئی ہے، انہوں نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ! آپ نے قریش کے کچھ افراد کو قتل کردیا ہے، تو آپ اپنی ذات کے حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہ ہوجائیں، وہ اناڑی لوگ تھے، انہیں لڑنا آتا ہی نہیں تھا، اگر آپ نے ہمارے ساتھ لڑائی کی، تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ ہم مرد ہیں اور آپ نے ہمارے جیسے (دشمن) کا سامنا نہیں کیا ہوگا۔(راوی بیان کرتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، تم ان سے یہ فرمادو کہ عنقریب تم مغلوب ہوجاؤ گے''

مصرف نامی راوی نے اس آیت کو ان الفاظ تک بیان کیا ہے: ''ایک گروہ وہ ہے، جو جہاد میں، اللہ کی راہ میں حصہ لیتا ہے'' یہ وہ لوگ ہیں، جو بدر میں تھے ''اور دوسرا وہ ہے جو کافر ہے''

3002 - حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي مَوْلًى لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ مُحَيِّصَةَ، عَنْ اَبِيهَا مُحَيِّصَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَفِرْتُمْ بِهِ مِنْ رِجَالِ يَهُودَ فَاقْتُلُوهُ فَوَثَبَ مُحَيِّصَةُ عَلٰى شُبَيْبَةَ رَجُلٍ مِنْ تُجَّارِ يَهُودَ، كَانَ يُلَابِسُهُمْ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ حُوَيِّصَةُ اِذْ ذَاكَ لَمْ يُسْلِمْ، وَكَانَ اَسَنَّ مِنْ مُحَيِّصَةَ، فَلَمَّا قَتَلَهُ جَعَلَ حُوَيِّصَةُ يَضْرِبُهُ، وَيَقُولُ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، اَمَا وَاللّٰهِ لَرُبَّ شَحْمٍ فِي بَطْنِكَ مِنْ مَالِهِ

❁❁ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ صاحبزادی، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہودیوں کے مردوں میں سے، جس پر تم قابو پالو، اسے قتل کردینا''

تو حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے شبیبہ نامی ایک یہودی تاجر پر حملہ کردیا، اس شخص کا ان کے ساتھ میل جول تھا۔حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے اس کو قتل کر دیا تو حویصہ جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے، اور محیصہ سے عمر میں بڑے تھے' جب حویصہ نے انہیں مارنا شروع کیا، اور کہا: اے اللہ کے دشمن! اللہ کی قسم! تمہارے پیٹ میں بہت سی چربی اس کے مال کی وجہ سے ہے۔

3003 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا اِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَاهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَاهُمْ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ يَهُودَ، اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكَ اُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ: اعْلَمُوا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَاِلَّا فَاعْلَمُوا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم مسجد میں موجود تھے، اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے فرمایا: تم لوگ یہودیوں کی طرف چلو، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے پاس آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے بلند آواز میں ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تم لوگ مسلمان ہو جاؤ، تم سلامت رہو گے، ان لوگوں نے کہا، اے ابوالقاسم! آپ نے تبلیغ کر دی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں بھی یہی چاہتا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ان سے فرمایا: زمین' اللہ اور اس کے رسول کی ہے' میں تمہیں اس جگہ سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں، جو شخص اپنے مال کے عوض کوئی چیز حاصل کر سکتا ہے تو وہ اپنا مال فروخت کر دے، ورنہ تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ زمین' اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

بَابٌ فِي خَبَرِ النَّضِيرِ

باب: (بنو) نضیر کا واقعہ

3004 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ كَتَبُوا اِلَى ابْنِ اُبَيٍّ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مَعَهُ الْاَوْثَانَ مِنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ: اِنَّكُمْ آوَيْتُمْ صَاحِبَنَا، وَاِنَّا نُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَاتِلُنَّهُ، اَوْ لَتُخْرِجُنَّهُ اَوْ لَنَسِيرَنَّ اِلَيْكُمْ بِاَجْمَعِنَا حَتّٰى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ، وَنَسْتَبِيحَ نِسَائَكُمْ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ، اجْتَمَعُوا لِقِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُمْ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ وَعِيدُ قُرَيْشٍ مِنْكُمُ الْمَبَالِغَ، مَا كَانَتْ تَكِيدُكُمْ بِاَكْثَرَ مِمَّا تُرِيدُونَ اَنْ تَكِيدُوا بِهِ اَنْفُسَكُمْ، تُرِيدُونَ اَنْ تُقَاتِلُوا

Marfat.com

اَبْنَائُكُمْ، وَاِخْوَانُكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّقُوا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَكَتَبَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ اِلَى الْيَهُودِ: اِنَّكُمْ اَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُونِ، وَاِنَّكُمْ لَتُقَاتِلُنَّ صَاحِبَنَا، اَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا وَكَذَا، وَلَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَدَمِ نِسَائِكُمْ شَيْءٌ، وَهِيَ الْخَلَاخِيلُ، فَلَمَّا بَلَغَ كِتَابُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَجْمَعَتْ بَنُو النَّضِيرِ بِالْغَدْرِ، فَاَرْسَلُوا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُجْ اِلَيْنَا فِيْ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِكَ، وَلْيَخْرُجْ مِنَّا ثَلَاثُونَ حَبْرًا، حَتّٰى نَلْتَقِيَ بِمَكَانِ الْمَنْصَفِ فَيَسْمَعُوا مِنْكَ، فَاِنْ صَدَّقُوكَ وَآمَنُوا بِكَ آمَنَّا بِكَ، فَقَصَّ خَبَرَهُمْ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، غَدَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَتَائِبِ فَحَصَرَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: اِنَّكُمْ وَاللّٰهِ لَا تَأْمَنُونَ عِنْدِي اِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُونِّي عَلَيْهِ ، فَاَبَوْا اَنْ يُعْطُوهُ عَهْدًا، فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذٰلِكَ، ثُمَّ غَدَا الْغَدُ عَلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ بِالْكَتَائِبِ، وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ اِلٰى اَنْ يُعَاهِدُوهُ، فَعَاهَدُوهُ، فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ، وَغَدَا عَلٰى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكَتَائِبِ، فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ، فَجَلَتْ بَنُو النَّضِيرِ، وَاحْتَمَلُوا مَا اَقَلَّتِ الْاِبِلُ مِنْ اَمْتِعَتِهِمْ، وَاَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ، وَخَشَبِهَا، فَكَانَ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا وَخَصَّهُ بِهَا، فَقَالَ: (وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ، وَلَا رِكَابٍ) (الحشر: ۶) يَقُوْلُ: بِغَيْرِ قِتَالٍ، فَاَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ وَقَسَمَ مِنْهَا لِرَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَكَانَا ذَوِي حَاجَةٍ لَمْ يَقْسِمْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاَنْصَارِ غَيْرِهِمَا، وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي فِيْ اَيْدِي بَنِيْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

❁❁ عبدالرحمٰن بن کعب، ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قریش کے کفار نے ابن ابی کو خط لکھا اور ان لوگوں کو خط لکھا جن کا تعلق اوس اور خزرج قبیلے سے تھا' جو بتوں کی پوجا کرتے تھے، نبی اکرم ﷺ ان دنوں مدینہ منورہ میں تھے' یہ واقعہ بدر رونما ہونے سے پہلے کی بات ہے، (ان لوگوں نے خط میں یہ لکھا)

''تم لوگوں نے ہمارے فرد کو پناہ دی رکھی ہے، ہم تمہیں اللہ کے نام کی قسم دیتے ہیں کہ یا تو تم ان کے ساتھ لڑائی کرو' یا انہیں (اپنے علاقے) سے نکال دو، یا پھر یہ ہے کہ ہم سب مل کر تم پر دھاوا بول دیتے ہیں، یہاں تک کہ ہم تمہارے جنگجو لوگوں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کر لیں گے''

جب یہ خط عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھ والے بت پرستوں تک پہنچا، تو ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لڑائی کرنے پر اتفاق کر لیا، اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ان سے ملے اور فرمایا:

قریش کی دھمکی کی وجہ سے تم لوگ متاثر ہوئے ہو' لیکن وہ تمہارا اس سے زیادہ نقصان نہیں کر سکتے۔ جتنا تم خود اپنے ہاتھوں کے ذریعے اپنا نقصان کرنا چاہتے ہو اور اپنے بھائیوں سے لڑائی کرنا چاہتے ہو (جو مسلمان ہو چکے ہیں)۔

جب ان لوگوں نے یہ بات سنی تو وہ بکھر گئے، جب قریش کے کفار کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے یہودیوں کو خط لکھا' یہ واقعہ بدر رونما ہو جانے کے بعد کی بات ہے، انہوں نے یہودیوں کو لکھا کہ تم اسلحہ اور قلعوں والے ہو، اس لیے تم یا تو اس فرد کے

Marfat.com

ساتھ (یعنی نبی اکرم ﷺ اور) ان کے ساتھیوں کے ساتھ لڑائی کرو، یا ہم یہ اور وہ کر دیں گے اور اس وقت ہمارے اور تمہاری عورتوں کی پازیبوں کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکے گی، جب ان کے خط کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو اسی دوران بنونضیر نے وعدہ خلافی پر اتفاق کر لیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھجوایا کہ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں میں سے تیس افراد کے ہمراہ ہمارے پاس تشریف لائیں ہم میں سے تیس عالم آئیں گے، درمیان میں کسی جگہ پر ہماری بات ہوگی، اگر انہوں نے آپ کی تصدیق کر دی، اور آپ پر ایمان لے آئے، تو ہم بھی آپ پر ایمان لے آئیں گے، نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ان کی صورت حال کے بارے میں بتایا، نبی اکرم ﷺ نے چھوٹے فوجی دستوں کے ساتھ ان پر حملہ کیا اور ان کا محاصرہ کر لیا، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! اب تم مجھ سے صرف ایک صورت میں بچ سکتے ہو، اگر تم مجھ سے نئے سرے سے معاہدہ کرو، تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا، نبی اکرم ﷺ اس دن ان کے ساتھ لڑائی کرتے رہے، اگلے دن آپ نے بنوقریظہ پر حملہ کر دیا، جو ان چھوٹے دستوں کے ہمراہ تھا، آپ نے بنونضیر کو چھوڑ دیا، آپ نے بنوقریظہ کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ آپ کے ساتھ معاہدہ کر لیں، تو انہوں نے آپ کے ساتھ معاہدہ کر لیا، نبی اکرم ﷺ انہیں چھوڑ کر واپس آئے اور بنونضیر پر ان چھوٹے فوجی دستوں کے ساتھ حملہ کر دیا، آپ نے ان کے ساتھ لڑائی کی، یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس بات پر صلح کی کہ وہ جلا وطن ہو جاتے ہیں، تو بنونضیر جلاوطن ہو گئے، ان کے اونٹوں پر جو ساز و سامان، ان کے گھروں کے دروازے اور لکڑیاں وغیرہ آ سکتے تھے، وہ انہوں نے لاد لیے، تو بنونضیر کے باغات نبی اکرم ﷺ کو مل گئے، جو ان کے لیے مخصوص تھے، یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا تھے اور یہ آپ ﷺ کے لیے مخصوص کر دیئے تھے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ نے اپنے رسول کو مال فے کے طور پر جو عطا کیا ہے، اس کے لیے تم نے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے'' اس سے مراد یہ ہے: جو کچھ تمہیں لڑائی کے بغیر حاصل ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان باغات کا اکثر حصہ مہاجرین کو عطا کیا اور مہاجرین کے درمیان تقسیم کر دیا' ان میں سے دو انصاریوں کو آپ نے حصہ دیا' جو ضرورت مند تھے اس کے علاوہ آپ ﷺ نے کسی بھی انصاری کو حصہ نہیں دیا' اور پھر ان میں سے نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص زمین بچ گئی' جو بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے پاس رہی۔

3005 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ يَهُودَ النَّضِيرِ، وَقُرَيْظَةَ، حَارَبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيرِ، وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَائَهُمْ، وَاَوْلَادَهُمْ، وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّنَهُمْ وَاَسْلَمُوا، وَاَجْلٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ، بَنِي قَيْنُقَاعَ، وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نضیر اور قریظہ قبیلے نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کی تو نبی اکرم ﷺ نے بنونضیر کو جلاوطن کر دیا اور قریظہ قبیلے کے لوگوں کو وہاں رہنے دیا آپ نے ان پر احسان کیا یہاں تک کہ جب بعد میں قریظہ قبیلے

Marfat.com

کے لوگوں نے لڑائی کی، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کروادیا، ان کی عورتوں، بچوں اور زمینوں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کروادیا، صرف چند لوگ اس سے مستثنیٰ رہے، جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل گئے تھے، آپ پر ایمان لے آئے تھے، انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں رہنے والے تمام یہودیوں کو جلاوطن کروادیا تھا، بنوقینقاع کو بھی جلاوطن کروایا، جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم تھی، بنوحارثہ کے یہودیوں کو بھی جلاوطن کروادیا، مدینہ میں موجود ہر یہودی کو جلاوطن کروادیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حُكْمِ اَرْضِ خَيْبَرَ

باب: خیبر کی زمین کے حکم کے بارے میں جو منقول ہے

3006 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: اَحْسَبُهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ، فَغَلَبَ عَلَى النَّخْلِ وَالْاَرْضِ، وَاَلْجَاَهُمْ اِلٰى قَصْرِهِمْ، فَصَالَحُوهُ عَلٰى اَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْرَاءَ، وَالْبَيْضَاءَ، وَالْحَلْقَةَ، وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ، عَلٰى اَنْ لَا يَكْتُمُوا، وَلَا يُغَيِّبُوا شَيْئًا، فَاِنْ فَعَلُوا فَلَا ذِمَّةَ لَهُمْ، وَلَا عَهْدَ فَغَيَّبُوا مَسْكًا لِحُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ، وَقَدْ كَانَ قُتِلَ قَبْلَ خَيْبَرَ، كَانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ يَوْمَ بَنِي النَّضِيرِ حِيْنَ اُجْلِيَتْ النَّضِيرُ فِيْهِ حُلِيُّهُمْ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْيَةَ: اَيْنَ مَسْكُ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ؟، قَالَ: اَذْهَبَتْهُ الْحُرُوبُ وَالنَّفَقَاتُ، فَوَجَدُوا الْمَسْكَ، فَقَتَلَ ابْنَ اَبِي الْحُقَيْقِ وَسَبٰى نِسَائَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ، وَاَرَادَ اَنْ يُجْلِيَهُمْ، فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ، دَعْنَا نَعْمَلْ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِ، وَلَنَا الشَّطْرُ مَا بَدَا لَكَ، وَلَكُمُ الشَّطْرُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي كُلَّ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ، وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيْرٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ جنگ کی، آپ نے ان کی زمین پر اور کھجوروں کے باغات پر قبضہ کرلیا اور ان لوگوں کو قلعے میں محصور ہونے پر مجبور کردیا، انہوں نے آپ کے ساتھ اس بات پر صلح کی کہ وہاں کے تمام سونے اور چاندی کو نبی اکرم ﷺ حاصل کرلیں گے اور ہتھیاروں کو بھی، اور جو چیزیں ان کی سواریوں پر آسکتی ہیں، تو وہ ان کو مل جائیں گی، اس شرط پر کہ وہ کسی چیز کو چھپائیں گے نہیں اور کوئی بھی چیز غائب نہیں کریں گے، اگر وہ ایسا کرتے ہیں، تو ان کے لیے کوئی ذمہ نہیں ہوگا، کوئی معاہدہ نہیں ہوگا، ان لوگوں نے حیی بن اخطب کا ایک بڑا تھیلا غائب کردیا، یہ شخص غزوہ خیبر سے پہلے قتل ہو چکا تھا اور بنونضیر کے ساتھ جنگ کے موقع پر اس تھیلے کو اپنے ساتھ اٹھا کے لایا تھا، یہ اس وقت کی بات ہے، جب بنونضیر کو جلاوطن کیا گیا تھا، اس تھیلے میں ان لوگوں کے زیورات تھے، راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ''سعیہ'' (نامی ایک یہودی) سے دریافت کیا: حیی بن اخطب کا تھیلہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا جنگوں اور دیگر اخراجات کی وجہ سے وہ تو ختم ہوگیا ہے، پھر بعد میں لوگوں کو وہ تھیلا مل گیا، پھر ابن ابی حقیق کو قتل کردیا گیا، ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا گیا، نبی اکرم ﷺ نے ان

Marfat.com

لوگوں کو جلاوطن کرنے کا ارادہ کیا، تو ان لوگوں نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ! آپ ہمیں موقع دیں، ہم اس زمین پر کام کاج کریں گے، اور جو آپ مناسب سمجھیں گے، نصف حصہ ہمیں مل جائے گا، نصف حصہ آپ کو مل جائے گا، تو نبی اکرم ﷺ وہاں سے آنے والی پیداوار میں سے اپنی ازواج کو کھجور کے **80** صاع اور جَو کے **20** صاع دیا کرتے تھے۔

3007 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى اَنَّا نُخْرِجُهُمْ اِذَا شِئْنَا، فَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ، فَاِنِّي مُخْرِجٌ يَهُودَ، فَاَخْرَجَهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ یہ طے کیا تھا کہ جب ہم چاہیں گے، یہودیوں کو وہاں سے نکال دیں گے، تو جس شخص کی وہاں زمین ہو، وہ جا کر اس کی دیکھ بھال کرے، کیونکہ میں انہیں وہاں سے نکالنے لگا ہوں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (انہیں) وہاں سے نکال دیا۔

3008 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ، سَاَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ يُقِرَّهُمْ عَلَى اَنْ يَعْمَلُوا عَلَى النِّصْفِ مِمَّا خَرَجَ مِنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَكَانُوا عَلَى ذٰلِكَ، وَكَانَ التَّمْرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ، وَيَاْخُذُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَ كُلَّ امْرَاَةٍ مِنْ اَزْوَاجِهِ مِنَ الْخُمُسِ مِائَةَ وَسْقٍ تَمْرًا، وَعِشْرِينَ وَسْقًا شَعِيرًا، فَلَمَّا اَرَادَ عُمَرُ اِخْرَاجَ الْيَهُودِ اَرْسَلَ اِلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُنَّ: مَنْ اَحَبَّ مِنْكُنَّ اَنْ اَقْسِمَ لَهَا نَخْلًا بِخَرْصِهَا مِائَةَ وَسْقٍ، فَيَكُونَ لَهَا اَصْلُهَا وَاَرْضُهَا وَمَاؤُهَا، وَمِنَ الزَّرْعِ مَزْرَعَةَ خَرْصٍ عِشْرِينَ وَسْقًا فَعَلْنَا، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ نَعْزِلَ الَّذِي لَهَا فِي الْخُمُسِ كَمَا هُوَ فَعَلْنَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب خیبر فتح ہوا، تو یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کی کہ وہ انہیں وہاں رہنے دیں، اس شرط پر کہ وہاں کی پیداوار کا نصف یہودیوں کو ملے گا اور نصف پیداوار مسلمانوں کو ملے گی، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس شرط پر تمہیں اس وقت تک یہاں رہنے دیتا ہوں جب تک ہم چاہیں گے، تو وہ لوگ اس صورت حال میں رہے، وہاں کی کھجوریں جو خیبر کے نصف حصے میں سے ملتی تھیں، وہ مختلف حصوں میں تقسیم ہو جاتی تھیں، نبی اکرم ﷺ ان میں سے اپنی ازواج میں سے ہر زوجہ محترمہ کو کھجور کے ایک سو وسق اور جو کے بیس وسق ادا کرتے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا، تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ازواج کو پیغام بھجوا کر کہا کہ آپ میں سے جو چاہے میں انہیں ایک سو وسق کھجوروں کی پیداوار جتنے کھجور کے درخت دے دیتا ہوں، وہ درخت ان کی زمین اور ان کا پانی اس خاتون کی ملکیت شمار ہوگا اور اتنا کھیت دے دیتا ہوں جس کی پیداوار بیس وسق کے قریب ہو اور اگر وہ چاہے تو اسے اسی طرح خمس میں سے ادائیگی

Marfat.com

کرتے رہیں گے، جس طرح پہلے کرتے ہیں۔

3009 - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ح وحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً، فَجُمِعَ السَّبْيُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر حملہ کیا، تو ہم نے ان پر زبردست حملہ کر کے ان کے قیدیوں کو اکٹھا کر لیا۔

3010 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنِي سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ: نِصْفًا لِنَوَائِبِهِ وَحَاجَتِهِ، وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، قَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا

❁❁ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا، ایک حصہ آپ کے پیش آجانے والے اتفاقی اخراجات کے لیے اور ذاتی ضروریات کے لیے مخصوص ہوتا تھا اور ایک حصہ مسلمانوں کے لیے مخصوص تھا، آپ نے اسے اٹھارہ حصوں میں ان کے درمیان تقسیم کیا تھا۔

3011 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ آدَمَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي شِهَابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: فَكَانَ النِّصْفُ سِهَامَ الْمُسْلِمِينَ، وَسَهْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَزَلَ النِّصْفَ لِلْمُسْلِمِينَ لِمَا يَنُوبُهُ مِنَ الْأُمُورِ وَالنَّوَائِبِ

❁❁ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: انہوں نے چند صحابہ کرام کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے، اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے، جس میں وہ یہ نقل کرتے ہیں:

''تو اس کے نصف میں مسلمانوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے ہوتے تھے، اور نصف حصہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو پیش آنے والی فوری نوعیت کی ضروریات اور حادثات کے لیے الگ کر لیتے تھے''۔

3012 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ رِجَالٍ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ، قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا، جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ، فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

3009–اسناده صحيح . اسماعيل بن ابراهيم : هو ابن مِقْسم، المعروف بابن عُلَيَّه، وعبد الوارث : هو ابن سعيد العنبرى . واخرجه ضمن حديث مطول البخارى (371)، ومسلم باثر (1801)، وباثر (1427)، والنسائى فى "الكبرى" (5549) و (6564) و (11371) من طريق اسماعيل ابن علية، به. وهو فى "مسند احمد" (11992).

Marfat.com

وَسَلَّمَ، وَلِلْمُسْلِمِينَ النِّصْفُ مِنْ ذٰلِكَ، وَعَزَلَ النِّصْفَ الْبَاقِيَ لِمَنْ نَزَلَ بِهِ مِنَ الْوُفُودِ، وَالْأُمُورِ، وَنَوَائِبِ النَّاسِ

❀❀ بشیر بن یسار' چند صحابہ اکرام کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے خیبر پر غلبہ حاصل کرلیا تو آپ ﷺ نے وہاں کی آمدن کو **36** حصوں میں تقسیم کردیا اور ہر حصے میں سے **100** حصے بنائے' اس میں سے نصف نبی اکرم ﷺ کو اور مسلمانوں کو ملتا تھا، اور باقی نصف پیش آجانے والے اتفاقی اخراجات کے لیے محفوظ کرلیا جاتا تھا، یعنی جو وفود نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' یا ہنگامی ضرورت پیش آجاتی تھی' یا مسلمانوں پر کوئی افتاد آجاتی تھی (تو اس میں سے لے کر خرچ کیا جاتا تھا)۔

3013 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، قَسَمَهَا عَلٰى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا، جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ، فَعَزَلَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ، الْوَطِيحَةَ وَالْكُتَيْبَةَ، وَمَا اُحِيزَ مَعَهُمَا، وَعَزَلَ النِّصْفَ الْاٰخَرَ، فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الشِّقَّ وَالنَّطَاةَ، وَمَا اُحِيزَ مَعَهُمَا، وَكَانَ سَهْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا اُحِيزَ مَعَهُمَا

❀❀ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مال فے کے طور پر خیبر عطا کیا، تو آپ ﷺ نے اس کو **36** حصوں میں تقسیم کیا، پھر ہر حصہ کو مزید **100** حصوں میں تقسیم کیا، تو اس میں سے نصف نبی اکرم ﷺ کو اور مسلمانوں کو ملتا تھا، اور باقی نصف مسلمانوں کو پیش آنے والے اخراجات کے لیے مخصوص کر لیتے تھے، وطیحہ اور کتیبہ (نامی قلعے) اور اس کے آس پاس کی پیداوار' ان کاموں کے لیے مخصوص تھی' جبکہ دوسرا نصف حصہ نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرتے تھے، جو قلعہ شق اور نطات اور اس کے آس پاس کے علاقوں کی پیداوار پر مشتمل تھا، نبی اکرم ﷺ کا مخصوص حصہ' ان دونوں قلعوں کے آس پاس کی جگہ کے ساتھ مخصوص تھا۔

3014 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ، قَسَمَهَا سِتَّةً وَثَلَاثِينَ سَهْمًا، جَمْعٌ فَعَزَلَ لِلْمُسْلِمِينَ الشَّطْرَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا، يَجْمَعُ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةً، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ لَهُ سَهْمٌ، كَسَهْمِ اَحَدِهِمْ، وَعَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا، وَهُوَ الشَّطْرُ لِنَوَائِبِهِ، وَمَا يَنْزِلُ بِهِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْوَطِيحَ، وَالْكُتَيْبَةَ، وَالسَّلَالِمَ وَتَوَابِعَهَا، فَلَمَّا صَارَتِ الْاَمْوَالُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُمَّالٌ يَكْفُونَهُمْ عَمَلَهَا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ فَعَامَلَهُمْ

❀❀ حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خیبر' مال فے کے طور پر عطا کیا کردیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے **36** حصے کیے' آپ نے اس میں سے نصف' یعنی **18** حصے مسلمانوں کے کاموں کے لیے الگ کر

Marfat.com

لیے اوران میں سے ہر حصے کے مزید 100 حصے کیے جاتے تھے، ان لوگوں کے ساتھ بھی، نبی اکرم ﷺ کا ایک حصہ مخصوص ہوتا تھا، جس طرح کسی بھی ایک فرد کا حصہ ہوتا تھا، جب کہ نبی اکرم ﷺ نے اٹھارہ حصے، جونصف بنتے ہیں، وہ مسلمانوں کو پیش آنے والی ضروریات اور اتفاقی حادثات کے لیے مخصوص کیے تھے، اس میں وطیحہ، کتیبہ، سلالم اوراس کے نواحی علاقوں کی پیداوار شامل تھی، جب یہ زمین، نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کے قبضے میں آ گئی، تو ان کے پاس ایسے لوگ نہیں تھے، جوان کی جگہ وہاں کام کرسکیں، تو نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کو بلایا اوران کے ساتھ یہ طے کیا (کہ وہ یہاں کام کریں گے، اورانہیں پیداوار کا نصف مل جائے گا)

3015 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ، يَذْكُرُ لِيْ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ - وَكَانَ اَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ، قَالَ: قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ، فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلم عَلٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا، وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ، فِيْهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ، فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ، وَاَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا

❀❀ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ، جوان لوگوں میں سے ایک ہیں، جنہیں پورا قرآن حفظ تھا، وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو اہل حدیبیہ میں تقسیم کیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان کو اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا تھا، اس لشکر میں ایک ہزار پانچ سو افراد موجود تھے، جن میں تین سو گھڑ سوار تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے گھڑ سوار کو دو حصے دیے اور پیدل شخص کو ایک حصہ دیا۔

3016 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَجْلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَبَعْضِ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، قَالُوْا: بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ تَحَصَّنُوا، فَسَاَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْقِنَ دِمَائَهُمْ، وَيُسَيِّرَهُمْ، فَفَعَلَ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ اَهْلُ فَدَكَ، فَنَزَلُوا عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، لِاَنَّهُ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ، وَلَا رِكَابٍ

❀❀ محمد بن اسحاق نے زہری، عبداللہ بن ابوبکر اور محمد بن مسلمہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے کسی صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ بچ گئے، تو وہ قلعے میں بند ہو گئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں قتل نہ کریں، ہمیں یہاں سے نکلنے کا موقع دیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ایسا کرلیا، جب فدک کے رہنے والوں نے اس کے بارے میں سنا، توانہوں نے بھی اس شرط پر صلح کرلی، تو یہ زمینیں نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص ہو گئیں، کیونکہ ان کے لیے مسلمانوں نے گھوڑے اوراونٹ نہیں دوڑائے تھے۔

3017 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ بَعْضَ خَيْبَرَ عَنْوَةً،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَقُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ، وَاَنَا شَاهِدٌ، اَخْبَرَكُمُ ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنِ

Marfat.com

ابْنِ شِهَابٍ: اَنَّ خَيْبَرَ كَانَ بَعْضُهَا عَنْوَةً، وَبَعْضُهَا صُلْحًا وَالْكَتِيبَةُ اَكْثَرُهَا عَنْوَةً، وَفِيهَا صُلْحٌ، قُلْتُ لِمَالِكٍ: وَمَا الْكَتِيبَةُ؟ قَالَ: اَرْضُ خَيْبَرَ، وَهِيَ اَرْبَعُونَ اَلْفَ عَذْقٍ

❀❀ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر کا کچھ حصہ جنگ کے ذریعے حاصل کیا تھا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے' ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: خیبر کا کچھ حصہ جنگ کے ذریعے حاصل ہوا تھا اور کچھ حصہ صلح کے ذریعے حاصل ہوا تھا، اور کتیبہ نامی بستی کا اکثر حصہ جنگ کے ذریعے حاصل ہوا تھا' باقی حصہ صلح کے ذریعے حاصل ہوا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: کتیبہ سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ خیبر کی زمین کا ایک حصہ ہے، جہاں کھجوروں کے چالیس ہزار درخت تھے

3018 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، افْتَتَحَ خَيْبَرَ عَنْوَةً بَعْدَ الْقِتَالِ، وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ مِنْ اَهْلِهَا عَلَى الْجَلَاءِ بَعْدَ الْقِتَالِ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لڑائی کے بعد خیبر کو بزور بازو رحمۃ اللہ علیہ حاصل کیا تھا اور پھر وہاں کے رہنے والے لوگوں نے لڑائی کے بعد اس شرط پر صلح کی کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے گا۔

3019 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: خَمَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، ثُمَّ قَسَمَ سَائِرَهَا عَلَى مَنْ شَهِدَهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا مِنْ اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر کا خمس نکالا اور پھر اس سارے خمس کو ان لوگوں میں تقسیم کر دیا، جو صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے، خواہ وہ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے ہوں، یا غزوہ خیبر میں شریک نہ ہوئے ہوں۔

3020 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ، اِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مجھے بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا، تو جو بھی بستی فتح ہوتی، میں اُسے، اُسی طرح تقسیم کر دیتا، جس طرح نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا تھا

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَبَرِ مَكَّةَ

باب: (فتح) مکہ کے واقعہ کے بارے میں جو منقول ہے

3021 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ

الْفَتْحِ، جَائَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِاَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَاَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هٰذَا الْفَخْرِ، فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا، قَالَ: نَعَمْ، مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ اَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ''مرالظہران'' کے مقام پر ابوسفیان بن حرب کو لے کر آئے، تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ایک ایسا شخص ہے، جو فخر کے اظہار کو پسند کرتا ہے تو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کوئی چیز مخصوص کر دیں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا، وہ امان میں ہوگا، اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کرے گا، وہ اَمان میں ہوگا۔

3022 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِی ابْنَ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ بَعْضِ اَهْلِهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ: قُلْتُ وَاللّٰهِ، لَئِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً، قَبْلَ اَنْ يَاْتُوهُ فَيَسْتَاْمِنُوهُ اِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ، فَجَلَسْتُ عَلٰی بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَعَلِّی: اَجِدُ ذَا حَاجَةٍ يَاْتِی اَهْلَ مَكَّةَ فَيُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجُوا اِلَيْهِ، فَيَسْتَاْمِنُوهُ فَاِنِّی لَاَسِيرُ اِذْ سَمِعْتُ كَلَامَ اَبِیْ سُفْيَانَ، وَبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا حَنْظَلَةَ، فَعَرَفَ صَوْتِی، فَقَالَ: اَبُو الْفَضْلِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا لَكَ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّی؟ قُلْتُ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ، قَالَ: فَمَا الْحِيلَةُ؟ قَالَ: فَرَكِبَ خَلْفِی، وَرَجَعَ صَاحِبُهُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسْلَمَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هٰذَا الْفَخْرَ، فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا، قَالَ: نَعَمْ، مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ اَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ: فَتَفَرَّقَ النَّاسُ اِلٰی دُوْرِهِمْ وَاِلَی الْمَسْجِدِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مرالظہران'' کے مقام پر پڑاؤ کیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سوچا، اللہ کی قسم! اگر اہل مکہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر امان حاصل کرنے سے پہلے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بزور بازو مکہ میں داخل ہوئے، تو قریش ہلاک ہو جائیں گے۔ تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر بیٹھا، میں نے سوچا کہ کاش مجھے ایسا ضرورت مند شخص مل جائے، جو کسی کام سے اہل مکہ کی طرف جا رہا ہو، وہ ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کے بارے میں بتا دے، تاکہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے امان حاصل کرلیں، ابھی میں جا رہا تھا، اسی دوران میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کے بات چیت کرنے کی آواز سنی، میں نے کہا: اے ابوحنظلہ!، اس نے میری آواز پہچان لی اور بولا: ابوالفضل؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ کو کیا کام ہے؟ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں

Marfat.com

نے کہا: یہ اللہ کے رسول اور لوگ تشریف لے آئے ہیں، اس نے دریافت کیا: پھر کیسے بچاؤ ہوسکتا ہے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوسفیان میرے پیچھے خچر پر بیٹھ گئے اور ان کا ساتھی واپس چلا گیا، اگلے دن صبح میں اسے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو اس نے اسلام قبول کرلیا، میں نے کہا: یارسول اللہ!

ابوسفیان ایک ایسا شخص ہے، جو فخر کے اظہار کو پسند کرتا ہے، آپ اس کے لیے کچھ مخصوص کردیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے، جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا، وہ امان میں ہوگا، جو شخص مسجد میں داخل ہوگا وہ امان میں ہوگا"

راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگ اپنے گھروں میں اور مسجد میں بکھر گئے (یعنی ان میں بند ہوگئے)

3023 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا: هَلْ غَنِمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا

❀❀ وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کو غزوہ فتح مکہ میں کوئی چیز مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

3024 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ سَرَّحَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَاَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْخَيْلِ، وَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اهْتِفْ بِالْاَنْصَارِ قَالَ: اسْلُكُوا هٰذَا الطَّرِيقَ فَلَا يَشْرُفَنَّ لَكُمْ اَحَدٌ، اِلَّا اَنَمْتُمُوهُ فَنَادَى مُنَادٍ: لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ دَارًا فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ، وَعَمَدَ صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ، فَدَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَغَصَّ بِهِمْ، وَطَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ، ثُمَّ اَخَذَ بِجَنْبَتَيِ الْبَابِ فَخَرَجُوا فَبَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ

قَالَ: اَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سَاَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: مَكَّةُ عَنْوَةً هِيَ؟ قَالَ: اِيشْ يَضُرُّكَ مَا كَانَتْ؟ قَالَ: فَصُلْحٌ؟ قَالَ: لَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہونے لگے، تو آپ نے حضرت زبیر بن عوام، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو گھڑ سواروں (کے مختلف دستوں) کا امیر مقرر کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! انصار کو بلا کر لاؤ، آپ نے ان سے فرمایا: تم لوگ اس راستے سے روانہ ہوجاؤ، جو کوئی تمہارے راستے میں آنے کی کوشش کرے، تو اسے (ہمیشہ) کی نیند سلا دینا۔ ایک شخص نے بلند آواز میں پکار کر کہا: آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوجائے، وہ امان میں ہوگا، جو اپنے ہتھیار پھینک دے، وہ امان میں ہوگا، قریش کے سردار خانہ کعبہ کی طرف آئے اور اس میں داخل ہوگئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا، آپ نے مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی، پھر آپ خانہ کعبہ کے دروازے کے کواڑوں کو پکڑ کر کھڑے ہوگئے، تو وہ لوگ باہر آگئے اور انہوں نے

Marfat.com

اسلام پر نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی (یعنی آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا)''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو سنا، ایک شخص نے ان سے سوال کیا: کیا مکہ بزور بازو فتح ہوا تھا؟ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا، اگر یہ ہوا بھی تھا، تو تمہیں کیا نقصان ہے؟ اس نے دریافت کیا: صلح کے ذریعے ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَبَرِ الطَّائِفِ

باب: طائف (کی فتح) کے بارے میں جو منقول ہے

3025 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَهْبٍ، قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ شَاْنِ ثَقِيْفٍ اِذْ بَايَعَتْ؟ قَالَ: اشْتَرَطَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهَا، وَلَا جِهَادَ، وَاَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: سَيَتَصَدَّقُوْنَ، وَيُجَاهِدُوْنَ اِذَا اَسْلَمُوا

❁❁ وہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثقیف قبیلے کے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا کہ انہوں نے کس طرح اسلام قبول کیا تھا؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ شرط رکھی کہ ان پر زکوٰۃ اور جہاد لازم نہیں ہوں گے، پھر انہوں نے بعد میں نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب یہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے، تو زکوٰۃ بھی دیں گے اور جہاد میں بھی حصہ لیں گے''

3026 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْجُوفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، اَنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُوْنَ اَرَقَّ لِقُلُوْبِهِمْ، فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ اَنْ لَا يُحْشَرُوا، وَلَا يُعْشَرُوا، وَلَا يُجَبُّوْا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ اَنْ لَا تُحْشَرُوا، وَلَا تُعْشَرُوا، وَلَا خَيْرَ فِيْ دِيْنٍ لَيْسَ فِيْهِ رُكُوْعٌ

❁❁ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں مسجد میں ٹھہرایا' تاکہ ان کے دل نرم ہو جائیں، ان لوگوں نے یہ شرط عائد کی کہ انہیں جہاد کے لیے نہیں بلایا جائے گا۔ ان سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی اور وہ نماز نہیں پڑھیں گے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ تمہیں جہاد کے لئے نہیں بلایا جائے گا اور تم سے زکوٰۃ نہیں وصول کی جائے گی' لیکن ایسے دین میں کوئی بھلائی نہیں ہے' جس میں رکوع (یعنی نماز) نہ ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حُكْمِ اَرْضِ الْيَمَنِ

باب: یمن کی سرزمین کے حکم کے بارے میں جو منقول ہے

3027 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ، قَالَ: خَرَجَ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لِي هَمْدَانُ: هَلْ اَنْتَ آتٍ هٰذَا الرَّجُلَ؟ وَمُرْتَادٌ لَنَا، فَإِنْ رَضِيتَ لَنَا شَيْئًا قَبِلْنَاهُ، وَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا كَرِهْنَاهُ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَجِئْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضِيتُ اَمْرَهُ وَاَسْلَمَ قَوْمِي، وَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْكِتَابَ اِلٰى عُمَيْرٍ ذِي مَرَّانٍ، قَالَ: وَبَعَثَ مَالِكَ بْنَ مِرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ اِلَى الْيَمَنِ جَمِيعًا، فَاَسْلَمَ عَكٌّ ذُو خَيْوَانَ، قَالَ: فَقِيلَ لِعَكٍّ: انْطَلِقْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ مِنْهُ الْاَمَانَ عَلٰى قَرْيَتِكَ، وَمَالِكَ، فَقَدِمَ وَكَتَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِعَكٍّ ذِي خَيْوَانَ، اِنْ كَانَ صَادِقًا فِي اَرْضِهِ، وَمَالِهِ، وَرَقِيقِهِ، فَلَهُ الْاَمَانُ وَذِمَّةُ اللّٰهِ، وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ

❁❁ حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو ہمدان نے مجھ سے کہا: کیا تم ان صاحب کی خدمت میں جاؤ گے؟ اور ہمارے لیے اس کی تحقیق کرو گے تم ہمارے لیے جو بھی چیز پسند کرو گے ہم اسے قبول کرلیں گے اور اگر تم نہ پسند کیا تو ہم بھی ناپسند کریں گے۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے' پھر میں نکلا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ کے معاملے سے راضی ہوا تو میری قوم کے لوگوں نے بھی اسلام قبول کرلیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کی طرف خط لکھا (اس کا پس منظر یہ ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام اہلِ یمن کی طرف اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا، تو عک ذو خیوان نے اسلام قبول کرلیا، عک سے کہا گیا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بستی اور مال کے لیے امان حاصل کرلو، تو وہ آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ لکھ کر دیا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے) اللہ کے رسول' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے' عک ذی خیوان کے لیے ہے، اگر یہ سچا ہے' تو اسے اپنی زمین' مال اور غلاموں کے بارے میں امان حاصل ہے' اور اللہ کا ذمہ اور اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ حاصل ہے'' حضرت خالد بن سعید بن العاص نے یہ تحریر لکھی تھی۔

3028 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ سَعِيْدٍ يَعْنِي ابْنَ اَبْيَضَ، عَنْ جَدِّهِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، اَنَّهُ كَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ حِينَ وَفَدَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا اَخَا سَبَأٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَةٍ، فَقَالَ: اِنَّمَا زَرَعْنَا الْقُطْنَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَأٌ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيلٌ بِمَأْرِبَ، فَصَالَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبْعِيْنَ حُلَّةً بَزٍّ مِنْ قِيمَةِ وَفَاءِ بَزِّ الْمَعَافِرِ كُلَّ سَنَةٍ عَمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَأٍ بِمَأْرِبَ فَلَمْ يَزَالُوا يُؤَدُّونَهَا، حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ الْعُمَّالَ انْتَقَضُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ قَبْضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا صَالَحَ اَبْيَضُ بْنُ حَمَّالٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُلَلِ السَّبْعِيْنَ، فَرَدَّ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى مَا وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْتَقَضَ ذٰلِكَ، وَصَارَتْ عَلَى الصَّدَقَةِ

❁❁ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ جب وفد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صدقہ کے بارے میں بات چیت کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سباء کے فرد! صدقہ بہت ضروری ہے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ، ہم صرف کپاس کی کاشت کرتے ہیں، سبا قوم کے لوگ بکھر چکے ہیں اور ان میں سے مارب کے مقام پر صرف تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط پر صلح کر لی کہ وہ ولوگ یعنی جو لوگ سباء قوم کے باقی بچ جانے والے لوگ ہیں، وہ ہر سال کپڑے کے ستر جوڑوں کے برابر معافر کپڑے کی قیمت ادا کریں گے۔

تو وہ لوگ مسلسل وہ کپڑے ادا کرتے رہے، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد وہاں کے عاملین نے ان کی طرف سے کیے گئے عہد کو توڑ دیا، جو ابیض بن حمال نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر جوڑوں کے بارے میں کیا تھا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے اسے دوبارہ اسی کیفیت میں بحال کیا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تھا، یہاں تک کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو ان کے انتقال کے بعد یہ صدقہ وصول کیا جانے لگا۔

بَابٌ فِيْ اِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب: یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے نکالا جانا

3029 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَى بِثَلَاثَةٍ، فَقَالَ: اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوٍ مِمَّا كُنْتُ اُجِيزُهُمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ، اَوْ قَالَ: فَاُنْسِيتُهَا، وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ سُلَيْمَانُ: لَا اَدْرِي اَذَكَرَ سَعِيْدٌ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا اَوْ سَكَتَ عَنْهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین باتوں کی وصیت کی تھی، مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، وفود کے ساتھ اسی طرح برتاؤ کرنا، جس طرح میں کرتا تھا، حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں راوی نے یہ بات نقل کی ہے، انہوں نے تیسری بات نہیں کی، یا شاید انہوں نے یہ کہا کہ یہ بات میں بھول گیا ہوں، حمیدی نامی راوی نے سفیان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، سلیمان کہتے ہیں، مجھے نہیں معلوم کیا سعید نامی راوی نے کوئی تیسری بات ذکر کی تھی، میں اسے بھول گیا، یا انہوں نے یہ بات ذکر ہی نہیں کی۔

3030 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، فَلَا اَتْرُكُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا،

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

Marfat.com

''میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے ضرور نکال دوں گا، میں یہاں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا''

3031 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ، وَالْاَوَّلُ اَتَمُّ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، تاہم پہلی روایت زیادہ مکمل ہے۔

3032 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِیُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِیْ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكُوْنُ قِبْلَتَانِ فِیْ بَلَدٍ وَاحِدٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک سرزمین پر (یعنی عرب کی سرزمین پر) دو قبلے نہیں رہیں گے''۔

3033 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَ: قَالَ سَعِيْدٌ يَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: جَزِيْرَةُ الْعَرَبِ مَا بَيْنَ الْوَادِی اِلٰی اَقْصَی الْيَمَنِ اِلٰی تُخُوْمِ الْعِرَاقِ، اِلَی الْبَحْرِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قُرِءَ عَلَی الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِيْنٍ، وَاَنَا شَاهِدٌ، اَخْبَرَكَ اَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: قَالَ مَالِكٌ: عُمَرُ اَجْلَی اَهْلَ نَجْرَانَ، وَلَمْ يُجْلُوْا مِنْ تَيْمَاءَ، لِاَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ بِلَادِ الْعَرَبِ، فَاَمَّا الْوَادِی فَاِنِّیْ اَرَی اَنَّمَا لَمْ يُجْلَ مَنْ فِيْهَا مِنَ الْيَهُوْدِ، اَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْهَا مِنْ اَرْضِ الْعَرَبِ

❁❁ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں: جزیرۂ عرب وہ ہے، جو وادی سے لے کر (ایک طرف) یمن کی آخری حد تک (دوسری طرف) عراق تک اور (تیسری طرف) سمندر تک ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل نجران کو جلاوطن کر دیا، لیکن انہیں تیماء سے جلاوطن نہیں کیا گیا، کیونکہ وہ عرب سرزمین کا حصہ نہیں ہے، جہاں تک وادی کا تعلق ہے تو میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے وہاں کے یہودیوں کو اس لیے جلاوطن نہیں کیا، کیونکہ وہ لوگ اسے عرب سرزمین کا حصہ نہیں سمجھتے تھے۔

3034 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ مَالِكٌ: وَقَدْ اَجْلَی عُمَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَهُوْدَ نَجْرَانَ، وَفَدَكَ

❁❁ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران اور فدک کے یہودیوں کو جلاوطن کیا تھا۔

3031–اسناده صحيح. وقد صرح ابو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المكی- بالسماع فی الطريق السابق، فانتفت شبهة تدليسهِ. سفيان: هو الثوری. واخرجه مسلم (1767)، والترمذی (1698)، والنسائی فی "الكبری" (8633) من طريق سفيان الثوری، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (215).

بَابٌ فِيْ اِيقَافِ اَرْضِ السَّوَادِ وَاَرْضِ الْعَنْوَةِ

باب: سواد (یعنی عراق) کی سرزمین اور غلبہ پا کے حاصل ہونے والے زمین کو وقف کر دینا

3035 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنَعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا، وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا، وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا، ثُمَّ عُدْتُّمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ، قَالَهَا زُهَيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(عنقریب ایسا وقت آئے گا) عراق اپنے قفیز اور اپنے درہم کو روک لے گا اور شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا، مصر اپنے اردب اور دینار کو روک لے گا اور پھر تم جہاں سے شروع ہوئے تھے، وہاں ہی واپس آ جاؤ گے''۔

زہیر نامی راوی نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرا کے یہ کہا: اس بات پر ابوہریرہ کا گوشت اور خون گواہ ہیں۔

3036 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوهَا، وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا، فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا، وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی بستی میں تم آؤ اور وہاں مقیم ہو جاؤ، اس میں تمہارا حصہ ہے اور جو بستی' اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، تو اس کا خمس' اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخصوص ہو جائے گا، پھر وہ تمہیں ملے گا۔''

بَابٌ فِيْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ

باب: جزیہ وصول کرنا

3037 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَاُخِذَ فَاَتَوْهُ بِهٖ، فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (ایک جنگی مہم کے ساتھ) دومہ کے ''اکیدر'' کی طرف بھیجا، ان لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور اسے پکڑ کر لے آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جان کی امان دی اور جزیہ کی ادائیگی پر، اس کے ساتھ صلح کر لی''۔

Marfat.com

3038 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ مُعَاذٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ - يَعْنِیْ مُحْتَلِمًا - دِيْنَارًا، اَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِیِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ،

❁❁ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن بھیجا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ ہر بالغ شخص سے ایک دینار، یا اس (کی قیمت) کے برابر معافری کپڑا وصول کریں، یہ وہ کپڑا تھا، جو اس علاقے میں، یمن میں بُنا جاتا تھا۔

3039 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3040 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِیءٍ اَبُوْ نُعَيْمٍ النَّخَعِیُّ، اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ: لَئِنْ بَقِيْتُ لِنَصَارَى بَنِیْ تَغْلِبَ، لَاَقْتُلَنَّ الْمُقَاتِلَةَ وَلَاَسْبِيَنَّ الذُّرِّيَّةَ، فَاِنِّیْ كَتَبْتُ الْكِتَابَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى اَنْ لَا يُنَصِّرُوْا اَبْنَائَهُمْ، قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ بَلَغَنِیْ عَنْ اَحْمَدَ اَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنْكَارًا شَدِيْدًا، قَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ: وَلَمْ يَقْرَاْهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِی الْعَرْضَةِ الثَّانِيَةِ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں زندہ رہ گیا، تو میں بنوتغلب کے عیسائیوں سے بھرپور جنگ کروں گا اور ان کے بچوں کو قیدی بنالوں گا، کیونکہ ان کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہونے والے معاہدے کو میں نے تحریر کیا تھا، جس میں یہ شرط تھی کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت منکر ہے اور امام احمد کے بارے میں مجھے یہ پتا چلی ہے کہ انہوں نے اس روایت کو انتہائی منکر قرار دیا ہے۔

ابوعلی بیان کرتے ہیں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری مرتبہ (سنن ابوداؤد پڑھ کر سنائی) تو انہوں نے یہ روایت نہیں پڑھی۔

3041 - حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِیُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ يَعْنِی ابْنَ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِیُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ نَجْرَانَ عَلٰى اَلْفَیْ حُلَّةٍ، النِّصْفُ فِیْ صَفَرٍ، وَالْبَقِيَّةُ فِیْ رَجَبٍ، يُؤَدُّوْنَهَا اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ، وَعَوَرِ ثَلَاثِيْنَ دِرْعًا، وَثَلَاثِيْنَ فَرَسًا، وَثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا، وَثَلَاثِيْنَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ اَصْنَافِ السِّلَاحِ، يَغْزُوْنَ بِهَا، وَالْمُسْلِمُوْنَ ضَامِنُوْنَ لَهَا حَتّٰى يَرُدُّوْهَا عَلَيْهِمْ، اِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ اَوْ غَدْرَةٌ عَلٰى اَنْ لَا تُهْدَمَ لَهُمْ بَيْعَةٌ، وَلَا يُخْرَجَ لَهُمْ قَسٌّ، وَلَا يُفْتَنُوْا عَنْ دِيْنِهِمْ مَا لَمْ يُحْدِثُوْا حَدَثًا، اَوْ يَاْكُلُوا الرِّبَا، قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: فَقَدْ اَكَلُوا الرِّبَا،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اِذَا نَقَضُوا بَعْضَ مَا اشْتُرِطَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ اَحْدَثُوا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہزار حلہ کے عوض میں، اہلِ نجران کے ساتھ صلح کی تھی، جن میں سے نصف صفر کے مہینے میں اور نصف رجب کے مہینے میں، انہوں نے مسلمانوں کو ادا کرنے تھے، اس کے علاوہ عارضی استعمال کے لیے تیس زرہیں، تیس گھوڑے، تیس اونٹ اور جنگ میں استعمال ہونے والا ہر قسم کا اسلحہ تیس کی تعداد میں دینا تھا، مسلمان اس کے ضامن ہوتے، یہاں تک کہ وہ چیزیں ان کو واپس بھی کرتے، اگر یمن میں کوئی فتنہ وفساد ہو جاتا تو (ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کرتے) اس شرط پر کہ ان کے کسی عبادت خانے کو گرایا نہیں جائے گا، ان کے کسی پادری کو نکالا نہیں جائے گا اور ان کے دین میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی، جب تک کہ وہ اپنے دین کے بارے میں آزمائش کا شکار نہ ہو جاتے یا کوئی نئی چیز پیدا نہیں کر لیتے، یا سود کھانا شروع نہیں کر دیتے۔

اسماعیل نامی راوی کہتے ہیں: تو ان لوگوں نے سود کھانا شروع کر دیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو ان لوگوں پر جو شرط عائد کی گئی تھی، جب انہوں نے ان میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی کی، تو گویا انہوں نے نئی بات پیدا کر دی۔

بَابٌ فِيْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِ

باب: مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنا

3042 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ اَهْلَ فَارِسَ لَمَّا مَاتَ نَبِيُّهُمْ كَتَبَ لَهُمْ اِبْلِيْسُ الْمَجُوْسِيَّةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اہلِ فارس کے نبی کا جب انتقال ہو گیا، تو شیطان نے ان کے لیے مجوسیت طے کر دی۔

3043 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ بَجَالَةَ، يُحَدِّثُ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ، وَاَبَا الشَّعْثَاءِ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ اِذْ جَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ: اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ، وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ، مِنَ الْمَجُوْسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ، فَقَتَلْنَا فِيْ يَوْمٍ ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ، وَفَرَّقْنَا بَيْنَ كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَحَرِيْمِهٖ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيْرًا فَدَعَاهُمْ فَعَرَضَ السَّيْفَ عَلٰى فَخِذِهٖ، فَاَكَلُوا وَلَمْ يُزَمْزِمُوا، وَاَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ اَوْ بَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ

3043-اسناده صحيح. بَجَالة: هو ابن عَبَدَةَ التميمى، وابو الشعثاء : هو جابر بن زيد، وسفيان : هو ابن عيينة. واخرجه بتمامه عبد الرزاق فى "المصنف" (9972) عن ابن جريج، اخبرنى عمرو بن دينار بهذا الاسناد. واخرجه البخارى (3156) و (3157)، والترمذى (1677) و (1678)، والنسائى فى "الكبرى" (8715)

Marfat.com

❁❁ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: میں جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا، ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال سے ایک سال پہلے ان کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا) ہر جادوگر کو قتل کردو، اور مجوسیوں سے تعلق رکھنے والے ہر محرم میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادو اور انہیں گنگنانے سے منع کردو، (راوی کہتے ہیں:) ہم نے ایک دن میں تین جادوگروں کو قتل کیا، اور اس شخص اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی، جو اللہ کی کتاب میں اس شخص کی محرم قرار پاتی تھی اور پھر انہوں نے (یعنی جزء بن معاویہ) نے بہت سا کھانا تیار کروا کر ان لوگوں کو بلوایا، پھر انہوں نے اپنے زانوں پر تلوار رکھی، ان لوگوں نے کھانا کھایا لیکن گنگنائے نہیں، انہوں نے ایک یا دو خچروں پر آنے والی چاندی پیش کی (جو جزیہ کے طور پر تھی) لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ اس وقت تک وصول نہیں کیا جب تک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی نہیں دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ہجر'' کے مجوسیوں سے یہ وصول کیا تھا۔

3044 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَسْبَذِيِّينَ مِنْ اَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَهُمْ مَجُوسُ اَهْلِ هَجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَكَثَ عِنْدَهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَسَاَلْتُهُ مَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فِيكُمْ، قَالَ: شَرٌّ، قُلْتُ: مَهْ؟ قَالَ: الْاِسْلَامُ، اَوِ الْقَتْلُ، قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: قَبِلَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاَخَذَ النَّاسُ، بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: وَتَرَكُوا مَا سَمِعْتُ اَنَا مِنَ الْاَسْبَذِيِّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بحرین سے تعلق رکھنے والا ایک اسبذی شخص آیا۔ وہ ہجر سے تعلق رکھنے والا مجوسی تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس ٹھہرا رہا جب وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر آیا تو میں نے اُس سے دریافت کیا: تم (مجوسیوں) کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول نے کیا فیصلہ دیا ہے؟ اس نے کہا: بہت برا۔ میں نے دریافت کیا: کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: یا مسلمان ہو جائیں یا قتل ہو جائیں۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے یہ روایت نقل کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جزیہ وصول کیا تھا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: تو لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے بیان کو اختیار کر لیا اور میں نے اس اسبذی سے جو سنا تھا اسے لوگوں نے ترک کر دیا۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي جِبَايَةِ الْجِزْيَةِ

باب: جزیہ کی وصولی کی شدید تاکید

3045 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

3045–اسناده صحيح. واخرجه مسلم (2613)، والنسائي في "الكبرى" (8718) من طريق ابن شهاب الزهري، ومسلم (2613) من طريق هشام بن عروة، كلاهما عن عروة بن الزبير، به. وهو في "مسند احمد" (15330)، و"صحيح ابن حبان" (5612)

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلٰى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ الْقِبْطِ فِيْ اَدَاءِ الْجِزْيَةِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

❁❁ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پایا، جو حمص کا امیر تھا، اس نے کچھ قبطی لوگوں کو جزیہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا، تو انہوں نے دریافت کیا: یہ کیوں کیا ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو دنیا میں دوسرے لوگوں کو عذاب دیتے ہیں''

بَابٌ فِيْ تَعْشِيْرِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَاتِ

باب: ذمی جب سامان تجارت لے کر (غیر مسلم سلطنت سے اسلامی سلطنت میں) آتے جاتے ہوں تو ان سے ٹیکس وصول کرنا

3046 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ اُمِّهٖ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ، وَالنَّصَارٰى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ،

❁❁ حرب بن عبیداللہ اپنے نانا کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ٹیکس عیسائیوں اور یہودیوں پر لازم ہوگا، مسلمانوں پر ٹیکس لازم نہیں ہوگا''

3047 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ: خَرَاجٌ مَكَانَ الْعُشُوْرِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں عشور (یعنی ٹیکس) کی بجائے لفظ ''خراج'' استعمال ہوا ہے۔

3048 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ خَالِهٖ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُعَشِّرُ قَوْمِيْ؟، قَالَ: اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ، وَالنَّصَارٰى

❁❁ عطاء، بکر بن وائل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے ان کے ماموں کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنی قوم سے عشر وصول کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عشور (یعنی ٹیکس) یہودیوں اور عیسائیوں پر لازم ہوتا ہے۔

3049 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ،

Marfat.com

عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ جَدِّهٖ، رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ تَغْلِبَ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الْاِسْلَامَ، وَعَلَّمَنِيْ كَيْفَ آخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ قَوْمِيْ مِمَّنْ اَسْلَمَ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُلُّ مَا عَلَّمْتَنِيْ قَدْ حَفِظْتُهُ اِلَّا الصَّدَقَةَ، اَفَاُعَشِّرُهُمْ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى النَّصَارَى، وَالْيَهُوْدِ

❁❁ حرب بن عبیداللہ اپنے نانا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو بنوتغلب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے اسلام قبول کرلیا، نبی اکرم ﷺ نے مجھے اسلامی احکامات کی تعلیم دی' آپ نے مجھے بتایا کہ میں اپنے لوگوں سے زکوٰۃ کس طرح وصول کروں، یعنی ان لوگوں سے جو مسلمان ہو چکے ہیں، میں واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے جو بھی تعلیم دی ہے، وہ میں نے یاد کرلیا ہے، صرف صدقے کا معاملہ مختلف ہے، کیا میں ان سے ٹیکس وصول کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! ٹیکس عیسائیوں اور یہودیوں پر لازم ہوتا ہے۔

3050 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيْمَ بْنَ عُمَيْرٍ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ، وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُنْكَرًا، فَاَقْبَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَلَكُمْ اَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا، وَتَاْكُلُوا ثَمَرَنَا، وَتَضْرِبُوا نِسَائَنَا، فَغَضِبَ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ ثُمَّ نَادِ: اَلَا اِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِمُؤْمِنٍ، وَاَنِ اجْتَمِعُوا لِلصَّلَاةِ، قَالَ: فَاجْتَمَعُوا، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ: اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيكَتِهٖ، قَدْ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ، اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ وَعَظْتُ، وَاَمَرْتُ، وَنَهَيْتُ، عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ، اَوْ اَكْثَرُ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ، وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ، اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ

❁❁ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خیبر میں پڑاؤ کیا، آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے، خیبر کا ایک بڑا شخص جو سرکش اور ناپسندیدہ شخصیت کا مالک تھا، وہ بولا: اے حضرت محمد ﷺ! کیا آپ کو اس بات کا حق ہے کہ آپ ﷺ ہمارے گدھے ذبح کردیں، ہمارے پھلوں کو کھا جائیں اور ہماری عورتوں کو ماریں، تو نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عوف! تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر یہ اعلان کرو' کہ خبردار! جنت صرف مومن کے لیے حلال ہے' تو تم لوگ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔

راوی کہتے ہیں: لوگ اکٹھے ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی، پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا:

''کیا کوئی شخص اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ صرف وہ چیز

Marfat.com

ہے، جو قرآن میں موجود ہے، خبردار! اللہ کی قسم میں نے وعظ کیا، میں نے حکم دیا اور کچھ چیزوں سے منع بھی کیا، تو یہ قرآن کی مانند یا اس سے زیادہ (تعداد) میں ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ بات حلال قرار نہیں دی ہے کہ تم اجازت لیے بغیر اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہو جاؤ، نہ ان کی عورتوں کو مارو، نہ ان کے پھل کھاؤ، جب کہ وہ تمہیں وہ چیز ادا کر رہے ہوں جو ان کے ذمے لازم ہے۔

3051 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ رَجُلٍ، مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا، فَتَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ، فَيَتَّقُونَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ، وَأَبْنَائِهِمْ، قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ: فَيُصَالِحُونَكُمْ عَلَى صُلْحٍ، ثُمَّ اتَّفَقَا، فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ شَيْئًا فَوْقَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ

❁❁ حلال، ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''عنقریب تم ایک قوم کے ساتھ جنگ کرو گے اور ان پر غالب آ جاؤ گے، تو وہ اپنے اموال کے ذریعے اپنی جانیں اور بال بچے بچانے کی کوشش کریں گے''۔

سعید نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ تمہارے ساتھ صلح کریں گے، تو تم ان سے اس (طے شدہ ادائیگی) کے علاوہ کچھ نہ لینا، کیونکہ وہ تمہارے لیے جائز نہیں ہوگا''

3052 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ الْمَدِينِيُّ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ عِدَّةٍ، مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، أَوِ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ، فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ صفوان بن سلیم نے کئی اصحاب کے صاحبزادوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، انہوں نے اپنے بڑوں کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''خبردار! جو شخص کسی ذمی پر ظلم کرے، یا اس کے حق میں کمی کرے، یا اسے اس کی طاقت سے زیادہ بات کا پابند کرے، یا اس سے اس کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز حاصل کرے، تو قیامت کے دن میں اُس کا مقابل فریق ہوں گا''

بَابٌ فِي الذِّمِّيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ السَّنَةِ هَلْ عَلَيْهِ جِزْيَةٌ

باب: جو ذمی سال کے دوران اسلام قبول کر لے، کیا اس پر جزیہ لازم ہوگا؟

3053 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ،

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان پر، جزیہ لازم نہیں ہے''

3054 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: سُئِلَ سُفْيَانُ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذَا فَقَالَ: اِذَا اَسْلَمَ فَلَا جِزْيَةَ عَلَيْهِ

❀❀ محمد بن کثیر بیان کرتے ہیں: سفیان سے اس کی وضاحت کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے بتایا: جب وہ مسلمان ہو جائے گا، تو اس پر جزیہ لازم نہیں ہوگا۔

بَابٌ فِي الْاِمَامِ يَقْبَلُ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

باب: حکمران کا مشرکین کے تحائف قبول کرنا

3055 - حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْهَوْزَنِيُّ، قَالَ: لَقِيتُ بِلَالًا مُؤَذِّنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَلَبَ، فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا كَانَ لَهُ شَيْءٌ، كُنْتُ اَنَا الَّذِي اَلِي ذٰلِكَ مِنْهُ مُنْذُ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ تُوُفِّيَ، وَكَانَ اِذَا اَتَاهُ الْاِنْسَانُ مُسْلِمًا، فَرَآهُ عَارِيًا، يَاْمُرُنِي فَاَنْطَلِقُ فَاَسْتَقْرِضُ فَاَشْتَرِي لَهُ الْبُرْدَةَ فَاَكْسُوهُ، وَاُطْعِمُهُ، حَتّٰى اعْتَرَضَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: يَا بِلَالُ، اِنَّ عِنْدِي سَعَةً، فَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مِنِّي، فَفَعَلْتُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ تَوَضَّاْتُ، ثُمَّ قُمْتُ لِاُؤَذِّنَ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا الْمُشْرِكُ قَدْ اَقْبَلَ فِي عِصَابَةٍ مِنَ التُّجَّارِ، فَلَمَّا اَنْ رَآنِي، قَالَ: يَا حَبَشِيُّ، قُلْتُ: يَا لَبَّاهُ فَتَجَهَّمَنِي، وَقَالَ لِي قَوْلًا غَلِيظًا، وَقَالَ لِي: اَتَدْرِي كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الشَّهْرِ؟ قَالَ: قُلْتُ قَرِيبٌ، قَالَ: اِنَّمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ اَرْبَعٌ، فَاٰخُذُكَ بِالَّذِي عَلَيْكَ، فَاَرْدُّكَ تَرْعَى الْغَنَمَ، كَمَا كُنْتَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاَخَذَ فِي نَفْسِي مَا يَاْخُذُ فِي اَنْفُسِ النَّاسِ، حَتّٰى اِذَا صَلَّيْتُ الْعَتَمَةَ، رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِلٰى اَهْلِهِ، فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، اِنَّ الْمُشْرِكَ الَّذِي كُنْتُ اَتَدَيَّنُ مِنْهُ، قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، وَلَيْسَ عِنْدَكَ مَا تَقْضِي عَنِّي، وَلَا عِنْدِي، وَهُوَ فَاضِحِي، فَاْذَنْ لِي اَنْ آبَقَ اِلٰى بَعْضِ هٰؤُلَاءِ الْاَحْيَاءِ الَّذِينَ قَدْ اَسْلَمُوا، حَتّٰى يَرْزُقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقْضِي عَنِّي، فَخَرَجْتُ حَتّٰى اِذَا اَتَيْتُ مَنْزِلِي، فَجَعَلْتُ سَيْفِي وَجِرَابِي وَنَعْلِي وَمِجَنِّي عِنْدَ رَاْسِي، حَتّٰى اِذَا انْشَقَّ عَمُوْدُ الصُّبْحِ الْاَوَّلِ اَرَدْتُ اَنْ اَنْطَلِقَ، فَاِذَا اِنْسَانٌ يَسْعٰى يَدْعُو: يَا بِلَالُ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهُ، فَاِذَا اَرْبَعُ رَكَائِبَ مُنَاخَاتٌ عَلَيْهِنَّ اَحْمَالُهُنَّ، فَاسْتَاْذَنْتُ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْشِرْ فَقَدْ جَائَكَ اللّٰهُ بِقَضَائِكَ ثُمَّ قَالَ: اَلَمْ تَرَ الرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْاَرْبَعَ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَقَالَ: اِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ، فَاِنَّ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةً وَطَعَامًا اَهْدَاهُنَّ اِلَيَّ عَظِيمُ فَدَكَ فَاقْبِضْهُنَّ، وَاقْضِ دَيْنَكَ فَفَعَلْتُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ؟ قُلْتُ: قَدْ قَضَى اللّٰهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ، قَالَ: اَفَضَلَ شَيْءٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: انْظُرْ اَنْ تُرِيحَنِي مِنْهُ، فَاِنِّي لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَهْلِي حَتّٰى تُرِيحَنِي مِنْهُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ دَعَانِي، فَقَالَ: مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ مَعِي لَمْ يَاْتِنَا اَحَدٌ، فَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَسْجِدِ، وَقَصَّ الْحَدِيْثَ حَتّٰى اِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ - يَعْنِي - مِنَ الْغَدِ دَعَانِي، قَالَ: مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ اَرَاحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ شَفَقًا مِنْ اَنْ يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ، وَعِنْدَهُ ذٰلِكَ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ، حَتّٰى اِذَا جَاءَ اَزْوَاجَهُ فَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ، امْرَاَةٍ حَتّٰى اَتٰى مَبِيتَهُ فَهٰذَا الَّذِي سَاَلْتَنِي عَنْهُ،

❀❀ عبداللہ ہوزنی بیان کرتے ہیں: حلب (نامی شہر) میں، میری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی، تو میں نے کہا: اے حضرت بلال! مجھے یہ بتایئے؟ نبی اکرم ﷺ کا خرچ کیسے چلتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث کیا، اس وقت سے لے کر، آپ ﷺ کے وصال تک، آپ ﷺ کے ان امور کا نگران میں ہی تھا، جب کوئی شخص مسلمان ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور نبی اکرم ﷺ یہ ملاحظہ فرماتے کہ اس کے پاس مناسب لباس نہیں ہے، تو آپ ﷺ مجھے ہدایت کرتے، میں جا کے، کسی سے قرض لیتا اور چادر خرید کر، اسے اوڑھنے کے لیے دے دیتا، اسے کھانا کھلا دیتا۔

ایک مرتبہ ایک مشرک شخص مجھے ملا اور بولا: اے بلال! میرے پاس گنجائش ہے، تم کسی اور سے قرض نہ لیا کرو، صرف مجھ سے لیا کرو، تو میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن میں نے وضو کیا اور پھر اذان دینے کے لیے کھڑا ہو گیا، اسی دوران وہ مشرک اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیا، جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا: اے حبشی! تو میں نے کہا: میں یہاں ہوں! تو اس نے مجھے بُرا بھلا کہا اور میرے بارے میں سخت باتیں کیں، اس نے مجھے کہا: کیا تمہیں پتا ہے مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن رہ گئے ہیں؟ میں نے کہا: تھوڑے سے دن ہیں، اس نے کہا: تمہارے اور اس کے درمیان صرف چار دن باقی ہیں، تو میں تمہیں اس چیز کے عوض میں پکڑ لوں گا، جو تمہارے ذمے لازم ہے اور تم سے میں دوبارہ بکریاں چرواؤں گا، جس طرح تم پہلے چراتے تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں بھی اسی طرح تم پریشان ہو گیا، جس طرح لوگ پریشان ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ میں نے عشاء کی نماز ادا کر لی اور نبی اکرم ﷺ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے، تو میں نے آپ ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی، آپ نے مجھے اجازت عطا کی: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، وہ مشرک شخص، جس سے میں قرض لیا کرتا تھا، اس نے مجھ سے اس طرح کی باتیں کی ہیں اور آپ ﷺ کے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے کہ آپ ﷺ میرا یہ قرض ادا کر دیں اور میرے پاس بھی نہیں ہے، اب وہ شخص میرے پیچھے پڑا ہے، آپ مجھے اجازت دیں، تو میں مفرور ہو کر ان قبیلوں کی طرف چلا جاتا ہوں، جو ابھی مسلمان ہوئے ہیں اور اس وقت تک وہاں رہوں گا، جب تک اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اتنا رزق عطا

Marfat.com

نہیں کر دیتا، جس کے ذریعے وہ میرے قرض کو ادا کر دیں' پھر میں وہاں سے نکلا اور اپنی رہائش گاہ پر آ گیا' میں نے اپنی تلوار، اپنا تھیلا، اپنا جوتا' اپنی ڈھال' اپنے سر کے پاس رکھ لیے، یہاں تک کہ صبح صادق کے وقت، جب میں نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا' تو اسی دوران ایک شخص دوڑتا ہوا آیا' وہ بلند آواز میں کہہ رہا تھا: اے بلال! نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، میں روانہ ہوا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو وہاں چار اونٹنیاں بیٹھی ہوئی تھیں، جن پر ساز و سامان لدا ہوا تھا، میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہاری ادائیگی کا انتظام کر دیا ہے، پھر آپ نے فرمایا: کیا تم نے وہ چار اونٹنیاں نہیں دیکھی ہیں، جو باہر بیٹھی ہوئی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اونٹنیاں اور ساز و سامان تمہارا ہوا، ان پر کپڑے اور اناج ہیں، وہ فدک کے سردار نے، میرے لیے تحفے کے طور پر بھیجے ہیں، وہ تم لے لو اور اپنے قرض کو ادا کر دو، تو میں نے ایسا ہی کیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے، جس میں یہ مذکور ہے: ''پھر میں چلتا ہوا مسجد آیا تو نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، میں نے آپ کو سلام کیا، آپ نے دریافت کیا: تمہاری صورتحال کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہر اس چیز کو ادا کروا دیا ہے، جو اس کے رسول کے ذمے لازم تھی، اب کوئی بھی ادائیگی باقی نہیں رہی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کچھ باقی بچا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم اس کے ذریعے مجھے راحت پہنچاؤ، کیونکہ میں اپنی کسی بھی اہلیہ کے پاس اس وقت تک نہیں جاؤں گا، جب تک میں اس سے راحت حاصل نہیں کر لیتا، جب نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی، تو آپ نے مجھے بلوایا اور دریافت کیا: تمہارے پاس جو کچھ تھا، اس کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی: سب کچھ ابھی میرے پاس ہی ہے، میرے پاس کوئی بھی شخص نہیں آیا (جو یہ مال مجھ سے حاصل کرتا)، تو نبی اکرم ﷺ نے وہ رات مسجد میں گزار دی، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے، جس میں آگے چل کر یہ مذکور ہے، جب نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی' یعنی اگلے دن عشاء کی نماز ادا کر لی' تو آپ نے مجھے بلوایا اور دریافت کیا: جو کچھ تمہارے پاس تھا' اس کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے راحت دے دی ہے' یا رسول اللہ! تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کی، اور حمد بیان کی، آپ نے اس اندیشے کے تحت ایسا کیا تھا کہ کہیں ایسی حالت میں آپ کو موت نہ آ جائے کہ وہ مال آپ ﷺ کے پاس موجود ہو، پھر میں آپ کے پیچھے چلتا ہوا آیا، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے، آپ ان میں سے ہر ایک زوجہ محترمہ کو سلام کرتے، یہاں تک کہ آپ اس گھر میں آ گئے، جہاں آپ نے رات بسر کرنی تھی۔

(حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے راوی سے فرمایا:) یہ وہ چیز ہے، جس کے بارے میں تم نے مجھے دریافت کیا تھا۔

3056 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، بِمَعْنَى إِسْنَادِ أَبِي تَوْبَةَ وَحَدِيثِهِ، قَالَ: عِنْدَ قَوْلِهِ مَا يَقْضِي عَنِّي، فَسَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَمَمْتُهَا

۞۞ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، ''جو میری طرف سے ادا کر دے'' تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے، تو میں اس سے اور زیادہ پریشان ہو گیا۔

Marfat.com

3057 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، قَالَ: اَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً، فَقَالَ: اَسْلَمْتَ؟، فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ

❁❁ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر ایک اونٹنی پیش کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِيْ اِقْطَاعِ الْاَرَضِينَ

باب: زمین کے قطعات (انعام کے طور پر) عطا کرنا

3058 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ اَرْضًا بِحَضْرَمُوتَ،

❁❁ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''حضرموت'' میں ایک قطعہ اراضی عطا کیا تھا۔

3059 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3060 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ، عَنْ فِطْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: خَطَّ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْسٍ، وَقَالَ: اَزِيدُكَ اَزِيدُكَ

❁❁ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے مدینہ منورہ میں کمان کے ذریعے ایک گھر کی پیائش کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں مزید بھی دوں گا، میں تمہیں مزید بھی دوں گا۔

3061 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ، وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ، فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكَاةُ اِلَى الْيَوْمِ

❁❁ ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن، کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ کی معادن (یعنی کانیں) عطا کی تھیں، جو فرع کی طرف تھیں، یہ وہ کانیں تھیں، جن سے آج کے دن تک زکوٰۃ لی جاتی ہے۔

3062 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، وَغَيْرُهُ، قَالَ الْعَبَّاسُ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ

Marfat.com

اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا - وَقَالَ غَيْرُهُ: جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا - وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ، وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ، وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا اَعْطٰى مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ، اَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ غَيْرُهُ: جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا، وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ

قَالَ اَبُوْ اُوَيْسٍ: وَحَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ، مَوْلٰى بَنِي الدِّيْلِ بْنِ بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

❀❀ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو قبلیہ کی کانیں عطا کی تھیں، بالائی حصے والی بھی اور زیریں حصے والی بھی، دوسرے راوی نے یہ لفظ ذرا مختلف نقل کیا ہے (لیکن مفہوم وہی ہے)۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے انہیں کسی مسلمان کا حق نہیں دیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ تحریر لکھوا کر دی تھی:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، یہ وہ چیز ہے جو اللہ کے رسول نے، بلال بن حارث مزنی کو عطا کی ہے، جو قبلیہ کی معاون ہیں، ان کا اوپر والا حصہ بھی اور نیچے والا حصہ بھی، (یہاں ایک راوی نے لفظ کچھ مختلف استعمال کیا ہے) اور قدس کا کچھ حصہ، جہاں کاشت کاری بھی ہو سکتی ہے۔ (وہ بھی عطا کیا ہے) انہوں نے اُسے کسی مسلمان کا حق عطا نہیں کیا''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

3063 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحُنَيْنِيَّ، قَالَ: قَرَاْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ - يَعْنِيْ كِتَابَ قَطِيعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَحَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ، جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا، قَالَ ابْنُ النَّضْرِ: وَجَرْسَهَا، وَذَاتَ النُّصُبِ، ثُمَّ اتَّفَقَا، وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ، وَلَمْ يُعْطِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ حَقَّ مُسْلِمٍ، وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مَا اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ، اَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ، جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا، وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ، قَالَ اَبُوْ اُوَيْسٍ: وَحَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، زَادَ ابْنُ النَّضْرِ: وَكَتَبَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

Marfat.com

❀❀ حسینی بیان کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ یہ تحریر پڑھی ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے، کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ کی کانیں، ان کے بالائی اور زیریں حصے سمیت عطا کی تھیں۔

ابن نضر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہاں کا جرس اور ذات نصب بھی عطا کیا تھا۔

اور قدس کی وہ زمین، جہاں کھیتی باڑی تھی ہوسکتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث کو کسی مسلمان کا حق عطا نہیں کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحریر لکھوا کر دی تھی۔

"یہ وہ چیز ہے، جو اللہ کے رسول نے، بلال بن حارث مزنی کو عطا کی ہے، انہوں نے اسے قبلیہ کی کانیں عطا کی ہیں، جن کا بالائی اور زیریں حصہ بھی شامل ہوگا اور قدس کی وہ زمین بھی شامل ہوگی، جہاں کھیتی باڑی ہوسکتی ہے، انہوں نے اسے کسی مسلمان کا حق عطا نہیں کیا"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ تحریر حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تحریر کی تھی۔

3064 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيَّ، حَدَّثَهُمْ اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ: ابْنِ عَبْدِ الْمَدَانِ، عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، اَنَّهُ وَفَدَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ - قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ: الَّذِي بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ - فَلَمَّا اَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ: اَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ؟ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ، قَالَ: فَانْتَزَعَ مِنْهُ، قَالَ: وَسَاَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الاَرَاكِ، قَالَ: مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ وَقَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ: اَخْفَافُ الْاِبِلِ،

❀❀ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ وفد کی صورت میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمک کی کان عطیے کی طور پر مانگ لی۔ ابن متوکل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ کان "مارب" کے مقام پر موجود تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ عطیے کے طور پر دے دی، جب وہ مڑ کے جانے لگے ت، وحاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کیا چیز عطیے میں دیدی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایسا

3064–حسن، وهذا اسناد ضعيف لجهالة سُمَيّ بن قيس وشمير - وهو ابن عبد المدان -، وقد توبعا في طريق آخر، فالحديث حسن. واخرجه الترمذي (1435) و (1436)، والنسائي في "الكبرى" (5736) من طريق محمد بن يحيى بن قيس المأربي، بهذا الاسناد. وقال الترمذي: حديث حسن غريب، والعمل عليه عند اهل العلم من اصحاب النبي - صلى الله عليه وسلم - وغيرهم، في القطائع: يرون جائزاً ان يقطع الامام لمن رأى ذلك. وصححه ابن حبان (4499) والضياء المقدسي في "مختارته" (1282)، وسكت عنه عبد الحق الاشبيلي في "احكامه الوسطى." واخرجه ابن ماجه (2475)

پانی دیا ہے، جو منقطع نہیں ہوگا، راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وہ ان سے واپس لے لی، پھر میں نے دریافت کیا: پیلو کے کون سے درختوں کو اپنے قبضے میں لیا جاسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں، جن تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچ سکتے ہوں۔

3065 - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ: مَا لَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْإِبِلِ يَعْنِي اَنَّ الْإِبِلَ تَاْكُلُ مُنْتَهَى رُءُوسِهَا، وَيُحْمَى مَا فَوْقَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ منقول ہیں:

''جہاں تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچ سکتے ہوں''

اس سے مراد یہ ہے کہ اونٹ درختوں میں سے وہاں تک کھاتے ہیں، جہاں تک ان کے منہ پہنچتے ہیں، اس کے اوپر والی ہر چیز کو محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

3066 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، اَنَّهُ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حِمَى الْاَرَاكِ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِمَى فِي الْاَرَاكِ فَقَالَ: اَرَاكَةٌ فِي حِظَارِي، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِمَى فِي الْاَرَاكِ قَالَ فَرَجٌ: يَعْنِي بِحِظَارِي الْاَرْضَ الَّتِي فِيهَا الزَّرْعُ الْمُحَاطُ عَلَيْهَا

❀❀ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پیلو کے درختوں کو، اپنے قبضے میں لینے کے بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیلو کے درختوں کو قبضے میں نہیں لیا جاسکتا، انہوں نے عرض کی: پیلو کا وہ درخت، جو میری زمین میں ہو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیلو کے درخت کو قبضے میں نہیں لیا جاسکتا، فرج بن سعید نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ میری وہ زمین جہاں میری کھیتی باڑی ہوتی ہے جہاں میرا احاطہ ہے۔

3067 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَبُو حَفْصٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، قَالَ عُمَرُ: وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا ثَقِيفًا، فَلَمَّا اَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ صَخْرٌ رَكِبَ فِي خَيْلٍ يُمِدُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ نَبِيَّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَدِ انْصَرَفَ، وَلَمْ يَفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ يَوْمَئِذٍ عَهْدَ اللّٰهِ وَذِمَّتَهُ: اَنْ لَا يُفَارِقَ هٰذَا الْقَصْرَ حَتّٰى يَنْزِلُوا عَلٰى حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُفَارِقْهُمْ حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ صَخْرٌ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ ثَقِيفًا قَدْ نَزَلَتْ عَلٰى حُكْمِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاَنَا مُقْبِلٌ اِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي خَيْلٍ، فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً، فَدَعَا لِاَحْمَسَ عَشْرَ دَعَوَاتٍ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَحْمَسَ، فِي خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا وَاَتَاهُ الْقَوْمُ فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ صَخْرًا اَخَذَ عَمَّتِي، وَدَخَلَتْ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ: يَا صَخْرُ، اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا اَسْلَمُوا، اَحْرَزُوا دِمَائَهُمْ،

Marfat.com

وَاَمْوَالَهُمْ، فَادْفَعْ اِلَى الْمُغِيْرَةِ عَمَّتَهُ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ، وَسَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِبَنِيْ سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوا عَنِ الْاِسْلَامِ، وَتَرَكُوا ذٰلِكَ الْمَاءَ؟ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَنْزِلْنِيهِ اَنَا وَقَوْمِي، قَالَ: نَعَمْ فَاَنْزَلَهُ وَاَسْلَمَ - يَعْنِي السُّلَمِيِّينَ - فَاَتَوْا صَخْرًا فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِمُ الْمَاءَ، فَاَبٰى، فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ اَسْلَمْنَا وَاَتَيْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ اِلَيْنَا مَائَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا، فَاَتَاهُ، فَقَالَ: يَا صَخْرُ، اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا اَسْلَمُوا اَحْرَزُوا اَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ، فَادْفَعْ اِلَى الْقَوْمِ مَائَهُمْ، قَالَ: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَرَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذٰلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ اَخْذِهِ الْجَارِيَةَ، وَاَخْذِهِ الْمَاءَ

❁❁ حضرت صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف قبیلے کے ساتھ لڑائی کی، جب حضرت صخر نے اس بارے میں سنا، تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کمک فراہم کرنے کے لیے کچھ گھڑ سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے، جب وہ وہاں پہنچے تو پتا چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو فتح کیے بغیر واپس جا چکے ہیں، اس وقت حضرت صخر رضی اللہ عنہ نے' اللہ کے نام پر طے کیا' یعنی (قسم اٹھائی) کہ وہ اس قلعے کو اس وقت نہیں چھوڑیں گے' جب تک وہ لوگ اللہ کے رسول کو ثالث تسلیم نہیں کرتے، تو حضرت صخر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس وقت نہیں چھوڑا، جس وقت تک انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم نہیں کر لیا، حضرت صخر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا، امابعد! ثقیف قبیلے کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو قبول کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے، یا رسول اللہ! میں ان کی طرف جا رہا ہوں، وہ لوگ گھڑ سواروں کے ساتھ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگ جمع ہو جائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس قبیلے کے لوگوں کے لیے دس دعائیں کیں، (یعنی دس مرتبہ یہ دعا کی)

''اے اللہ! احمس قبیلے کے گھڑ سواروں اور پیادوں کو برکت نصیب کر''۔

پھر کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں حضرت مغیرہ بن شبہ رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی: اے اللہ کے نبی! صخر نے میری ایک پھوپھی کو پکڑ لیا ہے، جو اس چیز میں داخل ہو گئی تھی، جس میں مسلمان داخل ہوتے ہیں (یعنی وہ مسلمان ہو گئی تھی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صخر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: اے صخر! جب لوگ مسلمان ہو جائیں، تو وہ اپنی جان اور مال کو محفوظ کر لیتے ہیں، تو تم مغیرہ کو وہ خاتون واپس کر دو، انہوں نے وہ خاتون انہیں واپس کر دی، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بنو سلیم کے پانی کی درخواست کی جو اسلام کو چھوڑ گئے تھے، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے اور میری قوم کو وہاں پڑاؤ کرنے کی اجازت دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے، تو انہوں نے اپنی قوم کو وہاں پڑاؤ کروا دیا، پھر وہ لوگ مسلمان ہو گئے، یعنی بنو سلیم قبیلے کے لوگ مسلمان ہو گئے، وہ لوگ حضرت صخر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ ان کا پانی ان کو واپس کر دیں، ان لوگوں نے یہ بات تسلیم نہیں کی، تو وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے، پھر ہم حضرت صخر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تا کہ وہ ہمارا پانی واپس کر دیں، تو انہوں نے ہماری بات نہیں مانی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صخر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: اے صخر! جب کچھ لوگ اسلام قبول کر لیں، تو وہ اپنے مال اور جانیں محفوظ کر لیتے ہیں، تو تم ان لوگوں کو ان کا پانی واپس کر دو''

Marfat.com

حضرت صخر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ٹھیک ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھا کہ وہ اس وقت متغیر ہو کے سرخ ہو گیا تھا، یہ اس چیز کی حیاء کی وجہ سے تھا کہ آپ نے ان سے کنیز بھی واپس لے لی تھی اور پانی بھی واپس لے لیا تھا۔

3068 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي سَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ تَحْتَ دَوْمَةٍ، فَاَقَامَ ثَلَاثًا، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى تَبُوكَ، وَاِنَّ جُهَيْنَةَ لَحِقُوهُ بِالرَّحْبَةِ، فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ اَهْلُ ذِي الْمَرْوَةِ؟ فَقَالُوا: بَنُو رِفَاعَةَ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَقَالَ: قَدْ اَقْطَعْتُهَا لِبَنِي رِفَاعَةَ فَاقْتَسَمُوهَا فَمِنْهُمْ مَنْ بَاعَ، وَمِنْهُمْ مَنْ اَمْسَكَ فَعَمِلَ، ثُمَّ سَاَلْتُ اَبَاهُ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِي بِبَعْضِهِ، وَلَمْ يُحَدِّثْنِي بِهِ كُلِّهِ

❀❀ سبرہ بن عبدالعزیز نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑے درخت کے نیچے مسجد کی جگہ پر پڑاؤ کیا، آپ نے وہاں تین دن قیام کیا، پھر آپ تبوک کی طرف روانہ ہو گئے، جہینہ قبیلے کے لوگ کھلے میدان میں، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ان سے فرمایا: ذی مروہ کے رہنے والے لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: جہینہ قبیلے کی ایک شاخ بنو رفاعہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ زمین بنو رفاعہ کو جاگیر کے طور پر دیتا ہوں، ان لوگوں نے وہ زمین تقسیم کر لی، کچھ لوگوں نے زمین فروخت کر دی اور کچھ لوگوں نے اسے اپنے پاس رکھا اور خود کام کاج کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان کے والد عبدالعزیز سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے مجھے اس روایت کا کچھ حصہ بیان کیا، انہوں نے پوری روایت بیان نہیں کی۔

3069 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الزُّبَيْرَ نَخْلًا

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجور کا ایک باغ عطا کیا تھا۔

3070 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، وَمُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ، وَدُحَيْبَةُ، ابْنَتَا عُلَيْبَةَ، وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ، وَكَانَتْ جَدَّةَ اَبِيهِمَا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُمَا، قَالَتْ قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: تَقَدَّمَ صَاحِبِي - تَعْنِي حُرَيْثَ بْنَ حَسَّانَ - وَافِدَ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، فَبَايَعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ عَلَيْهِ وَعَلٰى قَوْمِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي تَمِيمٍ بِالدَّهْنَاءِ، اَنْ لَا يُجَاوِزَهَا اِلَيْنَا مِنْهُمْ اَحَدٌ، اِلَّا مُسَافِرٌ اَوْ مُجَاوِرٌ، فَقَالَ: اكْتُبْ لَهُ يَا غُلَامُ بِالدَّهْنَاءِ فَلَمَّا رَاَيْتُهُ قَدْ اَمَرَ لَهُ بِهَا، شُخِصَ بِي وَهِيَ وَطَنِي وَدَارِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَمْ يَسْاَلْكَ السَّوِيَّةَ مِنَ

3070–اسناده ضعيف لجهالة صفية ودُحيبة ابنتى عُلَيبة . ومع ذلك حسَّن الحافظ اسناد هذا الحديث فى "الفتح" /3 155! واخرجه ابن سعد فى "الطبقات" /1 317 - 319، وابو عبيد فى "الاموال" (730)، وحميد بن زنجويه فى "الاموال" (1090)، والترمذى (3023)، وابن ابى عاصم فى "الآحاد والمثانى" (3492)، والطبرانى فى "الكبير" /25 ، والبيهقى /6 150،

Marfat.com

الْاَرْضِ اِذْ سَاَلَكَ، اِنَّمَا هِيَ هٰذِهِ الدَّهْنَاءُ عِنْدَكَ مُقَيَّدُ الْجَمَلِ، وَمَرْعَى الْغَنَمِ، وَنِسَاءُ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَاَبْنَاؤُهَا وَرَاءَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَمْسِكْ يَا غُلَامُ، صَدَقَتِ الْمِسْكِيْنَةُ، الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ يَسَعُهُمَا الْمَاءُ، وَالشَّجَرُ، وَيَتَعَاوَنَانِ عَلَى الْفَتَّانِ

❁❁ سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو میرا ساتھی، حریث بن حسان، جو بکر بن وائل قبیلے کا نمائندہ تھا، وہ آگے بڑھا، اس نے اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام کی بیعت کی، پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اور بنوتمیم کے درمیان موجود دہناء کے علاقے کو حد بندی کے طور پر تحریر کر دیں، کہ ان میں سے کوئی بھی شخص اس کو پار کر کے ہمارے پاس نہیں آئے گا، صرف مسافر شخص آئے گا یا وہاں سے گزرنے والا آئے گا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! دہناء کا علاقہ اس کے نام کر دو، راوی کہتے ہیں: جب میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ علاقہ تحریر کر کے اس کے نام کر رہے ہیں، تو مجھے بہت پریشان ہوئی، کیونکہ میرا وطن وہی تھا، میرا گھر بھی وہاں تھا، میں نے کہا: یارسول اللہ! اس شخص نے آپ سے درمیانی قسم کی زمین نہیں مانگی ہے، یہ دہناء نامی جگہ ہے، جہاں اونٹوں کو باندھا جاتا ہے (یعنی چرایا جاتا ہے) یہ بکریوں کے چرانے کی جگہ بھی ہے، بنوتمیم کی خواتین اور بچے اس کی دوسری طرف رہتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے تم جاؤ، یہ غریب عورت ٹھیک کہہ رہی ہے، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پانی اور درخت سب کے استعمال میں آتے ہیں اور وہ لوگ فتنے کے مقابلے میں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔

3071 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ جَنُوْبٍ بِنْتُ نُمَيْلَةَ، عَنْ اُمِّهَا سُوَيْدَةَ بِنْتِ جَابِرٍ، عَنْ اُمِّهَا عَقِيلَةَ بِنْتِ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ، عَنْ اَبِيْهَا اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ، فَقَالَ: مَنْ سَبَقَ اِلٰى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ قَالَ: فَخَرَجَ النَّاسُ يَتَعَادَوْنَ يَتَخَاطُّونَ

❁❁ حضرت اسمر بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا، تو آپ نے فرمایا:

''جو شخص کسی ایسی جگہ پر پہلے پہنچ جائے، جہاں تک اس سے پہلے کوئی مسلمان نہ پہنچا ہو، تو وہ جگہ اسے مل جائے گی''

راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگ تیزی سے وہاں سے نکلے اور وہ نشان لگاتے ہوئے جا رہے تھے۔

3072 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهِ، فَاَجْرَى فَرَسَهُ حَتّٰى قَامَ، ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهِ، فَقَالَ: اَعْطُوْهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اتنی جگہ جاگیر کے طور پر عطا کی، جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ کر جا سکے، تو انہوں نے اپنے گھوڑے کو دوڑایا، یہاں تک کہ گھوڑا کھڑا ہو گیا، تو پھر انہوں نے اپنا کوڑا

Marfat.com

پھینک دیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو وہاں تک زمین دے دو، جہاں تک اس کا کوڑا پہنچا ہے۔

بَابٌ فِيْ اِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

باب: بنجر (لاوارث) زمین کو آباد کرنا

3073 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ،

❀❀ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص (کسی لاوارث) بنجر زمین کو آباد کرتا ہے، تو وہ اس کی ہوگی، اور کسی ظالم شخص کو (کسی دوسرے کی چیز پر قبضہ کرنے) کا حق حاصل نہیں ہوگا''۔

3074 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَذَكَرَ مِثْلَهُ، قَالَ: فَلَقَدْ خَبَّرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيْثَ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَرَسَ اَحَدُهُمَا نَخْلًا فِيْ اَرْضِ الْاٰخَرِ، فَقَضٰى لِصَاحِبِ الْاَرْضِ بِاَرْضِهِ، وَاَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ اَنْ يُخْرِجَ نَخْلَهُ مِنْهَا، قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا وَاِنَّهَا لَتُضْرَبُ اُصُولُهَا بِالْفُؤُوسِ، وَاِنَّهَا لَنَخْلٌ عُمٌّ، حَتّٰى اُخْرِجَتْ مِنْهَا،

❀❀ یحییٰ بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے گا، تو وہ اس کی ملکیت ہوگی''

راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے، عروہ بیان کرتے ہیں: اس نے مجھے بتایا کہ دو آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مقدمہ لے کر حاضر ہوئے، ایک شخص نے دوسرے شخص کی زمین پر کھجوروں کے درخت لگائے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا: زمین زمین والے کی ملکیت ہوگی، اور آپ نے کھجوروں کے مالک شخص کو یہ حکم دیا کہ وہ اس زمین سے اپنے کھجوروں کے درخت نکال لے، راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ کھجور کے درختوں کی جڑوں پر کلہاڑی چلائی جا رہی تھی، حالانکہ وہ لمبے درخت تھے، یہاں تک کہ انہیں اس جگہ سے نکال دیا گیا۔

3075 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: عِنْدَ قَوْلِهِ مَكَانَ الَّذِي حَدَّثَنِي هٰذَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَكْثَرُ ظَنِّي اَنَّهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَاَنَا رَاَيْتُ الرَّجُلَ يَضْرِبُ فِيْ اُصُولِ النَّخْلِ

❀❀ : یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے کہا، میرا غالب گمان یہی ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تھے:

Marfat.com

''میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ کھجور کی جڑوں پر (کلہاڑا) مار رہا تھا''

3076 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْاَرْضَ اَرْضُ اللّٰهِ، وَالْعِبَادَ عِبَادُ اللّٰهِ، وَمَنْ اَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ، جَائَنَا بِهٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالصَّلَوَاتِ عَنْهُ

❁❁ عروہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ زمین، اللہ کی زمین ہے، بندے اللہ کے بندے ہیں، جو شخص (کسی لاوارث) بنجر زمین کو آباد کرے گا، وہ اس کا زیادہ حق دار ہوگا، (راوی بیان کرتے ہیں) ہم تک یہ روایت ان حضرات نے پہنچائی ہے، جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نمازوں کے احکام نقل کئے ہیں۔

3077 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلٰى اَرْضٍ فَهِيَ لَهُ

❁❁ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی (لاوارث) زمین کو گھیر لے، تو وہ اس کی ملکیت ہوگی''۔

3078 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ، قَالَ هِشَامٌ: الْعِرْقُ الظَّالِمُ: اَنْ يَغْرِسَ الرَّجُلُ فِيْ اَرْضِ غَيْرِهٖ، فَيَسْتَحِقَّهَا بِذٰلِكَ قَالَ مَالِكٌ: وَالْعِرْقُ الظَّالِمُ كُلُّ مَا اُخِذَ وَاحْتُفِرَ وَغُرِسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

❁❁ ہشام کہتے ہیں: ''عرق ظالم'' سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کی زمین پر درخت لگائے اور پھر اس وجہ سے خود کو اس کا حق دار قرار دے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عرق ظالم'' سے مراد ہر وہ چیز ہے، جسے ناحق طور پر لیا جائے، یا وہاں کنواں کھودا جائے، یا درخت لگایا جائے۔

3079 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنِ الْعَبَّاسِ السَّاعِدِيِّ يَعْنِي ابْنَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ فَلَمَّا اَتٰى وَادِي الْقُرٰى اِذَا امْرَاَةٌ فِيْ حَدِيْقَةٍ لَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ: اخْرُصُوا. فَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ اَوْسُقٍ، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: اَحْصِيْ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَيْنَا تَبُوكَ فَاَهْدَى مَلِكُ اَيْلَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدَةً وَكَتَبَ لَهٗ - يَعْنِيْ - بِبَحْرِهٖ،

3079-اسناده صحيح. عمرو بن يحيٰى: هو ابن عمارة المازني. واخرجه البخاري (1481)، ومسلم (1392)، وباثر (2281) من طريق عمرو ابن يحيٰى، به. وهو في "مسند احمد" (23604)، و"صحيح ابن حبان" (4503) و (6501).

Marfat.com

قَالَ: فَلَمَّا اَتَيْنَا وَادِى الْقُرَى، قَالَ لِلْمَرْاَةِ: كَمْ كَانَ فِىْ حَدِيْقَتِكِ؟ قَالَتْ: عَشْرَةَ اَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّىْ مُتَعَجِّلٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِى فَلْيَتَعَجَّلْ

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شرکت کی، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی قریٰ میں تشریف لائے، تو وہاں ایک خاتون اپنے باغ میں موجود تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم اس کی پیداوار کا اندازہ لگاؤ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اندازہ لگایا کہ اس کی پیداوار دس وسق ہوگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: اس کی جو پیداوار ہوگی، تم اسے شمار کر لینا، پھر ہم تبوک آ گئے، وہاں ایلہ کے حکمران نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفید خچر تحفے کے طور پر پیش کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک چادر پہننے کے لیے دی اور اس کے لیے یہ تحریر لکھ دی کہ اس کا علاقہ اس کے پاس رہے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم واپس آ رہے تھے تو ہم وادی قریٰ میں پہنچے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے دریافت کیا کہ تمہارے باغ کی پیداوار کتنی ہوئی؟ اس نے عرض کی: دس وسق' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازے کے مطابق تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مدینہ منورہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں' تو جو شخص میرے ساتھ جانا چاہتا ہے' وہ جلدی کرے۔

3080 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ كُلْثُومٍ، عَنْ زَيْنَبَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَفْلِى رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَنِسَاءٌ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ وَهُنَّ يَشْتَكِيْنَ مَنَازِلَهُنَّ اَنَّهَا تَضِيقُ عَلَيْهِنَّ، وَيُخْرَجْنَ مِنْهَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوَرَّثَ دُوْرَ الْمُهَاجِرِيْنَ النِّسَاءُ، فَمَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَرِّثَتْهُ امْرَاَتُهُ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ

❀❀ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کو صاف کر رہی تھیں، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور کچھ مہاجر خواتین بیٹھی ہوئیں تھیں، جو اپنے گھروں کی شکایت کر رہی تھیں کہ وہ گھر ان کے لیے تنگ ہیں انہیں ان میں سے نکال دیا جاتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: مہاجرین کے گھر' ان کی بیویوں کو' وارثت میں دیئے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا' تو ان کی اہلیہ مدینہ میں موجود ان کے گھر کی وارث بنی تھیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِى الدُّخُولِ فِىْ اَرْضِ الْخَرَاجِ

باب: خراج کی زمین میں داخل ہونا

3081 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِيسٰى يَعْنِى ابْنَ سُمَيْعٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُعَاذٍ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِىْ عُنُقِهِ، فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص جزیہ کو ہار کے طور پر اپنے گلے میں ڈال لے، تو وہ اس چیز سے لاتعلق ہو جاتا ہے، جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گامزن تھے۔

3082 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ، حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنِي شَبِيبُ بْنُ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي اَبُو الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا، فَقَدْ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ، وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ قَالَ: فَسَمِعَ مِنِّي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ لِي: اَشُبَيْبٌ حَدَّثَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِذَا قَدِمْتَ فَسَلْهُ فَلْيَكْتُبْ اِلَيَّ بِالْحَدِيْثِ، قَالَ: فَكَتَبَهُ لَهُ، فَلَمَّا قَدِمْتُ سَاَلَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ الْقِرْطَاسَ، فَاَعْطَيْتُهُ، فَلَمَّا قَرَاَهُ تَرَكَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْاَرْضِينَ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيُّ، لَيْسَ هُوَ صَاحِبَ شُعْبَةَ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی زمین' اس کے جزیہ کے عوض حاصل کر لے' تو اس نے اپنی ہجرت کو واپس کر دیا' اور جو شخص کافر کی کم تر حیثیت کو اس کی گردن سے الگ کر کے اپنی گردن میں ڈال لے' تو اس نے اسلام کی طرف اپنی پشت کر لی''

راوی بیان کرتے ہیں: خالد بن معدان نے یہ روایت مجھ سے سنی' تو مجھ سے دریافت کیا: کیا شبیب نے یہ حدیث تمہیں بیان کی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: جب تم ان کے پاس جاؤ' تو ان سے یہ درخواست کرنا کہ وہ یہ حدیث لکھ کر میری طرف بھیجیں، راوی کہتے ہیں: انہوں نے انہیں یہ حدیث لکھ کر بھیجی، جب میں ان کے پاس آیا' تو خالد بن معدان نے مجھ سے کاغذ مانگا' میں نے وہ انہیں دے دیا' جب انہوں نے یہ روایت پڑھی' تو انہوں نے وہ تمام زمین چھوڑ دی' جو ان کے قبضے میں تھی، یعنی اس وقت جب انہوں نے یہ حدیث سن لی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ راوی یزید بن خمیر یزنی ہے، یہ شعبہ کا شاگرد نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْاَرْضِ يَحْمِيهَا الْاِمَامُ اَوِ الرَّجُلُ

باب: وہ زمین، جسے حکمران' یا کسی شخص نے چراگاہ (کے طور پر مخصوص کر لیا ہو)

3083 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَبَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت سعد بن جثامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چراگاہ' صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخصوص ہے''

Marfat.com

ابن شہاب کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ''نقیع'' نامی جگہ کو چراگاہ کے لیے مخصوص کیا تھا۔

3084 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ، وَقَالَ: لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت سعد بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نقیع کو چراگاہ قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا: ''چراگاہ صرف اللہ کے لیے ہے''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّكَازِ وَمَا فِيهِ

باب: رکاز اور اس میں جو ہوتا ہے، اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3085 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رکاز (دفینہ) میں، خمس لازم ہوگا''

3086 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الرِّكَازُ: الْكَنْزُ الْعَادِيُّ

❀❀ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''رکاز'' سے مراد (کھنڈر سے ملنے والا) دفینہ ہے۔

3087 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ، عَنْ عَمَّتِهِ قُرَيْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اُمِّهَا كَرِيمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ، عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهَا قَالَتْ: ذَهَبَ الْمِقْدَادُ لِحَاجَتِهِ بِبَقِيعِ الْخَبْخَبَةِ فَاِذَا جُرَذٌ يُخْرِجُ مِنْ جُحْرٍ دِينَارًا، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُخْرِجُ دِينَارًا دِينَارًا، حَتّٰى اَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا، ثُمَّ اَخْرَجَ خِرْقَةً حَمْرَاءَ - يَعْنِي - فِيهَا دِينَارٌ، فَكَانَتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِينَارًا، فَذَهَبَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ وَقَالَ لَهُ: خُذْ صَدَقَتَهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ هَوَيْتَ اِلَى الْجُحْرِ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهِ

❀❀ سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مقداد کسی کام کے سلسلے میں ''بقیع خبخبہ'' گیا، وہاں ایک چوہا ایک سوراخ

3085-اسناده صحيح . ابو سلمة : هو ابن عبد الرحمن بن عوف الزهرى، وسفيان : هو ابن عيينة . واخرجه البخارى (1499) و (6912)، ومسلم (1710)، وابن ماجه (2509)، والترمذى (647) و (1432) و (1433)، والنسائى (2495) و (2496) من طريق الزهرى، به . واخرجه البخارى (2355) و (6913)، ومسلم (1710)، والنسائى (2496) من طرق عن ابى هريرة . وهو فى "مسند احمد" (7120) و (7254)، و"صحيح ابن حبان" (6005).

Marfat.com

میں سے، ایک دینار نکال رہا تھا، وہ ایک، ایک کر کے دینار نکالتا رہا، یہاں تک کہ اس نے سترہ دینار نکال دیے، پھر اس نے سرخ رنگ کا ایک کپڑا نکالا، اس میں بھی ایک دینار تھا، تو یہ اٹھارہ دینار ہو گئے، وہ انہیں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا اور آپ ﷺ سے گزارش کی، آپ ﷺ ان کا صدقہ وصول لرلیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تم نے سوراخ کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تمہیں ان میں برکت نصیب کرے''

بَابُ نَبْشِ الْقُبُورِ الْعَادِيَّةِ يَكُونُ فِيهَا الْمَالُ

باب: ایسی پرانی قبریں کھودنا، جن میں مال موجود ہو

3088 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ بُجَيْرِ بْنِ أَبِي بُجَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ خَرَجْنَا مَعَهُ إِلَى الطَّائِفِ، فَمَرَرْنَا بِقَبْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ، وَكَانَ بِهَذَا الْحَرَمِ يَدْفَعُ عَنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ أَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِي أَصَابَتْ قَوْمَهُ بِهَذَا الْمَكَانِ، فَدُفِنَ فِيهِ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ دُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ، إِنْ أَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ أَصَبْتُمُوهُ مَعَهُ، فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس وقت سنا، جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ طائف کی طرف روانہ ہوئے اور ہمارا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ ابورغال کی قبر ہے، جب تک یہ حرم کی حدود میں رہا، عذاب سے بچا رہا، جب یہ اس سے باہر نکلا تو اس جگہ پر اسے بھی اُس عذاب نے اپنی لپیٹ میں لے لیا، جو اس کی قوم پر نازل ہوا تھا، تو اسے یہاں دفن کر دیا گیا، اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی ٹہنی کو دفن کیا گیا تھا، اگر تم اس کی قبر اکھاڑو گے، تو اس کے ساتھ اس ٹہنی تک بھی پہنچ جاؤ گے''۔

تو لوگ تیزی سے اس کی طرف گئے اور انہوں نے وہ ٹہنی نکال لی۔

3088–واخرجه الطحاوی (3753)، وابن حبان (6198)، والطبرانی فی "الاوسط" (2787) و (8533)، والبیهقی /4 156، وابن عبد البر /13 148 من طریق روح بن القاسم، عن اسماعیل بن امیة، به. واخرجه مرسلاً عبدُ الرزاق فی "تفسیره" /2 232، ومن طریقه الطبری فی "تفسیره" /8 230، واخرجه الطبری کذلك /8 230

Marfat.com

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب: جنائز کے بارے میں روایات

بَابُ الْاَمْرَاضِ الْمُكَفِّرَةِ لِلذُّنُوبِ

باب: بیماریوں کا، گناہوں کا کفارہ ہونا

3089 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ مَنْظُورٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي، عَنْ عَامِرٍ الرَّامِ، اَخِي الْخَضِرِ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ النُّفَيْلِيُّ: هُوَ الْخَضِرُ، وَلٰكِنْ كَذَا قَالَ - قَالَ: اِنِّي لَبِبِلَادِنَا اِذْ رُفِعَتْ لَنَا رَايَاتٌ وَاَلْوِيَةٌ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا لِوَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ بُسِطَ لَهُ كِسَاءٌ، وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيْهِ، وَقَدِ اجْتَمَعَ اِلَيْهِ اَصْحَابُهُ، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ، فَذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ، ثُمَّ اَعْفَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ، كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوبِهِ، وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ، وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ، عَقَلَهُ اَهْلُهُ، ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ، وَلَمْ يَدْرِ لِمَ اَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْاَسْقَامُ؟ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ عَنَّا، فَلَسْتَ مِنَّا، فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ، وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي لَمَّا رَاَيْتُكَ اَقْبَلْتُ اِلَيْكَ فَمَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ، فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي، فَجَائَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَاْسِي، فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ، مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي ، فَهُنَّ اُولَاءِ مَعِي، قَالَ: ضَعْهُنَّ عَنْكَ فَوَضَعْتُهُنَّ، وَاَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّا

3089–واخرجه تاماً ومختصراً ابن ابى الدنيا فى "حسن الظن بالله" (20)، وابن قانع فى "معجم الصحابة" /2 236 - 237، وابنُ السكن كمّا فى "الاصابة" للحافظ /3 606، والبيهقى فى "شعب الايمان" (7130)، وابن عبد البر فى "التمهيد" /24 58، والبغوى فى شرح السنة" (1440)، وابن الاثير فى "اسد الغابة" /3 121، والمزى فى ترجمة عامر الرامى من "تهذيب الكمال" /4 86 - 87 من طريق محمد بن اسحاق، بهذا الاسناد. واخرجه البخارى معلقاً فى "التاريخ الكبير" /6 446 عن اسماعيل بن ابى اويس، عن ابيه، عن محمد بن اسحاق، حدثنى الحسن بن عمارة، عن ابى منظور، عن عمه، عن عامر الخضر الرام. قال الحافظ فى "الاصابة" /3 :606 هذا يدل على وهم ابى اويس، او يكون ابن اسحاق سمعه من الحسن، عن ابى منظور. وفى باب ان الامراض والبلاء فيهما تكفير للذنوب عن عدد من الصحابة، منها: عن انس بن مالك عند الترمذى (2559)، وابن ماجه (4031)

Marfat.com

لُزُومَهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: اَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَوَالَّذِى بَعَثَنِىْ بِالْحَقِّ، لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا، ارْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَاُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ

❀❀ حضرت عامر رضی اللہ عنہ، جن کا تعلق خضر قبیلے سے ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم اپنے علاقے میں موجود تھے اسی دوران ہمارے سامنے بڑے اور چھوٹے جھنڈے آئے، میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول کا جھنڈا ہے، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت ایک درخت کے نیچے موجود تھے آپ ﷺ کے لیے ایک چادر بچھا دی گئی تھی اور آپ ﷺ اس پر تشریف فرما تھے، آپ ﷺ کے اصحاب آپ ﷺ کے اردگرد جمع تھے، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا، نبی اکرم ﷺ نے بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''مومن کو جب کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے شفاء عطا کر دیتا ہے، تو وہ بیماری اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور مستقبل کے لیے نصیحت بن جاتی ہے اور منافق جب بیمار ہوتا ہے اور اسے جب شفاء نصیب ہوتی ہے، تو اس کی مثال اس اونٹ کی طرح ہوتی ہے، جسے اس کے مالک نے باندھا ہوا ہو اور پھر کھول دے، اسے یہ پتا نہیں چلتا کہ اسے انہوں نے باندھا کیوں تھا اور اسے انہوں نے کھولا کیوں ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کے آس پاس بیٹھے لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! بیماریاں کیا ہیں؟ اللہ کی قسم! میں کبھی بیمار نہیں ہوا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے پاس سے اٹھ جاؤ، کیونکہ تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، اس دوران ایک شخص آیا، اس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی، جسے اس نے لپیٹا ہوا تھا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میں آپ ﷺ کی طرف آیا، میرا گزر درختوں کے جھنڈ کے پاس سے ہوا، میں نے وہاں پرندوں کے بچوں کی آواز سنی، تو انہیں پکڑا، اور اپنی چادر میں رکھ دیا، ان کی ماں آئی اور میرے سر پر گھومنے لگی، میں نے اس کے لیے ان سے کپڑا ہٹایا' تو وہ بھی ان بچوں کے پاس کپڑے کے اندر آ گئی، میں نے انہیں اپنے کپڑے میں لپیٹ لیا، اب وہ میرے پاس ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو (راوی کہتے ہیں) میں نے انہیں چھوڑا لیکن ان کی ماں نے ان کے ساتھ رہنا چاہا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم پرندوں کی ماں کی' ان پر شفقت پر حیران ہو رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے اس سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، جتنی ان بچوں کی ماں ان پر رحم کرنے والی ہے، تم انہیں واپس لے جاؤ اور وہاں رکھ دو، جہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا اور ان کی ماں کو بھی ان کے ساتھ لے جانا، تو وہ آدمی انہیں واپس لے گیا۔

3090 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيحِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ -

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَهْدِيٍّ السَّلَمِيُّ - عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ - وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ، لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ، اَوْ فِيْ مَالِهٖ، اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: زَادَ ابْنُ نُفَيْلٍ: ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ - ثُمَّ اتَّفَقَا - حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

❀❀ ابراہیم بن مہدی سلمی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا، جنھیں نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کسی بندے کا، اللہ کی بارگاہ میں، کوئی مقام طے ہو چکا ہو اور آدمی اپنے اعمال کی وجہ سے، وہاں تک نہ پہنچ سکتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے جسم، یا مال، یا اولاد کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے (اور اس کے اجر کے طور پر اُسے اس مقام پر فائز کر دیتا ہے)

ابن نفیل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''پھر وہ اسے اس پر صبر کرنے کی توفیق بھی دیتا ہے''

اس کے بعد دونوں راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں:

''اللہ تعالیٰ اسے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے، پہلے سے طے ہوتا ہے''

بَابٌ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهٗ عَنْهُ مَرَضٌ اَوْ سَفَرٌ

باب: جب کوئی آدمی (باقاعدگی سے) کوئی نیک عمل کرتا ہو اور پھر بیماری یا سفر کی وجہ سے اسے انجام نہ دے سکے

3091 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنٰى قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ، وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا، فَشَغَلَهٗ عَنْهُ مَرَضٌ، اَوْ سَفَرٌ، كُتِبَ لَهٗ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ، وَهُوَ صَحِيْحٌ مُقِيْمٌ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں (بلکہ کئی مرتبہ) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

3090–حسن لغيره، وهذا اسناد ضعيف لجهالة محمد بن خالد ومن فوقه. ابو المليح: هو الحسن بن عمر بن يحيىٰ. واخرجه ابن سعد /7 477، واحمد (22338)، وابن ابى الدنيا فى "المرض والكفارات" (39)، وابن ابى عاصم فى "الآحاد" (1416)، وابو يعلى (923)، والدولابى فى "الكنى" /1 27، والطبرانى فى "الكبير" /22 (801) و (802)، وفى "الاوسط" (1085)، والبيهقى /3 374 من طرق عن ابى المليح الرقىّ، بهذا الاسناد. ويشهد له حديث ابى هريرة عند ابى يعلى (6095)، وابن حبان (2908)، والحاكم /1 344،

Marfat.com

''جب بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہو اور پھر بیماری یا سفر کی وجہ سے اسے انجام نہ دے پائے، تو اس کے لیے وہ عمل اسی طرح نوٹ کیا جاتا ہے، جس طرح اس زمانے میں نوٹ کیا جاتا تھا، جب وہ تندرست تھا، یا سفر کی حالت میں نہیں تھا''۔

بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کی عیادت کرنا

3092 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، عَنْ اَبِی عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ، قَالَتْ: عَادَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضَةٌ، فَقَالَ: اَبْشِرِی يَا اُمَّ الْعَلَاءِ، فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ خَطَايَاهُ، كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

❀❀ سیدہ ام علاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں بیمار ہوگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام علاء! تم یہ خوشخبری قبول کرو، جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے، جس طرح آگ سونے اور چاندی کے کھوٹ کو ختم کر دیتی ہے۔

❀❀

3093 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ - عَنْ اَبِی عَامِرٍ الْخَزَّازِ، عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّی لَاَعْلَمُ اَشَدَّ آيَةٍ فِی الْقُرْآنِ؟ قَالَ: اَيَّةُ آيَةٍ يَا عَائِشَةُ؟، قَالَتْ: قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) (النساء: 123)، قَالَ: اَمَا عَلِمْتِ يَا عَائِشَةُ، اَنَّ الْمُؤْمِنَ تُصِيبُهُ النَّكْبَةُ، اَوِ الشَّوْكَةُ فَيُكَافَاُ بِاَسْوَاِ عَمَلِهِ وَمَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ: اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ: (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا) (الانشقاق: 8)، قَالَ: ذَاكُمُ الْعَرْضُ، يَا عَائِشَةُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی مُلَيْكَةَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے سخت آیت کون سی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عائشہ! وہ آیت کون سی ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''جو شخص برائی کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دے گا''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتا نہیں ہے کسی مسلمان کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے' یا اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے' تو اس کو اس کے سب سے بُرے عمل کا بدلہ بنا دیا جاتا ہے اور (قیامت کے دن) جس سے حساب لیا جائے گا

Marfat.com

اسے عذاب بھی دیا جائے گا''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے؟

''تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد پیشی ہے، اے عائشہ! جس شخص سے حساب میں پوچھ گچھ کی جائے گی، اسے عذاب دیا جائے گا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ابن بشار کے نقل کردہ ہیں، وہ یہ کہتے ہیں: ابن ابوملیکہ نے ہمیں اس بارے میں حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِی الْعِیَادَةِ

باب: عیادت کا بیان

3094 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ، فِی مَرَضِهِ الَّذِی مَاتَ فِيهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ، قَالَ: قَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ حُبِّ يَهُودَ قَالَ: فَقَدْ اَبْغَضَهُمْ سَعْدُ بْنُ زُرَارَةَ فَمَهْ فَلَمَّا مَاتَ اَتَاهُ ابْنُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ، قَدْ مَاتَ فَاَعْطِنِی قَمِيصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيهِ، فَنَزَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن ابی کی بیماری کے دوران، جس میں اس کا انتقال ہوا، اس کی عیادت کرنے گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے، آپ نے اس میں موت کے اثرات دیکھے، تو آپ نے فرمایا:

''میں تمہیں یہودیوں سے محبت کرنے سے منع کرتا تھا، تو اس نے کہا: اگر سعد بن زرارہ ان سے بغض رکھتا ہے تو کیا ہوا؟ جب اس کا انتقال ہوگیا، تو اس کا بیٹا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوگیا ہے، آپ اپنی قمیص مجھے عطا کریں تاکہ میں اس میں اس کو کفن دوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اتاری اور اسے عطا کردی۔

بَابٌ فِی عِيَادَةِ الذِّمِّيِّ

باب: ذمی کی عیادت کرنا

3095 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ غُلَامًا، مِنَ الْيَهُودِ كَانَ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيهِ، وَهُوَ عِنْدَ رَاْسِهِ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْهُ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ، فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ

لِلّٰهِ الَّذِی اَنْقَذَهُ بِیْ مِنَ النَّارِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی لڑکا بیمار ہوگیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سرہانے بیٹھ گئے آپ نے فرمایا: تم اسلام قبول کرلو، اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا جو اس کے سرہانے موجود تھا، اس کے والد نے اس سے کہا: تم جناب ابوالقاسم کی بات مان لو، تو اس نے اسلام قبول کرلیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوگئے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے ہے، جس نے میری وجہ سے اسے جہنم سے بچالیا''

بَابُ الْمَشْيِ فِی الْعِيَادَةِ

باب: عیادت کے لیے پیدل جانا

3096 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ لَيْسَ بِرَاكِبٍ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لاتے تھے، نہ تو آپ کسی گھوڑے پر سوار ہوتے تھے، اور نہ ہی کسی خچر پر سوار ہوتے تھے (یعنی پیدل تشریف لاتے تھے)

بَابٌ فِیْ فَضْلِ الْعِيَادَةِ عَلٰى وُضُوءٍ

باب: باوضو ہوکر عیادت کرنے کی فضیلت

3097 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوءَ، وَعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ، مَسِيرَةَ سَبْعِيْنَ خَرِيفًا قُلْتُ: يَا اَبَا حَمْزَةَ، وَمَا الْخَرِيفُ؟ قَالَ: الْعَامُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَالَّذِی تَفَرَّدَ بِهِ الْبَصْرِيُّونَ مِنْهُ الْعِيَادَةُ وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ

3095-اسناده صحيح. ثابت: هو ابن اسلم البُنانى. واخرجه البخارى (1356) و (5657)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (8534) من طريق سليمان بن حرب، بهذا الاسناد. واخرجه بنحوه النسائى فى "الكبرىٰ" (7458) من طريق عبد الله بن جبُر، عن انس. وهو فى "مسند احمد" (12792)، و"صحيح ابن حبان" (2960) و (4883) و (4884).

3096-اسناده صحيح. سفيان: هو ابن سعيد الثورى. واخرجه البخارى (5664)، ومسلم (1616)، والترمذى (4187)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (7459) من طريق سفيان الثورى، به. لكن لفظ الثورى عند مسلم: عادنى رسول الله -صلَّى الله عليه وسلم- وانا مريض وابو بكر، وهما ماشيين. واخرجه البخارى (4577)، ومسلم (1616)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (11025) من طريق ابن جريج، والبخارى (5651)، و (6723) و (7309)، ومسلم (1616)، وابن ماجه (1436) و (2728) والنسائى فى "الكبرىٰ" (7456) و (6288) و (11069)

Marfat.com

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے، اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، تو اسے جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور کر دیا جاتا ہے''

(راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: اے ابوحمزہ! خریف سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: برس

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اہل بصرہ جن احادیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں، ان میں ایک یہ روایت بھی ہے کہ آدمی کو وضو کر کے عیادت کرنی چاہیے۔

3098 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا مُمْسِيًا، اِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ اَتَاهُ مُصْبِحًا، خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ،

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص شام کے وقت کسی بیمار کی عیادت کے لیے نکلتا ہے، تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ نکلتے ہیں اور وہ فرشتے اس کے لیے صبح تک دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس شخص کے لیے جنت میں ایک باغ مخصوص ہو جاتا ہے اور جو شخص صبح کے وقت بیمار کی عیادت کے لیے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں، جو شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس شخص کے لیے جنت میں ایک باغ مخصوص ہو جاتا ہے۔

3099 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الْخَرِيفَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ، عَنِ الْحَكَمِ، كَمَا رَوَاهُ شُعْبَةُ،

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، تاہم اس میں باغ کا ذکر نہیں ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3100 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، قَالَ: وَكَانَ نَافِعٌ غُلَامُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ مُوْسٰى، اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، يَعُوْدُهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَسَاقَ مَعْنَى حَدِيْثِ، شُعْبَةَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اُسْنِدَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ صَحِيحٍ

❀❀ عبداللہ بن نافع بیان کرتے ہیں: (ان کے والد) نافع، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے ان کے پاس تشریف لائے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے بعد راوی نے شعبہ کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

Marfat.com

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کومرفوع روایت کے طور پر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، ایک دوسری سند سے بھی نقل کیا گیا ہے، جو مستند نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْعِيَادَةِ مِرَارًا

باب: بار، بار عیادت کرنا

3101 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا اُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيبٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: غزوہ خندق کے موقع پر جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے، ایک شخص نے ان کے بازو کی رگ پر تیر مارا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوا دیا، تا کہ قریب سے ان کی عیادت کرتے رہیں۔

بَابٌ فِي الْعِيَادَةِ مِنَ الرَّمَدِ

باب: آنکھ کی تکلیف (والے مریض کی) عیادت کرنا

3102 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي

❁❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری آنکھوں میں تکلیف لاحق ہوئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔

بَابُ الْخُرُوْجِ مِنَ الطَّاعُونِ

باب: طاعون (والے علاقے) سے نکلنا

3103 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

3102–اسناده حسن من اجل يونس بن ابى اسحاق -وهو السَّبيعى- وقد حسنه الحافظ المنذرى فى "مختصر السنن"، والحافظ الذهبى فى سير اعلام النبلاء " /9 331. واخرجه احمد (19348)، والبخارى فى "الادب المفرد" (532)، والحارث بن ابى اسامة (247 - زوائده)، والطبرانى فى "الكبير" (5052)، وفى "الاوسط" (5951) والحاكم /1 342، والبيهقى فى "السنن الكبرى" /3 381، وفى "شعب الايمان " (9191) والخطيب فى "تاريخ بغداد " /8 411، والذهبى فى "سير اعلام النبلاء " /9 331 من طريق يونس بن ابى اسحاق، به.

عَوْفٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ، فَلَا تُقْدِمُوا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ يَعْنِي الطَّاعُونَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم کسی علاقے کے بارے میں یہ سنو (کہ وہاں طاعون ہے) تم وہاں نہ جاؤ اور اگر یہ اس سرزمین پر واقع ہو جائے، جہاں تم رہتے ہو، تو تم وہاں سے، اُس سے فرار اختیار کر کے نہ نکلو''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد طاعون سے فرار اختیار کرنا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيْضِ بِالشِّفَاءِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

باب: عیادت کے وقت بیمار کی شفاء کی دعا کرنا

3104 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، اَنَّ اَبَاهَا، قَالَ: اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ فَجَائَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِي، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَبَطْنِي، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَاَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ

❀❀ عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں: ان کے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے یہ بات نقل کی ہے میں مکہ میں بیمار ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! سعد کو شفاء عطا کر اور اس کی ہجرت کو مکمل کر دے''۔

3105 - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ: وَالْعَانِي الْاَسِيْرُ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کرواؤ''۔

سفیان کہتے ہیں: لفظ ''عانی'' سے مراد قیدی ہے۔

3103- اسناده صحيح. وهو في "موطا مالك" /2 894 برواية يحيىٰ الليثي، و (1867) برواية ابي مصعب الزهري. واخرجه باطول مما هاهنا البخاري (5729)، ومسلم (2219)، والنسائي في "الكبرىٰ" (7480) من طريق ابن شهاب الزهري، بهذا الاسناد. واخرجه بنحو رواية المصنف مالك في "موطئه" برواية يحيىٰ الليثي /2 896 و (1869) برواية ابي مصعب الزهري، ومن طريقه البخاري (5730) و (6973)، ومسلم (2219)، والنسائي في "الكبرىٰ" (7479) عن ابن شهاب الزهري، عن عبد الله ابن عامر بن ربيعة، عن عبد الرحمن بن عوف. وهو في "مسند احمد" (1666) و (1679)، و"صحيح ابن حبان" (2912) و (2953).

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيْضِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

باب: عیادت کے وقت مریض کے لیے دعا کرنا

3106 - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ، اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے، جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہو اور سات مرتبہ اس کے پاس یہ دعا مانگے:

''میں عظیم اللہ تعالیٰ، جو عظیم عرش کا پروردگار ہے، اس سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفاء عطا کرے''

تو اللہ تعالیٰ اُسے اس بیماری سے نجات عطا کر دے گا۔

3107 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، اَوْ يَمْشِي لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ: اِلٰى صَلَاةٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیے آئے تو یہ پڑھے:

''اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا کر! تا کہ یہ تیرے دشمن کو زخمی کر دے، یا تیری خاطر کسی جنازے میں شریک ہو''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن سرح نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نماز میں شریک ہو''

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ

باب: موت کی آرزو کرنے کا ناپسندیدہ ہونا

3108 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْعُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِيْ، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ،

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص کسی نازل ہونے والی پریشانی کی وجہ سے موت کی دعا نہ کرے، بلکہ اسے یہ کہنا چاہیے:

''اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا، جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور اس وقت مجھے موت دے دینا، جب

موت میرے حق میں بہتر ہو"

3109 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ يَعْنِى الطَّيَالِسِىَّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا، يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی شخص، موت کی آرزو، ہرگز نہ کرے"

صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد حسب سابق نقل کیا گیا ہے۔

بَابُ مَوْتُ الْفَجْاَةِ

باب: اچانک موت آجانا

3110 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ، اَوْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِىِّ، رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَرَّةً: عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ مَرَّةً: عَنْ عُبَيْدٍ، قَالَ: مَوْتُ الْفَجْاَةِ اَخْذَةُ اَسَفٍ

❀❀ عبید بن خالد ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اچانک موت، ناراضگی کی پکڑ ہے"

بَابٌ فِىْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ فِى الطَّاعُوْنِ

باب: اس کی فضیلت، جو طاعون کی وجہ سے مرجائے

3111 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اُمِّهِ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمَّهٗ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ، اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ، فَوَجَدَهٗ قَدْ غُلِبَ، فَصَاحَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرَّبِيْعِ، فَصَاحَ النِّسْوَةُ، وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ، فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوْا: وَمَا الْوُجُوْبُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهٗ: وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا، فَاِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهٗ عَلٰى

3111–حديث صحيح، عتيك بن الحارث بن عتيك ذكره ابن حبان فى "الثقات" وصحح حديثه هذا، ورواية مالك لحديثه فى "الموطا" تقوية له، وقد صحح حديثه هذا الحاكم /1 351، وسكت عنه الذهبى، واورده عبد الحق الاشبيلى فى "احكامه الوسطى" /2 360 - 361، وسكت عنه، وقد روى الحديث برمته من طريق آخر كما سياتى. وهو فى "موطا مالك" /1 233 - 234، ومن طريقه اخرجه النسائى (1846). وهو فى "مسند احمد" (23753)، و"صحيح ابن حبان"

Marfat.com

قَدْرِ نِيَّتِهِ، وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوْا: الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ، وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ، وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ

❁❁ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے تو آپ نے انہیں بے ہوش پایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکارا، لیکن انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور یہ فرمایا: اے ابوربیع! تمہارے حوالے سے ہم (تقدیر کے حکم کے آگے) مغلوب ہوگئے ہیں، تو خواتین نے چیخ ماری اور رونا شروع کر دیا، حضرت جابر بن عتیک انہیں خاموش کروانے لگے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کرنے دو، جب وہ واجب ہو جائے گی پھر کوئی رونے والی نہ روئے، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! واجب ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت'' ان کی صاحبزادی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ آپ شہید ہوں گے، کیونکہ آپ نے اپنی تیاری مکمل کی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے موت کے مطابق اسے اجر عطا کرے گا تم لوگ کسے شہادت شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے علاوہ بھی شہادت کی سات قسمیں ہیں، طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، ملبے کے نیچے آ کر مرنے والا شہید ہے اور بچے کی ولادت کے وقت مرجانے والی عورت شہید ہے۔

بَابُ الْمَرِيْضِ يُؤْخَذُ مِنْ اَظْفَارِهِ وَعَانَتِهِ

باب: مریض کے ناخن کاٹ لیے جائیں اور زیر ناف بال صاف کر لیے جائیں

3112 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: ابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ، خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا حَتّٰى اَجْمَعُوْا لِقَتْلِهِ، فَاسْتَعَارَ مِنَ ابْنَةِ الْحَارِثِ، مُوْسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا، فَاَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ، حَتّٰى اَتَتْهُ فَوَجَدَتْهُ مُخْلِيًا وَهُوَ عَلٰى فَخِذِهِ، وَالْمُوْسٰى بِيَدِهِ، فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا فِيْهَا، فَقَالَ: اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوٰى هٰذِهِ الْقِصَّةَ شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ، اَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّهُمْ حِيْنَ اجْتَمَعُوْا - يَعْنِيْ - لِقَتْلِهِ اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوْسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حارث بن عامر کے بیٹوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا، حضرت

Marfat.com

خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے موقع پر حارث بن عامر کو قتل کیا تھا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ قیدی کے طور پر ان لوگوں کے ہاں رہے، یہاں تک کہ انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا، تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا، تاکہ اس کے ذریعے زیرناف بال صاف کرلیں، اس عورت نے انہیں وہ دے دیا، اسی دوران اس عورت کا ایک بچہ ان کے پاس آ گیا اور وہ عورت اس بچے سے غافل تھی، جب اس عورت نے دیکھا کہ وہ بچہ اکیلا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس ہے اور ان کے زانوں پر بیٹھا ہوا ہے اور ان کے ہاتھ میں استرا بھی ہے، تو وہ عورت گھبرا گئی، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ حالت محسوس کرلی، تو فرمایا: کیا تم ڈر رہی ہو کہ میں اسے قتل کردوں گا؟ میں ایسا نہیں کروں گا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ واقعہ شعیب بن حمزہ نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں، عبیداللہ بن عیاض نے حارث کی صاحبزادی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس خاتون نے انہیں بتایا کہ جب ان لوگوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا، تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے استرا مانگا، تاکہ اس کے ذریعے زیرناف بال صاف کرلیں، تو اس خاتون نے انہیں وہ دے دیا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: مرنے کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنے کا مستحب ہونا

3113 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثٍ: قَالَ: لَا يَمُوْتُ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کوئی شخص جب فوت ہو، تو اسے اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہیے"

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَطْهِيرِ ثِيَابِ الْمَيِّتِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: مرنے کے وقت قریب المرگ شخص کے کپڑوں کو صاف کردینا مستحب ہے

3114 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِىْ ثِيَابِهِ الَّتِىْ يَمُوْتُ فِيْهَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کے انتقال کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے نئے کپڑے منگوا کر پہن لیے اور پھر فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

Marfat.com

''میت کو (قیامت کے دن) انہی کپڑوں میں زندہ کیا جائے گا، جن کپڑوں میں اس کا انتقال ہوا تھا''

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقَالَ عِنْدَ الْمَيِّتِ مِنَ الْكَلَامِ؟

باب: میت کے قریب' کیا کلام کیا جانا مستحب ہے؟

3115 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوا خَيْرًا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: قُوْلِى اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَاَعْقِبْنَا عُقْبٰى صَالِحَةً قَالَتْ: فَاَعْقَبَنِى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم کسی میت کے پاس موجود ہو، تو اچھی بات کہو، کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کیا پڑھنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے اور اس کی جگہ ہمیں نعم البدل عطا کردے''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا کردیے۔

بَابٌ فِى التَّلْقِينِ

باب: تلقین کرنے کا بیان

3116 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِىُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِىْ صَالِحُ بْنُ اَبِىْ عَرِيْبٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کا آخری کلام ''لا الہ الا اللہ'' ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا''

3117 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِىَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے مرنے والوں کو ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے کی تلقین کرو''

Marfat.com

بَابُ تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی آنکھیں بند کردینا

3118 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ اَبُوْ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي سَلَمَةَ، وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَاَغْمَضَهُ، فَصَيَّحَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهِ، فَقَالَ: لَا تَدْعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُونَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَتَغْمِيضُ الْمَيِّتِ بَعْدَ خُرُوْجِ الرُّوحِ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْمُقْرِئَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَيْسَرَةَ رَجُلًا عَابِدًا يَقُوْلُ: غَمَّضْتُ جَعْفَرًا الْمُعَلِّمَ وَكَانَ رَجُلًا عَابِدًا فِي حَالَةِ الْمَوْتِ، فَرَاَيْتُهُ فِي مَنَامِي لَيْلَةَ مَاتَ، يَقُوْلُ: اَعْظَمُ مَا كَانَ عَلَيَّ تَغْمِيضُكَ لِي قَبْلَ اَنْ اَمُوتَ

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ (کی میت) کے پاس تشریف لائے، ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھیں بند کردیں، ان کے گھر والوں نے چیخ کر رونا شروع کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے لیے صرف بھلائی کی دعا کرو،، کیونکہ تم لوگ جو کچھ کہتے ہو، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت کردے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند کردے اور اس کے پسماندگان کا نگران تو بن جا، اے تمام جہانوں کے پروردگار! تو ہماری اور اس کی مغفرت کردے، اے اللہ! اس کی قبر کو کشادہ اور منور کردے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میت کی آنکھیں، روح نکل جانے کے بعد بند کی جاتی ہیں، میں نے محمد بن محمد بن نعمان کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے ابومیسرہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جو ایک عبادت گزار شخص تھے، وہ یہ کہتے ہیں: میں نے جعفر معلم کی آنکھیں موت کی حالت میں بند کردی تھیں، وہ ایک عبادت گزار شخص تھے، میں نے ان کے انتقال کے بعد اگلی رات انہیں خواب میں دیکھا، تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم نے میرے مرنے سے پہلے ہی میری آنکھیں بند کردی تھیں، اس پر مجھے بہت افسوس ہوا۔

بَابٌ فِي الِاسْتِرْجَاعِ

باب: انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا

3119 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَصَابَتْ اَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي، فَاْجُرْنِي فِيهَا، وَاَبْدِلْ لِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور وہ یہ پڑھ لے:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے، اے اللہ! میں اپنی اس مصیبت کے حوالے سے، تیری بارگارہ میں ثواب کی امید رکھتا ہوں، تو مجھے اس کا اجر عطا کر اور اس کی جگہ مجھے اس کا بدل عطا کر، جو اس سے بہتر ہو''۔

بَابٌ فِي الْمَيِّتِ يُسَجَّى

باب: میت کو ڈھانپ دینا

3120 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجِّيَ فِي ثَوْبِ حِبَرَةٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (وصال کے بعد) دھاری دار (یمنی) چادر میں ڈھانپ دیا گیا۔

بَابُ الْقِرَائَةِ عِنْدَ الْمَيِّتِ

باب: میت کے قریب (قرآن کی) تلاوت کرنا

3121 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَءُوا يس عَلٰى مَوْتَاكُمْ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے مُردوں پر سورہ یٰس پڑھو'' یہ الفاظ ابن العلاء کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب: مصیبت کے قریب (یعنی فوتگی کے وقت) بیٹھنا

3122 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي

3120–اسناده صحيح. معمر: هو ابن راشد، وعبد الرزاق: هو ابن همام الصنعاني. واخرجه البخاري (1241) و (1242)، ومسلم (942)، والنسائي (1841) من طريق ابن شهاب الزهري، به. وهو في "مسند احمد" (24581) و (25199)، و"صحيح ابن حبان" (6620) و (6625) وسياتي برقم (3149) من طريق القاسم بن محمد و (3152) من طريق عروة بن الزبير كلاهما عن عائشة

الْمَسْجِدِ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْحُزْنُ وَذَكَرَ الْقِصَّةَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر شدید غم کے اثرات نمایاں تھے (اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے)۔

بَابٌ فِي التَّعْزِيَةِ

باب: تعزیت کا بیان

3123 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَبَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -يَعْنِيْ- مَيِّتًا فَلَمَّا فَرَغْنَا، انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْصَرَفْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا حَاذَى بَابَهُ وَقَفَ، فَاِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ مُقْبِلَةٍ، قَالَ: اَظُنُّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا ذَهَبَتْ، اِذَا هِيَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَخْرَجَكِ يَا فَاطِمَةُ مِنْ بَيْتِكِ؟، فَقَالَتْ: اَتَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ فَرَحِمْتُ اِلَيْهِمْ مَيِّتَهُمْ اَوْ عَزَّيْتُهُمْ بِهِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى؟، قَالَتْ: مَعَاذَ اللّٰهِ، وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيْهَا مَا تَذْكُرُ، قَالَ: لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى فَذَكَرَ تَشْدِيدًا فِيْ ذٰلِكَ، فَسَاَلْتُ رَبِيعَةَ عَنِ الْكُدَى؟ فَقَالَ: اَلْقُبُوْرُ فِيمَا اَحْسَبُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں، ایک دن ایک مردے کو دفن کیا، جب ہم فارغ ہو گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ ہم بھی واپس آ گئے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دروازے کے پاس پہنچے، تو ٹھہر گئے، وہاں سامنے سے ایک خاتون آ رہی تھی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو پہچان لیا تھا، جب وہ قریب آ گئی تو وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا، اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے باہر کیوں گئی تھیں؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اُس گھر میں گئی تھی، تاکہ اُن کے ساتھ رحم دلی کا اظہار کروں، کیونکہ ان کے ہاں فوتگی ہوئی ہے، وہاں فوتگی پر ان کے ساتھ تعزیت کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: شاید تم ان کے ساتھ کدی (قبرستان) تک بھی گئی ہو گی، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی پناہ! میں اس کے بارے میں آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سن چکی ہوں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (پھر میں کیسے جا سکتی ہوں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تم ان کے ساتھ قبرستان تک جاتی''۔

اس کے بعد راوی نے اس کے شدید ہونے کا تذکرہ کیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد ربیعہ سے کدیٰ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا:

Marfat.com

میرے خیال میں اس سے مراد قبرستان ہے۔

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ

باب: مصیبت کے وقت صبر کرنا

3124 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: اَتٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ تَبْكِى عَلٰى صَبِيٍّ لَهَا، فَقَالَ لَهَا: اتَّقِى اللّٰهَ، وَاصْبِرِى، فَقَالَتْ: وَمَا تُبَالِى اَنْتَ بِمُصِيبَتِى، فَقِيلَ لَهَا: هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتْهُ، فَلَمْ تَجِدْ عَلٰى بَابِهِ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اَعْرِفْكَ، فَقَالَ: اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰى - اَوْ: عِنْدَ اَوَّلِ صَدْمَةٍ -

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس تشریف لائے جو اپنے فوت ہونے والے بچے پر رو رہی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر سے کام لو، اس نے عرض کی: آپ کا میری مصیبت کے ساتھ کیا واسطہ (آپ کو اس کی پرواہ کیسے ہو سکتی ہے؟) اس خاتون کو بتایا گیا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، بعد میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کوئی دربان نظر نہیں آیا

(جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی) اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو پہچانی نہیں تھی،

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبر پہلے صدمے کے موقع پر ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

بَابٌ فِى الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت پر رونا

3125 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ وَاَنَا مَعَهُ، وَسَعْدٌ، وَاَحْسَبُ اُبَيًّا: اَنَّ ابْنِى - اَوْ بِنْتِى - قَدْ حُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَاَرْسَلَ يُقْرِءُ السَّلَامَ، فَقَالَ: قُلْ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ، وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَىْءٍ عِنْدَهُ، اِلٰى اَجَلٍ فَاَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَاَتَاهَا فَوُضِعَ الصَّبِيُّ فِى حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: اِنَّهَا رَحْمَةٌ، وَضَعَهَا اللّٰهُ فِى قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ، وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا، میں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، میرا خیال ہے، حضرت اُبی بھی اس وقت ساتھ تھے، (پیغام یہ تھا) کہ میرے بیٹے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری بیٹی کا آخری وقت قریب آ گیا ہے، تو آپ

Marfat.com

ہمارے ہاں تشریف لے آئیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو سلام بھجوایا اور فرمایا: تم یہ پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نے جو لے لیا، وہ اس کی ملکیت ہے (اور جو دیا ہے، وہ بھی اس کی ملکیت ہے) اور اس کی بارگاہ میں، ہر چیز کی ایک متعین مدت ہے، تو صاحبزادی نے نبی اکرم ﷺ کو قسم دے کر پیغام بھجوایا کہ آپ اس کے ہاں تشریف لائیں، تو آپ اس کے ہاں تشریف لے گئے، اُس بچے کو نبی اکرم ﷺ کی گود میں ڈالا گیا، اس وقت وہ آخری سانسیں لے رہا تھا، نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یہ کس وجہ سے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''یہ وہ رحمت ہے، جسے اللہ تعالیٰ جس کے دل میں چاہتا ہے رکھ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے''۔

3126 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ اَبِي اِبْرَاهِيمَ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - قَالَ اَنَسٌ: لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يُرْضِي رَبَّنَا، اِنَّا بِكَ يَا اِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''گزشتہ رات میرے ہاں بیٹا ہوا ہے، میں نے اس کا نام اپنے جدامجد کے نام پر ''ابراہیم'' رکھا ہے''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس صاحبزادے کو دیکھا، وہ نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں میں آخری سانسیں لے رہا تھا، نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، آپ ﷺ نے فرمایا:

''آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، دل غمگین ہے اور ہم صرف وہی کہتے ہیں، جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو، اے ابراہیم! بے شک ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں''

بَابٌ فِي النَّوْحِ

باب: نوحہ کرنا

3127 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ

❀❀ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع کیا ہے''۔

3128 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ

Marfat.com

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت اور (نوحہ کو) غور سے سننے والی عورت پر لعنت کی ہے''

3129 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ عَبْدَةَ، وَأَبِي مُعَاوِيَةَ الْمَعْنَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: وَهِلَ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ، فَقَالَ: إِنَّ صَاحِبَ هَذَا لَيُعَذَّبُ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ: (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) (الأنعام: 164) قَالَ: عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَلَى قَبْرِ يَهُودِيٍّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: اس روایت کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا، کیا یہ بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے، (اس کی حقیقت یہ ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے، حالانکہ اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں''

پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''

ابومعاویہ نامی راوی کے حوالے سے یہ الفاظ منقول ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی قبر کے پاس سے گزرے تھے۔

3130 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ ثَقِيلٌ، فَذَهَبَتِ امْرَأَتُهُ لِتَبْكِيَ، أَوْ تَهُمَّ بِهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُو مُوسَى: أَمَا سَمِعْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَسَكَتَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو مُوسَى، قَالَ يَزِيدُ: لَقِيتُ الْمَرْأَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: مَا قَوْلُ أَبِي مُوسَى لَكِ أَمَا سَمِعْتِ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَكَتِّ؟ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ

❁❁ یزید بن اوس بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت بیمار تھے، (یا مدہوشی کے قریب تھے) ان کی اہلیہ نے رونا شروع کر دیا (یا رونے کا ارادہ کیا) تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا

3130–حديث صحيح. يزيد بن اوس - وان كان مجهولاً قد توبع. ابراهيم: هو ابن يزيد النخعي ومنصور: هو ابن المعتمر، وجرير: هو ابن عبد الحميد. واخرجه النسائي (1865) من طريق شعبة عن منصور بن المعتمر بهذا الاسناد. واخرجه النسائي (1866) من طريق اسرائيل بن يونس السبيعي عن منصور، عن ابراهيم، عن يزيد بن اوس، عن ام عبد الله امراة ابي موسى، عن ابي موسى. واخرجه بنحوه مسلم (104) وابن ماجه (1487) و (1586)، والنسائي (1863) و (1867) من طرق عن ابي موسى الاشعري. وعلقه البخاري في "صحيحه" (1296) بصيغة الجزم.

Marfat.com

تم نے وہ بات نہیں سنی ہے، جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے، اس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: وہ خاتون خاموش ہوگئی، راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا، یہاں یزید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میری ملاقات اس خاتون سے ہوئی میں نے ان سے دریافت کیا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جو آپ سے کہا تھا، اس سے مراد کیا ہے، کہ کیا تم نے نبی اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے، وہ بات نہیں سنی ہے، تو پھر آپ خاموشی ہوگئی تھیں، تو اس خاتون نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو (مصیبت کے اظہار کے طور پر) سر مونڈ لیتا ہے، یا گال پیٹتا ہے، یا کپڑے پھاڑ دیتا ہے"

3131 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الرَّبَذَةِ، حَدَّثَنِي اَسِيدُ بْنُ اَبِي اَسِيدٍ، عَنِ امْرَاَةٍ، مِنَ الْمُبَايِعَاتِ، قَالَتْ: كَانَ فِيمَا اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ: اَنْ لَا نَخْمُشَ وَجْهًا، وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا، وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا، وَاَنْ لَا نَنْشُرَ شَعَرًا

❀❀ اسید بن ابواسید ایک خاتون کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے جو عہد لیا تھا، جو نیکی کے بارے میں تھا، اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ہم بھلائی کے کام میں نافرمانی نہیں کریں گی اور (نوحہ کرتے ہوئے) اپنے چہرے کو نہیں نوچیں گی، واویلا نہیں کریں گی، کپڑے نہیں پھاڑیں گی اور بال نہیں نوچیں گی۔

بَابُ صَنْعَةِ الطَّعَامِ لِاَهْلِ الْمَيِّتِ

باب: اہل میت کے لیے کھانا تیار کرنا

3132 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْنَعُوا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَاِنَّهُ قَدْ اَتَاهُمْ اَمْرٌ شَغَلَهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ ان کے گھر والوں کے لیے ایسی صورتحال آ گئی ہے، جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے"

بَابٌ فِي الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ

باب: شہید کو غسل دیا جانا

3133 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى، ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي صَدْرِهِ

- اَوْ فِيْ حَلْقِهِ - فَمَاتَ فَاُدْرِجَ فِيْ ثِيَابِهِ كَمَا هُوَ، قَالَ: وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے سینے یا شاید حلق میں تیر آ کر لگا، جس کے نتیجے میں اس کا انتقال ہو گیا، تو اسے اسی عالم میں اس کے کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

3134 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَعِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ، وَاَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہداء کے بارے میں یہ فرمایا: ان کے ہتھیار اور چمڑے کا (اوپری لباس) وغیرہ اتار لیے جائیں اور انہیں ان کے خون اور کپڑوں سمیت دفن کیا جائے۔

3135 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وَهٰذَا، لَفْظُهُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ، اَنَّ شُهَدَاءَ، اُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا، وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شہداء اُحد کو غسل نہیں دیا گیا تھا، انہیں ان کے خون سمیت دفن کر دیا گیا تھا اور ان کی نمازِ جنازہ بھی ادا نہیں کی گئی تھی۔

3136 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ يَعْنِي الْمَرْوَانِيَّ، عَنْ اُسَامَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْمَعْنٰى، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى حَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ: لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ، حَتّٰى يُحْشَرَ مِنْ بُطُوْنِهَا، وَقَلَّتِ الثِّيَابُ وَكَثُرَتِ الْقَتْلٰى، فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكَفَّنُوْنَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ - زَادَ قُتَيْبَةُ: ثُمَّ يُدْفَنُوْنَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ - فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ اِلَى الْقِبْلَةِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے: جس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی لاش) کے پاس سے گزرے، جس کی بے حرمتی کی گئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اس کا خیال نہ ہوتا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی بہن سیدہ) ''صفیہ'' یہ برداشت نہیں کر سکیں گی، تو میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کو ایسے ہی چھوڑ دیتا، یہاں تک کہ درندے اور پرندے ان کو کھا جاتے، لیکن پھر یہ ان کے پیٹ کے اندر سے محشر کے دِن (میدان محشر میں) تشریف لاتے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس وقت کپڑے کم ہو گئے اور مقتولین کی تعداد زیادہ تھی، تو ایک، ایک دو، دو، تین تین آدمیوں کو

Marfat.com

ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا

قتیبہ نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: انہیں ایک ہی قبر میں دفن کر دیا گیا تھا، نبی اکرم ﷺ یہ دریافت کرتے تھے کہ ان میں سے کس کو قرآن زیادہ آتا ہے؟ تو آپ اسے قبلہ کی طرف آگے رکھتے تھے۔

3137 - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَمْزَةَ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهٖ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی (لاش) کے پاس سے ہوا جس کی بے حرمتی کی گئی تھی، نبی اکرم ﷺ نے ان کے علاوہ، شہداء میں سے اور کسی کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

3138 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ، اَنَّ اللَّيْثَ، حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ وَيَقُوْلُ: اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا،

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُحد کے شہداء میں سے، نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کو ایک ساتھ دفن کرتے تھے، آپ دریافت کرتے تھے کہ ان دونوں میں سے کسے قرآن زیادہ آتا ہے؟ جب ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا، تو آپ ﷺ اسے لحد میں (قبلہ کی سمت) آگے رکھتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں ان سب کا گواہ ہوں گا، نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں ان کے خون سمیت دفن کر دیا جائے اور انہیں غسل نہ دیا جائے۔

3139 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ، قَالَ: يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

"شہداء اُحد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ایک کپڑے میں اکٹھا کیا گیا (یعنی ایک ساتھ کفن دیا گیا)"

بَابٌ فِيْ سَتْرِ الْمَيِّتِ عِنْدَ غُسْلِهٖ

باب: میت کو غسل دینے کے وقت اس کا پردہ رکھنا

3140 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرَنَّ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم اپنے زانوں کو ظاہر نہ کرو، اور کسی زندہ یا مردہ کے زانوں کی طرف نہ دیکھو"

3141 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: وَاللَّهِ مَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا، أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ: أَنْ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، فَقَامُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ، يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا غَسَلَهُ إِلَّا نِسَاؤُهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم کہ (غسل دینے کے لیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے ہمیں اسی طرح اتارنے چاہییں جس طرح ہم اپنے مرحومین کے کپڑے اتارتے ہیں، یا ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے کپڑوں میں ہی غسل دے دینا چاہیے، جب ان کے درمیان اختلاف ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی، یہاں تک کہ ان میں سے ہر شخص کو ٹھوڑی اس کے سینے سے ٹکرا رہی تھی، پھر گھر کے کونے میں سے کسی بولنے والے نے انہیں مخاطب کر کے کہا، جس کے بارے میں وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہے (اس نے کہا) تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے کپڑوں سمیت غسل دے دو، وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص آپ کے جسم شریف پر موجود تھی، وہ لوگ قمیص کے اُوپر پانی بہاتے تھے، اور ہاتھ کے ذریعے قمیص کے اندر مل دیتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے بعد میں جس بات کا خیال آیا، اگر پہلے آ جاتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج غسل دیتیں۔

بَابُ كَيْفَ غُسْلُ الْمَيِّتِ

باب: میت کا غسل کیسے ہوتا ہے؟

3142 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمَعْنَى، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ: عَنْ مَالِكٍ،

Marfat.com

يَعْنِي اِزَارَهُ، وَلَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ، دَخَلَ عَلَيْنَا،

❀❀ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا جب انتقال ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے (خواتین) کے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ مرتبہ' یا اگر تم مناسب سمجھو' تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا، پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور ملا دینا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تھوڑا سا کافور ملا دینا، جب تم فارغ ہو جاؤ، تو مجھے اطلاع کر دینا، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب ہم فارغ ہو گئے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہہ بند ہمیں دیا اور فرمایا: یہ اس کے جسم کے ساتھ لپیٹ دو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے، اس سے مراد تہہ بند ہے۔

یہاں مسدد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے "آپ ہمارے پاس تشریف لائے"

3143 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَاَبُوْ كَامِلٍ، بِمَعْنَى الْاِسْنَادِ: اَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ حَفْصَةَ اُخْتِهِ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ،

❀❀ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے اس صاحبزادی کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

3144 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: وَضَفَّرْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، ثُمَّ اَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُقَدَّمَ رَاْسِهَا وَقَرْنَيْهَا

❀❀ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے اس صاحب زادی کے سر میں تین چوٹیاں بنا دی تھیں، ہم نے آگے والے بالوں کو پیچھے کی طرف ڈال دیا تھا، اور اطراف میں دو چوٹیاں بنا دی تھیں۔

3145 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ: ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا، وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا،

❀❀ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین کو اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کے بارے میں یہ فرمایا: "اس کے دائیں طرف والے اعضاء' اور ان اعضا میں سے' وضو والے مقامات سے آغاز کرو"۔

3146 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ، زَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، بِنَحْوِ هٰذَا وَزَادَتْ فِيهِ اَوْ سَبْعًا، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّهُ

3142–اسناده صحيح . ايوب: هو ابن ابى تميمة السختيانى، ومُسدَّد: هو ابن مُسَرهَدٍ، والقَعنبى : هو عبد الله بن مسلمة القعنبىُّ. وهو فى "موطا مالك" /1 .222 واخرجه البخارى (1253) و (1254) و (1257) و (1258) و (1261)، ومسلم (939)، وابن ماجه (1458)، والترمذى (1011)، والنسائى (1881) و (1886) و (1887) و (1890) و (1893) و (1894) من طرق عن محمد بن سيرين، به. واخرجه النسائى (1889) من طريق سلمة بن علقمة، عن محمد بن سيرين، عن بعض اخوته، عن ام عطية. واخرجه البخارى (1363)، ومسلم (939)، وابن ماجه (1459)، والترمذى (1011)، والنسائى (1885) و (1888) من طريق حفصة بنت سيرين، عن ام عطية. وهو فى "مسند احمد" (20795)، و"صحيح ابن حبان" (3032).

Marfat.com

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے، جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے پہلی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"یا سات مرتبہ اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ (غسل دینا)"

3147 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْغُسْلَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، يَغْسِلُ بِالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ، وَالثَّالِثَةَ بِالْمَاءِ وَالْكَافُورِ

❁❁ محمد بن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے غسل دینے کی روایت سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے حاصل کی ہے، کہ میت کو دو یا تین مرتبہ پانی کے ہمراہ، بیری کے پتوں اور کافور سے غسل دیا جائے گا۔

بَابٌ فِي الْكَفَنِ

باب: کفن کا بیان

3148 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَقُبِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ، حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا، جو انتقال کر چکا تھا، اسے معمولی سا کفن دیا گیا تھا، اور اسے رات کے وقت ہی دفن کر دیا گیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: رات کے وقت کسی کو دفن نہ کیا جائے، جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ نہیں ادا نہیں کر لیتے، البتہ اگر انتہائی مجبوری ہو تو حکم مختلف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے، تو اسے اچھا کفن دینا چاہیے۔

3149 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أُدْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ ثُمَّ أُخِرَ عَنْهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دھاری دار چادر میں لپیٹ دیا گیا، پھر اسے آپ سے اتار لیا گیا۔

3150 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبٍ يَعْنِي ابْنَ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

يَقُوْلُ: اِذَا تُوُفِّيَ اَحَدُكُمْ فَوَجَدَ شَيْئًا فَلْيُكَفَّنْ فِيْ ثَوْبٍ حِبَرَةٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اسے کفن دینے والے شخص کے پاس گنجائش ہو، تو اسے دھاری دار منقش چادر میں کفن دینا چاہیے''۔

3151 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ، قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ، لَيْسَ فِيْهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ،

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا، جن میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھے۔

3152 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ زَادَ: مِنْ كُرْسُفٍ، قَالَ: فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ: فِيْ ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ حِبَرَةٍ، فَقَالَتْ: قَدْ اُتِيَ بِالْبُرْدِ، وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

''سوتی کپڑے کے بنے ہوئے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کپڑوں اور ایک دھاری دار چادر میں کفن دیا گیا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ دھاری دار چادر لائی گئی تھی، پھر لوگوں نے اسے واپس کر دیا تھا، اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن نہیں دیا تھا۔

3153 - حَدَّحِيثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ: الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ، وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ عُثْمَانُ: فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ: حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، وَقَمِيصِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین نجرانی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا، ایک حلہ تھا جو دو کپڑوں پر مشتمل تھا اور ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ قمیص تھی، جس میں آپ کا وصال ہوا تھا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا، جن میں ایک سرخ حلہ تھا، اور ایک وہ قمیص تھی، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔

Marfat.com

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُغَالَاةِ فِي الْكَفَنِ

باب: مہنگے کفن کا ناپسندیدہ ہونا

3154 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ اَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: لَا تُغَالِ لِيْ فِيْ كَفَنٍ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ، فَاِنَّهُ يُسْلَبُهُ سَلْبًا سَرِيعًا

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کفن مہنگا نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کفن مہنگا نہ بناؤ، کیونکہ یہ بہت جلد چھین لیا جاتا ہے۔

3155 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: اِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اِلَّا نَمِرَةٌ، كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهُ خَرَجَ رِجْلَاهُ، وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطُّوا بِهَا رَاْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْاِذْخِرِ

❁❁ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا، ان کے پاس (کفن دینے کے لیے) صرف ایک اونی چادر تھی، اگر ہم اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ذریعے اس کے سر کو ڈھانپ دو اور پاؤں پر تھوڑی سی گھاس رکھ دو۔

3156 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ نَصْرٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ، وَخَيْرُ الْاُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سب سے بہتر کفن حلہ ہے اور سب سے بہترین قربانی سینگوں والے مینڈھے کی ہے"

بَابٌ فِيْ كَفَنِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کے کفن (کے احکام)

3157 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ نُوحُ بْنُ حَكِيْمٍ الثَّقَفِيُّ - وَكَانَ قَارِئًا لِلْقُرْآنِ - عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، يُقَالُ لَهُ: دَاوُدُ، قَدْ وَلَّدَتْهُ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ لَيْلٰى بِنْتَ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةَ، قَالَتْ: كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِهَا، فَكَانَ اَوَّلُ مَا اَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ الْحِقَاءَ، ثُمَّ الدِّرْعَ، ثُمَّ الْخِمَارَ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ، ثُمَّ اُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْاٰخَرِ، قَالَتْ: وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا

❀❀ سیدہ لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان خواتین میں شامل تھی، جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے انتقال پر انہیں غسل دیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے ہمیں تہہ بند دیا، پھر قمیص دی، پھر اوڑھنی دی، پھر ایک چادر انہیں لپیٹنے کے لیے دی، پھر اس کے بعد انہیں ایک اور کپڑے میں لپیٹ دیا گیا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر تشریف فرما تھے، آپ کے پاس اس صاحبزادی کا کفن تھا، جسے آپ ایک ایک کر کے ہمیں پکڑا رہے تھے۔

بَابٌ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

باب: میت کو کستوری لگانا

3158 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُ بْنُ الرَّيَّانِ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطْيَبُ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تمہاری خوشبوؤں میں سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو مشک ہے"

بَابُ التَّعْجِيلِ بِالْجَنَازَةِ وَكَرَاهِيَةِ حَبْسِهَا

باب: جنازے کو (دفن کے لیے) جلدی لے جانا اور اسے روکے رکھنے کا ناپسندیدہ ہونا

3159 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ اَبُوْ سُفْيَانَ، وَاَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسٰى - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هُوَ ابْنُ يُوْنُسَ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْبَلَوِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ، اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ، مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ فَآذِنُوْنِيْ بِهِ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهُ، لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهِ

❀❀ حسین بن وحوح بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرنے کے لیے ان کے پاس تشریف لائے، تو آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے طلحہ کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے (جب اس کا انتقال ہو

3158- اسناده صحيح. ابو نضرة: هوَ المنذر بن مالك بن قِطْعة العَبْدى. واخرجه مسلم (2252)، والترمذى (1012) و (1013)، والنسائى (1905) و (1906) و (5119) و (5264) من طريق ابى نضرة العبْدى، به. وهو فى "مسند احمد" (11269)، و"صحيح ابن حبان" (1378) و (5591).

Marfat.com

جائے) تو مجھے اس کے بارے میں اطلاع دے دینا اور (اس کے کفن دفن میں) جلدی کرنا کیونکہ یہ بات مناسب نہیں ہے کہ مسلمان کی میت کو (زیادہ دیر تک) اس کے گھر والوں میں رکھا جائے۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو غسل دے کر، غسل کرنا

3160 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمِنَ الْحِجَامَةِ، وَغُسْلِ الْمَيِّتِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار کاموں کے بعد غسل کرتے تھے، (یا غسل کرنے کی ہدایت کرتے تھے) جنابت کے بعد، جمعہ کے دن، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

3161 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ، وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ،

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دے، اسے غسل کرنا چاہیے اور جو جنازے کو کندھا دے، اسے وضو کرنا چاہیے۔

3162 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِسْحَاقَ، مَوْلٰى زَائِدَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَعْنَاهُ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: هٰذَا مَنْسُوخٌ، وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، وَسُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ؟ فَقَالَ: يُجْزِيهِ الْوُضُوءُ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: اَدْخَلَ اَبُو صَالِحٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي اِسْحَاقَ مَوْلٰى زَائِدَةَ، قَالَ: وَحَدِيثُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ فِيهِ خِصَالٌ لَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت منسوخ ہے میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا، ان سے میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: اس صورت میں صرف وضو کرنا ہی کافی ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوصالح نامی راوی نے اس روایت میں اپنے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اسحاق نامی راوی کو بھی شامل کیا ہے، وہ یہ بیان کرتے ہیں: مصعب کی نقل کردہ روایت ضعیف ہے، اس میں ایسی باتیں ہیں، جن پر عمل نہیں کیا جاتا۔

Marfat.com

بَابٌ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو بوسہ دینا

3163 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ، حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد اُن کی میت کو بوسہ دیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھے۔

بَابٌ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت دفن کرنا

3164 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ، فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ، وَإِذَا هُوَ يَقُولُ: نَاوِلُونِي صَاحِبَكُمْ فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے قبرستان میں آگ دیکھی وہ اس کے پاس آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں موجود تھے، اور یہ فرما رہے تھے:

"اپنے ساتھی کو مجھے پکڑاؤ"

یہ وہ شخص تھا، جو بلند آواز میں ذکر کیا کرتا تھا۔

بَابٌ فِي الْمَيِّتِ يُحْمَلُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ وَكَرَاهَةِ ذَلِكَ

باب: میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا، اس کا ناپسندیدہ ہونا

3165 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا حَمَلْنَا الْقَتْلَى يَوْمَ أُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ، فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَدْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَضَاجِعِهِمْ فَرَدَدْنَاهُمْ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے پہلے شہداء اُحد کو (اپنے آبائی علاقے میں دفن کرنے کے لیے) وہاں سے منتقل کیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والا شخص آیا اور بولا: اللہ کے رسول تمہیں یہ حکم دے رہے ہیں کہ تم اپنے مقتولین کو ان کی شہادت کی جگہ پر دفن کرو، تو ہم نے انہیں واپس ان کی جگہ پر منتقل کر دیا۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ میں صفیں بنانا

3166 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدٍ الْيَزَنِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا أَوْجَبَ، قَالَ: فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِلْحَدِيثِ

❁❁ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص فوت ہو جائے، تو مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ ادا کریں، تو یہ چیز (جنت کو) اس پر لازم کر دیتی ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب وہ جنازے میں لوگوں کو کم خیال کرتے تو انہیں 'اس حدیث کی وجہ سے' تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

باب: خواتین کا جنازہ کے ساتھ جانا

3167 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: نُهِينَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

❁❁ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمیں (یعنی خواتین کو) جنازے کے ساتھ جانے سے منع کر دیا گیا تھا تاہم اس حوالے سے ہمارے ساتھ سختی نہیں کی گئی۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيعِهَا

باب: نمازِ جنازہ ادا کرنے اور جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

3168 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْوِيهِ، قَالَ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا، فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ، أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ - أَوْ أَحَدُهُمَا

3168–اسناده صحيح . ابو صالح : هو ذكوان السمان، وسُمَيّ : هو مولى ابى بكر ابن عبد الرحمن بن الحارث، وسفيانُ : هو ابن عُيينة. واخرجه مسلم (945) من طريق سهيل بن ابى صالح، عن ابيه، به . واخرجه البخارى (47) و (1325)، ومسلم (945)، وابن ماجه (1539)، والترمذى (1061)، والنسائى (1994 - 1997) و (5032) من طرق عن ابى هريرة . واخرجه البخارى (1323) و (1324)، ومسلم (945)

مِثْلُ اُحُدٍ -.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے اور نماز جنازہ ادا کرتا ہے، اسے اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے اور دفن ہونے تک ساتھ دیتا ہے اسے دو قیراط ملتے ہیں، جن میں سے چھوٹے والا اُحد پہاڑ جتنا ہوتا ہے، (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ان میں سے ایک اُحد جتنا ہوتا ہے۔''

3169 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُسَيْنٍ الْهَرَوِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، حَدَّثَنِي اَبُوْ صَخْرٍ وَهُوَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ، فَاَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: صَدَقَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

❀❀ داؤد بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے، اسی دوران خباب وہاں آئے، انہوں نے حضرت ابن عمر سے کہا: کیا آپ نے سنا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟ وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص میت کے گھر سے جنازے کے ساتھ چلتا ہے اور اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے''

اس کے بعد راوی نے سابقہ روایت کی ہم معنی روایت نقل کی ہے، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیج کر (اس روایت کے بارے میں دریافت کیا) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے صحیح بیان کیا ہے۔

3170 - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ صَخْرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلٰى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُونَ رَجُلًا، لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے، اور **40** ایسے لوگ اس کی نماز جنازہ ادا کریں، جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں، تو اس شخص کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول کیا جاتا ہے''۔

Marfat.com

بَابٌ فِي النَّارِ يُتْبَعُ بِهَا الْمَيِّتُ

باب: میت کے ساتھ آگ لے جانے (کا کیا حکم ہے؟)

3171 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنِي بَابُ بْنُ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ، وَلَا نَارٍ زَادَ هَارُونُ: وَلَا يُمْشٰى بَيْنَ يَدَيْهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنازے کے ساتھ آواز یا آگ کو نہ لے جایا جائے"

ایک راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں "جنازے کے آگے نہ چلا جائے"

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے لیے کھڑے ہو جانا

3172 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوا لَهَا، حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوضَعَ

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا:

"جب تم کوئی جنازہ دیکھو، تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ، جب تک وہ آگے نہیں گزر جاتا، یا اسے رکھ نہیں دیا جاتا"

3173 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَبِعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتّٰى تُوضَعَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ فِيْهِ: حَتّٰى تُوضَعَ بِالْاَرْضِ، وَرَوَاهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، قَالَ: حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَسُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم جنازے کے ساتھ جاؤ، تو اس وقت تک نہ بیٹھو، جب تک اسے (زمین پر) رکھ نہ دیا جائے"

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ثوری نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

Marfat.com

"اسے زمین پر رکھ نہیں دیا جاتا"

یہی روایت ابومعاویہ نے سہیل کے حوالے سے نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

"جب تک اسے لحد میں رکھ نہیں دیا جاتا"

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سفیان نامی راوی ابومعاویہ کے مقابلے میں بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

3174 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، حَدَّثَنِي جَابِرٌ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا، فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحْمِلَ إِذَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُومُوا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اسی دوران ایک جنازہ ہمارے پاس سے گزرا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کھڑے ہوگئے، جب ہم آگے بڑھے، تاکہ ہم اسے کندھا دیں، تو وہ ایک یہودی کا جنازہ تھا، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت پریشان کن چیز ہے، تو جب تم کوئی جنازہ دیکھو، تو کھڑے ہوجایا کرو۔

3175 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الْجَنَائِزِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی وجہ سے کھڑے ہوجایا کرتے تھے، بعد میں آپ بیٹھے رہتے تھے۔

3176 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ، أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ، فَمَرَّ بِهِ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ: هَكَذَا نَفْعَلُ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اجْلِسُوا خَالِفُوهُمْ

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے میں شریک ہوتے، تو اس وقت تک کھڑے رہتے تھے، جب تک اسے لحد میں رکھ نہیں دیا جاتا تھا، ایک مرتبہ ایک یہودی عالم آپ کے پاس سے گزرا، اس نے کہا: ہم لوگ بھی

3175–اسنادہ صحیح . القعنبیُّ : ھو عبد اللہ بن مسلمة . وھو فی "موطا مالك" 1/ 232. واخرجه مسلم (962)، والترمذی (1065)، والنسائی (1999) من طریق یحیٰی ابن سعید، بھذا الاسناد . واخرجه مسلم (962) من طریق عبد الرحمن بن مھدی، والنسائی (2000) من طریق خالد بن الحارث کلاھما عن شعبة، عن محمد بن المنکدر، عن مسعود بن الحکم، به . واخرجه ابن ماجه (1544)

اس طرح کرتے ہیں، اس کے بعد نبی اکرم ﷺ (جنازے کو دیکھ کر) بیٹھے رہتے تھے، آپ نے فرمایا: تم بیٹھے رہا کرو، اور ان لوگوں کے برخلاف کیا کرو۔

بَابُ الرُّكُوبِ فِي الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے ساتھ، سوار ہو کر جانا

3177 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُتِيَ بِدَابَّةٍ وَهُوَ مَعَ الْجَنَازَةِ فَاَبَى اَنْ يَرْكَبَهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ اُتِيَ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي، فَلَمْ اَكُنْ لِاَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُونَ، فَلَمَّا ذَهَبُوا رَكِبْتُ

❁❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لیے ایک سواری لائی گی، آپ ﷺ اس وقت ایک جنازے کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا، جب آپ واپس تشریف لائے پھر ایک سواری لائی گئی۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہو گئے، آپ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: (جنازے کے ساتھ) فرشتے چل رہے ہوتے ہیں، اس لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ پیدل چل رہے ہوں اور میں سوار ہو جاؤں، وہ چلے گئے، تو میں سوار ہو گیا۔

3178 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ شُهُودٌ، ثُمَّ اُتِيَ بِفَرَسٍ فَعُقِلَ حَتّٰى رَكِبَهُ، فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَسْعَى حَوْلَهُ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی، اس میں ہم بھی موجود تھے، پھر ایک گھوڑا لایا گیا، اسے باندھ دیا گیا، یہاں تک کہ آپ اس پر سوار ہوئے، آپ اسے درمیانی رفتار سے تیز چلاتے رہے اور ہم آپ کے اردگرد تیزی سے چلتے رہے۔

بَابُ الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے آگے چلنا

3179 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

❁❁ سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے"۔

3180 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،

Marfat.com

وَاَحْسَبُ اَنَّ اَهْلَ زِيَادٍ اَخْبَرُونِيْ اَنَّهُ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا، وَاَمَامَهَا، وَعَنْ يَمِينِهَا، وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا، وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سوار جنازے کے پیچھے چلے گا اور پیدل چلنے والا اس کے پیچھے آگے دائیں طرف اور بائیں طرف چل سکتا ہے، جبکہ اس کے قریب رہے اور جو بچہ مردہ پیدا ہو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور اس کے والدین کے لیے رحمت او رمغفرت کی دعا کی جائے گی''۔

بَابُ الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازے کو تیزی سے لے کر چلنا

3181 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا اِلَيْهِ، وَاِنْ تَكُ سِوَى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنازے کو تیزی سے لے کر جاؤ، کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا، تو تم ایک بھلائی کی طرف اس کو لے کر جا رہے ہو، اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوگا، تو تم اپنی گردنوں سے اس برائی کو اتار دو گے''۔

3182 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ وَكُنَّا نَمْشِي مَشْيًا خَفِيفًا، فَلَحِقَنَا اَبُو بَكْرَةَ فَرَفَعَ سَوْطَهُ، فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرْمُلُ رَمَلًا،

❁❁ عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوئے، ہم میت کو اٹھا کر آہستہ، آہستہ چل رہے تھے، اسی دوران حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہم سے آملے، انہوں نے اپنی لاٹھی کو بلند کیا اور بولے: مجھے اپنے (یعنی صحابہ کرام) کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جنازے میں شریک ہوئے) تو ہم تیز رفتاری سے چلتے تھے۔

3181–اسناده صحيح . سفيان : هو ابن عيينة، ومُسَدَّدٌ : هو ابنُ مُسَرْهَد . واخرجه البخارى (1315)، ومسلم (944)، وابن ماجه (1477)، والترمذى (1036)، والنسائى (1915) من طريق ابن شهاب الزهرى، به. واخرجه مسلم (944)، والنسائى (1911) من طريق يونس بن يزيد، عن الزهرى، عن ابى امامة بن سهْل بن حُنيف، عن ابى هريرة. وهو فى "مسند احمد" (7267)، و"صحيح ابن حبان" (3042).

3183 - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ح وحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ، عَنْ عُيَيْنَةَ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَا: فِيْ جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَقَالَ: فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ بَغْلَتَهُ وَاَهْوَى بِالسَّوْطِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوئے، اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے خچر کو تیزی سے چلاتے ہوئے تشریف لائے، انہوں نے اپنے کوڑے کے ذریعے اشارہ کیا۔

3184 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ يَحْيَى الْمُجَبِّرِ - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ مَاجِدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَاَلْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ، فَقَالَ: مَا دُوْنَ الْخَبَبِ اِنْ يَكُنْ خَيْرًا تَعَجَّلَ اِلَيْهِ، وَاِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَبُعْدًا لِاَهْلِ النَّارِ، وَالْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ، وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهُوَ ضَعِيفٌ هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَحْيَى الْجَابِرُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا كُوفِيٌّ وَاَبُوْ مَاجِدَةَ بَصْرِيٌّ، قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَبُوْ مَاجِدَةَ، هٰذَا لَا يُعْرَفُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا: تم درمیانی سے رفتار سے چلو، کیونکہ اگر وہ بھلائی ہوگی، تو تم اس کو بھلائی کی طرف جلدی لے جاؤ گے، اگر وہ اس کے علاوہ ہوگا، تو اہل جہنم سے دور ہی رہنا چاہیے، جنازہ متبوع ہوتا ہے وہ تابع نہیں ہوتا، اور اس کے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ ہو، جو اس کے آگے چلتا ہو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ضعیف ہے، یحییٰ نامی راوی سے مراد یحییٰ بن عبداللہ ہے اور پہلا راوی یحییٰ الجابر ہے۔

یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور ابو ماجدہ نامی راوی بصرہ کا رہنے والا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو ماجدہ نامی راوی کی شناخت نہیں ہوسکی۔

بَابُ الْاِمَامِ لَا يُصَلِّي عَلٰى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

باب: امام کا، خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا

3185 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: مَرِضَ رَجُلٌ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ جَارُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّهُ قَدْ مَاتَ، قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: اَنَا رَاَيْتُهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ: فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَمْ يَمُتْ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ: انْطَلِقْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ الرَّجُلُ فَرَآهُ قَدْ نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: رَاَيْتُهُ يَنْحَرُ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ مَعَهُ، قَالَ: اَنْتَ رَاَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اِذًا لَا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص بیمار ہوگیا اور اس کے گھر والوں نے چیخ وپکار شروع کی تو اس کا پڑوسی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اس شخص کا انتقال ہوگیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہیں کیسے پتہ چلا اس نے عرض کی میں نے اسے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ابھی انتقال نہیں ہوا، راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص واپس گیا تو اس مرحوم (یعنی قریب المرگ) شخص پر بلند آواز میں رویا جارہا تھا، وہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: اس کا انتقال ہوگیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا انتقال نہیں ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ واپس گیا تو (قریب المرگ) شخص پر چیخ وپکار کی جارہی تھی، اس (قریب المرگ) شخص کی بیوی نے کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اور اس کے بارے میں بتادو، تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر، راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا، انہوں نے اسے دیکھا کہ اس نے تیر کے ذریعے خودکشی کرلی، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، تمہیں کیسے پتہ چلا، اس نے عرض کی: میں نے دیکھا اس نے تیر کے ذریعے خودکشی کرلی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے خود دیکھا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کروں گا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَتْهُ الْحُدُوْدُ

باب: حد نافذ ہونے کی وجہ سے مرنے والے کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

3186 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، حَدَّثَنِيْ نَفَرٌ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلٰى مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ ادا کرنے سے منع بھی نہیں کیا تھا۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ

باب: بچے کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

3187 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَاتَ اِبْرَاهِيمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، اس وقت ان کی عمر 18 ماہ تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

3188 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَهِيَّ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَقَاعِدِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَرَاْتُ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ، قِيلَ لَهُ: حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلٰى اِبْنِهِ اِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِيْنَ لَيْلَةً

❁❁ بہی بیان کرتے ہیں: جب بی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مقاعد'' میں ان کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کی نماز جنازہ ادا کی تھی، اس وقت ان صاحبزادے کی عمر 70 دن تھی۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا

3189 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔

3190 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ: سُهَيْلٍ، وَاَخِيْهِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو صاحبزادوں کی نماز جنازہ مسجد میں ہی ادا کی تھی، ایک سہیل اور ایک ان کے بھائی۔

3191 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنِي صَالِحٌ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص مسجد میں نماز جنازہ ادا کرتا ہے، اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا"

بَابُ الدَّفْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

باب: سورج طلوع، یا غروب ہونے کے وقت دفن کرنا

3192 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِی يُحَدِّثُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ، اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا: حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَحِيْنَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتّٰى تَمِيلَ، وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتّٰى تَغْرُبَ اَوْ كَمَا، قَالَ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین گھڑیاں ایسی ہیں، جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ادا کرنے اور ان اوقات میں اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہے، جب سورج بلند ہو رہا ہو، اس وقت تک جب تک وہ مکمل طور پر بلند نہیں ہو جاتا اور جب عین زوال کا وقت ہو، جب تک سورج ڈھل نہیں جاتا، اور جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو، جب تک وہ غروب نہیں ہو جاتا، یا جس طرح بھی راوی نے الفاظ نقل کیے۔

بَابٌ اِذَا حَضَرَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مَنْ يُقَدَّمُ

باب: اگر مردوں اور خواتین کے جنازے ایک ساتھ موجود ہوں، تو کسے آگے رکھا جائے؟

3193 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی عَمَّارٌ، مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، اَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ اُمِّ كُلْثُومٍ، وَابْنِهَا، فَجُعِلَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِی الْاِمَامَ، فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ، وَفِی الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ، وَاَبُوْ قَتَادَةَ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقَالُوْا: هٰذِهِ السُّنَّةُ

❀❀ عمار بیان کرتے ہیں: وہ سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحبزادے کے جنازے میں شریک ہوئے تو ان صاحبزادے کو امام والی طرف میں رکھا گیا میں نے اس پر اعتراض کیا، حاضرین میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے، تو ان لوگوں نے کہا: یہ سنت ہے۔

بَابُ اَيْنَ يَقُومُ الْاِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ اِذَا صَلَّى عَلَيْهِ

باب: امام نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے، میت کے مقابل میں کہاں کھڑا ہو؟

3194 - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ نَافِعٍ اَبِی غَالِبٍ، قَالَ: كُنْتُ فِی سِكَّةِ الْمِرْبَدِ،

Marfat.com

فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ مَعَهَا نَاسٌ كَثِيرٌ قَالُوْا: جَنَازَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ، فَتَبِعْتُهَا فَإِذَا اَنَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ كِسَاءٌ رَقِيقٌ عَلٰى بُرَيْذِينَتِهِ، وَعَلٰى رَاْسِهِ خِرْقَةٌ تَقِيهِ مِنَ الشَّمْسِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الدِّهْقَانُ؟ قَالُوْا: هٰذَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ قَامَ اَنَسٌ فَصَلّٰى عَلَيْهَا، وَاَنَا خَلْفَهُ لَا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَقَامَ عِنْدَ رَاْسِهِ فَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، لَمْ يُطِلْ وَلَمْ يُسْرِعْ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقْعُدُ، فَقَالُوْا: يَا اَبَا حَمْزَةَ الْمَرْاَةُ الْاَنْصَارِيَّةُ. فَقَرَّبُوْهَا وَعَلَيْهَا نَعْشٌ اَخْضَرُ، فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا نَحْوَ صَلَاتِهِ عَلَى الرَّجُلِ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ، يَا اَبَا حَمْزَةَ، هٰكَذَا كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، عَلَى الْجَنَازَةِ كَصَلَاتِكَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا اَرْبَعًا، وَيَقُومُ عِنْدَ رَاْسِ الرَّجُلِ وَعَجِيزَةِ الْمَرْاَةِ، قَالَ: نَعَمْ قَالَ: يَا اَبَا حَمْزَةَ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، غَزَوْتُ مَعَهُ حُنَيْنًا، فَخَرَجَ الْمُشْرِكُونَ فَحَمَلُوا عَلَيْنَا، حَتّٰى رَاَيْنَا خَيْلَنَا وَرَاءَ ظُهُورِنَا، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ يَحْمِلُ عَلَيْنَا فَيَدُقُّنَا، وَيَحْطِمُنَا، فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ، وَجَعَلَ يُجَاءُ بِهِمْ فَيُبَايِعُونَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ عَلَيَّ نَذْرًا: اِنْ جَاءَ اللّٰهُ بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مُنْذُ الْيَوْمَ يَحْطِمُنَا لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجِيءَ بِالرَّجُلِ، فَلَمَّا رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تُبْتُ اِلَى اللّٰهِ، فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُبَايِعُهُ، لِيَفِيَ الْاٰخَرُ بِنَذْرِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَاْمُرَهُ بِقَتْلِهِ، وَجَعَلَ يَهَابُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَقْتُلَهُ، فَلَمَّا رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا بَايَعَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَذْرِي؟ فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اُمْسِكْ عَنْهُ مُنْذُ الْيَوْمَ اِلَّا لِتُوفِيَ بِنَذْرِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا اَوْمَضْتَ اِلَيَّ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ اَنْ يُومِضَ قَالَ اَبُوْ غَالِبٍ: فَسَاَلْتُ عَنْ صَنِيعِ اَنَسٍ فِي قِيَامِهِ عَلَى الْمَرْاَةِ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا، فَحَدَّثُونِي اَنَّهُ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّهُ لَمْ تَكُنِ النُّعُوشُ، فَكَانَ الْاِمَامُ يَقُومُ حِيَالَ عَجِيزَتِهَا يَسْتُرُهَا مِنَ الْقَوْمِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُسِخَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ الْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ فِي قَتْلِهِ، بِقَوْلِهِ اِنِّي قَدْ تُبْتُ

❁❁ ابوغالب نافع بیان کرتے ہیں: میں مربد نامی (محلے) کی ایک گلی میں موجود تھا، ایک جنازہ گزرا جس میں بہت سے لوگ تھے لوگوں نے بتایا یہ عبداللہ بن عمیر کا جنازہ ہے، میں بھی جنازے کے ساتھ چل پڑا میں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے باریک سی اونی چادر اوڑھی ہوئی تھی، دھوپ سے بچنے کے لیے اس نے اپنے سر پر کپڑا لیا ہوا تھا، میں نے دریافت کیا: یہ بزرگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں، جب میت کو رکھا گیا، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی، میرے اور ان کے درمیان کوئی اور چیز نہیں تھی، وہ میت کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے انہوں نے نماز جنازہ میں 4 تکبیریں کہیں، انہوں نے نہ تو نماز طویل ادا کی، اور نہ ہی جلدی ختم کر دی، اور جب وہ بیٹھنے لگے تو لوگوں نے بتایا، اے

Marfat.com

ابوحمزہ! یہ ایک انصاری خاتون کا جنازہ بھی ہے، وہ لوگ اس جنازے کو قریب لے آئے، میت کے اوپر سبز رنگ کا پردہ تھا، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ میت کی کمر کے مقابل کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس کی نماز جنازہ اسی طرح پڑھائی، جس طرح مرد کی پڑھائی تھی، اس کے بعد وہ بیٹھ گئے۔

علاء بن زیاد نے ان سے دریافت کیا: اے ابوحمزہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز جنازہ پڑھایا کرتے تھے، جس طرح آپ نے پڑھائی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیریں کہتے تھے، اور مرد کے نماز جنازہ میں اس کے سر کے مدمقابل اور عورت کی نماز جنازہ میں اس کی کمر کے مدمقابل کھڑے ہوتے تھے، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

پھر اس نے دریافت کیا: اے ابوحمزہ! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے جہاد میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں شرکت کی ہے، مشرکین آئے، انہوں نے ہم پر حملہ کیا، یہاں تک کہ ہم پسپائی کا شکار ہو گئے، ان مشرکین میں ایک شخص تھا، جو ہم پر تابڑ توڑ حملے کر رہا تھا، اس نے ہمیں بہت نقصان پہنچایا، آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں پسپاء کر دیا، پھر وہ لوگ آنے لگے اور اسلام قبول کرنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا کہ مجھ پر یہ نذر لازم ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو (یہاں قابو میں) کر دیا، جو آج ہم پر تابڑ توڑ حملے کرتا رہا ہے، تو میں ضرور اس کی گردن اڑا دوں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر وہ آدمی بھی آ گیا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا، تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکے رہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیعت نہیں لی، تاکہ وہ صحابی اپنی نذر کو پورا کرے، راوی بیان کرتے ہیں: وہ صحابی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خاموش کھڑے رہے، تاکہ آپ اس شخص کو قتل کرنے کی اجازت دیں، تو پھر وہ اس کو قتل کرے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت کی وجہ سے اپنے طور اسے قتل نہیں کرنا چاہ رہے تھے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ صحابی کچھ نہیں کر رہے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے بیعت لے لی، تو اس صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ! میری نذر کا کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اسی لیے رکا رہا تھا، کہ تم اپنی نذر کو پورا کر لو، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آنکھ کے ذریعے اشارہ کیوں نہیں کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ آنکھ سے اشارہ کرے۔

ابو غالب کہتے ہیں: میں نے عورت کی کمر کے مدمقابل کھڑے ہونے کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کے بارے میں دریافت کیا، تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ ایسا اس لیے ہوتا تھا کہ میت پر پردہ وغیرہ نہیں ہوتا تھا، تو امام اس کی کمر کے مدمقابل کھڑا ہو جاتا تھا، تاکہ لوگوں کے لیے اس سے پردہ بن جائے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک لڑائی کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے"۔

اس روایت نے، اس حدیث کو، یعنی ایسے شخص کو قتل کرنے سے متعلق نذر کو پورا کرنے کو منسوخ کر دیا ہے جبکہ وہ کہہ چکا ہے: میں توبہ کر چکا ہوں۔

Marfat.com

3195 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک خاتون کی نماز جنازہ ادا کی جس کا اپنے بچے کی پیدائش کے وقت کے انتقال ہوگیا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ میں، اس کے وسط کے مقابل میں کھڑے ہوئے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ میں تکبیرات کہنا

3196 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ رَطْبٍ فَصَفُّوا عَلَيْهِ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا، فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ

❁❁ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازہ بنی ہوئی قبر کے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی صفیں بنوائیں اور اس کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

امام شعبی سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک ایسے ثقہ راوی نے، جو اس موقع پر موجود تھا، وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

3197 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: كَانَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ اَرْقَمَ، يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا، وَاِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا، فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَاَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى اَتْقَنُ

❁❁ ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے (مرحومین کی) نماز جنازہ میں، چار تکبیریں کہا کرتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں، میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ (یعنی پانچ تکبیریں بھی) کہا کرتے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن مثنیٰ کی نقل کردہ روایت میں، میں زیادہ "متقن" ہوں۔

3195–اسناده صحيح. حسين المعلم: هو ابن ذكوان، ومُسدَّد: هو ابنُ مُسَرْهَد. واخرجه البخارى (332)، ومسلم (964)، وابن ماجه (1493)، والترمذى (1056)، والنسائى (393) و (1976) و (1979) من طرق عن حسين بن ذكوان المعلم، به. وهو فى "مسند احمد" (20162)، و"صحيح ابن حبان" (3067).

Marfat.com

بَابُ مَا يَقْرَأُ عَلَى الْجَنَازَةِ

نمازِ جنازہ میں کیا تلاوت کیا جائے؟

3198 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ، فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَقَالَ: اِنَّهَا مِنَ السُّنَّةِ

❀❀ طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں میں نے ایک نماز جنازہ ادا کی، تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اور بتایا: یہ سنت ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ

(نمازِ جنازہ میں) میت کے لیے دعا کرنا

3199 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ: اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم کسی میت کی نمازِ جنازہ ادا کرو، تو صرف اسی کے لیے دعا کرو''

3200 - حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجُلَاسِ عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ شَمَّاخٍ، قَالَ: شَهِدْتُّ مَرْوَانَ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ؟ قَالَ: اَمَعَ الَّذِي قُلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: كَلَامٌ كَانَ بَيْنَهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا، وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ، وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: اَخْطَاَ شُعْبَةُ فِي اسْمِ عَلِيِّ بْنِ شَمَّاخٍ، قَالَ فِيهِ: عُثْمَانُ بْنُ شَمَّاسٍ، وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ، الْمُوصِلِيَّ يُحَدِّثُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، قَالَ: مَا اَعْلَمُ اَنِّي جَلَسْتُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَجْلِسًا اِلَّا نَهَى فِيهِ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَجَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

❀❀ علی بن شماخ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت مروان کے پاس موجود تھا، جب اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ

3199–اسناده حسن. محمد بن اسحاق صرح بالتحديث عند ابن حبان (3077) فانتفت شبهة تدليسه. محمد بن ابراهيم: هو ابن الحارث التيمي. واخرجه ابن ماجه (1497) من طريق محمد بن سلمة الحراني، بهذا الاسناد. وهو في "صحيح ابن حبان" (3076) و (3077).

Marfat.com

سوال کیا:

آپ نے نبی اکرم ﷺ کو کیسے نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا اس کے ہمراہ جو تم نے کہا ہے، مراوان نے جواب دیا: جی ہاں! (علی بن شماخ کہتے ہیں) ان دونوں کے درمیان پہلے کوئی بات چیت چل رہی تھی، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (نبی اکرم ﷺ نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے)

''اے اللہ! تو اس (میت) کا پروردگار ہے، تو نے اسے پیدا کیا، تو نے اسے اسلام کی ہدایت نصیب کی، تو نے اس کی روح کو قبض کیا، تو اس کے پوشیدہ اور علانیہ معاملات کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے، ہم اس کے لیے سفارش کرنے والے کے طور پر آئے ہیں، تو اس کی مغفرت کر دے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شعبہ نے علی بن شماخ کا نام بیان کرتے ہوئے غلطی کی ہے، انہوں نے اس راوی کا نام عثمان بن شماس نقل کیا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے احمد بن ابراہیم موصلی کو امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں جب بھی حماد بن زید کی محفل میں بیٹھا تو انہوں نے اس محفل میں عبدالوارث اور جعفر بن سلیمان سے (روایت کرنے سے) منع کیا۔

3201 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا، وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيْرِنَا، وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِيْمَانِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِسْلَامِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی:

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مرحوم لوگوں کی مغفرت کر دے، ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کی، ہمارے مذکر اور مؤنث (مرد و خواتین کی)، ہمارے موجود اور غیر موجود افراد کی (مغفرت کر دے) اے اللہ! تو نے ہم میں سے جسے زندہ رکھنا ہو، اسے ایمان پر زندہ رکھنا، اور ہم میں سے، جسے موت دینی ہو، اسے اسلام پر موت دینا، اے اللہ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر دینا''۔

3202 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، ح وحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ - وَحَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَتَمُّ - حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ

3201–حديث صحيح، وهذا اسناد حسن من اجل موسى بن مروان الرَّقِّي، وهو متابع. الاوزاعي: هو عبد الرحمن بن عَمرو بن ابى عَمرو. واخرجه الترمذى (1045) من طريق هِقْل بن زياد، والنسائى فى "الكبرى" (10852) من طريق ابى المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، كلاهما عن الاوزاعى، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. واخرجه ابن ماجه (1498) من طريق محمد بن اسحاق، عن محمد بن ابراهيم، عن ابى سلمة، به. وهو فى "مسند احمد" (8809)، و"صحيح ابن حبان" (3070).

Marfat.com

حَلْبَسٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ، فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ - قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ - وَعَذَابِ النَّارِ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جَنَاحٍ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کو (دعامیں) یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! فلاں بن فلاں' تیرے حوالے ہے، تو اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھنا''

عبدالرحمٰن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تیری امان میں اور تیری رحمت کی پناہ میں ہے، تو اسے قبر کی آزمائش اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھنا، تو وعدہ وفا کرنے اور حق (ادا کرنے) کا اہل ہے، اللہ! تو اس کی مغفرت کردے، اس پر رحم کرنا، بے شک تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''

عبدالرحمٰن کہتے ہیں: یہ روایت مروان بن جناح سے منقول ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنا

3203 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ - اَوْ رَجُلًا - كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقِيْلَ: مَاتَ، فَقَالَ: اَلَا آذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ؟ قَالَ: دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ؟

فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام عورت (راوی کو شک ہے یا شاید) مرد، مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر موجود پا کر اس کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ کو بتایا گیا، اس کا انتقال ہوگیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے چلو، آپ کو اس (کی قبر پر) لے جایا گیا، تو آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمُسْلِمِ يَمُوْتُ فِيْ بِلَادِ الشِّرْكِ

باب: مشرکین کے دیس میں، مرنے والے، مسلمان کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

3204 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ

Marfat.com

اِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ، وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع' اسی دن دیدی تھی، جس دن اس کا انتقال ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے، آپ نے ان کی صفیں بنوائیں اور آپ نے اس (کی نمازِ جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں۔

3205 - حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَنْطَلِقَ اِلٰى اَرْضِ النَّجَاشِيِّ - فَذَكَرَ حَدِيثَهُ - قَالَ النَّجَاشِيُّ: اَشْهَدُ اَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَلَوْلَا مَا اَنَا فِيهِ مِنَ الْمُلْكِ لَاَتَيْتُهُ حَتّٰى اَحْمِلَ نَعْلَيْهِ

❀❀ ابوبردہ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم نجاشی کے ملک چلے جائیں، (اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ مذکور ہے) نجاشی نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، اور وہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) وہی شخصیت ہیں، جن کے بارے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بشارت دی، اگر میری بادشاہت کی مصروفیات نہ ہوتیں، تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین اٹھاتا۔

بَابٌ فِي جَمْعِ الْمَوْتٰى فِي قَبْرٍ وَالْقَبْرُ يُعَلَّمُ

باب: کئی مردوں کو ایک قبر میں اکٹھا (دفن) کرنا، قبر کا نشان مقرر کرنا

3206 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَاعِيلَ، بِمَعْنَاهُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ، عَنِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ يَاْتِيَهُ بِحَجَرٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهُ، فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، قَالَ كَثِيرٌ: قَالَ الْمُطَّلِبُ: قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي ذٰلِكَ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَاْسِهِ، وَقَالَ: اَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ اَخِي، وَاَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِي

3206–اسناده حسن من اجل كثير بن زيد، فهو صدوق حسن الحديث، والمطلب -وهو ابن عبد الله بن حنطب - بيّن فى روايته انه اخبره بذلك من راى رسول الله -صلّى الله عليه وسلم- يفعل ذلك، فاتصل الاسناد، ولا يضر ابهام الصحابى، لانهم عدول كلهم، وقد حسّن اسناده ابن الملقن فى "البدر المنير" /5 325، ووافقه ابن حجر فى "التلخيص الحبير"، /2 .133 واخرجه البيهقى /3 412 من طريق ابى داود، بهذا الاسناد.

Marfat.com

۞۞ مطلب بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کا جنازہ لایا گیا اور انہیں دفن کر دیا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (ایک بڑا بھاری) پتھر لانے کا حکم دیا' لیکن وہ شخص اسے نہیں اٹھا سکا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اُٹھ کر اس پتھر کی طرف گئے۔ آپ نے آستینیں چڑھا لیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آستینیں چڑھانے کے وقت آپ کی کلائیوں کی سفیدی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اٹھایا اور (نشانی کے طور حضرت عثمان کی قبر) کے سرہانے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا: اس کے ذریعے مجھے اپنے بھائی کی قبر کی شناخت رہے گی اور میرے اہلِ خانہ میں سے جو بھی فوت ہوگا' میں اُسے اِس کے قریب دفن کروں گا۔

بَابٌ فِي الْحَفَّارِ يَجِدُ الْعَظْمَ هَلْ يَتَنَكَّبُ ذٰلِكَ الْمَكَانَ؟

باب: (قبر) کھودنے والے کو، اگر (کھدائی کے دوران) کوئی ہڈی ملے، تو کیا وہ اس جگہ کو کرید دے؟

3207 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''مردے کی ہڈی توڑنا، زندہ کی (ہڈی) توڑنے کے مترادف ہے''

بَابٌ فِي اللَّحْدِ

باب: لحد کا بیان

3208 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

۞۞ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قبر میں) لحد (بنانے کا طریقہ) ہمارے لیے اور شق (کا طریقہ) دوسروں کے لیے ہے''۔

بَابُ كَمْ يَدْخُلُ الْقَبْرَ

باب: کتنے لوگ قبر میں داخل ہوں؟

3209 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: غَسَّلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ، وَالْفَضْلُ، وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَهُمْ اَدْخَلُوْهُ قَبْرَهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُرَجَّبٌ اَوْ اَبُوْ مُرَجَّبٍ، اَنَّهُمْ اَدْخَلُوا مَعَهُمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ قَالَ: اِنَّمَا يَلِي الرَّجُلَ اَهْلُهُ

Marfat.com

❁❁ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل (بن عباس رضی اللہ عنہما) اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا، ان حضرات نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں اتارا، (ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) ان حضرات نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیا تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: آدمی کے اس طرح کے (یعنی کفن دفن کے) معاملات اس کے خاندان کے افراد ہی سرانجام دیتے ہیں۔

3210 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِىْ مُرَحَّبٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ نَزَلَ فِىْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ اَرْبَعَةً

❁❁ حضرت ابومرحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اترے تھے، گویا میں اس وقت بھی ان چاروں حضرات کو دیکھ رہا ہوں۔

بَابٌ فِى الْمَيِّتِ يُدْخَلُ مِنْ رِجْلَيْهِ

باب: میت کو اس قبر میں کیسے داخل کیا جائے؟

3211 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَوْصَى الْحَارِثُ اَنْ يُصَلِّىَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَىِ الْقَبْرِ، وَقَالَ: هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ

❁❁ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حارث نے یہ وصیت کی کہ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، تو انہوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر انہوں نے اس کو قبر کے پائینتی کی طرف سے قبر میں اتارا، اور بولے: یہ سنت ہے۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْقَبْرِ

باب: (آدمی) قبر کے پاس (کیسے) بیٹھے

3212 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ، وَلَمْ يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے میں شرکت

3211–اسناده صحيح. عبد الله بن يزيد: هو ابن زيد بن حُصَين الخَطْمى الانصارى، صحابى صغير، ولى الكوفة لعبد الله بن الزبير. وقد شهد ابو اسحاق -وهو عمرو بن عبد الله السَّبيعى - جنازة الحارث -وهو الاعور- كما روى ابنُ سعد /6 168 - 169، وابنُ ابى شيبة /3 326، والبيهقى /4 54، ولهذا صحح اسناده البيهقى /4 54، وقال: وقد قال: هذا من السنة فصار كالمسند، وصححه كذلك ابن حزم فى "المحلى" /5 178. واخرجه ابن سعد فى الطبقات "الكبرى" /6 168 - 169 و 169، والبيهقى /4 54 من طرق عن ابى اسحاق السبيعى، به.

کے لیے گئے، جب ہم قبرستان پہنچے، تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی، تو نبی اکرم ﷺ قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے، آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ

باب: میت کو جب قبر میں اتارا جائے، تو میت کے لیے دعا کرنا

3213 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی میت کو قبر میں اتارتے تو یہ پڑھتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، اور اللہ کے رسول کی سنت پر (میں اسے سپردِ خاک کرتا ہوں)''۔

روایت کے یہ الفاظ مسلم بن ابراہیم کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ لَهُ قَرَابَةٌ مُشْرِكٌ

باب: اگر کسی مسلمان کا مشرک رشتہ دار فوت ہو جائے (تو وہ مسلمان کیا کرے؟)

3214 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ، قَالَ: اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ، ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا، حَتَّى تَأْتِيَنِي فَذَهَبْتُ فَوَارَيْتُهُ وَجِئْتُهُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: آپ ﷺ کا بوڑھا گمراہ چچا انتقال کر گیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنے والد کو (زمین میں) چھپا دو، اور پھر میرے پاس آنے سے پہلے کوئی اور کام نہ کرنا، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گیا، میں نے انہیں (زمین میں) دفن کر دیا، پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت میں نے غسل کیا، تو آپ ﷺ نے مجھے دعا دی۔

3212- اسناده صحيح. زاذان: هو ابو عمر الكِنْدى، والاعمش: هو سليمان بن مهران، وجرير: هو ابن عبد الحميد. واخرجه ابن ماجه (1548) من طريق يونس بن خباب، وابن ماجه (1549) والنسائى (2001) من طريق عَمرو بن قيس، كلاهما عن المنهال بن عَمرو، به. ولفظ حديث يونس: خرجنا مع رسول الله -صلَّى الله عليه وسلم- فى جنازة، فقعد حيال القبلة. ولفظ عَمرو بن قيس كلفظ المصنف، لكن ليس فيه ذكر استقبال القبلة. وسياتى عند المصنف من طرق عن الاعمش برقم (4753) و (4754) ليس فيه ذكر استقبال القبلة ايضاً. وهو فى الموضع الاول مطول. وهو فى "مسند احمد" (18534).

Marfat.com

بَابٌ فِيْ تَعْمِيقِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو گہرا رکھنا

3215 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَهُمْ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: جَائَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالُوْا: اَصَابَنَا قَرْحٌ وَجَهْدٌ، فَكَيْفَ تَاْمُرُنَا، قَالَ: احْفِرُوا وَاَوْسِعُوا، وَاجْعَلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ قِيلَ: فَاَيُّهُمْ يُقَدَّمُ؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا قَالَ: اُصِيبَ اَبِيْ يَوْمَئِذٍ عَامِرٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ اَوْ قَالَ وَاحِدٌ،

❁❁ حضرت ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقعہ پر کچھ انصار، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: ہمیں زخم اور تھکاوٹ لاحق ہوئے ہیں، تو (شہداء کو دفن کرنے کے حوالے سے) آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ (قبریں) کھودو، اور کشادہ رکھو، اور ایک قبر میں دو، یا تین افراد کو رکھ دو۔

عرض کی گئی: (قبلہ کی سمت میں) آگے کسے رکھا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے زیادہ قرآن آتا ہو۔ (ہشام بیان کرتے ہیں:) اس دن میرے والد بھی شہید ہوگئے تھے، تو انہیں دو آدمیوں کے ساتھ دفن کیا گیا، (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ایک آدمی کے ساتھ (دفن کیا گیا)۔

3216 - حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ يَعْنِي الْاَنْطَاكِيَّ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ زَادَ فِيْهِ: وَاَعْمِقُوا،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''(قبروں کو) گہرا رکھنا''

3217 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِيْ تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو برابر کرنا

3218 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْ هَيَّاجٍ الْاَسَدِيِّ، قَالَ: بَعَثَنِيْ عَلِيٌّ، قَالَ لِيْ: اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ لَا اَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتُهُ، وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتُهُ

❁❁ ابو ہیاج اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا، انہوں نے مجھ سے فرمایا: میں تمہیں اسی کام کے

لیے بھیج رہا ہوں، جس کام کے لیے نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا تھا، وہ یہ کہ میں ہر اونچی قبر کو برابر کر دوں اور ہر مورتی کو مٹا دوں۔

3219 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عَلِیٍّ الْهَمْدَانِیَّ حَدَّثَهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِرُودِسَ مِنْ اَرْضِ الرُّومِ، فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَنَا، فَاَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهِ فَسُوِّیَ، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رُودِسُ جَزِيرَةٌ فِی الْبَحْرِ

❀❀ ابوعلی ہمدانی بیان کرتے ہیں: ہم روم کی سرزمین پر، روڈس میں، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا، تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس کی قبر کو برابر کر دیا گیا، پھر انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس (قبر) کو برابر کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روڈس، سمندر میں ایک جزیرہ ہے۔

3220 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی فُدَيْكٍ، اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِیءٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّهِ اكْشِفِی لِی عَنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَكَشَفَتْ لِی عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ، وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ: يُقَالُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَاْسِهِ، وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، رَاْسُهُ عِنْدَ رِجْلَیْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ قاسم بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: امی جان! آپ مجھے نبی اکرم اور آپ ﷺ کے دو ساتھیوں (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی قبریں دکھائیں، تو انہوں نے مجھے تین قبریں دکھائیں، جو نہ اونچی تھیں، اور نہ ہی زمین کے ساتھ ملی ہوئی تھیں، ان پر سرخ میدان کی کنکریاں ڈالی ہوئی تھیں۔

(سنن ابوداؤد کے راوی) ابوعلی بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے، نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک (قبلہ کی سمت میں) آگے کی طرف ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر، نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک (کے مقابل پیچھے کی طرف) ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر، نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں ہے۔

بَابُ اِلاسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ فِیْ وَقْتِ اِلانْصِرَافِ

باب: (دفن کے بعد) واپسی کے وقت، میت کے لیے دعائے مغفرت کرنا

3221 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ، عَنْ هَانِیءٍ، مَوْلٰی عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِاَخِيكُمْ، وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ، فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ،

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: بَحِيرٌ ابْنُ رَيْسَانَ

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو آپ اس (کی قبر) کے پاس ٹھہر کر، فرماتے:

''اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو، اور اس کے لیے، ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیے جائیں گے''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) (اس سند کے ایک راوی کے باپ کا نام) بحیر بن ریسان ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الذَّبْحِ عِنْدَ الْقَبْرِ

باب: قبر کے قریب، ذبح کرنے کا مکروہ ہونا

3222 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَقْرَ فِي الْاِسْلَامِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً اَوْ شَاةً

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام میں ''عقر'' کی کوئی گنجائش نہیں ہے''

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ لوگ قبر کے پاس ذبح کرتے تھے، یعنی گائے یا کسی اور چیز کو (ذبح کرتے تھے)۔

بَابُ الْمَيِّتِ يُصَلَّى عَلٰى قَبْرِهٖ بَعْدَ حِيْنٍ

باب: (میت کے انتقال کے) کچھ عرصہ بعد، قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

3223 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ، صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی اور پھر واپس تشریف لائے۔

3224 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ - بِهٰذَا الْحَدِيْثِ - قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ

3222–اسناده صحيح . وهو فى "مصف عبد الرزاق " (6690)، ومن طريقه اخرجه احمد (13032)، وعبد بن حميد (1253)، وابن حبان (3146)، والبيهقى /4 57 و /9 .314

Marfat.com

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے (غزوہ اُحد کے) آٹھ سال بعد، شہداء اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی، یوں جیسے آپ ﷺ زندہ اور مرحوم لوگوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔

بَابٌ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر عمارت تعمیر کرنا

3225 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَقْعُدَ عَلَى الْقَبْرِ، وَاَنْ يُقَصَّصَ وَيُبْنَى عَلَيْهِ،

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بات سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، کہ قبر پر بیٹھا جائے، یا اس پر چونا لگایا جائے، یا اس پر (عمارت) تعمیر کی جائے۔

3226 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ عُثْمَانُ: اَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ، وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى: اَوْ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيْثِهِ: اَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ حَدِيْثِ مُسَدَّدٍ حَرْفٌ وَاَنْ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عثمان نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یا اس پر زیادہ کیا جائے''

سلیمان بن موسیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یا اس پر کوئی چیز تحریر کی جائے''

مسدد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''یا اس پر زیادہ کیا جائے''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مسدد کی روایت میں لفظ ''اَنْ'' مجھ سے مخفی رہا۔

3227 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ، یہودیوں کو برباد کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا''

3225–اسناده صحيح، وقد صرح بالسماع كل من ابن جريج -وهو عبد الملك بن عبد العزيز - وابى الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المكى - فانتفت شبهة تدليسهما. وهو فى "مصنف عبد الرزاق " (6488)، ومن طريقه اخرجه مسلم (970). واخرجه مسلم (970)، والنسائى (2528) من طريق حجاج بن محمد المِصّيصى، والترمذى (1074) من طريق محمد بن ربيعة الكلابى

Marfat.com

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْقُعُوْدِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر بیٹھنے کا مکروہ ہونا

3228 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ، حَتّٰى تَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا ایسے انگارے پر بیٹھنا، جو اس کے کپڑے جلا کر اِس کی جلد تک، پہنچ جائے، یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے''۔

3229 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تُصَلُّوا اِلَيْهَا

❁❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قبروں پر بیٹھو نہیں اور ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہ کرو''

بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ

باب: قبروں کے درمیان جوتا پہن کر چلنا

3230 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ السَّدُوْسِيِّ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ بَشِيْرٍ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمَ بْنَ مَعْبَدٍ، فَهَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: زَحْمٌ، قَالَ: بَلْ، اَنْتَ بَشِيْرٌ، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا اُمَاشِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ: لَقَدْ اَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا وَحَانَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْرَةٌ، فَاِذَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الْقُبُوْرِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ، وَيْحَكَ اَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَهُمَا فَرَمَى بِهِمَا

3229–اسناده صحيح. عيسى: هو ابن يونُس بن ابى اسحاق السَّبيعى، وابو مَرْثَد الغَنَوى: هو كَنَّاز بن الحُصَين بن يَرْبوع. واخرجه مسلم (972)، والترمذى (1073)، والنسائى (760) من طريق الوليد ابن مسلم الدمشقى، عن عبد الرحمن بن يزبد بن جابر، بهذا الاسناد. وقد صرح الوليد بسماعه فى جميع طبقات الاسناد عند احمد (17215)، وابن خزيمة (793).

Marfat.com

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت بشیر رضی اللہ عنہ، جن کا نام زمانہ جاہلیت میں زحم بن معبد تھا، وہ ہجرت کر کے نبی اکرم ﷺ کی طرف آئے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: زحم، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
(جی نہیں!) بلکہ تم ''بشیر'' ہو۔

(حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، نبی اکرم ﷺ کا گزر مشرکین کی قبروں کے پاس سے ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ بہت زیادہ بھلائی (یعنی اسلام کے آنے) سے پہلے ہی (دنیا سے) آگے چلے گئے، یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی، پھر آپ ﷺ کا گزر مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں نے بہت زیادہ بھلائی (یعنی اسلام) کو پالیا، پھر نبی اکرم ﷺ کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی، جو قبروں کے درمیان میں سے گزر رہا تھا، اور اس نے جوتے پہنے ہوئے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جوتے پہننے والے! تم پر افسوس ہے، تم اپنے جوتے اتار دو، اس شخص نے دیکھا، جب اس نے نبی اکرم ﷺ کو پہچان لیا، تو اس نے اپنے جوتے اتار دیے۔

3231 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ، وَتَوَلَّى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس جانے لگتے ہیں، تو وہ اُن کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے''

بَابٌ فِيْ تَحْوِيْلِ الْمَيِّتِ مِنْ مَوْضِعِهٖ لِلْاَمْرِ يَحْدُثُ

باب: کوئی ضرورت پیش آنے کی وجہ سے، میت کو اس کی جگہ سے (دوسری جگہ) منتقل کر دینا

3232 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ مَسْلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دُفِنَ مَعَ اَبِيْ رَجُلٌ، فَكَانَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ حَاجَةٌ، فَاَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَمَا اَنْكَرْتُ مِنْهُ شَيْئًا، اِلَّا شُعَيْرَاتٍ كُنَّ فِيْ لِحْيَتِهٖ مِمَّا يَلِي الْاَرْضَ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (غزوہ اُحد کے شہداء میں) میرے والد کے ساتھ، ایک اور شخص کو دفن کیا گیا، اس حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن تھی، میں نے چھ ماہ کے بعد انہیں قبر سے نکالا، تو ان (کے جسم میں) کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی، سوائے ان کی داڑھی کے کچھ بالوں کے، جو زمین سے لگے ہوئے تھے۔

بَابٌ فِي الثَّنَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کی تعریف کرنا

3233 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

قَالَ: مَرُّوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ: وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ شُهَدَاءُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ ایک جنازہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، لوگوں نے اس کی تعریف کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر (کچھ لوگ) ایک اور میت کو لے کے گزرے لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے پر گواہ ہو۔

بَابٌ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب: قبروں کی زیارت کرنا

3234 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهِ فَبَكٰى، وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ تَعَالٰى عَلٰى اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ، فَاسْتَاْذَنْتُ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ، فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ بِالْمَوْتِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لائے، آپ خود بھی روئے اور اپنے آس پاس افراد کو بھی رُلا دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنے پروردگار سے، ان کے لیے دعائے مغفرت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہیں دی گئی، میں نے ان کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی، تو وہ مجھے دیدی گئی، تم لوگ قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں''۔

3235 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا، فَاِنَّ فِيْ زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً

❀❀ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(پہلے) میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ ان کی زیارت میں، نصیحت ہوتی ہے''۔

3235–اسناده صحيح. ابن بُريدة: هو عبدُ الله. واخرجه مسلم (977)، وباثر (1975)، والنسائى (2532) و (4429) و (5652) و (5653) من طريق مُحارب بن دثار، ومسلم (977) من طريق عطاء الخُراسانى، والنسائى (2033) من طريق المغيرة بن سبيع، و (4430) و (5651) من طريق الزبير ابن عدى، اربعتهم عن ابن بريدة، به. وقد جاء اسمه مقيداً فى بعض روايات محارب وفى رواية عطاء والمغيرة بعبد الله. واخرجه مسلم (977)، والترمذى (1076) من طريق علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، به. فسماه سليمان، وهو اخو عبد الله. وهو فى "مسند احمد" (22958) (23016)، و"صحيح ابن حبان" (3168) و (5390) و (5400)

Marfat.com

بَابٌ فِیْ زِیَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُوْرَ

باب: خواتین کا قبروں کی زیارت کرنا

3236 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی عورتوں اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر اور ان پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا زَارَ الْقُبُوْرَ اَوْ مَرَّ بِهَا

باب: جب آدمی قبرستان جائے' یا قبروں کے پاس سے گزرے، تو کیا پڑھے؟

3237 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمَقْبَرَةِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ دعا) پڑھی:

''اے مسلمانوں کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلام ہو، اگر اللہ نے چاہا' تو ہم بھی تم سے آملیں گے''

بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ

باب: جب محرم کا انتقال ہو جائے، تو اس کے ساتھ کیا' کیا جائے؟

3238 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ، فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ: كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّيْ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: خَمْسُ سُنَنٍ، كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ: اَيْ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِيْ ثَوْبَيْنِ، وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ: اَيْ اِنَّ فِي الْغَسْلَاتِ كُلِّهَا سِدْرًا، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ وَلَا

3238–اسناده صحيح. سفيان: هو الثوري. واخرجه مسلم (1206)، وابن ماجه (3084)، والترمذي (972)، والنسائي (1904) و (2714) و (2858) من طرق عن عمرو بن دينار، به. واخرجه البخاري (1267) و (1851)، ومسلم (1206)، وابن ماجه (/3084 م)، والنسائي (2853) و (2854) و (2857) من طرق عن سعيد بن جبير، به. وهو في "مسند احمد" (1850)، و"صحيح ابن حبان" (3957).

Marfat.com

تُقَرِّبُوْهُ طِيبًا، وَكَانَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ،

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا، جو سواری سے گر کر مر گیا تھا، وہ احرام باندھے ہوئے تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس کے انہی دو کپڑوں میں کفن دو، اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو، اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن زندہ کرے گا، تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا: اس حدیث میں پانچ سنتیں ہیں،

''اسے اس کے'' کپڑوں میں کفن دو''، یعنی میت کو اس کے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے، ''اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو''، یعنی پانی میں بیری کے پتے شامل ہونے چاہیں، ''اس کے سر کو نہ ڈھانپو اور اسے خوشبو نہ لگاؤ'' اور یہ کہ کفن (میت کے) پورے مال سے دیا جائے گا۔

3239 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، وَأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، نَحْوَهُ قَالَ: وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ سُلَيْمَانُ: قَالَ أَيُّوبُ: ثَوْبَيْهِ، وَقَالَ عَمْرٌو: وَثَوْبَيْنِ، وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: قَالَ أَيُّوبُ: فِي ثَوْبَيْنِ، وَقَالَ عَمْرٌو: فِي ثَوْبَيْهِ، زَادَ سُلَيْمَانُ: وَحْدَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ،

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ''اسے دو کپڑوں میں کفن دو''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے: ''دو کپڑے''، ایک نے یہ الفاظ نقل کیے ''دو کپڑوں میں''، ایک نے یہ نقل کیے ہیں: ''اس کے دو کپڑوں میں''۔

صرف سلیمان نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تم اسے خوشبو نہ لگانا''

3240 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ فِي ثَوْبَيْنِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: یعنی ''دو کپڑوں میں''

3241 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ، فَقَتَلَتْهُ، فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ، وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ، وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک محرم شخص سواری سے گر کر مر گیا، اس (کی میت) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اسے غسل دو، اسے کفن دو، اس کے سر کو ڈھانپو، اسے خوشبو نہ لگاؤ، (قیامت کے دن) یہ تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا''۔

3241–اسناده صحيح. الحكم: هو ابن عُتيبة، ومنصور: هو ابن المعتمر، وجرير: هو ابن عبد الحميد. واخرجه البخاري (1839)، والنسائي (2856) من طريق جرير بن عبد الحميد، بهذا الاسناد.

Marfat.com

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

کتاب: قسموں اور نذروں کے بارے میں روایات

بَاب التَّغْلِيْظِ فِى الْاَيْمَانِ الْفَاجِرَةِ

باب: جھوٹی قسم اٹھانے کی شدید (مذمت) کا بیان

3242- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ مَصْبُوْرَةٍ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّاْ بِوَجْهِهِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھائے گا وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر جانے کے لئے تیار رہے۔

بَاب فِيمَنْ حَلَفَ يَمِيْنًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لِاَحَدٍ

باب: جو شخص جھوٹی (قسم) اٹھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی شخص کا مال ہڑپ کرلے

3243- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ الْمَعْنٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ فِىَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِىْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ

3242-اسنادہ صحیح. واخرجہ ابن ابی شیبۃ /7 5، والبزار فی "مسندہ" (3611) والرویانی فی "مسندہ" (139)، والطبرانی فی "الکبیر" /18 (445) و (446)، والحاکم /4 294، وابو نعیم فی "الحلیۃ" /6 277، والخطیب فی "تلخیص المتشابہ فی الرسم" /1 172، من طریقین عن محمد بن سیرین، بھذا الاسناد. زاد الرویانی والطبرانی فی الموضع الاول: "لیقتطع بھا مال امرء مسلم." وھو فی "مسند احمد" (19912). واخرجہ الطبرانی /18 (319) و (320) و (341) من طرق

3243-اسنادہ صحیح. ابو معاویۃ: ھو محمد بن خازم الضریر، والاعمش: ھو سلیمان بن مِھران. وشقیق: ھو ابن سلمۃ ابو وائل. واخرجہ البخاری (2356)، ومسلم (138)، وابن ماجہ (2323)، والترمذی (1315) و (3259)، والنسائی فی "الکبری" (5948) و (10945) و (10996) و (10997)، من طریق ابی وائل شقیق بن سلمۃ بھذا الاسناد. وھو فی "مسند احمد" (3576) و (4212)، و"صحیح ابن حبان" (5084).

Marfat.com

قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسی قسم اٹھائے جس میں وہ جھوٹا ہوتا کہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر لے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حکم میرے بارے میں ہے' اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ معاملہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان تھا جب زمین سے متعلق اس نے میرا حق (مجھے دینے سے) انکار کر دیا تھا میں نے یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس ثبوت ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا: تم قسم اٹھالو' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو قسم اٹھالے گا اور میرا مال ہڑپ کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''بے شک جو لوگ اللہ کے نام کی قسموں اور عہدوں کے عوض میں تھوڑی رقم حاصل کرتے ہیں'' یہ آیت آخر تک ہے۔

3244- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا اَبُو هٰذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا اَبُوهُ فَتَهَيَّاَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْتَطِعُ اَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضُهُ

❁❁ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ''کندہ'' سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور ''حضرموت'' سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے وہ اس زمین سے متعلق تھا جو یمن میں تھی حضرمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری زمین کو اس شخص کے والد نے لے لیا تھا اور وہ اس شخص کے پاس ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ لیکن میں اس پر قسم اٹھاتا ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ میری زمین ہے جو اس کے والد نے لی ہوئی تھی تو وہ کندی شخص بھی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی شخص قسم کے ذریعے کسی کا مال ہڑپ کر لے گا وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ معذور ہوگا' تو کندی نے کہا: یہ زمین اس کی ہے۔

3245- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلٰى اَرْضٍ كَانَتْ لِاَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِي فِي يَدِي اَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ

3245-اسناده حسن من اجل سماك - وهو ابن حرب - ابو الاحوص : هو سَلاّم بن سُلَيم. واخرجه مسلم (139)، والترمذی (1389)، والنسائی فی "الکبریٰ" (5946)، من طریق ابی الاحوص، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (18863)، و "صحیح ابن حبان" (5074).

يَمِيْنُهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذَاكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ لَهُ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالٍ لِيَاْكُلَهُ ظَالِمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

❀❀ حضرت علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' حضرت موت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرمی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے جو میرے والد کی تھی کندی نے کہا: وہ میری زمین ہے میرے پاس ہے میں اس میں کھیتی باڑی کرتا ہوں اس شخص کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرمی سے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ قسم اٹھالے گا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ گنہگار آدمی ہے یہ اس چیز کی پرواہ نہیں کرے گا کہ کیا قسم اٹھا رہا ہے؟ یہ کسی چیز سے ڈرتا نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے معاملے کا اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے۔ وہ شخص قسم اٹھانے کے لیے تیار ہوگیا جب وہ جانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے ایسی قسم اٹھائی تا کہ وہ ظلم کے طور پر مال کو کھالے تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا۔

بَاب مَا جَاءَ فِيْ تَعْظِيْمِ الْيَمِيْنِ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ

باب: نبی اکرم ﷺ کے منبر کے پاس قسم اٹھانے کا اہم ہونا

3246- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نِسْطَاسٍ مِنْ اٰلِ كَثِيْرِ ابْنِ الصَّلْتِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھائے گا اگرچہ وہ ایک تازہ مسواک کے بارے میں کیوں نہ ہو تو اسے جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر جانے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی۔

بَاب الْحَلْفِ بِالْاَنْدَادِ

باب: بتوں کے نام کی قسم اٹھانا

3247- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ وَاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے اپنی قسم میں یہ

کہے: لات کی قسم! تو اسے لا الہ الا اللہ پڑھ لینا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھیوں سے یہ کہے کہ آؤ! میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔

3248- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُونَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے باپ دادا کی اور اپنی ماؤں کی قسم نہ اٹھاؤ اور نہ ہی بتوں کی قسم اٹھاؤ، قسم صرف اللہ کے نام کی اٹھاؤ اور اللہ کے نام کی قسم بھی تم اس وقت اٹھاؤ جب تم سچے ہو۔

بَاب فِیْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْآبَاءِ

باب: باپ دادا کی قسم اٹھانے کا مکروہ ہونا

3249- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَهُ وَهُوَ فِیْ رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَسْكُتْ

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ چند سواروں کے درمیان موجود تھے اور اپنے والد کے نام کی قسم اٹھا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم اٹھاؤ جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔

3250- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ سَمِعَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَعْنَاهُ اِلٰى بِآبَائِكُمْ زَادَ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَذَا ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا

❁❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سنا (امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) یعنی تمہارے باپ داداؤں، ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے جان بوجھ کر یا بھولے سے کبھی یہ قسم نہیں اٹھائی۔

3251- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَحْلِفُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ

3250-اسناده صحيح . معمر : هو ابن راشد، سالم: هو ابن عبد الله بن عمر . واخرجه مسلم (1646) و ، وابن ماجه (2094)، والنسائی (3767) و (3768) من طريق عن سالم عن ابن عمر عن عمر به. واخرجه النسائی (3766)

Marfat.com

۞۞ سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو یہ قسم اٹھاتے ہوئے دیکھا' کعبہ کی قسم! تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھائے اس نے شرک کیا۔

3252- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ فِيْ حَدِيْثِ قِصَّةِ الْاَعْرَابِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ

۞۞ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' (یہ حدیث ایک دیہاتی کے قصے سے متعلق ہے جس میں یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کامیاب ہو گیا اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے ٹھیک کہا ہے۔ یہ جنت میں داخل ہو گیا اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے ٹھیک کہا ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْاَمَانَةِ

باب: امانت سے متعلق قسم اٹھانے کا مکروہ ہونا

3253- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا

۞۞ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے امانت سے متعلق قسم اٹھائی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بَابُ لَغْوِ الْيَمِيْنِ

باب: لغو قسم کا بیان

3254 - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي الصَّائِغَ، عَنْ عَطَاءٍ، فِي اللَّغْوِ فِي الْيَمِيْنِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ، كَلَّا وَاللّٰهِ، وَبَلَى وَاللّٰهِ، قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: "كَانَ اِبْرَاهِيْمُ الصَّائِغُ رَجُلًا صَالِحًا، قَتَلَهُ اَبُوْ مُسْلِمٍ بِعَرَنْدَسَ، قَالَ: وَكَانَ اِذَا رَفَعَ الْمِطْرَقَةَ فَسَمِعَ النِّدَاءَ سَيَّبَهَا "، قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ، مَوْقُوْفًا عَلَى عَائِشَةَ، وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ،

3253-اسناده صحيح. زهير: هو ابن معاوية الجُعْفِيّ، وابن بريدة: هو عبد الله. واخرجه احمد (22980)، والبزار في "كشف الاستار" (1500)، وابو يعلى في "مسنده الكبير" كما في "اتحاف الخيرة" (6600)، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (1342)، وابن حبان (4363)، والحاكم 4/ 298، والبيهقي في "السنن" 10/ 30، وفي "شعب الايمان" (11116). والخطيب البغدادي في "تاريخ بغداد" 14/ 35

Marfat.com

وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، وَكُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوفًا

❁❁ عطاء کے حوالے سے لغو قسم کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد آدمی کا اپنے گھر میں کلام ہے یعنی اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے' اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابراہیم صائغ نامی راوی کو ابومسلم نے ''فرندس'' (کے مقام پر) قتل کر دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں۔ ان صاحب نے ہتھوڑی اٹھائی ہوتی تھی جیسے ہی اذان کی آواز سنتے تھے۔ فوراً ہتھوڑی کو رکھ دیتے تھے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی روایت کو داؤد بن ابوالفرات نے ابراہیم صائغ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس روایت کو زہری' عبدالملک بن ابی سلمہ اور مالک بن مغول' ان سب نے' عطاء کے حوالے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ الْمَعَارِيضِ فِي الْيَمِينِ

باب: قسم میں ذو معنی جملہ استعمال کرنا

3255 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ، قَالَ مُسَدَّدٌ: قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: هُمَا وَاحِدٌ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، وَعَبَّادُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہاری قسم سے وہ مفہوم مراد ہوگا جس کا تمہارا ساتھی تصدیق کرے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' اس حدیث کے راوی عبداللہ بن ابوصالح اور عباد بن ابوصالح دونوں نام ایک ہی شخصیت کے ہیں

3256 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ اَبِيهَا سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا نُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، فَاَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ فَتَحَرَّجَ الْقَوْمُ اَنْ يَحْلِفُوا، وَحَلَفْتُ اَنَّهُ اَخِي فَخَلَّى سَبِيلَهُ، فَاَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوا اَنْ يَحْلِفُوا، وَحَلَفْتُ اَنَّهُ اَخِي، قَالَ: صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ

❁❁ حضرت سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ

Marfat.com

ہوئے ہمارے ساتھ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ان کے ایک دشمن نے انہیں پکڑ لیا لوگوں نے جھوٹی قسم اٹھانے میں حرج محسوس کیا لیکن میں نے یہ قسم اٹھالی کہ یہ میرا بھائی ہے تو دشمن نے انہیں چھوڑ دیا پھر جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے بارے میں بتایا کہ لوگوں نے قسم اٹھانے میں حرج محسوس کیا لیکن میں نے قسم اٹھالی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے صحیح کہا تھا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْفِ بِالْبَرَاءَةِ وَبِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

باب: اسلام سے بری ہونے یا اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم اٹھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3257 - حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو قِلَابَةَ، اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ، اَخْبَرَهُ: اَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اسلام کی بجائے کسی اور مذہب کی قسم اٹھائے اور وہ جھوٹی بھی ہو تو وہ شخص ایسا ہوگا جو اس نے کہا ہے اور جو شخص کسی چیز کے ذریعے خودکشی کرلے تو قیامت کے دن سے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہوتی۔

3258 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: "مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ: اِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا"

❀❀ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہا کہ میں اسلام سے بری ہوں۔اگر وہ جھوٹا ہو تو بھی وہ ویسا ہی ہو جائے گا۔جیسا اس نے کہا ہے اور اگر وہ سچا ہو تو وہ کبھی بھی سلامتی کے ساتھ اسلام کی طرف نہیں آسکے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ اَنْ لَا يَتَاَدَّمَ

باب: جو شخص یہ قسم اٹھائے کہ وہ سالن نہیں کھائے گا

3259 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يُوسُفَ

3257- اسناده صحيح. ابو قِلابة: هو عبدُ الله بن زيد بن عمرو. واخرجه البخاری (1363)، ومسلم (110)، وابن ماجه (2098)، والترمذی (1624) و (2826)، والنسائی (3770) و (3771) و (3813)

Marfat.com

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ تَمْرَةً عَلَى كِسْرَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ اِدَامُ هٰذِهِ،

❁❁ یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے روٹی کے ٹکڑے کے اوپر کھجور رکھی اور فرمایا: یہ اس کا سالن ہے۔

3260 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ الْاَعْوَرِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، مِثْلَهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ اِلاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

باب: قسم میں استثناء کرنا

3261 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدْ اسْتَثْنَى"

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات پتہ چلی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور انشاء اللہ کہہ دے تو اس نے استثناء کرلیا۔

3262 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، وَمُسَدَّدٌ، وَهٰذَا حَدِيثُهُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنَى، فَاِنْ شَاءَ رَجَعَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حِنْثٍ

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم اٹھائے اور استثناء کرلے تو اب اس کی مرضی ہے کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے تو وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون سے الفاظ میں قسم اٹھایا کرتے تھے

3263 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِينِ: لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان الفاظ میں قسم اٹھایا کرتے تھے

3261-اسناده صحيح . سفيان : هو ابن عيينة، وايوب : هو ابن ابى تميمة السختيانى . واخرجه ابن ماجه (2106)، والنسائى فى "الكبرى" (4752) من طريق سفيان ابن عيينة، بهذا الاسناد. ولفظ ابن ماجه : "من حلف واستثنى فلن يحنث." واخرجه الترمذى (1611) من طريق حماد بن سلمة، عن ايوب، به بلفظ : "من حلف على يمين فقال : ان شاء الله فقد استثنى فلا حنث عليه." واخرجه النسائى فى "الكبرى" (4751)

Marfat.com

''دلوں کو پھیرنے والی ذات کی قسم''۔

3264 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ''قسم'' میں تاکید پیدا کرنی ہوتی تو یہ کہا کرتے تھے ''اس ذات کی قسم! ابوالقاسم کی جان جس کے دست قدرت میں ہے''۔

3265 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رِزْمَةَ، اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا حَلَفَ يَقُولُ: لَا، وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قسم اٹھانا ہوتی تھی تو یہ الفاظ کہتے تھے:

''نہیں! میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں (اس کی قسم)''۔

3266 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَيَّاشٍ السَّمَعِيُّ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَلْهَمٌ: وَحَدَّثَنِيهِ اَيْضًا الْاَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ، اَنَّ لَقِيطَ بْنَ عَامِرٍ، خَرَجَ وَافِدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَقِيطٌ: فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَمْرُ اِلٰهِكَ

❀❀ حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت لقیط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پروردگار کی قسم!

3263–اسناده صحيح. سالم : هو ابن عبد الله بن عمر . واخرجه البخاری (6617)، وابن ماجه (2092)، والترمذی (1621)، والنسائی فی، "الكبرى" (4685) و (4686) و (7666) من طرق عن سالم، به . ولفظه عند ابن ماجه والنسائی فی الموضع الثانی : "لا ومصرّف القلوب." وهو فی "مسند احمد" (4788)، و"صحيح ابن حبان" (4332).

3264–اسناده ضعيف . عاصم بن شميخ لم يرو عنه غير اثنين، ولم يوثقه غير ابن حبان والبجلی، وقال ابو حاتم : مجهول، وقال البزار فی "مسنده:" يشير بالمعروف. وكيع: هو ابن الجراح بن مليح. واخرجه ابن ابی شية فی "مصنفه" (12602) -طبعة الرشد-، واحمد فی "مسنده" (11285)، وابنه عبد الله فی "السنة" (1512)، والبيهقی /10 26، والمزی فی "تهذيب الكمال " /13 495 من طريق وكيع بن الجرّاح، بهذا الاسناد.

3265–اسناده ضعيف . هلال والد محمد -وهو هلال بن ابی هلال المدنی- لا يعرف تفرد ابنه محمد بالرواية عنه. واخرجه ابن ماجه (2093)، والنسائی (4776) من طريق محمد بن هلال، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (7869).

Marfat.com

بَابٌ فِي الْقَسَمِ هَلْ يَكُونُ يَمِينًا

باب: کیا لفظ ''قسم'' کے ذریعے ''یمین'' منعقد ہو جاتی ہے

3267 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، اَقْسَمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْسِمْ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قسم نہ دو۔

3268 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: ابْنُ يَحْيَى كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي اَرَى اللَّيْلَةَ فَذَكَرَ رُؤْيَا فَعَبَّرَهَا اَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَبْتَ بَعْضًا، وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا فَقَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِاَبِي اَنْتَ لَتُحَدِّثَنِّي، مَا الَّذِي اَخْطَاْتُ؟، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْسِمْ،

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا ہے پھر اس نے اپنے خواب کا تذکرہ کیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تعبیر بیان کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کچھ ٹھیک بیان کیا ہے اور کچھ غلط بیان کیا ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کی قسم دیتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد آپ پر قربان ہوں آپ مجھے بتائیے کہ میں نے کیا غلطی کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم قسم نہ دو۔

3269 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ الْقَسَمَ زَادَ فِيهِ وَلَمْ يُخْبِرْهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں لفظ قسم کا ذکر نہیں ہے اور اس میں صرف یہ بات زائد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں' نہیں بتایا۔

بَابٌ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى طَعَامٍ لَا يَأْكُلُهُ

باب: جو شخص کسی کھانے کے بارے میں قسم اٹھائے کہ وہ اسے نہیں کھائے گا

3270 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، اَوْ عَنْ اَبِي السَّلِيلِ، عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَ: نَزَلَ بِنَا اَضْيَافٌ لَنَا، قَالَ: وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَ: لَا ارْجِعَنَّ اِلَيْكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ ضِيَافَةِ هَؤُلَاءِ، وَمِنْ قِرَاهُمْ، فَاَتَاهُمْ بِقِرَاهُمْ، فَقَالُوا: لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَاْتِيَ اَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ اَضْيَافُكُمْ؟ اَفَرَغْتُمْ مِنْ قِرَاهُمْ؟ قَالُوا: لَا، قُلْتُ: قَدْ اَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا، وَقَالُوا: وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَجِيءَ، فَقَالُوا: صَدَقَ، قَدْ اَتَانَا بِهِ فَاَبَيْنَا، حَتَّى تَجِيءَ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكُمْ؟ قَالُوا: مَكَانَكَ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَقَالُوا: وَنَحْنُ وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ، قَالَ: قَرِّبُوا طَعَامَكُمْ، قَالَ: فَقَرَّبَ طَعَامَهُمْ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَطَعِمَ وَطَعِمُوا، فَاُخْبِرْتُ اَنَّهُ اَصْبَحَ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ وَصَنَعُوا، قَالَ: بَلْ اَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَاَصْدَقُهُمْ،

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہمارے ہاں کچھ مہمان آ گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گئے تک بات چیت کرتے رہے۔ انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ جب میں تمہارے پاس واپس آؤں تو تم اپنے ان مہمانوں سے فارغ ہو چکے ہو اور کھانا کھلا چکے ہو' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس کھانا لے کر آئے تو مہمانوں نے کہا: کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں آ جاتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے دریافت کیا: تمہارے مہمانوں کا کیا حال ہے کیا تم نے انہیں کھانا کھلا دیا ہے؟ تو گھر والوں نے بتایا نہیں! عبدالرحمٰن بن ابوبکر کہتے ہیں میں نے کہا: میں ان کے پاس کھانا لے کر گیا تھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکر آ نہیں جاتے مہمانوں نے بتایا: یہ ٹھیک کہہ رہا ہے یہ ہمارے پاس کھانا لے کر آیا تھا لیکن ہم نے انکار کر دیا کہ جب تک آپ نہیں آ جاتے۔ (ہم کھانا نہیں کھائیں گے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ لوگوں نے کیوں نہیں کھایا انہوں نے جواب دیا: آپ کی وجہ سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! آج رات میں کھانا نہیں کھاؤں گا مہمانوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ اس وقت تک جب تک آپ نہیں کھائیں گے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج جتنی بُری رات کبھی نہیں دیکھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا کھانا ابھی لے کر آؤ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان کا کھانا سامنے رکھا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھی پھر انہوں نے کھانا کھایا تو مہمانوں نے بھی کھانا کھالیا۔

مجھے یہ بتایا گیا کہ اگلے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا اور جو مہمانوں نے کہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں سے سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ سچے ہو۔

3271 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، وَعَبْدُ الْاَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ عَنْ سَالِمٍ، فِي حَدِيثِهِ قَالَ: وَلَمْ يَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ سالم کہتے ہیں: مجھے یہ اطلاع نہیں ملی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارہ کے لئے کہا ہے۔

Marfat.com

بَابُ الْيَمِينِ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

باب: رشتے داری کے حقوق پامال کرنے کے بارے میں قسم اٹھانا

3272 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ، فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ، فَقَالَ: اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِي عَنِ الْقِسْمَةِ فَكُلُّ مَالٍ لِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ، كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَمِينَ عَلَيْكَ، وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ، وَفِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ، وَفِيمَا لَا تَمْلِكُ

❁❁ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انصار سے تعلق رکھنے والے دو بھائیوں کے درمیان وراثت کا معاملہ تھا ان میں سے ایک نے دوسرے سے تقسیم کے لئے کہا تو اس نے کہا: اگر تم نے دوبارہ مجھے تقسیم کے لئے کہا تو میرا تمام مال خانہ کعبہ کے خزانے میں جمع ہو جائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: خانہ کعبہ تمہارے مال سے بے نیاز ہے تم اپنی قسم کا کفارہ دو اور اپنے بھائی سے بات کرو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے معاملے میں تم پر کوئی قسم لازم نہیں ہوگی اور کوئی نذر لازم نہیں ہوگی اور رشتے داری کے حقوق پامال کرنے کے معاملے میں بھی نہیں ہوگی اور اس چیز میں بھی نہیں ہوگی جس کے تم مالک نہیں ہو۔

3273 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي اَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ اِلَّا فِيمَا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ، وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نذر صرف اس چیز کے بارے میں ہوتی ہے، جس میں اللہ کی رضا کا ارادہ کیا گیا ہو، اور قطع رحمی کے بارے میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔''

3274 - حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ، وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَاَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْهَا وَلْيَاْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَاِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: الْاَحَادِيثُ كُلُّهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ اِلَّا فِيمَا لَا يَعْبَاُ بِهِ قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قُلْتُ لِاَحْمَدَ، رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: تَرَكَهُ بَعْدَ ذَلِكَ، وَكَانَ اَهْلًا لِذَلِكَ قَالَ اَحْمَدُ: اَحَادِيثُهُ مَنَاكِيرُ، وَاَبُوهُ لَا يُعْرَفُ

Marfat.com

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو، اللہ کی نافرمانی کے بارے میں، اور قطع رحمی کے بارے میں نذر اور قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، جو شخص کوئی قسم اٹھائے، اور پھر اس کے علاوہ کام کو زیادہ بہتر سمجھے، تو قسم کو چھوڑ دے، اور وہ کام کرے جو زیادہ بہتر ہو، اسے ترک کرنا ہی اس کا کفارہ ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ سے منقول تمام روایات میں یہی مذکور ہے، آدمی اس قسم کا کفارہ دے، ماسوائے ان چیز کے جو عام سی ہو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں نے امام احمد سے کہا: یحییٰ بن سعید نے یحییٰ بن عبید اللہ سے روایت نقل کی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے بعد میں اسے ترک کر دیا تھا۔ اور وہ اسی کا اہل تھا۔ امام احمد نے فرمایا: اس کی احادیث منکر ہیں۔ اس کے والد کی شناخت نہیں ہو سکی۔

بَابٌ فِيمَنْ يَحْلِفُ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا

باب: جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانا

3275 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلَيْنِ، اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوبَ، فَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلَى، قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ قَدْ غُفِرَ لَكَ بِاِخْلَاصِ قَوْلِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: يُرَادُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ اَنَّهُ لَمْ يَاْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے مدعی سے ثبوت طلب کیا اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے مدعیٰ علیہ سے قسم لی اس نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی اور کہا اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم نے جو کیا تمہارے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھنے کی وجہ سے تمہاری مغفرت کر دی گئی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔

3275- اسناده ضعيف. عطاء بن السائب اختلط باخرة، ولا يحتمل مثل هذا المتن وقد عد الإمام الذهبي هذا الحديث في "ميزان الاعتدال" /3 72 من مناكيره. حماد: هو ابن سلمة، ابو يحيى: هو زياد مولى الانصار. واخرجه النسائي في "الكبرى" (5963) و (5964) من طريق عطاء بن السائب، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (2280).

Marfat.com

بَابُ الرَّجُلِ يُكَفِّرُ قَبْلَ اَنْ يَحْنَثَ

باب: آدمی کا حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرنا

3276 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّي وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَا اَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَاَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي، وَاَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، اَوْ قَالَ: اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ يَمِينِي

❁❁ ابو بردہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا، تو میں نے جو بھی قسم اٹھائی، اور پھر اس کے علاوہ کو اس سے بہتر محسوس کیا، تو میں اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہو، (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) رو وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہو، اور میں اپنی قسم کا کفارہ دوں گا۔

3277 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَمَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، اِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَاْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفِّرْ يَمِينَكَ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ، يُرَخِّصُ فِيهَا الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ،

❁❁ حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمان بن سمرہ! جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور پھر اس کے علاوہ کام کو اس سے بہتر محسوس کرو تو وہ کام کرلو، جو زیادہ بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدو!

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں نے امام احمدؒ کو سنا ہے انہوں نے حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرنے کی اجازت دی ہے۔

3278 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَهعَبْدُ الْاَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، نَحْوَهُ قَالَ: فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: اَحَادِيثُ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ، فِي هَذَا الْحَدِيثِ رُوِيَ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْحِنْثُ قَبْلَ الْكَفَّارَةِ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: تم اپنی قسم کا کفارہ دیدو، پھر وہ کام کرو، جو زیادہ بہتر ہو۔

3277–اسنادہ صحیح. ھشیم: ھو ابن بشیر بن القاسم بن دینار، ویونس: ھو ابن عبید بن دینار، والحسن: ھو ابن ابی الحسن یسار البصری. واخرجہ البخاری (7147)، ومسلم (1652)، والترمذی (1609) من طریق یونس، ومسلم (1652) من طریق منصور، کلاھما عن الحسن، بہ

3278–اسنادہ صحیح. واخرجہ مسلم (1652)، والنسائی فی "الکبری" (4708) من طریق قتادۃ، بھذا الاسناد. وھو فی "مسند احمد" (20627).

Marfat.com

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس بارے میں روایات حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ان سے منقول بعض روایات میں حانث ہونے کا ذکر کفارے سے پہلے ہے، اور بعض میں کفارے کا ذکر، حانث ہونے سے پہلے ہے۔

بَابُ كَمِ الصَّاعُ فِي الْكَفَّارَةِ

باب: کفارے سے متعلق صاع (کا پیمانہ) کتنا ہوگا

3279 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى اَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبٍ بِنْتِ ذُؤَيْبِ بْنِ قَيْسٍ الْمُزَنِيَّةِ، - وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ اَسْلَمَ، ثُمَّ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَخٍ لِصَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، قَالَ ابْنُ حَرْمَلَةَ: فَوَهَبَتْ لَنَا اُمُّ حَبِيبٍ صَاعًا، حَدَّثَتْنَا عَنِ ابْنِ اَخِي صَفِيَّةَ، عَنْ صَفِيَّةَ اَنَّهُ صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَنَسٌ: "فَجَرَّبْتُهُ، اَوْ قَالَ: فَحَزَرْتُهُ فَوَجَدْتُهُ مُدَّيْنِ وَنِصْفًا بِمُدِّ هِشَامٍ"

❁❁ عبدالرحمٰن بن حرملہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیّدہ ام حبیب بنت ذوَیب بن قیس مزنیہ رضی اللہ عنہا جو اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کی اہلیہ تھیں پھر اس کے بعد سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں، کے بھتیجے کی اہلیہ بن گئیں۔ انہوں نے یہ بات بتائی ہے ابن حرملہ کہتے ہیں سیّدہ ام حبیب رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک صاع دیا اور انہوں نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے کے حوالے سے ہمیں یہ بات بتائی انہوں نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا "صاع" ہے۔

انس نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس کی پیمائش کی تو وہ ہشام کے زمانے کے دو مدّ اور نصف مدّ کے برابر تھا۔ (یعنی اڑھائی مدّ کے برابر تھا)

3280 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ اَبُو عُمَرَ، قَالَ: "كَانَ عِنْدَنَا مَكُّوكٌ يُقَالُ لَهُ: مَكُّوكُ خَالِدٍ وَكَانَ كَيْلَجَتَيْنِ بِكَيْلَجَةِ هَارُونَ قَالَ مُحَمَّدٌ: صَاعُ خَالِدٍ صَاعُ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ

❁❁ ابوعمر کہتے ہیں: ہمارے پاس مکوک تھا، جس کو "خالد کا مکوک" کہا جاتا تھا، جبکہ "کیلجہ" (نامی پیمانہ) ہارون کا تھا، محمد نامی راوی کہتے ہیں: خالد کا صاع، ہشام بن عبدالملک کا صاع تھا۔

3281 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ اَبُو عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: لَمَّا وُلِّيَ خَالِدٌ الْقَسْرِيُّ اَضْعَفَ الصَّاعَ، فَصَارَ الصَّاعُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا قَالَ اَبُو دَاوُدَ: "مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ، قَتَلَهُ الزِّنْجُ صَبْرًا، فَقَالَ بِيَدِهِ: هَكَذَا وَمَدَّ اَبُو دَاوُدَ يَدَهُ وَجَعَلَ بُطُونَ كَفَّيْهِ اِلَى الْاَرْضِ، قَالَ: وَرَاَيْتُهُ فِي النَّوْمِ، فَقُلْتُ: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ قَالَ: اَدْخَلَنِي الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: فَلَمْ يَضُرَّكَ الْوَقْفُ"

❁❁ امیہ بن خالد کہتے ہیں: جب خالد قسری کو والی بنایا گیا، تو اس نے صاع کو کم کر دیا، تو ایک صاع، سولہ رطل کا ہو گیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن محمد بن خلاد کو زنگیوں نے اس طرح باندھ کر قتل کر دیا تھا، امام ابوداؤد نے اپنا ہاتھ پھیلا کے دکھایا، انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کا رخ زمین کی طرف رکھا۔ اور کہا: میں نے انہیں خواب میں دیکھا، تو ان سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا: اس نے مجھے جنت میں داخل کر دیا، تو میں نے کہا: پھر تو وقف نے آپ کو نقصان نہیں پہنچایا۔

بَابٌ فِي الرَّقَبَةِ الْمُؤْمِنَةِ

باب: مومن غلام یا کنیز

3282 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، جَارِيَةٌ لِي صَكَكْتُهَا صَكَّةً، فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَفَلَا اُعْتِقُهَا؟ قَالَ: ائْتِنِي بِهَا، قَالَ: فَجِئْتُ بِهَا، قَالَ: اَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ، قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ،

❁❁ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک کنیز ہے میں نے اس کی پٹائی کر دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری یہ بات بہت بری لگی میں نے عرض کی: کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے کر آؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں اسے لے کر آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا: تم اسے آزاد کر دو یہ مؤمن ہے۔

3283 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الشَّرِيدِ اَنَّ اُمَّهُ اَوْصَتْهُ اَنْ يَعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اُمِّي اَوْصَتْ اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً، وَعِنْدِي جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوبِيَّةٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَهُ لَمْ يَذْكُرِ الشَّرِيدَ

❁❁ ابوسلمہ' شرید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' ان کی والدہ نے یہ وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے کسی مؤمن غلام یا کنیز کو آزاد کر دیا جائے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ نے یہ وصیت کی تھی کہ میں ان کی طرف سے مؤمن غلام یا کنیز کو آزاد کر دوں میرے پاس ایک سیاہ فام کنیز ہے جو نوبیہ (یعنی نوب کی رہنے والی ہے) اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خالد بن عبداللہ نے اس روایت کو مرسلاً روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں

شریدنامی راوی کا ذکرنہیں کیا ہے۔

3284 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً، فَقَالَ لَهَا: اَيْنَ اللّٰهُ؟ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ بِاُصْبُعِهَا، فَقَالَ لَهَا: فَمَنْ اَنَا؟ فَاَشَارَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى السَّمَاءِ يَعْنِي اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص ایک سیاہ فام کنیز کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ذمہ ایک مومن کو آزاد کرنا لازم ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنیز سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے اپنی انگلی کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنیز سے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ تو اس نے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور پھر آسمان کی طرف اشارہ کیا، یعنی آپ اللہ کے رسول ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے آزاد کردو یہ مومن ہے۔

بَابُ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ بَعْدَ السُّكُوتِ

باب: قسم میں سکوت کے بعد استثناء کرنا

3285 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَقَدْ اَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَسْنَدَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: عَنْ شَرِيكٍ، ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ

❀❀ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا اللہ کی قسم! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا۔ اللہ کی قسم! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا۔ پھر آپ نے ''انشاءاللہ'' کہہ دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو کئی راویوں نے شریک کے حوالے سے' سماک کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

مام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ولید بن مسلم نامی راوی نے شریک کے حوالے سے اس میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہیں کی۔

3286 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ

Marfat.com

قُرَيْشًا ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: زَادَ فِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ شَرِيكٍ قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ

❁❁ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت کے طور پر اس کو نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا پھر آپ نے فرمایا: ''انشاءاللہ'' پھر آپ نے فرمایا: میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا پھر آپ خاموش رہے پھر آپ نے ''انشاءاللہ'' کہا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ولید بن مسلم نامی راوی نے شریک کے حوالے سے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہیں کی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّذُوْرِ

باب: نذر ماننے کی ممانعت

3287 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ عُثْمَانُ الْهَمْدَانِيُّ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّذْرِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَيَقُولُ: - لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ قَالَ مُسَدَّدٌ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّذْرُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع کر دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں: نذر کسی چیز (یعنی مصیبت) کو واپس نہیں کرتی اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوایا جاتا ہے۔

مسدد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نذر کسی چیز (یعنی مصیبت) کو واپس نہیں کرتی

3288 - حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ، وَاَنَا شَاهِدٌ، اَخْبَرَكُمُ ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَاْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ الْقَدَرَ بِشَيْءٍ لَمْ اَكُنْ قَدَّرْتُهُ لَهُ، وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ الْقَدَرَ قَدَّرْتُهُ، يُسْتَخْرَجُ

3286–اسناده ضعيف. ابن بشر: هو محمد بن بشر العبدى، ومسعر: هو ابن كدام ابن ظهير الهلالى. واخرجه عبد الرزاق (11306) و (16123)، والطحاوى فى "مشكل الآثار" (1929)، والبيهقى /10 48 من طرق عن مسعر، بهذا الاسناد. واخرجه ابو يعلى (2675)، والطحاوى فى "مشكل الآثار" (1928)، وابن حبان (4343)، وابو نعيم فى "الحلية" /3 344 و /7 241، والخطيب البغدادى فى "تاريخ بغداد" /7 404 من طرق عن مسعر، عن سماك، عن عكرمة، عن ابن عباس موصولاً.

3287–اسناده صحيح. ابو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكرى، وعبد الله بن مرة: هو الهمدانى الخارفى. واخرجه البخارى (6608) و (6693)، ومسلم (1639)، وابن ماجه (2122)، والنسائى فى "الكبرى" (4724) و (4725) و (4726) من طرق عن منصور بهذا الاسناد. بعضهم يقول: "من البخيل"، وبعضهم يقول: "من الشحيح"، وبعضهم يقول: "اللئيم"، ورواية ابن ماجه دون قوله: "لا يرد شيئاً." وهو فى "مسند احمد" (5275)، و"صحيح ابن حبان" (4375) و (4377). واخرجه البخارى (6692) من طريق سعد بن الحارث، ومسلم (1639)

Marfat.com

مِنَ الْبَخِيلِ يُؤْتِى عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِى مِنْ قَبْل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) نذر انسان کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں لاتی، جو میں نے اس کے مقدر میں نہیں لکھی، نذر انسان کی طرف صرف وہی چیز لاتی ہے، جو میں نے اس کے مقدر میں طے کی ہو، (اس کے ذریعے) بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے، اور اس کی بنیاد پر وہ ملتا ہے، جو اس سے پہلے نہیں ملتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِى النَّذْرِ فِى الْمَعْصِيَةِ

باب: گناہ کے کام کی نذر ماننا

3289 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اس کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو یہ نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

بَابُ مَنْ رَاَى عَلَيْهِ كَفَّارَةً اِذَا كَانَ فِى مَعْصِيَةٍ

باب: جن کے نزدیک ایسے شخص پر کفارہ لازم ہوگا جبکہ نذر معصیت سے متعلق ہو

3290 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ فِى مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ،

❀❀ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گناہ میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

3288–اسناده صحيح . ابن وهب : هو عبد الله، وابو الزناد : هو عبد الله بن ذكوان، وعبد الرحمن بن هرمز : هو الاعرج. واخرجه البخارى (6694)، ومسلم (1640) (7)، وابن ماجه (2123)، والنسائى فى "الكبرى" (4727) من طريقين عن عبد الرحمن بن هرمز، بهذا الاسناد. واخرجه البخارى (6659) من طريق همام بن منبه، ومسلم (1640) (5) و (6)، والترمذى (1619)، والنسائى (4728) من طريق عبد الرحمن بن يعقوب الحرقى، كلاهما، عن ابى هريرة. وهو فى "مسند احمد" (7208) و (7298)، و"صحيح ابن حبان" (4376)

3289–اسناده صحيح . القاسم : هو ابن محمد بن ابى بكر الصديق. وهو فى "الموطا" /2 .476 واخرجه البخارى (6696) و (6700)، وابن ماجه (2126)، والترمذى (1605) و (1606)، والنسائى فى "الكبرى" (4729) و (4730) و (4731) من طريقين عن طلحة بن عبد الملك الايلى، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (24075)، و "صحيح ابن حبان" (4387).

Marfat.com

3291 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِمَعْنَاهُ وَاِسْنَادِهِ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ اَبُو سَلَمَةَ، فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى اَنَّ الزُّهْرِيَّ، لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اَبِي سَلَمَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَيُّوبُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ اَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: "اَفْسَدُوا عَلَيْنَا هَذَا الْحَدِيثَ، قِيلَ لَهُ وَصَحَّ اِفْسَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ اَبِي اُوَيْسٍ، قَالَ اَيُّوبُ: كَانَ اَمْثَلَ مِنْهُ يَعْنِي اَيُّوبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، وَقَدْ رَوَاهُ اَيُّوبُ "

❁❁ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن مبارک' اس حدیث کے بارے میں' فرماتے ہیں۔ یہ ابی سلمہ (سے منقول) حدیث ہے۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زہری نے اس روایت کو ابوسلمہ سے نہیں سنا ہے۔

امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ ان (راویوں) نے ہمارے لیے اس روایت (یعنی اس کی استنادی حیثیت کو) خراب کر دیا ہے۔

ان سے دریافت کیا گیا' آپ کے نزدیک اس کی خرابی درست ہے؟ اور کیا ابن ابی اویس کے علاوہ کسی اور نے بھی اس کو روایت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایوب (نے کیا ہے) لیکن وہ بھی اس کی مانند ہے۔

ان کی مراد ایوب بن سلیمان بن بلال ہے۔ اس روایت کو ایوب نے نقل کیا ہے۔

3292 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَتِيقٍ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، اِنَّمَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ اَرْقَمَ وَهِمَ فِيهِ وَحَمَلَهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ، وَاَرْسَلَهُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَى بَقِيَّةُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، بِاِسْنَادِ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، مِثْلَهُ

❁❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گناہ میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

امام احمد بن محمد مروزی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' یہ حدیث علی بن مالک کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے محمد بن زبیر سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ان کی مراد یہ ہے کہ سلیمان بن ارقم نے اس روایت میں وہم کیا ہے اور ابوسلمہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

Marfat.com

روایت کیا ہے۔

3293 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنِى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنِى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ، اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ، فَقَالَ: مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ، وَلْتَرْكَبْ، وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ،

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے بارے میں دریافت کیا: کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ پیدل حج کرے گی اور سر پر کوئی چیز نہیں لے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ سر پر چادر لے' سوار ہو جائے اور تین دن روزے رکھے۔

3294 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَخْبَرَنِى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ، مَوْلًى لِبَنِى ضَمْرَةَ وَكَانَ اَيْمَا رَجُلٍ اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيَّ، اَخْبَرَهُ بِاِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میری بہن نے یہ نذر مانی کہ وہ بیت اللہ پیدل جائے گی تو اس نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو جائے۔ (یعنی وہ سوار ہو کر جا سکتی ہے)

3295 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِى يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اُخْتِى نَذَرَتْ يَعْنِى اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا، فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً، وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهَا

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ!

3293–حديث صحيح دون قوله: "ولتصم ثلاثة ايام" وهذا اسناد ضعيف، عُبيد الله ابن زحر مختلف فيه والاكثر على تضعيفه. ابو سعيد: هو الرُّعينى جُعْثُل بن هاعان، وعبد الله بن مالك: هو اليَحْصبى. واخرجه ابن ماجه (2134)، والترمذى (1625)، والنسائى (3815) من طرق عن يحيىٰ بن سعيد الانصارى، بهذا الاسناد، وقال الترمذى: هذا حديث حسن، والعمل على هذا عند بعض اهل العلم، وهو قول احمد واسحاق. واخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" /3 129، والطبرانى /17 (886) دون قوله: "ولتصم ثلاثة ايام" وسنده حسن. وهو فى "مسند احمد" (17306)

3295–اسناده ضعيف لسوء حفظ شريك -وهو ابن عبد الله القاضى- وقال البيهقى /10 :80 تفرد به شريك القاضى. ابو النضر: هو هاشم بن القاسم بن مسلم الليثى، وكُريب: هو ابن ابى مسلم مولى ابن عباس. واخرجه احمد (2828) و (2885)، وابو يعلى فى "مسنده" (2443)، وابن خزيمة (3046) و (3047)، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" /3 130، وابن حبان (4384)، والحاكم /4 302، والبيهقى /10 80 من طرق عن شريك، بهذا الاسناد

میری بہن نے یہ نذر مانی ہے (کہ وہ پیدل حج کے لئے جائے گی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کے مشقت کا شکار ہونے کا کوئی اجر نہیں دے گا اسے سوار ہو کر حج کرنا چاہیے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے۔

3296 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ، اِلَى الْبَيْتِ " فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا "

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کے لئے جائے گی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا: اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے، اور جانور قربان کرے۔

3297 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا بَلَغَهُ اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِهَا مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، نَحْوَهُ وَخَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ،

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو جب یہ پتہ چلا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کے لئے جائے گی تو آپ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ اس کی نذر سے بے نیاز ہے تم اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3298 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَى هِشَامٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهَدْيَ وَقَالَ: فِيهِ مُرْ اُخْتَكَ فَلْتَرْكَبْ قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ بِمَعْنَى هِشَامٍ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: تم اپنی بہن سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3299 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: نَذَرَتْ اُخْتِي اَنْ تَمْشِيَ اِلَى

3296–اسناده صحيح. كما قال ابن التركماني في "الجوهر النقي" /10 80، والحافظ في "التلخيص الحبير" /4 178. ابو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وهمام: هو ابن يحيى العَوْذي، وقتادة: هو ابن دِعامةَ السَّدوسيُّ. واخرجه احمد في "مسنده" (2134) و (2139) و (2278) و (2834)، والدارمي (2335)، وابن الجارود (636)، وابو يعلى في "مسنده" (2737)، وابن خزيمة (3045)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" /3 131، وفي "شرح مشكل الآثار" (2151)، والطبراني في "المعجم الكبير" (11828)، والبيهقي /10 79

Marfat.com

بَيْتِ اللّٰهِ، فَاَمَرَتْنِي اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری بہن نے یہ نذر مانی کہ وہ پیدل بیت اللہ تک جائے گی، اس نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کروں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو جائے۔

3300 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَاَلَ عَنْهُ؟ قَالُوا: هَذَا اَبُو اِسْرَائِيلَ نَذَرَ اَنْ يَقُومَ، وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُومَ، قَالَ: مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم خطبہ دے رہے تھے اس دوران ایک شخص دھوپ میں کھڑا ہوا تھا، آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو لوگوں نے بتایا: یہ ابواسرائیل ہے، اس نے یہ نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، اور سائے میں نہیں آئے گا، (کسی کے ساتھ) کلام نہیں کرے گا، اور روزہ رکھے گا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو: کلام کرے، سائے میں آجائے، بیٹھ جائے اور اپنا روزہ مکمل کرلے۔

3301 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاَى رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا: نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے جا رہا تھا آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ

3299–اسناده صحيح . ابن جريج : هو عبد الملك بن عبد العزيز، وابو الخير : هو مَرْثد بن عبد الله اليَزَنى. وهو فى "مصنف عبد الرزاق" (15873). واخرجه البخارى (1866)، ومسلم (1644)، والنسائى فى "الكبرى" (4737) من طريق ابن جريج، بهذا الاسناد. واخرجه الطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" (2150)

3300–اسناده صحيح . وهيب : هو ابن خالد بن عجلان الباهلى، وايوب : هو ابن ابى تميمة السَّختيانىّ. واخرجه البخارى (6754)، وابن ماجه (2136 م) من طرق عن وهيب، بهذا الاسناد . وهو فى "صحيح ابن حبان" (4385). واخرجه ابن ماجه (2136) عن عطاء ، عن ابن عباس.

3301–اسناده صحيح. حُميد الطويل : هو ابن ابى حُمَيد. ويحيى : هو ابن سعيد القطان، وثابت البنانى : هو ابن اسلم، ومُسَدَّدٌ : هو ابن مُسَرهَد . واخرجه البخارى (1865) و (6751)، ومسلم (1642)، والترمذى (1617)، والنسائى فى "المجتبى" (3852) و (3853)

Marfat.com

تعالیٰ اس شخص کے اپنی ذات کو اذیت پہنچانے سے بے نیاز ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے ہدایت کی' وہ سوار ہو جائے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3302 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سَلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُودُهُ بِخِزَامَةٍ فِي اَنْفِهِ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَاَمَرَهُ اَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے طواف کے دوران ایک شخص کے پاس سے گزرے، جس کی ناک میں رسی ڈال کر، دوسرا شخص اسے لے کر چل رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس کی رسی کاٹ دی اور (دوسرے شخص کو) یہ ہدایت کی کہ وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر چلے۔

3303 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً، وَاَنَّهَا لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے یہ نذر مانی کہ وہ پیدل چل کے جا کر حج کرے گی حالانکہ وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے، اسے سوار ہو جانا چاہیے، اور قربانی کر لے۔

3304 - حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُخْتِي نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِمَشْيِ اُخْتِكَ اِلَى الْبَيْتِ شَيْئًا

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میری بہن نے بیت اللہ تک پیدل چل کے جانے کی نذر مانی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کے بیت اللہ تک پیدل جانے پر، کچھ نہیں کرے گا۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ بیت المقدس میں نماز ادا کرے گا

3305 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ

3302-اسناده صحيح . حجاج : هو ابن محمد الاعور، وابن جريج : هو عبد الملك ابن عبد العزيز، وطاووس : هو ابن كَيْسان . واخرجه البخاري (1620) و (1621) و (6702) و (6703)، والنسائي في "الكبرى" (4733) و (4734) من طرق عن ابن جريج. بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (3442) و (3443)، و"صحيح ابن حبان" (3831) و (3832).

Marfat.com

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَجُلًا، قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي نَذَرْتُ لِلّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ، اَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: صَلِّ هَاهُنَا، ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: صَلِّ هَاهُنَا، ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: شَأْنُكَ اِذَنْ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رُوِيَ نَحْوُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے دن ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مکہ کو فتح کر دیا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت ادا کروں گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہاں نماز ادا کرلو! اس نے دوبارہ یہ سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہاں نماز ادا کرلو! اس نے پھر یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہاری مرضی ہے۔

3306 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، ح وحَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، الْمَعْنَى حَدَّثَنَا رَوْحٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَعَمْرٌو - وَقَالَ عَبَّاسٌ: ابْنُ حَنَّةَ - اَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ صَلَاةً فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حَيَّةَ: وَقَالَ اَخْبَرَاهُ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رِجَالٍ مَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس نے محمد ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اگر تم یہاں نماز ادا کرلو تو یہ تمہارے لیے بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی جگہ کافی ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو انصاری نے ابن جریج کے حوالے سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں، جعفر بن عمر اور عمرو بن حیہ نے اس روایت کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے حوالے سے اور چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابٌ فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

3306-حسن لغيره، وهذا اسناد ضعيف لجهالة يوسف بن الحكم، ويشهد له حديث جابر بن عبد الله السالف عند المصف قبله. مخلد بن خالد: هو ابن يزيد، وابو عاصم: هو الضحاك بن مخلد الشيباني، وعباس العنبري: هو عباس بن عبد العظيم، وروح: هو ابن عُبادة القيسي. واخرجه عبد الرزاق (15890)، واحمد (23169) و (23170)، وابن عساكر في "تاريخ دمشق" /45 121 و 122 و 123، والمزي في ترجمة حفص بن عمر بن عبد الرحمن في "تهذيب الكمال" /7 31 - 32 من طرق عن ابن جريج، بهذا الاسناد.

Marfat.com

3307 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْضِهِ عَنْهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میری والدہ انتقال کرگئی ہیں ان کے ذمے ایک نذر تھی جوانہوں نے پوری نہیں کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی طرف سے تم پوری کردو۔

3308 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ امْرَاَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ اَنْ تَصُومَ شَهْرًا، فَنَجَّاهَا اللّٰهُ، فَلَمْ تَصُمْ حَتَّى مَاتَتْ فَجَاءَتْ، ابْنَتُهَا اَوْ اُخْتُهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَمَرَهَا اَنْ تَصُومَ عَنْهَا

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک خاتون سمندر پہ سوار ہوئیں انہوں نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ انہیں نجات دے گا تو وہ ایک مہینے تک روزہ رکھیں گی اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات دے دی تو انہوں نے روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا' ان کی صاحبزادی یا ان کی بہن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی' وہ ان کی طرف سے روزے رکھ لے۔

3309 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ بُرَيْدَةَ، اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى اُمِّي بِوَلِيدَةٍ، وَاِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ؟ قَالَ: قَدْ وَجَبَ اَجْرُكِ، وَرَجَعَتْ اِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ، قَالَتْ: وَاِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ - فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرٍو

❁❁ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز دے دی تھی والدہ کا انتقال ہوگیا انہوں نے وراثت میں وہی کنیز چھوڑی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اجر لازم ہوگیا اور وہ میراث میں تمہارے پاس واپس آجائے گی۔ اس خاتون نے عرض کی: ان کا انتقال ہوگیا ہے ان کے ذمے ایک مہینے کے روزے تھے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد انہوں نے ''عمرو'' والی حدیث کی مانند روایت کا تذکرہ کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

باب: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں، تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے گا

3307–اسناده صحيح. القعنبيُّ: هو عبد الله بن مسلمة، وعُبيد الله بن عَبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهُذَلي. وهو في "الموطا" /2 472. واخرجه البخاري (2761) و (6698) و (6959)، ومسلم (1638)، وابن ماجه (2132)، والترمذي (1627)، والنسائي في "الكبرى" (4740 - 4742) و (6453) و (6456) و (6457) من طرق عن الزهري، بهذا الاسناد . واخرجه النسائي (6450 - 6452) و (6455)

Marfat.com

3310 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ الْمَعْنَى، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ امْرَاَةً، جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنَّهُ كَانَ عَلَى اُمِّهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيهِ عَنْهَا، فَقَالَ: لَوْ كَانَ عَلَى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُقْضَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: اس کی والدہ کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے قضا کرلوں؟، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اگر تمہاری والدہ کے ذمہ قرض ہوتا تو تم اسے ادا کردیتیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں!، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ؟ پھر اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے، کہ اسے ادا کیا جائے۔

3311 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ روزے لازم ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

باب: نذر کو پوری کرنے کے بارے میں جو حکم دیا گیا

3312 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ اَبُو قُدَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ امْرَاَةً، اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلَى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ، قَالَ: اَوْفِي بِنَذْرِكِ قَالَتْ: اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، مَكَانٌ كَانَ يَذْبَحُ فِيهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ لِصَنَمٍ: قَالَتْ: لَا، قَالَ: لِوَثَنٍ، قَالَتْ: لَا، قَالَ: اَوْفِي بِنَذْرِكِ

❀❀ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نذر پوری کرلو اس نے عرض کی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں فلاں جگہ قربانی کروں گی (راوی کہتے ہیں) یہ وہ جگہ تھی جہاں اہل جاہلیت قربانی کیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے بت کے نام پر کرنی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرے بت کے نام پر کرنی ہے اس نے عرض کی: نہیں آپ نے فرمایا: پھر تم اپنی نذر پوری کرلو۔

3313 - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ:

Marfat.com

حَدَّثَنِی اَبُو قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِی ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ، قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّی نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ؟، قَالُوا: لَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِی مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

❁❁ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ ''بوانہ'' کے مقام پر اونٹ قربان کرے گا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں ''بوانہ'' کے مقام پر اونٹ قربان کروں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہاں زمانۂ جاہلیت کا کوئی بت تھا؟ جس کی عبادت ہوتی تھی؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ کفار کی کوئی عید تھی؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنی نذر پوری کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی جو ایسی چیز کے بارے میں ہو جس کا انسان مالک نہیں ہے۔

3314 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيُّ مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِی سَارَّةُ بِنْتُ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيِّ، اَنَّهَا سَمِعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ، قَالَتْ: خَرَجْتُ مَعَ اَبِی فِی حِجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّاسَ، يَقُولُونَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلْتُ اُبِدُّهُ بَصَرِی فَدَنَا اِلَيْهِ اَبِی وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ مَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَّةِ الْكُتَّابِ فَسَمِعْتُ الْاَعْرَابَ وَالنَّاسَ يَقُولُونَ، الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ فَدَنَا اِلَيْهِ اَبِی فَاَخَذَ بِقَدَمِهِ، قَالَتْ: فَاَقَرَّ لَهُ وَوَقَفَ فَاسْتَمَعَ مِنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّی نَذَرْتُ اِنْ وُلِدَ لِی وَلَدٌ ذَكَرٌ اَنْ اَنْحَرَ عَلَى رَاْسِ بُوَانَةَ فِی عَقَبَةٍ مِنَ الثَّنَايَا عِدَّةً مِنَ الْغَنَمِ، قَالَ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهَا قَالَتْ: خَمْسِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ بِهَا مِنَ الْاَوْثَانِ شَیْءٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاَوْفِ بِمَا نَذَرْتَ بِهِ لِلّٰهِ قَالَتْ: فَجَمَعَهَا فَجَعَلَ يَذْبَحُهَا، فَانْفَلَتَتْ مِنْهَا شَاةٌ، فَطَلَبَهَا وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اَوْفِ عَنِّی نَذْرِی فَظَفِرَهَا فَذَبَحَهَا

❁❁ سیدہ میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقع پر میں بھی اپنے والد کے ساتھ گئی، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: یہ اللہ کے رسول ہیں، میں نے پوری توجہ سے آپ کو دیکھا میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اونٹنی پر سوار تھے آپ کے پاس درہ تھا جس طرح مدرسہ کے استادوں کے پاس ہوتا ہے، میں نے دیہاتیوں کے شور وغوغا کی آوازیں سنیں، میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پکڑ لیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم توجہ سے ان کی بات سننے کے لیے ٹھہر گئے، میرے والد نے

عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر میرے گھر بیٹا ہوا تو میں عقبہ میں بوانہ کے سرہانے متعدد بکریاں ذبح کروں

Marfat.com

گا، راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے پچاس کا ذکر کیا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہاں کوئی بت ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ کے نام کی جو نذر مانی ہے اسے پورا کرو۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میرے والد نے ان بکریوں کو اکٹھا کیا اور انہیں ذبح کرنے لگے ان میں سے ایک بکری بھاگ کھڑی ہوئی تو میرے والد نے کہا: اے اللہ! میری نذر کو پورا کروادے، تو انہوں نے اس بکری کو پکڑ لیا اور اسے ذبح کر دیا۔

3315 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ كَرْدَمِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيهَا نَحْوَهُ مُخْتَصَرٌ مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ: هَلْ بِهَا وَثَنٌ، اَوْ عِيدٌ مِنْ اَعْيَادِ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اِنَّ اُمِّي هَذِهِ عَلَيْهَا نَذْرٌ، وَمَشْيٌ اَفَاَقْضِيهِ عَنْهَا، وَرُبَّمَا، قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ، اَنَقْضِيهِ عَنْهَا، قَالَ: نَعَمْ

❀❀ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ،تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہاں کوئی بت ہے؟ یا وہاں زمانہ جاہلیت میں کوئی عید ہوتی تھی؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں، میں نے دریافت کیا: میری اس والدہ کے ذمہ پیدل چلنے کی نذر تھی تو کیا میں اسے پورا کر دوں؟ بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کیا ہم اسے پورا کر دیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابٌ فِي النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ

باب: جو چیز آدمی کی ملکیت میں نہ ہو اس کے بارے میں نذر ماننا

3316 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ، قَالَ: فَاُسِرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَاْخُذُنِي، وَتَاْخُذُ سَابِقَةَ الْحَاجِّ قَالَ: نَاْخُذُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ قَالَ: وَكَانَ ثَقِيفُ قَدْ اَسَرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَقَدْ قَالَ: فِيمَا قَالَ: وَاَنَا مُسْلِمٌ - اَوْ قَالَ: وَقَدْ اَسْلَمْتُ - فَلَمَّا مَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو دَاوُدَ: "فَهِمْتُ هَذَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى نَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اِنِّي مُسْلِمٌ، قَالَ: لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ اَبُو دَاوُدَ: ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ "قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنِّي جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِي، اِنِّي ظَمْاٰنٌ فَاسْقِنِي، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ حَاجَتُكَ اَوْ قَالَ: هَذِهِ حَاجَتُهُ، فَفُودِيَ الرَّجُلُ بَعْدُ بِالرَّجُلَيْنِ، قَالَ: وَحَبَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ، قَالَ: فَاَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِالْعَضْبَاءِ، قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبُوا

Marfat.com

بِهَا، وَاَسَرُوا امْرَاَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ : فَكَانُوا اِذَا كَانَ اللَّيْلُ يُرِيحُونَ اِبِلَهُمْ فِى اَفْنِيَتِهِمْ، قَالَ: فَنَوَّمُوا لَيْلَةً، وَقَامَتِ الْمَرْاَةُ فَجَعَلَتْ تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيرٍ اِلَّا رَغَا حَتَّى اَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ، قَالَ: فَاَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ، قَالَ: فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ لَتَنْحَرَنَّهَا، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ عُرِفَتِ النَّاقَةُ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَجِىءَ بِهَا وَاُخْبِرَ بِنَذْرِهَا فَقَالَ: بِئْسَ مَا جَزَيْتِيهَا - اَوْ جَزَتْهَا - اِنِ اللّٰهُ اَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَالْمَرْاَةُ هَذِهِ امْرَاَةُ اَبِى ذَرٍّ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''عضباء'' نامی اونٹنی بنو عقیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی ملکیت تھی یہ حاجیوں کے آگے جایا کرتی تھی اسے قید کرلیا گیا وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ بندھا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک گدھے پر سوار تھے جس پر چادر پڑی ہوئی تھی اس نے عرض کی: اے محمد! آپ نے مجھے اور حاجیوں کے آگے جانے والی اس اونٹنی کو کس جرم میں پکڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے تمہارے حلیف ثقیف قبیلے کی زیادتی کی وجہ سے تمہیں پکڑا ہے' راوی بیان کرتے ہیں' ثقیف قبیلے کے افراد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو قید کیا ہوا تھا اس نے اس بارے میں جو بھی بات کہنی تھی کہی اور پھر بولا میں مسلمان ہوں' یا شاید اس نے یہ کہا میں اسلام قبول کرتا ہوں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے گزر گئے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہاں پر روایت کا یہ حصہ میں نے امام محمد بن عیسیٰ (ترمذی) رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے' اس شخص نے بلند آواز میں کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت نرم اور مہربان تھے آپ واپس اس کے پاس آئے اور دریافت کیا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اس نے عرض کی: میں مسلمان ہوتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم یہ کہتے ہو تو تم اپنے معاملے کے مالک ہو (یعنی آزاد ہو) اور تم ہر طرح کی کامیابی حاصل کرلو گے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر میں سلیمان نامی راوی کی روایت کی طرف واپس آتا ہوں' اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھوکا ہوں مجھے کھانے کے لئے کچھ دیں میں پیاسا ہوں مجھے پینے کے لئے کچھ دیں راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری ضرورت کی چیزیں ہیں (یعنی تمہاری کھانے پینے کی چیزیں ہیں) پھر اس کے بعد ان دو آدمیوں کے عوض میں اس شخص کو فدیے کے طور پر دیا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عضباء'' کو اپنی سواری کے لئے رکھ لیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ مشرکین نے مدینہ منورہ کے جانوروں پر ڈاکہ ڈالا اور ''عضباء'' کو بھی ساتھ لے گئے جب وہ ان جانوروں کو ساتھ لے کر جا رہے تھے تو انہوں نے ایک مسلمان خاتون کو بھی قیدی بنالیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' جب رات کا وقت ہوا تو انہوں نے اپنے پڑاؤ کی جگہ پر اپنے اونٹوں کو آرام کے لئے چھوڑ دیا اور جب وہ لوگ رات کے وقت سو گئے تو وہ خاتون اٹھی وہ جس بھی اونٹ پہ ہاتھ رکھتی تھی وہ اونٹ آواز نکالتا تھا یہاں تک کہ وہ خاتون ''عضباء'' اونٹنی کے پاس آئی۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ وہ خاتون اس اونٹنی پر سوار ہوئی پھر اس نے اس اونٹنی کے لئے اللہ تعالیٰ کے نام کی یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دے دی تو وہ اس اونٹنی کو قربان کردے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں' جب وہ خاتون مدینہ منورہ پہنچی تو نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کو پہچان لیا گیا' نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع دی گئی' نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے پیغام بھیجا اس خاتون کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا نبی اکرم ﷺ کو اس کی نذر کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: اس اونٹنی کو بہت برا بدلہ ملا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم نے اسے بہت برا بدلہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو اس اونٹنی کی وجہ سے اس لیے نجات دی ہے تاکہ وہ اسے قربان کردے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر کو پورا نہیں کیا جاتا اور اس نذر کو بھی پورا نہیں جاتا جس کا آدمی مالک نہ ہو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ خاتون حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی۔

بَابٌ فِيمَنْ نَذَرَ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ

باب: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ اپنے مال کو صدقہ کردے گا

3317 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ السَّرْحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ، - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُولِهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ: فَقُلْتُ: اِنِّي اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ،

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے یہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے وہ صاحبزادے ہیں جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو یہ انہیں ساتھ لے کر چلا کرتے تھے حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنے مال کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں صدقے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بعض مال کو اپنے پاس رہنے دو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوگا۔ وہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: پھر میں ''خیبر'' میں موجود اپنا حصہ اپنے پاس رہنے دیتا ہوں۔

3318 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تِيبَ عَلَيْهِ اِنِّي اَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي، فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَى خَيْرٌ لَكَ

3317–اسناده صحيح. ابن السَّرْح: هو احمد بن عمرو، وابن وهب: عن عبد الله القرشي، ويونس: هو ابن يزيد الايلي، وابن شهاب: هو الزهري. واخرجه البخاري (2757) (4418)، ومسلم (2769)، والنسائي في "الكبرى" (4747) و (4748) من طريق ابن شهاب الزهري، بهذا الاسناد. ورواية البخاري الثانية وكذا مسلم مطولة. واخرجه الترمذي (3359) من طريق عبد الرزاق،

Marfat.com

❁❁ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی جب توبہ قبول ہوئی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں اپنے مال سے لاتعلق ہوتا ہوں، (اس کے بعد حسب سابق روایت ہے، جو ان الفاظ تک ہے) تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

3319 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ: قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ اَبُو لُبَابَةَ، اَوْ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ، اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي اَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً؟ قَالَ: يُجْزِءُ عَنْكَ الثُّلُثُ.

❁❁ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنی قوم کے اس محلے سے بھی لاتعلق ہو جاؤں جہاں میں نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا اور میں اپنی ساری زمین صدقہ کر دوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک تہائی تمہارے لیے جائز ہو گا۔

3320 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ اَبُو لُبَابَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَالْقِصَّةَ، لِاَبِي لُبَابَةَ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ بَعْضِ بَنِي السَّائِبِ ابْنِ اَبِي لُبَابَةَ، وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ مِثْلَهُ

❁❁ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔

3321 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اِلَى اللّٰهِ اَنْ اَخْرُجَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَنِصْفُهُ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَثُلُثُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَاِنِّي سَاُمْسِكُ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرَ

❁❁ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا ان کے قصے کے بارے میں بیان نقل کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنا تمام مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں صدقے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: نصف کر دیتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: ایک تہائی کر دیتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے عرض کی تو پھر میں ''خیبر'' میں موجود اپنا حصہ اپنے پاس رہنے دیتا ہوں۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ

باب: جو شخص ایسی نذر مانے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو

3322 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ،

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِى هِنْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِى مَعْصِيَةٍ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِى الْهِنْدِ، اَوْقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جسے اس نے متعین نہ کیا ہو تو اس کا کفارہ وہی ہوگا جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جو گناہ سے متعلق ہو تو اس کا کفارہ وہی ہوگا جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا کفارہ وہی ہوگا۔ جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اس نذر کو پورا کر لے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کو وکیع اور نے دیگر راویوں نے' عبداللہ بن سعید بن ابوالہند کے حوالے سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک ''موقوف'' رکھا ہے۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ

باب: جو شخص کوئی نذر مانے لیکن اسے متعین نہ کرے

3323 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْاَزْدِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ يَعْنِى ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِى كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِى الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ، عَنْ عُقْبَةَ،

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نذر کا کفارہ (وہی ہے جو) قسم کا کفارہ ہے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: عمرو بن حارث نے اسے کعب بن علقمہ کے حوالے سے' ابن شماسہ کے حوالے سے' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3324 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ، حَدَّثَهُمْ اَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِى بْنَ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِى كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِمَاسَةَ، عَنْ اَبِى الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

Marfat.com

بَابُ مَنْ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَدْرَكَ الْاِسْلَامِ

باب: جس شخص نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی اور پھر اس نے اسلام قبول کرلیا

3325 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ

❀❀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانۂ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرلو۔

3325-اسناده صحيح . يحيىٰ : هو ابن سعيد القطان. واخرجه البخارى (2032) و (2042) و (2043)، ومسلم (1656) (27)، وابن ماجه (1772) و (2129)، والترمذى (1620)، والنسائى فى "الكبرىٰ" (4744) و (4745) من طريقين عن نافع، به. واخرجه النسائى فى "الكبرىٰ" (4743) من طريق نافع، عن ابن عمر، عن عمر فجعله من مسند عمر. وهذا لا يضر بصحة الحديث. وهو فى "مسند احمد" (255) و (4577)، و"صحيح ابن حبان" (4379) و (4380) و (4381).

Marfat.com

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

خرید وفروخت کے بارے میں روایات

بَابٌ فِي التِّجَارَةِ يُخَالِطُهَا الْحَلْفُ وَاللَّغْوُ

باب: وہ تجارت جس میں قسم اور لغو (بات) مل جائے

3326 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ، قَالَ: كُنَّا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ، فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ،

❀❀ حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں ایجنٹ کہا جاتا تھا، (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور آپ نے ہمیں وہ نام دیا جو اس سے بہتر تھا، آپ نے فرمایا:

اے تاجروں کے گروہ! خرید فروخت میں لغو باتیں اور (غیر ضروری) قسمیں بھی شامل ہو جاتی ہیں، تو تم اس میں صدقہ ملا لیا کرو۔

3327 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِيْ رَاشِدٍ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَعْيَنَ، وَعَاصِمٌ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ، بِمَعْنَاهُ، قَالَ: يَحْضُرُهُ الْكَذِبُ، وَالْحَلْفُ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الزُّهْرِيُّ: اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ، حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، (تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں)

3326–اسناده صحيح. ابو وائل: هو شقيق بن سلمة، والاعمش: هو سليمان بن مِهران، وابو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، ومُسَدَّد: هو ابن مُسرْهَد. واخرجه ابن ماجه (2145)، والترمذى (1250) من طريق ابى معاوية، بهذا الاسناد، وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وهو فى "مسند احمد" (16134).

3327–اسناده صحيح من طريق جامع بن ابى راشد. عاصم: هو ابن ابى النَّجُود، المعروف بابن بهدَلة، وهو حسن الحديث، وعبد الملك بن اعين ضعيف، لكن جامعاً متابعهما ثقة. عبد الله بن محمد الزهرى: هو ابن عبد الرحمن بن المسور بن مَخْرَمة، سفيان: هو ابن عيينة. واخرجه النسائى (3798) من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الاسناد. واخرجه الترمذى (1249) من طريق عاصم بن ابى النجود وحده، به. واخرجه النسائى (3797) من طريق عبد الملك بن اعين وحده، به. واخرجه النسائى (3800) و (4463) من طريق منصور بن المعتمر، و (3799) من طريق مغيرة بن مقسم، كلاهما عن ابى وائل، به.

Marfat.com

"جھوٹ اور قسم (شامل ہو جاتے ہیں)" ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "لغو اور جھوٹ"

بَابٌ فِيْ اسْتِخْرَاجِ الْمَعَادِنِ

باب: معدنیات کو نکالنا

3328 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيْمًا لَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اُفَارِقُكَ حَتّٰى تَقْضِيَنِي، اَوْ تَاْتِيَنِي بِحَمِيلٍ فَتَحَمَّلَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُ بِقَدْرِ مَا وَعَدَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَيْنَ اَصَبْتَ هٰذَا الذَّهَبَ؟ قَالَ: مِنْ مَعْدِنٍ، قَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهَا، وَلَيْسَ فِيْهَا خَيْرٌ فَقَضَاهَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص دس دینار واپس لینے کے لیے اپنے مقروض کے پیچھے پڑ گیا، اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک تمہیں نہیں چھوڑوں گا، جب تک تم میرا قرض ادا نہیں کرتے، یا ایسے شخص کو نہیں لاتے، جو ادائیگی اپنے ذمہ لے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لی، پھر وہ شخص اتنی مقدار کا مال لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جس کا اس نے وعدہ کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تمہیں یہ سونا کہاں سے ملا ہے؟ اس نے کہا: ایک معدن (کان) سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے، اس میں بھلائی نہیں ہے۔ (بعد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا۔

بَابٌ فِيْ اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ

باب: مشتبہ چیزوں سے اجتناب کرنا

3329 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، وَلَا اَسْمَعُ اَحَدًا بَعْدَهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ، وَاَحْيَانًا يَقُوْلُ: مُشْتَبِهَةٌ وَسَاَضْرِبُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلًا، اِنَّ اللّٰهَ حَمَى حِمًى، وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَا حَرَّمَ، وَاِنَّهُ مَنْ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يُخَالِطَهُ، وَاِنَّهُ مَنْ يُخَالِطُ الرِّيبَةَ يُوْشِكُ اَنْ يَجْسُرَ،

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

3329-اسناده صحيح. الشعبي: هو عامر بن شَراحيل، وابن عون: هو عبد الله بن عون بن ارطبان، وابو شهاب: هو عبد ربه بن نافع الحنّاط. واخرجه البخاري (2051)، ومسلم (1599)، والترمذي (1245)، والنسائي (4453) و (5710) من طرق عن عامر الشعبي، به. وهو في "مسند احمد" (18347)، و"صحيح ابن حبان" (721) و (5569).

Marfat.com

''بے شک حلال، واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں (یعنی بعض اوقات راوی ایک لفظ مختلف نقل کرتا ہے) میں تمہارے سامنے اس کی مثال بیان کرتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک چراگاہ مقرر کی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ، اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں، جو شخص چراگاہ کے اردگرد بکریاں چراتا ہے، تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہ (بکریاں) اس چراگاہ کے اندر بھی چلی جائیں۔ جو مشکوک چیزوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے، تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ انہیں پار کر کے (حرام میں) مبتلا ہو جائے''۔

3330 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ عِرْضَهُ وَدِيْنَهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں، بہت سے لوگوں کو ان کا علم نہیں ہے، تو جو شخص مشتبہ چیز سے بچ گیا، اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لیا، اور جو مشتبہ چیز میں مبتلا ہوا، وہ حرام میں بھی مبتلا ہو جائے گا''۔

3331 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ اَبِي خَيْرَةَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ح وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ دَاوٗدَ يَعْنِي ابْنَ اَبِي هِنْدٍ، وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي خَيْرَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اَكَلَ الرِّبَا، فَاِنْ لَمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ قَالَ ابْنُ عِيسٰى: اَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا، جب ایسا شخص کوئی باقی نہیں رہے گا، جو سود نہ کھاتا ہو، (اس وقت) جو شخص اسے نہیں کھاتا ہوگا، تو اس (سود) کا غبار اس تک (ضرور) پہنچے گا''

ابن عیسیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کا کچھ غبار اس تک پہنچے گا''

3332 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ: اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي

3330–اسناده صحيح. زكريا: هو ابن ابى زائدة، وعيسى: هو ابن يونس بن ابى اسحاق السَّبيعى. واخرجه البخارى (52)، ومسلم (1599)، وابن ماجه (3984)، والترمذى (1246) من طريق زكريا بن ابى زائدة، به.

Marfat.com

امْرَاَةٍ فَجَاءَ وَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ، ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ، فَاَكَلُوا، فَنَظَرَ آبَاؤُنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ لُقْمَةً فِيْ فَمِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا، فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَى الْبَقِيعِ يَشْتَرِي لِي شَاةً، فَلَمْ اَجِدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً، اَنْ اَرْسِلْ اِلَيَّ بِهَا بِثَمَنِهَا، فَلَمْ يُوجَدْ، فَاَرْسَلْتُ اِلٰى امْرَاَتِهِ فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطْعِمِيهِ الْاُسَارٰى

❁❁ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے، ایک انصاری (صحابی) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ قبر کے پاس کھڑے ہوکر کھودنے والے کو ہدایات دے رہے تھے: پاؤں کی طرف سے کھلا کرو، سر کی طرف سے کھلا کرو، جب آپ واپس تشریف لائے، تو ایک خاتون کی طرف سے دعوت دینے والا ایک شخص آپ ﷺ کو ملا، تو آپ ﷺ (اس کے ہمراہ) تشریف لے گئے، کھانا لایا گیا، تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا، دیگر حاضرین نے بھی اپنے ہاتھ بڑھائے اور کھانے لگے، ہمارے بڑوں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ ایک لقمہ اپنے منہ میں چبائے

جارہے ہیں، (آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا) تو آپ نے فرمایا: مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس بکری کا گوشت اس کے مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کیا گیا ہے، اس عورت نے پیغام بھجوایا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے (اپنے ملازم کو) بقیع بھیجا، تاکہ وہ میرے لیے بکری خرید لائے، لیکن وہ نہیں ملی، پھر میں نے اسے اپنے پڑوسی کی طرف بھیجا، جس نے ایک بکری خریدی تھی، اسے یہ پیغام دیا، اس کی قیمت کے عوض میں یہ مجھے بھجوادو، تو وہ شخص نہیں ملا، پھر اس کی بیوی کو پیغام بھیجا، تو اس نے (قیمت کے عوض میں) یہ مجھے بھجوائی (شاید قیمت بعد میں ادا کی جانی تھی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ (گوشت) قیدیوں کو کھلا دو۔

بَابٌ فِيْ آكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهِ

باب: سود کھانے اور کھلانے والے کا بیان

3333 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ

3332–اسنادہ قوی من اجل عاصم بن کلیب - وھو ابن شھاب- فھو وابوہ صدوقان لا باس بھما. ابن ادریس: ھو عَبد اللہ. واخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" کما فی "نصب الرایۃ" /4 168، واحمد (22509) و (23465)، والطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" (3005) و (3006) وفی "شرح معانی الاثار" /4 208، والدارقطنی (4763) و (4764) و (4765)، والبیھقی فی "السنن" /5 335، وفی "الدلائل" /6 310 من طرق عن عاصم بن کلیب، بہ.

3333–اسنادہ حسن من اجل سماک -وھو ابن حرب.- زھیر: ھو ابن معاویۃ. واخرجہ احمد (3725)، وابن ماجہ (2277)، والترمذی (1247)، وابن حبان (5025) من طریق سماک بن حرب، بہ. واخرجہ احمد (3881)، والنسائی فی "الکبریٰ" (5512) و (8666)

Marfat.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اسے کھلانے والے، اس کے گواہ، اور اس (کی لین دین کی شرائط وغیرہ) تحریر کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

بَابٌ فِیْ وَضْعِ الرِّبَا

باب: سود کو کالعدم قرار دینا

3334 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا شَبِیْبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَقُوْلُ: اَلَا اِنَّ کُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ، لَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ، لَا تَظْلِمُوْنَ، وَلَا تُظْلَمُوْنَ، اَلَا وَاِنَّ کُلَّ دَمٍ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ، وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُ مِنْهَا، دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ لَیْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَیْلٌ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، قَالُوْا: نَعَمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❁❁ سلیمان بن عمرو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خبردار! جاہلیت سے تعلق رکھنے والا ہر سود کالعدم قرار پاتا ہے، تم (وصول کرنے والوں) کو تمہاری اصل رقم مل جائے گی، نہ تم زیادتی کرو، نہ تمہارے ساتھ زیادتی ہو، زمانہ جاہلیت کا ہر خون کالعدم ہے، میں سب سے پہلے حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں، جو بنولیث میں دودھ پیتے بچے تھے، اور ہذیل قبیلے والوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں، ایسا تین مرتبہ ہوا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا!

بَابٌ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْیَمِیْنِ فِی الْبَیْعِ

باب: خرید و فروخت میں قسم اٹھانے کا ناپسندیدہ ہونا

3335 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، عَنْ یُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ لِیْ ابْنُ الْمُسَیَّبِ: اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَکَةِ، قَالَ ابْنُ السَّرْحِ: لِلْکَسْبِ، وَقَالَ: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قسم اٹھانے سے سودا فروخت ہو جاتا ہے، لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے''

ابن سرح نے لفظ ''کسب'' (کمائی) روایت کیا ہے، یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِی الرُّجْحَانِ فِی الْوَزْنِ وَالْوَزْنِ بِالْاَجْرِ

باب: وزن کرتے ہوئے (دوسرے فریق کے پلڑے کو) بھاری رکھنا، اور معاوضہ لے کر وزن کرنا

3336 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنِیْ سُوَيْدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِیُّ، بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَاَتَيْنَا بِهٖ مَكَّةَ فَجَائَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِیْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ، فَبِعْنَاهُ، وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زِنْ وَاَرْجِحْ،

❁❁ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اور مخرفہ عبدی نے ''ہجر'' سے کپڑا خریدا، ہم اسے لے کر مکہ آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چلتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ سودا طے کیا، تو ہم نے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فروخت کر دیا، وہاں ایک شخص تھا، جو قیمت (کے درہم و دینار میں سونے چاندی کا) وزن کرتا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم وزن کرو اور (ان کو دینے والے) پلڑے کو جھکا دینا (یعنی زیادہ ادائیگی کرنا)۔

3337 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَعْنٰى قَرِيْبٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ بْنِ عُمَيْرَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يُهَاجِرَ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِنُ بِاَجْرٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ، وَالْقَوْلُ قَوْلُ: سُفْيَانَ

❁❁ حضرت ابوصفوان بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے سے پہلے، مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے، تاہم اس میں معاوضے کا وزن کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) □ اسے قیس نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، جس طرح سفیان نے نقل کیا ہے، جبکہ سفیان کا قول ہی قول ہے۔

3338 - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ رِزْمَةَ، سَمِعْتُ اَبِیْ، يَقُوْلُ: قَالَ: رَجُلٌ لِشُعْبَةَ ، خَالَفَكَ سُفْيَانُ، قَالَ: دَمَغْتَنِیْ وَبَلَغَنِیْ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ، قَالَ: كُلُّ مَنْ خَالَفَ سُفْيَانَ، فَالْقَوْلُ: قَوْلُ سُفْيَانَ

❁❁ ابورزمہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو شعبہ سے یہ کہتے ہوئے سنا: سفیان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف نقل کیا ہے، تو انہوں نے فرمایا: میں بھی اس بات پر پریشان ہوں، کیونکہ مجھ تک یحییٰ بن معین کا یہ قول پہنچا ہے: جو بھی سفیان کے برخلاف روایت نقل کرے، تو اس بارے میں سفیان کا قول معتبر ہوگا۔

3339 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: كَانَ سُفْيَانُ اَحْفَظَ مِنِّیْ

Marfat.com

❀❀ وکیع نے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سفیان مجھ سے بڑے ''حافظ الحدیث'' ہیں۔

بَابٌ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ الْمَدِيْنَةِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''ماپنے میں اہل مدینہ کے ماپ کا اعتبار ہوگا''

3340 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَزْنُ وَزْنُ اَهْلِ مَكَّةَ، وَالْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ، وَاَبُوْ اَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، وَافَقَهُمَا فِي الْمَتْنِ، وَقَالَ اَبُوْ اَحْمَدَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مَكَانَ ابْنِ عُمَرَ، وَرَوَاهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ، قَالَ: وَزْنُ الْمَدِيْنَةِ وَمِكْيَالُ مَكَّةَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَاخْتُلِفَ فِي الْمَتْنِ فِيْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وزن، اہل مکہ کا معتبر ہوگا، ماپ، اہل مدینہ کا معتبر ہوگا''

نبی اکرم ﷺ یہی روایت دیگر اسناد سے بھی منقول ہے، ایک راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جگہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا ہے، جبکہ ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وزن، اہل مدینہ کا اور ماپ، اہل مکہ کا معتبر ہوگا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) □ مالک بن دینار سے منقول روایت کا متن مختلف ہے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الدَّيْنِ

باب: قرض کی اہمیت کا بیان

3341 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سَمْعَانَ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَاهُنَا اَحَدٌ، مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: هَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: هَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ؟ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَنْوِهْ بِكُمْ اِلَّا خَيْرًا، اِنَّ صَاحِبَكُمْ مَاْسُوْرٌ بِدَيْنِهِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ اَدَّى عَنْهُ حَتّٰى مَا بَقِيَ اَحَدٌ يَطْلُبُهُ بِشَيْءٍ،

3341–واخرجه عبد الرزاق (15263)، واحمد (20231) و (20233)، وابنه عبد الله فی زیاداته علی "المسند" (20234)، والنسائی (4685)، والرویانی فی "مسنده" (845) والطبرانی فی "الکبیر" (6755)، والحاکم /2 26، والمزی فی "تهذیب الکمال" /12 136 137

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: سَمْعَانُ بْنُ مُشَنِّجٍ

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہے؟'' کسی نے جواب نہیں دیا، آپ نے دریافت کیا: ''یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہے؟'' پھر کسی نے جواب نہیں دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت کیا: ''یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہے؟'' تو ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے پہلے دومرتبہ میں جواب کیوں نہیں دیا؟ میں نے لوگوں کے بارے میں صرف بھلائی کا ہی ارادہ کیا تھا، تمہارے ایک ساتھی کو قرض کی وجہ سے پکڑ لیا گیا ہے، (راوی کہتے ہیں) میں نے اس شخص کو دیکھا کہ اس نے، اس (مقروض) کی طرف سے ادائیگی کردی، یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا، جو اس (مقروض سے) کوئی مطالبہ کررہا ہو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راوی کا نام سمعان بن مشنج ہے۔

3342 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، يَقُوْلُ: عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا، اَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ کبیرہ گناہ، جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی جب اس کی بارگاہ میں حاضر ہو (یعنی فوت ہو) تو اس کے ذمہ ایسا قرض ہو، جس کی ادائیگی کے لیے اس نے کچھ نہ چھوڑا ہو''۔

3343 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ عَلٰى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاُتِيَ بِمَيِّتٍ، فَقَالَ: اَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، دِيْنَارَانِ، قَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ: هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ، فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کسی شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے، جس کے ذمہ قرض ہو، ایک مرتبہ ایک میت لائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! دو دینار ہیں،

3343–اسناده صحيح، وهو فى "مصنف عبد الرزاق" (15257)، ومن طريقه اخرجه النسائى (1962). وهو فى "صحيح ابن حبان" (3064). واخرجه البخارى (5371)، ومسلم (1619)، وابن ماجه (2415)، والترمذى (1093)، والنسائى (1963) من طرق عن الزهرى، عن ابى سلمة، عن ابى هريرة. ومثل هذا الاختلاف لا يضر، لانه اختلاف فى تعيين صحابى، وهم كلهم عدول. وهو فى "مسند احمد" (7899) و (9848)، و"صحيح ابن حبان"، (3063).

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ (تم لوگ خود) ادا کرلو، حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ان (کی ادائیگی) میرے ذمہ ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اس (مرحوم) کی نماز جنازہ ادا کی۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتوحات عطا کردیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں ہر مومن کی جان سے زیادہ اس کے قریب ہوں، تو جو شخص قرض چھوڑ کر جائے گا، اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی، اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا، وہ اس کے ورثاء کا ہوگا"۔

3344 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، رَفَعَهُ، قَالَ عُثْمَانُ: وحَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، قَالَ: اشْتَرَى مِنْ عِيْرٍ تَبِيْعًا وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ فَاُرْبِحَ فِيْهِ فَبَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِالرِّبْحِ عَلٰى اَرَامِلِ بَنِی عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَقَالَ: لَا اَشْتَرِی بَعْدَهَا شَيْئًا اِلَّا وَعِنْدِی ثَمَنُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ایک قافلے والوں سے کوئی چیز خریدی، اس کی قیمت (اس وقت) آپ ﷺ کے پاس نہیں تھی، پھر اس چیز پر آپ ﷺ کو منافع کی پیشکش کی گئی، تو آپ ﷺ نے اسے فروخت کردیا، آپ ﷺ نے وہ منافع بنوعبدالمطلب کی بیوہ عورتوں پر خرچ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

"اس کے بعد میں کوئی چیز اسی وقت خریدوں گا، جب اس کی قیمت میرے پاس ہوگی"

بَابٌ فِی الْمَطْلِ

باب: (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا

3345 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ، وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِیءٍ فَلْيَتْبَعْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"خوشحال شخص کا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور جب کسی (قرض خواہ) کو کسی خوشحال شخص کے حوالے کیا جائے، تو اسے اس (خوشحال) کے پیچھے جانا چاہیے"۔

بَابٌ فِیْ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: اچھے طریقے سے (قرض کی واپسی کا) تقاضا کرنا

3346 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِی رَافِعٍ، قَالَ: اسْتَسْلَفَ

3346–اسناده صحيح . وهو فی "موطا مالك" /2 .680 واخرجه مسلم (1600)، وابن ماجه (2285)، والترمذی (1366) والنسائی (4617) من طريق زيد بن اسلم، به. وهو فی "مسند احمد" (27181).

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا ، فَجَائَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَقْضِىَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ، فَقُلْتُ: لَمْ اَجِدْ فِى الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِهِ اِيَّاهُ، فَاِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

❁❁ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، ادھار کے طور پر، ایک جوان اونٹ خرید لیا، پھر صدقہ کے اونٹ آپ کی خدمت میں آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس شخص کو جوان اونٹ ادا کروں، میں نے عرض کی: مجھے تمام اونٹوں میں صرف ایک رباعی اونٹ بہتر لگا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہی اسے دیدو، کیونکہ لوگوں میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں، جو زیادہ اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں''۔

3347 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ لِى عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِىْ وَزَادَنِى

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قرض واپس لینا تھا، تو آپ نے مجھے ادائیگی کردی، اور مزید ادائیگی بھی کی۔

بَابٌ فِى الصَّرْفِ

باب: بیع صرف کا بیان

3348 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِىُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا، اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا، اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

❁❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین سود ہے، البتہ اگر نقد ہو (تو حکم مختلف ہے) گندم کے عوض میں گندم کا لین دین سود ہے، البتہ اگر نقد ہو (تو حکم مختلف ہے) کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہے، البتہ اگر نقد ہو (تو حکم مختلف ہوگا) جو کے عوض میں جو کا لین دین سود ہے، البتہ اگر نقد ہو (تو حکم مختلف ہے)''۔

3349 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّىِّ، عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِىِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

3348–اسناده صحيح. وهو فى "موطا مالك" /2 636 - 637، ومن طريقه اخرجه البخارى (2174) وقد جاء فى روايات "صحيح البخارى" لطريق مالك عدا روايةٍ لابى ذر الهروى: "الذهب بالذهب"، وفيه رد على ابن عبد البر فى "التمهيد" /6 282 فيما ادعاه من عدم الاختلاف عن مالك فى هذا الحديث، لان الراوى عن مالك عند البخارى عبد الله ابن يوسف التِّنِّيسى، وهو من رواة "الموطا"، وتابعه عبد الله بن وهب -وهو من رواة "الموطا" كذلك- عند ابى عوانة (5383)، وسويد بن سعيد عند ابى يعلى (234). واخرجه البخارى (2134)، ومسلم (1586)، وابن ماجه (2253) و (2259)، والنسائى (4558)

Marfat.com

الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدْيٌ بِمُدْيٍ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ، فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى، وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ، بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ اَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ، وَاَمَّا نَسِيئَةً فَلَا، وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ، وَالشَّعِيْرُ اَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ، وَاَمَّا نَسِيئَةً فَلَا،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، بِاِسْنَادِهِ،

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سونے کے عوض میں سونے، خواہ ڈلی ہو یا ڈھلا ہوا ہو، چاندی کے عوض میں چاندی، خواہ ڈلی ہو یا ڈھلا ہوا ہو، گندم کے عوض میں گندم، جبکہ مدی (مخصوص پیمانہ) کے بدلے مدی ہو، جَو کے عوض میں جَو جبکہ مدی کے بدلے میں مدی ہو، کھجور کے عوض میں کھجور، جبکہ مدی کے بدلے میں مدی ہو، نمک کے عوض میں نمک جبکہ مدی کے بدلے میں مدی ہو، (ان سب کا نقد اور برابر، برابر لین دین کیا جا سکتا ہے) جو شخص زیادہ ادائیگی کرے یا زیادہ کا طلب گار ہو، وہ سود کا کام کرے گا۔

چاندی کے عوض میں سونے کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ چاندی زیادہ ہو، اور یہ لین دین نقد ہو، البتہ اگر ادھار ہو تو (جائز) نہیں ہوگا، جَو کے عوض میں گندم کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ جو زیادہ ہو، اور لین دین نقد ہو، اگر ادھار ہو تو یہ جائز نہیں ہے"۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3350 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخَبَرِ يَزِيْدُ، وَيَنْقُصُ وَزَادَ قَالَ: فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا، كَيْفَ شِئْتُمْ، اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، تاہم اس کے الفاظ میں کمی وبیشی ہے، اور یہ الفاظ زائد ہیں:

"جب یہ اصناف ایک دوسرے سے مختلف ہوں، تو تم جیسے چاہو، انہیں فروخت کرو، جبکہ لین دین نقد ہو"

بَابٌ فِيْ حِلْيَةِ السَّيْفِ تُبَاعُ بِالدَّرَاهِمِ

باب: تلوار پر لگے ہوئے زیور (سونے چاندی کو) درہم کے عوض میں فروخت کرنا

3351 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ، عَنْ حَنَشٍ،

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَابْنُ مَنِيعٍ فِيْهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ اَوْ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَتّٰى تُمَيَّزَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَتّٰى تُمَيَّزَ بَيْنَهُمَا، قَالَ: فَرَدَّهُ حَتّٰى مُيِّزَ بَيْنَهُمَا وقَالَ ابْنُ عِيسٰى: اَرَدْتُّ التِّجَارَةَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَكَانَ فِيْ كِتَابِهِ الْحِجَارَةُ فَغَيَّرَهُ، فَقَالَ: التِّجَارَةُ

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہار لایا گیا، جس میں سونا اور نگینے لگے ہوئے تھے، (ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) سونے کے ساتھ نگینے جڑے ہوئے تھے، ایک شخص نے اسے نو یا شاید سات دینار کے عوض میں خریدا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں جب تک تم اس (سونے) اور اس (نگینوں) کو الگ الگ نہیں کرتے، اس شخص نے عرض کی: میں نے عرض کی: پتھر (یعنی نگینے) کو خریدنے کا ارادہ کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں، جب تک تم ان دونوں کو الگ الگ نہیں کرتے، (یہ سودا درست نہیں ہوگا۔)

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان کے رجسٹر میں لفظ ''حجارۃ'' (نگینے) ہی تھا، لیکن پھر انہوں نے اسے بدل کر لفظ ''تجارۃ'' کر دیا۔

3352 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِيْ شُجَاعٍ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ، وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا، فَوَجَدْتُّ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقعہ پر میں نے بارہ دینار کے عوض میں ایک ہار خریدا، جس میں سونا اور نگینے تھے، میں نے انہیں الگ الگ کیا، تو ان کی قیمت بارہ دینار سے زیادہ بنتی تھی، میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ نے فرمایا: انہیں اس وقت تک فروخت نہیں کیا جا سکتا، جب تک انہیں علیحدہ، علیحدہ نہیں کر لیا جاتا۔

3353 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنِ الْجُلَاحِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُوْدَ الْاُوقِيَّةَ مِنَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارِ، قَالَ: غَيْرُ قُتَيْبَةَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، - ثُمَّ اتَّفَقَا -، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقعہ پر، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم ایک اوقیہ سونا، ایک دینار کے عوض میں خرید لیتے تھے، (یعنی راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) دو یا تین دینار کے عوض میں خرید لیتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سونے کے عوض میں، سونے کو صرف اسی وقت فروخت کرو، جب دونوں طرف برابر، برابر وزن ہو''۔

بَابٌ فِیْ اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الوَرِقِ

باب: چاندی کی جگہ سونا وصول کرنا

3354 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ، الْمَعْنٰی وَاحِدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِیْعِ فَاَبِیْعُ بِالدَّنَانِیْرِ، وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَاَبِیْعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِیْرَ، آخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ وَاُعْطِی هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِیْ بَیْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رُوَیْدَكَ اَسْاَلُكَ اِنِّیْ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِیْعِ فَاَبِیْعُ بِالدَّنَانِیْرِ، وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَاَبِیْعُ بِالدَّرَاهِمِ، وَآخُذُ الدَّنَانِیْرَ آخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ وَاُعْطِی هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ یَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَیْنَكُمَا شَیْءٌ''

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں، بقیع میں اونٹوں کی خرید وفروخت کرتا تھا، بعض اوقات میں دینار وں کے عوض میں فروخت کرتا اور درہم وصول کر لیتا، اور کبھی درہم کے عوض میں فروخت کرتا اور دینار وصول کر لیتا، میں اس کی جگہ وہ وصول کر لیتا، یا اس کی جگہ یہ ادا کر دیتا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھنا تھا، میں بقیع میں اونٹوں کی خرید وفروخت کرتا ہوں، دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں لیکن اس کی جگہ درہم وصول کر لیتا ہوں، یا درہم کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور اس کی جگہ دینار لے لیتا ہوں۔ میں اِس کی جگہ وہ وصول کر لیتا ہوں یا اُس کی جگہ یہ ادا کر دیتا ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ تم نے اس دن کے بھاؤ کے حساب سے لین دین کیا ہو، اور تم دونوں فریقوں کے جدا ہونے سے پہلے حساب بے باق ہو جائے (بعد میں کوئی ادائیگی نہ کرنی ہو)''۔

3355 - حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ سِمَاكٍ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ وَالْاَوَّلُ اَتَمُّ لَمْ یَذْكُرْ بِسِعْرِ یَوْمِهَا

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم پہلی روایت زیادہ مکمل ہے، اس راوی نے ''اس دن کے بھاؤ'' کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِی الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیئَةً

باب: جانور کے عوض میں جانور کا ادھار سودا کرنا

3356 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیئَةً

Marfat.com

❁❁ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے عوض میں، جانور کو ادھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

3357 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتْ الْاِبِلُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ فِيْ قِلَاصِ الصَّدَقَةِ، فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر تیار کرنے کا حکم دیا، تو اُونٹ کم پڑ گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں، ہدایت کی، کہ وہ اس وقت تک کے لیے ادھار اونٹ لے لیں، جب تک زکوٰۃ کے اونٹ نہیں آتے، تو انہوں نے زکوٰۃ کے اونٹ آنے تک، (ادھار کے طور پر) دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ حاصل کیا۔

بَابٌ فِيْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

باب: اس کا بیان، جبکہ دست بدست لین دین ہو

3358 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ، اَنَّ اللَّيْثَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى عَبْدًا بِعَبْدَيْنِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلاموں کے عوض میں ایک غلام خریدا۔

3356–صحيح لغيره، وهذا اسناد رجاله ثقات الا ان الحسن -وهو البصرى- لم يصرح بسماعه من سمرة. قتادة: هو ابن دعامة، وحماد: هو ابن سلمة. واخرجه ابن ماجه (2270)، والترمذى (1281)، والنسائى (4620) من طريق قتادة، به. وهو فى "مسند احمد" (20143). وله شاهد من حديث جابر بن عبد الله عند احمد (14331)، وابن ماجه (2271) وآخر من حديث ابن عُمر عند الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" /4 60

3357–حديث حسن، وهذا اسناد فيه ضعف واضطراب كما بيناه فى "مسند احمد" (6593). عَمرو بن حريش مجهول، لكنه متابع. حفص بن عمر: هو ابو عمر الحوضى. واخرجه الدارقطنى (3054) و (3055)، والحاكم /2 56 - 57، والبيهقى /5 287 288

3358–اسناده صحيح. وعنعنة اى الزبير هنا محمولة على الاتصال لانها من رواية الليث -وهو ابن سعد- عنه، ولم يرو عنه الليث بن سعد الا ما ثبت لديه انه سمعه من جابر كما بينه ابن حزم فى "المحلى" /7 396. واخرجه مسلم (1602)، والترمذى (1283) و (1686)، والنسائى (4184) و (4621) من طريق الليث بن سعد، به. وهو فى "مسند احمد" (14772)، و"صحيح ابن حبان" (4550).

Marfat.com

بَابٌ فِي التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

باب: کھجور کے عوض میں (کھجور کے) پھل کو فروخت کرنا

3359 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: اَيُّهُمَا اَفْضَلُ، قَالَ: الْبَيْضَاءُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ؟ قَالُوا نَعَمْ، فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، نَحْوَ مَالِكٍ

❀❀ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: زید ابوعیاش نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے، جَو کی ایک قسم کو جَو کی دوسری قسم کے عوض میں، فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: ان دونوں میں زیادہ بہتر کون سے ہیں؟ زید نے جواب دیا: سفید والے، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کر دیا، اور فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تازہ کھجور کے عوض میں، خشک کھجور کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تازہ کھجور جب خشک ہو جائے تو کیا وہ کم ہو جاتی ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3360 - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا عَيَّاشٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ مَوْلًى لِبَنِي مَخْزُوْمٍ، عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض، تازہ کھجور کو ادھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِي الْمُزَابَنَةِ

باب: مزابنہ (کے احکام)

3361 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ

Marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا، وَعَنْ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے عوض میں، درخت پر لگے ہوئی کھجور کو، ماپ کر، فروخت کرنے سے منع کیا ہے، اور کشمش کے عوض میں، انگور کو ماپ کر فروخت کرنے سے منع کیا ہے، اور گندم کے عوض میں کھیت میں (موجود گندم) کو ماپ کر فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا

باب: ''عرایا'' کو فروخت کرنا

3362 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ

❁❁ خارجہ بن زید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک یا تازہ کھجوروں کے عوض میں، عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

3363 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا

❁❁ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے عوض میں (درخت پر لگے ہوئے کھجور کے) پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ہے، کہ اندازے کے تحت اسے فروخت کیا جا

3361–اسناده صحيح. عُبيد الله: هوْ ابن عمر العمرى، وابن ابى زائدة: هو يحيىٰ ابن زكريا بن ابى زائدة. واخرجه بنحوه البخارى (2171) و (2172) و (2185) و (2205)، ومسلم (1542)، وابن ماجه (2265)، والنسائى (4533) و (4534) و (4549) من طرق عن نافع، به. وجاء عندهم جميعاً ان رسول الله -صلى الله عليه وسلم- نهى عن بيع المزابنة، والمزابنة ان يبيع ... وهو فى "مسند احمد" (4490)، و"صحيح ابن حبان" (4998).

3362–اسناده صحيح. ابن شهاب: هو محمد بن مُسلم بن عُبيد الله الزهرى، ويونس: هو ابن يزيد الايلى، وابن وهب: هو عَبد الله. واخرجه النسائى (4537) من طريق عبد الله بن وهب، بهذا الاسناد. واخرجه البخارى (2173) و (2184)، ومسلم (1539)، وابن ماجه (2268) و (2269)، والترمذى (1346) و (1347) و (1350)، والنسائى (4532) و (4536) و (4538 - 4540) من طريق عبد الله بن عمر بن الخطاب، عن زيد بن ثابت. ووقع عند البخارى فى الموضع الثانى ومسلم فى بعض طرقه والنسائى (4540) زيادة: ولم يرخص فى غير ذلك. وهو فى "مسند احمد" (4490)، و"صحيح ابن حبان" (5004).

3363–اسناده صحيح. ابن عُيينة: هو سفيان، ويحيىٰ بن سعيد: هو الانصارى. واخرجه البخارى (2191)، ومسلم (1540)، والنسائى (4542) من طريق يحيىٰ بن سعيد الانصارى، به. واخرجه البخارى (2384)، ومسلم (1540)، والترمذى (1351)، والنسائى (4543) من طريق الوليد بن كثير، عن بُشير بن يسار، عن رافع بن خديج وسهل بن ابى حثمة. واخرجه مسلم (1540)

Marfat.com

سکتا ہے، تا کہ وہ لوگ تازہ کھجوریں کھا سکیں۔

بَابٌ فِیْ مِقْدَارِ الْعَرِیَّةِ

باب: ''عریہ'' کی مقدار

3364 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ مَوْلٰى ابْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ، قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَقَالَ لَنَا الْقَعْنَبِیُّ: فِيمَا قَرَاَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ وَاسْمُهٗ قُزْمَانُ، مَوْلٰى ابْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ، اَوْ فِیْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: حَدِيْثُ جَابِرٍ، اِلٰى اَرْبَعَةِ اَوْسُقٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق سے کم میں (راوی کو شک ہے یا شاید) پانچ وسق تک میں، عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث میں ''چار وسق'' کا ذکر ہے۔

بَابُ تَفْسِيْرِ الْعَرَايَا

باب: ''عرایا'' کی وضاحت

3365 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ، اَنَّهٗ قَالَ: الْعَرِيَّةُ الرَّجُلُ يُعْرِی النَّخْلَةَ، اَوِ الرَّجُلُ يَسْتَثْنِیْ مِنْ مَالِهِ النَّخْلَةَ، اَوِ اثْنَتَيْنِ يَاْكُلُهَا فَيَبِيْعُهَا بِتَمْرٍ

❀❀ عبدربہ بن سعید انصاری بیان کرتے ہیں:

عریہ سے مراد یہ ہے: کوئی شخص کسی کو کھجور کا کوئی درخت (یعنی اس کا پھل بلا معاوضہ) دیدے، یا کوئی شخص اپنے مال (یعنی باغ میں) سے کھجور کے ایک یا دو درختوں کا استثناء کر لے، تا کہ وہ خود اسے کھائے، اور پھر وہ کھجوروں کے عوض میں اسے فروخت کر دے۔

3366 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: الْعَرَايَا اَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ النَّخَلَاتِ، فَيَشُقُّ عَلَيْهِ اَنْ يَقُوْمَ عَلَيْهَا فَيَبِيْعُهَا، بِمِثْلِ خَرْصِهَا

❀❀ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں: ''عرایا'' یہ ہے کہ کوئی شخص، کسی دوسرے شخص کو کھجور کے کچھ درخت ہبہ کر دے، اور پھر اس دوسرے شخص کا، ان درختوں کی دیکھ بھال کے لیے (پہلے شخص کے باغ میں آنا) اسے گراں محسوس ہو، تو وہ اندازے کے تحت اتنی کھجوروں کے عوض میں، اسے فروخت کر دے۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کا سودا کرنا

3367 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کنندہ اور خریدار، دونوں کو منع کیا ہے۔

3368 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ، وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ، وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے زرد ہو جانے سے پہلے، بالی کے سفید ہو جانے سے پہلے، جبکہ وہ آفت سے محفوظ ہو جائے، (اس سے پہلے) اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کنندہ اور خریدار، (دونوں) کو منع کیا ہے۔

3369 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ، حَتّٰى تُقَسَّمَ، وَعَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تُحْرَزَ مِنْ كُلِّ عَارِضٍ، وَاَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، تقسیم سے پہلے، مال غنیمت فروخت کرنے، ہر طرح کی آفت سے محفوظ ہونے سے پہلے کھجوروں کے درخت (پر لگی ہوئی کھجوریں) فروخت کرنے، اور آدمی کے حزام (کپڑے کو باندھے) بغیر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

3370 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ، حَتّٰى تُشْقِحَ قِيلَ وَمَا تُشْقِحُ، قَالَ: تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے مشقح ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے، دریافت کیا گیا: مشقح ہونے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ سرخ یا زرد ہو کر کھانے کے قابل ہو جائے۔

3368-اسناده صحيح، ايوب : هو ابن ابى تميمة السختيانى، وابن عُلية: هو اسماعيل بن ابراهيم بن مقسم، المعروف بابن عُلية . واخرجه مسلم (1535)، والترمذى (1270)، والنسائى (4520) من طريق اسماعيل ابن علية، بهذا الاسناد . وهو فى "مسند احمد" (4493)، و"صحيح ابن حبان" (4994).

Marfat.com

3371 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کے سیاہ ہونے (یعنی پک جانے) سے پہلے اسے فروخت کرنے، اور دانے کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

3372 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي يُوْنُسُ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ الثِّمَارَ، قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، فَاِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ، قَالَ الْمُبْتَاعُ: قَدْ اَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ وَاَصَابَهُ قُشَامٌ وَاَصَابَهُ مُرَاضٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّوْنَ بِهَا فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَالْمَشُورَةِ يُشِيْرُ بِهَا فَاِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ

❀❀ یونس بیان کرتے ہیں: میں نے ابوزناد سے، پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے، اور اس بارے میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے، اس کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا:

عروہ بن زبیر نے حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''پہلے لوگ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے، اس کا سودا کر لیتے، جب لوگ پھل اتارتے (یعنی اس کا وقت آتا) اور تقاضا کرنے والے آجاتے، تو خریدار کہتا: پھل کو ''دمان'' لاحق ہوگئی ہے، اسے ''قشام'' لاحق ہوگئی ہے، اسے ''مراض'' لاحق ہوگئی ہے، یہ مختلف طرح کی عافات تھیں، جن کو بنیاد بنا کر لوگ (رقم کی ادائیگی میں) لیت ولعل کیا کرتے تھے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس نوعیت کے کئی مقدمات آنے لگے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس صورتحال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، انہیں مشورہ دیتے ہوئے فرمایا:

''اگر تم اس سے باز نہیں آتے، تو پھر تم لوگ پھل اس وقت تک فروخت نہ کرو، جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے'' اس کی وجہ لوگوں کے مقدمات اور ان کے اختلافات تھے۔

3373 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ

3371–اسناده صحيح. حميد: هو ابن ابى حميد الطويل، وابو الوليد: هو هشام ابن عبد الملك الطيالسى، والحسن بن على: هو الخلال. واخرجه ابن ماجه (2217)، والترمذى (1272) من طرق عن حماد بن سلمة، به. وهو فى "مسند احمد" (13314)، و"صحيح ابن حبان" (4993).

3372–حديث حسن، عنبسة بن خالد -وهو الايلى- متابع. وقال احمد بن صالح المصرى فيما نقله الخطيب فى "تاريخه" 4/ 198: حدثت احمد بن حنبل بحديث زيد ابن ثابت فى بيع الثمار، فاعجبه واستزادنى مثله. واخرجه الدارقطنى (2833)، والخطيب فى تاريخه، 4/ 198 من طريق ابى داود، بهذا الاسناد. واخرجه ابو عوانة (5041)، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 4/ 28، والدارقطنى (2833) و (2946)، والبيهقى 5/ 301

Marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا يُبَاعُ اِلَّا بِالدِّينَارِ اَوْ بِالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو اس کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے، فروخت کرنے سے منع کیا ہے، اور یہ کہ اسے دینار و درہم کے عوض میں ہی فروخت کیا جائے، البتہ ''عرایا'' کا حکم مختلف ہے۔

بَابٌ فِيْ بَيْعِ السِّنِيْنِ

باب: کئی سال (بعد ادائیگی کی شرط پر) سودا کرنا

3374 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ، وَوَضَعَ الْجَوَائِحَ، قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: لَمْ يَصِحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّلُثِ شَيْءٌ، وَهُوَ رَاْيُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی (غیر معین) سالوں کے بعد ادائیگی کی شرط پر سودا کرنے سے منع کیا ہے، اور آپ نے آفت لاحق ہونے سے، ہونے والے نقصان (کے حساب سے قیمت کی ادائیگی میں سے کچھ حصہ) معاف کروایا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) (آفت لاحق ہونے پر) ایک تہائی (رقم کی معافی) کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کچھ منقول نہیں ہے، یہ اہل مدینہ کی رائے ہے۔

3375 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

3373-اسناده صحيح . عطاء : هو ابن ابى رباح، وابن جريج : هو عبد الملك بن عبد العزيز بن جُريج، وسفيان : هو ابن عيينة . واخرجه البخارى (2189) و (2381)، ومسلم باثر (1543)، وابن ماجه (2216)، والنسائى (3879) و (4523) و (4524) و (4550) من طريق ابن جريج، به. وقرن البخارى فى الموضع الاول ومسلم فى احدى رواياته، والنسائى فى الموضعين الاول والثالث بعطاء ابا الزبير، وهو محمد بن مسلم بن تدرس المكى. واخرجه البخارى (1487)، ومسلم باثر (1543) من طريقين عن عطاء بن ابى رباح، به . ولفظ رواية مسلم كرواية سعيد بن ميناء السالفة عند المصنف برقم (3370). واخرج مسلم باثر (1543) من طريق ابى الزبير وسعيد بن ميناء والنسائى (4634) من طريق ابى الزبير، كلاهما، عن جابر ... ورَخَّص فى العرايا . قلنا : يعنى رسول الله -صلَّى الله عليه وسلم.- وهو فى "مسند احمد" (14358) و (14876)، و "صحيح ابن حبان" (4992).

3374-اسناده صحيح. حُميد الاعرج.: هو ابن قيس المكى، وسفيان : هو ابن عُيينة. واخرج الشطر الاول منه وهو النهى عن بيع السنين : مسلم باثر (1543)، وابن ماجه (2218)، والنسائى (4531) و (4627) من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الاسناد. واخرجه مسلم باثر (1543) من طريق عطاء بن ابى رباح، عن جابر . وهو فى "مسند احمد " (14325)، و"صحيح ابن حبان" (4995).

3375-اسناده صحيح. ابو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرس المكى - وان لم يصرح بالسماع متابع كما فى الطريق السابق، وكما سياتى. ايوب: هو ابن ابى تميمة السختيانى. وحماد: هو ابن زيد، ومسدَّد: هو ابنُ مُسرهَد. واخرجه مسلم باثر (1543) من طريق حماد بن زيد، بهذا الاسناد، بلفظ : نهى رسول الله -صلَّى الله عليه وسلم- عن المحاقلة والمزابنة والمعاومة والمخابرة . وسياتى ذكر هذه البيوع بهذا الاسناد عند المصنف (3404).

Marfat.com

اللّٰهِ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ: اَحَدُهُمَا: بَيْعُ السِّنِيْنَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''معاومہ'' (کئی سال کے بعد ادائیگی) کے سودے سے منع کیا ہے۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کئی سال (کے بعد ادائیگی) کے سودے (سے منع کیا ہے)

بَابٌ فِیْ بَيْعِ الْغَرَرِ

باب: دھوکے کا سودا

3376 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ زَادَ عُثْمَانُ وَالْحَصَاةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے، عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: کنکریوں (کے ذریعے طے پانے) والے سودے (سے منع کیا ہے)۔

3377 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، وَهٰذَا لَفْظُهُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ، اَمَّا الْبَيْعَتَانِ: فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ، وَاَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يُحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ، اَوْ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَیْءٌ،

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے سودوں اور دو طرح کے لباس سے منع کیا ہے، جہاں تک دو طرح کی بیع کا تعلق ہے تو وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں، جہاں تک دو طرح کے لباس کا تعلق ہے، تو وہ اشتمال صماء اور آدمی کا ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر اس طرح لپیٹنا ہے کہ اس کی شرمگاہ بے پردہ ہو، (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی شرمگاہ پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

3378 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ زَادَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ: اَنْ

3376–اسناده صحيح. الاعرج: هو عبد الرحمن بن هُرمز، وابو الزناد: هو عبد الله ابن ذكوان، وعُبيد الله: هو ابن عمر العُمری، وابن ادريس: هو عَبد الله. واخرجه مسلم (1513)، وابن ماجه (2194)، والترمذی (1274)، والنسائی (4518) من طريق عُبيد الله بن عمر، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (7411)، و"صحيح ابن حبان" (4951).

3377–اسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة. واخرجه البخاری (6284)، وابن ماجه (2170) و (3559)، والنسائی (4512) و (5341) من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الاسناد. وفرق ابن ماجه والنسائی اللبستين عن البيعتين. واخرجه مختصراً بذكر اللبستين البخاری (367) و (5822)، والنسائی (5340) من طريق عُبيد الله بن عبد الله، والبخاری (1991) من طريق يحيٰى بن عمارة المازنی، كلاهما عن ابی سعيد الخدری. وهو فی "مسند احمد" (11022) و (11023).

Marfat.com

يَشْتَمِلَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، وَيُبْرِزُ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُوْلَ: اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَالْمُلَامَسَةُ: اَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهٖ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ، فَاِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ،

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اشتمال صماء یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو یوں لپیٹے کہ وہ کپڑے کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر رکھے اور دائیں پہلو کو ظاہر رکھے۔''

منابذہ یہ ہے: آدمی یہ کہے: جب میں نے یہ کپڑا تمہاری طرف پھینک دیا تو سودا طے شمار ہوگا۔

ملامسہ یہ ہے: جب آدمی اس (کپڑے کو) چھولے، حالانکہ اس نے اسے کھولا یا پلٹا نہ ہو، تو چھونے سے ہی بیع لازم ہو جائے۔

3379 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے، (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) جو سفیان اور عبدالرزاق کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

3380 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ ،

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ کے حمل والی بیع سے منع کیا ہے۔

3381 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ، اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ بَطْنَهَا، ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِيْ نُتِجَتْ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: (راوی کہتے ہیں) ''حاملہ کے حمل'' سے مراد یہ ہے، جب اونٹنی بچہ پیدا کرے گی، پھر وہ پیدا ہونے والی اونٹنی جب حاملہ ہوگی، (اس

3378–اسناده صحيح. معمر: هو ابن راشد، وعبد الرزاق: هو ابن همام، والحسن ابن علی: هو الخلال. واخرجه البخاری (2147)، والنسائی (4515) من طريق معمر بن راشد، بهذا الاسناد. واقتصرا علی ذكر اللبستين مع البيعتين لكن دون بيان اللبستين. وهو فی "مسند احمد" (11024)، و"صحيح ابن حبان" (4976) و (5437).

3380–اسناده صحيح. وهو فی "موطا مالك" /2 653 وفيه زيادة: وكان بيعاً يتبايعه اهل الجاهلية كان الرجل يبتاع الجزور الی ان تنتج الناقة ثم تنتج التی فی بطنها. واخرجه البخاری (2143) و (2256)، ومسلم (1514)، والترمذی (1273)، والنسائی (4624) و (4625) من طرق عن نافع، به. وعند البخاری والنسائی فی الموضع الثانی -وهما من طريق مالك- الزيادة المشار اليها. واخرجه ابن ماجه (2197)، والنسائی (4623)

وقت ادائیگی کی جائے گی)۔

بَابٌ فِيْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ

باب: مجبور شخص کا خرید وفروخت کرنا

3382 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَامِرٍ، - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ - حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، - اَوْ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ ابْنُ عِيسٰى: هٰكَذَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ - قَالَ: سَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوْضٌ يَعَضُّ الْمُوْسِرُ عَلٰى مَا فِيْ يَدَيْهِ، وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذٰلِكَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ) (البقرة: 237) وَيُبَايِعُ الْمُضْطَرُّوْنَ وَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ، وَبَيْعِ الْغَرَرِ، وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ

❀❀ بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (یہاں ایک لفظ، ایک راوی نے مختلف نقل کیا ہے)

''عنقریب لوگوں پر کاٹ کھانے والا وقت آئے گا، خوشحال شخص اپنے پاس موجود (مال) کو دانتوں سے پکڑ کر رکھے گا (یعنی صدقہ وخیرات نہیں کرے گا) حالانکہ اسے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا ہوگا''۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تم آپس میں فضل (احسان وبھلائی کرنے) کو نہ بھولو''۔

اضطراری حالت (مجبوری) کا شکار لوگوں کے ساتھ سودے کیے جائیں گے، حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطراری حالت کا شکار شخص سے بیع کرنے، دھوکے کی بیع کرنے اور (پھلوں کے پکنے) سے پہلے ان کی بیع کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ فِي الشَّرِكَةِ

باب: شراکت (حصہ داری) کا بیان

3383 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيْصِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دو شراکت داروں کے ساتھ، تیسرا میں ہوتا ہوں، جب تک ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے

3381- اسناده صحيح. عُبيد الله: هو ابن عمر العمرى، ويحيىٰ: هو ابن سعيد القطان كما فى "الاطراف" (8149). واخرجه البخارى (3843)، ومسلم (1514) من طريق يحيىٰ بن سعيد القطان، عن عُبيد الله بن عمر، به. وهو فى "مسند احمد" (5510) (4640) عن يحيىٰ بن سعيد القطان، و (5510)

ساتھی کے ساتھ خیانت نہیں کرتا، جب وہ اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں"۔

بَابٌ فِی الْمُضَارِبِ یُخَالِفُ

باب: مضارب کا (مالک کے) برخلاف کچھ کرنا

3384 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ شَبِیْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، حَدَّثَنِی الْحَیُّ، عَنْ عُرْوَةَ یَعْنِی ابْنَ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِیَّ، قَالَ: اَعْطَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا یَشْتَرِی بِهٖ اُضْحِیَّةً، اَوْ شَاةً فَاشْتَرَی شَاتَیْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِیْنَارٍ فَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِیْنَارٍ فَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَکَةِ فِیْ بَیْعِهٖ کَانَ لَوِ اشْتَرَی تُرَابًا لَرَبِحَ فِیْهِ،

❁❁ حضرت عروہ بن جعد بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار عطا کیا، تا کہ وہ اس کے ذریعے قربانی کا ایک جانور (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ایک بکری خریدیں، انہوں نے دو بکریاں خریدیں اور پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر کے، ایک دینار اور ایک بکری لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے، ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعا کی، (اس کے بعد یہ صورتحال ہو گئی) اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انہیں منافع ہوتا تھا۔

3385 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ، هُوَ اَخُو حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَیْرُ بْنُ الْخِرِّیْتِ، عَنْ اَبِیْ لَبِیْدٍ، حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ الْبَارِقِیُّ، بِهٰذَا الْخَبَرِ وَلَفْظُهٗ مُخْتَلِفٌ

❁❁ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں کچھ الفاظ مختلف ہیں۔

3386 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ الْعَبْدِیُّ، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حُصَیْنٍ، عَنْ شَیْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ، عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِیْنَارٍ یَشْتَرِی لَهٗ اُضْحِیَّةً، فَاشْتَرَاهَا بِدِیْنَارٍ، وَبَاعَهَا بِدِیْنَارَیْنِ، فَرَجَعَ فَاشْتَرَی لَهٗ اُضْحِیَّةً بِدِیْنَارٍ، وَجَاءَ بِدِیْنَارٍ، اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَصَدَّقَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهٗ اَنْ یُّبَارَکَ لَهٗ فِیْ تِجَارَتِهٖ

❁❁ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دے کر بھیجا تا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قربانی کا جانور خرید لیں، انہوں نے ایک دینار کے عوض میں اسے خرید کر، دو دینار کے عوض میں فروخت کر دیا، پھر انہوں نے ایک دینار کے عوض میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قربانی کا جانور خریدا، اور اسے اور ایک دینار کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صدقہ کر دیا اور ان کے لیے، ان کی تجارت میں برکت کی دعا کی۔

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَتَّجِرُ فِیْ مَالِ الرَّجُلِ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ

باب: آدمی کا کسی دوسرے کے مال میں، اس کی اجازت کے بغیر، تجارت کرنا

3387 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ، اَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ

Marfat.com

اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ فَرْقِ الْاَرُزِّ، فَلْيَكُنْ مِثْلَهُ قَالُوْا: وَمَنْ صَاحِبُ فَرْقِ الْاَرُزِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْغَارِ حِيْنَ سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ اذْكُرُوا اَحْسَنَ عَمَلِكُمْ، قَالَ: وَقَالَ الثَّالِثُ: اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّي اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرْقِ اَرُزٍّ، فَلَمَّا اَمْسَيْتُ عَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَاَبٰى اَنْ يَاْخُذَهُ، وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُهُ لَهُ حَتّٰى جَمَعْتُ لَهُ بَقَرًا وَرِعَائَهَا، فَلَقِيَنِي، فَقَالَ: اَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَذَهَبَ فَاسْتَاقَهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے جو شخص چاولوں کے بڑے برتن والے شخص کی مانند بن سکتا ہو، اسے ایسا کر لینا چاہیے، لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! چاولوں والا شخص کون ہے؟ (اس کے بعد راوی غار کے واقعہ سے متعلق حدیث ذکر کی ہے) جب ان پر پہاڑ (سے پتھر) گر گیا، تو ان میں سے ہر ایک نے کہا: تم اپنے سب سے اچھے عمل کو یاد کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہو، میں نے ایک مزدور کو چاولوں کے بڑے برتن کے عوض میں مزدور رکھا، شام کے وقت میں نے اس کا حق دیا تو اس نے اسے لینے سے انکار کر دیا، اور چلا گیا، میں نے ان (چاولوں) کو آگے کام میں استعمال کیا، یہاں تک کے ان کے ذریعے گائیں اور چرواہے بھی حاصل کر لیے، پھر وہ مجھ سے ملا، اس نے کہا: میرا حق مجھے دو، تو میں نے کہا: ان گائیں اور ان کے چرواہوں کے پاس جاؤ اور انہیں حاصل کر لو، وہ گیا اور ہانکتا ہوا انہیں لے گیا۔

بَابٌ فِي الشَّرِكَةِ عَلٰى غَيْرِ رَاْسِ مَالٍ

باب: مال (کی سرمایہ کاری) کے بغیر شراکت کرنا

3388 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ، وَسَعْدٌ، فِيمَا نُصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ: فَجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ وَلَمْ اٰتِ اَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ

❀❀ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: ہمیں غزوہ بدر میں جو حصہ ملا تھا، اس میں، میں عمار اور سعد شراکت دار بن گئے، (یعنی یہ طے کیا) تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی لے کر آئے، لیکن میں اور عمار کچھ نہیں لائے۔

3387-حديث صحيح. وهذا اسناد حسن فى المتابعات. عمر بن حمزة -وهو ابن عبد الله بن عمر بن الخطاب- ضعيف يعتبر به، وقد توبع. ابو اسامة: هو حماد بن اسامة. واخرجه بنحوه مطولاً البخارى (2272)، ومسلم (2743) من طريق الزهرى، عن سالم بن عبد الله بن عمر، به. وساق مسلم من الحديث المطول قصة الرجل الذى كان له ابوان شيخان كبيران. واخرجه بنحوه مطولاً كذلك البخارى (2215) و (2333) و (3465) و (5974)، ومسلم (2743) من طريق نافع مولى ابن عمر، عن ابن عمر. وهو فى "مسند احمد" (5973) و (5974)، و"صحيح ابن حبان" (897)

Marfat.com

بَابٌ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: مزارعت (زمین ٹھیکے پر دینا)

3389 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: مَا كُنَّا نَرَى بِالْمُزَارَعَةِ بَاْسًا، حَتّٰى سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا، فَذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ، فَقَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلٰكِنْ قَالَ: لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُوْمًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم مزارعت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے طاؤس سے اس کا ذکر کیا، تو وہ بولے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اپنی زمین کسی کو بلاوضہ (عارضی استعمال کے لیے) دیدے، یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اس کا متعین معاوضہ (یعنی ٹھیکہ) وصول کرے''

3390 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ الْمَعْنٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِي الْوَلِيْدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، اَنَا وَاللّٰهِ اَعْلَمُ بِالْحَدِيْثِ مِنْهُ اِنَّمَا اَتَاهُ رَجُلَانِ، قَالَ مُسَدَّدٌ: مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ اتَّفَقَا، قَدِ اقْتَتَلَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كَانَ هٰذَا شَاْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ، زَادَ مُسَدَّدٌ، فَسَمِعَ قَوْلَهُ: لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مغفرت کرے، اللہ کی قسم! میں اس حدیث کے بارے میں، ان سے زیادہ علم رکھتا ہوں، دراصل دو آدمی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) خدمت میں حاضر ہوئے، وہ انصاری تھے، اور آپس میں جھگڑ رہے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم لوگوں نے یہی کچھ کرنا ہے، تو تم زمین کرایہ (ٹھیکہ) پر نہ دو''

3389- اسناده صحيح. سفيان : هو الثوري، ومحمد بن كثير : هو العَبْدي . واخرج حديث ابن عمر عن رافع بن خديج : مسلم (1547)، وابن ماجه (2450)، والنسائي (3917) و (3919) من طرق عن عمرو بن دينار، عن ابن عمر . وقد عبروا عن المزارعة بالمخابرة، وهما شيء واحد. وهو في "مسند احمد " (2087). واخرج حديث ابن عباس البخاري (2330)، ومسلم (1550)، وابن ماجه (2456)، والنسائي (3873) من طريق عمرو بن دينار، ومسلم (1550)، وابن ماجه (2457) من طريق عبد الله بن طاووس، كلاهما عن طاووس، به . واخرجه مسلم (1550) من طريق ابي زيد عبد الملك بن ميسرة، عن طاووس، عن ابن عباس بلفظ: "من كانت له ارض فانه ان منحها اخاه خير له." وهو في "مسند احمد" (2087) و (2541)، و"صحح ابن حبان" (9195).

Marfat.com

مسدد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے صرف یہ الفاظ سنے:

''تم زمین کرائے پر نہ دو''۔

3391 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَبِيبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا نُكْرِی الْاَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِی مِنَ الزَّرْعِ وَمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا، فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، وَاَمَرَنَا اَنْ نُكْرِيَهَا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم زمین کرائے پر دیا کرتے تھے، اس شرط پر کہ پانی کی نالی کے آس پاس کے حصے، یا جس جگہ تک ازخود پانی پہنچ جاتا ہے، وہاں کی پیداوار (زمین کے مالک کو) ملے گی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی کہ ہم سونا چاندی (یعنی درہم و دینار) کے عوض میں زمین کرائے پر دیں۔

3392 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِیُّ، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، - وَاللَّفْظُ لِلْاَوْزَاعِیِّ - حَدَّثَنِی حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْاَنْصَارِیُّ، قَالَ: سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ، وَاَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلَكُ هٰذَا، وَيَسْلَمُ هٰذَا، وَيَسْلَمُ هٰذَا، وَيَهْلَكُ هٰذَا، وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ اِلَّا هٰذَا، فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عَنْهُ، فَاَمَّا شَیْءٌ مَضْمُونٌ مَعْلُومٌ، فَلَا بَاْسَ بِهِ، وَحَدِيثُ اِبْرَاهِيمَ اَتَمُّ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ رَافِعٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ نَحْوَهُ

❀❀ حنظلہ بن قیس انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے، سونے یا چاندی کے عوض میں زمین کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ اس شرط پر زمین کرائے پر دیتے تھے، پانی کے بہاؤ، نالی کے آس پاس، یا زمین کے کسی متعین حصے کی پیداوار مالک کو ملے گی، تو بعض اوقات زمین کے ایک حصے کی پیداوار خراب ہو جاتی اور دوسرے حصے کی ٹھیک رہتی، یا اس حصے کی ٹھیک رہتی اور اس حصے کی خراب ہو جاتی، لوگ صرف اسی طریقے سے زمین ٹھیکے پر دیتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے، ایسا کرنے سے روک دیا، البتہ جب کسی متعین چیز کے عوض میں (کرائے پر دی جائے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابراہیم کی نقل کردہ روایت زیادہ مکمل ہے اور قتیبہ نے اسے حنظلہ کے حوالے سے، حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے (لفظ ''عن'') کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یحییٰ بن سعید نے حنظلہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3393 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّهُ

Marfat.com

سَاَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ، فَقَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ، فَقَالَ: اَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، فَقَالَ: اَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

❁❁ حنظلہ بن قیس بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے، میں نے دریافت کیا: کیا سونے اور چاندی کے عوض میں بھی؟ انہوں نے فرمایا: جہاں تک سونے یا چاندی کے عوض میں، کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں شدید (تاکید)

3394 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّي اللَّيْثِ، حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرِي اَرْضَهُ حَتّٰى بَلَغَهُ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ خَدِيجٍ، مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي، كِرَاءِ الْاَرْضِ؟، قَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ اَهْلَ الدَّارِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَكُونَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ اَيُّوْبُ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ، وَكَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ، وَمَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عِنَانٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ اَتٰى رَافِعًا، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَعَمْ، وَكَذَا قَالَ: عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ عَمِّهٖ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَبُو النَّجَاشِيِّ، عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ

❁❁ سالم بیان کرتے ہیں: پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے تھے، پھر انہیں یہ بات پتہ چلی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے، اور بولے: اے ابن خدیج! زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا بات

Marfat.com

بیان کرتے ہیں؟ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بتایا:

صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے دو چچاؤں، جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے، ان کو، اہل محلّہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بارے میں ہم تو یہی جانتے ہیں، کہ (اس زمانے میں) زمین کرائے پر دی جاتی تھی، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں، اس بارے میں کوئی نیا حکم جاری نہ کر دیا ہو، جس کا انہیں علم نہ ہو، تو انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا ترک کر دیا،

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا:

جبکہ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت، حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، ان کے چچا حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابونجاشی کا نام عطاء بن صہیب ہے۔

3395 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ اَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ اَتَاهُ، فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا، وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا، وَاَنْفَعُ، قَالَ: قُلْنَا وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، اَوْ فَلْيُزْرِعْهَا اَخَاهُ، وَلَا يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى،

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم زمین ٹھیکے پر دیا کرتے تھے، پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی، ان کے ایک چچا ان کے پاس آئے، اور بتایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا کام سے منع کر دیا ہے جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا، بہر حال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنا، ہمارے لیے زیادہ فائدہ مند ہے اور (ویسے بھی) فائدہ مند ہے، راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: وہ کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے پاس زمین ہو، وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے، یا اپنے (مسلمان) بھائی کو کھیتی باڑی کے لیے دیدے، لیکن وہ (شخص) اس (زمین) کو ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار) یا اناج کی متعین مقدار کے عوض میں کرائے پر نہ دے''

Marfat.com

3396 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ، اَنِّيْ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، بِمَعْنَى اِسْنَادِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَحَدِيْثِهِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3397 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَائَنَا اَبُوْ رَافِعٍ، مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ اَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا، وَطَاعَةُ اللّٰهِ، وَطَاعَةُ رَسُوْلِهِ اَرْفَقُ بِنَا، نَهَانَا اَنْ يَزْرَعَ اَحَدُنَا، اِلَّا اَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا اَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (میرے چچا) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے، ہمارے پاس تشریف لائے، اور بولے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسی چیز سے منع کر دیا ہے، جو ہمارے لیے فائدہ مند تھی، لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا، ہمارے لیے زیادہ فائدہ مند ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے، کہ ہم میں سے کوئی شخص کسی زمین پر کھیتی باڑی کرے، ماسوائے اس کے، کہ وہ اس زمین کا مالک ہو، یا کسی نے عطیہ کے طور پر وہ زمین اسے دی ہو۔

3398 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ، قَالَ: جَائَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا، وَطَاعَةُ اللّٰهِ، وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَعُ لَكُمْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ، وَقَالَ: مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ اَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ، اَوْ لِيَدَعْ ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ، وَمُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، قَالَ شُعْبَةُ: اُسَيْدٌ ابْنُ اَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

❀❀ اسید بن ظہیر بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، انہوں نے فرمایا: بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ایک ایسی چیز سے منع کر دیا ہے، جو تمہارے لیے فائدہ مند تھی، لیکن اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا، تمہارے لیے زیادہ فائدہ مند ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں زمین ٹھیکے پر دینے سے منع کر دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جس شخص کو اپنی زمین کی ضرورت نہ ہو، وہ اسے اپنی (کسی مسلمان) بھائی کو عطیہ کے طور پر دیدے، یا اسے ویسے ہی (یعنی کھیتی باڑی کے بغیر ہی) رہنے دے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شعبہ اور مفضل نے منصور کے حوالے سے، اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

شعبہ کہتے ہیں: اسید (نامی راوی) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔

3399 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ، قَالَ: بَعَثَنِيْ عَمِّي اَنَا وَغُلَامًا لَهُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ شَيْءٌ بَلَغَنَا عَنْكَ فِي الْمُزَارَعَةِ؟، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا حَتّٰى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، حَدِيْثٌ فَاَتَاهُ فَاَخْبَرَهُ رَافِعٌ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَنِيْ حَارِثَةَ فَرَاٰى زَرْعًا فِيْ اَرْضِ ظُهَيْرٍ، فَقَالَ: مَا اَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ، قَالُوْا: لَيْسَ لِظُهَيْرٍ، قَالَ: اَلَيْسَ اَرْضُ ظُهَيْرٍ؟، قَالُوْا: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُ زَرْعُ فُلَانٍ، قَالَ: فَخُذُوْا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا عَلَيْهِ النَّفَقَةَ، قَالَ رَافِعٌ: فَاَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا اِلَيْهِ النَّفَقَةَ، قَالَ سَعِيْدٌ: اَفْقِرْ اَخَاكَ اَوْ اَكْرِهِ بِالدَّرَاهِمِ

❀❀ ابوجعفر خطمی بیان کرتے ہیں: میرے چچا نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو سعید بن مسیّب کے پاس بھیجا، ہم نے ان سے کہا: مزارعت کے بارے میں، آپ کے حوالے سے، ایک روایت ہم تک پہنچی ہے، تو سعید نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج سمجھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، ایک روایت ان تک پہنچی، وہ ان کے پاس آئے، تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ انہیں بتایا:

(ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوحارثہ (کے محلے میں) تشریف لائے، آپ نے حضرت ظہیر کی زمین میں موجود کھیت کو دیکھ کر فرمایا: ظہیر کا کھیت کتنا عمدہ ہے، لوگوں نے عرض کی: یہ ظہیر کا نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ ظہیر کی زمین نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! لیکن اس میں کھیتی باڑی فلاں نے کی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا کھیت حاصل کرلو، اور اس کا خرچ اسے واپس کردو۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو ہم نے اپنا کھیت واپس لے لیا، اور اس شخص کا خرچ اسے واپس کردیا، پھر سعید نے فرمایا: (اپنی زمین تم) اپنے بھائی کو بلا معاوضہ دیدو، یا درہم کے عوض میں اسے کرائے پر دو۔

3400 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَقَالَ: اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ لَهُ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا، وَرَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ، وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

3400–واخرجه ابن ماجه (2267) و (2449)، والنسائی (3890) و (4535) من طريق ابی الاحوص، بهذا الاسناد . واقتصر ابن ماجه فی الموضع الاول والنسائی فی الموضع الثانی علی حكاية النهی. واخرج الشطر الاول منه مرفوعاً وهو حكايته النهی : النسائی (3886) من طريق ابی سلمة بن عبد الرحمن، و (3887) من طريق القاسم بن محمد، كلاهما عن رافع ابن خديج . واخرج الشطر الاول منه ايضاً النسائی (3891) من طريق اسرائيل بن يونس، عن طارق بن عبد الرحمن، و (3893) من طريق ابن شهاب الزهری، كلاهما عن سعيد بن المسيب، عن النبی - صلَّى الله عليه وسلم - مرسلاً. واخرج الشطر الثانی منه موقوفاً من قول سعيد بن المسيب : النسائی (3891) من طريق اسرائيل بن يونس، و (3892) من طريق سفيان الثوری، كلاهما عن طارق بن عبد الرحمن، عن سعيد بن المسيب. قوله.

Marfat.com

فرمایا:

''تین لوگ کھیتی باڑی کر سکتے ہیں، ایک وہ شخص، جس کی زمین ہو، وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے، ایک وہ شخص جسے زمین عطیے کے طور پر دی گئی ہو، اور وہ عطیہ کے طور پر ملنے والی اس زمین میں کھیتی باڑی کرے، اور ایک وہ شخص جو سونے یا چاندی کے عوض میں، زمین کرائے پر حاصل کرے''

3401 - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَرَاْتُ عَلٰی سَعِیْدِ بْنِ یَعْقُوبَ الطَّالْقَانِیِّ، قُلْتُ لَهٗ: حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِیْدٍ اَبِیْ شُجَاعٍ، حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ، قَالَ: اِنِّیْ لَیَتِیمٌ فِیْ حِجْرِ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ، وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَجَائَهٗ اَخِیْ عِمْرَانُ بْنُ سَهْلٍ، فَقَالَ: اَكْرَیْنَا اَرْضَنَا فُلَانَةَ، بِمِائَتَیْ دِرْهَمٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ

❁❁ عثمان بن سہل بیان کرتے ہیں: میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، کی زیر پرورش یتیم لڑکا تھا، میں نے ان کے ساتھ حج کیا، میرا بھائی عمران بن سہل ان کے پاس آیا اور بولا: ہم نے اپنی فلاں زمین دوسو درہم کے عوض میں کرائے پر دیدی ہے، تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے رہنے دو، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔

3402 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَیْنٍ، حَدَّثَنَا بُكَیْرٌ یَعْنِی ابْنَ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ، حَدَّثَنِیْ رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ، اَنَّهٗ زَرَعَ اَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَسْقِیْهَا فَسَاَلَهٗ لِمَنِ الزَّرْعُ؟ وَلِمَنِ الْاَرْضُ؟ فَقَالَ: زَرْعِیْ بِبَذْرِیْ وَعَمَلِیْ لِیَ الشَّطْرُ وَلِبَنِیْ فُلَانٍ الشَّطْرُ، فَقَالَ: اَرْبَیْتُمَا، فَرُدَّ الْاَرْضَ عَلٰی اَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے زمین کاشت کی (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، وہ اس وقت اس زمین کو پانی لگا رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کھیتی باڑی کون کر رہا ہے؟ اور زمین کس کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: بیج میرا ہے، اور کھیتی باڑی میری ہوگی، نصف پیداوار میری ہوگی اور نصف فلاں کا ہوگا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں نے سود کا کام کیا ہے، زمین اس کے مالک کو واپس کر دو اور اپنا خرچ لے لو۔

بَابٌ فِیْ زَرْعِ الْاَرْضِ بِغَیْرِ اِذْنِ صَاحِبِهَا

باب: زمین کے مالک کی اجازت کے بغیر، زمین میں کاشتکاری کرنا

3403 - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، حَدَّثَنَا شَرِیكٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ، فَلَیْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَلَهٗ نَفَقَتُهٗ

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جو شخص کسی زمین کے مالک کی اجازت کے بغیر، اس کی زمین میں کھیتی باڑی کرے، تو اسے زرعی (پیداوار) میں سے کچھ نہیں ملے گا، اسے اس کا خرچ ملے گا''۔

بَابٌ فِي الْمُخَابَرَةِ

باب: مخابرہ کا بیان

3404 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، اَنَّ حَمَّادًا، وَعَبْدَ الْوَارِثِ، حَدَّثَاهُمْ كُلُّهُمْ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: عَنْ حَمَّادٍ، وَسَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ، ثُمَّ اتَّفَقُوا، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ، قَالَ: عَنْ حَمَّادٍ، وَقَالَ: اَحَدُهُمَا وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ: الْاٰخَرُ بَيْعُ السِّنِيْنَ، ثُمَّ اتَّفَقُوا، وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع کیا ہے۔ ایک راوی نے لفظ ''معاومہ'' اور ایک راوی نے لفظ ''بیع السنین'' کا لفظ نقل کیا ہے۔

(پھر تمام راویوں نے متفقہ طور پر یہ نقل کیا ہے:) اور استثناء کرنے سے بھی منع کیا ہے، البتہ ''عرایا'' میں اجازت دی ہے۔

3405 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ يَزِيْدَ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ، وَعَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُعْلَمَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ، محاقلہ اور استثناء کرنے سے منع کیا ہے، البتہ اگر (استثناء) متعین ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

3406 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ يَعْنِي الْمَكِّيَّ، قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ: حَدَّثَنِي عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيَاْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

3404–اسناده صحيح . ابو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرس المكى - وان لم يصرح بسماعه من جابر تابعه سعيد بن ميناء كما هو واضح هنا. وعطاء بن ابى رباح وغيره كما سياتى. حماد: هو ابن زيد، وعبد الوارث: هو ابن سعيد العنبرى، وايوب: هو ابن ابى تميمة السختيانى. واخرجه مسلم باثر (1543)، وابن ماجه (2266) من طريق حماد بن زيد وحده، بهذا الاسناد. ولم يذكر ابن ماجه سوى المحاقلة والمزابنة. واخرجه الترمذى (1360)، والنسائى (4634) من طريق ايوب السختيانى، عن ابى الزبير وحده، به. ولم يذكر الترمذى الثُّنيا . واخرجه مسلم باثر (1543)، والنسائى (3879) و (4524) من طريق ابن جريج، عن ابى الزبير، به. وقرن بابى الزبير عطاء بن ابى رباح. ولم يذكر النسائى فى روايته المعاومة والثنيا. واخرجه مسلم باثر (1543) من طريق سليمان بن حيان، عن سعيد بن ميناء وحده، به دون ذكر المعاومة والثنيا والعرايا. واخرجه مسلم (1536) من طريق ابى الوليد المكى، والنسائى (3883) من طريق ابى سلمة بن عبد الرحمن، و (3920)

Marfat.com

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مخابرہ نہیں چھوڑتا، اسے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار رہنا چاہیے''

3407 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ، قُلْتُ: وَمَا الْمُخَابَرَةُ، قَالَ: اَنْ تَاْخُذَ الْاَرْضَ بِنِصْفٍ اَوْ ثُلُثٍ اَوْ رُبْعٍ

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: مخابرہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ تم نصف، ایک تہائی، یا ایک چوتھائی (پیداوار) کے عوض میں زمین حاصل کرو۔

بَابٌ فِی الْمُسَاقَاةِ

باب: مساقات کا بیان

3408 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر سے یہ طے کیا تھا کہ وہاں کے پھلوں اور زرعی پیداوار کا نصف انہیں ملے گا۔

3409 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِی ابْنَ غَنَجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا، عَلٰى اَنْ يَعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے کھجوروں کے باغات اور وہاں کی زمین اس شرط پر یہودیوں کے پاس رہنے دی کہ وہ اپنی زمینوں میں کام کاج کریں گے اور وہاں کی نصف پیداوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گی۔

3410 - حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّیُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَفْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَاشْتَرَطَ اَنَّ لَهُ الْاَرْضَ، وَكُلَّ صَفْرَاءَ، وَبَيْضَاءَ، قَالَ: اَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِالْاَرْضِ مِنْكُمْ، فَاَعْطِنَاهَا عَلٰى اَنَّ لَكُمْ نِصْفَ

3407–اسنادہ صحیح. واخرجہ ابن ابی شیبة /6 346، واحمد (21631)، وعبد بن حمید (253)، والطبرانی (4938)، والبیهقی /6 133 من طریق جعفر بن برقان، به.

3409–حدیث صحیح، وهذا اسناد حسن من اجل محمد بن عبد الرحمن بن عَنَج، فهو صدوق حسن الحدیث، وهو متابع. اللیث: هو ابن سعْد. واخرجہ مسلم (1551)، والنسائی (3929) و (3930) من طریق اللیث بن سعْد، بهذا الاسناد.

Marfat.com

الثَّمَرَةِ، وَلَنَا نِصْفٌ فَزَعَمَ اَنَّهُ اَعْطَاهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ اِلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَزَ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ وَهُوَ الَّذِى يُسَمِّيهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْخَرْصَ، فَقَالَ: فِيْ ذِهْ كَذَا وَكَذَا قَالُوْا: اَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، فَقَالَ: فَاَنَا اَلِى خَزْرَ النَّخْلِ، وَاُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِى قُلْتُ: قَالُوْا: هٰذَا الْحَقُّ وَبِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ قَدْ رَضِينَا اَنْ نَاْخُذَهُ بِالَّذِى قُلْتَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کرلیا اور شرط عائد کی، کہ وہاں کی ساری زمین اور سارے سونے چاندی کے مالک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو اہل خیبر نے کہا: ہم زمین (میں کھیتی باڑی) کے حوالے سے آپ (مسلمانوں) سے زیادہ ماہر ہیں، آپ اس شرط پر یہ زمین ہمیں دیدیں کہ نصف پیداوار آپ کو ملے گی اور نصف ہمیں ملے گی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط پر زمین انہیں دیدی، جب کھجوریں اتارنے کا وقت آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ وہ پیداوار کا اندازہ لگائیں، یہ وہ عمل ہے، جسے اہل مدینہ ''خرص'' کا نام دیتے ہیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فلاں باغ میں اتنی اور اتنی کھجوریں ہونگی، یہودیوں نے کہا: اے ابن رواحہ! آپ ہم پر زیادہ ادائیگی لازم کررہے ہیں، تو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں اپنی نگرانی میں کھجوریں اتروا تا ہوں اور تمہیں وہ ادائیگی کردوں گا، جو میں نے کہا ہے، تو ان یہودیوں نے کہا: یہی وہ حق ہے، جس کے ذریعے، آسمان اور زمین قائم ہیں، آپ نے جو کہا ہے: ہم اسے اختیار کرنے پر راضی ہیں۔

3411 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِى الزَّرْقَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ بِاِسْنَادِهِ، وَمَعْنَاهُ، قَالَ فَخَرَزَ: وَقَالَ: عِنْدَ قَوْلِهِ وَكُلَّ صَفْرَاءَ، وَبَيْضَاءَ، يَعْنِى الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ لَهُ،

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے: تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تمام زرد اور سفید'' (راوی کہتے ہیں) یعنی سونا اور چاندی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت ہوگا۔

3412 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيْرٌ يَعْنِى ابْنَ هِشَامٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، حَدَّثَنَا مَيْمُوْنٌ، عَنْ مِقْسَمٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ زَيْدٍ، قَالَ: فَخَرَزَ النَّخْلَ، وَقَالَ: فَاَنَا اَلِى جُذَاذَ النَّخْلِ وَاُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِى قُلْتُ

❀❀ مقسم بیان کرتے ہیں؛ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کرلیا، (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں) انہوں نے پیداوار کا اندازہ لگایا اور کہا: میں کھجوریں اتروا ؤں گا، اور تمہیں اتنا نصف حصہ ادا کروں گا، جو میں نے کہا ہے۔

بَابٌ فِى الْخَرْصِ

باب: خرص (درخت وغیرہ کی پیداوار کا پہلے ہی اندازہ لگانا)

3413 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ،

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ، حِيْنَ يَطِيبُ قَبْلَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُودَ يَاْخُذُونَهُ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ، اَوْ يَدْفَعُونَهُ اِلَيْهِمْ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتُفَرَّقَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو (خیبر) بھیجتے تھے، جب کھجوریں اتارے جانے کا وقت آتا تو ان کے اتارے جانے سے پہلے وہ ان کی پیداوار کا اندازہ لگا کر بتا دیتے تھے، پھر وہ یہودیوں کو اختیار دیتے تھے کہ ان کے بیان کردہ اندازے کے مطابق حصہ وصول کرلیں، یا اتنا حصہ مسلمانوں کو ادا کردیں، تاکہ پھل کے کھائے جانے اور متفرق ہونے سے پہلے زکوٰۃ کا حساب لگایا جاسکے۔

3414 - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَلَفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ خَيْبَرَ فَاَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ،

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خیبر ''مال فے'' کے طور پر عطا کردیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہاں رہنے دیا، جیسے وہ پہلے تھے، آپ نے اسے (یعنی خیبر کی پیداوار کو) اپنے اور ان (یہودیوں) کے درمیان (نصف، نصف) تقسیم کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے، جو پیداوار کا اندازہ لگاتے تھے۔

3415 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ، اَرْبَعِينَ اَلْفَ وَسْقٍ وَزَعَمَ اَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمْ ابْنُ رَوَاحَةَ اَخَذُوا التَّمْرَ وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ اَلْفَ وَسْقٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار وسق پیداوار کا اندازہ لگایا، جب حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو اختیار دیا تو انہوں نے پھل حاصل کرلیا اور **20** ہزار وسق کی ادائیگی ان کے ذمہ لازم ہوگئی۔

3414–واخرجه احمد (14953)، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" /3 247 و /4 113 والدارقطنی (2050)، والبیهقی /4 123، وابن عبد البر فی "التمهید" /6 461 و /9 143 من طریق محمد بن سابق، والطحاوی /2 38 - 39 و /3 247 و /4

Marfat.com

8
جلدیں مکمل

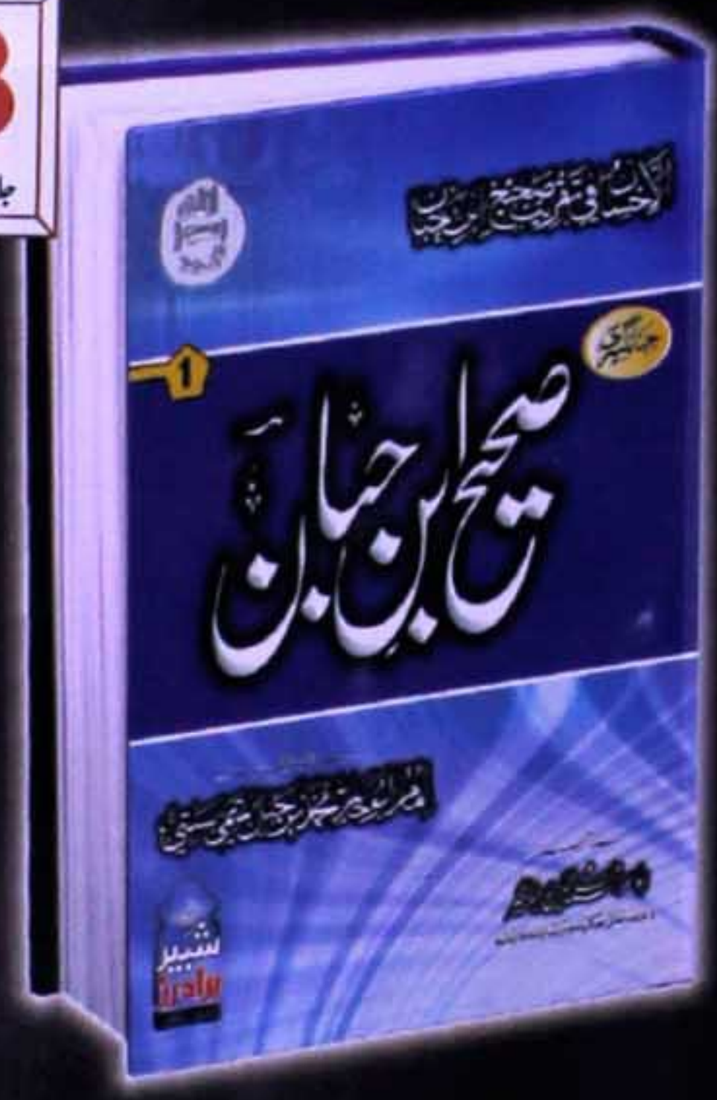

8
جلدیں مکمل

3
جلدیں مکمل

3
جلدیں مکمل

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
Shabbirbrother786@gmail.com
شبیر برادرز®

Marfat.com